

# سُنَنُ ابُو داوُدَ (أَبُو)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

کتاب الطب (جلد چہارم) کتاب الادب

تالیف

امام ابوداؤد سلیمان بن شعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و فوائد

فضیلہ شیخ ابوعمار عسرفارق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

تقریباً، تنقیح و اضافہ

حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

\*\*\* توجہ فرمائیں! \*\*\*

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

\*\*\*

تنبیہ

\*\*\*

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر

تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

[webmaster@kitabosunnat.com](mailto:webmaster@kitabosunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

بُورقِ شَاعَتِ عَلَيَّ حَالِ الْقَلَامِ مَمْنُونِي

www.KitaboSunnat.com

© مكتبة دارالسلام، ١٤٢٨ھ

فہرستہ مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

مكتبة دارالسلام

سنن ابوداؤد باللغة الاردية الجزء الرابع / مكتبة دارالسلام - الرياض، ١٤٢٧ھ

ص: ١٠٥٩ مقاس: ٢٤x١٧ سم

ردمك: ٩٩٦٠-٩٩٢٧-٨-٠

١- الحدیث - سنن أ. العنوان

ديوي ٣٣٥،٤ ١٤٢٨/٢٩٣٠

٢٤٦٠٤

١-٠-١

رقم الإبداع: ١٤٢٨/٢٩٣٠

ردمك: ٩٩٦٠-٩٩٢٧-٨-٠

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ گیس: 22743 الرياض: 11416 سون سب فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.dar-us-salam.com

● طریقہ کار: الطیب، الرياض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● الملز، الرياض فون: 4735220 فیکس: 4735221

● سلیم فون: 2860422 1 00966 ● جده فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270

● مدینہ منورہ سہیل فون: 503417155 00966 فیکس: 8151121 ● خمیس مشیخ فون: 2207055 7 00966 سہیل فون: 0500710328

● الخبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551

● شارجه فون: 5632623 6 00971 ● امریکہ ● برلن فون: 7220419 001 713

فیکس: 5632624

● لندن فون: 208 539 4885 0044

فیکس: 208 5394889

● نیویارک فون: 6255925 001 718

فیکس: 6251511

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوزوم)

● 36- لوزائل، کیزیت سٹیپ، لاہور

فون: 7110081-711023-72400-7232400-7240024-42 0092 فیکس: 7354072

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

● فزلی سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

● ٹون مارکیٹ، اقبال ٹاؤن، لاہور فون: 7846714

● کراچی شوزوم (D.C.H.S) Z-110,111 ٹن ملڈ، روڈ کراچی

فون: 4393936-21-0092 فیکس: 4393937

Email: darussalamkhi@darussalampk.com

● اسلام آباد شوزوم ۴-۸، اسلام آباد فون: 2500237-051

جلد چہارم

# سُنن ابوداؤد (اُرو)

کتاب النطب ————— کتاب الأدب

www.KitaboSunnat.com

تالیف

امام ابوداؤد سلیمان بن شعث بجاتی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و فوائد

فیضانِ اشعاع ابوعمار عسافراروق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ

تقریب، تنقیح و اضافہ

حافظ صلاح الدین یونسٹ رحمۃ اللہ علیہ

جدید مصری مسائل

پروفیسر محمد سعید کھلی رحمۃ اللہ علیہ

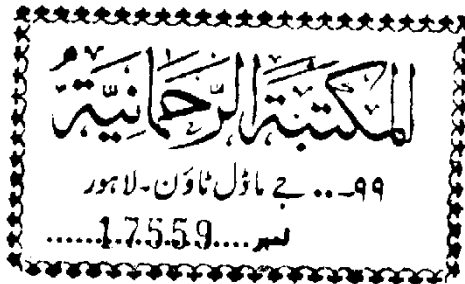
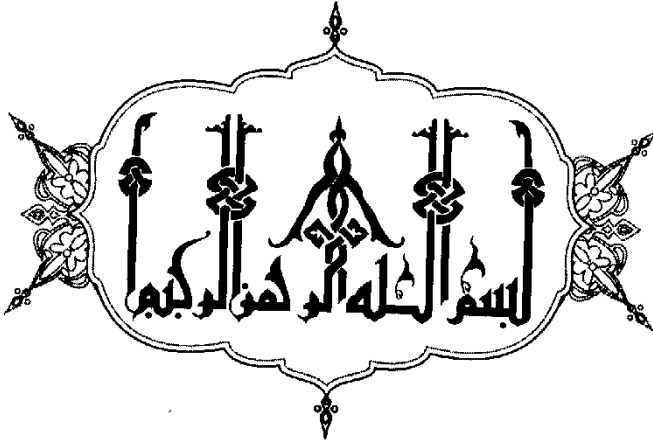
دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور  
اسلام آباد • کراچی • لندن • میسٹن • نیو یارک









## فہرست مضامین (جلد چہارم)

www.KitaboSunnat.com

27	علاج کے احکام و مسائل	۲۷ کتاب الطب
30	باب: علاج کرانے کی ترغیب	۱- بَابُ الرَّجْلِ يَنْدَاوِي
31	باب: پرہیز اختیار کرنے کا بیان	۲- بَابُ فِي الْجُمِيَّةِ
32	باب: سینگی لگوانے کا بیان	۳- بَابُ الْحِجَامَةِ
33	باب: کس جگہ سینگی لگوائی جائے	۴- بَابُ فِي مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ
34	باب: کن تاریخوں میں سینگی لگوانا مستحب ہے؟	۵- بَابُ مَتَى تُسْتَحَبُّ الْحِجَامَةُ؟
34	باب: فصہ کھلوانے اور سینگی لگوانے کی جگہ کا بیان	۶- بَابُ فِي قَطْعِ الْعِرْقِ وَمَوْضِعِ الْحَجْمِ
35	باب: داغے کا بیان	۷- بَابُ فِي الْكَيِّ
36	باب: ناک میں دوا ڈالنے کا بیان	۸- بَابُ فِي الشُّعُوطِ
36	باب: منتروں کا بیان	۹- بَابُ فِي النَّشْرَةِ
37	باب: تریاق کا بیان	۱۰- بَابُ فِي التَّرْبَاتِي
38	باب: مکروہ ادویات کا استعمال	۱۱- بَابُ فِي الْأَدْوِيَةِ الْمَكْرُوهَةِ
41	باب: عجوہ کھجور کا بیان	۱۲- بَابُ فِي ثَمَرَةِ الْعَجْوَةِ
42	باب: حلق کی تکلیف کا علاج انگلی سے گلے اٹھا کر کرنا	۱۳- بَابُ فِي الْعِلَاقِ
42	باب: سر سے کا بیان	۱۴- بَابُ فِي الْكُخْلِ
43	باب: نظر لگ جانے کا بیان	۱۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ
45	باب: دودھ پلائی عورت سے مباشرت کا مسئلہ	۱۶- بَابُ فِي الْعَيْلِ
46	باب: تعویذ گندے لکانا	۱۷- بَابُ فِي تَغْلِيْقِ الثَّمَانِيْمِ
48	باب: دم جھاڑ کا بیان	۱۸- بَابُ فِي الرَّفْيِ
51	باب: دم کیسے کیا جائے؟	۱۹- بَابُ كَيْفَ الرَّفْيِ
59	باب: کسی نحیف کو موٹا کرنے کی تدبیر	۲۰- بَابُ فِي السُّمْنَةِ
61	کتابت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل	کتاب الکھانۃ والتطییر





فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

61	باب: غیب کی باتیں بتانے والے (کاہن) کے پاس جانا	۲۱- بَابٌ فِي الْكُهَّانِ
62	باب: علم نجوم کا بیان	۲۲- بَابٌ فِي النُّجُومِ
63	باب: رمل یعنی لکیریں کھینچ کر کوئی نتیجہ نکالنا اور پرندوں کو اڑا کر فال لینا	۲۳- بَابٌ فِي الْخَطِّ وَزَجْرِ الطَّيْرِ
64	باب: بدگھوٹی کا بیان	۲۴- بَابٌ فِي الطَّيْرِ
73	۲۸- کتاب العتق	
77	باب: ایسا مکاتب جو اپنی کتابت کا کچھ حصہ ادا کر چکا ہو اور باقی سے عاجز آ جائے یا وفات پا جائے	۱- بَابٌ فِي الْمُكَاتِبِ يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيَعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ
78	باب: مکاتب کی فروخت کا مسئلہ جب کہ معاہدہ کتابت فتح کر دیا گیا ہو	۲- بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُكَاتِبِ إِذَا فُسِّخَتِ الْمُكَاتَبَةُ
82	باب: کسی کو شرط طور پر آزاد کرنا	۳- بَابٌ فِي الْعَتَقِ عَلَى شَرْطٍ
82	باب: جس نے (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو	۴- بَابٌ فِي مَنِ اعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ
84	باب: ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا ذکر کرتے ہیں	۵- بَابٌ مَنْ ذَكَرَ السَّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ
86	باب: ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت نہ کرانے کا ذکر کرتے ہیں	۶- بَابٌ فِي مَنِ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى
89	باب: جو کوئی اپنے کسی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے	۷- بَابٌ فِي مَنِ مَلَكَ ذَا رَجِمٍ مَحْرَمٍ
90	باب: اُمّ ولد کو آزاد کرنا	۸- بَابٌ فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ
92	باب: مدثر غلام کی فروخت کا مسئلہ	۹- بَابٌ فِي بَيْعِ الْمُدَثِّرِ
93	باب: جس نے اپنے غلام موت کے وقت آزاد کر دیے ہوں جبکہ ان کی مجموعی قیمت اس کے تہائی مال سے زیادہ ہو	۱۰- بَابٌ فِي مَنِ اعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَمْ يَبْلُغْهُمْ الثَّلَاثُ
93	باب: جس نے اپنے مال دار غلام کو آزاد کیا ہو (تو مال کس کا ہوگا؟)	۱۱- بَابٌ فِي مَنِ اعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ





سنن ابو داود		فہرست مضامین (جلد چہارم)	
۱۲- باب: فِي عِتْقِ وَلَدِ الزَّوْنَا	باب: زنا زادے کو آزاد کرنا؟	95	
۱۳- باب: فِي ثَوَابِ الْعِتْقِ	باب: غلام آزاد کرنے کا ثواب	96	
۱۴- باب: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ	باب: کون سی گروں (لوٹھی غلام آزاد کرنا) زیادہ افضل ہے؟	97	
۱۵- باب: فِي فَضْلِ الْعِتْقِ فِي الصَّحَّةِ	باب: صحت و عافیت کے دنوں میں غلام آزاد کرنے کی فضیلت	99	
<b>۲۹- کتاب الحُرُوفِ وَالْقِرَاءَاتِ</b>		<b>قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان</b>	
۱- باب: .....	باب: .....	101	
<b>۳۰- کتاب الحَمَامِ</b>		<b>حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل</b>	
۱- بَابُ الدُّخُولِ فِي الْحَمَامِ	باب: حمام میں جانے کا بیان	103	
-- بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّيِ	باب: عریاں اور برہنہ ہونا حرام ہے	123	
۲- بَاب: فِي التَّعَرِّيِ	باب: عریاں ہونے کا مسئلہ	123	
<b>۳۱- کتاب اللِّبَاسِ</b>		<b>لباس سے متعلق احکام و مسائل</b>	
۱- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا	باب: نیا لباس پہننے تو کون سی دعا پڑھے؟	129	
۲- بَاب: فِي مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا	باب: نیا لباس پہننے والے کو دعا دینا	132	
۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ	باب: قمیص پہننے کا بیان	134	
۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْبِيَّةِ	باب: قبا (پہننے) کا بیان	135	
-- بَاب: فِي لُبْسِ الشُّهْرَةِ	باب: شہرت والا لباس پہننا	136	
۵- بَاب: فِي لُبْسِ الصُّوفِ وَالشَّعْرِ	باب: اون اور بالوں کا لباس پہننا	137	
-- بَابُ لُبْسِ الْمُزْتَفِعِ	باب: قیمتی لباس پہننا	138	
-- بَابُ لِبَاسِ الْعَلِيظِ	باب: موٹا لباس پہننا	139	
۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَزِّ	باب: خز کا لباس پہننا	140	
۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ	باب: ریشم پہننے کا مسئلہ	141	
۸- بَابُ مَنْ كَرِهَهُ	باب: ریشم پہننے کی کراہت	143	
۹- بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْعَلَمِ وَخَيْطِ الْحَرِيرِ	باب: کپڑے پر کوئی نقش ہوں یا ریشم کی کڑھائی	146	



- 151 ہوئی ہو تو رخصت ہے
- 152 باب: کسی عذر کی وجہ سے ریشم پہننا
- 152 باب: عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے
- 154 باب: نقش دار کپڑے پہننا
- 154 باب: سفید کپڑوں کی فضیلت
- باب: پرانے (میلے کھیلے اور گھٹیا) کپڑے پہننے (کی کراہت) اور کپڑے دھولنے کا بیان
- 154
- 156 باب: زرد رنگ کے کپڑے پہننا
- 156 باب: سبز رنگ کے کپڑے پہننا
- 157 باب: سرخ رنگ کا بیان
- 160 باب: سرخ رنگ کی رخصت کا بیان
- 161 باب: سیاہ رنگ کے لباس کا بیان
- 161 باب: کپڑے کی کناری کا مسئلہ
- 162 باب: گپڑی باندھنے کا بیان
- 163 باب: کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا (جائز نہیں)
- 164 باب: قمیص کے بٹن کھولے رکھنا
- 165 باب: سر اور کچھ چہرہ ڈھلپٹے (ڈھانا باندھنے) کا بیان
- باب: تہ بند، شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لٹکانا (ناجائز ہے)
- 165
- 172 باب: تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان
- 174 باب: مرد کی چادر شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟
- 175 باب: عورتوں کے لباس کا بیان
- باب: فرمان الہی: ﴿يُذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مَنْ جَلَّابِيهِنَّ﴾ کی تفسیر
- 176
- باب: آیت کریمہ ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ
- ۱۰- بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِعُذْرٍ
- ۱۱- بَابُ: فِي الْحَرِيرِ لِلنِّسَاءِ
- ۱۲- بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَبْرَةِ
- ۱۳- بَابُ: فِي الْبَيَاضِ
- ۱۴- بَابُ: فِي الْخُلْفَانِ وَفِي غَسْلِ الثُّوبِ
- ۱۵- بَابُ: فِي الْمَضْبُوعِ بِالضَّفْرَةِ
- ۱۶- بَابُ: فِي الْحُضْرَةِ
- ۱۷- بَابُ: فِي الْحُمْرَةِ
- ۱۸- بَابُ: فِي الرَّحْصَةِ فِي ذَلِكَ
- ۱۹- بَابُ: فِي السَّوَادِ
- ۲۰- بَابُ: فِي الْهَدَبِ
- ۲۱- بَابُ: فِي الْعَمَامِ
- ۲۲- بَابُ: فِي لِبْسَةِ الصَّمَاءِ
- ۲۳- بَابُ: فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ
- ۲۴- بَابُ: فِي التَّقَعُّعِ
- ۲۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ الْأَزَارِ
- ۲۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبَرِ
- ۲۷- بَابُ: فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْأَزَارِ
- ۲۸- بَابُ: فِي لِبْسِ النِّسَاءِ
- ۲۹- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَذْنِبْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَّابِيهِنَّ﴾ [الأحزاب: ۵۹]
- ۳۰- بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ





178	حُبُوبِہِنَّ کی تفسیر	عَلَى حُبُوبِہِنَّ ﴿ [النور: ۳۱]
178	باب: عورت اپنی زینت سے کیا کچھ کھلا رکھ سکتی ہے؟	۳۱- بَابُ فِيمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا
	باب: غلام کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی مالک کے بالوں	۳۲- بَابُ فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ
180	کو دیکھ سکتا ہے	
181	باب: فرمان الہی ﴿غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر	۳۳- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ [النور: ۳۱]
	باب: اللہ کے فرمان: ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَعْضُضْنَ	۳۴- بَابُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَعْضُضْنَ
183	مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی تفسیر	مِنْ أَبْصَارِهِنَّ ﴿ [النور: ۳۱]
185	باب: اورھنی کیسے لے؟	۳۵- بَابُ كَيْفَ الْأَخْتِمَارُ
185	باب: عورتوں کے لیے باریک لباس کا بیان	۳۶- بَابُ فِي بُسِّ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ
186	باب: عورت اپنی چادر کا پلوکس قدر لمبا رکھے؟	۳۷- بَابُ فِي قَدْرِ الذَّيْلِ
188	باب: مردہ جانوروں کی کھال کا بیان	۳۸- بَابُ فِي أَهْبِ الْمَيْتَةِ
	باب: ان حضرات کی دلیل جو کہتے ہیں کہ مردار کے	۳۹- بَابُ مَنْ رَوَى أَنْ لَا يُسْتَنْفَعُ بِأَهَابِ الْمَيْتَةِ
191	چمڑے سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے	
192	باب: چیتوں اور درندوں کے چمڑوں کا بیان	۴۰- بَابُ فِي جُلُودِ الثَّمُورِ وَالسَّبَاعِ
195	باب: جوتے پہننے کا بیان	۴۱- بَابُ فِي الْإِتِّعَالِ
198	باب: بستروں کا بیان	۴۲- بَابُ فِي الْفُرْشِ
201	باب: پردے لگانے کا بیان	۴۳- بَابُ فِي اتِّخَاذِ الشُّورِ
202	باب: کپڑے پر صلیب کا نشان ہوتو (مٹانا واجب ہے)	۴۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلِيْبِ فِي الثَّوْبِ
202	باب: تصاویر سے متعلق احکام و مسائل	۴۵- بَابُ فِي الصُّوْرِ
209	بالوں اور کٹھی چوٹی کے احکام و مسائل	۳۲- كِتَابُ التَّرَجُّلِ
	باب: بہت زیادہ کٹھی چوٹی (اور زیب و زینت) کی	۱- بَابُ النَّهْيِ عَنِ كَثِيرٍ مِّنَ الْإِزْفَاءِ
209	ممانعت کا بیان	
211	باب: خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے	۲- بَابُ فِي اسْتِحْبَابِ الطَّيْبِ
211	باب: بالوں کو بنا سنوار کر رکھنے کا بیان	۳- بَابُ فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ

## سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- |     |   |   |
|-----|---|---|
| 212 | باب: عورتوں کے لیے مہندی کا بیان                    | ۴- بَابُ فِي الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ                               |
| 213 | باب: بالوں کو مزید بال لگا کر لمبا کرنا             | ۵- بَابُ فِي صِلَةِ الشَّعْرِ                                     |
| 217 | باب: خوشبو واپس کرنا درست نہیں                      | ۶- بَابُ فِي رَدِّ الطَّيِّبِ                                     |
| 218 | باب: عورت باہر جاتے ہوئے خوشبو نہ لگائے             | ۷- بَابُ فِي طَيِّبِ الْمَرْأَةِ لِلخُرُوجِ                       |
| 219 | باب: مردوں کے لیے زعفران کا استعمال                 | ۸- بَابُ فِي الْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ                               |
| 223 | باب: بالوں کا بیان                                  | ۹- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ                                  |
| 225 | باب: مانگ نکالنے کا بیان                            | ۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ                                 |
| 226 | باب: بالوں کو بہت زیادہ لمبا کر لینا                | ۱۱- بَابُ فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ                                |
| 226 | باب: مرد اپنے لمبے بالوں کو گوندھ لے تو جائز ہے     | ۱۲- بَابُ فِي الرَّجُلِ يُصَفِّرُ شَعْرَهُ                        |
| 227 | باب: سرمٹا وادینا جائز ہے                           | ۱۳- بَابُ فِي حَلْقِ الرَّأْسِ                                    |
| 227 | باب: بچوں کی زلفوں کا بیان                          | ۱۴- بَابُ فِي الصَّبِيِّ لَهُ ذُؤَابَةٌ                           |
| 229 | باب: زلفیں بڑھا لینے کی رخصت                        | ۱۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّحَصَةِ                               |
| 229 | باب: مونچھیں کتروانے کا بیان                        | ۱۶- بَابُ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ                                   |
| 232 | باب: سفید بال توچنے کا مسئلہ                        | ۱۷- بَابُ فِي تَنْفِ الشَّيْبِ                                    |
| 232 | باب: خضاب لگانے کا بیان                             | ۱۸- بَابُ فِي الْخِضَابِ  |
| 235 | باب: زرد رنگ سے بال رنگنا                           | ۱۹- بَابُ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ                                 |
| 236 | باب: کالے خضاب کا حکم                               | ۲۰- بَابُ مَا جَاءَ فِي خِضَابِ السَّوَادِ                        |
| 237 | باب: ہاتھی دانت سے فائدہ اٹھانا                     | ۲۱- بَابُ فِي الْاِئْتِنَاعِ بِالْعَاجِ                           |
| 239 | انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل                    | ۳۳- كِتَابُ الْخَاتَمِ  |
| 239 | باب: انگوٹھی ہونا جائز ہے                           | ۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي اِتِّخَاذِ الْخَاتَمِ                      |
| 242 | باب: انگوٹھی نہ پہننے کا بیان                       | ۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْخَاتَمِ                          |
| 242 | باب: سونے کی انگوٹھی کا بیان                        | ۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ                          |
| 243 | باب: لوہے کی انگوٹھی کا بیان                        | ۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْحَدِيدِ                         |
| 246 | باب: انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے یا بائیں میں؟ | ۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْتَمِ فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ |
| 247 | باب: گھونگرو والے پازیب پہننا                       | ۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلَاجِلِ                               |



فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

248	باب: دانتوں کو سونے سے بندھوانا جائز ہے	۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي رِبْطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ
250	باب: عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے؟	۸- بَابُ مَا جَاءَ فِي الذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ
253	<b>ففتنوں اور جنگوں کا بیان</b>	<b>۳۴- كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَا حِم</b>
255	باب: فتنوں کا بیان اور ان کے دلائل	۱- بَابُ ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَالِهَا
268	باب: فتنے میں سرگرم ہونا حرام ہے	۲- بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ فِي الْفِتْنَةِ
274	باب: (فتنوں میں) زبان کو ضبط میں رکھنے کا بیان	۳- بَابُ فِي كَتْفِ اللِّسَانِ
275	باب: فتنوں کے ایام میں جنگل میں نکل جانے کی رخصت	۴- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّبَدِّي فِي الْفِتْنَةِ
276	باب: فتنے میں قتال ممنوع ہے	۵- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ
277	باب: کسی مومن کو قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے	۶- بَابُ فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ
282	باب: (فتنے میں) قتل ہو جانے پر مغفرت کی امید ہے	۷- بَابُ مَا يُرْجَى فِي الْقَتْلِ
283	<b>مہدی کا بیان</b>	<b>۳۵- كِتَابُ الْمَهْدِيِّ</b>
291	<b>اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں</b>	<b>۳۶- كِتَابُ الْمَلَا حِم</b>
291	باب: صدی کے متعلق فرمان	۱- بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي قُرْبِ الْمِائَةِ
292	باب: رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کا بیان	۲- بَابُ مَا يُذَكَّرُ مِنْ مَلَا حِمِ الرُّومِ
293	باب: ان معرکوں کی اہم علامات	۳- بَابُ فِي أَمَارَاتِ الْمَلَا حِمِ
294	باب: جنگوں کے مسلسل وقوع پذیر ہونے کا بیان	۴- بَابُ فِي تَوَاتُرِ الْمَلَا حِمِ
294	باب: اسلام کے خلاف امتوں کے هجوم کا بیان	۵- بَابُ فِي تَدَا عِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ
295	باب: ان معرکوں میں مسلمانوں کا مرکز	۶- بَابُ فِي الْمَغْفَلِ مِنَ الْمَلَا حِمِ
296	باب: فتنے ختم کرنے کی ایک تدبیر	۷- بَابُ ارْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَا حِمِ
297	باب: ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے بلاوجہ چھیڑ چھاڑ	۸- بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ تَهْيِجِ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ
297	باب: ترک کافروں کے ساتھ جنگ کا بیان	۹- بَابُ فِي قِتَالِ التُّرْكِ
299	باب: بصرے کا بیان	۱۰- بَابُ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ
301	باب: (کفار) حبشہ کا بیان	۱۱- بَابُ ذِكْرِ الْحَبَشَةِ
301	باب: علامات قیامت	۱۲- بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

304	باب: دریائے فرات سے خزانہ ظاہر ہونے کا بیان	۱۳- بَابُ حَسْرِ الْفُرَاتِ عَنْ كَثْرٍ
304	باب: دجال کا ظہور	۱۴- بَابُ خُرُوجِ الدَّجَالِ
311	باب: جاسد کا بیان	۱۵- بَابُ: فِي خَبْرِ الْجَسَّاسَةِ
314	باب: ابن صائد کا بیان	۱۶- بَابُ خَبْرِ ابْنِ الصَّائِدِ
318	باب: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	۱۷- بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ
327	باب: قیامت کے آنے کا بیان	۱۸- بَابُ قِيَامِ السَّاعَةِ

حدود اور تعزیرات کا بیان

۲۷ کتاب الحدود

331	باب: مرتد یعنی دین اسلام سے پھر جانے والے کا حکم	۱- بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ ارْتَدَّ
338	باب: نبی ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم	۲- بَابُ الْحُكْمِ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ
340	باب: ڈاکو ریزہ رنی اور لوٹ مار کا بیان	۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ
345	باب: اللہ کی حدود میں سفارش کرنا	۴- بَابُ: فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ فِيهِ
348	باب: حدود کا مقدمہ اگر قاضی یا حاکم تک نہ پہنچا ہو تو معاف کیا جاسکتا ہے	۶- بَابُ يُعْفَى عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ
349	باب: قابل حد مجرم کی پردہ پوشی کرنا	۷- بَابُ السُّرِّ عَلَى أَهْلِ الْحُدُودِ
349	باب: قابل حد جرم کا مرتکب اگر خود حاضر ہو کر اقرار کر لے تو؟	۸- بَابُ: فِي صَاحِبِ الْحَدِّ يَجِيءُ فَيَقْرَأُ
351	باب: قاضی اقرار کرنے والے کو اس کے اقرار سے مخرف کر لے	۹- بَابُ: فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ
352	باب: اگر کوئی صراحت کیے بغیر قابل حد جرم کا اقرار کر لے تو؟	۱۰- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ
353	باب: ملزم کو تحقیق کی غرض سے مارنا	۱۱- بَابُ: فِي الْأَمْتِحَانِ بِالضَّرْبِ
354	باب: کس قدر چوری میں ہاتھ کاٹا جائے؟	۱۲- بَابُ مَا يُقَطَّعُ فِيهِ السَّارِقُ
356	باب: ایسی چوری جس میں ہاتھ نہیں کٹتا	۱۳- بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ
358	باب: اچک لینے اور خیانت میں ہاتھ کاٹنا	۱۴- بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخَلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ
359	باب: جو کوئی محفوظ مقام سے چوری کرے	۱۵- بَابُ فِيْمَنْ سَرَقَ مِنْ حِرْزٍ





- ۱۶- بَابُ: فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ  
باب: مانگے کی چیز لے کر انکاری ہو جانے میں ہاتھ کاٹنا
- ۱۷- بَابُ: فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا  
باب: اگر کوئی مجنون اور پاگل شخص چوری کرے یا
- ۱۸- بَابُ: فِي الْعُلَامِ يُصِيبُ الْحَدَّ  
باب: نابالغ اگر قابل حد جرم کرے تو اس پر حد نہیں
- ۱۹- بَابُ السَّارِقِ يَسْرِقُ فِي الْعَزْوِ أَيْ قَطْعُ؟  
باب: جو کوئی سفر جہاد میں چوری کر لے تو کیا اس کا
- ۲۰- بَابُ: فِي قَطْعِ النَّبَاشِ  
باب: کفن چور کا ہاتھ کاٹنا
- ۲۱- بَابُ السَّارِقِ يَسْرِقُ مِرَارًا  
باب: جو چور بار بار چوریاں کرے
- ۲۲- بَابُ: فِي السَّارِقِ تَعَلَّقُ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ  
باب: چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کا بیان
- بَابُ بَيْعِ الْمُتَمَلِّكِ إِذَا سَرَقَ  
باب: کوئی غلام اگر چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان؟
- ۲۳- بَابُ: فِي الرَّجْمِ  
باب: زانی کو سنگسار کرنے کا بیان
- بَابُ رَجْمِ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ  
باب: ماعز بن مالک کے رجم کا بیان
- ۲۴- بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا  
باب: قبیلہ جہینہ کی عورت کا ذکر جس کو نبی ﷺ نے
- 389 من جُهِنَّتْ  
سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا
- ۲۵- بَابُ: فِي رَجْمِ الْيَهُودِيِّينَ  
باب: دو یہودیوں کے سنگسار کیے جانے کا قصہ
- ۲۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيْمِهِ  
باب: جو کوئی اپنی کسی محرم عورت سے زنا کرے؟
- ۲۷- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ  
باب: جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے
- ۲۸- بَابُ فِيمَنْ عَمَلَ عَمَلًا لُوطٍ  
باب: لواطت کرنے والے کی سزا
- ۲۹- بَابُ فِيمَنْ أَتَى بِهَيْمَةَ  
باب: جو کوئی چوپائے سے بد فعلی کا مرتکب ہو؟
- ۳۰- بَابُ إِذَا أَقْرَأَ الرَّجُلُ بِالزُّنَا وَلَمْ تُقْرَأِ الْمَرْأَةُ  
باب: جب مرد زنا کا اقرار کرے مگر عورت انکار
- 407 کرے.....؟
- ۳۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ  
باب: جو شخص کسی عورت سے جماع کے علاوہ سب کچھ
- 408 الْجَمَاعِ فَيَتَوَبُّ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ  
کرے پھر پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر لے
- 409- بَابُ: فِي الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصِنْ  
باب: غیر شادی شدہ لونڈی زنا کرے تو.....؟

## سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

411	باب: مریض آدمی کو حد لگانا	۳۳- بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ
413	باب: تہمت کی حد کا بیان	۳۴- بَابُ: فِي حَدِّ الْقَاضِي
414	باب: شراب نوشی کی حد کا بیان	۳۵- بَابُ: فِي الْحَدِّ فِي الْخَمْرِ
418	باب: جو شخص بار بار شراب پیے	۳۶- بَابُ: إِذَا تَتَابَعَ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ
424	باب: مسجد میں حد لگانا	۳۷- بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ
424	باب: حد میں چہرے پر مارنا	۳۸- بَابُ: فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ
425	باب: تعزیر کا بیان	--- بَابُ: فِي التَّعْزِيرِ
427	دیتوں کا بیان	۳۸- كِتَابُ الدِّيَاتِ
430	باب: جان کے بدلے جان لینے کا بیان	۱- بَابُ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ
431	باب: کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی وغیرہ کے جرم میں نہیں پکڑا جاسکتا	۲- بَابُ: لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِحَبْرِيَّةِ أَبِيهِ أَوْ أَخِيهِ
432	باب: حاکم یا قاضی خون معاف کرنے کا کہے تو کیسا ہے؟	۳- بَابُ: الْإِمَامُ يَأْمُرُ بِالْعَفْوِ فِي الدَّمِ
438	باب: قتل عمد میں مقتول کا وارث اگر دیت لینے پر راضی ہو (تو درست ہے)	۴- بَابُ وَلِيِّ الْعَمْدِ يَأْخُذُ الدِّيَةَ
440	باب: اگر کوئی دیت لینے کے بعد بھی قتل کرے تو؟	۵- بَابُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ
441	باب: اگر کوئی شخص کسی کو زہر پلایا کھلا دے اور وہ مر جائے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۶- بَابُ: فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا سُمًّا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ، أَيْقَادُ مِنْهُ
446	باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟	۷- بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَلَ بِهِ، أَيْقَادُ مِنْهُ؟
448	باب: قسامت کا بیان	۸- بَابُ الْقَسَامَةِ
452	باب: قسامت کی وجہ سے قصاص نہ لینے کا بیان	۹- بَابُ: فِي تَرْكِ الْقَوْدِ بِالْقَسَامَةِ
454	باب: قاتل سے قصاص لینے کا بیان	۱۰- بَابُ: يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ
456	باب: کیا مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟	۱۱- بَابُ: أَيْقَادُ الْمُسْلِمِ مِنَ الْكَافِرِ؟
	باب: اگر کوئی شخص کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس پائے	۱۲- بَابُ: فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، أَيْقَاتُهُ؟

- 458 تو کیا اسے قتل کر دے؟  
باب: نادانستہ طور پر اگر کسی عامل سے کوئی شخص زخمی ہو جائے تو!
- 459 باب: لوہے کے ہتھیار کے علاوہ دوسری طرح سے قصاص لینا
- 460 باب: مار پیٹ سے قصاص اور حاکم کا اپنے سے قصاص دلوانا
- 461 باب: عورت بھی قصاص معاف کر سکتی ہے
- 462 باب: جو کسی بلوے میں قتل ہو جائے
- 463 باب: دیت کی مقدار کا بیان
- 464 باب: قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو کی دیت
- 466 باب: اونٹوں کی عمروں کی تفصیل
- 470 باب: اعضاء کی دیت کا بیان
- 472 باب: پیٹ کے بچے کی دیت
- 478 باب: مکاتب کی دیت کا بیان
- 484 باب: ذمی کی دیت کا بیان
- 485 باب: اپنا دفاع کرتے ہوئے اگر حملہ آور کا کوئی نقصان ہو جائے یا اسے ضرب لگ جائے تو.....؟
- 486 باب: جو کوئی بلا علم طبیب بن کر لوگوں کا علاج کرے اور ضرر پہنچائے تو.....؟
- 487 باب: قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو کی دیت
- 488 باب: فقیر لوگوں کا غلام کسی قابل دیت جرم کا ارتکاب کر بیٹھے تو.....؟
- 489 باب: جو شخص کسی اندھا دھند بلوے میں قتل ہو جائے
- 490 باب: کسی کو اگر جانور لات مار دے تو.....؟
- ۱۳- بَابُ الْعَامِلِ يُضَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً
- ۱۴- بَابُ الْقَوْدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ
- بَابُ الْقَوْدِ مِنَ الصَّرْبَةِ وَقَصُّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ
- ۱۵- بَابُ عَمْرِو النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ
- بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا بَيْنَ قَوْمٍ
- ۱۶- بَابُ الدِّيَةِ كَمْ هِيَ
- ۱۷- بَابُ: [فِي دِيَةِ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ]
- بَابُ أَشْتَانِ الْإِبِلِ
- ۱۸- بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ
- ۱۹- بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ
- ۲۰- بَابُ: فِي دِيَةِ الْمُكَاتِبِ
- ۲۱- بَابُ: فِي دِيَةِ الذَّمِيِّ
- ۲۲- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيُدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ
- ۲۳- بَابُ: فِيمَنْ تَطَلَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَأَعْتَت
- ۲۴- بَابُ: فِي دِيَةِ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ
- ۲۵- بَابُ جَنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ لِلْفُقَرَاءِ
- ۲۶- بَابُ: فِيمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا بَيْنَ قَوْمٍ
- ۲۷- بَابُ: فِي الدَّائِيَةِ تَنْفَعُ بِرَجُلِهَا

باب: جانورلات مارے یا معدنی کان میں کوئی حادثہ ہو جائے	باب: آگ جو پھیل جائے	باب: دانٹوں کے قصاص کا بیان	باب: سنتوں کا بیان
باب: سنت کی تشریح و توضیح کا بیان	باب: آپس میں جھگڑنا یا قرآن کریم کے مشابہات کے پیچھے پڑنا منع ہے	باب: اہل بدعت سے دور رہنے اور ان سے بغض رکھنے کا بیان	باب: بدعتوں سے سلام چھوڑ دینے کا بیان
باب: قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے	باب: سنت کا اتباع واجب ہے	باب: اتباع سنت کی دعوت دینے کی اہمیت کا بیان	باب: (صحابہ کرام میں) تفضیل کا بیان
باب: خلفاء کا بیان	باب: اصحاب نبی ﷺ کی فضیلت	باب: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو سب و شتم کرنا حرام ہے	باب: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان
باب: فقہ کے دنوں میں ان باتوں کو عام موضوع بحث نہیں بنانا چاہیے	باب: انبیاء کرام ﷺ میں فضیلت دینے کا مسئلہ	باب: مرجح کی تردید	باب: ایمان کم و بیش ہونے کے دلائل
باب: تقدیر کا بیان			





578	باب: مشرکوں کی اولاد کا بیان	۱۷- باب: فِي ذَرَارِي الْمَشْرِكِينَ
584	باب: جہمیہ کا بیان	۱۸- باب: فِي الْجَهْمِيَّةِ
589	باب: دیدار الہی کا بیان	۱۹- باب: فِي الرُّؤْيَةِ
591	باب: جہمیہ کی تردید	--- باب: فِي الرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ
593	باب: قرآن مجید کا بیان	۲۰- باب: فِي الْقُرْآنِ
598	باب: فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکنے جانے کا بیان	--- باب: ذِكْرِ الْبُعْثِ وَالصُّورِ
596	باب: شفاعت کا بیان	۲۰، ۲۱- باب: فِي الشَّفَاعَةِ
599	باب: جنت اور دوزخ کے پیدا کیے جانے کا بیان	۲۱، ۲۲- باب: فِي خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
600	باب: حوض کا بیان	۲۲، ۲۳- باب: فِي الْحَوْضِ
603	باب: قبر میں سوال جواب اور عذاب کا بیان	۲۳، ۲۴- بابُ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
608	باب: ترازو کا بیان	۲۴، ۲۵- باب: فِي ذِكْرِ الْمِيزَانِ
609	باب: دجال کا بیان	۲۵، ۲۶- باب: فِي الدَّجَالِ
610	باب: خوارج کا بیان	۲۶، ۲۷- باب: فِي الْخَوَارِجِ
613	باب: خوارج سے قتال کا بیان	۲۷، ۲۸- باب: فِي قِتَالِ الْخَوَارِجِ
621	باب: چوراچکوں سے قتال کا بیان	۲۸، ۲۹- باب: فِي قِتَالِ اللَّصُوصِ
627	آداب و اخلاق کا بیان	۴- کتاب الادب
629	باب: نبی ﷺ کے حلم اور اخلاق کا بیان	۱- باب: فِي الْحِلْمِ وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ
631	باب: باعزت ہو کر رہنے کا بیان	۲- باب: فِي الْوَقَارِ
632	باب: غصہ پی جانے کا بیان	۳- باب: مَنْ كَظَّمَ عَيْظًا
633	باب: غصہ آئے تو کیا کیا کہا جائے؟	-- بابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ
636	باب: غنوو درگزر کا بیان	۴- باب: فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ
637	باب: باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان	۵- باب: فِي حُسْنِ الْعِشْرَةِ
641	باب: صفت حیا کا بیان	۶- باب: فِي الْحَيَاءِ
643	باب: حسن اخلاق کا بیان	۷- باب: فِي حُسْنِ الْخُلُقِ
	باب: ڈینگیں مارنے اور برتری کے اظہار کی ممانعت	۸- باب: فِي كَرَاهِيَةِ الرَّفْعَةِ فِي الْأُمُورِ



645	کابیان	
646	باب: ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان	۹- بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادُحِ
648	باب: نرم خوئی کا بیان	۱۰- بَابُ: فِي الرَّفْقِ
649	باب: احسان اور کار خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان	۱۱- بَابُ: فِي شُكْرِ الْمَعْرُوفِ
652	باب: راستوں پر بیٹھنا (ناپسندیدہ ہے)	۱۲- بَابُ: فِي الْجُلُوسِ بِالطَّرَاقَاتِ
654	باب: مجلس کو وسیع بنالینے کا بیان	-- بَابُ: فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ
655	باب: دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان	۱۳- بَابُ: فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظَّلِّ
655	باب: مختلف حلقے بنا کر بیٹھنے کا بیان	۱۴- بَابُ: فِي التَّحْلُقِ
657	باب: حلقے کے بیچ میں بیٹھنے کا بیان	-- بَابُ الْجُلُوسِ وَسَطَ الْحَلْقَةِ
657	باب: اگر کوئی کسی دوسرے کیلئے اپنی جگہ چھوڑ دے تو؟	۱۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَّوَمُّ لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ
658	باب: کیسے لوگوں کی صحبت اختیار کی جائے؟	۱۶- بَابُ مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ
661	باب: جھگڑے فساد کی کراہت کا بیان	۱۷- بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الْعِمَاءِ
662	باب: رسول اللہ ﷺ کا اسلوب گفتگو	۱۸- بَابُ الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ
664	باب: خطبہ دینے کا بیان	۱۹- بَابُ: فِي الْخُطْبَةِ
664	باب: ہر آدمی کے مقام و مرتبے کا خیال رکھنے کا بیان	۲۰- بَابُ: فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ
665	باب: بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان	۲۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمَا
666	باب: آدمی کے بیٹھنے کی بابت احکام و مسائل	۲۲- بَابُ: فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ
668	باب: بیٹھنے کا ایک ناپسندیدہ اور مکروہ انداز	--- بَابُ: فِي الْجِلْسَةِ الْمَكْرُوهَةِ
	باب: عشاء کے بعد بے مقصد باتوں میں مشغول رہنے	۲۳- بَابُ: فِي السَّمْرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ
668	کابیان	
669	باب: آلتی پالتی مار کر بیٹھنے کا بیان	۲۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ مُتَرَبِّعًا
669	باب: سرگوشیاں کرنے کا بیان	۲۴- بَابُ: فِي التَّنَاجِي
	باب: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا ہو اور پھر واپس	۲۵- بَابُ: إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ
670	آجائے	
	باب: مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی	--- بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَتَّوَمَّ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَلَا

671	کراہت کا بیان	يَذْكُرُ اللهُ
672	باب: کفارہ مجلس کی دعا	۲۷- بَابُ: فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ
674	باب: شکایتیں کرنا بہت برا عمل ہے	۲۸- بَابُ: فِي رَفْعِ الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ
	باب: لوگوں سے ہوشیار رہنے کا بیان (ہر کوئی قائل	۲۹- بَابُ: فِي الْحَذَرِ مِنَ النَّاسِ
675	بھروسا نہیں ہوتا)	
676	باب: پیدل آدمی کی چال کا بیان	۳۰- بَابُ: فِي هَدْيِ الرَّجُلِ
677	باب: لیٹے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے کا بیان	۳۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى
678	باب: بات اڑا دینا (بہت برا ہے)	۳۲- بَابُ: فِي نَقْلِ الْحَدِيثِ
680	باب: چغزل خور کا بیان	۳۳- بَابُ: فِي الْفَقَاتِ
680	باب: دورے آدمی کا بیان	۳۴- بَابُ: فِي ذِي الْوُجْهَيْنِ
681	باب: غیبت کے احکام و مسائل	۳۵- بَابُ: فِي الْغَيْبَةِ
	باب: کسی مسلمان کی (عدم موجودگی میں اس کی)	۳۶- بَابُ الرَّجُلِ يَذُبُّ عَنْ عَوْضِ أَخِيهِ
685	عزت کا دفاع کرنا	
687	باب: ایسے لوگ جن کی برائی کرنا غیبت شمار نہیں ہوتا	--- بَابُ مَنْ نَيْسَتْ لَهُ غَيْبَةٌ
688	باب: جو کوئی اپنی غیبت کرنے والوں کو معاف کر دے	--- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدْ اغْتَابَهُ
689	باب: ٹوہ لگانا منع ہے	۳۷- بَابُ: فِي التَّجَسُّسِ
690	باب: مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان	۳۸- بَابُ: فِي السُّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِ
692	باب: بھائی چارے کا بیان	--- بَابُ الْمُوَاخَاةِ
692	باب: گالی گلوچ کرنے والے	۳۹- بَابُ الْمُسْتَبَانِ
693	باب: تواضع اور انکسار کا بیان	۴۰- بَابُ: فِي التَّوَاضُّعِ
693	باب: بدلہ لینے کا بیان	۴۱- بَابُ: فِي الْإِنْتِصَارِ
696	باب: فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان	۴۲- بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتِيِّ
697	باب: حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان	۴۳- بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُعْيِ
699	باب: حسد کے احکام و مسائل	۴۴- بَابُ: فِي الْحَسَدِ
701	باب: لعنت کرنے کا بیان	۴۵- بَابُ: فِي اللَّعْنِ

سنن ابو داود

فہرست مضامین (جلد چہارم)

- 703 باب: جو کوئی اپنے ظالم کو بددعا کرے
- 703 باب: مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان
- 706 باب: ظن اور گمان کا بیان
- 707 باب: (مسلمان بھائی کی) خیر خواہی اور حفاظت کا بیان
- 707 باب: آپس کے روابط بہتر بنانے کی فضیلت کا بیان
- 709 باب: گانے کا بیان
- 710 باب: گانے اور آلات موسیقی کی کراہت کا بیان
- 712 باب: ہجڑوں سے متعلق احکام و مسائل
- 714 باب: گزریوں سے کھینے کا بیان
- 716 باب: جھولے کا بیان
- 718 باب: نزد (چوسر) کھیلنا ناجائز ہے
- 719 باب: کبوتر بازی کا بیان
- 720 باب: رحمت و شفقت کرنے کا بیان
- 721 باب: خیر خواہی کا بیان
- 722 باب: مسلمان کی مدد کرنے کا بیان
- 724 باب: غلط نام بدل دینے کا بیان
- 726 باب: غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان
- 732 باب: برے القاب سے پکارنے کا بیان
- 732 باب: ”ابو عیسیٰ“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟
- 733 باب: کسی دوسرے کے بیچے کو ”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنا
- 734 باب: ”ابوالقاسم“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟
- باب: ان حضرات کی دلیل جو (نبی ﷺ کے) نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز نہیں جانتے
- 734 باب: (نبی ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر لینے کی رخصت

- ۴۶- بَابُ: فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ
- ۴۷- بَابُ: فِي هَجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ
- ۴۸- بَابُ: فِي الظَّنِّ
- ۴۹- بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ وَالْحَيَاظَةِ
- ۵۰- بَابُ: فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ التَّبِينِ
- ۵۱- بَابُ: فِي العِنَاءِ
- ۵۲- بَابُ كَرَاهِيَةِ العِنَاءِ وَالزَّمْرِ
- ۵۳- بَابُ الحُكْمِ فِي الْمُحْتَثِينَ
- ۵۴- بَابُ اللَّعِبِ بِالْبَنَاتِ
- ۵۵- بَابُ: فِي الأَرْجُوْحَةِ
- ۵۶- بَابُ: فِي التَّهْمِ عَنِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ
- ۵۷- بَابُ: فِي اللَّعِبِ بِالحَمَامِ
- ۵۸- بَابُ: فِي الرَّحْمَةِ
- ۵۹- بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ
- ۶۰- بَابُ: فِي المَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ
- ۶۱- بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الأَسْمَاءِ
- ۶۲- بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الأَسْمِ القَبِيحِ
- ۶۳- بَابُ: فِي الأَلْقَابِ
- ۶۴- بَابُ: فِيمَنْ يَتَكَنَّى بِأبي عيسى
- ۶۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِابْنِ عَمِيرِهِ يَا بَنِيَّ
- ۶۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَكَنَّى بِأبي القاسمِ
- ۶۷- بَابُ: فِيمَنْ رَأَى أَنْ لَا يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا
- ۶۸- بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي الجَمْعِ بَيْنَهُمَا



735	کابیان	
736	باب: اولاد نہ ہونے کے باوجود کنیت رکھنا	۶۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُنْكِنِي وَيَكْنِي لَهُ وَلَدٌ
737	باب: عورت کنیت اختیار کرے تو جائز ہے	۷۰- بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ تُنْكِنِي
738	باب: اشارے کنائے سے (ذومعنی) بات کرنا	۷۱- بَابُ: فِي الْمَعَارِضِ
	باب: ”لوگوں کا خیال ہے سمجھا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے“ وغیرہ انداز سے بات کرنا	۷۲- بَابُ: فِي [قَوْلِ الرَّجُلِ]: [رَزَعَمُوا]
738	باب: خطبے میں ”امابعد“ کا استعمال	۷۳- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ أَمَا بَعْدُ:
739	باب: انکور کے لیے لفظ ”کرم“ استعمال کرنا اور اپنی زبان و گفتگو میں محتاط رہنے کا بیان	۷۴- بَابُ: فِي الْكُرْمِ وَحِفْظِ الْمُنْطِقِ
740	باب: لونڈی غلام اپنے آقا کو ”میرا رب“ نہ کہے	۷۵- بَابُ: لَا يَقُولُ الْمَمْلُوكُ رَبِّي وَرَبِّي
740	باب: کوئی شخص یوں نہ کہے: ”میرا نفس خبیث ہو گیا ہے۔“	۷۶- بَابُ: لَا يُقَالُ خَبِثَتْ نَفْسِي
742	باب: .....	--- بَابُ: .....
743	باب: .....	۷۷- بَابُ: .....
745	باب: نماز عتمہ (اندھیرے کی نماز) کا بیان	۷۸- بَابُ: فِي صَلَاةِ الْعَتَمَةِ
746	باب: بعض اوقات استعارہ و کنایہ کا استعمال جائز ہے	۷۹- بَابُ: فِيمَا رُوِيَ مِنَ الرَّحْصَةِ فِي ذَلِكَ
747	باب: جھوٹ بولنے کی مذمت	۸۰- بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْكَذِبِ
749	باب: اچھا گمان رکھنے کا بیان	۸۱- بَابُ: فِي حُسْنِ الظَّنِّ
751	باب: وعدہ وفا کرنے کی تاکید	۸۲- بَابُ: فِي الْعِدَّةِ
	باب: دھوکا دینے کے لیے ایسے ظاہر کرنا کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اس کی نہ ہو	۸۳- بَابُ: فِيمَنْ يَنْشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ
752	باب: مزاح اور خوش طبعی کا بیان	۸۴- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ
753	باب: ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا	۸۵- بَابُ مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مَزَاحٍ
755	باب: منہ بنا کر تکلف سے باتیں کرنا	۸۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدُقِ فِي الْكَلَامِ
756	باب: شعر و شاعری کا بیان	۸۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّعْرِ
758		

فہرست مضامین (جلد چہارم)

سنن ابو داود

763	باب: خوابوں کا بیان	۸۸- بَابُ: فِي الرُّؤْيَا
768	باب: بھائی کا بیان	۸۹- بَابُ: فِي التَّأْوِبِ
769	باب: چھینک کا بیان	۹۰- بَابُ: فِي العُطَاسِ
770	باب: چھینک کا جواب کس طرح دیا جائے؟	۹۱- بَابُ: كَيْفَ تَشْمِئُ العَاطِسُ
772	باب: کتنی بار چھینک کا جواب دے؟	۹۲- بَابُ: كَمْ يُشْمَتُ العَاطِسُ
773	باب: کوئی غیر مسلم چھینک مارے تو کس طرح جواب دے؟	۹۳- بَابُ: كَيْفَ يُشْمَتُ الذَّمِي
774	باب: جو شخص چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے	۹۴- بَابُ: فَيَمَنْ يَعْطِسُ وَلَا يَحْمَدُ اللّٰهَ
775	سونے سے متعلق احکام و مسائل	أَبْوَابُ التَّوْمِ
775	باب: اوندھے منہ پیٹ کے بل سونا (مکروہ ہے)	--- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَبْطِطُ عَلَى بَطْنِهِ
776	باب: ایسی چھت پر سونا جس پر کوئی منڈیر نہ ہو	۹۵- بَابُ: فِي التَّوْمِ عَلَى السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ
776	باب: با وضو ہو کر سونے (کی فضیلت) کا بیان	۹۶، ۹۷- بَابُ: فِي التَّوْمِ عَلَى طَهَارَةٍ
778	باب: (سوتے ہوئے) اپنا رخ کدھر کرے	--- بَابُ: كَيْفَ يَتَوَجَّهُ؟
778	باب: سوتے ہوئے کون سی دعا پڑھے؟	۹۷، ۹۸- بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ التَّوْمِ
787	باب: رات کو جب آنکھ کھلے تو کون سی دعا کرے؟	۹۸، ۹۹- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ
789	باب: سوتے وقت تسبیحات کا ورد	۹۹، ۱۰۰- بَابُ: فِي التَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّوْمِ
793	باب: صبح کے وقت کی دعائیں	۱۰۰، ۱۰۱- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ
812	باب: نیا چاند دیکھنے کی دعا	۱۰۱، ۱۰۲- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ
813	باب: گھر سے نکلنے کی دعا	۱۰۲، ۱۰۳- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
814	باب: گھر میں داخل ہونے کی دعا	--- بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
815	باب: تیز ہوا چلے تو کون سی دعا پڑھے؟	۱۰۳، ۱۰۴- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ
817	باب: بارش کا بیان	۱۰۴، ۱۰۵- بَابُ: فِي الْمَطْرِ
817	باب: مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان	۱۰۵، ۱۰۶- بَابُ: فِي الدَّيْكِ وَالْبَهَائِمِ
818	باب: گدھوں کا رینکنا اور کتوں کو بھونکنا	--- بَابُ نَهْيِ الْحَمِيرِ وَنَبَاحِ الْكِلَابِ
819	باب: نومولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان	۱۰۶، ۱۰۷- بَابُ: فِي الْمَوْلُودِ يُؤَدَّنُ فِي أُذُنِهِ

- 821 باب: اگر کوئی کسی آدمی سے امان اور پناہ طلب کرے ۱۰۷، ۱۰۸ - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَعِيدُ مِنَ الرَّجُلِ
- 822 باب: وسوسے اور ان کا علاج ۱۰۸، ۱۰۹ - بَابُ فِي رَدِّ الْوَسْوَسَةِ
- 824 اپنا باپ بتائے ۱۰۹، ۱۱۰ - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَتَّبِعِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ
- 827 باب: حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان ۱۱۰، ۱۱۱ - بَابُ فِي التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ
- 828 باب: تعصب اور عصبیت کا بیان ۱۱۱، ۱۱۲ - بَابُ فِي الْعَصَبِيَّةِ
- 831 محبت کرنا ۱۱۲، ۱۱۳ - بَابُ الرَّجُلِ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرِ يَرَاهُ
- 833 باب: مشورے کا بیان ۱۱۳، ۱۱۴ - بَابُ فِي الْمَشُورَةِ
- 834 باب: نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت ۱۱۴، ۱۱۵ - بَابُ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ
- 834 باب: خواہش نفس کا بیان ۱۱۵، ۱۱۶ - بَابُ فِي الْهَوَى
- 835 باب: سفارش کا بیان ۱۱۶، ۱۱۷ - بَابُ فِي الشَّفَاعَةِ
- 836 باب: خط لکھنے کا ادب پہلے اپنا نام لکھے ۱۱۷، ۱۱۸ - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ
- 837 باب: کافر کو خط لکھنے کا طریقہ ۱۱۸، ۱۱۹ - بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذَّمِيِّ
- 838 باب: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان ۱۱۹، ۱۲۰ - بَابُ فِي بَرِّ الْوَالِدَيْنِ
- 842 باب: یتیموں کی پرورش کی فضیلت ۱۲۰، ۱۲۱ - بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ عَالَ يَتَامَى
- 844 باب: یتیم کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ملا کر پرورش کرنے کی فضیلت ۱۲۱، ۱۲۲ - بَابُ فِي مَنْ صَمَّ يَتِيمًا
- 844 باب: ہمسائیگی کے حقوق کا بیان ۱۲۲، ۱۲۳ - بَابُ فِي حَقِّ الْجَوَارِ
- 847 باب: غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان ۱۲۳، ۱۲۴ - بَابُ فِي حَقِّ الْمَمْلُوكِ
- 854 باب: مملوک غلام جو اپنے آقا کو نصیحت کرے ۱۲۴، ۱۲۵ - بَابُ فِي الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ
- 854 باب: کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکانا ۱۲۵، ۱۲۶ - بَابُ فِي مَنْ حَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ
- 854 باب: کسی کے گھر یا خاص مجلس میں اجازت لے کر جانے کا بیان ۱۲۶، ۱۲۷ - بَابُ فِي الْاِسْتِئْذَانِ
- 857 باب: اجازت کیسے لی جائے؟ ۱۲۷، ۱۲۸ - بَابُ كَيْفَ الْاِسْتِئْذَانُ

سنن ابو داود \_\_\_\_\_ فہرست مضامین (جلد چہارم)

859	باب: اجازت طلب کرتے ہوئے آدمی کتنی بار السلام علیکم کہئے؟	۱۲۷، ۱۲۸- بَابُ: كَمْ مَرَّةً يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الْاِسْتِثْذَانِ
864	باب: دستک دے کر اجازت لینا	--- بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالذَّقِّ
865	باب: اجازت لینے کے لیے دروازہ کھٹکھٹانے کا بیان	--- بَابُ دَقِّ النَّابِ عِنْدَ الْاِسْتِثْذَانِ
865	باب: جب آدمی کو بلوایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو کیا یہ اجازت کے ہم معنی ہے؟	۱۲۸، ۱۲۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُدْعَى اَيُّكُونُ ذَلِكَ اِذْنُهُ
866	باب: پردے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان	۱۲۹، ۱۳۰- بَابُ: فِي الْاِسْتِثْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ
868	باب: السلام علیکم کہنے کے آداب	ابواب السلام
868	باب: سلام عام کرنے کا حکم	۱۳۰، ۱۳۱- بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ
869	باب: سلام کس طرح کہئے؟	۱۳۱، ۱۳۲- بَابُ: كَيْفَ السَّلَامِ
870	باب: سلام کہنے میں سبقت کی فضیلت	۱۳۲، ۱۳۳- بَابُ: فِي فَضْلِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ
871	باب: پہلے سلام کون کہئے؟	۱۳۳، ۱۳۴- بَابُ مَنْ اَوْلَىٰ بِالسَّلَامِ؟
871	باب: دو آدمی جدا ہوں اور پھر ملیں تو بھی سلام کہیں (خواہ جدائی تھوڑی ہی دیر کی ہو)	۱۳۴، ۱۳۵- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُفَارِقُ الرَّجُلَ ثُمَّ يَلْقَاهُ اَيُّسَلِّمُ عَلَيْهِ
873	باب: بچوں کو سلام کہنا	۱۳۵، ۱۳۶- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ
873	باب: عورتوں کو سلام کہنا	۱۳۶، ۱۳۷- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ
874	باب: ذمیوں (کافروں) کو سلام	۱۳۷، ۱۳۸- بَابُ: فِي السَّلَامِ عَلَى اَهْلِ الذَّمَّةِ
875	باب: مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنا	۱۳۸، ۱۳۹- بَابُ: فِي السَّلَامِ اِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ
876	باب: ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے	۱۳۹، ۱۴۰- بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ
877	باب: جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے	۱۴۰، ۱۴۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي رَدِّ وَاحِدٍ عَنِ الْجَمَاعَةِ
877	باب: مصافحہ کرنے کا بیان	۱۴۱، ۱۴۲- بَابُ: فِي الْمَصَافَحَةِ
878	باب: گلے ملنے کا بیان	۱۴۲، ۱۴۳- بَابُ: فِي الْمَعَانِقَةِ
879	باب: تعظیم کے لیے کھڑے ہونا	۱۴۳، ۱۴۴- بَابُ: فِي الْقِيَامِ
881	باب: باپ کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینا	۱۴۴، ۱۴۵- بَابُ: فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ وَلَدَهُ



882	باب: پیشانی پر بوسہ دینا	۱۴۵، ۱۴۶- بَابُ: فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ
882	باب: رخسار پر بوسہ دینا	۱۴۷، ۱۴۸- بَابُ: فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ
883	باب: ہاتھ پر بوسہ دینا	۱۴۷، ۱۴۸- بَابُ: فِي قُبْلَةِ الْيَدِ
883	باب: جسم پر بوسہ دینا	۱۴۸، ۱۴۹- بَابُ: فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ
884	باب: پاؤں کو بوسہ دینا	--- بَابُ قُبْلَةِ الرَّجْلِ
	باب: ایک شخص دوسرے سے کہے: ”میں تجھ پر	۱۴۹، ۱۵۰- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ
885	واری تجھ پر قربان جاؤں“	
	باب: کوئی شخص دوسرے سے کہے: ”اللہ آپ کی	۱۵۰، ۱۵۱- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا
886	آنکھیں ٹھنڈی رکھے“	
	باب: کوئی دوسرے کو یوں دعا دے: ”اللہ تمہاری	۱۵۲، ۱۵۳- بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ حَفِظَكَ اللَّهُ
887	حفاظت کرے“	
887	باب: ایک شخص کا دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے.....	۱۵۱، ۱۵۲- بَابُ الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ يُعْظِمُهُ بِذَلِكَ
888	باب: جب کوئی کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو.....	۱۵۳، ۱۵۴- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فُلَانٌ يُفْرِئُكَ السَّلَامَ
889	باب: کسی کی پکار پر ”لیک“ کہہ کر جواب دینا	۱۵۴، ۱۵۵- بَابُ الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ لَيْتِكَ
	باب: کسی کو ان الفاظ میں دعا دینا: ”اللہ تمہیں بنتا	۱۵۵، ۱۵۶- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ أَضْحَكَ
890	مسکراتا رکھے“	اللَّهُ سِنَّكَ
891	باب: مکان بنانے کا بیان	۱۵۶، ۱۵۷- بَابُ: فِي الْبِنَاءِ
893	باب: بالاخانہ بنانا	۱۵۷، ۱۵۸- بَابُ: فِي اتِّخَاذِ الْعُرْفِ
893	باب: بیری کا درخت کاٹ دینا (کیسا ہے؟)	۱۵۸، ۱۵۹- بَابُ: فِي قَطْعِ السِّدْرِ
895	باب: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان	۱۵۹، ۱۶۰- بَابُ: فِي إِمَاطَةِ الْأَدَى عَنِ الطَّرِيقِ
897	باب: رات کو آگ بجھا کر سونا چاہیے	۱۶۰، ۱۶۱- بَابُ: فِي إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّيْلِ
899	باب: سانپوں کو مارنے کا بیان	۱۶۱، ۱۶۲- بَابُ: فِي قَتْلِ الْأَنْحِيَاتِ
905	باب: چھچھلی اور گرگٹ کو مار دینے کا بیان	۱۶۲، ۱۶۳- بَابُ: فِي قَتْلِ الْأَوْزَاعِ
906	باب: چیونٹیوں کو مارنے کا مسئلہ	۱۶۳، ۱۶۴- بَابُ: فِي قَتْلِ الذَّرِّ
908	باب: مینڈک کو مارنے کا بیان	۱۶۴، ۱۶۵- بَابُ: فِي قَتْلِ الضَّفَدَعِ

سنن ابو داود..... فہرست مضامین (جلد چہارم)

909	باب: کنکریاں اور پتھریاں مارتے پھرنا	۱۶۵، ۱۶۶- بَابُ: فِي الْخَذْفِ
909	باب: نختے کا بیان	۱۶۶، ۱۶۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِتَانِ
911	باب: راستے میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ مل کر چلنا	۱۶۷، ۱۶۸- بَابُ: فِي مَشْيِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الطَّرِيقِ
912	باب: آدمی کا زمانے کو گالی دینا	۱۶۸، ۱۶۹- بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ
914	فہرست اطراف الحدیث	فہرس أطراف الحدیث



## علاج کی مشروعیت

\* الطب کی تعریف: لغت میں طب کے معنی جسمانی و ذہنی علاج اور دوا دارو کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اسے تمام مخلوقات سے اشرف بنا کر تمام مخلوقات کو اس کے تابع فرمان بنا دیا ہے۔ انسان کو پیدا کرنے کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہنے کے لیے صحت و تندرستی کی اشد ضرورت تھی لہذا پروردگار عالم نے بے شمار نعمتیں پیدا کیں۔ حلال اور مفید اشیاء کو کھانے کی اجازت دے کر مضر صحت، مضر عقل، مضر عزت و آبرو اشیاء سے منع کر دیا۔ البتہ پھر بھی اگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بیماری آجائے تو اس کا علاج کرنا مشروع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج بھی پیدا کیا ہے، جیسا کہ فرمان نبوی ﷺ ہے: [مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً] (صحیح البخاری، الطب، باب ما أنزل الله داء..... حدیث: ۵۶۷۸) ”اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کی شفا (علاج اور دوا) نازل کی ہے۔“

بیماری کے موافق دوا کا استعمال اللہ تعالیٰ کی مشیت سے شفا کا باعث بنتا ہے، لہذا ہر شخص کو صحت کے

۲۷- کتاب الطب - علاج سے متعلق احکام و مسائل

حوالے سے مندرجہ ذیل چیزوں کو مد نظر رکھنا چاہیے: ① صحت کی حفاظت۔ ② مضر صحت چیزوں سے بچاؤ۔ ③ فاسد مادوں کا اخراج۔

ان تین چیزوں کو طب اسلامی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی اشارتاً موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ۱۸۵) ”جو شخص بیمار ہو یا مسافر ہو تو وہ (روزوں کی) گنتی دیگر ایام میں پوری کر لے۔“

چونکہ بیماری میں روزہ رکھنے سے بیماری کے بڑھنے کا خدشہ تھا نیز سفر چونکہ تھکاوٹ اور انسانی صحت کے لیے خطرہ کا سبب تھا، لہذا ان دو حالتوں میں روزہ چھوڑنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ انسانی صحت کی حفاظت ممکن بنائی جاسکے۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (النساء: ۲۹) ”تم اپنی جانوں کو ہلاک مت کرو۔“ اس آیت کریمہ سے سخت سردی میں تیمم کی مشروعیت کا استنباط کیا گیا ہے، چونکہ سخت سردی میں پانی کا استعمال مضر صحت ہو سکتا تھا اس لیے تیمم کی اجازت دے دی گئی۔

تیسرے مقام پر ارشاد ہے: ﴿أَوْ بِهٖ أَدَىٰ مِّن رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ﴾ (البقرة: ۱۹۶) ”یا (محرم کے) سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ دے (اور سرمٹا والے)۔“ اب اس آیت میں محرم شخص کو بوقت تکلیف سرمٹاوانے کی اجازت دے دی گئی تاکہ فاسد مادوں سے نجات حاصل ہو سکے جو کہ صحت کے لیے مضر ہیں۔ اس طرح سے شریعت نے انسانی صحت کا مکمل خیال رکھا ہے۔

\* طب نبوی ﷺ کے چند لا جواب علاج: طب نبوی میں ایسے نادر اور بے مثال علاج موجود ہیں جو متعدد بیماریوں کا شافی علاج ہیں۔

① زمزم: ارشاد نبوی ہے: ﴿مَاءٌ زَمَزَمٌ لِمَا شَرِبَ لَهُ﴾ [سنن ابن ماجہ، المناسک، باب الشرب من زمزم، حدیث: ۳۰۶۲] ”زمزم کو جس مقصد اور نیت سے پیا جائے یہ اسی کے لیے موثر ہو جاتا ہے۔“ بے شمار لوگ اس نئے سے موذی امراض سے نجات پانچکے ہیں۔

② شہد: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ﴾ (النحل: ۶۹) ”ان کے پیٹ سے مشروب نکلتا ہے، جس کے رنگ مختلف ہیں، اس میں لوگوں کے لیے





۲۷- کتاب الطب ..... علاج سے متعلق احکام و مسائل

”شفا ہے۔“

③ کلونجی: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ] (صحیح البخاری، الطب، باب الحبة السوداء، حدیث: ۵۶۸۸) ”سیاہ دانے (کلونجی)

میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔“

آج کی جدید طب اور سائنسی تحقیقات نبی اکرم ﷺ کے ان ارشادات کی تصدیق کر چکی ہیں۔ اور لاتعداد مریض ان سے شفا یاب ہو رہے ہیں۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۷) - كِتَابُ الطَّبِّ (التحفة ۲۲)

### علاج کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) - باب الرَّجُلِ يَتَدَاوَى باب: ۱- علاج کرانے کی ترغیب

(التحفة ۱) www.KitaboSunnat.com

۳۸۵۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمَرَ  
النَّمْرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ،  
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِهِمُ الطَّيْرُ،  
فَسَلَّمْتُ ثُمَّ قَعَدْتُ فَجَاءَ الْأَعْرَابُ مِنْ  
هُنَا وَهُنَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!  
أَتَدَاوَى؟ فَقَالَ: «تَدَاوَوْا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ  
وَاجِدٍ: الْهَرَمُ».

۳۸۵۵- حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں  
کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا (تو دیکھا کہ) آپ  
کے صحابہ (آپ کی مجلس میں) ایسے بیٹھے تھے گویا ان کے  
سروں پر پرندے ہوں (یعنی انتہائی باادب اور پرسکون  
تھے) چنانچہ میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ ادھر ادھر سے  
بدوی لوگ آئے اور انہوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے  
رسول! کیا ہم دوا دارو کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”دوا  
کیا کرؤ بلاشبہ اللہ عزوجل نے کوئی بیماری پیدا نہیں کی مگر  
اس کی دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے یعنی  
بڑھاپا (اس کا کوئی علاج نہیں۔“)

🌞 فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے علاج کرانے کی تلقین فرمائی ہے یہ علاج کرنا کرانا توکل کے خلاف

نہیں۔ اور خود رسول اللہ ﷺ نے بھی علاج کرایا ہے۔ ② بڑھاپا زندگی کا ایک فطری مرحلہ ہے جس میں قوی مضمحل  
ہوجاتے ہیں۔ اگر بڑھاپا طاری ہو جائے تو اس کو واپس نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے

جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی اور جو آ کے نہ جائے وہ بڑھاپا دیکھا

۳۸۵۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۷۸/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۵۵۳ من حديث شعبة به، ورواه  
ابن ماجه، ح: ۳۴۳۶، والترمذي، ح: ۲۰۳۸، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۳۹۹/۴، ووافقه الذهبي.

۲۷- کتاب الطب علاج اور پرہیز سے متعلق احکام و مسائل

انسان کو بوقت ضرورت ادویات کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ وہ بالکل ہی عاجز نہ ہو جائے۔ ⑤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں انتہائی پرسکون ہو کر بیٹھتے تھے اور یہی ادب طلبہ علم کے لیے ہے کہ اپنے اساتذہ کے سامنے باادب ہو کر بیٹھا کریں۔

(المعجم ۲) - باب: فِي الْحَمِيَةِ (التحفة ۲)

باب: ۲- پرہیز اختیار کرنے کا بیان

۳۸۵۶- حضرت ام منذر (سملی) بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بیماری سے اٹھے تھے اور کمزور تھے۔ ہمارے ہاں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ اٹھے اور ان سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے کے لیے اٹھے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”رک جاؤ! تم ابھی کمزور ہو۔“ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کھانے سے) رکے رہے۔ ام منذر کہتی ہیں کہ میں نے جو اور چقندر پکائے اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”علی! الویہ تمہارے لیے مفید ہے۔“

۳۸۵۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ - وَهَذَا لَفْظُ أَبِي عَامِرٍ - عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤَذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَعَلِيٌّ نَاقَهُ، وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْهَا، وَقَامَ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: «مَهْ إِنَّكَ نَاقَهُ» حَتَّى كَفَّ عَلِيٌّ، قَالَتْ: وَصَنَعْتُ شَعِيرًا وَسَلَقْنَا، فَجِئْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! أَصِيبْ مِنْ هَذَا فَهُوَ أَنْفَعُ لَكَ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (میرے شیخ) ہارون (بن عبد اللہ) نے (اپنے شیخ) ابو داؤد سے ام منذر کے بارے میں نقل کیا کہ یہ ”عدویہ“ (ہنوعدی کی خاتون) ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هَارُونُ: قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْعَدَوِيَّةُ.

فوائد و مسائل: ① انسان کو جن چیزوں کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کے لیے نقصان دہ ہیں یا بیماری کا

۳۸۵۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحمية، ح: ۲۰۳۷، وابن ماجه، ح: ۳۴۴۲ من حديث أبي داود وأبي عامر به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۴/۴۰۷، ووافقه الذهبي.

سبب بن سکتی ہیں اسے ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بیمار انسان کو صحت یابی کے لیے خصوصی طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔ اور معالج کو بھی چاہیے کہ اپنے زیر علاج مریض کو ضروری پرہیز کی نشاندہی کرے اور مریض اس پر عمل کرے۔ ① سیدہ سلمیٰ ام منذر رضی اللہ عنہا ان باسعادت صحابیات میں سے ہیں جنہیں بیعت رضوان میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

### باب ۳- سینگلی لگوانے کا بیان

### (المعجم ۳) - باب الْحِجَامَةِ (التحفة ۳)

۳۸۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۳۸۵۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہاری دواؤں میں جن سے تم علاج کرتے ہو اگر کوئی بہتر دوا ہے تو (ان میں سے ایک) سینگلی لگوانا ہے۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ.»

🌞 فائدہ: جسم کے کسی حصے میں خون کا دباؤ بڑھ جانے یا اس میں جوش آ جانے کی صورت میں جلد کو نشتر کے ساتھ گود کر خاص انداز سے خون کھینچا جاتا تھا اور یہ عرب میں ایک معروف طریق علاج تھا جو طب قدیم میں خصوصاً عربوں کے ہاں ہمیشہ سے مستعمل رہا ہے۔ اب مغرب میں بھی بعض ہپتالوں میں اس طریق علاج سے استفادہ کیا جا رہا ہے اور اس کی تعلیم و تربیت کا نظام بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اس طریق علاج سے خون کی گردش انسان کے جسم کے اندر قائم برقی مقناطیسی سسٹم کی خرابیاں درست ہو جاتی ہیں۔

۳۸۵۸- حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا (زوجہ ابو رافع رضی اللہ عنہ) ج

۳۸۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ

رسول اللہ ﷺ کی خادمہ تھیں بیان کرتی ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ ﷺ کے پاس سر درد کی شکایت لے کر آتا آپ اسے فرماتے: ”سینگلی لگواؤ“ اور جو کوئی پاؤں کے درد کی تکلیف بتاتا تو آپ فرماتے: ”مہندی لگاؤ۔“

الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِي: حَدَّثَنَا فَإِنَّهُ مَوْلَىٰ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ مَوْلَاهُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدِّتِهِ سَلْمَىٰ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: مَا كَانَ أَحَدٌ يَسْتَشْكِي إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا

۳۸۵۷- [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب الحجامة، ح: ۳۴۷۶ من حديث حماد بن سلمه،

به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۹۹.

۳۸۵۸- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في التداوي بالحناء، ح: ۲۰۵۴، واب

ماجه، ح: ۳۵۰۲ من حديث فائد به، وقال الترمذي: "حسن غريب" \* عبید اللہ بن علی لیب الحدیث (تقریب).

سیٹگی لگوانے کا بیان

۲۶- کتاب الطب

بِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ: «اِحْتَجِمُ»، وَلَا وَجَعًا فِي جَلْتِهِ إِلَّا قَالَ: «اخْضِبْهُمَا».

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم مردوں کو بغرض علاج پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے۔

(المعجم ۴) - **بَابُ: فِي مَوْضِعِ**

الْحِجَامَةِ (التحفة ۴)

باب: ۳- کس جگہ سیٹگی لگوائی جائے

۳۸۵۹- حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کے بالائی حصے اور دونوں کندھوں کے درمیان سیٹگی لگوا کر تھے اور فرماتے تھے: ”جس کسی نے ان مقامات سے خون کے کچھ حصے بہا دیے تو وہ کسی بیماری کے لیے کوئی اور دوا نہ بھی لے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔“

۳۸۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشَقِيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ كَثِيرٌ: إِنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَحْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَيَبِينُ كَيْفِيَهُ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَهْرَاقَ مِنْ هَذِهِ الدَّمَاءِ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَيْءٍ».

۳۸۶۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سیٹگی لگوائی گردن کی دونوں جانب کی رگوں پر اور کندھوں کے درمیان (کمر کے اوپر شروع میں۔)

۳۸۶۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجِمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ.

معرکہ کہتے ہیں: میں نے سیٹگی لگوائی تو میرا حافظہ جاتا رہا حتیٰ کہ مجھے نماز میں فاتحہ پڑھنے میں بھی لقمہ دیا جاتا تھا۔ انہوں نے اپنی کھوپڑی پر (غلط جگہ پر) سیٹگی لگوائی تھی۔

قَالَ مَعْمَرٌ: احْتَجِمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتَّى كُنْتُ أَلْقُنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي، وَكَانَ احْتَجِمَ عَلَى هَامَتِهِ.

فائدہ: سیٹگی لگوانا ایک مفید اور قابل عمل طریقہ علاج ہے مگر اس شخص کے لیے جسے ماہرین طبیب مشورہ دے غلط

۳۸۵۹- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب موضع الحجامة، ح: ۳۸۴۴ من حديث الوليد ابن مسلم به، ولم يصرح بالسماع المسلسل.

۳۸۶۰- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الحجامة، ح: ۲۰۵۱، وابن ماجه، ح: ۳۸۴۳ من حديث جرير بن حازم به، وقال الترمذي: "حسن غريب" \* قتادة مدلس وعنعن.

جگہ یا نہ جانے والے سے سینگی لگوانے میں نقصان کا اندیشہ ہے۔

(المعجم ۵) - باب مَتَى تُسْتَحَبُّ  
الْحِجَامَةُ؟ (التحفة ۵)

باب ۵- کن تاریخوں میں سینگی لگوانا  
مستحب ہے؟

۳۸۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ  
نَافِعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ  
الْجُمَحِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي  
هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ  
اِحْتَجَمَ لِسِتِّعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاحِدَى  
وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ».

۳۸۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص سترہ، انیس اور اکیس  
تاریخ (قمری) کو سینگی لگوائے اسے ہر بیماری سے شفا ہوگی۔“

☀️ فائدہ: ان تاریخوں کا تعلق امرغیب سے ہے۔ ہم اس کی کوئی توجیہ نہیں کر سکتے۔ ان پر ایمان رکھنا واجب ہے۔  
ان تاریخ کا اہتمام کرنا مستحب ہے اور قدیم اطباء کا بھی اجماع ہے کہ دوسرا نصف پہلے کی نسبت بہتر ہے۔



۳۸۶۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ:  
أَخْبَرَنِي عَمَّتِي كَيْسَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرَةَ؛ أَنَّ  
أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ  
الثَّلَاثَاءِ، وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ  
يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ يَوْمَ الدِّمِّ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْفَأُ».

۳۸۶۲- حضرت کیتہ بنت ابی بکرہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ ان کے والد حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ منگل کے روز سینگی  
لگوانے سے منع کیا کرتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ رسول ان  
ﷺ نے فرمایا ہے: ”منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں  
ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں خون نہیں رکتا۔“

(المعجم ۶) - بَابُ: فِي قَطْعِ الْعِرْقِ  
وَمَوْضِعِ الْحِجْمِ (التحفة ۶)

باب ۶- فصد کھلوانے اور سینگی لگوانے کی  
جگہ کا بیان

۳۸۶۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

۳۸۶۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۸۶۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۴۰/۹ من حديث أبي داود به، وصححه الحاكم علي شرط مسلم: ۲۱۰/۴، ووافقه الذهبي.

۳۸۶۲- تخریج: [ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۴۰/۹ من حديث أبي داود به \* عمه بكار لا يعرف حالها.

۳۸۶۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۰۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۵۹۷ من حديث هشبه، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۶۶۰، ولبعضه شاهد ضعيف عند أبي داود، ح: ۱۸۳۷ وغيره.





۲۷- کتاب الطب

ناک میں دوا ڈالنے اور منتروں کا بیان

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَانَ يَسْمَعُ تَسْلِيمَ الْمَلَائِكَةِ، فَلَمَّا اكْتَوَى انْقَطَعَ عَنْهُ فَلَمَّا تَرَكَ رَجَعَ إِلَيْهِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران ملائکہ کا سلام سنا کرتے تھے۔ جب انہوں نے داغ لگوائے تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ پھر جب چھوڑ دیا تو پھر سے سلام سننے لگے۔

۳۸۶۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ مِنْ رَوْيَيْهِ.

۳۸۶۶- حضرت جابر (بن عبد اللہ) رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت سعد بن معاذ کو تیر لگنے کے باعث جو زخم آیا تھا نبی ﷺ نے اس کو داغ لگوایا تھا۔

فائدہ: داغ لگوانا سب سے آخری علاج ہے۔ اس سے پہلے دیگر طریقے ضرور آزمائے جائیں کوئی چارہ کار باقی نہ رہے تو داغنے کی اجازت ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں منع کا معنی یہی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اس سے پرہیز کیا جانا چاہیے۔



(المعجم ۸) - بَابُ: فِي السُّعُوطِ (التحفة ۸)

باب: ۸- ناک میں دوا ڈالنے کا بیان

۳۸۶۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَطَّ.

۳۸۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناک میں دوا ڈالی تھی۔

فائدہ: صحیح قول کے مطابق روزے کی حالت میں آنکھوں اور کانوں میں دوائی کے قطرے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ اسے عرف عام یا اصطلاح شریعت میں کھانا پینا نہیں کہتے اور نہ اس حالت میں دوائی کھانے پینے کے راستے ہی میں داخل کی جاتی ہے البتہ اگر دن کی بجائے رات کو دوائی استعمال کر لی جائے تو اس میں زیادہ احتیاط ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي النَّشْرَةِ (التحفة ۹)

باب: ۹- منتروں کا بیان

۳۸۶۶- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۰۸ من حديث أبي الزبير، وأحمد: ۳/۳۶۳ من حديث حماد بن سلمة به.

۳۸۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب السعوط، ح: ۵۶۹۱، ومسلم، المساقاة، باب حل أجرة الحجامة، ح: ۱۲۰۲/۶۵ بعد، ح: ۱۵۷۷ من حديث وهيب به.

۳۸۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ : حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہرہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”یہ شیطانی عمل ہے۔“

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرَّةِ فَقَالَ : «هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ» .

☀ توضیح : جن یا جاودا تارنے کے لیے شکر یہ اور جاہلانہ منتر پڑھنا پڑھوانا نشہ کہلاتا ہے جو حرام اور ناجائز ہے۔ اس مقصد کے لیے آیات قرآنیہ، ماثور دعا میں اور مسنون اذکار اختیار کیے جائیں جو جائز اور مطلوب عمل ہے جیسے کہ خود رسول اللہ ﷺ پر جاودہ ہوا تو معوذتین ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ نازل کی گئی تھیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ فِي التَّرْيَاقِ

(التحفة ۱۰)

☀ فائدہ : ایسی ادویات جو ہر کی سمیت دور کرنے والی ہوں ”ترياق“ کہلاتی ہیں۔ ان میں سے بعض میں حرام اشیاء بھی استعمال ہوتی ہیں۔

۳۸۶۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو : حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”مجھے کوئی پروا نہیں جو چاہے کرتا پھروں اگر میں ترياق پیوں یا منگے لگاؤں یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔“

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُيُوبَ : حَدَّثَنَا شَرْحَبِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْمَعَاظِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ التُّوَجِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ : «مَا أَبَالِي مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تَرْيَاقًا أَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِيمَةً أَوْ قُلْتُ الشَّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِي» .

قال أبو داود : لهذا كان للنبي ﷺ خاصة

۳۸۶۸- تخریج : [إسناده حسن] أخرجه البخاري، في التاريخ الكبير، ۵۳/۷ عن أحمد بن حنبل به، وهو في سنه: ۲۹۴/۳.

۳۸۶۹- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۳/۲ عن عبدالله بن يزيد المقرئ به \* عبدالرحمن بن رافع ضعيف، وللحديث طريق آخر ضعيف عند الطبراني في الأوسط (مجمع الزوائد: ۱۰۳/۵، ومجمع البحرين، ج: ۴۱۸۴).

مکررہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

وَقَدْ رَخَّصَ فِيهِ قَوْمٌ يَعْنِي التَّرِيَّاقِي . نبی ﷺ کی خصوصیت تھی۔ اور تریاق کے استعمال میں

علماء کی ایک جماعت نے رخصت دی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم افراد امت کے لیے مسلمان متقی طبیب کے مشورے سے

مخض جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بیج جانا یقینی ہو تو تریاق جیسی مشکوک چیزوں کا استعمال مباح ہے۔ کیونکہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳) ② تمیمہ: کوڑیوں

درندوں کے ناخنوں ان کی ہڈیوں وغیرہ کو کہا جاتا ہے جو جسم پر لٹکانی جاتی ہیں (سندھی) کوڑیوں وغیرہ کو لٹکانے کی

غرض یہ ہوتی ہے کہ یہ آفات اور بیماریوں کو دفع کرتی ہیں۔ یہ اعتقاد شرک پر مبنی ہے۔ (خطابی) قاضی ابوبکر العری نے

ترمذی کی شرح میں کہا ہے کہ قرآن مجید (یا اس کی کوئی آیت) لٹکانا سنت کا طریق نہیں۔ سنت قرآن کا پڑھنا ہے اور

یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے لٹکانا نہ سنت ہے نہ اسے ذکر ہی کہا جاسکتا ہے۔ جبکہ علامہ سندھی اور علامہ خطابی وغیرہ قرآن یا

اسائے حسنی وغیرہ لٹکانے کو منع کے حکم میں شامل نہیں سمجھتے۔ علامہ خطابی کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات (یا اوعیہ)

کے ذریعے سے استعاذہ درحقیقت اللہ ہی سے استعاذہ ہے۔ ان کا خیال ہے کہ جن لوگوں نے کسی ہار یا قلابہ کے اندر

تعویذ لٹکانے سے منع کیا ہے تو اس وجہ سے کہ ایسے تعویذ بعض اوقات عربی کی بجائے دوسری زبانوں میں لکھے ہوتے

ہیں جن کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہوتا اور خطرہ ہے کہ ان میں جادو وغیرہ نہ ہو۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (عون المعجود کتاب

الطب باب فی التریاق) ③ قرآن مجید کی رو سے شعر کہنا پیغمبر کی شان نہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا عَلَّمْنَاهُ

الشُّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ﴾ (یس: ۶۹) ”اور نہیں سکھایا ہم نے ان کو شعر کہنا اور یہ ان کے لائق نہیں۔“ کسی اور کا ایسا

شعر نقل کرنا جو حق کا ترجمان ہو یا سچائی پر مبنی ہو یا دفاع اسلام کے لیے کہے گئے اشعار سننا الگ بات ہے ان پر شعر

گوئی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ [أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ - أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ] وغیرہ کا آپ کی زبان سے جاری ہو جانا

بلا قصد شعری جملے تھے۔

(المعجم ۱۱) - بَابٌ فِي الْأَدْوِيَةِ باب: ۱۱- مکررہ ادویات کا استعمال

الْمَكْرُوهَةِ (التحفة ۱۱)

۳۸۷۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي رسول اللہ ﷺ نے خبیث دواؤں کے استعمال سے

إِسْحَاقُ عَنْ مَجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : فرمایا ہے۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ .

۳۸۷۰- تخریج: [استنادہ حسن] أخرجه الترمذی، الطب، باب ماجاء فیمن قتل نفسه بسم أو غیره، ح: ۲۰۴۵، واب

ماجه، ح: ۳۴۵۹ من حدیث یونس بن أبی إسحاق به، وصححه الحاکم علی شرط الشیخین: ۴/ ۴۱۰، ووافقه الذہبی .

۲۷- کتاب الطب --- مکروہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

🕌 فائدہ: ”ضمیث“ سے مراد حرام اشیاء ہیں ان سے علاج کرنا حرام ہے۔ خیال رہے کہ مرض استقاء میں ”ادویوں کا پیشاب“ بطور دوا خود رسول اللہ ﷺ نے تجویز فرمایا تھا اس لیے اس کو ضمیث ادویات میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۳۸۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ :  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ،  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ: أَنَّ طَبِيئًا  
سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي  
دَوَاءٍ فَتَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا .

۳۸۷۱- حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک معالج نے نبی ﷺ سے مینڈک کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے دوا میں ڈال لیا کرے تو نبی ﷺ نے اس (طیب) کو مینڈک کے قتل کرنے سے منع کر دیا۔

🕌 فائدہ: مینڈک کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا کہ اس کا دوا وغیرہ میں استعمال بھی حرام ہے۔ اگرچہ یہ پانی کا جانور ہے مگر ہفتوں اور مہینوں پانی کے بغیر بھی زندہ رہتا ہے اس لیے مچھلی کے حکم سے خارج ہے۔

۳۸۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :  
حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ : «مَنْ حَسَا حَسًّا سُمًّا فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ  
فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُحَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا» .

۳۸۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے زہریلا (تو آخرت میں) اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ابدالاً باد تک پیتا رہے گا۔“

🕌 فائدہ: مہلک اشیاء کا استعمال بھی مکروہ اور حرام ہے۔ نیز خودکشی کرنے والے کو اگر اللہ عزوجل نے اپنے فضل و کرم سے معاف نہ فرمایا تو وہ ابدی طور پر جہنم میں رہے گا اور ہلاکت کے آلہ (یادوا) کے ذریعے اسے مسلسل عذاب ملتا رہے گا۔

۳۸۷۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ :  
۳۸۷۳- حضرت طارق بن سوید یا سوید بن طارق

۳۸۷۱- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الصيد، باب الضفدع، ح: ۴۳۶۰ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب به، و صححه الحاكم: ۴/ ۴۱۱، و وافقه الذهبي \* سعيد هو ابن خالد بن عبد الله بن قارظ .

۳۸۷۲- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء فيمن قتل نفسه بسم أو غيره، ح: ۲۰۴۴ من حديث أبي معاوية به، وهو في المسند لأحمد: ۲/ ۲۵۴، ورواه البخاري، ح: ۵۷۷۸، و مسلم، ح: ۱۰۹ من حديث الأعمش به .

۳۸۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الأشربة، باب تحريم التداوي بالخمير وبيان أنها ليست بدواء، ح: ۱۹۸۴ من حديث شعبة به .

## ۲۷- کتاب الطب

مکروہ ادویات کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا، اس نے پھر سوال کیا تو آپ نے منع فرمایا تو اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ دوا ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں بلکہ یہ بیماری ہے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ ذَكَرَ طَارِقُ بْنُ سُؤَيْدٍ، أَوْ سُؤَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَتَهَا، ثُمَّ سَأَلَهُ فَتَهَا، فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللهُ! إِنَّهَا دَوَاءٌ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَلَكِنَّهَا دَاءٌ».

🌞 فائدہ: شراب اور اس سے مخلوط اشیاء سے علاج حرام ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ غیر مسلم معالجین نے حرام اور مکروہ اشیاء سے مرکب ادویہ کو اس قدر عام کیا ہے اور ان کی شہرت کر دی ہے کہ عوام و خواص ان کے استعمال میں کوئی کراہت محسوس نہیں کرتے۔ مسلمان حکام اور اولیاء اور تنظیموں کا شرعی فریضہ ہے کہ اس میدان میں خالص حلال اور پاکیزہ ادویہ متعارف کرائیں اور عام مسلمان کو بھی صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے حرام اور مشکوک ادویہ کے استعمال سے بچنا چاہیے اور ان کی بجائے پاکیزہ اور غیر مشکوک ادویہ استعمال کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲) ”اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے (منجلی سے نکلنے کی) کوئی راہ پیدا فرما دے گا۔“ اور اگر کوئی تخلص طیب کسی مرض میں اپنے عجز کا اظہار کرے اور شراب ہی کو علاج سمجھے تو جان بچانے کے لیے بشرطیکہ جان کا بیج جانا یقینی ہو تو اس صورت میں اس کا استعمال مباح ہوگا۔ جیسے اللہ کا فرمان ہے: ﴿فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَ لَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ﴾ (البقرة: ۱۷۳)

۳۸۷۴- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بیمار کو اتاری ہے تو دوا بھی نازل فرمائی ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا ہے لہذا دوا استعمال کیا کرو لیکن حرام سے علاج نہ کرو۔“

۳۸۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِيِّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالِدَوَاءَ، وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً، فَتَدَاوُوا

۳۸۷۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۰/ ۵ من حديث أبي داود به، وصححه ابن الملقن في تحف المحتاج، ح: ۲۸۴۷ \* إسماعيل بن عياش عن ثعلبة بن مسلم مستور، وثلعة بن عياش عن أبي الدرداء، ح: ۳۸۵۵، وانظر الحديث السابق.

وَلَا تَنْدَاوُوا بِحَرَامٍ» .

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دوسری احادیث سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ حرام اشیاء مثلاً شراب اور نشہ آور اشیاء اور زہروں وغیرہ سے علاج جائز نہیں۔

باب ۱۲- عجوة کھجور کا بیان

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي تَمْرَةِ

الْعَجْوَةِ (التحفة ۱۲)

☀️ فائدہ: مدینہ منورہ کے علاقے میں پائی جانے والی ایک خاص قسم کی عمدہ کھجور کا نام ”عجوة“ ہے۔

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

۳۸۷۵- حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بہت سخت بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک میری چھاتی کے درمیان رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم دل کے مریض ہو، نوٹھیف کے حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ وہ طبابت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ مدینہ کی عجوة کھجوروں میں سے سات کھجوریں لے کر انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹ لے اور پھر تمہیں کھلا دے۔“

۳۸۷۵- حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ

مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعْدِ قَالَ: مَرَضْتُ مَرَضًا أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُوذُنِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ تَنْدِيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا فِي فَوْأِدِي قَالَ: «إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْوُودٌ، أَلَيْتَ الْحَارِثَ ابْنَ كَلْدَةَ أَخَا ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ، لِيَأْخُذَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ، لِيَجَاهُنَّ بَنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلِدَنَّكَ بِهِنَّ» .

☀️ ملاحظہ: یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن عجوة کھجور میں شفا ہونے کے بارے میں متعدد صحیح احادیث موجود ہیں ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی ہے جو صحیح مسلم (الاشربة، حدیث: ۲۰۳۸) میں مروی ہے۔ دوسری زہر اور جادو سے بچاؤ کے لیے اگلی حدیث میں عجوة کا ذکر ہے جو صحیحین میں مروی ہے۔ تاہم ادویہ تیار کرنا اور مناسب خوراکیوں سے استعمال کرنا مہارت کا کام ہے، اسی لیے حاذق طبیب کی طرف مراجعت ضروری ہے۔

۳۸۷۶- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :

۳۸۷۶- جناب عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص

۳۸۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ :

۳۸۷۶- حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ

۳۸۷۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد في الطبقات ۳/ ۱۶۶، ۱۶۷ من حديث سفيان بن عيينة به \* ابن أبي نجیح وتلميذه عنهما، وله طريق ضعيف عند الطبراني في الكبير: ۵۰/ ۶، وسنده منقطع .

۳۸۷۶- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب الدواء بالعجوة للسحر، ح: ۵۷۶۹، ومسلم، الأشربة، باب لعل تمر المدينة، ح: ۲۰۴۷ من حديث أبي أسامة به .

حلق کی تکلیف کے علاج اور سرے کا بیان

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص، عن أبيه: **صَحَّحَ كَوْعُوهَ كَهْجُورَ كَسَاتِ دَانِ كَهَالِ اسِ اسِ دِنِ كَوْزُ** **أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ».**

☀️ فائدہ: علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عجوہ کھجور کا یہ فائدہ نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت کی وجہ سے ہے۔

باب ۱۳- حلق کی تکلیف کا علاج انگلی سے **بَابُ: فِي الْعِلَاقِ** (المعجم ۱۳) - **التحفة ۱۳**

گلے اٹھا کر کرنا

۳۸۷۷- حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ (چونکہ اس کے حلق میں تکلیف تھی تو) میں نے اس کے لٹکے ہوئے گلے انگلی سے اوپر کیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بچوں کے گلے لٹکنے کا علاج انگلی سے کیوں کرتی ہو؟ عود ہندی اختیار کر لو! اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے۔ ان میں سے ایک ”ذات الجنب“ (پہلو کا درد بھی) ہے (جس میں یہ مفید ہے) حلق کی تکلیف میں اسے ناک میں پٹکا یا جاتا ہے اور پہلو کے درد میں پانی کے ساتھ کھلایا جاتا ہے۔“

۳۸۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَحَامِدُ بْنُ يُحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لِي قَدْ أَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ، فَقَالَ: «عَلَامَ تَدْعُرْنَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْعِلَاقِ؟، عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ، يُسْعَطُ مِنَ الْعُدْرَةِ، وَيُلْدُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ».



قال أبو داود: يَعْنِي بِالْعُودِ: الْقُسْطَ. امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عود سے مراد قسط ہے۔

☀️ فائدہ: بچوں کو بالعموم کو اگر نے یا گلے پڑنے کی تکلیف ہوتی رہتی ہے۔ طب نبوی میں اس کا علاج قسط ہے۔ قسط کو ہندی میں ”کٹ“ اور لاطینی میں اسے (Costas Arabicus) کہتے ہیں۔ یہ نہایت خوشبودار اور طویل بوٹی کی جڑ ہے۔

باب ۱۴- سرے کا بیان **بَابُ: فِي الْكُخْلِ** (المعجم ۱۴) - **التحفة ۱۴**

۳۸۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: ۳۸۷۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۳۸۷۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب اللدود، ح: ۵۷۱۳، ومسلم، السلام، باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست، ح: ۲۲۱۴ من حديث سفیان بن عیینہ به.

۳۸۷۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الجنائز، باب [ما جاء] ما يستحب من الأكلان، ح: ۹۹۴



## ۲۷- کتاب الطب

نظر لگ جانے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کپڑے سفید پہنا کر ویہ تمہارے سب لباسوں میں بہتر لباس ہے اسی میں اپنی میتوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اٹم ہے جو بینائی کو تیز کرتا اور پلکوں کے بال اگاتا ہے۔“

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَسُوا مِنْ يَتَابِكُمْ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ يَتَابِكُمْ، وَكَفَّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمْ الْإِثْمِدُ، يَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ».

🌞 فائدہ: ”اٹم“ خاص اصفہانی سرمہ ہے جو سرخی مائل ہوتا ہے اور حجاز میں ملتا ہے۔

باب ۱۵- نظر لگ جانے کا بیان

(المعجم ۱۵) - باب مَا جَاءَ فِي الْعَيْنِ

(التحفة ۱۵)

۳۸۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا ”آپ نے فرمایا: ”نظر لگ جانا حق ہے۔“

۳۸۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَالْعَيْنُ حَقٌّ».

۳۸۸۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس شخص کی نظر لگتی اسے حکم دیا جاتا تھا کہ وضو کر کے (وضو کا پانی) دے پھر اس سے بیمار کو (جسے نظر لگی ہو) غسل کرایا جاتا تھا۔

۳۸۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُؤْمَرُ الْعَائِنُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْمَعِينُ.

🌞 فائدہ: اگر انسان کسی دوسرے کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرے تو نیک خواہش کا ثبوت اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔ اسی طرح بری خواہش، حد وغیرہ کے منفی اثرات بھی شدت سے دوسروں پر مرتب ہوتے ہیں۔ جدید نفسیات

🌞 وابن ماجه، ح: ۳۵۶۶ من حديث ابن خنيم به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وسيأتي، ح: ۴۰۶۱.

۳۸۷۹- تخريج: أخرجه البخاري، الطب، باب: العين حق، ح: ۵۷۴۰، ومسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقي، ح: ۲۱۸۷ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق (جامع معمر)، ح: ۱۹۷۷۸، ومسند أحمد: ۳/۳۱۹، وصحيفة همام بن منبه، ح: ۱۳۱ كلهم بإسقاط الواو من أول الحديث.

۳۸۸۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۵۱/۹ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف \* الأعمش وإبراهيم عننا.

میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ ایک انسان اپنے ارادے، خواہش اور توجہ کے ذریعے سے دوسرے پر بہت جلد اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نظر لگنے کی صورت بھی یہی ہے کہ کسی کی خوبی دیکھ کر بعض نفوس میں جو جذبہ حسد پیدا ہو جاتا ہے، اگر وہ شدید ہو اور حسد محسوس کرنے والا سخت اور قوی ارادے کا رجحان رکھتا ہو تو اس حسد کی وجہ سے دوسرے پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ عموماً چونکہ دوسرے کی خوبیاں آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں اور دیکھتے ہی فوراً حسد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اسی لیے اس کو اکثر زبانوں میں ”نظر لگنے“ یا اس کے ہم معنی الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الطب النبوی“ کے انگریزی ترجمے کے ایڈیٹر نو مسلم سکالر عبدالرحمن عبداللہ (سابقہ ریمینڈ بے مینڈرولا، فورڈہیم یونیورسٹی، یو ایس اے Raymond J. Monderola, Fordham University, U.S.A) نے اس حوالے سے ایک دلچسپ نوٹ لکھا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ برائی کی قوت مختلف چیزوں یا لوگوں کو خفیہ طور پر اپنا آلہ کار بنا کر ان کے ذریعے سے انسانوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ مغربی معاشرے میں اس کا مظاہرہ سکول کے کم سن بچوں کی طرف سے اپنے ہم جماعتوں کے اجتماعی قتل ایک انسان کی طرف سے بغیر دشمنی کے کیے بعد دیگرے بیسیوں قتل بچوں پر بحرمانہ تشدد اور ایسی فلموں کی صورت میں سامنے آتا ہے جس میں حقیقت کا رنگ بھرنے کے لیے انسانوں کو واقعتاً قتل کر کے فلمیں (Snuff movies) بنائی جاتی ہیں۔ اگر یہ نہ مانا جائے کہ برائی کی قوت انسان کو اپنا آلہ کار بنا کر یہ کام کراتی ہے تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ سب کچھ انسان کی اپنی فطرت میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو یہی بتایا گیا ہے کہ برائی کی ان قوتوں سے اللہ کی پناہ حاصل کریں۔

(Medicine of Prophet by Ibn- Qayyim Al-Jauziyah, footnote:157)

رسول اللہ ﷺ نے اس غرض سے بہت سی دعائیں بتائی اور مانگی ہیں۔ ان دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ غَائِبَةٍ لَامِيَةٍ] (صحیح البخاری، احادیث الأنبياء، باب: ۱۰، حدیث: ۳۲۷۱، ابو داؤد، حدیث: ۴۲۳۷) رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی حکم ہے کہ جس کسی کی نظر لگ جاتی ہو وہ اچھی چیز یا انسان کو دیکھتے ہی اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ (موطأ امام مالک، کتاب العین، باب الوضوء من العین) اگر کسی شخص پر نظر بد کے اثرات شدید ہوں تو اس کا علاج یہ بتایا گیا ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو وہ وضو کرے اور تہہ بند وغیرہ کا وہ حصہ جو کمر کے ساتھ لگا ہوتا ہے اسے دھوے۔ (فتح الباری، کتاب الطب، باب العین حق) اور یہ مستعمل پانی متاثرہ شخص پر پھینکا جائے۔ (موطأ حوالہ مذکور) ابو داؤد کی یہ حدیث اگرچہ سنداً ضعیف ہے لیکن اس کی مؤید صحیح روایتیں موجود ہیں جس طرح موطأ کی روایت جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

یہ ایک روحانی علاج ہے۔ یہ کیسے کامیاب ہوتا ہے اس کا جاننا ضروری نہیں لیکن اتنی بات سمجھی جاسکتی ہے کہ وضو کے ذریعے سے انسان کو عمدتاً خطا سزد ہونے والے منفی امور کے اثرات سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ ان منفی امور کے نتائج بد سے پناہ حاصل کرنے کا ایک طریق ہے کہ جس کی نظر لگ گئی اس نے جب خود وضو کے ذریعے سے

مرضعہ عورت سے مباشرت کے احکام و مسائل

ان امور سے پناہ حاصل کی اور وضو کے پانی نے ان کا ازالہ کر دیا تو جس دوسرے انسان پر اس کے منفی جذبے کا اثر ہوا ہو اگر وہ اپنے اوپر یہی پانی گرا لے تو یہ اثر بدرجہ اولیٰ زائل ہو جائے گا۔

(المعجم ۱۶) - **بَابُ: فِي الْغَيْلِ**  
(التحفة ۱۶)

باب: ۱۶- دودھ پلاتی عورت سے  
مباشرت کا مسئلہ

۳۸۸۱- حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”اپنی اولادوں کو غلی طریقے سے قتل مت کرو۔ بلاشبہ دودھ پینے کے ایام میں عورت سے مباشرت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ بچہ (بڑا ہو کر جب گھڑ سواری کرتا ہے تو) گھوڑے سے گر جاتا ہے۔“

۳۸۸۱- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ الْغَيْلَ يُدْرِكُ الْفَارِسَ فَيَدْعُرُهُ عَنْ فَرَسِهِ».

🌞 **طُحُوْظ:** یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کے بالقابل درج ذیل حدیث صحیح ہے۔ یعنی یہ اثر ہونا کوئی ضروری نہیں ہے اس لیے شرعاً اس کی کوئی ممانعت نہیں۔

۳۸۸۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت جد امہ اسدیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتی ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میرا ارادہ ہوا کہ دودھ پلانے کے ایام میں مباشرت سے منع کر دوں مگر مجھے یاد دلایا گیا کہ رومی اور فارسی لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کے بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔“

۳۸۸۲- حَدَّثَنَا الْقُعَيْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ جَدِّ امَةِ الْأَسَدِيَّةِ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهِيَ عَنِ الْغَيْلَةِ حَتَّى دُكِرْتُ أَنَّ الرُّومَ وَالْفَارِسَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ».

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غیلہ یہ ہے کہ جس زمانے میں عورت بچے کو دودھ پلاتی ہو اس کا شوہر اس

قال مَالِكٌ: الْغَيْلَةُ: أَنْ يَمَسَّ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ تُرَضِعُ.

۳۸۸۱- تخریج: [ضعیف] أخرجه ابن ماجه، النکاح، باب الغیل، ح: ۲۰۱۲ من حدیث مهاجر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۳۰۴ \* مهاجر وثقه ابن حبان وحده.

۳۸۸۲- تخریج: أخرجه مسلم، النکاح، باب جواز الغیلة وهي وطئ المرضع وكراهة العزل، ح: ۱۴۴۲ من حدیث مالک به، وهو في الموطأ (یحی) ۶۰۷/۲، ۶۰۸.

تعوید گنڈوں سے متعلق احکام و مسائل

سے مباشرت کرے۔

☀️ فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام رضاعت میں بیوی سے ہم بستری کرنا جائز ہے۔

باب: ۱۷- تعوید گنڈے لگانا

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي تَغْلِيْقِ

التَّمَائِمِ (التحفة ۱۷)

۳۸۸۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”دم جھاڑ گنڈے منگے اور جادو کی چیزیں یا تحریریں شرک ہیں۔“ ان کی اہلیہ نے کہا: آپ یہ کیوں کر کہتے ہیں؟ اللہ کی قسم! میری آنکھ درد کی وجہ سے گویا نکلی جاتی تھی تو میں فلاں یہودی کے پاس جاتی اور وہ مجھے دم کرتا تھا۔ جب وہ دم کرتا تو میرا درد رک جاتا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شیطان کی کارستانی ہوتی تھی۔ وہ تیری آنکھ میں اپنی انگلی مارتا تھا تو جب وہ (یہودی) دم کرتا تو (شیطان) باز آ جاتا تھا۔ حالانکہ تجھے یہی کچھ کہنا کافی تھا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے: [أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] ”اے لوگوں کے رب! دکھ دور کر دے، شفا عنایت فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سوا کہیں کوئی شفا نہیں ایسی شفا عنایت فرما جو کوئی دکھ باقی نہ رہنے دے۔“

۳۸۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ ابْنِ أُخِي زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الرُّفْيَ وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوَلَةَ شِرْكَ». قَالَتْ قُلْتُ: لِمَ تَقُولُ هَذَا، وَاللَّهِ! لَقَدْ كَانَتْ عَيْنِي تَقْذِفُ، فَكُنْتُ أُخْتَلِفُ إِلَى فُلَانِ الْيَهُودِيِّ يَرْقِيَنِي، فَإِذَا رَقَانِي سَكَنْتُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُّهَا بِيَدِهِ فَإِذَا رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَذْهَبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا».

☀️ فوائد و مسائل: ① ”رقیہ“ یعنی دم جھاڑ پھونک جو کفریہ اور شرکیہ کلمات پر مشتمل ہوں کرنا کرنا حرام اور شرک

بے اہلیت قرآن کریم کی آیات اور مسنون دعاؤں سے دم کرنا سنت اور باعث اجر ہے۔ نیز ایسے کلمات جن میں شرک و کفر کا کوئی شک شبہ نہ ہو اور تجربے سے مفید ثابت ہوئے ہوں ان سے دم کرنا جائز ہے۔ ② [التمائم جمع

۳۸۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب تعليق التمام، ح: ۳۵۳۰ من حديث الأعمش

به، وهو مدلس وعمن، وللحديث شواهد ضعيفة عند ابن حبان، ح: ۱۶۱۲، والحاكم ۴/ ۴۱۷، ۴۱۸.

تمیمة: وهی خرزات كانت العرب تعلقها على اولادهم يتقون بها العين في زعمهم] (النهاية لابن الأثير؛ ج: ۱) ”یعنی وہ منگے جو عرب لوگ اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہناتے تھے تمیمة اور تمام کہلاتے ہیں۔“ اس معنی میں وہ کوڑیاں، منگے، پتھر، لوہا، جھلے، انگوٹھیاں، کلزی اور دھاگے وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں جو جاہل لوگ بغرض علاج پہننے پہناتے ہیں۔ اس میں وہ تعویذات بھی آتے ہیں جو کفریہ، شرکیہ اور غیر شرعی تحریروں پر مشتمل ہوں، لیکن ایسے تعویذات جو آیات قرآنیہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں انہیں ”تمیمة“ کہنا قرآن و سنت کی ہتک ہے۔ اس پاکیزہ کلام کو یہ برانام دینا ناروا غلو ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ قرآن کریم یا دعائیں لکھ کر لڑکانا رسول اللہ ﷺ سے کسی طرح ثابت نہیں حالانکہ اس دور میں کاغذ، قلم، سیاہی اور کاغذ بھی مہیا تھے اور مریض بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتے تھے مگر آپ نے کبھی کسی کو یہ طریقہ علاج ارشاد نہیں فرمایا۔ آپ نے انہیں دم کیا یا مختلف اذکار بتائے یا کوئی مادی علاج تجویز فرمادیا۔ آیات یا دعاؤں کو بطور تعویذ لڑکانا بعد کی بات اور اختلافی مسئلہ ہے۔ (ابن قیم: الطب النبوی، الرقیة) علمائے سنت کا ایک گروہ اس کا قائل و فاعل رہا ہے اور دوسرا انکاری۔ (ملاحظہ ہو آئندہ حدیث ۳۸۹۳) علمائے راجحین کی اور ہماری ترجیح یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔ مگر کلام اللہ یا مسنون دعاؤں کو ”تمیمة“ جیسا برانام دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ ﴿تَوَلَّوْا﴾ محبت کے ٹوٹنے کو اور گندے جادو کی قسم ہیں اور شرک ہیں۔ ﴿ع﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی بات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شرکیہ و کفریہ طریقوں سے لوگوں کو جو فائدہ ہوتا ہے وہ درحقیقت شیطانی اثر ہوتا ہے۔ ﴿ع﴾ واجب ہے کہ ہر مسلمان ایمان و یقین کے ساتھ مسنون اعمال اختیار کرے اور یقین رکھے کہ جلد یا بدیر شفا ہو جائے گی۔ اگر نہ ہو تو وقت نظر سے اپنا جائزہ لے کہ دعا قبول نہ ہونے کا کیا سبب ہے اور پھر صبر سے بھی کام لے اور اللہ کے ہاں اجر اور رفع درجات کا امیدوار رہے۔

۳۸۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابن دَاوُدَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ  
حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ  
حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا رُقِيَةَ إِلَّا  
مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ».

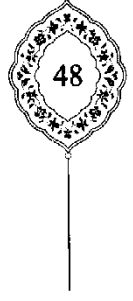
۳۸۸۴- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دم جھاڑ صرف نظر بد میں ہے یا زہریلے ڈنک میں۔“

فائدہ: دیگر صحیح روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ دم جھاڑ نظر بد، بخار یا زہریلے ڈنک میں ہے۔ نیز صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دم جھاڑ جو اسائے الہی اور مسنون دعاؤں میں سے ہوں، کبھی امراض میں مفید ہوتے ہیں۔ بد نظری اور زہریلے ڈنک میں ان کی اہمیت اور تاثیر زیادہ ہوتی ہے۔

۳۸۸۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الطب، باب ماجاء في الرخصة في ذلك، ح: ۲۰۵۷ من حديث حصين به، والحدیث صحیح موقوفاً ومرفوعاً.

۳۸۸۵- جناب یوسف بن محمد یا محمد بن یوسف بن ثابت بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے..... احمد نے کہا: جبکہ وہ مریض تھے..... تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی: [اَكْشِفِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ] ”اے لوگوں کے پالنے والے! اس تکلیف کو ثابت بن قیس بن شماس سے دور فرما دے۔“ پھر آپ نے وادی بلحان کی مٹی لی اسے ایک پیالے میں ڈالا پھر اس پر پانی پھونک کر ڈالا اور پھر اسے اس پر چھڑک دیا۔

۳۸۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَابْنُ السَّرْحِ - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَقَالَ ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا - ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ - وَقَالَ ابْنُ صَالِحٍ: مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ - ابْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ - قَالَ أَحْمَدُ: وَهُوَ مَرِيضٌ - فَقَالَ: «اَكْشِفِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ»، ثُمَّ أَخَذَ تَرَابًا مِنْ بَطْحَانَ فَجَعَلَهُ فِي فِدْحٍ ثُمَّ نَفَثَ عَلَيْهِ بِمَاءٍ وَصَبَّهُ عَلَيْهِ.



امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: ابن السرح نے راوی کا نام یوسف بن محمد ذکر کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

قال أبو داود: قال ابن السرح: يوسف بن محمد، قال أبو داود: وهو الصواب.

☀️ **تھوڑے**: یہ روایت پانی وغیرہ پر دم کرنے کے لیے بطور دلیل پیش کی جاتی ہے۔ ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے لیکن یوسف بن محمد کو ان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔

۳۸۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۳۸۸۶- حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے

۳۸۸۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۵۶، ۱۰۸۸۹، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۱۷، ۱۰۴۰ من حديث عبد الله بن وهب به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۱۸ \* يوسف بن محمد لم يوثقه غير ابن حبان.

۳۸۸۶- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لا بأس بالرقم ما لم يكن فيه شرك، ح: ۲۲۰۰ من حديث عبد الله بن وهب به.

۲۷- کتاب الطب

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل  
کہ ہم جاہلیت میں دم جھاڑ کیا کرتے تھے تو ہم نے کہا:  
اے اللہ کے رسول! آپ کا اس بارے میں کیا خیال  
ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے دم مجھے بتاؤ دم کرنے میں  
کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرک نہ ہو۔“

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَرَى فِي  
ذَلِكَ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رِقَاكُمْ لَا بَأْسَ  
بِالرَّقِيِّ مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًَا».

فائدہ: ایسے دم جن کے الفاظ مفہوم و معنی میں واضح ہوں، شرک کا شائبہ نہ ہو اور تجربے سے مفید ثابت ہوئے  
ہوں تو ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے۔

۳۸۸۷- حضرت شفاء بنت عبد اللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی  
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے جبکہ میں ام  
المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ نے مجھ  
سے فرمایا: ”تم اسے نملہ (بچوں کی پسلیوں پر نکلنے والی  
پھنسیوں) کا دم کیوں نہیں سکھا دیتی ہو جیسے کہ اسے لکھنا  
سکھایا ہے۔“

۳۸۸۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ  
الْمِصْبِصِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ  
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ  
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ  
سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ الشَّفَاءِ بِنْتِ  
عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا  
عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ لِي: «أَلَا تَعْلَمِينَ هَذِهِ  
رُقِيَّةُ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَةَ».

فوائد و مسائل: ① یہ دم کیا تھا؟ کسی مستند حدیث میں اس کے الفاظ نقل نہیں ہوئے۔ تاہم اس سے یہ معلوم ہوا  
کہ اگر کوئی دم تجربے سے مفید ثابت ہو چکا ہو اور اس میں شرکیہ الفاظ نہ ہوں اور ان کا معنی و مفہوم واضح ہو تو اس دم کو  
اختیار کیا جاسکتا ہے۔ واللہ اعلم. ② عورتوں کو لکھنا پڑھنا سیکھنا سکھانا جائز ہے۔

۳۸۸۸- جناب سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم

۳۸۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۳۸۸۷- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۶/۳۷۲ عن علي بن مسهر، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۵۴۳ من حديث  
عبد العزيز بن عمر به، وللحديث طرق أخرى عند النسائي في الكبرى، ح: ۷۵۴۲، والحاكم: ۴/۱۱۴ وغيرهما.  
۳۸۸۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/۴۸۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۰۸۶، ۱۰۸۷۳، وعمل  
اليوم والليلة، ح: ۲۵۷، ۱۰۳۴ من حديث عبد الواحد به، وصححه الحاكم: ۴/۴۱۳، ووافقه الذهبي، ولبعض  
الحديث شواهد \* الرباب حديثها حسن على الراجح.




دم جھاڑے متعلق احکام و مسائل

ایک ندی کے پاس سے گزرے تو میں اس میں داخل ہو گیا اور غسل کیا۔ باہر نکلا تو بخار چڑھا ہوا تھا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی گئی تو آپ نے فرمایا: ”ابو ثابت کو کہو کہ اسے دم کر دے۔“ (رباب کہتی ہے) کہ میں نے (سہل بن حنیف سے) عرض کیا: آقا! کیا دم مفید ہوتے ہیں؟ فرمایا: ”دم بد نظری سانپ کے کانٹے اور بچھو کے ڈنک ہی میں مفید ہوتے ہیں۔“

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: [الْحُمَّة] کا لفظ سانپ اور ہرڈسنے والے موذی جانور پر بولا جاتا ہے۔

الْوَّاحِدُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنِي جَدِّي الرَّبَابُ قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاعْتَسَلْتُ فِيهِ فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَتَوَجَّيْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّدُ» - قَالَتْ - فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي: وَالرُّفْيُ صَالِحَةٌ فَقَالَ: «لَا رُفْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ لَدَغَةٍ».

قال أبو داؤد: الْحُمَّةُ مِنَ الْحَيَاتِ وَمَا يَلْسَعُ.

 **ٹوٹھ:** بقول صاحب بذل الجود [قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي] کے جملے میں ”قَالَتْ“ کا لفظ کسی ناخ کی غلطی ہے اور روایت موطا مالک راجح یہ ہے کہ حضرت سہل کو عامر بن ربیعہ کی نظر لگی تھی تو ان سے ان کے وضو کا پانی لے کر ان پر چھڑکا گیا تھا۔ (موطا امام مالک، العین، باب الوضوء من العین)

۳۸۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دم ان چیزوں ہی سے ہوتا ہے بد نظری، زہریلے جانور کے ڈنک اور بہتے خون سے۔“

۳۸۸۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ الْعَبَّاسُ: عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا رُفْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ أَوْ دَمٍ بَرَقًا»

عباس (عبری) نے ”بد نظری“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس حدیث کے الفاظ سلیمان بن داؤد کے ہیں۔

لَمْ يَذْكُرِ الْعَبَّاسُ الْعَيْنَ، وَهَذَا لَفْظُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ.

۳۸۸۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۴/ ۴۱۳ من حدیث شریک القاضي به، وعن مع ذلك صححه الحاكم على شرط مسلم، وللحدیث شاهد ضعيف عند ابن أبي شيبة: ۷/ ۳۹۳، وانظر الحدیث المتقدم: ۳۸۸۴.



۲۷- کتاب الطب

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: ”بتے خون سے دم“ کا مفہوم یہ ہے کہ جاری خون رک جاتا ہے۔ امام سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس عبارت میں گویا سوال کا جواب ہے کہ دم کے بعد کیا ہوگا تو اس کا جواب یوں دیا کہ ”بہتا خون رک جائے گا۔“ (عون المعبود)

(المعجم ۱۹) - بَابُ: كَيْفَ الرَّقِي  
(التحفة ۱۹)

۳۸۹۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جناب ثابت بن ابی سے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ کا (سکھایا ہوا) دم نہ کروں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے کہا: [اللَّهُمَّ! رَبَّ النَّاسِ، مُذْهِبَ الْبَأْسِ، اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا] ”اے اللہ! لوگوں کے پالنے والے دکھوں کے دور کرنے والے! اشفا عنایت فرما تو ہی شافی ہے، تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا، اسے شفا دے ایسی شفا جو کوئی بیماری نہ رہنے دے۔“

۳۸۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ يَعْني لِثَابِتٍ: أَلَا أَرُفِيكَ بِرُقِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَقَالَ: «اللَّهُمَّ، رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ، اشْفِهِ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا».

۳۸۹۱- حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ مجھے بڑا سخت درد ہو رہا تھا، قریب تھا کہ مجھے ہلاک کر دے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”درد کی جگہ پر سات بار اپنا داہنا ہاتھ پھیرو اور یوں کہو: [أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَحْجَدُ] ”میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف سے جس میں میں مبتلا ہوں۔“ چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے میری تکلیف دور کر

۳۸۹۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ السَّلْمِيِّ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عُثْمَانُ: وَيَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَهْلِكُنِي قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «امْسَحْهُ بِبِمِينِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ

۳۸۹۰- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب رقية النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۲ عن مسدده.

۳۸۹۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الطب، باب: كيف يدفع الوجع عن نفسه، ح: ۲۰۸۰ من حديث مالك به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۴۲/۲، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۵۲۲ من حديث يزيد بن خصيفة، ومسلم، ح: ۲۲۰۲ من حديث نافع بن جبير به.

۲۷- کتاب الطب

مَا أَجِدُ قَالَ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، فَأَذْهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ بِي، فَلَمْ أَزَلْ أَمُرُّ بِهِ أَهْلِي وَغَيْرَهُمْ.

۳۸۹۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ [زِيَادَةَ] ابْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتَنَا فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ، فَيَبْرَأَ».



دم جھاڑے متعلق احکام و مسائل  
دی۔ تب سے میں اپنے گھر والوں اور دوسروں کو یہ دم بتاتا آ رہا ہوں۔

۳۸۹۲- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”تم میں سے جس کو کوئی تکلیف ہو جائے یا اس کا بھائی بیمار ہو جائے تو اسے یوں دم کرے [رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتَنَا فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ] ”ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے۔ (اے اللہ!) تیرا نام مقدس ہے آسمان اور زمین میں تیرا حکم نافذ ہے تیری رحمت جس طرح آسمان میں (عام) ہے زمین میں بھی (عام) کر دے ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر دے تو پاک لوگوں کا رب ہے اپنی رحمت اور شفا کا ایک حصہ اس بیماری پر نازل فرما دے۔“ تو وہ شفا پا جائے گا۔“

🌞 ملحوظ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم دم کے بارے میں اور بہت سی صحیح احادیث میں مسنون دم موجود ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں لہذا یہ کوشش کی جائے کہ مریض پر وہی کچھ دم کیا جائے جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو۔ تاہم معنی کے لحاظ سے اس روایت کے الفاظ اچھے ہیں۔

۳۸۹۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شَيْبَةَ ابْنِ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوْ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا رَحِمْتَنَا فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحِمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَى هَذَا الْوَجْعِ، فَيَبْرَأَ».

۳۸۹۲- تخريج: [سناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۷۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۳۸ من حديث الليث بن سعد به \* زيادة بن محمد منكر الحديث (تقريب)، وأخطأ الحاكم فذكره في المستدرک: ۱/۳۴۴ و ۴/۲۱۸، ۲۱۹، ورد عليه الذهبي.  
۳۸۹۳- تخريج: [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب دعاء الفرع في النوم... الخ، ح: ۳۵۲۸ من حديث محمد بن إسحاق به، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۱/۵۴۸ \* محمد بن إسحاق مدلس وعنعن.

دم جھاڑے متعلق احکام و مسائل

۲۷- کتاب الطب

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ڈریا گھبراہٹ کے موقع پر انہیں یہ کلمات سکھایا کرتے تھے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ] ”میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی ناراضی سے اس کے بندوں کی شرارتوں سے شیطانوں کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔“ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے سمجھ دار بچوں کو یہ کلمات سکھایا کرتے تھے اور جو نا سمجھ ہوتے انہیں لکھ کر ان کے گلے میں ڈال دیتے۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْفَزَعِ كَلِمَاتٍ: «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونَ» وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ عَقَلَ مِنْ بَنِيهِ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهُ فَأَعْلَقَهُ عَلَيْهِ.

🌟 فائدہ: ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداُضعیف کہا ہے تاہم شیخ البانی رحمہ اللہ اس کی بابت لکھتے ہیں کہ اس روایت میں دعا کے کلمات حسن درجہ کے ہیں البتہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کا عمل کہ وہ اسے لکھ کر بچوں کے گلوں میں ڈال دیا کرتے تھے۔ ضعیف ہے۔ دیکھیے: (ضعیف سنن ابی داؤد) اس لیے اس سے گلے وغیرہ میں تعویذ لگانے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۳۸۹۳- جناب یزید بن ابو عبید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ (بن اکوع) رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر تلوار لگنے کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا نشان ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ مجھے خیر کے روز لگی تھی اور لوگ کہنے لگے کہ سلمہ تو گیا! تو مجھے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے مجھ پر تین بار پھونک ماری (جس میں ہلکا سا لعاب وہن بھی تھا) تو اس کے بعد سے اب تک مجھے اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

۳۸۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلْمَةَ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ؟ فَقَالَ: أَصَابَتْني يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ: أَصِيبَ سَلْمَةَ فَأَتَيْتُ بِي النَّبِيَّ ﷺ، فَنَفَسْتُ فِي ثَلَاثِ نَفَّاتٍ، فَمَا اسْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

۳۸۹۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۳۸۹۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

۳۸۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة خيبر، ح: ۴۲۰۶ عن مكِّي بن إبراهيم به.

۳۸۹۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفث، ح: ۲۱۹۴ عن زهير بن حرب ۴۰

دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو نبی ﷺ اپنا لعاب لیتے، پھر اسے مٹی لگاتے اور یوں فرماتے: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفِي سَقِيمُنَا» بِإِذْنِ رَبِّنَا [”مٹی ہماری زمین کی ہمارے ایک کے لعاب کے ساتھ شفا پائے ہمارا مریض ہمارے رب کے حکم سے۔“

وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ لِلْإِنْسَانِ إِذَا اشْتَكَى، يَقُولُ [ﷺ] بِرِيقِهِ، ثُمَّ قَالَ بِهِ فِي التُّرَابِ: «تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفِي سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا».

🌞 فوائد و مسائل: صحیح بخاری میں اس دعا کی ابتدا میں [بِسْمِ اللّٰهِ] کا لفظ آیا ہے۔ جب کہ [بِرِيقَةِ] کے بجائے [وَرِيقَةَ] کا لفظ آیا ہے۔ (صحیح البخاری، الطب، حدیث: ۵۷۴۶) علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دم کرنے والا اپنی انگلی اپنے لعاب سے تر کر کے اس پر مٹی لگالے اور پھر تکلیف والی جگہ پر یا مریض پر پھیرے اور یہ کلمات کہتا جائے۔

۳۸۹۶- جناب خارجہ بن حلت تمیمی اپنے چچا (علاقہ بن صحرار سلطی التمیمی رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اسلام قبول کیا۔ پھر واپس لوٹے تو ایک قوم کے پاس سے گزرے ان کے ہاں ایک مجنون آدمی تھا جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: تحقیق ہمیں خبر ملی ہے کہ تمہارا یہ صاحب (رسول اللہ ﷺ) خیر کے ساتھ آیا ہے۔ تو کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم اس کا علاج کر دو؟ چنانچہ میں نے اس کو سورہ فاتحہ سے دم کیا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ پھر انہوں نے مجھے سوکھریاں دیں تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو خبر دی۔ آپ نے پوچھا: ”کیا بس یہی؟“ مسد نے دوسرے موقع پر

۳۸۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ، فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عِنْدَهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مُوْتَقٍ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ أَهْلُهُ: إِنَّا حُدُّنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تَدَاوُونَهُ فَرَفِيقَتُهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْنِي مِائَةَ شَاةٍ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «هَلْ إِلَّا هَذَا». وَقَالَ مُسَدَّدٌ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: «هَلْ قُلْتَ غَيْرَ هَذَا؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «حُدُّهَا فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَّ

◀◀ والبخاري، الطب، باب ريقه النبي ﷺ، ح: ۵۷۴۵ من حديث سفیان بن عیینة به.

۳۸۹۶- تخریج: [إسناده حسن] تقدم، ح: ۳۴۲۰، وأخرجه أحمد: ۲۱۰/۵ عن يحيى القطان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، وانظر الحديث الآتي.

۲۷- کتاب الطب دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

یَرْفُئِيهٖ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُفْيَةٍ حَقًّا»۔  
 کہا: ”کیا تم نے اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا؟“ میں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے لو۔ قسم میری عمری لوگ باطل دم جھاڑ سے کھاتے ہیں جبکہ تم ایسے دم سے کھا رہے ہو جو حق ہے۔“

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا اپنی عمری قسم کھانا آپ کی خصوصیت ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: ۷۲) ”تیری عمری قسم! وہ تو اپنی بد مستی میں سرگردان ہیں۔“ تفصیل کے لیے گزارشتہ حدیث: ۳۴۲۰ کے فوائد و مسائل ملاحظہ ہوں۔

۳۸۹۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ مَرَّ قَالَ: فَرَقَاهُ بِفَانِحَةٍ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ عُدْوَةَ وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمَهَا جَمَعَ بَرَأَقَهُ ثُمَّ نَفَلَ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْهُ شَيْئًا فَآتَى النَّبِيَّ ﷺ . بِمَعْنَى حَدِيثِ مُسَدِّدٍ.

۳۸۹۷- جناب خارجہ بن صلت اپنے چچا (حضرت علاء بن صحار سلمیٰ رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک قوم کے پاس سے گزرے (اور ایک مریض کو) تین دن تک صبح و شام سورہ فاتحہ سے دم کرتے رہے۔ جب وہ اسے پوری پڑھ لیتے تو اپنا لعاب جمع کر کے مریض پر پھونک دیتے۔ اس سے وہ گویا اپنے بندھن سے کھل گیا۔ اس پر ان لوگوں نے ان کو کچھ مال دیا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے..... اور پھر مذکورہ بالا حدیث مسدد کی مانند روایت کیا۔

فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اسلام لانے کے بعد پہلے ہی دن سے اپنے رزق میں حلال حرام کے امتیاز کا داعیہ اور جذبہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور وہ اس میں انتہائی احتیاط کرتے تھے اور یہی چیز دعاؤں کی قبولیت و تاثیر کا انتہائی اہم عنصر ہے۔

۳۸۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ

۳۸۹۸- جناب سہیل بن ابوصالح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص سے سنا اس نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے صحابہ میں سے

۳۸۹۷- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۴۲۰.

۳۸۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۳۰، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۴ من حديث زهير، وأحمد: ۴۴۸/۳ من حديث سهيل به، وله طريق آخر في الموطأ (يحيى): ۹۵۱/۲.

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِدُعْتِ اللَّيْلَةِ فَلَمْ أَنْمَ حَتَّى أَصْبَحْتُ. قَالَ: «مَاذَا؟» قَالَ: عَقْرَبٌ. قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ لَوْ قُلْتَ جِئِنَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.»

ایک صحابی آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! آج رات ڈنک لگنے کی وجہ سے میں صبح تک سو نہیں سکا ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تھا؟“ اس نے بتایا کہ بچھو تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے: [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] ”میں اللہ کے کامل کلمات کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا فرمائی ہے۔“ تو تمہیں ان شاء اللہ کوئی ضرر نہ پہنچتا۔“

☀️ فائدہ: اصل شرعی اور مسنون ”تعویذ“ یہی اذکار ہیں جو بندے کو اپنے رب سے جوڑ دیتے ہیں اور انسان اپنے اللہ کی حفاظت اور امان میں آجاتا ہے۔ ان میں بنیادی بات ایمان، یقین، رزق حلال اور صدق مقال ہے۔ اور یہ تعویذ صبح و شام دونوں وقت پابندی سے پڑھنا چاہیے اور بچوں پر دم کرنے چاہئیں، لکھ کر لٹکانے کا رواج بہت بعد میں ہوا ہے۔ عہد خیر القرون میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔



۳۸۹۹- حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَارِقِ يَعْنِي ابْنَ مُحَاثِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُنِّي النَّبِيُّ ﷺ بِلَدِيغٍ لَدَعْتُهُ عَقْرَبٌ قَالَ: فَقَالَ: «لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يُلْدَغْ أَوْ لَمْ يَضُرَّهُ.»

۳۸۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جسے بچھونے ڈنک مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر اس نے [أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ] کے کلمات پڑھے ہوتے تو اسے ڈنک نہ لگتا“ یا فرمایا: ”اسے دکھ نہ پہنچتا۔“ (اس دعا کا معنی اوپر ذکر ہو چکا ہے)

۳۹۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ

۳۹۰۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب نبی ﷺ کا ایک گروہ ایک سفر میں تھا کہ

۳۸۹۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۳۵، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۹ من حديث بقية به، ورواه بونس وابن أخي الزهري عن الزهري به، وهو صرح بالسماع (الكبرى، ح: ۱۰۴۳۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۹۸).

۳۹۰۰- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۴۱۸.



دم جھاڑ سے متعلق احکام و مسائل

۲۷- کتاب الطب

انہوں نے ایک عرب قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں میں سے کسی نے کہا: ہمارے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے تو تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے جو ہمارے اس آدمی کے لیے مفید ہو؟ صحابہ میں سے کسی ایک نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں دم کیا کرتا ہوں، لیکن بات یہ ہے کہ ہم نے تم لوگوں سے مہمانی طلب کی تھی تو تم نے انکار کر دیا تھا۔ سو میں بھی دم نہیں کروں گا حتیٰ کہ تم مجھے اس کا عوض دو۔ چنانچہ انہوں نے بکریوں کا ایک ریوڑ دینا تسلیم کیا، تو وہ اس کے پاس گئے اور اس پر سورہ فاتحہ سے دم کیا۔ اس اثنا میں وہ اس پر لعاب بھی پھونکتے جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ٹھیک ہو گیا گویا کہ بندھن سے کھل گیا ہو۔ چنانچہ ان لوگوں نے عوضانہ جو طے کیا تھا پورے کا پورا دے دیا، تو ساتھیوں نے کہا: اسے آپس میں تقسیم کر لو۔ مگر دم کرنے والے نے کہا: نہیں، تقسیم مت کرو حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچیں گے اور آپ سے مشورہ کریں گے۔ چنانچہ وہ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا قصہ بیان کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کہاں سے خبر ملی تھی کہ یہ دم ہے؟ تم نے خوب کیا، انہیں آپس میں تقسیم کر لو اور میرا حصہ بھی رکھو۔“

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ انْطَلَقُوا فِي سَفَرَةٍ سَافَرُواهَا فَتَزَلُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ سَيِّدَنَا لِدَيْغٌ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ يَنْفَعُ صَاحِبَنَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: نَعَمْ وَاللَّهِ! إِنِّي لِأَرْقِي وَلَكِنْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَأَبَيْتُمْ أَنْ تُضَيُّوْنَا، مَا أَنَا بِرَاقٍ حَتَّى تَجْعَلُوا لِي جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُ قَطِيعًا مِنَ الشَّاءِ، فَأَتَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ أُمَّ الْكِتَابِ وَيَتَّقُلْ حَتَّى بَرَأَ كَأَنَّمَا أَنْشَطَ مِنْ عِقَالٍ. قَالَ: فَأَوْفَاهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالِحُوهُمْ عَلَيْهِ. فَقَالُوا: اقْتَسِمُوا. فَقَالَ الَّذِي رَقِيَ: لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكِّرُوا لَهُ، فَغَدَّوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَّرُوا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَيْنَ عَلِمْتُمْ أَنَّهَا رُقِيَةٌ، أَحْسَنْتُمْ، اقْتَسِمُوا، وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ».

فوائد و مسائل: ① مسافر مہمان کی ضیافت واجب ہے بالخصوص جہاں اور وسائل مہیا نہ ہوں۔ ② مشرک کا علاج اور اسے دم کرنا جائز ہے۔ ③ اگر کوئی حق ضیافت سے بخل کرے تو اس سے اپنا حق وصول کر لینا جائز ہے۔ (جیسے کہ گزشتہ احادیث: ۳۷۲۸ وغیرہ میں گزرا ہے)۔ ④ دم کرنے کے لیے معاوضہ طے کر لینا جائز ہے۔ ⑤ مشکوک رزق سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ ⑥ سورہ فاتحہ ایک شاندار تیر بہدف دم ہے۔ اس سورت کو سورہ شفا بھی کہتے ہیں۔ ⑦ دم کا تعلق دم کرنے والے کے ایمان، یقین اور عزیمت سے ہے اور اسی طرح دم کروانے والا بھی۔ اس لیے اگر اجتہادی اور قیاسی دم جھاڑ شرعی اصول و ضوابط کے منافی نہ ہوں تو اس سے استفادہ میں کوئی حرج نہیں۔

۳۹۰۱- جناب خارجہ بن صلت تمیمی اپنے بچے سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک عرب قبیلہ کے ہاں پڑاؤ کیا۔ انہوں نے کہا: تحقیق ہمیں خبر ملی ہے کہ تم اس آدمی کے پاس سے کوئی خیر لے کر آئے ہو تو کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کہ ہمارے ہاں ایک مجنون ہے جو زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ چنانچہ وہ اس مجنون کو جو زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لے آئے۔ میں اس پر تین روز تک صبح شام سورۃ فاتحہ پڑھتا رہا۔ جب میں سورت مکمل کرتا تو اپنا لعاب جمع کرتا اور اس پر پھونک دیتا تھا۔ اس نے کہا: پھر گویا کہ وہ اپنے بندھن سے کھل گیا۔ اور انہوں نے مجھے اس کا عوضانہ دیا۔ میں نے کہا: نہیں، حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کھا لو۔ میری عمر کی قسم! لوگ تو باطل دموں کا عوض کھاتے ہیں اور تم حق دم کا بدل کھا رہے ہو۔“

۳۹۰۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْنَا عَلَى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالُوا: إِنَّا أَنْبَأْنَا أَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ أَوْ رُقِيَّةٍ، فَإِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوهَا فِي الْفُيُودِ. قَالَ: فَقُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: فَجَاؤُوا بِمَعْتُوها فِي الْفُيُودِ قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدُوَّةً وَعَشِيَّةً كُلَّمَا خَتَمْتُمَهَا أَجْمَعُ بُرَاقِي ثُمَّ أَتَقَلُّ. قَالَ: فَكَأَنَّمَا نُسِطُ مِنْ عِقَالٍ. قَالَ: فَأَعْطَوْنِي جُعَلًا. فَقُلْتُ: لَا، حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «كُلْ فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٍ حَقًّا».

۳۹۰۲- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہو جاتے تو معوذات ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک

۳۹۰۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَكَى يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ بِالْمَعُودَاتِ وَيَنْفُثُ،

۳۹۰۱- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۸۹۷، ۳۴۲۰، وأخرجه أحمد: ۵/۲۱۱، ح: ۲۲۱۸۰ عن محمد بن جعفر به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۷۱، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۱۰۳۲.

۳۹۰۲- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۶، ومسلم، السلام، باب رقية المريض بالمعوذات والنفس، ح: ۲۱۹۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/۹۴۲، ۹۴۳.

۲۷- کتاب الطب ..... کزور کو موٹا کرنے کی تدبیر کا بیان  
 فَلَمَّا اسْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ لیتے تھے۔ پھر جب آپ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں  
 آپ پر پڑھتی اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے جسم  
 پر پھیرتی اس امید سے کہ ان میں برکت ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآن کریم روحانی اور عقیدے کی بیماریوں کی شفا ہونے کے ساتھ ساتھ جسمانی بیماریوں کی  
 بھی شفا ہے۔ ② حدیث میں مذکور برکت قراءت قرآن یا رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک کی ہے یا دونوں ہی مراد  
 ہو سکتی ہیں۔ ③ بیوی اپنے شوہر کو دم کر سکتی ہے۔ ④ اگر کوئی عورت کسی غیر محرم مرد کو دم کرنے تو ہاتھ نہ پھیرے۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ فِي السَّمْنَةِ  
 (التحفة ۲۰)

باب: ۲۰- کسی نحیف کو موٹا کرنے کی تدبیر  
 ۳۹۰۳-۱م المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں  
 کہ میری والدہ نے چاہا کہ میں قدرے موٹی ہو جاؤں  
 تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے گھر بھیجا جاسکے۔ مگر مجھے ان  
 کی حسبِ منشا کسی چیز سے فائدہ نہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے  
 مجھے کلڑی اور کھجور ملا کر کھلائی تو اس سے میں خوب موٹی  
 تازی ہو گئی۔

۳۹۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ  
 فَارِسٍ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارٍ:  
 حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،  
 عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَتْ أُمِّي أَنْ تُسَمِّنِّي  
 لِذُخُولِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: فَلَمْ  
 أَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِمَّا تُرِيدُ، حَتَّى  
 أَطْعَمْتَنِي الْقَثَاءَ بِالرُّطْبِ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ  
 كَأَحْسَنِ السَّمَنِ.

۳۹۰۳- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۶۷۲۵ من حديث إبراهيم بن سعد، وابن ماجه،  
 ح: ۳۲۲۴ من طريق صحيح عن هشام بن عروة به.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ... ) كِتَابُ الْكَهَانَةِ وَالتَّطْيِيرِ (التحفة ... )

### کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۲۱) - بَابُ فِي الْكُهَانِ

باب: ۲۱- غیب کی باتیں بتانے والے

(التحفة ۲۱)

(کاہن) کے پاس جانا

۳۹۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی کاہن کے پاس

گیا جو غیب کی خبریں دیتا ہو اور پھر اس کی تصدیق کی یا

اپنی بیوی کے پاس اس کے ایام حیض میں گیا یا اس کی

دہر میں مباشرت کی تو وہ محمد ﷺ پر نازل کردہ دین سے

بری ہوا۔“

۳۹۰۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَكِيمِ

الْأَثَرَمِ، عَنْ أَبِي نَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَتَى كَاهِنًا»

قَالَ مُوسَى فِي حَدِيثِهِ: «فَصَدَّقَهُ بِمَا

يَقُولُ». ثُمَّ اتَّفَقَا «أَوْ أَتَى امْرَأَةً - قَالَ

مُسَدَّدٌ: امْرَأَتَهُ - حَائِضًا، أَوْ أَتَى امْرَأَةً -

قَالَ مُسَدَّدٌ: امْرَأَتَهُ - فِي دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِيَءٌ

بِمَا أَنْزَلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ».

🌞 نواکد و مسائل: ① کاہنوں یعنی مستقبل اور غیب کی خبریں بتانے والوں، نجومیوں، دست شناسوں اور اس قماش

کے لوگوں کے پاس جانا، ان سے خبریں دریافت کرنا اور پھر ان کی تصدیق کرنا حرام ہے۔ ② ایام حیض میں مباشرت

حرام ہے ہاں اگر کسی کو اپنے اوپر ضبط ہو یا بڑی عمر کا آدی ہو تو اس کے لیے بیوی کے ساتھ لیٹنے میں کوئی حرج نہیں۔

⑤ غیر فطری طریقے سے مباشرت بھی حرام ہے۔

۳۹۰۴- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الطهارة، باب ماجاء في كراهية إتيان الحائض، ح: ۱۳۵ من حديث

يحيى القطان به، وذكر كلامًا، ورواه ابن ماجه، ح: ۶۳۹ \* حكيم الأثرم حسن الحديث، وللحديث شواهد عند

مسلم، ح: ۲۲۳۰، والحاكم: ۸/۱، وغيرهما .

-- کتاب الکھانۃ والتطیر

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي النُّجُومِ  
(التحفة ۲۲)

باب ۲۲- علم نجوم کا بیان

کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

۳۹۰۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَمُسَدَّدٌ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ  
عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَقْتَبَسَ  
عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ أَقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السَّحْرِ  
زَادَ مَا زَادَ».

۳۹۰۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نجوم کا کوئی علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا چنانچہ جو اس میں اپنا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بڑھالے۔“

☀️ فائدہ: علم نجوم سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے سے غیب کی خبریں اور اوقات کے سعد و نحس یا امور کے مفید یا غیر مفید وغیرہ ہونے کی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں وہ لوگ ان کے موثر ہونے کا اعتقاد بھی رکھتے تھے۔ حالانکہ نہ ان سے مستقبل کے حالات معلوم ہو سکتے تھے اور نہ وہ موثر ہی ہوتے تھے۔ اس لیے شریعت نے اس کہانت سے لوگوں کو روکا اور اس پر سخت وعید بیان فرمائی۔ تاہم اگر ستاروں کے ذریعے سے اوقات معلوم کیے جائیں یا راستے اور زمین متعین کی جائیں تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ حدیث کے آخری جملے میں تہدید اور انذار (ڈرانے) کا معنی ہے۔



۳۹۰۶- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ  
صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،  
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى لَنَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحَدِيثِيَّةِ فِي  
أَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ  
أَقْبَلَ عَلَيَّ النَّاسِ فَقَالَ: «هَلْ تَذَرُونَ مَاذَا  
قَالَ رَبُّكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.  
قَالَ: «قَالَ: أَضْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي»

۳۹۰۶- حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام حدیبیہ میں ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب کہ رات کو بارش ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا کہا ہے؟“ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میرے بندوں میں سے کچھ مجھ پر ایمان لائے ہیں اور

۳۹۰۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأذب، باب تعلم النجوم، ح: ۳۷۲۶ عن ابن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۱۴/۸.

۳۹۰۶- تخریج: أخرجه البخاري، الأذان، باب: يستقبل الإمام الناس إذا سلم، ح: ۸۴۶ عن القعني، ومسلم، الإيمان، باب بيان كفر من قال: مطرنا بالنوء، ح: ۷۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۱/۱۹۲.

کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

کچھ کافر ہو گئے ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا کہ ہمیں اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ملی ہے تو وہ مجھ پر ایمان لائے اور ستارے کے کافر ہوئے ہیں۔ اور جنہوں نے کہا کہ ہمیں فلاں فلاں ستارے سے بارش ملی ہے تو وہ مجھ سے کافر ہوئے اور ستارے پر ایمان لائے۔“

-- کتاب الکھائتہ والتطیر

وَكَاْفِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطْرِنَا بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَاْفِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطْرِنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَاْفِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

🌞 نوائد و مسائل: ① ستاروں وغیرہ کو زمین یا مخلوق میں بذاتہ موثر سمجھنا شرک ہے۔ ② ہر قسم کے واقعات و حوادث صرف اور صرف اللہ عزوجل کی مشیت و ارادہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ③ داعی حق، مرشد اور استاذ کو چاہیے کہ عوام کو واقعات عالم میں تدبیر کا درس دیا کرے اور اس سے توحید کا اثبات کرے اور شرک و طواغیت کی تردید کیا کرے۔

باب: ۲۳- رمل یعنی لکیریں کھینچ کر کوئی نتیجہ نکالنا اور پرندوں کو اڑا کر فال لینا

(المعجم ۲۳) - بَابُ: فِي الْخَطِّ وَرَجْرِ الطَّيْرِ (التحفة ۲۳)

۳۹۰۷- جناب قطن بن قبیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: ”عیافہ، طیرہ اور طرق جادو اور کہانت میں سے ہیں۔“ طرق سے مراد پرندے اڑانا اور عیافہ سے مراد لکیریں کھینچنا ہے۔

۳۹۰۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا حَيَّانُ، قَالَ عَيْبُ مُسَدَّدٍ: حَيَّانُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَطْنُ ابْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْعِيَافَةُ وَالطَّيْرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْمَجْبُوتِ» الطَّرْقُ الرَّجْرُ وَالْعِيَافَةُ الْخَطُّ.

🌞 فائدہ: [طیرہ] کے معنی ہیں کہ پرندوں کی آوازوں یا کسی بھی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز کو دیکھ کر فال یا بدفالی لینا۔ اور ظاہر ہے کہ شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں ہے۔

۳۹۰۸- عوف (بن ابی جمیلہ اعرابی) کہتے ہیں کہ ”عیافہ“ سے مراد پرندے اڑانا اور ”طرق“ سے مراد زمین پر لکیریں کھینچنا ہے۔

۳۹۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: قَالَ عَوْفٌ: الْعِيَافَةُ رَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ فِي الْأَرْضِ.

۳۹۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد ۴۷۷/۳ عن يحيى القطان، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۱۱۰۸ من حديث عوف الأعرابي به، واصله ابن حبان، ح: ۱۴۲۶ \* حبان وثقه ابن حبان وحده.

۳۹۰۸- تخریج: [إسناده صحيح].

--- کتاب الکھائتہ والتطیر --- کہائت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

☀️ توضیح: دور جاہلیت میں ایسے ہوتا تھا کہ آدمی گھر سے نکلتا تو کسی پرندے کو اپنی دائیں جانب اڑتا دیکھتا تو اسے اپنے لیے سعد (باعث برکت) سمجھتا اور اگر وہ بائیں جانب جا رہا ہوتا تو اسے نحس (بے برکت) سمجھتا۔ اس مقصد کے لیے وہ لوگ کبھی پرندے کو از خود بھی اڑاتے تھے۔ کسی بھی صاحب ایمان کے لیے یہ عمل ناجائز ہے۔

۳۹۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عن الْحَجَّاجِ الصَّوْفِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ  
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ  
عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ  
السُّلَمِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمِنَّا  
رِجَالٌ يَخْطُونَ؟ قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِنْ  
الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَكَ».

۳۹۰۹- حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں کچھ لوگ ہیں جو لکیریں کھینچتے ہیں (ان سے کچھ نتائج نکالتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”(اللہ کے) انبیاء میں سے ایک نبی لکیریں کھینچا کرتے تھے۔ چنانچہ جس کی لکیریں اس کے موافق ہوں وہ درست ہے۔“

☀️ توضیح: لکیروں کا علم ابتدا میں ایک نبی کے پاس تھا، مگر بعد میں یہ جاری نہیں رہ سکا۔ تو اب کوئی کیونکر دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ بالکل وہی ہے جو اس نبی کے پاس تھا، بلکہ اس کے وہم اور مشتہر ہونے کا یقین ہے۔ اس لیے اس سے بچنا واجب ہے۔

(المعجم ۲۴) - بَابُ فِي الطَّيْرَةِ  
(التحفة ۲۴)

۳۹۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:  
أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ  
عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: «الطَّيْرَةُ شِرْكٌ، الطَّيْرَةُ شِرْكٌ» ثَلَاثًا  
وَمَا مِنَّا إِلَّا، وَلَكِنَّ اللَّهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

۳۹۱۰- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگوننی شرک ہے۔ بدشگوننی شرک ہے۔“ تین بار فرمایا۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی وہم ہو ہی جاتا ہے، مگر اللہ عزوجل اسے توکل کی برکت سے زائل کر دیتا ہے۔

۳۹۰۹- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب تحريم الكلام في الصلوة... الخ، ح: ۵۳۷ من حديث الحجاج الصوف به، وتقدم، ح: ۹۳۰.  
۳۹۱۰- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في الطيرة، ح: ۱۶۱۴، وابن ماجه، ح: ۲۵۳۸ من حديث سفیان به، وتابعه شعبة عند الطيالسي، ح: ۳۵۶، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۲۷، والحاكم، ۱۸/۱.

- کتاب الکھائتہ والتطير - کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: ذہن میں بے ساختہ اگر کسی بدشگونی کا کوئی وہم آئے تو یہ معاف ہے۔ چاہیے کہ بندہ اس کے خلاف کرتے ہوئے اللہ عزوجل پر توکل کرے۔

۳۹۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی مرض متعدی نہیں نہ بدشگونی ہے نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے نہ مردے کی کھوپڑی میں سے کوئی آلو وغیرہ نکلتا ہے۔“ ایک بدوی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ان اونٹوں کے متعلق کیا کہیں گے جو ریگستان میں ہرنیوں کے مانند ہوتے ہیں مگر ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آلتا ہے تو سب کو خارش والا کر دیتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلا پہلے کو کس نے بیماری لگائی تھی؟“ معمر نے کہا کہ زہری نے ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”کسی بیمار کو صحت مند کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ۔“ تو اس آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی نہ کوئی صفر کا مہینہ منحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کھوپڑی سے آلو نکلتا ہے۔“ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے تمہیں ایسی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ زہری نے کہا کہ ابو سلمہ نے کہا: حدیث تو انہوں نے بیان کی تھی اور میں نے نہیں سنا کہ حضرت ابو ہریرہ کو اس حدیث کے سوا کبھی کوئی حدیث بھولی ہو۔

۳۹۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْفَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ » . فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : مَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطَّبَّاءُ كَخَالِطِهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ يُجْرِبُهَا . قَالَ : « فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ؟ » قَالَ مَعْمَرٌ : قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : « لَا يُورِدَنَّ مُمْرِضٌ حَلِي مُصِغًا » . قَالَ : فَرَأَجَعَهُ الرَّجُلُ ، هَالًا : أَلَيْسَ قَدْ حَدَّثْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ ؟ » قَالَ : لَمْ أَعِدْكُمْوه . قَالَ الزُّهْرِيُّ : قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : قَدْ حَدَّثَ بِهِ وَمَا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ لَيْسَ حَدِيثًا قَطُّ غَيْرُهُ .

فوائد و مسائل: ① رسول اللہ ﷺ نے اعرابی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے سمجھایا کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی

۳۹۱۱- تخریج: أخرجه البخاري، الطب؛ باب: لا هامة، ح: ۵۷۷۰ من حديث معمر، ومسلم، والسلام، باب: العذوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر... الخ، ح: ۲۲۲۰ من حديث الزهري به.



## -- کتاب الکھانۃ والتطہیر --

مشیت سے ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ایک خارش زدہ اونٹ نے باقی اونٹ بھی خارش زدہ کر دیے ہیں بلکہ سب کچھ اللہ کی طرف سے اور اس کی مشیت سے ہوتا ہے۔ ایک گلے میں کتنے ہی اونٹ ہوتے ہیں جو اس مرض سے محفوظ بھی رہتے ہیں۔ ⑤ بیمار اونٹ کو صحت مند کے ساتھ ملانے کی ممانعت اس غرض سے ہے کہ کم علم لوگ لایعنی اوہام میں مبتلا نہ ہوں۔ ⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا پہلے حدیث بیان کر کے اس کا انکار کرنا، کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ بھول جانا بشری تقاضا ہے۔

۳۹۱۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَا عَذْوَى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوَّءَ وَلَا صَفَرَ» .  
 ۳۹۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، نہ کسی مردے سے کوئی آؤ نکلتا ہے نہ کسی ستارے کی کوئی تاثیر ہے اور نہ صفر کا مہینہ منحوس ہے۔“

**توضیح:** ① اہل عرب کے توہمات میں یہ بات بھی تھی کہ اگر کوئی قتل ہو جائے اور اس کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس مردے کی کھوپڑی سے ایک پرندہ (آؤ) نکلتا ہے جو اس کے اوپر منڈلاتا رہتا ہے اور آواز لگاتا ہے: پیاس پیاس۔ اگر بدلہ لے لیا جائے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔ اس وہم کی بنا پر وہ لوگ جیسے بھی بن پڑتا بدلہ لینے پر اصرار کرتے تھے۔ ② کچھ لوگ صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے اور اس میں اہم کام سرانجام نہیں دیتے تھے۔ اس کا ایک دوسرا مفہوم اگلی روایت میں آ رہا ہے۔

۳۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ ابْنِ الْبُرْقِيِّ : أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ وَعُيَيْبُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «لَا غَوْلَ» .  
 ۳۹۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی جن بھوت نہیں (کہ جنگلوں میں مختلف شکلوں سے لوگوں کو راہ سے بھٹکائے۔“

۳۹۱۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ : قُرِيَءَ عَلِيٍّ

۳۹۱۲- تخریج : أخرجه مسلم، السلام، باب لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ... الخ، ح: ۱۰۶/۲۲۲۰ بعد، ح: ۲۲۲۱ من حديث العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به .  
 ۳۹۱۳- تخریج : [إسناده حسن] انفراد به أبو داود .  
 ۳۹۱۴- تخریج : [إسناده صحيح] انفراد به أبو داود .

-- کتاب الکھانۃ والتطیر .....

کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

حارث بن مسکین کے سامنے حدیث پڑھی گئی، اشہب نے تمہیں بتلایا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے [لَا صَفْرًا] کا مفہوم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: دور جاہلیت میں لوگ ماہ صفر کو ایک سال حلال قرار دے لیتے تھے اور ایک سال حرام، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صفر میں تبدیلی صحیح نہیں۔“

۳۹۱۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بدفالی ہے، البتہ نیک شگون مجھے بھلی لگتی ہے۔ نیک شگونی (کی ایک صورت یہ ہے کہ) آدمی کوئی اچھا کلمہ سن لے۔“

الْحَارِثِ بْنِ مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ أَخْبَرَكُمْ أَشْهَبُ قَالَ: سَأَلَ مَالِكٌ عَنْ قَوْلِهِ: «لَا صَفْرًا»؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُحِلُّونَ صَفْرًا، يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا صَفْرًا».

۳۹۱۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ، وَيُعْجِبُنِي الْفَأَلُ الصَّالِحُ، وَالْفَأَلُ الصَّالِحُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ».

توضیح: ”نیک فال“ جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر اہل مکہ کے نمائندے ”سہیل بن عمرو“ کی آمد پر فرمایا تھا: ”اب تمہارا معاملہ ”سہل“ (آسان) ہو گیا ہے۔“ (صحیح البخاری، الشروط، حدیث: ۲۷۳۱-۲۷۳۲)

۳۹۱۶- محمد بن راشد نے [ہام] کی وضاحت میں کہا: اہل جاہلیت سمجھتے تھے کہ مردہ جب دفن کیا جاتا ہے تو اس کی قبر سے ایک الونکلتا ہے۔ [صفر] کے متعلق پوچھا تو کہا: اہل جاہلیت (اس مہینہ) صفر کو منحوس سمجھتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نفی فرمادی۔ محمد بن راشد نے کہا: ہم نے کئی لوگوں سے سنا ہے کہ اس سے مراد ”پیٹ کا درد“ ہے اور وہ اسے متعدی سمجھتے تھے تو فرمایا گیا کہ ”کوئی صفر نہیں۔“

۳۹۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ: قَوْلُهُ «هَامٌ؟» قَالَ: كَانَتْ الْجَاهِلِيَّةُ تَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ يَمُوتُ فَيُدفَنُ إِلَّا خَرَجَ مِنْ قَبْرِهِ هَامَةٌ. قُلْتُ: فَقَوْلُهُ «صَفْرًا؟» قَالَ: سَمِعْنَا أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْتَشِيمُونَ بِصَفْرٍ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَا صَفْرًا». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَقَدْ سَمِعْنَا مَنْ يَقُولُ: هُوَ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ هُوَ يُعْدِي، فَقَالَ: «لَا صَفْرًا».

۳۹۱۵- تخریج: [إسناده حسن]

۳۹۱۶- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب الفأل، ح: ۵۷۵۶ عن مسلم بن إبراهيم، ومسلم، السلام، باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشؤم، ح: ۲۲۲۴ من حديث قتادة به.

— کتاب الکھانۃ والتطیر —

۳۹۱۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ كَلِمَةً فَأَعْجَبَتْهُ ؛ فَقَالَ : «أَخَذْنَا فَأَلْكَ مِنْ فَيْكَ» .

۳۹۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : يَقُولُ نَاسٌ : الصَّفْرُ وَجَعٌ يَأْخُذُ فِي الْبَطْنِ . قُلْتُ : فَمَا الْهَامَةُ ؟ قَالَ : يَقُولُ نَاسٌ الْهَامَةُ الَّتِي تَصْرُخُ هَامَةُ النَّاسِ ، وَلَيْسَتْ بِهَامَةِ الْإِنْسَانِ إِنَّمَا هِيَ دَابَّةٌ .

۳۹۱۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا : حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ أَحْمَدُ الْقُرَشِيُّ قَالَ : ذُكِرَتْ الطَّيْرَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : «أَحْسَنُهَا الْقَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا ، فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلْ : اللَّهُمَّ ! لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ» .

— کھانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل —

۳۹۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی کلمہ سنا جو آپ کو پسند آیا تو آپ نے فرمایا: ”ہم نے تمہاری فال تمہارے منہ (کے الفاظ سے لی ہے۔“

۳۹۱۸- جناب عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگ کہتے ہیں: ”صفر سے مراد پیٹ کا درد ہے۔“ جرتج نے پوچھا کہ ”ہامہ“ کیا ہے؟ تو کہا کہ لوگ سمجھتے ہیں یہ پرندہ انسانی روح ہوتا ہے جو چیختا چلاتا رہتا ہے۔ حالانکہ، انسانی روح نہیں ہوتا بلکہ کوئی زمینی جانور ہے۔

۳۹۱۹- جناب عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ قرشی سے روایت کرتے کہ نبی ﷺ کی مجلس میں [طیبرہ] ”بدفالی“ ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ان میں بہترین کھگونی ہے اور یہ (بدفالی کے اوبام) کسی مسلمان کو (اپنے کام سے مت روکیں، اگر کوئی شخص کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے چاہیے کہ یوں کہے: [اللَّهُمَّ ! لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ] ”اے اللہ! تیرے سوا کوئی کسی طرح ا کوئی بھلائی نہیں لاسکتا اور تیرے سوا کوئی کسی برائی روک نہیں سکتا، برائی کا دور ہونا اور بھلائی کا حاصل ہر تیری مدد ہی سے ممکن ہے۔“

۳۹۱۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۸۸، وابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۹۱ من حديث وهب

به \* رجل مجهول، وله شاهد حسن عند أبي الشيخ في أخلاق النبي ﷺ، ص: ۲۵۱.

۳۹۱۸- تخریج: [إسناده صحيح] انفرد به أبو داود.

۳۹۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۸/۱۳۹ من حديث سفیان الثوري به \* سفیان وحبیب بن ا

ثابت عننا .

۳۹۲۰- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کبھی کسی شے سے بدشگونی نہیں لیا کرتے تھے۔ آپ جب کسی شخص کو عامل بنا کر بھیجتے تو اس کا نام دریافت فرماتے۔ سو اگر اس کا نام پسند آجاتا تو خوش ہوتے اور خوشی کا اثر چہرے پر ظاہر ہوتا اور اگر نام پسند نہ آتا تو اس کا اثر بھی آپ کے چہرے پر ظاہر ہوتا۔ اور آپ جب کسی (نئی) ہستی میں داخل ہوتے تو اس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام پسند آتا تو خوش ہوتے اور خوشی کا اثر چہرے پر دکھائی دیتا اور نام پسند نہ آتا تو اس کی کراہت کا اثر (بھی) آپ کے چہرے پر ظاہر ہوتا۔

۳۹۲۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَطْبِئِرُ مِنْ شَيْءٍ، وَكَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ، فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهِ بَرِيئِي بَشْرٌ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهُ بُئِي كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِذَا دَخَلَ نَزِيَّةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِذَا أَعْجَبَهُ اسْمُهَا نُوحَ بِهَا وَرِيئِي بَشْرٌ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، وَإِنْ كَرِهَ اسْمَهَا رُئِي كَرَاهِيَةً ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

فائدہ: ”نام“ بچوں کے ہوں یا شہروں کے ہمیشہ عمدہ الفاظ و معانی کے حامل ہونے چاہئیں۔ نیز اپنی خدمت اور کام وغیرہ کے لیے اچھے نام والے افراد کا اہتمام کرنا مستحب ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۲۱- حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”کسی مردے سے کوئی اونٹ نہیں نکلتا نہ کوئی مرض متعدی ہوتا ہے اور نہ بدشگونی ہے اگر ہو بھی تو گھوڑے عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔“

۳۹۲۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى أَنَّ لِحْضَرَمِيَّ بْنَ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوَى إِلَّا طَيْرَةً، وَإِنْ تَكُنِ الطَّيْرَةُ فِي شَيْءٍ فَفِي لِقْرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالذَّارِ».

توضیح: بدشگونی اور بدقالی اگر ہو تو بھی تو ان مذکورہ تین اشیاء میں ممکن ہے، لیکن یہ کوئی یقینی نہیں۔ بخلاف اس

۳۹۲۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۴۷/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۸۸۲۲ من حديث هشام بن عبد الله الدستوائي به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۳۰، وله شواهد ضعيفة، وحديث ابن ماجه، ح: ۳۵۳۶ يعني ••• قنادة عنن.

۳۹۲۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱/۱۷۴ من حديث أبان بن يزيد العطار به، وصححه ابن حبان الإحسان، ح: ۶۰۹۴، وأورده الضياء في المختارة: ۳/۱۶۲-۱۶۴ \* يحيى هو ابن أبي كثير.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر --- کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

عقیدے کے جواہل جاہلیت میں معروف تھا۔ سواری بیوی اور گھراگردین و دنیا میں مفید مطلب نہ ہوں تو ان کے بدل لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ناموافق اور خراب سواری کو اپنے لیے درد سر بنائے رکھنا یا بیوی، جھگڑالو ہو خدمت گار نہ ہو اور ندینی امور میں معاون ہی ہو تو ہر وقت کے حزن و ملال کو پالتے رہنا اور اسی طرح گھر جو تنگ ہو، ماحول خراب ہو، ہمسائے اچھے نہ ہوں تو اس میں اگلے رہنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں۔

۳۹۲۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ : حَدَّثَنَا مَالِكٌ  
عن ابن شِهَابٍ، عن حَمْرَةَ وَسَالِمِ ابْنِي  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ  
وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ».

۳۹۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدشگونگی گھر، بیوی اور گھوڑے  
میں ہوتی ہے۔“

قال أَبُو دَاوُدَ: قُرِيَءَ عَلَيَّ الْحَارِثِ بْنِ  
مَسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ. قِيلَ لَهُ: أَحْبَبَكَ ابْنُ  
الْقَاسِمِ قَالَ: سُئِلَ مَالِكٌ عَنِ الشُّؤْمِ فِي  
الْفَرَسِ وَالدَّارِ؟ قَالَ: كَمْ مِنْ دَارٍ سَكَنَهَا  
قَوْمٌ فَهَلَكُوا ثُمَّ سَكَنَهَا آخَرُونَ فَهَلَكُوا فَهَذَا  
تَفْسِيرُهُ فِيمَا نَرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب حارث بن مسکین  
کے سامنے حدیث پڑھی گئی جبکہ میں حاضر تھا، انہیں کہ  
گیا کہ آپ کو ابن قاسم نے خبر دی، جبکہ امام مالک رضی اللہ  
سے گھوڑے اور گھر کی بدشگونگی کے بارے میں پوچھ  
گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کتنے ہی گھروں میں لوگوں نے  
رہائش اختیار کی تو وہ ہلاک ہو گئے پھر دوسرے قیام پذیر  
ہوئے تو وہ بھی ہلاک ہو گئے۔ یہی اس کی توضیح ہے جیسے  
کہ ہم سمجھتے ہیں۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔

قال أَبُو دَاوُدَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
حَصِيرٌ فِي الْبَيْتِ خَيْرٌ مِنْ امْرَأَةٍ لَا تَلِدُ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ  
نے فرمایا: گھر کی چٹائی اس عورت سے کہیں بہتر ہے جو  
باجبہ ہو۔

ملوظ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث: [الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ.....] دو طرح سے مروی ہے۔ ایک میں حتی

۳۹۲۲- تخریج: [صحیح] أخرجه مسلم، السلام، باب الطيرة والفأل وما يكون فيه من الشوم، ح: ۱۲۲۵  
عن القعنبي، والبخاري، النكاح، باب ما يتقى من شوم المرأة، ح: ۵۰۹۳ من حديث مالك به، وهو في  
الموطأ (يحيى): ۹۷۳/۲، وقول مالك أخرجه البيهقي: ۱۶۰/۸ عن أبي داود به، ولفظه عند البخاري وغيره: إن كان  
الشوم في شيء... الخ واللفظان صحيحان.



۷۰ کتاب الکھانۃ والتطیر ..... کہانت اور بدقالی سے متعلق احکام و مسائل

طور پر نحوست کا ذکر ہے۔ دوسری میں: [إِنْ سَمَّانَ الشُّؤْمُ.....] کے الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست ہو سکتی ہے تو ان تین چیزوں میں ہو سکتی ہے، یعنی ان کا باعث ٹھس ہونا یقینی نہیں ہے تاہم امکان ضرور ہے۔ اور وہ نحوست یہی ہے کہ عورت بد زبان ہو، گھوڑا سرکش وغیرہ ہو، اسی طرح گھر کی نحوست یہ ہے کہ بڑوسی اچھے نہ ہوں وغیرہ۔

۳۹۲۳- جناب فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے ہاں ایک زمین ہے جسے [أَبْنِينَ] کہا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے کھیت ہیں اور یہ ہمارے غلہ اگانے کی جگہ ہے، مگر وبا والی ہے یا کہا کہ بڑی سخت وبا والی جگہ ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔ وبا والی جگہ میں رہنے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔“

۳۹۲۳- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ وَثَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَجِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ فِرْوَةَ بْنَ مُسَيْكٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرْضٌ عِنْدَنَا يُقَالُ لَهَا أَرْضُ أَبْنِينَ هِيَ أَرْضٌ رِيضًا وَمِيرَتَنَا وَإِنَّا وَبَتْهُ أَوْ قَالَ: وَمَاؤُهَا شَدِيدٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: «دَعَهَا عَنْكَ فَإِنَّ مِنَ الْقَرْفِ التَّلَفَ».

۳۹۲۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک گھر میں تھے اس میں ہم بہت سے افراد تھے اور وہاں ہمارے اموال بھی بہت تھے۔ پھر ہم ایک دوسرے گھر میں منتقل ہوئے تو ہمارے افراد کم ہو گئے اور اموال میں بھی قلت ہو گئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو یہ برا گھر ہے۔“

۳۹۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! إِنَّا كُنَّا فِي دَارٍ كَثِيرٍ فِيهَا عَدَدُنَا وَكَثِيرٌ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَتَحَوَّلْنَا إِلَى دَارٍ أُخْرَى فَكَلَّ فِيهَا عَدَدُنَا وَقَلَّتْ فِيهَا أَمْوَالُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «ذَرُوهَا دَمِيمَةً».

۳۹۲۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۵۱ عن عبد الرزاق به، وهو في المصنف، (جامع معمر)،

۲۰۱۶۸ \* يحيى بن عبد الله بن بجير مستور (تقريب)، وشيخه لم يسم.

۳۹۲۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۱۸ من حديث بشر بن عمر الزهراني به، وأورده الضياء في المختارة: ۴/ ۳۶۴، ح: ۱۵۲۹ \* عكرمة بن عمار مدلس وعنعن، وقال البخاري: في إسناده نظر.

-- کتاب الکھانۃ والتطیر -- کہانت اور بدفالی سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ گھر چھوڑنے کا حکم اس لیے دیا کہ تجربے سے اس گھر کا بے برکت ہونا ثابت ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بھی اور جہاں بھی اس قسم کی صورت سامنے آئے تو وہاں اس حکم نبوی کے مطابق عمل کر لینا بہتر ہے۔ اور بعض شارحین نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں گھر بدلنے کا حکم اس لیے دیا تاکہ وہ اس وہم کا شکار نہ ہوں کہ انہیں یہ نقصان اس گھر کی وجہ سے پہنچا ہے۔

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذامی کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ کھانے کے پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا: "اللہ پر اعمتا اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔" (ہم بھی تمہارے ساتھ کھاتے ہیں۔)

۳۹۲۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُتَكِدِرِ، عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ مَجْدُومٍ قَوَّضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَضْعَةِ وَقَالَ : «كُلْ ثِقَةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ» .

☀️ ملحوظہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم صاحب ایمان و یقین کے لیے مباح ہے کہ بیمار آدمی کے ساتھ مل کر کھائے اور ایک مسلمان گھرانے اور معاشرے میں کسی مریض کو غیر مسلموں، خصوصاً ہندوؤں کی طرح بالکل اچھوت بنا چھوڑنا حرام ہے۔

۳۹۲۵- تخریج: [سنادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الأظمة، باب ماجاء في الأكل مع المجذوم، ح: ۸۱۷

وابن ماجه: ۳۵۴۲ من حديث يونس بن محمد به، وقال الترمذي: "غريب"، وصححه الحاكم: ۳۷، ۱۳۶/۴، ووافقه الذهبي \* مفصل بن فضالة ضعيف .

## غلام آزاد کرنے کی اہمیت و فضیلت

انسانی تاریخ میں غلام بنانے اور رکھنے کا تصور بہت قدیم ہے۔ یہ وہ معاشرتی رواج ہے جو جاہلیت پر مبنی ہے؛ جس کے باعث ایک آزاد فرد دوسرے شخص کی غلامانہ ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایرانی، رومی، بائبل اور یونانی تہذیبیں انسانی تاریخ کی قدیم ترین تہذیبیں ہیں۔ یہ لوگ غلام رکھنے اور غلام بنانے کے قائل و فاعل رہے ہیں حتیٰ کہ بعض مذاہب میں بھی اس قبیح رسم پر عمل درآمد ہوتا رہا ہے۔ اس دور میں کئی طریقوں سے آزاد انسانوں کو غلام بنا لیا جاتا تھا؛ مثلاً منڈیوں میں خرید و فروخت کے ذریعے سے، والدین کا خود بچوں کو فروخت کر دینا، ظالمانہ طریق پر ان کا اغوا، مقروض کو غلام بنانے کی رسم، معاشی اغراض کے لیے بلا معاوضہ مزدوروں کا حصول، ہوس پرستی اور عیش پسندی کے لیے آزاد عورتوں کو باندیاں بنانا؛ نیز جنگ کی صورت میں مغلوب اور مفتوح فوج اور قوم کے افراد کو قبضے میں لے کر غلام بنانا یا پھر محض لوٹ مار کے ذریعے سے دوسری اقوام اور قبائل کے لوگوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ لینا..... یہ سب ظالمانہ اقدامات غلام سازی کے لیے مدتوں استعمال ہوتے رہے۔ اور پھر ان غلاموں کے ساتھ جو بہیمانہ سلوک



روا رکھا جاتا تھا وہ ننگ انسانیت رہا ہے۔ اس سلسلے میں مختلف تہذیبوں اور سلطنتوں میں ان غلاموں سے جو سلوک روا رکھا جاتا رہا ہے اس کا بیان اور مطالعہ بہت روح فرسا ہے۔ کم اور مضرت غذا کھلانا، پاؤں میں بیڑیاں ڈالنا، جسم کو آگ سے داغنا، غیر مناسب محنت و مشقت روا رکھنا، الٹا لٹکا دینا، سخت مار پیٹ کرنا، کمر پر بھاری پتھر رکھ کر مشقت لینا، اپنی باندیوں سے پیشہ کرانا، غلاموں کے پیٹ چاک کر کے ان کے اندر پاؤں رکھ کر حرارت حاصل کرنا، بھوکے دردوں کے سامنے پھینک کر ان کی بے بسی کا تماشا دکھانا، اپنی افواج میں خطرے والے معاملات میں شرکت کرنے کے لیے ان کو استعمال کرنا جیسے غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدام شامل ہیں۔

بالآخر اسلام آیا اور اس نے بڑی حکمت کے ساتھ اس رواج کے خاتمے کے لیے تدریجی اقدامات اختیار کیے، چنانچہ اب دنیا سے قدیم غلامی کے اثرات تقریباً ناپید ہیں۔ مگر ذہنی، فکری اور اقتصادی غلامی کے جال پھیلانے کا مذموم رویہ بڑی استعماری قوتوں کے ہاں جاری ہے، جو محض اپنی عسکری اور ٹیکنالوجیکل قوت کے باعث کمزور قوموں کے ساتھ درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اسلام نے انسانی شرف کی توہین کے منابع و مصادر کو ختم کیا۔ غلام بنانے کی صرف ایک صورت کو ناگزیر تاریخی مجبوری کی حالت میں باقی رکھا ہے، یعنی کفار کے ساتھ اعلانیہ جنگ اور اس کی اصل وجہ ”ادلے کا بدلہ“ ہے۔ جسے قرآن کریم کی اصطلاح میں: ﴿وَجَزَاء سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا﴾ (الشوریٰ: ۴۰) ”برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔“ کہتے ہیں: اس اعلانیہ جنگ میں ہاتھ آنے والے کفار کے متعلق بھی اسلامی شریعت میں چار پانچ طرح کے معاملات ہو سکتے ہیں۔ ① احسان کرتے ہوئے بلا عوض چھوڑ دینا۔ ② عوض اور بدل لے کر چھوڑ دینا۔ ③ جنگی قیدیوں کے ساتھ تبادلہ کر لینا۔ ④ غلام بنا لینا۔ ⑤ یا مصلحت ہو تو قتل کر دینا۔ صرف اس ایک صورت کے سوا غلام لوٹھی بنانا قطعاً حرام ہے..... اور پھر ان غلاموں کو جو حقوق اسلام نے دیے ہیں کسی مذہب و ملت میں ان کا کوئی تصور نہیں۔ حتیٰ کہ خطاب و تکلم میں انہیں عبّدی اور امتّی (میرا بندہ، میری باندی) کہنا بھی ناجائز ہے بلکہ فتّاحی اور فتّاحی کے الفاظ استعمال کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ بالخصوص مسلمان غلاموں کو ”بھائی اور خادم“ قرار دیا گیا اور کوئی ایسی مشقت لینے سے روک دیا گیا ہے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔ کھانے، پینے اور لباس میں ان سے برابری کا معاملہ کرنے کی تلقین



کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[اِحْوَانُكُمْ حَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ اِخْوَهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمَهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ] (صحيح البخارى، الإيمان، حديث: ۳۰، صحيح مسلم، الإيمان، حديث: ۱۶۶۱) ”وہ تمہارے بھائی اور خادم ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارا ماتحت بنا دیا ہے۔ تو جس کسی کا بھائی کسی کے ماتحت ہو تو چاہیے اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اور انہیں ان کی طاقت سے زیادہ کسی کام کی تکلیف مت دو اور اگر مکلف کرو تو پھر ان کی مدد بھی کرو۔“

اسلام کے علاوہ دوسری تہذیبوں اور مذاہب میں غلامی کے اثرات کا مطالعہ کریں تو ایک حیرت انگیز نتیجہ سامنے آتا ہے۔ قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں بھی غلاموں کی خرید و فروخت کا کوئی تصور موجود نہیں۔ البتہ ان کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی طرف توجہ ضرور دلائی گئی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ صرف عہد نبوی کے ۸۲ غزوات و سرایا میں ۶۵۶۲ مخالفین قیدی یا غلام بنائے گئے ان میں سے ۶۳۳۲ قیدیوں کو نبی ﷺ نے اپنے اسوۂ حسنہ کے اخلاقی پہلو کے باعث صحابہ کی مشاورت سے بغیر کسی معاوضے یا شرط کے آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ ان تمام قیدیوں میں سے صرف دو قیدی ایسے تھے جنہیں ان کے سابقہ جرائم کی پاداش میں قتل کیا گیا۔ ۲۱۵ قیدیوں کے بارے میں تاریخ کے اوراق خاموش ہیں۔ مگر اسلام کی غنوعام کی تعلیم کے باعث یقین ہے کہ ان سے بھی حسن سلوک کا معاملہ کیا گیا ہوگا۔ استسراق نے استسراق (غلام بنا لینے) کے حوالے سے مسلمانوں کے بارے میں جو الزام تراشی کی ہے اس کی حقیقت مذکورہ اعداد و شمار سے بخوبی سمجھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح باندیوں یا مملک یمین کے بارے میں شریعت کے قواعد اس درجہ حکیمانہ ہیں کہ کوئی احمق ہی ان پر انگشت نمائی کر سکتا ہے۔ عالمی تہذیبوں اور مذاہب کی تاریخ میں یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے غلامی کی مروجہ رسم کو اس درجہ درست کیا کہ جس پر عمل درآمد نے وہ صحت مندر روایت قائم کی کہ دوسری تہذیبوں اور مذاہب سے بھی اس کے اثرات کے خاتمے کا نظہار ملتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ غلام اس درجہ تمدنی ترقی کر گئے اور انہوں نے علمی سطح پر وہ کمال

حاصل کر لیا کہ اسلامی ریاستوں کے بڑے بڑے مناصب ان کی تحویل میں آ گئے۔ عہد صحابہ اور اموی اور عباسی عہد میں اس کی تفصیلی مثالیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی اس مظلوم طبقہ کے حقوق کی نگہداشت کی تعلیم دی ہے۔ اس ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بھی رسم غلامی پر کس قدر ضرب کاری کی حیثیت رکھتا ہے:

[مَتَى اسْتَعْبَدْتُمُ النَّاسَ وَ قَدْ وَ لَدْتَهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ اَحْرَارًا] ”تم نے لوگوں کو کب سے غلام بنا لیا ہے، حالانکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا۔“

اسلامی معاشرے میں غلاموں کو یہ شرف و احترام کس بنا پر حاصل ہوا؟ یہ اسلامی تعلیمات و ہدایات ہی کا نتیجہ تھا اور یہ ہدایات ایسی ابدی ہیں کہ اگر کسی دور میں پھر کسی وجہ سے غلامی کی کوئی صورت پیدا ہوئی، تو اسلام کی تعلیمات اس وقت بھی ان کی چارہ جوئی کے لیے موجود ہوں گی۔ مثلاً غلاموں کو آزاد کرنا اسلام میں بہت بڑی فضیلت اور اجر و ثواب کا کام ہے۔ مختلف تقصیرات کی تلافی اور کفارات میں غلاموں کو آزاد کرنا دین کا حصہ بنا دیا گیا ہے تاکہ یہ انسانی طبقہ بھی سر بلند ہو جائے۔ مثلاً قسم توڑ دینا، بیوی سے ظہار کر لینا، رمضان کے دن میں مباشرت کرنا یا کفارہ قتل وغیرہ میں غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، بلکہ بعض اوقات تو حاکم کو بھی حق حاصل ہوتا ہے کہ کسی کے غلام کو جبرا آزاد کر دے۔ یعنی جب مالک اس پر ناروا ظلم کرتا ہو۔ ایسے ہی کوئی مخرم رشتے دار کسی کا غلام بن جائے تو از خود آزاد ہو جائے گا۔ بہر حال اسلامی تاریخ کا یہ زریں کار نامہ ہے کہ انسانی تاریخ میں موجود صدیوں کی اس قبیح رسم کو غیر محسوس انداز میں اس طرح ختم کیا کہ اب تقریباً بالکل ناپید ہے۔ مزید برآں یہ کہ جو غلام اس وقت تھے ان کو مسلمانوں نے وہ عزت دی جو شاید ہی کہیں دی گئی ہو۔ انہیں آزاد مسلمانوں کے امام، مفتی، قاضی، امیر لشکر اور حاکم تک بنایا گیا اور انہیں کلیدی مناصب تفویض کیے گئے۔ برصغیر کی اسلامی تاریخ میں خاندان غلاماں کے نام سے جو عہد حکومت ملتا ہے وہ اسلامی ریاست و معاشرت میں غلاموں کی صورت حال کی ایک روشن مثال ہے۔ اب غیر مسلموں کا یہ شور و غوغا کرنا کہ اسلام غلام بنانے کا حامی یا داعی ہے جہالت اور تعصب کے سوا کچھ نہیں۔

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۸) - كِتَابُ الْعِتْقِ (التحفة ۲۳)

### غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - بَابُ فِي الْمَكَاتِبِ  
يُؤَدِّي بَعْضَ كِتَابَتِهِ فَيُعْجِزُ أَوْ يَمُوتُ  
(التحفة ۱)

باب: ۱- ایسا مکاتب جو اپنی کتابت کا کچھ  
حصہ ادا کر چکا ہو اور باقی سے عاجز آجائے  
یا وفات پا جائے

☀️ فائدہ: مالک اور غلام کا آپس میں یہ معاہدہ کہ غلام اس قدر رقم ادا کر کے آزاد ہو جائے گا۔ ”مُكَاتِبٌ“ کہلاتا ہے اور ایسے غلام کو اس معاہدے کے دوران ”مکاتب“ (تا پرزبر کے ساتھ) کہتے ہیں۔

۳۹۲۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثَيْبَةَ  
إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ  
ابْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمُكَاتِبُ  
عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دَرَاهِمٌ».

۳۹۲۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ  
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”مکاتب پر جب تک اس کی کتابت (طے شدہ رقم) کا  
ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام ہے۔“

۳۹۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:  
حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا  
عَبَّاسُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

۳۹۲۷- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ  
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:  
”جس غلام نے سواوقیہ پر کتابت کا عہد کیا ہو اور سب ادا

۳۹۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۱۰/ ۳۲۴ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۲۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۱۸۴ عن عبد الصمد به، ورواه الترمذي، ح: ۱۲۶۰، وابن ماجه، ح: ۲۵۱۹، والنسائي في الكبرى، ح: ۵۰۲۶، والحديث السابق شاهد له.

## ۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل  
 کر دیا ہو صرف دس اوقیے باقی رہ گئے ہوں تو وہ غلام ہے  
 اور جس غلام نے سو دینار پر کتابت کی ہو اور سب ادا کر  
 چکا ہو صرف دس دینار باقی ہوں تو وہ غلام ہے۔“

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا  
 عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أَوْ قِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ  
 أَوْاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ  
 دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ دَنَانِيرٍ فَهُوَ عَبْدٌ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (عمرو بن شعیب کا  
 شاگرد) عباس الجریری یہ وہم ہے بلکہ یہ کوئی اور شیخ ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ عَبَّاسُ الْجَرِيرِيِّ،  
 قَالُوا: هُوَ وَهُمْ، وَلَكِنَّهُ هُوَ شَيْخٌ آخَرٌ.

۳۹۲۸- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
 رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”تم میں جب کسی کا  
 غلام مکاتب ہو جائے اور اس کے پاس اس قدر مال ہو  
 جو وہ ادا کر سکتا ہو تو تمہیں چاہیے کہ اس سے پردہ کرو۔“

۳۹۲۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ  
 قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ  
 نَبْهَانَ مَكَاتِبٍ لِأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ  
 سَلَمَةَ تَقُولُ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا  
 كَانَ لِإِحْدَاكُم مَّكَاتِبٌ فَكَانَ عِنْدَهُ مَا  
 يُوَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ».

باب: ۲- مکاتب کی فروخت کا مسئلہ جب کہ  
 معاہدہ کتابت فسخ کر دیا گیا ہو

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي بَيْعِ الْمَكَاتِبِ  
 إِذَا فُسِّخَتِ الْمَكَاتِبَةُ (التحفة ۲)

۳۹۲۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں  
 کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئی وہ ان سے اپنے  
 معاہدہ کتابت کے سلسلے میں مدد چاہتی تھی اور اپنی کتابت  
 میں سے کچھ بھی ادا نہیں کر پائی تھی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
 اس سے کہا: اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند  
 کریں کہ تیری کتابت میں ادا کروں اور تیرا ولاء مجھے

۳۹۲۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ  
 اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ  
 شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ  
 بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا  
 وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ  
 لَهَا عَائِشَةُ: ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ، فَإِنْ

۳۹۲۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البيوع، باب ماجاء في المكاتب إذا كان عنده ما يودى،  
 ح: ۱۲۶۱، وابن ماجه، ح: ۲۵۲۰ من حديث سفیان بن عیینة به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، و صححه ابن  
 حبان، ح: ۱۲۱۴، والحاكم: ۲/۲۱۹، ووافقه الذهبي \* نبهان حسن الحديث على الراجح، انظر، ح: ۴۱۱۲.  
 ۳۹۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، المكاتب، باب ما يجوز من شروط المكاتب ... الخ، ح: ۲۵۶۱  
 وح: ۲۷۱۷، ومسلم، العتق، باب بيان أن الولاء لمن أعتق، ح: ۶/۱۵۰۴ عن قتيبة به.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

حاصل ہو تو میں یہ کرنے کو تیار ہوں۔ اس نے جا کر اپنے گھر والوں (مالکوں) سے بات کی تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا: اگر وہ (عائشہ) تجھ پر خرچ کر کے ثواب لینا چاہیں تو لے لیں؛ مگر ولاء ہمارے ہی لیے رہے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کی، تو آپ نے ان سے فرمایا: ”اسے خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایسی ایسی شرطیں کرتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو کوئی ایسی شرط کرے جو اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اس کا کوئی اعتبار نہیں؛ اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کی شرط برحق اور مضبوط ہے۔“ (یعنی اس کے ماسوا باطل ہیں۔)

أَحْبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتِكَ وَيَكُونَ لَوْلَاؤِكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا، فَأَبَوْا وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونَ لَنَا لَوْلَاؤِكَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي نَأْمًا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا بَالُ أَنْاسٍ يَشْتَرِطُونَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَهُ مِائَةَ مَرَّةٍ، شَرَطَ اللَّهُ أَحَقَّ وَأَوْثَقَ».

۳۹۳۰- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی کتابت کے سلسلے میں مد لینے کے لیے آئی اور کہا: تحقیق میں نے اپنے گھر والوں سے نو اوقیہ پر مکاتبت کر لی ہے ہر سال ایک اوقیہ ادا کیا کروں گی۔ چنانچہ آپ میری کچھ مدد کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تیرے گھر والے (مالک) پسند کریں تو تیری یہ ساری رقم میں یکیشٹ انہیں دے دیتی ہوں اور تمہیں آزاد کر دیتی ہوں اور تیرا ولاء میرے لیے ہوگا۔ تو وہ ان کے پاس گئی۔ اور (ہشام نے) زہری کی روایت کے مانند بیان کیا۔

۳۹۳۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيرَةَ سَتَعِينَ فِي مَكَاتِبَيْهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى عَلِيٍّ عَلَى تِسْعِ أَوْاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَةً عَيْنِي، فَقَالَتْ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكَ أَنْ يَهْدَهَا عِدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكَ وَيَكُونَ لَوْلَاؤِكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا وَسَأَقِ الْحَدِيثَ نَحْوَ الزُّهْرِيِّ.

اس روایت میں نبی ﷺ کے فرمان کے آخر میں یہ

زَادَ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِهِ: «مَا

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

بَالَ رِجَالٍ يَقُولُ أَحَدُهُمْ: أَعْتَقْتُ يَا فُلَانُ! اضافة ہے: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ایک کہتا ہے کہ اے وَالْوَلَاءَ لِي إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ“۔ فلاں! تم آزاد کرو دو اور ولاء میرا ہاں حالانکہ ولاء اسی کا ہوتا ہے جو آزاد کرے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① غلام کو آزاد کرنے پر غلام اور اس کے مالک کے مابین جو ربط و نسبت قائم ہوتی ہے اسے ”ولاء“ کہتے ہیں (واؤ کے فتح کے ساتھ) اور اس کی حیثیت شریعت میں ”نسب“ کی مانند ہوتی ہے۔ آزاد کرنے والے کو مولیٰ معتق (تا کے کسرہ کے ساتھ۔ یعنی آزاد کرنے والا) اور آزادی کے جانے والے کو مولیٰ معتق کہتے ہیں۔ تا کے فتح کے ساتھ یعنی آزاد کیا جانے والا۔ نیز وہ مال جو کوئی غلام یا آزاد کردہ غلام چھوڑ مرے وہ بھی ولاء ہی کہلاتا ہے۔ ② اس موضوع کی احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا محض مکاتبت کی رقم ادا نہ کرنا چاہتی تھیں بلکہ اسے خرید کر آزاد کرنا چاہتی تھیں۔ جیسے کہ مندرجہ احادیث میں آیا ہے۔ پہلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [ابْتِئَاعِي فَأَعْتَبِي] ”اسے خرید لو اور آزاد کرو۔“ اور دوسری حدیث میں ہے: [أَنْ أَعْدَهَا عِدَّةً وَاحِدَةً] ”میں یکمشت ادا کروں۔“ اس توضیح سے مکاتبت کا معاہدہ منسوخ شمار ہوگا۔ ③ وعظ و نصیحت کے لیے حکیمانہ اسلوب اختیار کرنا چاہیے۔ کسی کو برسر عام براہ راست خطاب کر کے ٹوکنا خلاف مصلحت ہوتا ہے۔ ④ سنت کے مطابق کیے جانے والے تمام اعمال ”کتاب اللہ“ میں سے ہیں۔ کیونکہ سنت قرآن کریم کی توضیح و تشریح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر: ۷) ”اور جو کچھ رسول تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ ﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: ۸۰) ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ۳۳) ”اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو باطل مت کرو۔“



۳۹۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: وَقَعَتْ جُوبَيْرِيَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ فِي سَهْمٍ ثَابِتٍ

۳۹۳۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جویریہ بنت حارث بن مصطلق حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہما یا ان کے پچازاد کے حصے میں آئی۔ چنانچہ جویریہ نے اپنے بارے میں مکاتبت کر لی۔ یہ بہت خوبصورت خاتون تھی اور ہر آنکھ کو بھلی لگتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی کہ

۳۹۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۶/۲۷۷ من حديث ابن إسحاق به، وصرح بالسمع، وصرحه ابن الجارود، ح: ۷۰۵.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

اپنی مکاتبت کے سلسلے میں آپ ﷺ سے کچھ مدد لے۔ جب یہ دروازے پر کھڑی ہوئی اور میں نے اس کو دیکھا تو مجھے اس کا کھڑا ہونا پسند نہ آیا۔ میں جان گئی کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دیکھیں گے جیسے کہ میں نے دیکھا ہے۔ (یعنی وہ بہت خوبصورت ہے۔) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حارث کی بیٹی جویریہ ہوں، میرا معاملہ آپ سے مخفی نہیں ہے (کہ جنگی قیدی ہوں اور لونڈی بنائی گئی ہوں) میں ثابت بن قیس بن شماس کے حصے میں آئی ہوں۔ میں نے ان سے اپنے بارے میں مکاتبت کر لی ہے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں اور میری درخواست ہے کہ مکاتبت کے سلسلے میں میری مدد فرمائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس سے بہتر معاملہ پسند نہیں کرتی ہو؟“ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”میں تمہاری طرف سے تمہاری کتابت ادا کر دیتا ہوں اور تم سے شادی کر لیتا ہوں۔“ اس نے کہا: میں رضامند ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر لوگوں نے یہ خبر سنی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی ہے۔ چنانچہ ان سب نے جو قیدی ان کے قبضے میں تھے سب چھوڑ دیے اور ان کو آزاد کر دیا۔ وہ کہنے لگے: یہ تو رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتہ دار ہیں۔ ہم نے نہیں دیکھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور عورت اپنے خاندان کے لیے زیادہ برکت والی ثابت ہوئی ہو۔ اس کی وجہ سے قبیلہ بنو مصطلق کے ایک سو گھرانے آزاد کیے گئے تھے۔

ابن قیس بن شماس، أو ابن عم له، فَكَاتَبَتْ عَلَيَّ نَفْسَهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً مَلَا حَةً تَأْخُذُهَا الْعَيْنُ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَاءَتْ تُسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي كِتَابَتِهَا، فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيَّ الْبَابِ فَرَأَيْتُهَا كَرِهْتُ مَكَانَهَا وَعَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَيَرَى مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا جُوزَيْرِيَّةٌ بِنْتُ الْحَارِثِ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ أَمْرِي مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ، وَإِنِّي وَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، وَإِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى نَفْسِي فَجِئْتُكَ أَسْأَلُكَ فِي كِتَابَتِي، فَهَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلْ لَكَ إِلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ؟» قَالَتْ: وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «أُوذِي عَنْكَ كِتَابَتِكَ وَأَتَزَوَّجُكَ». قَالَتْ: قَدْ فَعَلْتُ. قَالَتْ: فَتَسَامَعُ تَعْنِي النَّاسَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَزَوَّجَ جُوزَيْرِيَّةً فَأَرْسَلُوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ السَّبَبِ فَأَعْتَقُوهُمْ وَقَالُوا: أَضْهَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَا امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلَيَّ قَوْمِهَا مِنْهَا، أُعْتِقَ فِي سَبَبِهَا مِائَةٌ أَهْلٍ تَيْبٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ.



۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حُجَّةٌ فِي أَنَّ الْوَلِيَّ هُوَ يَزُوِّجُ نَفْسَهُ. امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ ولی اپنا نکاح خود کر سکتا ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① غزوہ بنی مصطلق پانچ یا چھ ہجری میں ہوا تھا۔ ② رسول اللہ ﷺ کی شادیوں کی ایک حکمت یہ بھی رہی ہے کہ اس طرح آپ ان قبائل کو اپنا حلیف اور قریبی بنا لیتے تھے اور پھر ان کی دشمنی الفت میں بدل جاتی تھی۔

(المعجم ۳) - بَابُ: فِي الْعَتَقِ عَلَيَّ  
شَرْطُ (التحفة ۳) باب: ۳- کسی کو مشروط طور پر آزاد کرنا

۳۹۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: أَعْتَقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدِمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشْتُمْ فَقُلْتُ: وَإِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا عَشْتُمْ. فَأَعْتَقْتَنِي وَأَشْتَرِطْتُ عَلَيَّ. حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا غلام تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: میں تمہیں اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تم زندگی بھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے رہو گے۔ میں نے کہا: آپ اگر مجھ سے یہ شرط نہ بھی کریں تو میں جیتے جی رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہوں گا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور مجھ سے یہ شرط کر لی۔

☀️ فائدہ: غلام کو قابل عمل عمدہ شرط پر آزاد کرنا جائز ہے۔ اور کیا عمدہ شرط تھی جو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کی اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے قبول کی۔

(المعجم ۴) - بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ (التحفة ۴) باب: ۴- جس نے (مشترک) غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو

۳۹۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَعْنَى قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ فَتَاةٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ أَبُو... جناب ابو یلیح (عامر) اپنے والد (اسامہ بن عمیر) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا۔ پھر یہ بات نبی ﷺ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کا کوئی شریک نہیں۔“ ابن کثیر نے

۳۹۳۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، العتق، باب من أعتق عبداً واشترط خدمته، ح: ۲۵۲۶ من حدیث سعید بن جمهان به، و صححه ابن الجارود، ح: ۹۷۶، والحاكم: ۲/۲۱۳، ۲۱۴، ووافقہ الذہبی.  
۳۹۳۳- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/۷۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۴۹۷۰ من حدیث ہمام به، و سندہ ضعیف، وللحدیث شواہد، منها الحدیث الآتی.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

اپنی روایت میں مزید کہا: پھر نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو درست قرار دیا۔

الْوَالِدُ: عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غَلَامٍ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَيْسَ لِلَّهِ شَرِيكَ». زَادَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَأَجَارَ النَّبِيُّ ﷺ عَتَقَهُ.

فائدہ: جزوی طور پر آزاد کیے گئے غلام کو کامل آزادی دینے کی صورت نکالنی ضروری ہے جیسے کہ درج ذیل احادیث میں آ رہا ہے۔

۳۹۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

ایک شخص نے ایک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا (جبکہ غلام دو افراد میں مشترک تھا) تو نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو درست قرار دیتے ہوئے اس آزاد کرنے والے پر یقین کی قیمت کا تاوان بھی ڈال دیا (تا کہ وہ کامل طور پر آزاد ہو جائے۔)

۳۹۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ غَلَامٍ فَأَجَارَ النَّبِيُّ ﷺ عَتَقَهُ وَغَرَمَهُ بِقِيَّةٍ تَمَنَّهُ.

۳۹۳۵- جناب قتادہ اپنی سند سے نبی ﷺ سے

روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس نے ایسے غلام کو آزاد کر دیا ہو جو کہ اس کے اور دوسرے کے مابین مشترک ہو تو اس (آزاد کرنے والے) پر لازم ہے کہ اس کو خلاصی دلائے۔“ اور یہ ابن سوید کے لفظ ہیں۔

۳۹۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ» وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

۳۹۳۶- جناب قتادہ نے اپنی سند سے روایت کیا

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی غلام کا اپنا حصہ

۳۹۳۶- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي؛ ح:

۳۹۳۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي، ح: ۳۹۳۸.

۳۹۳۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه مسلم، العتق، باب ذكر سعاية العبد، ح: ۱۵۰۲ عن محمد بن المثنى به.

۳۹۳۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱/۲۷۴ من حديث أبي

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

آزاد کر دیا ہو تو اس (غلام) کو اسی کے مال سے آزاد کر جائے گا اگر اس کے پاس مال ہو۔“ ابنِ مثنیٰ نے اس سنہ میں (قتادہ کے شیخ) نصر بن انس کا نام نہیں لیا۔ اور یہ الفاظ ابنِ سوید کے ہیں۔

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ عَتَقَ مِنْ مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ» وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنَّى النَّصْرَ بْنَ أَنَسٍ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ سُوَيْدٍ.

🌞 فائدہ: ”اسی کے مال سے آزاد کیا جائے گا“..... اس کی وضاحت اگلی حدیث میں ملاحظہ ہو۔

باب: ۵- ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت مشقت کرانے کا ذکر کرتے ہیں

(المعجم ۵) - باب مَنْ ذَكَرَ السَّعَايَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ (التحفة ۵)

۳۹۳۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے مملوک کا کوئی حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اسے پورے کو آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔ ورنہ غلام سے محنت کرائی جائے جو اس پر زیادہ سخت اور شاق نہ ہو۔“

۳۹۳۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَهُ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا اسْتَشْعَى الْعَبْدَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ».

۳۹۳۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی نے (مشترک) غلام میرے سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس غلام کی آزادی اس (آزاد کرنے والے) کے مال سے ہوگی بشرطیکہ اس کے پاس مال ہو اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی متوسط قیمت لگائی جائے پھر اس سے اپنے مالک کے لیے

۳۹۳۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهَذَا لَفْظُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّصْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهَيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ



۳۹۳۷- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۳۹۳۴، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۴/ ۲۷۴ من حديث أبي داود به.

۳۹۳۸- تخریج: أخرجه البخاري، العتق، باب: إذا أعتق نصاباً في عبد وليس له مال... الخ، ح: ۲۵۲۷ من حديث يزيد بن زريع، ومسلم، العتق، باب ذكر سعاية العبد، ح: ۱۰۰۳ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

قیمت کے مطابق محنت کرائی جائے جو زیادہ سخت اور بھاری نہ ہو۔“

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ أَوْ شَقِصًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَّاهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قَوَّمَ الْعَبْدُ قِيَمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُشْعِيَ لِصَاحِبِهِ فِي قِيَمَتِهِ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نصر بن علی اور علی بن عبداللہ) دونوں کی روایت میں ہے: [فَاسْتُشْعِيَ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ] جب کہ مذکورہ بالا الفاظ علی بن عبداللہ کے ہیں (کہ ان میں [قَوَّمَ الْعَبْدُ قِيَمَةَ عَدْلٍ] کا بھی بیان ہے۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا: فَاسْتُشْعِيَ غَيْرَ مَشْفُوقٍ عَلَيْهِ. وَهَذَا لَفْظُ عَلِيِّ.

فائدہ: اس حدیث میں ترغیب ہے کہ اپنا حصہ آزاد کرنے والا باقی بھی آزاد کر کے مکمل فضیلت حاصل کرے۔

۳۹۳۹- محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا: ہمیں یحییٰ اور ابن ابو عدی نے سعید بن ابی عمرو سے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۳۹۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَوْسَانَ وَمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اسے روح بن عبادہ نے بسند سعید بن ابی عمرو سے روایت کیا، مگر اس میں محنت کرانے کا ذکر نہیں۔ اسی طرح جریر بن حازم اور موسیٰ بن خلف دونوں نے قنادہ سے بسند یزید بن زریع اس حدیث کے ہم معنی روایت کیا اور ان دونوں نے محنت کرانے کا ذکر کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ لَمْ يَذْكُرِ السَّعْيَةَ. وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَمُوسَىٰ بْنُ خَلْفٍ، جَمِيعًا عَنْ قَنَادَةَ بِإِسْنَادِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَمَعْنَاهُ وَذَكَرَ فِيهِ السَّعْيَةَ.

فائدہ: ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مالک کے لیے باقی حصہ آزاد کرنا ممکن نہ ہو تو غلام ہی سے محنت کرائی جائے۔ تاکہ وہ اپنی قیمت ادا کر کے آزاد ہو جائے۔

۳۹۳۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

باب ۶: ان حضرات کا بیان جو اس حدیث میں غلام سے محنت نہ کرانے کا ذکر کرتے ہیں

(المعجم ۶) - **بَابُ: فِيمَنْ رَوَى أَنَّهُ لَا يُسْتَسْعَى (التحفة ۶)**

۳۹۴۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی (مشترک) مملوک میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس (آزاد کرنے والے) پر غلام کی عادلانہ قیمت لگائی جائے اور وہ اپنے شریکوں کے حصے انہیں ادا کر دے اور اس کی طرف سے غلام کو آزاد کیا جائے۔ ورنہ اس سے جو آزاد ہو گیا سو ہو گیا۔“

۳۹۴۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شُرْكَاءَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ الْعَدْلِ، فَأَعْطَى شُرْكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ أَعْتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ.»

☀️ **فائدہ:** آزاد کرنے والے کو ترغیب و تشویق دی گئی ہے کہ اگر وہ یہ مالی بوجھ برداشت کر سکتا ہے تو کر لے اس میں بڑی فضیلت ہے۔

۳۹۴۱- جناب نافع نے بواسطہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ ایوب کہتے ہیں کہ جناب نافع کبھی تو [فَقَدْ عَتَقَ مِنَّا مَا عَتَقَ] کے لفظ ذکر کرتے اور کبھی نہ کرتے۔

۳۹۴۱- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: «وَكَانَ نَافِعٌ رُبَّمَا قَالَ: «فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ»، وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْهُ.»

۳۹۴۲- ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی۔

۳۹۴۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ایوب نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ حدیث میں یہ جملہ:

قال أيوب: فلا أدري هو في الحديث

۳۹۴۰- **تخریج:** أخرجه البخاري، العتق، باب: إذا أعتق عبدًا بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ح: ۲۵۲۲، ومسلم، العتق، باب: من أعتق شركًا له في عبد، ح: ۱۵۰۱ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۷۷۲/۲.

۳۹۴۱- **تخریج:** أخرجه مسلم، الأيمان، باب من أعتق شركًا له في عبد، ح: ۴۹/۱۵۰۱ بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث إسماعيل بن عليّ به.

۳۹۴۲- **تخریج:** أخرجه مسلم، ح: ۱۵۰۱ عن أبي الربيع سليمان بن الربيع، انظر الحديث السابق، والبخاري، العتق، باب: إذا أعتق عبدًا بين اثنين أو أمة بين الشركاء، ح: ۲۵۲۴ من حديث حماد بن زيد به.



غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

[وَالَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ] نبی ﷺ کا فرمایا ہوا ہے یا نافع کی طرف سے ہے۔

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ شَيْءٍ قَالَهُ نَافِعٌ؟ «وَالَا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

۳۹۴۳- نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اپنے مملوک کا حصہ آزاد کر دیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ اسے پورے کو آزاد کرے اگر اس کے پاس اس کی قیمت کے بقدر مال ہو، اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا وہی حصہ آزاد ہوا (جو کیا گیا)۔“

۳۹۴۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا مِنْ مَمْلُوكٍ لَهُ فَعَلَيْهِ عَتَقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ مَنَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ نَصِيبَهُ».

۳۹۴۴- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابراہیم بن موسیٰ کی (مذکورہ بالا) روایت کے ہم معنی روایت کیا۔

۳۹۴۴- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى [حَدِيثِ] إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى.

۳۹۴۵- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ روایت مالک (۳۹۴۰) کے ہم معنی بیان کیا۔ مگر اس میں: [وَالَا فَقَدَ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ] کا ذکر نہیں۔ اس کی حدیث: [وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ] پر مکمل ہوئی ہے جو اس کے ہم معنی ہے۔

۳۹۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى مَا لَيْكَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «وَالَا فَقَدَ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». انْتَهَى حَدِيثُهُ إِلَى: «وَأَعْتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ» عَلَى مَعْنَاهُ.

۳۹۴۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مشترک غلام میں سے اپنا

۳۹۴۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۳۹۴۲- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۳، ومسلم، ح: ۴۸/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث عبيد الله بن عمر، انظر الحديث السابق، ح: ۳۹۴۲.

۳۹۴۴- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۵، ومسلم من حديث يحيى بن سعيد به، انظر، ح: ۳۹۴۲.

۳۹۴۵- تخریج: أخرجه البخاري، الشركة، باب الشركة في الرقيق، ح: ۲۵۰۳ من حديث جويرية بن أسماء به.

۳۹۴۶- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۵۱/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق: ۳۹۴۱.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

حصہ آزاد کر دیا تو اس کا باقی حصہ بھی اس کے مال سے آزاد کیا جائے گا جبکہ اس کے پاس غلام کی قیمت کے بقدر مال موجود ہو۔“

الرُّهْرِيّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًَا لَهُ فِي عَبْدٍ عَتَقَ مِنْهُ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِذَا كَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ».

۳۹۴۷- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ”جب کوئی غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ صاحبِ وسعت ہو تو اس کی طرف سے غلام کی قیمت لگا کر اسے آزاد کر دیا جائے قیمت لگانے میں کمی کی جائے نہ زیادتی۔“

۳۹۴۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا كَانَ الْعَبْدُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِيْبَهُ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا يُقَوِّمُ عَلَيْهِ قِيَمَةً لَا وَكُسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ يُعْتَقُ».

۳۹۴۸- ابن التلب (ملاقم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے (مشترک) مملوک میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اسے باقی کا ضامن اور ذمہ دار نہیں بنایا تھا۔

۳۹۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ ابْنِ التَّلْبِ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يُضْمَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

امام احمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راوی (ابن التلب) ”تا“ کے ساتھ ہے۔ اور شعبہ رضی اللہ عنہ قدرے تو تلب تھے ”تا“ (دو نقطے والے) کو ”تا“ (تین نقطے والے) سے نمایاں نہ کر سکتے تھے۔

قال أحمد: إنما هو بالناء، يعني التلب، وكان شعبة ألغى لم يبين الناء من الناء.



۳۹۴۷- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۲۵۲۱، ومسلم، ح: ۵۰/۱۵۰۱، بعد، ح: ۱۶۶۷ من حديث سفیان بن عیینة به، انظر الحديث السابق، ح: ۳۹۴۰.  
۳۹۴۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۶۹ من حديث محمد بن جعفر به، وانظر أطراف المسند: ۱/۶۴۸، ح: ۱۳۰۸، وإتحاف المهرة: ۲/۶۵۴، ح: ۲۴۴۹، وجامع المسانيد والسنن لابن كثير: ۲/۳۶۹، ۳۷۰\* ملقاه بن التلب مستور، انظر، ح: ۳۷۹۸.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۷- جو کوئی اپنے کسی محرم رشتہ دار کا

مالک بن جائے

۳۹۴۹- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا جیسے کہ حماد کا خیال ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنے محرم رشتہ دار کا مالک بن گیا ہو تو وہ آزاد ہے۔“

(المعجم ۷) - بَابُ: فَيَمْنُ مَلِكًا ذَا

رَجِمَ مَحْرَمٍ (التحفة ۷)

۳۹۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ مُوسَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ فِيمَا يَحْسِبُ حَمَادٌ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِمَ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ وَعَاصِمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ الْحَدِيثِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يُحَدِّثْ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَقَدْ شَكَّ فِيهِ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محمد بن بکر برسانی نے بواسطہ حماد بن سلمہ قنادہ سے اور عاصم نے بواسطہ حسن بصری سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ حدیث کے مثل روایت کیا۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو صرف حماد بن سلمہ نے (مرفوع یا متصل) بیان کیا ہے اور اس میں اسے شک بھی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① حسن بصری رضی اللہ عنہ کا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہونے میں ائمہ حدیث کا اختلاف ہے۔ تاہم یہ حدیث حسن اور بقول بعض صحیح ہے۔ ② [ذَا رَجِمَ مَحْرَمٍ] سے یہاں مراد باپ، دادا اور اولاد اور ان کی اولاد ہے۔ ان میں ملکیت ثابت ہوتے ہی یہ از خود آزاد ہو جائیں گے، البتہ دیگر رشتہ داروں کے بارے میں اختلاف ہے۔

۳۹۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اپنے

۳۹۴۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ما جاء فيمن ملك ذارحم محرم، ح: ۱۳۶۵، وابن ماجه، ح: ۲۵۲۴ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۷۳، والحاكم: ۲/۲۱۴، ووافقه الذهبي. ۳۹۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۰/۸۹ من حديث أبي داود به \* قتادة ولد بعد شهادة عمر رضي الله عنه بنيف وثلاثين سنة.



۲۸- کتاب العتق

الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِيمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل  
کسی قریبی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہے۔

۳۹۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ مَلَكَ ذَا رَجِيمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ.

۳۹۵۱- جناب حسن (بصری) رضی اللہ عنہ نے کہا: جو کوئی اپنے کسی قریبی محرم رشتہ دار کا مالک بن جائے تو وہ آزاد ہے۔

۳۹۵۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ مِثْلَهُ.

۳۹۵۲- جناب قتادہ نے جابر بن زید اور حسن (بصری) سے اسی کے مثل بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَعِيدٌ أَحْفَظُ مِنْ حَمَّادٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعید حماد کی نسبت زیادہ حفظ والے ہیں۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي عِتْقِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ (التحفة ۸)

باب: ۸- اُمّ ولد کو آزاد کرنا

☀️ فائدہ: ایسی لونڈی جس کے شکم سے اپنے مالک کی اولاد ہو اسے "اُمّ ولد" کہتے ہیں۔

۳۹۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ خَطَّابِ بْنِ صَالِحٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ سَلَمَةَ بِنْتِ

۳۹۵۳- سلامہ بنت معقل بیان کرتی ہیں اور یہ بنو خارجہ قیس عیلان کی خاتون تھیں۔ کہتی ہیں کہ ایام جاہلیت میں میرا چچا مجھے لے کر آیا اور جناب بن عمرو کے ہاتھ بیچ دیا جو ابویسر بن عمرو کا بھائی تھا تو میں نے اس

۳۹۵۱- تخریج: [صحیح] رواہ یونس عن الحسن بہ، أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ح: ۲۰۰۷۹.

۳۹۵۲- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي ۸۹/۱۰ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۲/۶ \* سعيد وقنادة مدلسان وعنعنا.

۳۹۵۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶۰/۶ من حديث محمد بن إسحاق به، وعنن \* وأم خطاب لا تعرف (تقريب).

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

کے بیٹے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا۔ پھر وہ (حباب) فوت ہو گیا تو اس کی بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اب تجھے حباب کے قرضے میں بیچ دیا جائے گا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں بنو خارجہ قیس عیلان کی خاتون ہوں۔ ایام جاہلیت میں میرا چچا مجھے مدینے لایا تھا اور حباب بن عمروؓ جو کہ ابویسر بن عمرو کا بھائی ہے کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے عبدالرحمن بن حباب کو جنم دیا ہے۔ اور اب اس کی بیوی کہہ رہی ہے اللہ کی قسم! تجھے اس (حباب) کے قرضے کی ادائیگی میں فروخت کر دیا جائے گا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”حباب کا ولی اور وارث کون ہے؟“ بتایا گیا کہ اس کا بھائی ابویسر بن عمرو ہے۔ تو آپ نے اس کو بلا بھیجا اور فرمایا: ”اسے آزاد کر دو اور جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے پاس غلام آئے ہیں تو میرے پاس آنا میں تمہیں اس کا عوض دے دوں گا۔“ سلامہ کہتی ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس غلام آئے تو آپ نے ان کو میرے عوض ایک غلام عنایت فرما دیا۔

۳۹۵۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے دور میں ام ولد لونڈیوں کو فروخت کیا تھا پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا دور آیا تو انہوں نے ہمیں منع کر دیا تو ہم رک گئے۔

مَعْقِلِ امْرَأَةٍ مِنْ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ، هَالَتْ: قَدِمَ بِي عَمِّي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرِو أَخِي أَبِي الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ مِنَ الْحُبَابِ ثُمَّ هَلَكَ، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: لَآنَ وَاللَّهِ! تَبَاعِعِينَ فِي دَيْنِهِ، فَأَثْبِتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي امْرَأَةٌ مِنَ خَارِجَةِ قَيْسِ عَيْلَانَ! قَدِمَ بِي عَمِّي الْمَدِينَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَبَاعَنِي مِنَ الْحُبَابِ بْنِ عَمْرِو أَخِي أَبِي الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو، فَوَلَدْتُ لَهُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحُبَابِ، هَالَتْ امْرَأَتُهُ: لَآنَ وَاللَّهِ! تَبَاعِعِينَ فِي دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ وَلِيُّ الْحُبَابِ؟» قِيلَ: أَخُوهُ أَبُو الْيَسْرِ بْنِ عَمْرِو، فَبَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَ: «أَعْتَقُوهَا فَإِذَا سَمِعْتُمْ بَرِيقَ قَدِمِ عَلَيَّ فَاتُّونِي أَعُوْضُكُمْ مِنْهَا». قَالَتْ: فَأَعْتَقُونِي وَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَقِيقٌ فَعَوَّضَهُمْ مِنِّي غُلَامًا.

۳۹۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ قَيْسِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: بَعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا.

۳۹۵۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۱۰/۳۴۷ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۱۸/۱۹، ووافقه الذهبي، ولبعض حديث شاهد عند ابن ماجه، ح: ۲۵۱۷ \* قيس هو ابن سعد.

۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: ام ولد لوٹڈی کو بیچنا جائز ہے، یا نہیں؟ اس میں علماء کی دونوں ہی رائے ہیں۔ کچھ جواز کے قائل ہیں اور کچھ عدم جواز کے۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ احتیاط کے طور پر اس کا عدم جواز ہی راجح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (نیل الاوطار، کتاب العتق، باب ما جاء فی ام الولد) واللہ اعلم۔

(المعجم ۹) - **بَابُ: فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ** باب: ۹- مدبر غلام کی فروخت کا مسئلہ  
(التحفة ۹)

☀️ فائدہ: جب کوئی مالک اپنے غلام یا لوٹڈی کے بارے میں کہہ دے کہ یہ میری وفات کے بعد آزاد ہے تو اسے ”مدبر“ کہتے ہیں۔ (”با“ پر زبر اور شد کے ساتھ)

۳۹۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نے اپنے غلام کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ اس کی وفات کے بعد آزاد ہوگا جب کہ اس کے پاس اس غلام کے سوا کوئی اور مال نہ تھا چنانچہ اس غلام کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسے سات سو یا نو سو میں فروخت کیا گیا۔

۳۹۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَبِيعَ بِسَبْعِمِائَةٍ أَوْ بِتِسْعِمِائَةٍ.

☀️ فائدہ: غلام کے بارے میں یہ وصیت کرنا کہ یہ میری وفات کے بعد آزاد ہوگا بالکل مباح اور جائز ہے۔ مگر وارثوں کے حالات کے پیش نظر اگر وہ بالکل ہی مفلوک الحال ہوں تو ایسی وصیت کو فسخ بھی کیا جاسکتا ہے۔ قاضی اور حاکم کو اختیار ہے کہ وہ اسے فسخ کر دیں۔

۳۹۵۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور مزید کہا..... یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تو اس کی قیمت کا زیادہ حق دار (اور محتاج) ہے جبکہ اللہ عز و جل اس کو آزاد کیے جانے سے بے پروا ہے۔“ (اسے کوئی احتیاج نہیں۔)

۳۹۵۶- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ بَكْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا. رَأَى وَقَالَ يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «أَنْتَ أَحَقُّ بِشَمَنِهِ، وَاللَّهُ أَغْنَى عَنْهُ».

۳۹۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع المدبر، ح: ۲۲۳۰ من حديث إسماعيل بن أبي خالد، ومسلم، الأيمان، باب جواز بيع المدبر، ح: ۹۹۷ بعد، ح: ۱۶۶۸ من حديث عطاء به. ۳۹۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۰۰۱ من حديث الأوزاعي به.

۳۹۵۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو مذکور نامی ایک انصاری نے اپنے غلام کے بارے میں کہہ دیا کہ میری موت کے بعد وہ آزاد ہوگا..... اس غلام کا نام یعقوب تھا..... اور اس انصاری کا اس کے سوا کوئی اور مال نہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس غلام کو بلوایا اور فرمایا: ”اے کون خریدتا ہے؟“ تو جناب نعیم بن عبد اللہ بن نحاس نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا چنانچہ آپ ﷺ نے یہ رقم ابو مذکور کے حوالے کی اور فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ضرورت مند ہو تو چاہیے کہ (خرچ کرنے کی) اپنے سے ابتدا کرے اگر کچھ بچ جائے تو اپنے عیال پر خرچ کرے اگر ان سے بچ رہے تو اپنے قرابت داروں پر خرچ کرے۔“ آپ ﷺ کے الفاظ: [علی ذی قرابتہ] تھے یا: [علی ذی رحمہ] اور اگر بچ رہے تو ادھر ادھر خرچ کر دے۔“

۳۹۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ عَنْ دُبَيْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ مَبْرُورٌ، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ شْتَرِيهِ؟» فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّحَّاسِ بِثَمَانِينَ دِرْهَمًا، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ، فَإِنْ كَانَ فِيهَا فَضْلٌ فَفَعَلَى عِيَالِهِ، فَإِنْ كَانَ لَهَا فَضْلٌ فَفَعَلَى ذِي قَرَابَتِهِ»، أَوْ قَالَ: «عَلَى ذِي رَحْمِهِ، وَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَهُنَا وَهَهُنَا».

**نوٹ** فوائد و مسائل: ① اگر کوئی غلام ”مدر“ کیا چاچکا ہو اور احوال و ظروف اس کی اجازت نہ دیتے ہوں تو اس کی آزادی کو منسوخ کیا جاسکتا ہے اور اس کو فروخت کرنا جائز ہے۔ ② خود ضرورت مند ہوتے ہوئے صدقہ کرنا اگرچہ باعث فضیلت عمل ہے مگر دیکھا جائے کہ کیا ایسے حالات کا مقابلہ کرنا ایسے لوگوں کے لیے ممکن بھی ہے یا نہیں؟

باب: ۱۰- جس نے اپنے غلام موت کے وقت آزاد کر دیے ہوں جبکہ ان کی مجموعی قیمت اس کے تہائی مال سے زیادہ ہو

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِيمَنْ أَعْتَقَ حَبِيدًا لَهُ لَمْ يَلْفُغْهُمُ الثَّلَاثُ (التحفة ۱۰)

۳۹۵۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی وفات کے وقت اپنے چھ غلام

۳۹۵۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

۳۹۵۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزکوة، باب الابتداء في النفقة بالنفس ثم أهله ثم القرابة، ح: ۹۹۷ من حدیث إسماعیل ابن علیہ به، وهو في مستند أحمد: ۳/۳۰۵.

۳۹۵۸- تخریج: أخرجه مسلم، الأیمان، باب من أعتق شركاً له في عبد، ح: ۱۶۶۸ من حدیث حماد بن زید به.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

آزاد کر دیے۔ اس شخص کے پاس ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا۔ تو نبی ﷺ کو جب یہ خبر ملی تو آپ نے اسے بڑی سخت بات فرمائی۔ پھر ان غلاموں کو بلوایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کیا۔ پھر ان میں قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً.

🌞 نوادہ و مسائل: ① ”کتاب الوصایا“ میں یہ گزرا ہے کہ کسی شخص کو اپنے تہائی مال سے زیادہ میں وصیت کرنے کی اجازت نہیں ہے اسی بنیاد پر مذکورہ بالا واقعہ میں اس شخص کی غلط وصیت کو منسوخ کر کے شریعت کے مطابق عمل کیا گیا۔ ② امیر المومنین اور مسلمان عمال کا فریضہ ہے کہ مسلمان عوام الناس کے جملہ امور پر نگاہ رکھیں کہ کہیں بھی شریعت کی مخالفت نہ ہونے پائے۔ ③ غلط وصیت کو منسوخ کر کے شریعت کے مطابق عمل کرنا کرانا چاہیے۔

۳۹۵۹- جناب ابو قلابہ نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ مگر اس میں یہ جملہ نہیں ہے: ”آپ نے اسے بڑی سخت بات فرمائی۔“

۳۹۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَقُلْ: فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيدًا.

۳۹۶۰- جناب ابو زید سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے (اپنی موت کے وقت اپنے غلام آزاد کر دیے) مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں اس کے دفن کیے جانے سے پہلے حاضر ہوتا تو وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جاتا۔“

۳۹۶۰- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، هُوَ الطَّحَّانُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بِمَعْنَاهُ وَقَالَ: يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنَ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ».

🌞 فائدہ: یہ شدید زجر اس ظلم کی بنا پر تھی جو اس نے اپنی وصیت میں اپنے وارثوں پر کیا تھا۔

۳۹۵۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۹۶۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۷۳ من حديث خالد الطحان به \* أبو زيد هو عمرو بن أخطب رضي الله عنه.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

۳۹۶۱- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی موت کے وقت چھ غلام آزاد کر دیے جب کہ اس کا ان کے سوا کوئی اور مال نہ تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ نے ان غلاموں میں قرعہ اندازی کر کے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا۔

۳۹۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ وَأَبِي بَرٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبِيدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَى أَرْبَعَةً.

باب ۱۱:- جس نے اپنے مال دار غلام کو آزاد کیا ہو  
(تو مال کس کا ہوگا؟)

(المعجم ۱۱) - **بَابُ: فِي مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ** (التحفة ۱۱)

۳۹۶۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے غلام آزاد کیا ہو اور اس کے پاس مال بھی ہو تو غلام کا مال غلام ہی کا رہے گا الایہ کہ مالک نے اس کی شرط کر لی ہو (کہ مال اسے نہیں دیا جائے گا۔“)

۳۹۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالَ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ يَشْرِطَهُ السَّيِّدُ».

باب ۱۲:- زنا زادے کو آزاد کرنا؟

(المعجم ۱۲) - **بَابُ: فِي عِتْقِ وُلْدٍ الرَّزَا** (التحفة ۱۲)

۳۹۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زنا زادہ تینوں میں سے سب

۳۹۶۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

۳۹۶۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۷۷ من حديث حماد بن زيد، ومسلم، ح: ۱۶۶۸ من حديث محمد بن سيرين به.

۳۹۶۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، العتق، باب من أعتق عبدًا وله مال، ح: ۲۵۲۹ من حديث ابن وهب، والبخاري، ح: ۲۳۷۹ من حديث نافع به.

۳۹۶۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۴۹۳۰ من حديث جرير، وأحمد: ۳۱۱/۲ من حديث سهيل بن أبي صالح به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۲/۲۱۴، ووافقه الذهبي، وزاد بعض الرواة "إذا عمل بعمل والديه".

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَلَدُ الزَّانَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ» وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لِأَنَّ أُمَّعَ بِسَوْطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ وَلَدُ زَيْنَةَ.

☀️ فائدہ: زنا زادے کا برا ہونا اسی صورت میں ہے جب وہ ماں باپ کی مانند بدکاری جیسے قبیح اعمال کرے۔ ورنہ اس میں اس کا کوئی جرم نہیں اور عام شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ﴿وَلَا تَزُرُ وَازْرَةَ وَزُرْ أُخْرَى﴾ (الأنعام: ۱۵) ”کوئی جان کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ نیز اس حدیث کا سبب ورود ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک منافق رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیا کرتا تھا، تو اس موقع پر آپ کو بتایا گیا کہ وہ زنا زادہ ہے۔ تب آپ نے مذکورہ بالا بات کہی۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (سلسلة الأحادیث الصحيحة للألبانی رحمہ اللہ: حدیث: ۶۷۲)

(المعجم ۱۳) - بَابُ: فِي ثَوَابِ الْعَتِقِ  
(التحفة ۱۳)

۳۹۶۴- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ، عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّبَلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَائِلَةَ بِنَ الْأَشْعَعِ فَقُلْنَا لَهُ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ. فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُضَحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟! قُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: «أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

۳۹۶۳- غرِيفُ بْنُ دَيْلَمِيٍّ كَتَبَ هِيَ كَمَا هِيَ مِنْ حَضْرَتِ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَشْعَعِ كَيْفَ كَتَبَتْ فِي حَدِيثِهَا مِنْ عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّبَلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَشْعَعِ فَقُلْنَا لَهُ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ. فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُضَحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟! قُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: «أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

۳۹۶۳- غرِيفُ بْنُ دَيْلَمِيٍّ كَتَبَ هِيَ كَمَا هِيَ مِنْ حَضْرَتِ وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَشْعَعِ كَيْفَ كَتَبَتْ فِي حَدِيثِهَا مِنْ عَنِ الْغَرِيفِ بْنِ الدَّبَلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا وَائِلَةَ بِنْتِ الْأَشْعَعِ فَقُلْنَا لَهُ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ. فَغَضِبَ وَقَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُضَحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ؟! قُلْنَا: إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ: «أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ».

۳۹۶۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۴۹۰ من حديث ضمرة، والنسائي في الكبرى، ح: ۴۸۹۱ من حديث إبراهيم بن أبي عبلة، وصححه ابن حبان، ح: ۱۲۰۶، والحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۲۱۲، ووافقه الذهبي \* الغرِيفُ حَسَنُ الْحَدِيثِ عَلَى الرَّاجِحِ.

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

ایک ایک عضو آگ سے آزاد فرمادے گا۔“

فائدہ: قتل کے سلسلے میں صرف غلام آزاد کر دینا کافی نہیں ہے۔ البتہ مسلمان غلام کو آزاد کرنے کی مذکورہ فضیلت اور ترغیب صحیح احادیث سے ثابت ہے جیسے کہ اگلے باب میں آ رہا ہے۔ نیز صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے میں اس کا ایک ایک عضو آگ سے بچا دے گا۔“ (صحیح البخاری، العتق، حدیث: ۲۵۱۷)

(المعجم ۱۴) - باب: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ  
(التحفة ۱۴)

باب: ۱۳- کون سی گردن (لوٹڈی) غلام آزاد کرنا زیادہ افضل ہے؟

۳۹۶۵- جناب ابو نجیح سلمی (عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں طائف کے محل کا محاصرہ کیا۔ معاذ (بن ہشام) کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ..... ایک قلعے کا محاصرہ کیا..... اور مفہوم سب کا ایک ہے۔ ابو نجیح نے کہا کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اس کے لیے ایک درجہ ہے۔“ اور پوری حدیث بیان کی۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس مسلمان نے کسی مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک ایک ہڈی کو اس آزاد کردہ کی ایک ایک ہڈی کے بدلے جہنم سے تحفظ اور بچاؤ کا ذریعہ بنا دے گا۔ اور جس عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی ایک ایک ہڈی کو اس کی آزاد کردہ کی ایک ایک ہڈی کے

۳۹۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مُعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ ، عَنْ أَبِي نَجِيحِ السُّلَمِيِّ قَالَ : حَاصِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقَصْرِ الطَّائِفِ . قَالَ مُعَاذٌ : سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ : بِقَصْرِ الطَّائِفِ بِحِصْنِ الطَّائِفِ كُلُّ ذَلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ بَلَغَ بِسَنَمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُ دَرَجَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا فَإِنَّ اللَّهَ جَاعِلٌ وَقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ عَظْمًا مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهِ مِنَ النَّارِ ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً فَإِنَّ اللَّهَ

۳۹۶۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل الجهاد، باب ماجاء في فضل الرمي في سبيل الله، ح: ۱۶۳۸ من حديث معاذ بن هشام بن، وقال: "صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۶۴۵، والحاكم: ۲/۹۵، ۱۲۱، ۳/۵۰، ووافقه الذهبي \* قتادة صرح بالسمع عند ابن المبارك في الجهاد، ح: ۲۱۹، والبيهقي: ۱/۱۶۱ \* أبو نجيح هو عمرو بن سلمة رضي الله عنه.



۲۸- کتاب العتق

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

جَاعِلٌ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا عَظْمًا مِنْ بَدَلِ جَنَمٍ سَمِيحًا وَبِجَاؤِ كَاذِرٍ بِعَدَاةٍ بِنَادِيٍّ»  
عِظَامٌ مُحَرَّرَهَا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

☀️ فائدہ: ① جہاد فی سبیل اللہ میں ایک تیر مارنا ایک گولی چلانا یا ایک گولہ پھینکنا بھی بہت بڑی فضیلت اور درجے کا باعث ہے۔ ② غلام اور لونڈی کو آزاد کرنا فضیلت ہے مگر وہ مسلمان ہو تو بہت زیادہ افضل ہے اور مذکورہ ضمانت حاصل کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

۳۹۶۶- جناب شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ

میں نے حضرت عمرو بن عاصم رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے کسی مسلمان گردن کو آزاد کیا تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کے لیے ندیہ ہوگی۔“

۳۹۶۷- جناب شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں

نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے مذکورہ بالا حدیث معاذ بن ہشام (۳۹۶۵) کے ہم معنی بیان کی..... اور مزید کہا: ”جس شخص نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا وہ اس کے لیے جہنم سے آزادی کا باعث ہوں گی۔ ان کی ہر دو ہڈیوں کو اس کی ایک ہڈی کا عوض بنا دیا جائے گا۔“

۳۹۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ

قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرٍو بْنِ عَبْسَةَ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ» .

۳۹۶۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرْحَبِيلِ بْنِ السَّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ: حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ مَعْنَى مُعَاذٍ إِلَى قَوْلِهِ: «وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَ مُسْلِمًا، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَعْتَقَتْ امْرَأَةً مُسْلِمَةً». وَزَادَ: «وَأَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ



۳۹۶۶- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عزوجل، ح: ۳۱۴۴

من حديث بقیة به، وللحديث شواهد كثيرة، ورواه حريز بن عثمان عن سليمان بن عامر به، أحمد: ۳۸۶/۴.

۳۹۶۷- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه النسائي، الجهاد، باب ثواب من رمى بسهم في سبيل الله عزوجل،

ح: ۳۱۴۶، وابن ماجه، ح: ۲۵۲۲ من حديث عمرو بن مرة به، وأصله عند الترمذي، ح: ۱۶۳۴، السنن منقطع،

وحديث: ۳۹۶۵ یعنی عنہ.

مُسْلِمَتَيْنِ إِلَّا كَانَتَا فِكَأَكُهُ مِنَ النَّارِ يُجْزَى

مَكَانَ كُلِّ عَظْمَيْنِ مِنْهُمَا عَظْمٌ مِنْ عِظَامِهِ» .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَالِمٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ

شُرْحَيْبِلَ، مَاتَ شُرْحَيْبِلُ بِصِفَيْنَ .

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سالم نے شرحبیل سے نہیں سنا، شرحبیل کی وفات صقین میں ہوئی تھی۔

(المعجم ۱۵) - بَابٌ فِي فَضْلِ الْعِتْقِ

فِي الصَّحَّةِ (التحفة ۱۵)

باب: ۱۵- صحت و عافیت کے دنوں میں غلام

آزاد کرنے کی فضیلت

۳۹۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي

حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ عِنْدَ

الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبِعَ» .

۳۹۶۸- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص موت کے وقت آزاد

کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو پیٹ بھر

جانے کے بعد ہدیہ دے۔“

🌟 فائدہ: اگرچہ موت کے قریب تہائی مال تک کا صدقہ یا وصیت کرنا جائز ہے مگر افضل یہ ہے جیسے کہ صحیح بخاری

میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اے اللہ کے رسول! صدقہ کون سا

افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تو اس حال میں صدقہ کرے کہ تو صحت مند ہو، حریص ہو (یعنی زندگی اور مال کا) غنی

رہنا چاہتا ہو اور فقیر ہو جانے سے ڈرتا ہو اور صدقہ کرنے میں سستی نہ کرے کہ جب جان حلق میں آن لگے تو کہنے

لگے کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اس قدر حالانکہ وہ تو (حق وراثت کی وجہ سے) فلاں کا ہو چکا۔“

(صحیح البخاری، الوصایا، حدیث: ۲۷۳۸) قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأُوْرُوْا عَلٰی

اَنْفُسِهِمْ وَاَلُوْا كَمَا بَهِمُ خَصَاصَةً﴾ (الحشر: ۹) ”(اہل ایمان دوسرے حاجت مندوں کو) اپنے سے ترجیح

دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود احتیاج ہوتی ہے۔“

۳۹۶۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الوصايا، باب ماجاء في الرجل يتصدق أو يعتق عند الموت،

ح: ۲۱۲۳ من حدیث سفیان بہ، وقال: "حسن صحیح"، ورواه النسائي، ح: ۳۶۴۴، وصححه ابن حبان،

ح: ۱۲۱۹، والحاكم: ۲/۲۱۳، ووافقه الذهبي، وحسنه الحافظ في الفتح: ۵/۳۷۴، ورواه شعبة عن أبي إسحاق

بہ • أبو حبيبة حسن الحديث على الرجح .

## قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

قرآن مجید بنی نوع انسان کے لیے سرچشمہ ہدایت ہے جو عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اہل عرب اپنے مخصوص احوال و ظروف کے تحت اپنے اپنے قبائلی نظم میں اس قدر پختہ تھے کہ اس دور میں ان کے لیے دوسرے قبیلے کا اسلوب نطق و تکلم اختیار کرنا بھی مشکل ہوتا تھا۔ تو رب ذوالجلال والا کرام نے اپنی کتاب میں یہ آسانی فرمادی کہ ہر قبیلہ اپنی آسانی کے مطابق جو اسلوب چاہے اختیار کر لے۔ اور اسے ”سات حروف“ میں نازل فرمادیا۔ اس سے انہیں اس کے پڑھنے، سمجھنے اور حفظ کرنے میں بہت آسانی رہی اور اس میں اس کتاب کا ”اعجاز“ بھی تھا۔

[أُنزِلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ] ”قرآن کریم سات حروف (قراءتوں اور لہجوں) پر نازل کیا گیا ہے۔“ کی توضیح میں اگرچہ کافی بحث ہے مگر راجح مفہوم یہ ہے کہ جہاں کہیں کسی لفظ یا ترکیب میں کسی قبیلے کے لیے کوئی مشکل تھی وہاں قرآن کو ان کے اسلوب میں نازل فرما کر انہیں اسی میں قراءت کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ یہ مفہوم نہیں کہ ہر آیت یا ہر لفظ سات حروف پر مشتمل ہے۔ مثلاً

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

بقول علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ ایک معنی و مفہوم کے لیے سات حروف تک نازل کیے گئے ہیں مثلاً ایک مفہوم ”آؤ“ کے لیے مختلف الفاظ ہیں هَلُمَّ - اَقْبِلْ - تَعَالَ - اِلَيَّ - قَصْدِي - نَحْوِي - قُرْبِي وغيرہ۔ ان سب کے معنی ایک دوسرے سے از حد قریب ہیں۔

یاد دوسری توجیہ یہ ہے کہ مختلف الفاظ میں بلحاظ ان کے مفرد، ثننی، جمع یا مذکر، مؤنث، مخاطب یا غائب، فعل یا اسم ہونے میں فرق آیا ہے۔ یا بلحاظ اعراب مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے میں یا مقدم مؤخر ہونے میں یا کئی حروف کی کمی بیشی میں ساتھ ساتھ اختلافات ہیں۔ یا بلحاظ نطق و ادائیگی اظہار ادغام، ہمز، تسہیل یا اشام وغیرہ میں اختلاف ہے۔ الغرض ان متنوع اختلافات سے قرآن کے معانی میں بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں اور اس اختلاف کا یہ معنی بھی نہیں کہ ہر قوم یا قبیلہ مضمون قرآن کو اپنی تعبیر دینے میں مختار تھا۔ نہیں بلکہ یہ سب الفاظ و قراءات باسانید صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوئی ہیں اور ابتدائی تین ادوار یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں آزادی سے قراءت ہوتی رہی پھر جب دور عثمانی میں مملکت اسلامیہ کی حدود از حد وسیع ہو گئیں اور عجمی لوگ بھی مسلمان ہو گئے جو ان اختلاف الفاظ کی کہنہ و حقیقت اور سہولت سے آشنا نہ تھے تو ان کے آپس میں تنازعات ہونے لگے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان قراءات کو لغت قریش تک محدود و مخصوص کر دیا جو عرب کی معتبر، یکساں اور مقبول لغت تھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر اجماع کر لیا اور امت ایک بہت بڑے اور سنگین اختلاف سے محفوظ ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔ و رضی اللہ عن عثمان و ارضاء۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۲۹) - کتاب الحُرُوفِ وَالْقِرَاءَاتِ (التحفة ۲۴)

## قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

(المعجم ۱) - باب (التحفة . . .)

۳۹۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ؛ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ﴾ ("خا" کے نیچے زیر کے ساتھ بصیغہ امر پڑھا) "اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔" [البقرة: ۱۲۵].

فوائد ومسائل: ① اس لفظ میں دوسری قراءت "خا" پر زیر یعنی صیغہ ماضی کے ساتھ ہے اور معنی ہیں: "اور لوگوں نے مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لیا۔" ② مقام ابراہیم بیت اللہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے اور اس میں آپ کے قدم نقش ہیں۔

۳۹۷۰- حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا آمَ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ فَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَمَا أَصْبَحَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَرْحَمُ آيَاتِ يَادُدْ لَادِيسِ جِنِّ سِيَّءٍ ذَهُولِ هَوْرٍ بَاتَهَا»

۳۹۶۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحج، باب ماجاء كيف الطواف، ح: ۸۵۶، وح: ۸۶۲، السائي، ح: ۲۹۶۴، وابن ماجه، ح: ۱۰۰۸ من حديث جعفر الصادق به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۳۹۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] تقدم، ح: ۱۳۳۱.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات - قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

اللَّهُ فُلَانًا [كَأَيِّنْ] مِنْ آيَةٍ أَدَّكَرَنِيهَا اللَّيْلَةَ  
كُنْتُ قَدْ أَسْقَطْتُهَا».

☀️ فائدہ: ① یہ حدیث صحیحہ (کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حدیث: ۱۳۳۱) میں گزر چکی ہے۔ اس کے فوائد و مسائل بھی ملاحظہ ہوں۔ اور رسول اللہ ﷺ کو عارضی طور پر بھول کا لاحق ہو جانا ان کے مقام نبوت کے منافی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ہے: «أَنْسَى كَمَا تَنْسُونَ» [جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔] (صحیح البخاری، الصلاة، حدیث: ۳۰۱، وصحیح مسلم، الصلاة، حدیث: ۵۷۲) ② کسی پردہ نشین کی شکل رکھے بغیر اس کی آواز پہچان کر گواہی قبول کرنا جائز ہے۔ اور اسی طرح قاضی نابینا ہو تو اس کا آواز پہچان کر مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات سن کر فیصلے کرنا جائز اور درست ہے۔ مگر کلی نسیان کہ حافظہ ہی خراب ہو جائے نبی کے لیے یہ ناممکن ہے۔ ③ حدیث میں وارد لفظ [كَأَيِّنْ] کئی نسخوں میں "کائن" بروزن "قائم" نقل ہوا ہے اور استدلال یہ ہے کہ قرآن مجید میں وارد ﴿وَكَايِنٌ مِّنْ نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِيثِيُونَ كَثِيرٌ.....﴾ الخ (آل عمران: ۱۳۲) میں ایک قراءت "کائن بروزن قائم" بھی ہے۔ (ترجمہ آیت) "بہت سے نبیوں سے ہمراہ ہو کر بہت سے اللہ والے جہاد کر چکے ہیں انہیں بھی اللہ کی راہ میں تکلیفیں پہنچیں لیکن نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ ست رہے اور نہ دے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں ہی کو چاہتا ہے۔"

۳۹۷۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت کریمہ ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ.....﴾ الخ اس سلسلے میں نازل ہوئی تھی کہ بدر کے دن ایک سرسرا رنگ کا کپڑا گم ہو گیا تھا تو کئی لوگوں نے کہہ دیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لیا ہو۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ.....﴾ الخ ناممکن ہے کہ کوئی نبی خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا تو جو اس نے خیانت کی ہوگی اس کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوگا پھر ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۳۹۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ: حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ [آل عمران: ۱۶۱] فِي قَطِيفَةِ حَمْرَاءَ فَقَدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۳۹۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، ح: ۳۰۰۹ قتیبة به، وقال: "حسن غریب" \* بعض الناس منافقون كما في رواية الواحدی، وللحدیث شواهد عند الواحدی أسباب النزول، ص: ۱۰۷ وغیره، انظر تفسير ابن كثير: ۱/ ۴۳۰ \* خُصَيْفٌ ضعیف.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

قال أبو داود: يَغْلُ مَفْتُوحَةَ الْيَاءِ. امام ابو داود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لفظ [يَغْلُ] "یا" پر زبر کے ساتھ ہے۔

☆ فائدہ: [يَغْلُ] فعل مضارع معلوم (مصدر غلول) کا ترجمہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ جبکہ اس کی دوسری قراءت بصورت مضارع مجہول یعنی "یا" پر پیش اور "غین" پر زبر کے ساتھ ہے۔ اس قراءت میں اس کا ترجمہ ہوگا: "نبی کا یہ مقام نہیں کہ اس کی خیانت کی جائے۔" اگر اسے مصدر اغلال سے سمجھا جائے تو اس کا مفہوم ہوگا: "نبی کا یہ مقام نہیں کہ اس کی طرف خیانت کی نسبت کی جائے۔"

۳۹۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دعائے میں) فرمایا: اَللّٰهُمَّ! اِنِّى سَمِعْتُ اَنْسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اللّٰهُمَّ! اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْهَرَمِ» اے اللہ! میں بخلی اور عاجز کر دینے والے بڑھاپے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

☆ فوائد و مسائل: ① قرآن مجید میں وارد ﴿وَيَا مُرُؤْنَ النَّاسِ بِالْبُخْلِ﴾ (الحديد: ۲۳) "اور وہ لوگوں کو بخلی کی تلقین کرتے ہیں۔" میں لفظ [بُخْلِ] "با" کے پیش اور "خا" کے سکون کے ساتھ ہے۔ جبکہ انصار کی لغت میں یہ لفظ "با" اور "خا" دونوں کے زبر کے ساتھ ہے۔ علاوہ ازیں "با" کے زبر اور "خا" کے سکون اور دونوں کے پیش کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔ ② [هَرَم] عاجز کر دینے والا بڑھاپا کہ انسان از حد عاجز ہو جائے۔ عقل و شعور اور صحت ساتھ چھوڑ جائے اور دوسروں کے لیے بھی بوجھ بن جائے۔

۳۹۷۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: أَخْبَرَنَا حَسْبِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ صِمِّ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُتَنَفِقِ، أَوْ فِي بَنِي الْمُتَنَفِقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثًا، فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: «لَا تَحْسَبَنَّ»

۳۹۷۲- حضرت لقيط بن صبرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی منتفق کا وفد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تھا میں اس میں شریک تھا..... اور حدیث بیان کی..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ "مت سمجھنا" (کہ یہ بکری ہم نے تمہاری خاطر ذبح کی ہے) اور حدیث بیان کی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے [لَا تَحْسَبَنَّ] ("سین" کی زیر سے) فرمایا (زبر کے ساتھ) [لَا تَحْسَبَنَّ] نہیں فرمایا تھا۔

۳۹۷۱- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۵۴۰ مطولاً.

۳۹۷۰- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۴۲.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

☀️ فائدہ: یہ حدیث کتاب الطہارۃ، باب فی الاستنثار، حدیث: ۱۴۲ میں گزر چکی ہے اور یہ کلمہ سورہ آل عمران کی آیت: ۱۸۸ میں ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرُحُونَ بِمَا أَتَوْا.....﴾ میں دونوں طرح پڑھا گیا ہے یعنی سین کے زبر اور زیر کے ساتھ۔

۳۹۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لِحَقِّ الْمُسْلِمُونَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ، فَتَرَلَّتْ : ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [النساء: ۹۴].

۳۹۷۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ؛ ح : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الزُّنَادِ وَهُوَ أَشْبَعُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

۳۹۷۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنی چند کمریاں لیے جا رہا تھا کہ مسلمان اس پر جا پہنچے تو اس نے کہا: ”السلام علیکم“، مگر مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا اور ان چند کمریوں پر قبضہ کر لیا۔ تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ ”اور جو شخص تمہیں سلام کہے اس کے بارے میں یہ مت کہو کہ تو صاحب ایمان نہیں ہے۔ تم دنیا کی زندگانی کے مال کے متلاشی ہو؟“ اس آیت میں انہی چند کمریوں کی طرف اشارہ ہے۔



☀️ فوائد و مسائل: ① اس آیت کریمہ میں یہ لفظ [السلام] الف کے ساتھ اور دوسری قراءت میں الف کے بغیر ہے۔ [سَلَم] کے معنی ہوں گے کہ ”جو شخص تمہاری اطاعت کا اظہار کرے اس کے بارے میں یوں مت کہو کہ تو صاحب ایمان نہیں ہے۔“ ② السلام علیکم کا لفظ اسلامی شعار ہے۔ اس کے بولنے پر اسے جھوٹا سمجھ کر قتل کرنا یا اس کو کافر سمجھنا درست نہیں الا یہ کہ ایسا سمجھنے کی واضح دلیل ہو۔

۳۹۷۵- حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَبِ) ”مؤمنین میں سے (جہاد سے) پیٹھ رہنے والے اس حال میں کہ انہیں کوئی عذر ہو اور جہاد پر جانے والے

۳۹۷۴- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة النساء، باب: ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ ح: ۴۵۹۱، ومسلم، التفسير، باب في تفسير آيات متفرقة، ح: ۳۰۲۵ من حديث سفیان بن عیینة به.  
۳۹۷۵- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۵۰۷، وأخرجه أحمد: ۱۹۰/۵ من حديث عبدالرحمن بن أبي الزناد به.



۲۹- کتاب الحروف والقراءات  
 آیه: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) وَلَمْ يَقُلْ سَعِيدٌ: كَانَ يَقْرَأُ.  
 قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان برابر نہیں ہو سکتے۔ یعنی غَیْر کے زبر کے ساتھ سعید (بن منصور) نے [کان یقرأ] کا لفظ نہیں کہا۔

فائدہ: اس آیت کریمہ میں لفظ [غَیْر] زبر کے ساتھ اہل حرمین نافع ابن عامر اور کسائی کی قراءت ہے اور یہ حال یاسثقی ہے۔ جبکہ ابن کثیر ابو عمر و حمزہ اور عاصم اسے مرفوع پڑھتے ہیں جو کہ قاعدوں کی صفت ہے۔ اور ایک قراءت زبر کے ساتھ بھی ہے مگر شاذ ہے۔ اس صورت میں یہ ”مؤمنین“ کی صفت یا اس سے بدل ہوگا۔

۳۹۷۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ).  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوں قراءت کی [وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ] (پیش کے ساتھ) یعنی سورہ مائدہ کی آیت: ۳۵ میں (وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ..... الح) پڑھا۔

۳۹۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنِي أَبِي: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: (وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ).  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قراءت فرمائی: ﴿ وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ ﴾ (یعنی اُن کو مخفف اور العین کو مرفوع پڑھا۔)

۳۹۷۸- حَدَّثَنَا الثُّمَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُيَزُّ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ قَالَ: قَرَأْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ: ﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ﴾ (ضاد پرفتح کے ساتھ) تو انہوں نے فرمایا: (مِنْ ضَعْفٍ) پڑھو۔ (یعنی

۳۹۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۹ عن محمد بن بلاء، وقال: "حسن غريب" \* الزهري نعتن، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۸۰- تخریج: [ضعيف] انظر الحديث السابق.

۳۹۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الروم، ح: ۲۹۳۶ من حديث مسلم بن مرزوق به، وقال: "حسن غريب"، وللحديث شواهد \* عطية العوفی ضعيف.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

صَعْفٍ ﴿ قَالَ : ( مِنْ ضَعْفٍ ) [ قَرَأْتَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَمَا قَرَأْتَهَا عَلَيَّ ، فَأَخَذَ عَلَيَّ كَمَا أَخَذْتُ عَلَيْكَ .

ضاد پر ضمہ ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اسی طرح پڑھی تھی جیسے کہ تو نے مجھ پر پڑھی ہے تو آپ نے میری گرفت فرمائی جیسے کہ میں نے تمہاری گرفت کی ہے۔

☀️ فائدہ: قرآن مجید کے کلمات بلاشبہ عربی زبان کے ہیں اور ان کو ان کے کسی بھی لہجہ میں پڑھنا جائز ہے۔ مگر مطلوب وہی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمایا ہے۔

۳۹۷۹- جناب عطیہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

۳۹۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى

انہوں نے نبی ﷺ سے (مِنْ ضَعْفٍ) نقل کیا ہے۔ (یعنی ضاد پر ضمہ کے ساتھ۔)

الْقُطَيْبِيُّ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ هَارُونَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (مِنْ ضَعْفٍ) .

۳۹۸۰- عبدالرحمن بن ابی کی روایت ہے کہ

۳۹۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ :

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا) یعنی صیغہ خطاب کے ساتھ۔ جبکہ ہماری معروف قراءت صیغہ غائب کے ساتھ "فَلْيَفْرَحُوا" ہے۔ "کہہ دیجیے کہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔ چنانچہ اسی پر تمہیں/ انہیں خوش ہونا چاہیے۔"

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْلَمَ الْمُنْقَرِيّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَى قَالَ : قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ : (بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا) .

۳۹۸۱- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

۳۹۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :

نبی ﷺ نے قراءت فرمائی: (بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ) یعنی فَلْتَفَرَّحُوا..... اور..... تَجْمَعُونَ..... دونوں صیغہ خطاب کے ساتھ پڑھے۔ جبکہ حفص کی قراءت میں غیب کے صیغے میں "فَلْيَفْرَحُوا" اور "يَجْمَعُونَ" ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُغْبِرَةُ بْنُ سَلَمَةَ : حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَجْلَحِ ، : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَى عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي أَن النَّبِيِّ ﷺ قَرَأَ : (بِفَضْلِ اللَّهِ وَ بِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْتَفَرَّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا تَجْمَعُونَ) .



۳۹۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

۳۹۸۰- تخریج: [حسن] أخرجه ابن جرير في تفسيره: ۸۸/۱۱ من حديث سفیان به، وانظر الحديث الآتي.

۳۹۸۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۲۲/۵ من حديث الأجلح به، وعلقه الترمذي، ح: ۳۷۹۳.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

۳۹۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قراءت کرتے ہوئے سنا: (إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ) یعنی "عمل" فعل ماضی اور "غَيْرٌ" مفعول بہ یعنی منصوب۔

🌞 فائدہ: اس آیت کریمہ میں جمہور کی قراءت یوں ہے: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ﴾ یعنی "عمل" اِنَّ کی خبر مرفوع۔ اور غَيْرٌ اس کی صفت ہے لہذا وہ بھی مرفوع ہے۔ یہ آیت کریمہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کے بارے میں ہے کہ "اس کے عمل صالح نہیں ہیں۔" فعل ماضی میں اس کا ترجمہ ہوگا۔ "اس نے غیر صالح (برے) عمل کیے ہیں۔"

۳۹۸۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ سَلَمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ﴾؟ [هود: ۴۶] فَقَالَتْ: قَرَأَهَا (إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ).

۳۹۸۳- جناب شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت کس طرح پڑھا کرتے تھے: ﴿إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ﴾ تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس کو (إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٍ) پڑھا تھا۔ (یعنی صیغہ ماضی کے ساتھ)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ هَارُونُ النَّحْوِيُّ وَمُوسَى بْنُ خَلْفٍ عَنْ ثَابِتٍ كَمَا قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس روایت کو ہارون نحوی اور موسیٰ بن خلف نے ثابت (بنانی) سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے کہ عبدالعزیز نے کہا ہے۔

۳۹۸۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ

۳۹۸۴- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تو پہلے اپنے آپ سے ابتدا فرماتے اور کہتے:

۳۹۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة هود، ح: ۲۹۳۲ من حديث ثابت الباني به \* حماد هو ابن سلمة.

۳۹۸۳- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق \* أم سلمة هي أسماء بنت يزيد كما قال المحدث المفسر عبد بن حميد رحمه الله.

۳۹۸۴- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء أن الداعي يبدأ بنفسه، ح: ۳۳۸۵ من حديث حمزة الزيات به مختصراً جداً، و صححه الحاكم على شرط الشيخين: ۵۷۴/۲، ورواه مسلم، ح: ۱۷۲/۲۳۸۰ من حديث أبي إسحاق به مطولاً.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

[رحمةُ الله عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى] "اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور موسیٰ پر۔ اگر وہ صبر کر لیتے تو وہ اپنے صاحب (خضر) سے بہت عجب دیکھتے لیکن انہوں نے خود ہی کہہ دیا: اگر اس کے بعد میں آپ سے کوئی سوال کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ مت رکھیں۔ آپ میری طرف سے معذرت کو پہنچ چکے۔" حمزہ الزیات نے لفظ "لذنی" کو طول دے کر یعنی دال کے ضمہ اور نون کی شد کے ساتھ ثقیل کر کے پڑھا۔ (یہ مضمون سورہ کہف آیت: ۷۶ کا ہے۔)

عَبَّاسُ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَا بَدَأَ بِنَفْسِهِ، وَقَالَ: «رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى، لَوْ صَبَرَ لَرَأَى مِنْ صَاحِبِهِ الْعَجَبَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: (إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَذْنِي)» طَوَّلَهَا حَمَزَةٌ.



۳۹۸۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ نے ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَذْنِي﴾ کی قراءت میں "لذنی" کو ثقیل کر کے پڑھا (شد کے ساتھ)

۳۹۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَبْرِيُّ: حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ ابْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَهَا ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنَ لَذْنِي﴾ [الكهف: ۷۶] وَثَقَّلَهَا.

۳۹۸۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے اسی طرح پڑھایا جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں پڑھایا تھا یعنی ﴿فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ﴾ ("حا" پر فتح "میم" پر سکرہ اور اس کے بعد حمزہ۔)

۳۹۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْمِصْبِصِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَقْرَأَنِي أَبِي بْنُ

۳۹۸۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الكهف، ح: ۲۹۳۳ من حديث أمية بن خالد، وقال: "غريب" \* أبو الجارية العبدي قال الترمذي: "مجهول لا يعرف له اسم".  
 ۳۹۸۶- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الكهف، ح: ۲۹۳۴ من حديث محمد بن دينار، وقال: "غريب" تقدم، ح: ۲۳۸۶ \* محمد بن دينار اختلط في آخر عمره.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

كَبَّ كَمَا أَقْرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي عَتَبِ حَمَثَةَ مُخَفَّفَةً.

فائدہ: ابن عامر حمزہ کسائی اور ابوبکر کی قراءت میں یہ لفظ [حامیة] وارد ہے۔ [حمثة] کا معنی ”کچڑ“ اور [حامیة] ”گرم“ کو کہتے ہیں۔ (مزید دیکھیے آئندہ حدیث: ۳۰۰۲)

۳۹۸۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ عَمْرٍو النَّمِرِيُّ: أَخْبَرَنَا هَارُونُ: أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ عِلِّيِّينَ لَيُشْرِفُ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَتُضِيءُ الْجَنَّةُ بِوَجْهِهِ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ».

۳۹۸۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جنت کے اعلیٰ درجات کے حامل اہل علیین کا ایک شخص اوپر سے جنتوں پر جھانکے گا تو جنت اس کے چہرے سے دمک اٹھے گی گویا کوئی چمکتا دمکتا ستارہ ہو۔“

قَالَ: وَهَكَذَا جَاءَ الْحَدِيثُ (دُرِّيٌّ) مَرْفُوعَةً الدَّالِ لَا تُهْمَزُ، «وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعَمَرَ لَمِنْهُمْ وَأَنْعَمًا».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث کی روایت ایسے ہی ہے [دُرِّيٌّ] یعنی دال مضموم اور ہمزہ کے بغیر۔ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما یقیناً انہی میں سے ہیں اور بڑی فضیلت والے ہیں۔

فائدہ: سورہ نور کی آیت کریمہ ﴿كَأَنَّهُهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ﴾ (النور: ۳۵) میں یہ لفظ ”دُرِّيٌّ“ کی معروف قراءت دال کے ضمہ ”را“ اور ”یا“ کی شد کے ساتھ ہے۔ جبکہ حمزہ اور ابوبکر سے دال کے ضمہ اور ہمزہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور ابوعمر اور کسائی دال کے کسرہ اور ہمزہ کے ساتھ۔

۳۹۸۸- حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ

۳۹۸۸- حضرت فروہ بن مُسَيْكٍ عَطِيْفِي رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حدیث بیان کی۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا: اے

۳۹۸۷- تخریج: [سنادہ ضعیف] أخرجه أحمد: ۲۷/۳، ۵۰، والترمذي، ح: ۳۶۵۸، وابن ماجه، ح: ۹۶ من حديث عطية العوفي به، وهو ضعيف مدلس، وقال الترمذي: "حسن"، ورواه مجالد عن أبي الوداك عن أبي سعيد، مجمع الزوائد: ۵۴/۹، وللحديث شواهد ضعيفة.

۳۹۸۸- تخریج: [سنادہ حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة سبأ، ح: ۳۲۲۲ من حديث أبي سامة به، وقال: "غريب حسن".



۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

التَّخَعِّيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ التَّخَعِّيُّ عَنْ قُرْوَةَ  
ابن مُسَيْكٍ الْعُطَيْفِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبِرْنَا عَنْ سَبَبِ مَا هُوَ؟ أَرْضٌ  
أَوْ امْرَأَةٌ؟ قَالَ: «لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ  
وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ، فَتَبَايَعَنَ  
سِتَّةٌ وَتَسَاءَمَ أَرْبَعَةٌ». قَالَ عُثْمَانُ:  
الْعُطْفَانِيُّ مَكَانَ الْعُطَيْفِيِّ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا  
[الْحُسَيْنُ] بْنُ الْحَكَمِ التَّخَعِّيُّ.

۳۹۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ  
وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مَعْمَرٍ الْهُذَلِيُّ  
عَنْ سَفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:  
أَخْبَرَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
إِسْمَاعِيلُ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةٌ فَذَكَرَ  
حَدِيثَ الْوَحْيِ قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى:  
﴿حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَن قُلُوبِهِمْ﴾.

فائدہ: لفظ [فزع] ف کے ضمہ زامشد کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ جبکہ ایک قراءت میں [فزع] مروی ہے۔  
(یعنی "ر" غیر منقوٹ اور "غ" منقوٹ کے ساتھ) ابن عامر اور یعقوب کی قراءت میں (ز منقوٹ کے ساتھ)  
[فزع] بصیغہ ماضی آیا ہے۔

۳۹۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ  
النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ  
الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَذْكُرُ عَنْ  
۳۹۹۰- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے  
وہ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ کی قراءت تھی ﴿بَلَىٰ قَدْ جَاءَ نَكَ  
اَيْتِي فَكَذَّبْتُ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتُ وَكُنْتُ مِنَ

۳۹۸۹- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة سبأ، باب: ﴿حتى إذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال...﴾  
الخ، ح: ۴۸۰۰-۴۷۰۱ من حديث سفیان بن عیینة به \* عمرو هو ابن دينار.  
۳۹۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف].

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ: (بَلَى قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ).

الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ (الزمرة: ۵۹) (یعنی واحد مؤنث مخاطب کے صیغوں میں "کاف" اور "تا" کے کسرہ کے ساتھ۔)

قال أبو داود: هذا مُرْسَلٌ، الرَّبِيعُ لَمْ يُدْرِكْ أُمَّ سَلَمَةَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: یہ حدیث مرسل ہے۔ ربیع (بن انس) نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔

فائدہ: روایت ضعیف الاسناد ہے۔ جمہور کی معروف روایت مذکر کے صیغوں کے ساتھ ہے جن قراءتوں نے مؤنث کے صیغوں کے ساتھ پڑھا ہے وہ لمجاظ لفظ [نفس] ہے جو مؤنث سہمی ہے۔ آیت کریمہ کے معنی ہیں: "ہاں کیوں نہیں۔ بلاشبہ تیرے پاس میری آیات آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا۔"

۳۹۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِيُّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا: (فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ) (الواقعة: ۸۹) (یعنی لفظ روح میں "را" کے ضمہ کے ساتھ۔)

۳۹۹۱- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا: ﴿فَرُوْحٌ وَرَيْحَانٌ﴾ (الواقعة: ۸۹) (یعنی لفظ روح میں "را" کے ضمہ کے ساتھ۔)

فائدہ: جمہور کی معروف قراءت "را" کے فتح کے ساتھ ہے جس کے معنی "راحت اور آرام" کیے جاتے ہیں۔ اگر [رُوْح] "را" کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے: "اس کی روح پھولوں اور نعمتوں میں ہوگی۔" یا "اس کے لیے رحمت، زندگی اور بقا ہوگی اور نعمتیں ہوں گی۔"

۳۹۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ: يَعْنِي

۳۹۹۲- جناب صفوان بن یعلنی اپنے والد یعلنی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ منبر پر کھڑے پڑھ رہے تھے: ﴿وَنَادُوا

۳۹۹۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القراءات، باب من سورة الواقعة، ح: ۲۹۳۸ من حديث مارون بن موسى به، وقال: "حسن غريب".

۳۹۹۲- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة حم الزخرف، باب قوله: ﴿ونادوا يامالك ليقتض علينا ربك﴾ (الإنكم ماكنون)، ح: ۴۸۱۹، ومسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوة والخطبة، ح: ۸۷۱ من حديث سفیان بن عیینة به، وهو في مسند أحمد: ۴/۲۲۳.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

عن عطاء، قال ابن حنبل: لم أفهم جيدًا - عن صفوان - قال ابن عبدة: ابن يعلى عن أبيه قال: سمعت النبي ﷺ على المنبر يقرأ: ﴿وَأَذُوا يَمَلِكُ﴾ [الزخرف: ۷۷].

قال أبو داود: يعني بلا ترخيم.

امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: مقصد ہے کہ ترخیم کے بغیر پڑھا۔ (یعنی اسے مختصر کر کے ”یا مال“ نہیں پڑھا)

🌞 فائدہ: تفسیر روح المعانی (۱۵۸/۱۳) میں ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اور ابن وثاب اور اعمش کی قراءت میں یہ لفظ ترخیم کے ساتھ ”یا مال“ پڑھا گیا ہے۔

۳۹۹۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَرِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) بلا شبيه في رزق دينة والأتوت والاورزور آرهول۔

۳۹۹۳- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھایا ہے (إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ) بلا شبيه میں ہی رزق دینے والا اتوت والا اورزور آرهول۔



🌞 فائدہ: سورة الذاریات کی آیت کریمہ: ۵۸ میں جمہور کی قراءت میں ”إِنِّي أَنَا“ کی جگہ: ”إِنَّ اللَّهَ هُوَ.....“ ہے۔

۳۹۹۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُهَا ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ [القمر: ۱۷] یعنی مُثَقَّلًا.

۳۹۹۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے: ﴿فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ﴾ یعنی ہد کے ساتھ۔ ”بھلا کوئی ہے جو نصیحت پکڑے۔“

قال أبو داود: مَضْمُومَةٌ الْمِيمِ مَفْتُوحَةٌ الدَّالِ مَكْسُورَةٌ الْكَافِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ لفظ میم کے ضمہ وال کے فتح اور کاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۳- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، القراءات، باب ومن سورة الذاریات، ح: ۲۹۴۱ من حدیث اسرائیل به، وقال: 'حسن صحیح'، وللحدیث طرق عند ابن حبان، ح: ۱۷۶۲ وغیره.

۳۹۹۴- تخريج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة اقتربت الساعة، باب تجرى بأعيننا جزاء لمن كان كفره ح: ۴۸۶۹ عن حفص بن عمر، ومسلم، صلوة المسافرین، باب ما يتعلق بالقراءات، ح: ۸۲۳ من حدیث شعبه به.



## ۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

۳۹۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ پڑھ رہے تھے: ﴿أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ الذِّمَارِيُّ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنِّدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ (أَيَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ)

☀️ ملحوظہ: جمہور کی روایت میں ہمزہ کے بغیر ہے اور [یحسب] کا لفظ شامی حمزہ اور عاصم کی قراءت میں سین کے فتح کے ساتھ اور دوسروں کے ہاں کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنی آیت: ”کیا وہ سمجھتا ہے کہ بے شک اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا؟“

۳۹۹۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ : جناب ابو قلابہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُؤْتَقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ) (الفجر: ۲۶-۲۵) یعنی (يُعَذِّبُ) اور (يُؤْتَقُ) مجہول صیغوں کے ساتھ۔

قال أبو داود: بعضهم أذخَلَ بَيْنَ خَالِدٍ وَأَبِي قِلَابَةَ رَجُلًا . امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض راویوں نے خالد اور ابو قلابہ کے درمیان ایک راوی کا اضافہ کیا ہے۔

۳۹۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ : أَنْبَأَنِي مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ مَنْ أَقْرَأَهُ مَنْ أَقْرَأَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ) نے بتایا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا۔ یا کہا..... مجھے اس شخص نے پڑھایا جس کو اس شخص نے پڑھایا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا تھا: (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ) (ذال کے زیر، یعنی مجہول صیغے کے ساتھ۔)

۳۹۹۵- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۱۶۹۸ من حديث عبد الملك الذماری به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۷۳، والحاكم: ۲/۲۵۶، وتعقبه الذهبي، والصواب أنه حسن.

۳۹۹۶- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/۷۱ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲/۲۵۵، وقال: "والصحابي الذي لم يسمه في إسناده قد سماه غيره: مالك بن الحويرث"، ووافقته الذهبي.

۳۹۹۷- [تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات - قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عاصم، اعمش، طلحہ بن مصرف، ابو جعفر یزید بن قعقاع، شیبہ بن نصاح۔ نافع بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن کثیر داری، ابو عمرو بن العلاء، حمزہ زیات، عبد الرحمن اعرج، قتادہ، حسن بصری، مجاہد، حمید اعرج، عبد اللہ بن عباس اور عبد الرحمن بن ابوبکر یہ سبھی حضرات رضی اللہ عنہم «لَا يُعَدَّبُ وَلَا يُوثِقُ» پڑھتے ہیں ("زال" اور "ثا" کے کسرۃ یعنی معروف صیغے کے ساتھ) مگر مرفوع حدیث میں (يُعَدَّبُ) "زال" کے فتح کے ساتھ مروی ہے۔

[قال أبو داؤد: قرأ عاصمٌ والأعمشُ وطلحَةُ بنُ مصرفٍ وأبو جعفرِ يزيدُ بنُ القَعْقَاعِ وشيبَةُ بنُ نصاحٍ ونافعُ بنُ عبدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ اللَّهِ بنُ كَثِيرِ الدَّارِيِّ وَأَبُو عَمْرٍو بنُ العَلَاءِ وَحَمزَةُ الرِّيَّاتِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجُ وَقَتَادَةُ وَالْحَسَنُ البَصْرِيُّ وَمُجَاهِدٌ وَحَمِيدُ الأَعْرَجِ وَعَبْدُ اللَّهِ بنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بنُ أَبِي بَكْرٍ: (لَا يُعَدَّبُ وَلَا يُوثِقُ) إِلَّا الْحَدِيثَ الْمَرْفُوعَ فَإِنَّهُ يُعَدَّبُ بِالْفَتْحِ].

۳۹۹۸- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ اس میں جبریل اور میکال کا ذکر تھا تو آپ نے (ان کے تلفظ میں) "جبرائیل اور میکائل فرمایا۔"

۳۹۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بنُ العَلَاءِ أَنَّ مُحَمَّدَ بنَ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عن الأعمشِ، عن سَعْدِ الطَّائِيِّ، عن عَطِيَّةِ العَوْفِيِّ، عن أَبِي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدِيثًا ذَكَرَ فِيهِ جِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَقَالَ: «جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ».

۳۹۹۹- محمد بن خازم نے بیان کیا کہ جناب اعمش کی مجلس میں جبرائیل اور میکائل کے تلفظ کی بحث چل پڑی تو اعمش نے بند سعد طائی عطیہ عوفی سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صورت پھونکنے والے فرشتے (اسرافیل) کا ذکر کیا اور فرمایا: "اس کی دائیں جانب "جبرائیل" اور

۳۹۹۹- حَدَّثَنَا زَيْدُ بنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ خَازِمٍ قَالَ: ذَكَرَ كَيْفَ قَرَأَهُ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ الأعمشِ، فَحَدَّثَنَا الأعمشُ عن سَعْدِ الطَّائِيِّ، عن عَطِيَّةِ العَوْفِيِّ، عن أَبِي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاحِبَ

۳۹۹۸- تخريج: [سناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۹/۳ من حديث الأعمش به \* عطية العوفي ضعيف.

۳۹۹۹- تخريج: [ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه أحمد: ۹/۳ عن أبي معاوية محمد بن خازم الضرير به.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات ..... قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

الصُّورِ فَقَالَ: عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ مِيكَائِيلُ.

اس کی بائیں جانب ”میکائیل“ ہیں۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ خَلْفٌ: مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً لَمْ أَرَفِعِ الْقَلَمَ عَنْ كِتَابَةِ الْحُرُوفِ مَا أَعْيَانِي شَيْءٌ مَا أَعْيَانِي جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيلُ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ خلف کہتے ہیں: چالیس سال ہونے کو آئے ہیں کہ میں نے لکھنے سے قلم نہیں اٹھایا ہے مگر مجھے جو الجھن ”جبریل اور میکائیل“ کے ضبط میں ہوئی ہے کسی اور کلمہ میں نہیں ہوئی۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ جبریل کے تلفظ میں نولغات ہیں: ① ② جبریل: جیم کی زیر اور زبر کے ساتھ۔ ③ جبرئیل: جیم پر زبر ہمزہ کی زیر اور لام مشدود۔ ④ جبرائیل: را کے بعد الف۔ ⑤ جبرائیل: الف کے بعد دو ”یا“ ⑥ جبرئیل: را کے بعد ہمزہ اور یا۔ ⑦ جبرئیل: جیم اور را کی زبر ہمزہ کی زیر اور لام مخفف۔ ⑧ ⑨ جبرین: جیم پر زبر اور زیر اور آخر میں نون۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (تہذیب الأسماء واللغات للنووی)

۴۰۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَرَبَّمَا ذَكَرَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَقْرُونَ ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ [الفاتحة: ۴]، وَأَوَّلُ مَنْ قَرَأَهَا (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) مَرْوَانَ.

۴۰۰۰- جناب زہری رضی اللہ عنہ بسا اوقات ابن مسیب سے روایت کرتے تھے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ پڑھا کرتے تھے (سورہ فاتحہ میں مالک بروزن قائل۔) اور مروان سب سے پہلا شخص ہے جس نے یہ (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ) پڑھا۔ (الف کے بغیر بروزن فاعل۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ، وَ[مِنْ] الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ، عَنِ أَبِيهِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سند زہری عن انس اور زہری عن سالم عن ابیہ کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ ”مالک“ کا معنی صاحب ملکیت اور ”ملک“ کا معنی بادشاہ ہے۔

۴۰۰۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى

۴۰۰۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۸ من حديث عبدالرزاق به معلقاً، وعند الزهري عن أنس \* الزهري عنن.

۴۰۰۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، القراءات، باب في فاتحة الكتاب، ح: ۲۹۲۷ من حديث

۲۹- کتاب الحروف والقراءات قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

ﷺ کی قراءت کا ذکر کیا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ- مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ آپ اپنی قراءت میں ایک ایک لفظ علیحدہ علیحدہ کر کے پڑھتے تھے۔

الأَمْوِيُّ : حَدَّثَنِي أَبِي : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ أَوْ كَلِمَةً غَيْرَهَا ، قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ ○ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ﴿يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةَ آيَةً .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے: قدیم قراءت (سلف کی قراءت) ﴿مالك يوم الدين﴾ ہی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ : الْقِرَاءَةُ الْقَدِيمَةُ : ﴿مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ [الفتاحه : ٤] .

🌞 فائدہ: یہ روایت سداضعیف ہے، تاہم معاصیح ہے، کیونکہ دیگر صحیح احادیث میں یہی چیز بیان ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی قراءت میں چاہیے کہ ہر آیت پر وقف کیا جائے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے۔ انتہائی تیز پڑھنا اور آیات پر وقف نہ کرنا سنون طریقے کے خلاف ہے۔

۳۰۰۲- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر بیچھے بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ گدھے پر سوار تھے اور سورج غروب ہونے والا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: [فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةَ] ”یہ ایک گرم چشمے میں غروب ہوتا ہے۔“

٤٠٠٢- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ : كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ وَالشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا ، فَقَالَ : «هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَغْرُبُ هَذِهِ؟» قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : «فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةَ» .

❖ يحيى بن سعيد بن أبان الأموي به، وقال: "غريب، وليس إسناده بمتصل"، وللحديث شواهد، وحديث أحمد: ٢٨٨/٦ يغني عنه، وليس فيه "بسم الله".

٤٠٠٢- تخريج: أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر، ح: ٣١٩٩، ح: ٤٨٠٢، ٤٨٠٣، ومسلم، الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ح: ١٥٩ من حديث إبراهيم التيمي به.

۲۹- کتاب الحروف والقراءات

قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان

☀️ فائدہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور سورہ کہف آیت: ۸۶ میں مذکور [عَيْنٍ حَمِئَةٍ] کی دوسری قراءت [عَيْنٍ حَامِيَةٍ] ہے۔ (دیکھیے گزشتہ روایت: ۳۹۸۲)

۴۰۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى: حضرت واہلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور چبوترے پر تشریف لائے جو مہاجرین کے لیے مخصوص تھا تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا کہ قرآن کریم کی کون سی آیت سب سے بڑی ہے؟ آپ نے فرمایا: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ (یعنی آیت الکرسی)

۴۰۰۳- حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ مَوْلَى ابْنِ الْأَسْقَعِ، رَجُلٌ صِدْقٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ ابْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَهُمْ فِي صُفَّةِ الْمُهَاجِرِينَ، فَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ: أَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَلْحَى الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سَنَةٌ وَلَا نَوْمٌ﴾ [البقرة: ۲۵۵].

☀️ فوائد و مسائل: ① آیت الکرسی اپنی فضیلت اور تاثیر کے لحاظ سے سب سے بڑی ہے ورنہ طوالت میں آیت مُدَانِيَه ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَيْتُمْ بَدِينِ...﴾ [البقرة: ۲۸۲] اس سے زیادہ لمبی ہے۔ ② قرآن مجید سارا ہی اللہ عزوجل کی جانب سے ہے مگر مضامین کے اعتبار سے بعض آیات کو دوسری پر فضیلت حاصل ہے۔ ③ لفظ [الْقَيُّوم] میں دوسری قراءت [الْقِيَام] اور [الْقِيَم] بھی منقول ہے۔

۴۰۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمَنْقَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ [يوسف: ۲۳] فَقَالَ شَقِيقٌ: إِنَّا نَقْرُؤُهَا (هَيْتَ لَكَ) يَعْنِي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ:

۴۰۰۴- جناب شقیق سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا: ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ ("ہا" پر زبر کے ساتھ) شقیق نے کہا ہم اسے ﴿هَيْتَ لَكَ﴾ پڑھتے ہیں (یعنی "ہا" کے نیچے زبر کے ساتھ) تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جیسے مجھے پڑھایا گیا اسی طرح پڑھنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۴۰۰۳- [تخریج: أخرجه الطبراني من حديث ابن جريج به، (تفسير ابن كثير: ۱/ ۴۵۱)، وسنده ضعيف، وله شاهد تقدم، ح: ۱۶۶۰.]

۴۰۰۴- [تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة يوسف، باب قوله: ﴿ورأودته التي هو في بيتها عن نفسه...﴾ الخ، ح: ۴۶۹۲ من حديث الأعمش به.]

۲۹- کتاب الحروف والقراءات ..... قرآن کریم کی بابت لہجوں اور قراءتوں کا بیان  
أَقْرَأُهَا كَمَا عَلَّمْتُ أَحَبَّ إِلَيَّ .

☀️ فائدہ: سورہ یوسف کی آیت: ۲۳ میں مذکورہ بالا کلمے کی یہ دو قراءتیں وارد ہیں۔ جمہوری قراءت ﴿هَيْتَ لَكَ﴾  
”ہا“ پر زبر کے ساتھ ہے اور یہ عزیز مصر کی بیوی کا بول ہے جو اس نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا تھا معنی:  
”لو آ جاؤ۔“

۴۰۰۵- جناب شقیق سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ لوگ یہ آیت کریمہ ﴿وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ پڑھتے ہیں (یعنی ”ہا“ کی زیر کے ساتھ) تو انہوں نے کہا: بلاشبہ مجھے اسی طرح پڑھنا زیادہ محبوب ہے جیسے کہ مجھے سکھا یا گیا ہے ﴿وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ (یعنی ”ہا“ پر زبر کے ساتھ)

۴۰۰۵- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ: إِنَّ أَنَا سَا يَقْرَؤُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: (وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ) فَقَالَ: إِنِّي أَقْرَأُ كَمَا عَلَّمْتُ أَحَبَّ إِلَيَّ ﴿وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ﴾ .

☀️ فائدہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے معلم خود رسول اللہ ﷺ تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اسی بے مثل اطاعت کی بنا پر ہی اللہ عزوجل کی طرف سے انہیں ”رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ“ کا لقب ملا ہے۔

۴۰۰۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے بنو اسرائیل سے فرمایا: ﴿أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ﴾ (البقرة: ۵۸) یعنی ”تغفر لکم“ کے ضمہ سے بصیغہ واحد مؤنث غائب مجہول۔

۴۰۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: (أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ تَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ)»

☀️ فائدہ: جمہوری معروف قراءت [تَغْفِرْ لَكُمْ] ہے (یعنی ”نون“ کے فتح سے بصیغہ جمع متکلم۔) اس صورت میں معنی ہوں گے۔ ”سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو جاؤ اور لفظ [حِطَّةٌ] پکارتے جاؤ ہم تمہاری خطا میں معاف کر دیں گے۔“

۴۰۰۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق .

۴۰۰۶- تخریج: [صحیح] \* سندہ حسن، وله شاهد في صحيفة همام، ح: ۱۱۶، ومن طريقه أخرجه البخاري، ح: ۳۴۰۳، ومسلم، ح: ۳۰۱۵ .

۲۹- کتاب الحروف والقراءات  
 ۴۰۰۷- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: جعفر بن مسافر نے ابن ابی فدیك سے  
 حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے اپنی سند سے  
 بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کیا۔

۴۰۰۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ  
 حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں یہ  
 عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ آیات پڑھ کر سنا میں ﴿سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا﴾  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ عَلَيْنَا: ﴿سُورَةُ أَنْزَلْنَاهَا  
 وَفَرَضْنَاهَا﴾ [النور: ۱].

- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي مُخَفَّفَةً - امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے (فَرَضْنَاهَا  
 حَتَّى آتَى عَلَيَّ هَذِهِ الْآيَاتِ. کی) تخفیف سے پڑھا حتی کہ ان آیات پر  
 پہنچے (جن میں سیدہ عائشہ طیبہ کی براءت کا مضمون ہے۔)

فائدہ: یہ آیت سورہ نوری ابتدا میں ہے اس میں "فَرَضْنَاهَا" جمہور کی معروف قراءت ہے اور معنی ہیں: "ہم نے اسے فرض کیا ہے۔" جبکہ ابن کثیر اور ابو عمر کی قراءت میں "رأ" کی تشدید کے ساتھ [فَرَضْنَاهَا] ہے اور مفہوم ہے: "ہم نے اسے خوب واضح اور مفصل بیان کیا ہے۔"

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۰) - كِتَابُ الْحَمَامِ (التحفة ۲۵)

### حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

🌞 فائدہ: پہلے زمانے میں شہروں میں بالخصوص مشرق وسطیٰ میں مخصوص انداز سے اجتماعی غسل خانے بنائے جاتے تھے جہاں موسم کے مطابق پانی وغیرہ مہیا ہوتا تھا اور بعض ایسی بیماریاں جو ماش اور غسل سے قابل علاج ہوتیں ان کا علاج بھی کیا جاتا تھا۔ ان میں مرد عورتیں سبھی آتے تھے اور پردے کا کوئی خیال نہ رکھا جاتا تھا۔ اسلام نے مرد و زن کے اختلاط اور بے پردگی کو حرام قرار دیا اور ان اجتماعی غسل خانوں کی بابت بھی اصلاحی ہدایات بیان فرمائیں۔ ذیل کے ابواب اور احادیث کا تعلق انہی اصلاحات سے ہے۔

(المعجم ۱) [بَابُ الدُّخُولِ فِي الْحَمَامِ]  
(التحفة ۱)

باب ۱- حمام میں جانے کا بیان

۴۰۰۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :  
حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ  
أَبِي عُدْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَهَى عَنْ دُخُولِ الْحَمَامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ  
لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَيَازِرِ .

۴۰۰۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے  
کہ رسول اللہ ﷺ نے حمامات (اجتماعی اور عوامی غسل  
خانوں) میں جانے سے منع فرمایا۔ مگر بعد میں مردوں کو  
اجازت دے دی کہ چادر باندھ کر جا سکتے ہیں۔ (دوسروں  
کے سامنے عریاں نہ ہوں۔)

۴۰۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ :  
۴۰۱۰- جناب ابویلیح (عامر بن اسامہ رضی اللہ عنہ) سے

۴۰۰۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، ح: ۲۸۰۲، وابن  
ماجه، ح: ۳۷۴۹ من حديث حماد بن سلمة به، وقال الترمذي: "وإسناده ليس بذاك القاتم" \* أبوعدرة حسن  
الحديث، والسند قاتم، والحمد لله .

۴۰۱۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في دخول الحمام، ح: ۲۸۰۳ من حديث  
شعبة به، وقال: "حسن"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۷۵۰ .



## ۳۰- کتاب الحمام

حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

روایت ہے کہ شام کی کچھ عورتیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں۔ انہوں نے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اہل شام میں سے ہیں۔ انہوں نے کہا: شاید تم اس علاقے کی ہو جہاں کی عورتیں حمامات میں جاتی ہیں؟ عورتوں نے کہا: ہاں! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آگاہ ہو! بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ”جو کوئی عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے مابین جو (عزت و کرامت کا) پردہ ہے اس کو پھاڑ دیتی ہے۔“

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَمُنُّ أَنْتَنَّ؟ قُلْنَ: مِنْ أَهْلِ الشَّامِ. قَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُورَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَامَاتِ؟ قُلْنَ: نَعَمْ. قَالَتْ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَخْلَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِلَّا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ جریر کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ مگر جریر نے ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ (مرسل بیان کیا)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ، وَهُوَ أَتَمُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَرِيرٌ أَبَا الْمَلِيحِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

🌞 نوآند و مسائل: ① مسلمان عورت کا اپنے گھر سے باہر پردے کے بارے میں غفلت برتنا حرام ہے اسی لیے ان کا عمومی غسل خانوں میں جانا حرام ہے۔ اسی پر موجودہ دور کی ایک مصیبت اور فتنہ ”بیوٹی پارلروں“ کو قیاس کیا جاسکتا ہے۔ ② عورت اور اللہ کے مابین پردہ پھٹ جانے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنی عزت و کرامت کو از خود داؤ پر لگا دیتی ہے اور رسوا دزلیل ہونے سے کسی طرح نہیں بچ سکتی۔

۴۰۱۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب تمہارے لیے عجم کے علاقے فتح ہوں گے اور تم وہاں ایسے گھر وندے پاؤ گے جنہیں ”حمامات“ کہا جاتا ہوگا۔ تو مردان میں ہرگز نہ جائیں الا یہ کہ چادریں باندھ کر (باپردہ ہو کر جائیں)

۴۰۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ الْعَجَمِ،

۴۰۱۱- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب دخول الحمام، ح: ۳۷۴۸ من حديث عبدالرحمن بن زياد الإفريقي به، وهو ضعيف، تقدم، ح: ۲۷۰۰۶۲ وعبدالرحمن بن رافع ضعيف.

۳۰- کتاب الحمام ..... حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

وَسَتَجِدُونَ فِيهَا بِيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ ، فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِالْأُزْرِ وَامْتَعَوْهَا النِّسَاءُ إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءً .

اور عورتوں کو ان سے منع کرنا سوائے اس کے کہ کوئی بیمار ہو یا نفاس میں ہو۔“

(المعجم . . .) - باب النَّهْيِ عَنِ التَّعَرِّيِ (التحفة ۲)

باب: ..... عریاں اور برہنہ ہونا حرام ہے

۴۰۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَفِيلٍ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الْعَرَزِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ يَعْلَى : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبُرَازِ بِلَا إِزَارٍ ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : «إِنَّ اللَّهَ حَيِّيٌّ سَيِّئٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسُّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ» .

۳۰۱۲- حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک کھلی جگہ میں کپڑا باندھے بغیر نہا رہا تھا تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ”اللہ عزوجل انتہائی حیا والا اور پردہ پوش ہے، حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے، سو تم میں سے جب کوئی غسل کرنے لگے تو پردہ کر لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① کھلی جگہ میں بے لباس ہو کر غسل کرنا حرام ہے۔ واجب ہے کہ کپڑا باندھ کر نہائے۔ حتیٰ کہ میت کو عریاں کرنا بھی جائز نہیں۔ ② داعی حضرات پر واجب ہے کہ جب لوگوں میں اور معاشرے میں کوئی خلاف شرع بات دیکھیں تو اس پر لوگوں کو متنبہ کریں۔ ③ اللہ عزوجل کے اسمائے حسنیٰ و صفات علیا میں سے ایک ”بستیر“ بھی ہے۔ (س کی زیوررت کی شد کے ساتھ۔) یعنی ”بندوں کے عیوب کی بہت زیادہ پردہ پوشی کرنے والا۔“

۴۰۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ : حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

۳۰۱۳- صفوان بن یعلیٰ اپنے والد سے وہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۴۰۱۲- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الغسل، باب الاستتار عند الغسل، ح: ۴۰۶ من حديث عبدالله بن محمد بن نفيل به، وانظر الحديث الآتي \* عطاء ويعلى بن أمية بينهما صفوان بن يعلى كما تقدم، ح: ۱۸۱۹ .

۴۰۱۳- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الغسل، باب الاستتار عند الغسل، ح: ۴۰۷ من حديث الأسود بن عامر به، ورواه أسباط بن محمد عن عبد الملك بن أبي سليمان به، (النكت الظراف: ۱۱۵/۹) .

۳۰- کتاب الحمام - حمامات (اجتماعی غسل خانوں) سے متعلق مسائل

قال أبو داود: الأول أتم. امام ابو داود رحمہ اللہ نے کہا: پہلی روایت زیادہ کامل ہے۔

۴۰۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَرَهْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ  
جَرَهْدٌ هَذَا مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، أَنَّهُ قَالَ:  
جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَنَا وَفَخِذِي مُتَكَشِّفَةً  
فَقَالَ: «أَمَا عَلِمْتُمْ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ؟»  
۴۰۱۳- جناب زرعد اپنے والد عبدالرحمن بن جرہد  
سے روایت کرتے ہیں اور یہ جرہد رضی اللہ عنہما صحابہ صفہ میں  
سے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے  
ہاں بیٹھے ہوئے تھے اور میری ران نکلی ہو رہی تھی تو آپ  
نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران قابل ستر ہوتی  
ہے۔“ (یعنی اسے چھپانا چاہیے۔)

☀️ فائدہ: مرد کی ران ستر میں شامل ہے اس لیے چاہیے کہ کھیل وغیرہ میں لمبا جا نگلیا پہنا جائے۔ اسی طرح تنگ اور  
جسم پر تنگ لباس یا جس سے جسم بھٹکتا ہو بھی جائز نہیں۔

۴۰۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ  
الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ  
قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ،  
عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَكْشِفْ فَخِذَكَ وَلَا  
تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ».  
۴۰۱۵- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا ہے: ”اپنی ران کو نہنگ مت کر اور کسی دوسرے کی  
ران کو مت دیکھ کر زندہ ہو یا مردہ۔“

قال أبو داود: هذا الحديث فيه نكارة. امام ابو داود فرماتے ہیں اس حدیث میں ضعف ہے۔

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے، تاہم یہ بات صحیح ہے کہ عذر شرعی کے بغیر ران نکلی کرنا یا کسی کی ران دیکھنا جائز نہیں۔

(المعجم ۲) - بَابُ: فِي التَّعْرِي  
(التحفة ۳)

۴۰۱۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں

۴۰۱۴- تخريج: [حسن] وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۲۷۹۷ وغيره، وصححه ابن حبان،  
ح: ۳۵۳، وعلقه البخاري قبل، ح: ۳۷۱.

۴۰۱۵- تخريج: [ضعيف جداً] تقدم، ح: ۳۱۴۰، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۲۲۸ من حديث أبي داود به، والحديث  
السابق يغني عنه.

۴۰۱۶- تخريج: أخرجه مسلم، الحيض، باب الاعتناء بحفظ العورة، ح: ۳۴۱ من حديث يحيى بن سعيد بن أبان

(ایک بار) ایک بھاری پتھر اٹھائے چلا جا رہا تھا کہ میرا کپڑا گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اپنے اوپر کپڑا لے لو اور رہنے ہو کر مت چلو۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: حَمَلْتُ حَجْرًا ثَقِيلًا فَبَيْنَا أَمْشِي فَسَقَطَ عَنِّي، يَعْنِي ثَوْبِي، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذْ عَلَيْكَ ثَوْبَكَ وَلَا تَمْشُوا عُرَاةً».

۳۰۱۷- جناب بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا

(معاویہ بن حیدہ) سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں ہمارے ستروں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، کیا اختیار کریں اور کیا چھوڑیں؟ (یعنی کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟) آپ نے فرمایا: ”اپنی شرمگاہ (اور ستر) کی حفاظت کرو، صرف بیوی یا لونڈی سے اجازت ہے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب لوگ آپس میں ملے جلے بیٹھے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا: ”جہاں تک ہو سکے کوئی تیرا ستر ہرگز نہ دیکھے۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے جب کوئی اکیلا ہو تو؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کی نسبت اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔“

۴۰۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى نَحْوَهُ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَوْرَاتُنَا مَا تَأْتِي وَمَا نَذُرُ؟ قَالَ: «أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: «إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرِيَنَّهَا أَحَدٌ فَلَا يَرِيَنَّهَا». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: «اللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ مِنَ النَّاسِ».

فائدہ: تنہائی میں بھی بلاوجہ رنگا ہو بیٹھنا ناجائز ہے اور تعجب ہے کہ ہمارے ہاں کے جاہل اور بدعتی و مشرک لوگ ننگ دھڑنگ بے دین اور بے شعور لوگوں کو ولی اللہ سمجھتے ہیں۔ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

۳۰۱۸- جناب عبد الرحمن بن ابوسعید خدری اپنے

۴۰۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

الأُموي به .

۴۰۱۷- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في حفظ العورة، ح: ۲۷۹۴ من حديث بهز بن حكيم به، وقال: "حسن"، وعلقه البخاري قبل، ح: ۲۷۸، ورواه ابن ماجه، ح: ۱۹۲۰.

۴۰۱۸- تخريج: أخرجه مسلم، الحيض، باب تحريم النظر إلى العورات، ح: ۳۳۸ من حديث ابن أبي فديك به.

والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مرد کسی دوسرے مرد کا ستر نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی دوسری عورت کا ستر دیکھے۔ نہ کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے۔“

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ  
الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،  
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،  
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَنْظُرُ  
الرَّجُلُ إِلَى عُرْيَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى  
عُرْيَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى  
الرَّجُلِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ  
إِلَى الْمَرْأَةِ فِي تَوْبٍ».

🌞 نوادہ و مسائل: ① بلا ضرورت شرعی کسی مرد کو دوسرے مرد کا اور کسی عورت کو دوسری عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے۔ اسی طرح کسی مرد کا اجنبی عورت کو یا کسی عورت کا اجنبی مرد کے ستر کو دیکھنا اور بھی زیادہ حرام اور قبیح ہے۔ ② بلا ضرورت دو مردوں یا دو عورتوں کا ایک کپڑے میں لیٹنا جائز نہیں، خواہ کپڑے بھی پہنے ہوئے ہوں۔ حتیٰ کہ بچے جب دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں تو انہیں علیحدہ لٹانے اور سلانے کا حکم ہے، بستر یا چار پائیاں کم ہوں تو ان کا ازالہ کیا جائے۔



۴۰۱۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ یا کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ہرگز نہ لیٹے، مگر بیٹا یا باپ ہو تو جائز ہے۔“ راوی نے کہا کہ تیسری بات بھی ذکر کی تھی جو میں بھول گیا۔

۴۰۱۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى :  
أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا  
مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ  
الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ  
الطُّفَاوَةِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: «لَا يُفْضِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ، وَلَا  
امْرَأَةٌ إِلَى امْرَأَةٍ، إِلَّا إِلَى وَلَدٍ أَوْ وَالِدٍ».  
قَالَ: وَذَكَرَ الثَّلَاثَةَ فَتَسَيَّبَهَا.

## لباس کی اہمیت اور احکام و مسائل

اسلام شرم و حیا اور عفت و عصمت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ شرم و حیا کی حفاظت کے لیے اسلام نے نظام ستر و حجاب انسانیت کو دیا ہے، لباس جہاں زیب و زینت کا باعث ہے وہاں شرم و حیا کی حفاظت میں مؤثر ترین ہتھیار بھی ہے، لہذا اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ان مقاصد کے حصول کے لیے لباس پہننے کا حکم دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيۡنَتَكَ مِمَّا لَدُوۡنَكَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اے اولاد آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کرو۔“ اس لیے ہر وہ لباس جو شرم و حیا کی ضمانت فراہم کرے اور حسن و جمال کا باعث بنے اس کو پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان دو خوبیوں والے لباس کی بدولت مسلم امت دوسرے لوگوں پر ممتاز دکھائی دیتی ہے۔ دوسری کوئی بھی تہذیب یا مذہب اسلامی نظام حیا اور لباس جیسا منفرد اور اعلیٰ نظام پیش کرنے سے قاصر ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يٰۤاٰدَمُ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلٰيۡكَمۡ لِبَاسًا يُّوَارِيۡ سَوَاتِيۡكُمۡ وَ رِیۡشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِكَ خَیۡرٌ﴾ (الأعراف: ۳۲) ”اے نبی آدم! بے شک ہم نے تمہارے لیے ایسا لباس پیدا کیا ہے جو تمہاری

شرم گاہیں چھپاتا ہے اور زینت کا باعث بھی ہے اور تقوے کا لباس یہ اس سے بڑھ کر ہے۔“  
 محسن انسانیت، رحمتِ دو عالم ﷺ نے اپنی امت کو لباس کے متعلق شاندار آداب سکھائے ہیں جنہیں اختیار کر کے مسلمان حسن و آرائش، شرم و حیا کی حفاظت اور اخروی سعادت حاصل کر سکتا ہے، ان سنہری آداب کو ملحوظ رکھنا ہر مسلمان کی خوش بختی ہے۔ جبکہ ان آداب کو ترک کر کے اقوام مغرب کی نفس پرستی کی پیروی کرنا اور ان جیسا لباس زیب تن کرنا، ان جیسی شکل و شاہت اختیار کرنا، سراسر گمراہی اور ضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔ آمین۔

تاجدارِ مدینہ ﷺ کی زبانِ اقدس سے ارشاد ہونے والے چند آداب درج ذیل ہیں:

① مسلمانوں کا لباس دو بنیادی ضروریات کے لیے ہوتا ہے۔ ستر پوشی اور زینت کا اظہار، لہذا ایسا لباس جو فخر و مباہات یا غرور و تکبر کی علامت سمجھا جاتا ہو یا جس سے ستر پوشی کی ضرورت پوری نہ ہوتی ہو اسے پہننا غلط اور ناجائز ہوگا۔ ارشادِ نبوی ہے: [كُلُّوْا وَاَشْرَابُوْا وَاَلْبَسُوْا وَ تَصَدَّقُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَّلَا مَخِيْلَةٍ] (سنن ابن ماجہ، اللباس، حدیث: ۳۶۰۵، وعلقہ البخاری فی اول کتاب اللباس، و مسند احمد: ۱۸۲/۲) ”کھاؤ، پیو، پہنو اور صدقہ خیرات کرو مگر اسراف اور تکبر کیے بغیر۔“

② مردوں کے لیے سونا اور ریشمی لباس پہننا حرام ہے۔ جبکہ عورتوں کے لیے یہ دونوں چیزیں حلال ہیں، لہذا وہ اپنی زیب و زینت کے لیے انہیں استعمال کر سکتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: [حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ عَلٰى ذُكُوْرٍ اُمَّتِيْ وَاُحِلَّ لِاِنَاثِهِمْ] (جامع الترمذی، اللباس، باب ماجاء فی الحریر والذهب للرجال، حدیث: ۱۷۲۰) ”میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کر دیا گیا ہے اور عورتوں کے لیے حلال ہے۔“

③ لباس کو اتنا لمبا رکھنا کہ وہ زمین پر گھسٹتا رہے یہ تکبر اور بڑائی کی علامت ہے۔ لہذا ایسا لباس پہننا بھی حرام قرار دے دیا گیا۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: [مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبِيِّنِ مِنَ الْاَزَارِ فِي النَّارِ] (صحیح البخاری، اللباس، باب ما اسفل من الكعبين فهو في النار، حدیث: ۵۷۸۷) ”جو کپڑا گھٹنوں سے نیچے چلا جائے وہ جہنم میں لے جاتا ہے۔“

④ شریعتِ اسلامی نے اپنے پیروکاروں کے لیے سفید لباس کو پسند کیا ہے جو وقار کی علامت ہے، ارشادِ نبوی



ہے: [الْبَسُوا الْبِيضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَيْنَا فِيهَا مَوْتَاكُمْ] (جامع الترمذی)  
 الأدب، باب ماجاء فی لبس البیاض، حدیث: ۲۸۱۰) ”سفید لباس پہنؤ، یہ زیادہ پاک صاف ہوتا ہے  
 اور اپنے مردوں کو اسی میں کفن دو۔“

① مسلمان عورتوں کو ایسا لباس پہننے کا حکم دیا گیا ہے جو زیادہ سادہ، زیادہ باحیا اور زیادہ باوقار ہو۔ لہذا مغرب  
 زدہ فیشن کی پیروی میں تنگ و چست باریک اور شفاف لباس پہننا مسلمان عورتوں کے لیے جائز نہیں۔  
 ایسا لباس پہننے والیوں کو خصوصاً رسول اکرم ﷺ نے ڈرایا ہے۔ ارشاد گرامی ہے: ”جہنم کے دو گروہ میں  
 نے نہیں دیکھے (یعنی ابھی نمودار نہیں ہوئے) ان میں ایک گروہ وہ عورتیں ہیں جو لباس پہننے کے باوجود نکلی  
 ہوں گی۔ (نہایت باریک اور شفاف لباس زیب تن کریں گی جن سے اعضاء واضح نظر آئیں گے)۔ یہ  
 عورتیں جنت کی خوشبو تک نہ پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو دور دور تک آئے گی۔ (صحیح مسلم،  
 اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات..... الخ، حدیث: ۲۱۲۸)

② اسلامی لباس کا ایک اہم اصول مردوزن کے لباس میں نمایاں فرق کا ہونا ہے۔ لہذا جو مرد عورتوں جیسا یا  
 عورتیں مردوں جیسا لباس پہنتی ہیں ان کے لیے سخت وعید وارد ہے۔

③ سونے کی انگوٹھی، چین یا گھڑی وغیرہ پہننا مردوں کے لیے حرام ہے۔ البتہ چاندی استعمال کر سکتا ہے۔

④ ایسا تنگ اور بند لباس پہننا جس میں سے بوقت ضرورت ہاتھ باہر نہ نکل سکیں، منع ہے۔

⑤ ایک جوتا پہن کر چلنا منع ہے۔

⑥ لباس یا جوتا وغیرہ پہنتے وقت دائیں طرف سے پہننا شروع کرے اور اتار تے وقت بائیں جانب سے  
 شروع کرے۔

⑦ نیا لباس پہنتے وقت اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے شکر کے اظہار کے لیے دعا پڑھنا چاہیے۔

⑧ مسلمان بھائی کو نیا لباس پہننے دیکھ کر مسنون دعا دینی چاہیے۔

⑨ کنگھی کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا اور سر کے درمیان سے مانگ نکالنا سنت ہے۔





## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۱) - كِتَابُ اللَّبَاسِ (التحفة ۲۶)

لباس سے متعلق احکام و مسائل

باب ۱- نیا لباس پہننے تو کون سی دعا پڑھے؟

(المعجم ۱) [بَابُ مَا يَقُولُ: إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا

جَدِيدًا] (التحفة ۱)

۴۰۲۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۰۲۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ:

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا حاصل کرتے تو اس کا نام لیتے یعنی قیص یا پگڑی وغیرہ اور یہ دعا پڑھتے: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ» "اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے، تو نے مجھے یہ پہنایا ہے، میں تجھ سے اس کی خیر اور بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بھلائی کا جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے، میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔"

أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ: إِمَّا قَمِيصًا أَوْ عِمَامَةً، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ».

ابونضرة نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو اسے یوں دعا دی جاتی: «تُبَلِي وَ يُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى» "اللہ کرے تم اسے خوب (استعمال کر کے) پرانا کرو اور اللہ اس کے بعد اور بھی عنایت فرمائے۔"

قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا لَبَسَ أَحَدُهُمْ ثَوْبًا جَدِيدًا قِيلَ لَهُ: تَبَلِي وَ يُخْلِفُ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۰۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ما يقول إذا لبس ثوبًا جديدًا، ح: ۱۷۶۷ من

حدیث عبد اللہ بن المبارک بہ، وقال: "حسن غریب صحیح".



نئے لباس سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① نیا کپڑا پہننے پر مذکورہ بالا دعا پڑھنا مستنون اور مستحب ہے۔ اسی طرح کپڑا پہننے والے کو بھی دعائی جائے۔ ② کپڑا ہو یا کوئی اور چیز..... ہر ایک میں بھلائی اور برائی کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ کپڑے میں بھلائی یہ ہے کہ انسان کے لیے ستر اور زینت ہو۔ موسم کے مطابق مفید ہو۔ انسان اسے پہن کر خیر کے کاموں میں مشغول ہو تو یہ اس کی بھلائی ہے اور اس کے برخلاف میں اس کی برائی ہے۔ مزید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اسے پہن کر دکھلا داکرے اور اتراتا پھرے تو اور بھی قبیح ہے۔

۴۰۲۱- مسدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں عیسیٰ

۴۰۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى

بن یونس نے بیان کیا بواسطہ تجریری کے انہوں نے اپنی

ابنُ يُونُسَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

سند سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا۔

۴۰۲۲- مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا

۴۰۲۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

ہمیں محمد بن دینار نے بیان کیا بواسطہ تجریری کے انہوں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ

نے اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عبدالواہب ثقفی نے اپنی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ لَمْ

سند میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور

بَذَرَ فِيهِ أَبَا سَعِيدٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ:

حماد بن سلمہ نے کہا: عن الجريري عن ابى العلاء

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عن النبي ﷺ۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حماد بن سلمہ اور (عبدالواہب)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالثَّقَفِيُّ

ثقفی دونوں کا سماع ایک جیسا ہے۔ (دونوں مرسل بیان

سَمَاعُهُمَا وَاحِدٌ.

کرتے ہیں۔)

۴۰۲۳- جناب سہل اپنے والد معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۴۰۲۳- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْمَرْجِ: حَدَّثَنَا

سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي

شخص کھانا کھانے کے بعد یوں دعا کرے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ

أَيُّوبَ عَنِ أَبِي مَرْحُومٍ، عَنِ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ

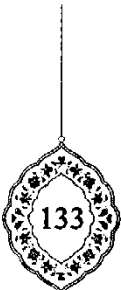
۴۰۲۱- [حسن] انظر الحديث السابق .

۴۰۲۲- [حسن] انظر الحديثين السابقين .

۴۰۲۳- [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول إذا فرغ من الطعام، ح: ۳۴۵۸ من حديث

يهذاه بن يزيد به، وقال: 'حسن غريب'، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۲۸۵، وصححه الحاكم: ۱۹۲/۴، ۱۹۳، ورده

الذمعي، وقال: 'أبو مرحوم ضعيف، وهو عبدالرحيم بن ميمون' \* أبو مرحوم حسن الحديث، وثقه الجمهور .



نئے لباس سے متعلق احکام و مسائل

الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ [”حمداً للذي جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور بغیر میری کسی کوشش و قوت کے مجھے یہ رزق عنایت فرمایا۔“ تو اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“ فرمایا: ”اور جو کوئی کپڑا پہنے پھر یہ دعا کرے: [الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ] ”حمداً للذي جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور بغیر میری کسی کوشش اور قوت کے مجھے یہ عنایت فرمایا۔“ تو اس کے اگلے اور پچھلے (سب) گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔“

ابن أنس، عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: «مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ». قَالَ: «وَمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ حدیث حسن درجے کی ہے، مگر اس میں [وَمَا تَأَخَّرَ] ”پچھلے گناہ“ کے الفاظ صحیح نہیں ہیں۔

(علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ) ② کھانا کھا کر اور لباس پہننے ہوئے مذکورہ بالا یا دوسری مسنون دعائیں پڑھنا انتہائی مستحب عمل ہے۔ اس سے یہ نعمتیں انسان کے لیے بابرکت ہو جاتی ہیں اور بندہ ان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ مزید انعامات ربانی کا مستحق قرار پاتا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم: ۷) ”اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔“



(المعجم ۲) - بِبَابِ: فِي مَا يُدْعَى لِمَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا (التحفة ۲)

باب ۲- نیا لباس پہننے والے کو دعا دینا

۴۰۲۴- حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید بن عامر

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی دھاری دار اونچی چادر بھی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کا زیادہ حق دار کون ہے؟“ تو صحابہ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔“ اسے لایا گیا تو یہ آپ نے اسے اوڑھادی۔ پھر

۴۰۲۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ

الْأَذْيَبِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَيْتْ بِكِسْوَةٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ صَغِيرَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ تَرَوْنَ أَحَقَّ بِهَذِهِ»، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «إِثْنُونِي بِأُمَّ خَالِدٍ»، فَأَتَيْتُ بِهَا

۴۰۲۴- تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب الخميصة السوداء، ح: ۵۸۲۳ من حديث إسحاق بن سعيد به.

فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ: «أَبْلِي وَأَخْلِقِي»  
 مَرَّتَيْنِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عِلْمٍ فِي الْخَمِيصَةِ  
 أَحْمَرَ أَوْ أَضْفَرَ وَيَقُولُ: «سَنَاهَ سَنَاهَ يَا أُمَّ  
 خَالِدٍ!» وَسَنَاهَ فِي كَلَامِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ.  
 فرمایا: [أَبْلِي وَ أَخْلِقِي] ”اللہ کرے تم سے خوب پہنو  
 اور پرانا کرو۔“ آپ نے یہ دو بار فرمایا۔ اور آپ ﷺ  
 اس چادر کی سرخ یا زرد دھاریاں دیکھنے لگے اور فرماتے  
 جاتے تھے: [سَنَاهَ سَنَاهَ يَا أُمَّ خَالِدٍ] اور یہ لفظ حبشی  
 زبان میں ”خوبصورت“ کے معنی میں آتا ہے۔ (یعنی

بہت خوبصورت بہت خوبصورت ہے اے ام خالد!)

فائدہ: ① نیا کپڑا پہننے والے کو مذکورہ دعا دینا مسنون اور مستحب ہے۔ اس میں ضمنا کپڑا پہننے والے کے لیے  
 صحت و عافیت اور لمبی زندگی کی دعا ہے کہ وہ اس سے خوب استفادہ کرے حتیٰ کہ وہ پرانا ہو جائے۔ روایت میں مذکور  
 صیغہ مؤنث کے لیے ہیں۔ مذکر کے لیے یوں بھی کہے جاسکتے ہیں: [أَبْلِي وَ أَخْلِقِي]

باب: ۳- قیس پہننے کا بیان

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

(التحفة ۳)

۳۰۲۵- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام کپڑوں میں سے قیس زیادہ  
 پسند تھی۔

۴۰۲۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى :

أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ  
 ابْنِ خَالِدِ الْحَنْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ،  
 عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقَمِيصُ.

۳۰۲۶- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا

کہ رسول اللہ ﷺ کو قیس سے بڑھ کر اور کوئی کپڑا زیادہ  
 پسند نہیں تھا۔

۴۰۲۶- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ :

خَبَرَنَا أَبُو ثَمِيلَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمُؤْمِنِ  
 بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،  
 عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ تَوْبُّ أَحَبَّ  
 لِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَمِيصٍ.

۴۰۲۵- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في القميص، ح: ۱۷۶۲ من حديث الفضل بن

وسلى به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۲۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۲۴۱، والآداب، ح: ۷۳۶ من حديث

في داود به.



☀️ فائدہ: اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چادر اوڑھنے کی نسبت قمیص میں پردہ زیادہ ہوتا ہے اور چادر کی طرح اسے

پینے اور سنبھالنے کا اہتمام بھی نہیں کرنا پڑتا۔ واللہ اعلم۔

۴۰۲۷- حضرت اسماء بنت یزید بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین (آپ کے) پینچے (گئے) تک ہوا کرتی تھی۔

۴۰۲۷- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ: كَانَتْ يَدُكُمْ قَمِيصِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّسْغِ.

باب: ۴- قبائین (پینچے) کا بیان

(المعجم ۴) - باب ما جاء في الأقبية

(التحفة ۴)

۴۰۲۸- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبائین تقسیم کیں مگر مخرمہ کو کچھ نہ دیا۔ تو مخرمہ نے کہا: اے بیٹے! چلو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلتے ہیں۔ تو میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا: اندر جاؤ اور آپ ﷺ کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے آپ کو بلایا تو آپ تشریف لے آئے اور آپ انہی قبائوں میں سے ایک اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ میں نے تمہارے لیے چھپا رکھی تھی۔“ پس مخرمہ نے اسے دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا مخرمہ راضی ہے۔“ قتیبہ نے سند میں ”ابن ابی ملیکہ“ کہا اور اس کا نام نہیں لیا۔

۴۰۲۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ بْنُ مَوْهَبِ الْمَعْنَى أَنَّ اللَّيْثَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَةَ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بَنِي! انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ فَاذْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: «حَبَابُتُ هَذَا لَكَ»، قَالَ: فَظَنَرُ إِلَيْهِ. - زَادَ ابْنُ مَوْهَبٍ: مَخْرَمَةُ، ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: «[أ]رَضِي مَخْرَمَةَ» قَالَ قُتَيْبَةُ: عَنْ

۴۰۲۷- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في القمص، ح: ۱۷۶۵ من حديث معاذ

ابن هشام به، وقال: "حسن غريب".

۴۰۲۸- تخريج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب: كيف يقبض العبد والمتاع؟ ح: ۲۵۹۹، ومسلم، الزكوة، باب إعطاء المولفة ومن يخاف على إيمانه... الخ، ح: ۱۰۵۸ عن قتيبة به.

بن أبي مُلَيْكَةَ، لَمْ يُسَمِّهِ.

فائدہ: رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ضروریات اور ان کا مزاج خوب سمجھتے تھے اور ان کا بخوبی خیال رکھتے تھے۔ آج بھی اور تاقیامت تمام امت کے لیے بالعموم اور مذہبی و دینی رہنماؤں کے لیے بالخصوص اپنے رفقاءے کار کے لیے بھی رسول اللہ ﷺ کی ذات بہترین نمونہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: ۲۱)

باب:- شہرت والا لباس پہننا

(المعجم . . .) - بَابُ: فِي بُنْسِ

الشُّهْرَةِ (التحفة ۵)

۴۰۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت

۴۰۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى:

ہے (آپ ﷺ نے) فرمایا: ”جس نے شہرت والا لباس پہنا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اسی جیسا لباس پہنائے گا۔“ ابوعوانہ سے مزید روایت ہوا ہے: ”پھر اس کے لیے اس میں آگ بھڑکے گی۔“

حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ الشَّامِيِّ، عَنْ ابْنِ مُمَرٍّ، قَالَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ: يَرْفَعُهُ قَالَ: «مَنْ لَبَسَ شُهْرَةَ أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبًا مِثْلَهُ» زَادَ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ: «ثُمَّ لَهَبٌ فِيهِ النَّارُ».

۴۰۳۰- مسدود نے ابوعوانہ سے روایت کیا کہ (اللہ

۴۰۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

اسے قیامت کے روز) ”ذلت کا لباس پہنائے گا۔“

عَوَّانَةَ قَالَ: «ثَوْبٌ مَذْلُومٌ».

فائدہ: ”لباس شہرت“ سے مراد ایسا لباس ہے جس کے رنگ یا مخصوص تراش وغیرہ کی وجہ سے وہ دوسروں سے منفرد اور نمایاں نظر آئے لوگ اس کو خاص نظروں سے دیکھیں اور پہننے والا اس کی وجہ سے اترانے اور تکبر کرنے لگے تو ایسا لباس ”لباس شہرت“ کہلاتا ہے جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا بالخصوص جب وہ غیر مسلموں کا لباس ہو تو اس کا استعمال کرنا اور بھی قبیح ہے لہذا اس نیت سے اس قسم کا لباس پہننا شرعاً ناجائز اور حرام ہوگا۔ واللہ اعلم.

۴۰۲۹- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب من لبس شهرة من الثياب، ح: ۳۶۰۷ من حديث أبي

رأته، وللحديث شواهد.

۴۰۳۰- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس

اون اور بالوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۳۱- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہوا۔“

۴۰۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي مُنِيبِ الْجُرَشِيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① غیر مسلموں کا لباس جو ان کا مذہبی اور قومی شعار ہو مسلمانوں کے لیے اس کو اختیار کرنا حرام

ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مخصوص عادات کا بھی یہی حکم ہے۔ جس میں ان کی تہذیب و ثقافت اور ان کی عیدوں اور تہواروں میں شراکت وغیرہ سبھی شامل ہیں۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب ”اقتضاء الصراط المستقیم“ اس موضوع میں ایک ممتاز اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔ اس کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ ”فکر و عقیدے کی گمراہیاں اور صراط مستقیم کے تقاضے“ کے نام سے دارالسلام کے زیر اہتمام چھپ چکا ہے۔ ② یہ حدیث اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ اہل ایمان اور اہل اسلام کسی بھی معاملے میں کافروں، مشرکوں، منافقوں اور بدعتی حضرات کی مشابہت نہ کریں۔ وہ معاملہ دین کا ہو یا دنیا کا۔ الایہ کہ اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو۔ اسی طرح دین سے دور محض دنیا دار اور بے دین لوگوں کی مشابہت سے بھی بچنا ضروری ہے۔ اسی میں ہماری فلاح و نجات ہے۔ واللہ اعلم۔



(المعجم ۵) - بَابُ: فِي بُسِ الصُّوفِ وَالشَّعْرِ (التحفة ۶)

۴۰۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے جبکہ آپ بالوں کی بنی ہوئی کجاووں جیسے نقش والی سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

۴۰۳۲ (أ) - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ وَحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُضْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ.

اور حسین نے سند یوں بیان کی [حدیثنا یحییٰ بن

وقال حسین: حدیثنا یحییٰ بن زکریّا.]

۴۰۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵۰/۲ عن أبي النضر به مطولاً \* عبد الرحمن بن ثابت حسن الحديث، وتابعه الأوزاعي في مشكل الآثار: ۸۸/۱.

۴۰۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۱ من حديث ابن أبي زائدة به.

قیمتی لباس سے متعلق احکام و مسائل

ذکر یا [یعنی ابن ابی زائدہ کی بجائے اصل نام و نسب ذکر کیا۔

۴۰۳۲- حضرت عقبہ بن عبد سلمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لباس مانگا تو آپ نے مجھے کتان کے دو کپڑے عنایت فرمائے۔ پھر میں نے اپنے آپ کو دیکھا تو میں اپنے ساتھیوں میں عمدہ لباس والا تھا۔

۴۰۳۲ (ب) - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّبِيعِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السَّلْمِيِّ قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي.

۴۰۳۳- جناب ابو بردہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے مجھ سے کہا: اے بیٹے! اگر تم ہمیں دیکھتے جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور ہم پر بارش ہو جاتی تو تم مجھے کہہ دو کہ ہم سے بھیزوں کی سی بو آتی ہے۔

۴۰۳۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبِي: يَا بُنَيَّ! لَوْ رَأَيْتُنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ.

امام ابو داؤدؒ نے کہا: مقصد ہے کہ اون کے لباس کی وجہ سے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْني مِنَ لِبَاسِ الصُّوفِ]

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اون کا لباس پہننا جائز ہے، لیکن اگر نیت یہ ہو کہ لوگوں کے سامنے اپنی ”صوفیت“ کا اظہار ہو تو یہ ریا ہے اور حرام ہے۔

باب: ..... قیمتی لباس پہننا

(المعجم . . .) [ - باب لبس المرقع ] (التحفة . . .)

۴۰۳۴- حضرت انس بن مالکؓ سے روایت

۴۰۳۴ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ:

۴۰۳۲ ب- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۸۵/۴ من حديث إسماعيل بن عياش به، وصرح بالسماع، مسند الشاميين: ۴۱۵/۲، ح: ۱۶۱۰ \* عقيل بن مدرک روى عنه جماعة، ولم يوثقه غير ابن حبان فيما أعلم.

۴۰۳۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: في لبس الصوف، ح: ۲۴۷۹ من حديث أبي عوانة، وابن ماجه، ح: ۳۵۶۲ من حديث قتادة به، وهو مدلس، ولم أجد تصريح سماعه.

۴۰۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الدارمي، ح: ۲۴۹۷ عن عمرو بن عون، وأحمد: ۲۲۱/۳ من حديث عمارة به، وقال أحمد في عمارة بن زاذان: "يروى عن أنس أحاديث مناكير".



۳۱- کتاب اللباس

موٹا لباس پہننے کا بیان

أخبرنا عُمَارَةُ بْنُ زَادَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً أَخَذَهَا بِثَلَاثَةِ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا، أَوْ ثَلَاثِ وَثَلَاثِينَ نَاقَةً فَقَبِلَهَا.

ہے کہ شاہ ذی یزن (بنو حمیر) نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک حُلّہ (کپڑوں کا جوڑا) ہدیہ بھیجا جو اس نے تینتیس اونٹوں یا اونٹنیوں کے بدلے میں خریدا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔

🌟 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ اس لیے یہ سارا واقعہ ہی مشکوک ہے۔

۴۰۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اشْتَرَى حُلَّةً بِبِضْعَةِ وَعِشْرِينَ قَلُوصًا فَأَهْدَاهَا إِلَى ذِي يَزَنَ.

۴۰۳۵- اسحاق بن عبد اللہ بن حارث نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیس سے کچھ اوپر اونٹیاں دے کر ایک جوڑا خریدا اور پھر ذی یزن کی طرف ہدیہ بھیج دیا۔

🌟 فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ تاہم عمدہ اور قیمتی لباس..... اگر اسراف کی حد تک نہ پہننا ہو اور دوسرے لوگوں پر برائی کا اظہار نہ ہو تو مباح ہے اور بالخصوص جب اللہ کی نعمت مال کا اظہار اور شکر کرنا مقصود ہو۔

(المعجم . . .) - باب لِبَاسِ الْغَلِيظِ  
(التحفة ۷)

باب: ..... موٹا لباس پہننا

۴۰۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةَ، الْمَعْنَى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءَ مِنَ التَّيْبِ يُسْمَوْنَهَا الْمَلْبَدَةَ، فَأَقْسَمَتْ بِاللَّهِ! إِنَّ

۴۰۳۶- حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں ایک موٹا تہبند دکھایا جیسے کہ یمن میں بنتے ہیں اور ایک اونٹنی چادر جسے ”مَلْبَدَةُ“ کہتے ہیں (بوجہ بیوند لگے ہونے کے یا موٹا ہونے کے اسے ملبدہ کہا گیا ہے) انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی اور کہا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ان دو کپڑوں میں ہوئی تھی۔

۴۰۳۵- تخريج: [إسناده ضعيف] \* على بن زيد بن جدعان ضعيف، والسند مرسل \* إسحاق بن عبدالله بن الحارث تابعي.

۴۰۳۶- تخريج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس . . . الخ، ح: ۲۰۸۰ من حديث سليمان بن المغيرة به، وعلقه البخاري، ح: ۳۱۰۸.

۳۱۔ کتاب اللباس

خز کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قِيَصَ فِي هَذَيْنِ التَّوْبَتَيْنِ .

فائدہ: مولے لباس سے طبیعت میں قوت و مصلابت اور مردانہ صفات اجاگر ہوتی ہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے حال کو موٹا لباس پہننے کا پابند کیا کرتے تھے۔ جبکہ باریک و ملائم لباس سے طبیعت میں نزاکت بڑھتی ہے۔ تاہم حسب احوال و مصالح اونٹنی، سوئی، موٹا یا باریک لباس پہننا صحیح ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں کہ جب حروریہ (خارجیوں) کا ظہور ہوا اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے (مجھ سے) کہا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں تو میں نے ایک خوبصورت یعنی حلہ زیب تن کیا۔ ابو زمیل نے کہا: حضرت ابن عباس بڑے خوب رو اور وجیہ جوان تھے۔ ابن عباس نے بتایا کہ میں ان لوگوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور بولے اے ابن عباس! یہ حلہ کیا ہے؟ (یعنی آپ نے اسے کیونکر زیب تن کیا ہے؟) تو انہوں نے جواب دیا کہ تم مجھ پر کیا اعتراض کرتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو انتہائی خوبصورت حلہ زیب تن کیے دیکھا ہے۔

امام ابوداؤد دلفظ کہتے ہیں کہ ابو زمیل کا نام سماک بن ولید حنفی ہے۔

۴۰۳۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدِ أَبُو نُؤَيْرِ الْكَلْبِيِّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ: أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيُّهٖ أُنَيْتٌ عَلَيَّا فَقَالَ: ائْتِ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ، فَلَيْسَتْ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنْ حُلَلِ النِّعَمِ. قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَجُلًا جَمِيلًا جَهِيرًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَتَيْتُهُمْ فَقَالُوا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! مَا هَذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَ: مَا تَعْبِيُونَ عَلَيَّ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ عَلِيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ مَا يَكُونُ مِنَ الْحُلَلِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: اسْمُ أَبِي زُمَيْلٍ سِمَاكُ ابْنُ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ.

فائدہ: مصلحت کے پیش نظر عمدہ اور قیمتی لباس پہننا مستحب ہے۔ بشرطیکہ انسان کے خورد رانی اور تکبر میں جلا ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو۔

باب: ۶۔ خز کا لباس پہننا

(المعجم ۶) - باب ما جاء في الخرز

(التحفة ۸)

فائدہ: اون اور ریشم کے مرکب لباس کو خز کہا جاتا ہے۔ (ابن الاثیر) جبکہ علامہ منذری دلفظ کا کہنا ہے کہ خرگوش

۴۰۳۷۔ تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي: ۱۷۹/۸ من حديث عمر بن يونس ۹۹.

کے بالوں سے بنے لباس کو ”خز“ کہتے ہیں۔ اور اصلاً یہ لفظ خرخر گوش پر بولا جاتا ہے۔ بعض مواقع پر مطلقاً ریشم کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ خالص ریشم کا استعمال مردوں کے لیے حرام ہے۔ مخلوط اور مرکب میں اختلاف ہے جبکہ کئی صحابہ و تابعین سے مروی ہے کہ وہ حضرات اس قسم کا لباس استعمال کرتے تھے۔ جن روایات میں منع کا بیان ہے وہ اس معنی میں ہیں کہ غیر مسلم اور مرد الخال لوگوں سے مشابہت نہ ہو۔ خرخر گوش یا اس قسم کی دیگر اشیاء سے بنے لباس پہننا جائز ہے۔ جیسے کہ آج کل کا مصنوعی ریشم ہے۔

۴۰۳۸- جناب عبداللہ بن سعد اپنے والد سعد

(رازی اشکی) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے سفید خنجر پر سوار تھا اور اس کے سر پر سیاہ خنز کی پٹری تھی۔ اس نے کہا: یہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے پہنائی تھی۔ یہ لفظ عثمان (بن محمد انطالی) کے ہیں اور اس کی روایت میں ”اخبرنا“ کے لفظ ہیں۔

۴۰۳۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَبْخَارَى عَلَى بَعْلَةٍ بَيْضَاءَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ خَزٌّ سَوْدَاءُ فَقَالَ: كَسَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا لَفْظُ عُثْمَانَ وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِهِ.



۴۰۳۹- عبدالرحمن بن غنم اشعری نے کہا کہ مجھے

جناب ابو عامر یا ابو مالک رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور اللہ کی قسم، قسم دوسری بار انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”یقیناً میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو خنز اور ریشم کو حلال سمجھیں گے۔“ پھر کچھ بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا: ”کئی ان میں سے قیامت تک کے لیے بندر بنا دیے

۴۰۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمِ الْأَشْعَرِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ، أَوْ أَبُو مَالِكٍ، وَاللَّهِ! يَمِينٌ أُخْرَى مَا كَذَّبَنِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ

۴۰۳۸- تخریج: [ضعیف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة الحاقة، ح: ۳۳۲۱ من حديث

عبدالرحمن بن عبداللہ الرازی بہ ۳ سعد بن عبدالرحمن الدشکمی لم یوثقه غیر ابن حبان .

۴۰۳۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الأشربة، باب ماجاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير

اسمه، ح: ۵۵۹۰ من حديث عبدالرحمن بن يزيد بن جابر به .

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۳۱- کتاب اللباس

أَمْتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ» جائیں گے اور کئی خنزیر۔  
وَذَكَرَ كَلَامًا قَالَ: «يَمَسُّهُمْ مِنْهُمْ آخِرِينَ  
قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَعِشْرُونَ نَفْسًا مِنْ  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ أَكْثَرَ لَبَسُوا  
الْخَزَّ، مِنْهُمْ أَنَسُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ.  
امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ  
میں سے بیس یا زیادہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ خنزیر پینتے  
تھے۔ ان میں حضرت انس بن مالک اور براء بن عازب  
ہوئے، ان کا نام بھی ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اس حدیث میں مروی لفظ ”الخنز“ (”خا“ اور ”زا“ دونوں منقوٹ) کے تین معانی ہیں جو  
اوپر مذکور ہوئے ہیں۔ خالص ریشم مردوں کے لیے بالاجماع حرام ہے۔ ”الخنز والحریر“ کے مابین عطف تفسیر یا  
نوعیت کے معنی میں ہے۔ مخلوط یا کسی دوسری نوعیت کا ہو تو اس سے احتراز افضل ہے تاکہ غیر مسلموں اور مرد الخال  
لوگوں سے مشابہت نہ ہو۔ ② اس لفظ ”الخنز“ کی ایک روایت ”الحرز“ بھی ہے یعنی ”خا“ کسور اور ”را“ دونوں  
بلا نظر۔ اس کے معنی ہیں: فرج یعنی عورت کی شرمگاہ۔ مفہوم یہ ہوا کہ وہ لوگ زنا کاری اور ریشم کے لباس کو حلال  
جائیں گے۔ ③ ایسے لوگوں کو ”مسخ“ کیا جانا یعنی ان کی شکلوں کا بدل دیا جانا اگر حقیقتاً ہو تو اللہ عزوجل کے لیے کوئی  
مشکل نہیں اور اگر معنایاً ہو تو موجودہ حالات میں اباحت پسند لوگوں میں بندروں اور سؤروں کی خصوصیات مشاہدہ  
کی جاسکتی ہیں کہ لوگ غیر مسلموں کی نقالی میں بے باک اور بے غیرتی اور دیوثیت میں بھی کوئی عار محسوس نہیں  
کرتے۔ فالی اللہ المشتکی.

(المعجم ۷) - باب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ

باب: ۷- ریشم پہننے کا مسئلہ

الْحَرِيرِ (التحفة ۹)

☀️ فائدہ: حریر۔ ریشم خاص قسم کا نفیس اور نرم و ملائم کپڑا جس کا تاگا ایک مخصوص کیڑے سے حاصل کیا جاتا ہے۔  
یہی حقیق اور خالص ریشم ہوتا ہے۔ دیگر سب انواع اس کی مشابہ ہوتی ہیں یا مصنوعی نہ کہ حقیقی اصلی ریشم۔

٤٠٤٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ  
حَضْرَتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ رَأْسَ  
حَضْرَتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا نَدَى دَيْكًا  
كَهَذَا مَا يَكْرَهُ لِبَسِهَا، ح: ٢٦١٢

٤٠٤٠- تخريج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريض عليها، باب هدية ما يكره لبسها، ح: ٢٦١٢  
عبد الله بن مسلمة القعنبي، ومسلم، اللباس والزينة، باب: تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ٢٠٦٨  
حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ٩١٨، ٩١٧/٢.

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

دروازے کے پاس ایک دھاری دار ریشمی حلہ فروخت کیا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اسے خرید لیں اور جمعہ کے دن اور فود کے استقبال کے موقع پر جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں، زیب تن فرمایا کریں (تو بہت خوب رہے۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو وہ لوگ پہنتے ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔“ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کے پاس اسی قسم کے حلے آگئے تو آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بھی ان میں سے ایک حلہ عنایت فرمایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے یہ عطا فرما رہے ہیں حالانکہ آپ نے عطا کردوالے حلے کے بارے میں ایسے فرمایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں تمہارے اپنے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔“ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے مشرک بھائی کو جو کئے میں تھا دے دیا۔

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سَبْرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثَبَّاعٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفُودِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ»، ثُمَّ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلٌّ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهَا حُلَّةً، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَسَوْتِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارِدِ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أَكْسُهَا لِتَلْبِسَهَا»، فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جمعہ عید استقبال و فود اور دیگر اہم تقریبات میں عمدہ لباس پہننا مستحب ہے۔ ② اصلی ریشمی مردوں کے لیے حرام ہے، مصنوعی ہو تو مباح ہے۔ ③ کفار کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ④ ریشم اور سونا وغیرہ جو ایک اعتبار سے حلال اور دوسرے اعتبار سے حرام ہیں ان چیزوں کا ہدیے میں لینا دینا اور تجارت کرنا حلال ہے۔ ⑤ غیر مسلم ریشمی داروں سے بھی صلہ رحمی کا معاملہ رکھنا چاہیے مگر خالص محبت اہل ایمان ہی کا حق ہے۔ ⑥ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس بھائی کا نام عثمان بن حکیم آیا ہے جو ان کا ماں جایا بھائی تھا۔

٤٠٤١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ : جناب سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ قصہ بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے (حُلَّةَ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

٤٠٤١- تخریج: أخرجه مسلم، من حديث ابن وهب، انظر الحديث السابق، والبخاري، الجهاد والسير، باب التجميل للوفد، ح: ٣٠٥٤ من حديث ابن شهاب الزهري به.

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

اللہ، عن أبيه بهذه القصة قال: حُلَّةٌ إِسْتَبْرَقٌ، ریشم کو کہتے ہیں۔) اس روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیاج (باریک ریشم) کا ایک حلہ بھجوایا اور فرمایا: ”اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کر لو۔“

🌞 فائدہ: ریشم موٹا ہو یا باریک سب کا حکم ایک ہے۔ اور نبی ﷺ نے اسے فروخت کرنے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ فی نفسہ وہ حلال تھا، گو مردوں کے لیے اس کا پہننا حرام تھا۔ گویا ایسی چیزیں جو ایک اعتبار سے حلال اور ایک اعتبار سے حرام ہوں ان کی تجارت جائز ہے۔

۴۰۴۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: عَمْرٍو بِنِهَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِسْتَبْرَقٌ حُلَّةٌ حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّهْدِيّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عُثْبَةَ بْنِ فَرْقِدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا وَهَكَذَا، إِضْبَعَيْنِ وَثَلَاثَةً وَأَرْبَعَةً.

۴۰۴۲- ابو عثمان التہدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرقد کو لکھا کہ نبی ﷺ نے ریشم سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ اس اس قدر ہو یعنی دو تین چار انگلی کے برابر۔

🌞 فائدہ: مردوں کے لیے ریشم میں سے صرف اسی قدر مباح ہے۔ لیکن عورتوں کے لیے پوری طرح سے حلال ہے۔

۴۰۴۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَهْدَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً سَبْرَاءَ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَأَرَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا»، فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نَسَائِي.

۴۰۴۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دھاری دار حلہ ہدیہ دیا گیا، جو آپ نے مجھے بھجوا دیا۔ میں اسے پہن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں اس لیے نہیں بھیجا کہ تم خود اسے پہن لو۔“ چنانچہ آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اپنے خاندان کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

۴۰۴۲- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس الحرير للرجال وقدر ما يجوز منه، ح: ۵۸۲۹، ومسلم، اللباس، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۶۹ من حديث عاصم الأخول به.

۴۰۴۳- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب: تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، ح: ۲۰۷۱ من حديث شعبة به \* أبو صالح الحنفي هو عبدالرحمن بن قيس، وأبو عون هو محمد بن عبيد الله الثقفي.

۴۰۴۴- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ قستی پہنا جائے۔ (وہ ریشمی کپڑا جو مصر سے درآمد ہوتا تھا) یا زعفرانی زرد رنگ کے کپڑے پہنے جائیں یا سونے کی انگوٹھی پہنی جائے یا رکوع کی حالت میں قرآن کی قراءت کی جائے۔

۴۰۴۴- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعْصَفَرِ وَعَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنْ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

۴۰۴۵- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ آپ نے رکوع اور سجدے میں قراءت قرآن سے منع فرمایا ہے۔

۴۰۴۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُثَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا، قَالَ: عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

۴۰۴۶- ابراہیم بن عبد اللہ نے یہ روایت بیان کی (حضرت علی نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع فرمایا ہے) اس میں یہ مزید بیان کیا: میں یہ نہیں کہتا کہ تم لوگوں کو منع کیا ہے۔

۴۰۴۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا. زَادَ: وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ.

☀️ **فوائد و مسائل:** ① ان احادیث سے حضرات علی ابن عمر رضی اللہ عنہما حذیفہ ابو موسیٰ اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہما اور تابعین میں سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ کا استدلال ہے کہ ریشم اور سونا مردوں اور عورتوں سبھی کے لیے ناجائز ہے۔ مگر دیگر صحیح احادیث کی روشنی میں ریشم اور سونا عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔ ② زعفران کا رنگ اور

۴۰۴۴- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، ح: ۲۰۷۸ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۰/۱، ورواية القعنبي، ص: ۱۲۵.

۴۰۴۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۲۸۳۲.

۴۰۴۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۱۴/۱۶ من حديث أبي داود به، وسنده حسن \* حماد هو ابن سلمة.

ریشمی لباس سے متعلق احکام و مسائل

خوشبو عورتوں کے لیے مباح ہے لیکن مردوں کے لیے نہیں۔ ۵ رکوع اور سجدہ تسبیح اور دعا کا مقام ہے نہ کہ تلاوت قرآن کا۔ (۱) یہ کہ قرآنی دعائیں بہ نیت دعا سجدے میں پڑھے تو جائز ہے۔

۴۰۴۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ مَلِكَ الرُّومِ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مُسْتَقَّةً مِنْ سُنْدُسٍ فَلَبَسَهَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يَدَيْهِ تَذْبُذِبَانِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى جَعْفَرٍ فَلَبَسَهَا، ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَمْ أُعْطِهَا لِتَلْبَسَهَا». قَالَ: فَمَا أَضْعَعُ بِهَا؟ قَالَ: «أُرْسِلْ بِهَا إِلَيَّ أَحْيِكَ النَّجَاشِيَّ».

۴۰۴۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شاہ روم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک ریشم کا ایک چوغہ ہدیہ بھیجا۔ آپ نے اسے پہنا۔ میں گویا اس کی لہراتی آستیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے اسے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیج دیا۔ انہوں نے اسے پہنا اور آپ کی خدمت میں آئے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے یہ تمہیں تمہارے پہننے کے لیے نہیں دیا ہے۔“ انہوں نے کہا: تو پھر میں اس کا کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے بھائی نجاشی کے پاس بھیج دو۔“ (یعنی شاہ حبشہ کے ہاں بھیج دو۔)

۴۰۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا أُرْكَبُ الْأُرْجُونَ وَلَا أَلْبَسُ الْمُعْضَفَرَ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكْتَفَفَ بِالْحَرِيرِ». قَالَ: وَأَوْماً الْحَسَنُ إِلَى جَيْبِ قَمِيصِهِ. قَالَ: وَقَالَ: «أَلَا وَطِيبُ الرَّجَالِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ، وَلَا وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ».

۴۰۴۸- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں سرخ رنگ کی ارفوانی زین پوش پر سوار نہیں ہوتا نہ زرد رنگ کا لباس پہنتا ہوں اور نہ ایسی قمیص پہنتا ہوں جس کی آستینیں ریشم سے کاڑھی گئی ہوں۔“ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کرنے کے دوران میں اپنی قمیص کے دامن کی طرف اشارہ کیا اور مزید کہا: ”خبردار! مردوں کی خوشبو (زینت) میں مہک ہوتی ہے رنگ نہیں ہوتا اور خبردار! عورتوں کی خوشبو (زینت) میں رنگ ہوتا ہے مہک نہیں ہوتی۔“

۴۰۴۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۹/۳ من حديث حماد بن سلمة به \* علي بن زيد بن جدعان ضعيف، تقدم، ح: ۵۴.

۴۰۴۸- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۲/۴ عن روح بن عبادة به، ورواه الترمذي، ح: ۲۷۸۸ من حديث سعيد بن أبي عروبة به مختصراً، وقال: "حسن غريب"، وصححه الحاكم: ۱۹۱/۴، ووافقه الذهبي \* سعيد وقادة والحسن مدلسون وعنعنوا.



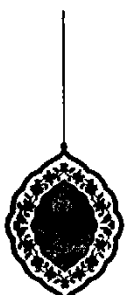
۳۱۔ کتاب الباس

رہنشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

قال سعيد: أَرَاهُ قَالَ: إِنَّمَا حَمَلُوا قَوْلَهُ فِي طَيْبِ النِّسَاءِ، عَلَى أَنَّهَا إِذَا خَرَجَتْ، فَأَمَّا إِذَا كَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلْتَطَيَّبْ بِمَا شَاءَتْ.

سعيد بن ابى عمرو نے کہا: محدثین کرام مورقوں کی خوشبو کے متعلق مذکورہ فرمان کو اس معنی میں لیتے ہیں کہ جب وہ گھر سے باہر نکلیں تو ایسی خوشبو نہ لگائیں جو مہک والی ہو (کہ دوسروں کو ان کی طرف متوجہ کرے) لیکن جب اپنے شوہر کے پاس ہو تو جیسی چاہے خوشبو لگالے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے علاوہ ازیں مذکورہ مسائل دیگر صحیح روایات سے بھی ثابت ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ ”میں یہ کام نہیں کرتا ہوں“ اس میں لطیف انداز سے افراد امت کو ان امور سے ممانعت ہے جو بلاشبہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی وجہ سے ان کی مخالفت کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ③ مردوں کے لیے جائز نہیں کہ ایسے پاؤں اور راکھیں استعمال کریں جو ان کے رنگ و روپ کو نکھارنے والی ہوں۔ یہ صرف عورتوں کے لیے جائز ہیں۔ ④ مہک والی خوشبوئیں اور حلہ مردوں کے لیے اور عورت جب تک گھر کے اندر ہو شوہر کی دلداری کے لیے استعمال کر سکتی ہے باہر جانا ہو تو اسے خوب صاف کر لے۔ ⑤ اسلام اپنے معاشرے میں ایسے کسی عمل کی اجازت نہیں دیتا جو بظاہر معمولی ہی سہی مگر دیرے دیرے بہت بڑے فتنے کا باعث ہو سکتا ہو۔ بالخصوص عصمت و عفت کا بگاڑ اور معاشرے میں فساد اللہ کی رحمت سے دوری اور اس کے شدید عقاب کا باعث بنتا ہے۔



٤٠٤٩ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ

اللهِ بْنِ مَوْهَبِ التَّمَدَانِيِّ: أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ بِعَنِي ابْنِ فَضَالَةَ، عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسِ الْقَتْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ يَعْنِي التَّهَيْمَمَ ابْنَ شَفِيٍّ، قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُكْنَى أَبَا عَامِرٍ، رَجُلٌ مِنَ الْمُعَافِرِ، لِنُصَلِّيَ بِبَيْلِيَا وَكَانَ قَاصِّهُمُ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ. قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ: فَسَبَقَنِي صَاحِبِي إِلَى

٣٠٣٩ - ابوالحسین یٰٰثم بن شیخی کا بیان ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی جس کی کنیت ابو عامر تھی اور قبیلہ معافر سے تعلق رکھتا تھا ہم روانہ ہوئے کہ بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھیں۔ ان دنوں ان لوگوں کا واعظ قبیلہ ازد کا ایک آدمی تھا جسے ابو ریحانہ کہا جاتا تھا اور وہ صحابی تھا۔ ابوالحسین نے کہا کہ میرا ساتھی مجھ سے پہلے مسجد میں چلا گیا میں اس کے بعد پہنچا اور اس کے ساتھ جا بیٹھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے ابو ریحانہ کے وعظ سے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: میں نے اسے

٤٠٤٩ - تخریج: [ضمیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب النصف، ح: ٥٠٩٤ من حديث المفصل بن فضالة به، ورواه ابن ماجه، ح: ٣٦٥٥ من حديث عيَّاش بن عباس به مقتصرًا على النهي عن ركوب النمر، وحديث ابن ماجه حسن \* أبو عامر المعافري لم أجد من وثقه.

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے: ① دانت باریک کروانے سے (ان میں قدرے خلا آ جائے اور خوبصورت نظر آئیں) ② جسم گدوانے سے (کہ اس میں نقش و نگار بنائے جائیں یا نام وغیرہ لکھا جائے) ③ بال نوچنے سے (پلکوں اور چہرے کے کہ خوبصورت نظر آئے) ④ کسی مرد کا کسی دوسرے مرد کے ساتھ لپٹنے سے جبکہ انہوں نے کپڑے نہ پہنے ہوئے ہوں۔ ⑤ کسی عورت کا دوسری عورت کے ساتھ لپٹنے سے جبکہ انہوں نے کپڑے نہ پہنے ہوں۔ ⑥ عجیبوں (غیر مسلموں) کی طرح کپڑوں کے نیچے ریشی استر لگانے سے ⑦ یا یہ کہ کوئی عجیبوں کی طرح اپنے کندھوں پر ریشی چادر ڈالے ⑧ لوٹ مار کرنے سے ⑨ چیتوں کی کھال بطور گدی یا سیٹ استعمال کرنے سے اور ⑩ انگوٹھی پہننے سے سوائے اس کے کہ کوئی منصب دار ہو۔ (تو اس کے لیے جائز ہے۔)

الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَسَأَلَنِي: هَلْ أَذْرَكْتُ قَصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ: عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّصَبِ، وَعَنِ مَكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَعَنِ مَكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ، وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ فِي أَشْفَلِ نَبَاهِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكَبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ، وَعَنِ النَّهْبِ، وَرُكُوبِ الثَّمُورِ وَلِبُوسِ الْخَاتَمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں انگوٹھی کا ذکر منفرد ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الَّذِي تَقَرَّرَ بِهِ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ خَبَرُ الْخَاتَمِ.

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم مذکورہ مسائل دیگر صحیح روایات سے ثابت ہیں۔ اور انگوٹھی سے مراد وہ خاص مہر والی انگوٹھی ہے جو اصحاب حکومت اور منصب دار لوگ استعمال کرتے ہیں اور انہی کے لیے مخصوص ہوتی ہے۔ ورنہ عام انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۴۰۵۰- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرخ ارغوانی رنگ کے زین پوشوں سے منع کیا گیا ہے۔

۴۰۵۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى عَنْ مَيَابِرِ الْأَرْجُوَانِ.

۴۰۵۰- تخريج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، وحديث عبدة، ح: ۵۱۸۷ من حديث هشام به، و صححه البزار في البحر الزخار: ۱۷۶/۲، وللحديث شواهد.

☀️ فائدہ: چونکہ یزین پوش بالخصوص ریشی اور خالص سرخ رنگ کے ہوتے تھے اس لیے ممنوع ہیں۔

۴۰۵۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غُمَرَ  
وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ  
أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:  
نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ  
وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ.

۴۰۵۱- حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ سونے کی انگوٹھی پہنوں یا قستی (ریشی) لباس اختیار کروں یا یزین پوش سرخ رنگ کاہوں۔

☀️ فائدہ: صحابہ اور اہل بیت سے محبت کا لازمی تقاضا ہے کہ ان کی سیرت حسنہ کی پیروی کی جائے کیونکہ وہ ہر طرح سے رسول اللہ ﷺ کے تابع تھے۔

www.KitaboSunnat.com

۴۰۵۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ  
شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ  
عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، صَلَّى فِي  
حَمِيصَةَ لَهَا أَعْلَامٌ فَتَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا،  
فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «أَذْهَبُوا بِحَمِيصَتِي هَذِهِ  
إِلَى أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي أَنِفًا فِي  
صَلَاتِي، وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ».

۴۰۵۲- ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک متقش اونچی چادر میں نماز پڑھی۔ آپ کی نظر اس کے نقوش پر پڑی تو جب نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: ”میری یہ متقش چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اس نے مجھے ابھی نماز کے دوران میں مشغول کر دیا تھا میرے لیے سادہ (انبجانی) چادر لے آؤ۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو جَهْمٍ بْنُ حُدَيْفَةَ  
مِنْ بَنِي عَدِيٍّ بْنِ كَعْبٍ بْنِ غَانِمٍ.

امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کہ ابو جہم بن حذیفہ بنو عدی بن کعب بن غانم کے فرد تھے۔

☀️ فائدہ: کوئی ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دوران میں مشغولیت کا باعث ہو اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔ بالخصوص رسول اللہ ﷺ کے لیے متقش لباس بھی حارج ہوتا تھا۔ اسی لیے آپ نے مسلمانوں کو مساجد کے سلسلے میں حکم دیا ہے کہ ان کو متقش نہ بنایا جائے۔ اسی طرح شوخ رنگ کے لباس اور مصلے سے بھی بچنا چاہیے۔

۴۰۵۱- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية لبس المعصر للرجل والنسي، ح: ۲۸۰۸، والنسائي، ح: ۵۱۶۸-۵۱۷۰ من حديث أبي إسحاق به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۰۵۲- تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب الأكسية والخمائن، ح: ۵۸۱۷، عن موسى بن إسماعيل، ومسلم، المساجد، باب كراهة الصلوة في ثوب له أعلام، ح: ۵۵۶، من حديث ابن شهاب الزهري به.

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۵۳- عثمان بن ابی شیبہ اور ان کے دوسرے ساتھی بیان کرتے ہیں کہ سفیان نے بواسطہ زہریؒ عروہ سے انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ اور مذکورہ بالا روایت زیادہ جامع ہے۔

باب ۹- کپڑے پر کوئی نقش ہوں یا ریشم کی کڑھائی ہوئی ہو تو رخصت ہے

۴۰۵۴- عبداللہ ابو عمر سے روایت ہے اور یہ سیدہ اسماء و خرا ابو بکرؓ کے غلام تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو بازار میں دیکھا کہ انہوں نے ایک شامی کپڑا خریدنا چاہا پھر دیکھا کہ اس میں سرخ دھاگے پڑے ہیں تو انہوں نے واپس کر دیا۔ پھر میں سیدہ اسماءؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے لونڈی کو بلایا اور کہا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ کا جبے لے آؤ۔ تو وہ ایک طلیسان کا (موٹا دانی) جبے لے آئی جس کا دامن دونوں کف اور دونوں طرف کے چاک موٹے ریشمی دھاگے سے کڑھے ہوئے تھے۔

۴۰۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي آخَرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَالْأَوَّلُ أَشْبَعُ.

(المعجم ۹) - باب الرخصة في العلم  
وَخَيْطِ الْحَرِيرِ (التحفة ۱۱)

۴۰۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زَيْادٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَبُو عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي السُّوقِ اشْتَرَى ثَوْبًا شَامِيًّا، فَرَأَى فِيهِ خَيْطًا أَحْمَرَ فَرَدَّهُ، فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا جَارِيَةَ! نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَبَالِسَةَ مَكْفُوفَةَ الْعَجَبِ وَالْكُمَيْنِ وَالْفَرَجَيْنِ بِالذِّيَابِجِ.

فوائد و مسائل: ① عمدہ اور خوبصورت لباس اللہ عزوجل کی حلال کردہ نعمتوں میں سے ہے۔ اسے استعمال میں لانا چاہیے تاکہ اس کی نعمت کا اظہار اور شکر ادا ہو۔ ② جائز ہے کہ مرد چار انگلی کے برابر ریشم استعمال کر لے۔ ③ کپڑوں پر سادہ قسم کے نقش جو زیادہ پرکشش نہ ہوں مباح ہیں۔

۴۰۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفِيلٍ: حَدَّثَنَا ۴۰۵۵- حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ

۴۰۵۳- تخريج: [صحيح] تقدم، ح: ۹۱۴، ورواه البخاري، ومسلم من حديث سفیان بن عيينة به.

۴۰۵۴- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الرخصة في العلم في الثوب، ح: ۳۵۹۴ من حديث المغيرة بن زياد به، وتقدم حاله، ح: ۳۴۱۶، وأصله عند مسلم، ح: ۲۰۶۹.

۴۰۵۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۱۸/۱ من حديث خصيف به، وهو ضعيف، تقدم،

۳۱- کتاب اللباس

— ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّوْبِ الْمُضْمَتِ مِنَ الْحَرِيرِ، فَأَمَّا الْعَلَمُ مِنَ الْحَرِيرِ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ.

رسول اللہ ﷺ نے صرف اسی کپڑے سے منع فرمایا ہے جو خالص ریشی ہو۔ لیکن اگر ریشی دھاگے سے کڑھائی ہوئی ہو یا اس کا تانارہ ریشی ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں۔

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے اس کے آخری حصے ”ریشی دھاگے سے کڑھائی ہوئی ہو“ سے یہ ثابت ہونے والا استثناء صحیح نہیں۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ  
لِعُذْرِ (التحفة ۱۲)

باب: ۱۰- کسی عذر کی وجہ سے ریشم پہننا

۴۰۵۶- حَدَّثَنَا الثُّمَالِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَوَلِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمْصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۳۰۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشم کی قمیصیں پہننے کی اجازت دی تھی جبکہ وہ سفر میں تھے اور انہیں خارش ہو گئی تھی۔

☀️ فائدہ: اس قسم کی صورت میں علاج کی غرض سے مردوں کے لیے بھی ریشم پہننا جائز ہے۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي الْحَرِيرِ  
لِلنِّسَاءِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۱- عورتوں کے لیے ریشم پہننا جائز ہے

۴۰۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي أَلْفَحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ يَعْنِي

۳۰۵۷- حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ریشم لیا اور اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور سونایا اور اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا:

ح ۱۰۲۸، ومع ذلك صححه ابن الملقن في تحفة المحتاج: ۶۸۱، وروى أحمد: ۳۱۳/۱، وأطراف المسند:

۹۵/۳ بإسناد صحيح عن ابن عباس، قال: "إنما نهى رسول الله ﷺ عن الثوب المصمت حريرا".

۴۰۵۶- تخریج: أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب الحرير في الحرب، ح: ۲۹۱۹، ومسلم، اللباس والزينة، باب إياحة لبس الحرير للرجل إذا كان به حكمة أو نحوها، ح: ۲۰۷۶ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۰۵۷- تخریج: [صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تحريم الذهب على الرجال، ح: ۵۱۴۷ عن قتيبة به، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۵۹۵، وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۱۷۲۰ وغيره.

ریشی لباس سے متعلق احکام و مسائل

”بلاشبہ یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔“  
 الْغَافِقِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ  
 يَقُولُ: إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي  
 يَمِينِهِ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ  
 قَالَ: «إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَيَّ دُكُورًا أُمَّتِي».

☀️ فائدہ: تاہم بطور علاج ان کا استعمال مباح ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں ریشم کا ذکر ہوا ہے یا عمومی حالات میں چار انگلی کے برابر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور سونے کا دانت لگوانا بھی جائز ہے یا جیسے کہ روایات میں آتا ہے کہ ایک آدمی کی ناک کٹ گئی تھی تو اسے سونے کی ناک لگوا لینے کی اجازت دی گئی۔ (حدیث: ۴۲۳۲)

۴۰۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ  
 وَكَيْبُرُ بْنُ عُبَيْدِ الْحَمِصِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا  
 بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَنَسِ  
 ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ أُمَّ  
 كَلْثُومِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْدًا سِيْرَاءَ،  
 قَالَ: وَالسِّيْرَاءُ الْمُضْلَعُ بِالْقُرْ.

۴۰۵۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدہ ام کلثوم دختر رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے سیراء کی ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ یعنی دھاری دار ریشمی چادر جس میں چار خانے سے بنے ہوئے تھے۔

۴۰۵۹- حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا  
 أَبُو أَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنِ  
 عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ،  
 عَنِ جَابِرِ قَالَ: كُنَّا نَنْزِعُهُ عَنِ الْعِلْمَانِ  
 وَنَتْرُكُهُ عَلَى الْجَوَارِي، قَالَ مِسْعَرٌ:  
 فَسَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

۴۰۵۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لڑکوں پر سے (ریشم) اتار لیا کرتے تھے اور بچوں پر رہنے دیتے تھے۔ مسعر کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کے بارے میں عمرو بن دینار سے دریافت کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

☀️ فائدہ: بچے اپنے بچنے کی وجہ سے اگر شرعی احکام کے مکلف نہیں ہوتے مگر والدین اور سرپرست یقیناً مکلف ہوتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ شرعی حدود کا پابند ہوتے ہوئے حتی الامکان بچوں سے بھی عمل کروائیں اور اللہ کے ہاں اجر کے مستحق بنیں۔

۴۰۵۸- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب ذكر الرخصة للنساء في لبس السراة، ح: ۵۲۹۹ عن عمرو بن عثمان به، وقال ابن حجر: "صحیح مشهور عن الزبيدي"، تعليق التعليق: ۶۳/۵، ورواه البخاري، ح: ۵۸۴۲ من حديث الزهري به مختصراً.  
 ۴۰۵۹- تخریج: [إسناده صحیح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۱۴/۵۵۹ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس

(المعجم ۱۲) - **بَابُ: فِي لُبْسِ الْحَبْرَةِ**

(التحفة ۱۴)

۴۰۶۰- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ

الْأَزْدِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْنَا

لِأَنْسِ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ: أَيُّ اللَّبَاسِ كَانَ

أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ أَعْجَبَ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: الْحَبْرَةُ.



فائدہ: یہ [حبرہ] دھاری دار چادریں، بالخصوص یمن میں بنتی تھیں۔ ان کی پسندیدگی کی وجہ غالباً ان کی مضبوطی اور میل خور ہونا تھی۔

(المعجم ۱۳) - **بَابُ: فِي الْبَيَاضِ**

(التحفة ۱۵)

۴۰۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ:

حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبُسُوفُ مِنْ

ثِيَابِكُمُ الْبَيْضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ،

وَكَفْنَا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَإِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمْ

الْإِثْمِدُ، يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ».



فائدہ: مستحب ہے کہ انسان سفید کپڑے پہنا کرے اور میت کو بھی سفید کفن دیا جائے۔

(المعجم ۱۴) - **بَابُ: فِي الْخُلُقَانِ وَفِي**

غَسَلِ الثُّوبِ (التحفة ۱۶)

باب: ۱۴- پرانے (میلے کپیلے اور گھٹیا) کپڑے

پہننے (کی کراہت) اور کپڑے دھونے کا بیان

۴۰۶۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے

۴۰۶۲- حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ: حَدَّثَنَا

۴۰۶۰- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب فضل لباس الثياب الحبرة، ح: ۲۰۷۹ عن هذبة، والبخاري،

اللباس، باب البرود والحبرة والشملة، ح: ۵۸۱۲ من حديث همام به.

۴۰۶۱- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۸۷۸.

۴۰۶۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تسكين الشعر، ح: ۵۲۳۸ من حديث الأوزاعي



منقش سفید اور پرانے کپڑوں سے متعلق احکام و مسائل

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے بکھرے سے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے بالوں کو سنوار لے؟“ اور آپ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس کے کپڑے میلے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اسے کوئی چیز نہیں ملتی کہ اس سے اپنے کپڑے دھو لے؟“

مِسْكِينٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكَيْعٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَهُ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَأَى رَجُلًا شَعْبًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يُسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ؟» وَرَأَى رَجُلًا آخَرَ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ هَذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهِ ثَوْبَهُ؟».

☀️ فائدہ: لازم ہے کہ مسلمان اپنے جسم اور اپنے لباس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا کرے۔ میلا پھیلا رہنا اور بالوں کو نہ سنوارنا زہد ہے نہ سادگی بلکہ جہالت اور غفلت کی علامت ہے جو کسی باوقار مسلمان کے لائق نہیں۔ اسلام انتہائی صاف ستھرا دین ہے اور اپنے پیر و کاروں سے بھی صفائی کا تقاضا کرتا ہے نیز اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال ہی کو پسند فرماتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ] (مسند احمد: ۴/۱۳۳، ۱۳۴) ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ حسین و جمیل ہے اور جمال یعنی حسن و خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔“

۴۰۶۳- جناب ابوالاحوص (عوف) اپنے والد (مالک بن نضله رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے گھٹیا کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے پاس مال ہے؟“ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا کس قسم کا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام ہر طرح کا مال عنایت فرمایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جب اللہ نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعت اور احسان کا اثر تجھ پر

۴۰۶۳- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي ثَوْبٍ دُونَ فَقَالَ: «أَلَيْكَ مَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «مِنْ أَيِّ الْمَالِ؟» قَالَ: قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْعَنَمِ وَالْمَخِيلِ وَالرَّقِيقِ، قَالَ: «فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَثَرَ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ وَكِرَامَتِهِ».

۴۰۶۳، بہ، وصرح بالسماع المسلسل في التمهيد ۵/ ۵۲، ولم يكن من المدلسين.

۴۰۶۳- تخریج: [استنادہ صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الجلاجل، ح: ۵۲۲۶ من حديث زهير بن معاوية به. أبو إسحاق صرح بالسماع، وروى عنه شعبة وغيره.



“نظر آنا چاہیے۔“

☀️ **فائدہ:** مستحب ہے کہ انسان اپنی حیثیت کے مطابق مناسب لباس وغیرہ استعمال کرے اور اللہ کا شکر ادا کرے مگر لازم ہے کہ بہت زیادہ مال داری کا اظہار بھی نہ ہو کیونکہ اس طرح دیگر مسلمانوں میں حسرت اور محرومی کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں جو ناپسندیدہ امر ہے۔

۱۵- زرد رنگ کے کپڑے پہننا

(المعجم ۱۵) - **بَابُ: فِي الْمَصْبُوغِ**

**بِالضُّفْرَةِ (التحفة ۱۷)**

۳۰۶۳- جناب زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی ڈاڑھی زرد رنگ سے رنگا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے کپڑے بھی اس رنگ سے بھر جاتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ زرد رنگ سے کیوں رنگتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اسی سے (اپنے بال یا کپڑے) رنگتے تھے اور انہیں اس سے بڑھ کر اور کوئی رنگ زیادہ محبوب نہ تھا اور وہ اپنے سب کپڑے اسی سے رنگتے تھے حتیٰ کہ گڈڑی بھی۔

۴۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبِغُ لِحْيَتَهُ بِالضُّفْرَةِ حَتَّى تَمْتَلِيءَ ثِيَابُهُ مِنَ الضُّفْرَةِ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْبِغُ بِالضُّفْرَةِ؟ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا. وَقَدْ كَانَ يَصْبِغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ.



☀️ **نوٹس و مسائل:** ① یہاں زرد رنگ سے مراد ’دوس‘ ہے۔ یہ زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے جو قدرے زعفران سے مشابہ ہوتی ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی عادات میں بھی رسول اللہ ﷺ کی اقتداء پسند کرتے تھے اور حبان رسول کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔ مگر صورت حال اب بہت بگڑتی جا رہی ہے کہ لوگ فرائض اور واجبات شرعیہ کی کوئی پروا نہیں کرتے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ.

باب: ۱۶- سبز رنگ کے کپڑے پہننا

(المعجم ۱۶) - **بَابُ: فِي الْخَضْرَاءِ**

**(التحفة ۱۸)**

۳۰۶۵- حضرت ابو ریمہ (رقاعہ بن بشری) رضی اللہ عنہ

۴۰۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ:

۴۰۶۴- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۵۰۸۸ من حديث عبدالعزیز الدراوردي به \* وزید بن اسلم صرح بالسماع، ولم يكن من المدلسين على الراجح.

۴۰۶۵- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، صلوة العیدین، باب الزينة للخطبة للبعیدین، ح: ۱۵۷۳ من حديث عبیدالله بن یزید، وحسنه الترمذی، ح: ۲۸۱۲، وابن حبان، ح: ۱۵۲۲، وابن الجارود، ح: ۱۷۷۰،

۳- کتاب اللباس - سرخ رنگ کے بلبوسات سے حلقہ احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِيَادٌ  
عَنْ أَبِي رَمْتَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ  
النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَحْضَرَيْنِ .  
بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کے  
ہاں گیا تو میں نے آپ پر سبز رنگ کی دھاری دار دو  
چادریں دیکھیں۔

☀️ فائدہ: سبز رنگ ایک پسندیدہ رنگ ہے۔ قرآن مجید نے اہل جنت کے ریشم کے سبز لباس کا ذکر فرمایا ہے:  
﴿عَالِيَهُمْ ثِيَابٌ سُنْدُسٌ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ﴾ (الدھر: ۳۱) ”ان کی اوپر کی پوشاک باریک سبز ریشم اور موٹے  
ریشم کی ہوگی۔“ مگر سبز یا کسی اور رنگ کو بطور شعار و علامت ہمیشہ کے لیے اختیار کر لینا قطعاً صحیح نہیں۔ صرف سفید  
رنگ کی ترغیب ثابت ہے۔

(المعجم ۱۷) - باب: فِي الْحُمْرَةِ  
باب: ۱۷- سرخ رنگ کا بیان  
(التحفة ۱۹)

۴۰۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى  
ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَازِ عَنِ عَمْرٍو  
ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: هَبَطْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّةٍ فَالْتَمَتَ إِلَيَّ وَعَلَيَّ  
رِبْطَةٌ مُضْرَجَةٌ بِالْعُضْفْرِ فَقَالَ: «مَا هَذِهِ  
الرِّبْطَةُ عَلَيْكَ؟» فَعَرَفْتُ مَا كَرِهَ، فَأَتَيْتُ  
أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنَوَّرَ الْهَمُّ فَقَدَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ  
أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَدَدِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! «مَا فَعَلْتَ  
الرِّبْطَةَ»، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهَا  
بَعْضَ أَهْلِكَ؟ فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ» .  
۳۰۶۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ  
اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ) سے روایت  
کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھائی  
سے نیچے اترے۔ آپ میری طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا  
کہ میں نے ایک اکھری چادر لی ہوئی تھی جو ہلکے عصفری  
رنگ سے رنگی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: ”تم نے یہ کیسی  
چادر اپنے اوپر لی ہوئی ہے؟“ میں آپ کی ناپسندیدگی کی  
وجہ سمجھ گیا۔ پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا اور وہ  
اپنا تنور دکھا رہے تھے تو میں نے اس چادر کو اس میں  
دے مارا۔ پھر میں اگلے دن آپ کی خدمت میں حاضر  
ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا: ”عبداللہ! اس چادر کا کیا  
ہوا؟“ میں نے آپ کو بتلایا تو آپ نے فرمایا: ”تو نے  
اسے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دیا؟  
عورتوں کو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔“

سرخ رنگ کے بلبوسات سے متعلق احکام و مسائل

۴۰۶۷- ہشام بن الغاز نے وضاحت کی کہ [الْمُضْرَجَةُ] سے مراد یہ ہے کہ وہ چادر نہ بہت سرخ رنگ کی تھی اور نہ گلابی۔

۴۰۶۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ  
الْحِمَصِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: قَالَ هِشَامُ  
يَعْنِي ابْنَ الْغَازِ: الْمُضْرَجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ  
بِمُشَبَّعَةٍ وَلَا الْمَوْرَدَةَ.

۴۰۶۸- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا بالفاظ ابوعلی اللؤلؤی میرا خیال ہے کہ مجھ پر کسم کے رنگ کا گلابی کپڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ تو میں چلا گیا اور اسے جلا ڈالا تو نبی ﷺ نے پوچھا: ”تم نے اپنے کپڑے کا کیا کیا؟“ میں نے کہا: میں نے اسے جلا ڈالا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”وہ تو نے اپنے گھروالوں میں سے کسی کو کیوں نہ پہنا دیا؟“

۴۰۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ  
الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ  
شُرْحَبِيلِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَأَيْتِي رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ، - قَالَ أَبُو عَلِيٍّ اللَّوْلُؤِيُّ أَرَاهُ: وَعَلَيَّ  
ثَوْبٌ مَضْبُوعٌ بِعُضْفَرٍ مُورَدًا - فَقَالَ: «مَا  
هَذَا؟» فَاَنْطَلَقْتُ فَأَخْرَقْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
«مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ؟» فَقُلْتُ: أَخْرَقْتُهُ،  
قَالَ: «أَفَلَا كَسَوْتَهُ بِعُضْفَرٍ أَهْلِكَ؟».



امام ابوداؤدؒ نے کہا: اس روایت کو ثور نے خالد سے روایت کیا تو [مورَد] کہا۔ (گلابی سے رنگ کی چادر تھی)۔ اور طاؤس نے [مُعْضَفَر] کہا ہے (کسم کے رنگ سے رنگی ہوئی تھی)۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ثَوْرٌ عَنْ خَالِدٍ  
فَقَالَ: مُورَدٌ، وَطَاوَسٌ قَالَ: مُعْضَفَرٌ.

☀️ فائدہ: زعفرانی اور عسفر کارنگ عورتوں کی زینت کا حصہ ہے، اس لیے مردوں کو جائز نہیں۔

۴۰۶۹- حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا جس پر سرخ رنگ کے دو کپڑے تھے، اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ

۴۰۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَابَةَ:  
حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا  
إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ

۴۰۶۷- تخريج: [إسناده ضعيف] \* الوليد بن مسلم لم يصرح بالسمع.

۴۰۶۸- تخريج: [إسناده ضعيف] \* إسماعيل بن عياش عن عن، وشعبة وثقه ابن حبان وحده.

۴۰۶۹- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية لبس المعصفر للرجال والقسى، ح: ۲۸۰۷ من حديث إسحاق بن منصور به، وقال: "حسن غريب" \* قال أحمد في أبي يحيى القنات: "روى عنه إسرائيل أحاديث مناكير كثيرة، وأما حديث سفیان عنه فمقارب".

۳۱- کتاب اللباس ..... سرخ رنگ کے بلبوسات سے متعلق احکام و مسائل

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَجْدِيٌّ  
رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ  
يُرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شرعی مخالفت کا مرتکب ہو رہا ہو تو زبانی نصیحت کے علاوہ ایک انداز یہ بھی ہے کہ اس کے سلام کا جواب نہ دیا جائے تاکہ اسے خوب نصیحت ہو اور وہ اپنے غلط عمل سے باز آ جائے جیسا کہ غزوہ تبوک سے عمراً پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ کیا گیا تھا۔

۴۰۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:  
أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ يَعْنِي ابْنَ  
كَثِيرٍ، عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ  
رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، عَنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ  
قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ،  
فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ رَوَّاحِلِنَا وَعَلَى  
إِبِلِنَا أَكْسِيَةَ فِيهَا خُيُوطٌ عَيْنِ حُمْرٍ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ  
عَلَتْكُمْ؟» فَمُنَّا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا، فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ  
فَنَزَعْنَاهَا عَنْهَا.

۴۰۷۰- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ نے ہماری سواریوں اور اونٹوں پر زین پوش دیکھے جن میں سرخ رنگ کی اون کے دھاگے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ سرخ رنگ تم پر غالب آ رہا ہے؟“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان پر ہم اس قدر جلدی سے اٹھے کہ اس سے ہمارے کچھ اونٹ بھی بھاگ کھڑے ہوئے اور ہم نے اپنی وہ چادریں ان سے اتار لیں۔

۴۰۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ:  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي،  
قَالَ ابْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمَضَمٌ يَعْنِي ابْنَ  
رُزَعَةَ عَنِ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ حَبِيبِ بْنِ

۴۰۷۱- بنو اسد کی ایک خاتون کا بیان ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں تھی اور ہم گیرو کے ساتھ ان کے کپڑے رنگ رہے تھے۔ ہم یہ کام کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ

۴۰۷۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶۶/۳ من حديث محمد بن عمرو بن عطاء به \* رجل من بني حارثة مجهول، قاله المنذري.

۴۰۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] \* حرث مجهول (تقريب).

نے گیرودیکھا تو لوٹ گئے۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے یہ بات دیکھی تو جان گئیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ کام پسند نہیں آیا ہے تو انہوں نے کپڑوں کو دھو ڈالا اور سب سرخی کو چھپا دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر جھانکا پس جب آپ نے کچھ نہ دیکھا تو اندر آ گئے۔

عَبِيدٌ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ الْأَبْحَجِ السَّلِيحِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَتْ: كُنْتُ يَوْمًا عِنْدَ زَيْنَبَ امْرَأَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَضِيعُ ثِيَابًا لَهَا بِمَغْرَةٍ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْمَغْرَةَ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ زَيْنَبُ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَرِهَ مَا فَعَلْتُ، فَأَخَذَتْ فَغَسَلَتْ ثِيَابَهَا وَوَارَتْ كُلَّ حُمْرَةٍ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَعَ فَاطَّلَعَ، فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا دَخَلَ.

### باب: ۱۸- سرخ رنگ کی رخصت کا بیان

(المعجم ۱۸) - **بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (التحفة ۲۰)**

۴۰۷۲- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کے لوڑوں تک آتے تھے۔ اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ سرخ رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اس سے زیادہ خوبصورت منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

۴۰۷۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ، وَرَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ لَمْ أَرُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

☀️ **فائدہ:** نیچے آنے والی حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ کا یہ سرخ جوڑا خالص سرخ رنگ کا نہیں تھا بلکہ اس میں سرخ رنگ کی دھاریاں تھیں جسے ”برد“ کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے زاد المعاد (فصل فی ملبسہ ﷺ: ۱۳۲/۱) میں اس کی بکلی توجیہ پیش کی ہے۔

۴۰۷۳- جناب ہلال بن عامر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا جب کہ آپ اپنے فخر پر سے خطبہ

۴۰۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى يَخْطُبُ عَلَى بَعْلَةٍ

۴۰۷۲- **تخریج:** أخرجه البخاري، المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ح: ۳۵۵۱ عن حفص بن عمر، ومسلم، الفضائل، باب في صفة النبي ﷺ... الخ، ح: ۲۳۳۷ من حديث شعبة به، وانظر، ح: ۴۱۸۳. ۴۰۷۳- **تخریج:** [صحیح] تقدم، ح: ۱۹۵۶، وأخرجه أحمد: ۳/ ۴۷۷ عن أبي معاوية الضريه.

۳۱- کتاب اللباس - سیاہ رنگ کے لباس اور کپڑے کی کناری کا بیان

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرٌ، وَعَلَيْهِ أَمَامَةٌ يُعْبَرُ عَنْهُ. دے رہے تھے اور آپ نے سرخ رنگ کی دھاری دار چادر لی ہوئی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہما آپ کے آگے تھے جو آپ کی بات لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ: فِي السَّوَادِ (التحفة ۲۱)

۴۰۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَبَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ بُرْدَةً سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرَفَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرَّيْحُ الطَّيِّبَةُ.

۴۰۷۴- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک چادر کو سیاہ رنگ سے رنگ دیا، آپ نے اسے پہنا، مگر جب اس میں پسینہ آیا تو آپ نے اس میں اون کی بسند محسوس کی تو اتار پھینکا۔ راوی نے کہا کہ آپ ﷺ کو عمدہ خوشبو ہی پسند آتی تھی۔

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي الْهُدْبِ (التحفة ۲۲)

۴۰۷۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ أَبِي خِدَاشٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ، عَنْ جَابِرِ يَعْنِي ابْنَ سَلِيمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُحْتَبٍ بِسَمَلَةٍ وَقَدْ وَقَعَ هُدْبُهَا عَلَى قَدَمَيْهِ.

۴۰۷۵- حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ گھٹنوں کو اٹھائے کپڑا لپیٹے بیٹھے تھے اور شملے (چادر) کی کناری آپ کے قدموں پر پڑ رہی تھی۔

🌞 فائدہ: یہ روایت سداضعیف ہے۔ تاہم کپڑے کے اطراف میں اگر کچھ دھاگے بطور زینت کے بڑھائے گئے ہوں اور انہیں خاص انداز میں ٹانگا گیا ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰۷۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۲/۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۶۶۱ من حديث همام به

• قتادة مدلس وعنعن.

۴۰۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۳۶/۳ من حديث أبي داود، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۶۹۱ من حديث يونس بن عبيد به \* عبدة أبو خدش مجهول الحال.

۴۰۷۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے

ہیں کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کے میں داخل ہوئے تو آپ پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی۔

۴۰۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ .

وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ .

۴۰۷۷- جناب جعفر بن عمرو بن حرith اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ پر سیاہ پگڑی تھی اس کے کنارے کو آپ نے اپنے کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا۔

۴۰۷۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ . قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءٌ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ .

☀️ فائدہ: پگڑی کا استعمال مستحب ہے۔ زمانہ قدیم سے شرفاء پگڑی باندھتے آئے ہیں حتیٰ کہ روایات میں آتا ہے کہ فرشتوں کو بھی پگڑی باندھے دیکھا گیا تھا۔ (مستدرک حاکم ۳/۳۷۱) اس کی صورتیں مختلف ہو سکتی ہیں۔ نیز سیاہ رنگ کے لباس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن ایام محرم میں اور کسی مصیبت کے وقت میں سیاہ رنگ کا لباس پہننے سے احتراز کرنا ضروری ہے کیونکہ سیاہ رنگ اور سیاہ لباس کو سوگ کے اظہار کی علامت بنا لیا گیا ہے جیسا کہ بعض لوگ عشرہ محرم میں ایسا کرتے ہیں جب کہ اظہار سوگ کے اس طریقے یا علامت کی کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے۔

۴۰۷۸- ابو جعفر بن محمد بن علی بن رکانہ اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں کہ رکانہ نے نبی ﷺ سے کشتی کی تھی تو نبی ﷺ نے اس کو پچھاڑ دیا تھا۔ رکانہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہمارے اور

۴۰۷۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رُكَانَةَ صَارَعَ

۴۰۷۶- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في العمامة السوداء، ح: ۱۷۳۵ من حديث حماد بن سلمة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه مسلم، ح: ۱۳۵۸ من طريق آخر من أبي الزبير به.

۴۰۷۷- تخريج: أخرجه مسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير إحرام، ح: ۴۵۳/۱۳۵۹ عن الحسن بن علي به.

۴۰۷۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب العمامم على القلاانس، ح: ۱۷۸۴ عن قتيبة به، وقال: "حسن غريب، وإسناده ليس بالقائم، ولا نعرف أبا الحسن العسقلاني ولا ابن ركانة".

کپڑے میں لپٹ جانے کا بیان

النَّبِيِّ ﷺ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ رُكَاةٌ :  
وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : «فَرَقُ مَا بَيْنَنَا  
وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ» .

۴۰۷۹- حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کپڑی باندھنی اور اس کے کناروں کو میرے آگے کی طرف اور پیچھے کی جانب لٹکا دیا۔

۴۰۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ  
مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ  
الْعَطَفَانِيُّ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ خَرَّبُودَ :  
حَدَّثَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ : سَمِعْتُ  
عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ : عَمَّمَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ  
خَلْفِي .

باب ۲۲- کپڑے میں پورے طور پر لپٹ جانا (جائز نہیں)

(المعجم ۲۲) - بَابُ فِي لَيْسَةِ  
الصَّمَاءِ (التحفة ۲۴)

۴۰۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو انداز سے کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک یہ کہ آدمی کپڑا اس طرح لپیٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی جانب کھلی رہے۔ دوسرا یوں کہ کپڑا لپیٹے اور اس کا ایک کنارہ باہر نکال کر اپنے کندھے پر ڈال لے۔

۴۰۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ :  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَنْ لَيْسَتَيْنِ : أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ مُفْضِيًا  
بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ ، وَيَلْبَسَ ثَوْبَهُ وَأَحَدُ  
جَانِبَيْهِ خَارِجٌ وَيُلْفِي ثَوْبَهُ عَلَى عَاتِقِهِ .

فائدہ: ان صورتوں کے ناجائز اور حرام ہونے کی وجہ عریانی ہے۔ دوسری صورت کی ایک توجیہ یہ ہو سکتی ہے کہ بعض اوقات منکبر قسم کے لوگ اپنی چادروں کے کنارے اپنے کندھوں پر ڈال کر اتراتے ہوئے چلتے ہیں تو ان کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے۔

۴۰۷۹- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان ، ح : ۶۲۵۳ من حديث أبي داود به \* شيخ من أهل المدينة مجهول ، قاله المنذري .  
۴۰۸۰- تخریج : [صحیح] أخرجه أحمد : ۲/ ۳۸۰ من حديث الأعمش به ، ورواه مسلم ، ح : ۱۵۱۱ من حديث أبي صالح به ، وتقدم شاهده ، ح : ۳۳۷۷ .



قیص کے بٹن کھولے رکھنے کا بیان

۴۰۸۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّمَاءِ ، وَعَنِ الْاِحْتِيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ .  
۴۰۸۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنے سے منع کیا ہے۔ (یعنی انسان پوری طرح سے اس میں لپٹ جائے اور ہاتھ پاؤں کچھ بھی باہر نہ ہو) اور ایک کپڑے کو اپنی کمر اور گھٹنوں پر لپیٹنے سے بھی منع کیا ہے۔

☀️ فائدہ: پہلی صورت میں انسان کسی طرح سنبھل نہیں سکتا۔ گر سکتا ہے، کسی موذی جانور اور کیڑے مکوڑے سے اپنا دفاع تک نہیں کر سکتا۔ اور اس انداز کو پنجابی زبان میں ”بولی بگل“ کہتے ہیں۔ دوسری صورت اس وقت ممنوع ہے جب اس سے اس کی شرم گاہ ظاہر ہوتی ہو۔ بعض اوقات اوباش لوگ عمد اس طرح کرتے ہیں، مگر باپردہ اور احتیاط سے ”احتیاء“ کی صورت میں بیٹھنا جائز ہے۔

(المعجم ۲۳) - بَابُ: فِي حَلِّ الْأَزْرَارِ (التحفة ۲۵)



۴۰۸۲- حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا : أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، - قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ : ابْنُ فُسَيْرٍ - أَبُو مَهَلٍ الْجُعْفِيُّ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ مِنْ مَرْبِئَةَ فَبَايَعَنَاهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقُ الْأَزْرَارِ قَالَ : فَبَايَعَنَاهُ ثُمَّ أَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ ، قَالَ عُرْوَةُ : فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ قَطُّ إِلَّا مُطْلِقِي أَزْرَارِهِمَا فِي شِتَاءٍ وَلَا حَرٍّ ، وَلَا يَزْرُرَانِ أَزْرَارَهُمَا أَبَدًا .

۴۰۸۲- جناب معاویہ بن قرہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ مزینہ کی جماعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ہم نے آپ کے ساتھ بیعت کی جبکہ آپ کی قمیص کی گھنڈیاں کھلی ہوئی تھیں۔ کہتے ہیں کہ ہم نے بھی آپ سے بیعت کی۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ آپ کی قمیص کے دامن میں ڈال دیا اور مہربنوت کو چھوا۔ عروہ کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے معاویہ اور ان کے صاحبزادے کو جب بھی دیکھا سردی ہوتی یا گرمی ان کی قمیصوں کی گھنڈیاں کھلی ہوتی تھیں اور وہ انہیں کبھی بند نہ کرتے تھے۔

۴۰۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن اشتمال الصماء والاحتیاء... الخ، ح: ۲۰۹۹ من حدیث أبي الزبير به.

۴۰۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب حل الأزرار، ح: ۳۵۷۸، والترمذي في الشمائل، ح: ۵۹ (بتحقيق) من حدیث زهير بن معاوية به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۰.

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لگانے کا بیان

🌞 فوائد و مسائل: ① بن کھلے رکھنا اگر بطور تواضع اور اتباع نبی ﷺ ہو تو مستحب اور باعث اجر ہے۔ مگر ہمارے ہاں بعض علاقوں میں یہ عمل بطور تکبر بھی ہوتا ہے جس میں یہ لوگ اپنا گریبان بھی کھلا رکھتے ہیں لہذا ان کی مشابہت سے بچنا ضروری ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی عادات کو بھی اپنے عمل کا حصہ بنا لیتے تھے جو یقیناً محبت کا اظہار ہوتا تھا۔

باب: ۲۴- سر اور کچھ چہرہ ڈھانپنے

باب: فِي التَّقْنَعِ

(ڈھانپنا بندھنے) کا بیان

(التحفة ۲۶)

۴۰۸۳- ام الرؤمیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (مکہ کے دنوں کا ذکر ہے کہ) عین دوپہر کے وقت ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ سر اور چہرہ ڈھانپنے (ڈھانپنا بندھے) رسول اللہ ﷺ تشریف لارہے ہیں اور ایسے وقت میں آ رہے ہیں جو آپ کا معمول نہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی آپ کو اجازت دی گئی تو آپ اندر آ گئے۔

۴۰۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهْرِ قَالِ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقَنَّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ واقعہ سفر ہجرت کی تیاری کے دنوں کا ہے۔ ② مرد کے لیے مباح ہے کہ موسم یا احوال کی مناسبت سے سر اور چہرہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔ کبھی جیاسے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔ ③ دوسرے کے گھر میں خواہ وہ کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو اجازت لے کر اندر جانا چاہیے۔

باب: ۲۵- تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا

باب: مَا جَاءَ فِي إِسْبَالِ

ٹخنے سے نیچے لگانا (ناجاڑے)

الإزار (التحفة ۲۷)

۴۰۸۴- حضرت ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں

۴۰۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۰۸۳- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۹۸/۶ عن عبد الرزاق به مطولاً، ورواه البخاري، اللباس، باب التقنع، ح: ۵۸۰۷ من حديث معمر به مطولاً.

۴۰۸۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب ماجاء في كراهية أن يقول عليك السلام مبتدئاً، ح: ۲۷۲۲ من حديث أبي غفار به مختصراً، وقال: "حسن صحيح"، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۴۹-۱۰۱۵۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۱۷-۳۲۰، وصححه الحافظ في فتح الباري: ۵/۱۱، وله طريق آخر عند ابن حبان، ح: ۸۶۶.

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کاٹنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی بات خوب سنتے اور مانتے تھے۔ وہ جو بھی کہتا اسے قبول کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ ﷺ۔ میں بھی حاضر ہو گیا اور کہا [علیک السلام یا رسول اللہ] ”آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!“ میں نے یہ دوبار کہا۔ آپ نے فرمایا: (یہ لفظ) [علیک السلام] مت کہو۔ یہ میت کا تحیہ اور سلام ہے۔ بلکہ یوں کہو: [السلام علیک]“ میں نے کہا: (کیا) آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میں اس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ جب تمہیں کوئی دکھ پہنچے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تم سے دور کر دے اگر تمہیں خشک سالی کا سامنا ہو تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری کھیتیاں اگا دے۔ جب تم کسی صحرا یا ویران اور بنجر زمین میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اسے پکارو تو وہ اسے تمہیں واپس لوٹا دے۔“ میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کسی کو گالی نہ دینا۔“ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی کسی آزاد کو نہ غلام کو اونٹ کو نہ بکری کو۔ آپ نے فرمایا: ”کسی نیکی کو حقیر مت جانا اپنے بھائی سے بات کرو تو کھلے چہرے سے بات کیا کرو بلاشبہ یہ نیکی ہے اور اپنی چادر آدھی پنڈلی تک اونچی رکھا کرو اور اگر نہ کر سکو تو ٹخنوں تک کر سکتے ہو۔ (ٹخنوں سے نیچے) چادر لٹکانے سے بچنا۔ بے شک یہ تکبر ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں برا بھلا کہے اور تمہیں تمہاری کسی بات پر جو وہ جانتا ہو عار دلانے تو تم

عن أَبِي غِفَارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ الْهَجِيْمِيُّ وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصُدُّ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ لَا يَقُولُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَرَّتَيْنِ، قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ، قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ». قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: «أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعْوَتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامٌ سَنَةِ فَدَعْوَتُهُ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَآةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعْوَتُهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ». قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا تَسْبَنَّ أَحَدًا». قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً. قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْسَبِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ، إِنْ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ، وَإِنْ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيْرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَّالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ».

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لگانے کا بیان

اس کے عیب پر جو اس میں ہو اسے عارمت دلانا بلاشبہ  
اس کا وبال اسی پر ہوگا۔“

🌞 نوائد و مسائل: ① اللہ کے رسول ﷺ کا مقام و منصب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوب جانتے اور پہچانتے تھے کہ آپ جو فرمائیں اسے سنا اور مانا جائے۔ اور اب بھی یہی ہے کہ ہر صاحب ایمان کو رسول اللہ کا جو بھی فرمان معلوم ہو جائے اس کو اپنے عمل میں لانے کی پوری کوشش کرے۔ ② سنت یہ ہے کہ قبرستان میں جاتے ہوئے اموات کو [السلام علیکم یا اهل القبور] کہا جائے۔ حدیث میں جو مذکور ہوا ہے وہ شاید عہد جاہلیت کا انداز تھا کہ وہ [علیک السلام] کہتے تھے۔ ③ مسلمان کو اپنی ہر چھوٹی بڑی اور ظاہری باطنی حاجات کے لیے صرف اور صرف اللہ کے حضور دعا کرنی چاہیے کہ وہی سننے اور قبول کرنے والا ہے۔ ④ کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا کہ کسی چیز کو گالی دے۔ ⑤ کسی بھی نیکی کو کبھی حقیر اور معمولی نہیں جانتا چاہیے۔ ⑥ اپنے مسلمان بھائیوں سے ہمیشہ ہنسی خوشی، کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے ملنا چاہیے۔ ⑦ مرد کو چاہیے کہ اپنے لباس میں مردانہ صفات کا اظہار کرے جن میں سے ایک یہ ہے کہ تہ بند اور شلوار وغیرہ ٹخنوں سے اونچی ہو۔ ⑧ چادر شلوار کا ٹخنوں سے نیچے ہونا تکبر کی علامت ہے یا انسانیت کی۔ اور اگر کوئی یہ کہے کہ میں تکبر سے ایسے نہیں کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا ہی تکبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صریح فرمان کو اپنے عمل میں لانے کی بجائے لایعنی عذر کرتا ہے۔ ⑨ اس قسم کے بظاہر عام اور چھوٹے اعمال پر اخلاص سے عمل کرنا دلیل ہے کہ یہ شخص صاحب ایمان ہے اگرچہ یہ اعمال چھوٹے نہیں ہیں کیونکہ ان کی برکت سے دیگر بڑے فضائل حاصل ہونے کی امید ہوتی ہے اور جو ان پر عمل نہیں کرتا اس سے کیا توقع رکھی جائے کہ وہ بڑی بھاری نیکیاں کمالے گا۔ ⑩ اپنے مسلمان بھائی کو اس کے عیب پر عار نہ دلانا بہت بڑی عزیمت کا کام ہے۔ البتہ کسی مناسب بھلے انداز سے نصیحت ضرور کرے۔

۴۰۸۵- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ :  
حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ  
اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
«مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : إِنَّ أَحَدَ جَانِبِي  
إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَيَّ لِأَتَعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ .  
قَالَ : «لَسْتُ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلًا» .

۴۰۸۵- جناب سالم بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت  
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”جس نے تکبر سے اپنا کپڑا لٹکایا اللہ  
قیامت کے روز اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔“ تو حضرت  
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے تہ بند کا ایک پلو ڈھیلا ہو جاتا  
اور لٹک جاتا ہے اور میں اس کا خیال بھی بہت رکھتا  
ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم ان میں سے نہیں ہو جو  
تکبر سے ایسا کرتے ہوں۔“

۴۰۸۵- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب من جر إزاره من غير خيلاء، ح: ۵۷۸۴ من حديث زهير به.

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کاٹنے سے نیچے لٹکانے کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① بیٹھے بیٹھے یا کام کاج میں تہ بند یا شلوار وغیرہ کا ڈھیلا ہو جانا اور ٹخنوں سے نیچے چلے جانا اس تکبر میں شمار نہیں جس کا ذکر اوپر کی حدیث میں ہوا ہے۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تعلیمات نبویہ کی روشنی میں انتہائی حساس تھے کہ کسی بھی وقت ان سے کوئی مخالفت نہ ہونے پائے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وضاحت چاہی تھی۔ اس سے انہیں اور دیگر عام مسلمانوں کے لیے راحت ہو گئی اور شدت نہ رہی۔ مگر آخری جملے کو اپنے لیے دلیل سمجھ لینا کسی طرح جائز نہیں جیسا کہ اوپر وضاحت گزری ہے۔

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اتفاق سے ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا اور اس کا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ”جاؤ اور وضو کرو“، چنانچہ وہ گیا اور وضو کر کے آیا۔ پھر آیا تو آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور وضو کرو“، تو ایک آدمی نے آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ تھی کہ آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا پھر آپ خاموش ہو رہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ شخص تہ بند لٹکانے نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ (ٹخنے سے نیچے کپڑا) لٹکانے والے (مرد) کی نماز قبول نہیں کرتا۔“

۴۰۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ»، فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: «اذْهَبْ فَتَوَضَّأْ»، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَكَ أَمْرَتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ؟ قَالَ: «إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ».



☀️ فوائد و مسائل: ① امام نووی رضی اللہ عنہ نے ریاض الصالحین میں اس حدیث کو صحیح مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ ② مردوں کے لیے تہ بند اور شلوار کا لٹکانا بہت قبیح اور گناہ کا کام ہے جو ان کی عبادت کی قبولیت پر اثر انداز ہو جاتا ہے۔ نماز میں اور نماز کے علاوہ ہر حال میں اس سے بچنا واجب ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: سابقہ حدیث: ۶۳۸ کے فوائد و مسائل) اور عورتوں کو نماز میں پاؤں ڈھانپنا لازم ہے (دیکھیے: سابقہ احادیث: ۶۳۹ اور ۶۴۰) اور جب غیر محرم کی نظر پڑتی ہو تو اس کا اہتمام اور بھی واجب ہے۔

۴۰۸۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے افراد سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ انہیں پاک

رُزْعَةً بِنِ عَمْرٍو بِنِ جَرِيرٍ، عَنْ حَرَشَةَ بْنِ

۴۰۸۶- تخريج: [حسن] تقدم، ح: ۶۳۸، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۱۲۱ من حديث أبي داود به.

۴۰۸۷- تخريج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار والمن بالعطية... الخ، ح: ۱۰۶.

من حديث شعبة به.

تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لگانے کا بیان

الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ». قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا؟ فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا. قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَابُوا وَخَسِرُوا؟ قَالَ: «الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ» أَوْ «الْفَاجِرِ».

کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہوں گے بہت گھائے اور خسارے میں پڑے یہ لوگ؟ آپ نے اپنی بات تین بار دہرائی۔ میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں اے اللہ کے رسول! وہ بہت گھائے اور خسارے میں پڑے؟ آپ نے فرمایا: ”کپڑا لگانے والا (مرد جو ٹخنے سے نیچے کپڑا لگائے) احسان کر کے جتلانے والا اور وہ جو جھوٹی قسم سے اپنا مال بیچے۔“

☀️ فائدہ: احسان کر کے احسان جتلانا، جھوٹی قسم سے مال بیچنا اور مردوں کے لیے ٹخنوں سے نیچے کپڑا لگانا حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔



۴۰۸۸- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ روایت

بیان کی۔ اور مذکورہ بالا روایت زیادہ کامل ہے۔ کہا کہ [الْمَنَّان] سے مراد ایسا آدمی ہے جو جب بھی کوئی چیز دے تو احسان جتلانے۔

۴۰۸۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَلِيمَانَ ابْنِ مُسَيْبٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا وَالْأَوَّلِ أَنَّهُ قَالَ: «الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ».

☀️ فائدہ: [مَنَّان] کے دو معانی ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ [الْمَنَّة] سے ماخوذ ہو تو اس کا مفہوم ہے ”احسان جتلانے والا“ اور معروف ہے [الْمَنَّة تَهْدِمُ الصَّنِيعَةَ] ”احسان جتلانا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے“ اور صدقات میں اس سے اجر ضائع ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا مادہ [الْمَنَّان] ہو تو اس کا مفہوم ”کمی کرنا“ ہے جیسے کہ آیت کریمہ میں ہے: ﴿وَأِنْ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ﴾ (القللم: ۳) ”آپ کے لیے بہت بڑا اجر ہے جس میں کوئی کمی نہیں۔“ اور [مَنَّان] ایسا آدمی جو حق کی ادائیگی میں کمی کرے اور ناپ تول میں خیانت کرے۔ (معالم السنن و عون المعبود)

۴۰۸۹- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرِ

۴۰۸۹- قیس بن بشر تغلبی نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا، اور وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے۔ بیان کیا کہ دمشق میں نبی ﷺ کے صحابہ

۴۰۸۸- تخريج: أخرجه مسلم من حديث يحيى القطان به، انظر الحديث السابق.

۴۰۸۹- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۹/۴ عن أبي عامر به، وصححه الحاكم: ۱۸۳/۴، ووافقه الذهبي.

تہ بند شلوار اور پیٹنٹ وغیرہ کاٹنے سے نیچے لکانے کا بیان

میں سے ایک صاحب ہوتے تھے جنہیں ابن حنظلیہ کہا جاتا تھا۔ وہ تنہائی پسند آدمی تھے لوگوں کے ساتھ بہت کم بیٹھتے تھے۔ یا تو نماز پڑھتے ہوتے یا جب فارغ ہو جاتے تو تسبیح و تکبیر میں مشغول رہتے اور پھر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔ وہ ہمارے پاس سے گزرے جبکہ ہم حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ابودرداء نے ان سے کہا: کوئی ایک بات بیان کر دیجیے جس میں ہمارا فائدہ ہو جائے اس میں آپ کا کوئی نقصان نہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو بھیجا۔ جب وہ واپس آئی تو ان میں سے ایک آدمی اس مجلس میں آ گیا جہاں رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے۔ تو اس نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا: کاش کہ تم ہمیں دیکھتے جب ہم دشمن سے بھڑگے تھے اور فلاں نے نیزہ مارا اور کہا: لویہ مجھ سے اور میں غفاری جوان ہوں! تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ ساتھ والے نے کہا: میں تو سمجھتا ہوں کہ اس کا اجر ضائع ہو گیا۔ یہ بات دوسرے نے سنی تو کہا: میں تو اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ ان دونوں کی تکرار ہونے لگی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو فرمایا: ”سبحان اللہ! کوئی حرج کی بات نہیں کہ اسے اجر و ثواب ملے اور اس کی تعریف بھی ہو۔“ تو میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اس بیان سے وہ بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ وہ اپنا سر اٹھاتے اور پوچھتے تھے: کیا بھلا یہ فرمان آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ تو وہ کہتے کہ ہاں۔ اور یہ بات انہوں نے ان سے بار بار پوچھی۔ (اس دوران

التَّغْلِبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَكَانَ جَلِيسًا لِأَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا فَلَمَّا يُجَالِسُ النَّاسَ إِنَّمَا هُوَ صَلَاةٌ، فَإِذَا فَرَغَ فَإِنَّمَا هُوَ تَسْبِيحٌ وَتَكْبِيرٌ حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلَهُ. قَالَ فَمَرَّ بِنَا وَنَحْنُ عِنْدَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَقَدِمَتْ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَجَلَسَ فِي الْمَجْلِسِ الَّذِي يَجْلِسُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ إِلَى جَنْبِهِ: لَوْ رَأَيْنَا حِينَ التَّقِيْنَا نَحْنُ وَالْعَدُوَّ فَحَمَلَ فُلَانٌ فَطَعَنَ فَقَالَ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعُلَامُ الْغِفَارِيُّ كَيْفَ تَرَى فِي قَوْلِهِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ بَطَلَ أَجْرُهُ فَسَمِعَ بِذَلِكَ آخَرَ فَقَالَ: مَا أَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا فَتَنَارَعَا حَتَّى سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ! لَا بَأْسَ أَنْ يُوجَرَ وَيُحَمَدَ» فَرَأَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ سُرَّ بِذَلِكَ فَجَعَلَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَيْهِ، وَيَقُولُ أَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَمَا زَالَ يُعِيدُ عَلَيْهِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: لَيْبُرُكَنَّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ. قَالَ: فَمَرَّ بِنَا يَوْمَ آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَنْفِقُ عَلَى الْخَيْلِ كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لَا



تہ بند شلوار اور پینٹ وغیرہ کا ٹخنے سے نیچے لگانے کا بیان

يَقْبِضُهُمَا»، ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو  
الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ:  
قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نِعَمَ الرَّجُلُ خَرِيمٌ  
الْأَسَدِيُّ لَوْلَا طُولُ جُمَّتِهِ وَإِسْبَالُ إِزَارِهِ»،  
فَبَلَغَ ذَلِكَ خَرِيمًا فَعَجَلَ فَأَخَذَ شِفْرَةَ فَقَطَعَ  
بِهَا جُمَّتَهُ إِلَى أُذُنَيْهِ وَرَفَعَ إِزَارَهُ إِلَى أَنْصَافِ  
سَاقَيْهِ. ثُمَّ مَرَّ بِنَا يَوْمًا آخَرَ فَقَالَ لَهُ أَبُو  
الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ. فَقَالَ:  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكُمْ  
قَادِمُونَ عَلَى إِخْوَانِكُمْ، فَأَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ  
وَأَصْلِحُوا لِبَاسَكُمْ، حَتَّى تَكُونُوا كَأَنَّكُمْ  
شَامَةٌ فِي النَّاسِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يُحِبُّ  
الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ».

میں وہ ان کے قریب بھی ہوتے جا رہے تھے) حتیٰ کہ  
میں سمجھا کہ شاید یہ ان کے گھٹنوں پر بیٹھ جائیں گے۔ وہ  
صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت  
ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی ایک بات بیان کر  
دیجیے جس میں ہمارا فائدہ ہو اور آپ کا کوئی گھانا نہیں ہو  
گا، تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا:  
”گھوڑے پر خرچ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے اپنا  
ہاتھ صدقہ میں کھول رکھا ہو اور بند نہ کرتا ہو۔“ وہ صحابی  
ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت ابودرداء  
رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی کلمہ خیر فرما دیجیے اس میں ہمارا  
فائدہ ہوگا اور آپ کا کوئی خسار نہیں، تو انہوں نے بیان  
کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خریم اسدی، بہترین  
آدمی ہے اگر اس کے پٹے (سر کے بال) لمبے نہ ہوں اور  
اپنے تہ بند کو نہ لکائے۔“ یہ بات خریم کو پہنچی تو انہوں  
نے جلدی سے چھری پکڑی اور اپنے بالوں کو کانوں تک  
کاٹ لیا اور اپنے تہ بند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کر لیا۔ وہ  
صحابی ایک اور دن ہمارے پاس سے گزرے تو حضرت  
ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کوئی ایک بات فرمائیں جو  
ہمارے لیے نفع مند ہو اور اس میں آپ کا کوئی نقصان  
نہیں، تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا  
آپ فرماتے تھے: ”تم لوگ اپنے بھائیوں کے پاس  
پہنچنے والے ہو۔ چنانچہ اپنی سواروں کو درست کر لو اپنے  
لباس کی اصلاح کر لو حتیٰ کہ ایسے ہو جاؤ گویا کہ تم ان میں  
سے بہت نمایاں افراد ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بے حیائی (کی  
بات یا کام) اور عہد ایسا کرنے کو پسند نہیں فرماتا ہے۔“



۳۱- کتاب اللباس

تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو نعیم نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے یہ لفظ یوں کہے: [حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ]

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ: «حَتَّى تَكُونُوا كَالشَّامَةِ فِي النَّاسِ».

باب: ۲۶- تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان

(المعجم ۲۶) - باب مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ (التحفة ۲۸)

۴۰۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا: ”اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری (ادپر کی) چادر ہے اور عظمت میری (بیچنے کی) چادر ہے چنانچہ جو کوئی ان میں سے کسی ایک کو بھی کھینچنے کی کوشش کرے گا (میرا شریک ہونے کی کوشش کرے گا) میں اسے جہنم میں جھونک دوں گا۔“

۴۰۹۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَّادٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ الْمَعْنِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ مُوسَى: عَنْ سَلْمَانَ الْأَعْرَى، وَقَالَ هَنَّادٌ: عَنْ الْأَعْرَأَبِيِّ مُسْلِمًا، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ هَنَّادٌ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ».



🌞 **فوائد مسائل:** ① رداء: اس چادر کو کہتے ہیں جو انسان اپنے جسم کے اوپر کے حصے پر اوڑھتا ہے اور ”ازار“ بیچنے کی چادر کو کہتے ہیں جو بطور تہ بند استعمال ہوتی ہے۔ ② اللہ عزوجل کی تمام تر صفات پر ہمارا ایمان ہے اور ہم انہیں بلا کیف اور بلا تشبیہ تسلیم کرتے ہیں۔ کمال کبریائی اور عظمت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو زیبا ہے۔ اور انہیں ”رداء اور ازار“ سے تعبیر کرنے کا مفہوم..... واللہ اعلم بقول علامہ منذری..... یہ ہے کہ جس طرح مخلوق میں سے کوئی کسی غیر کو اپنی رداء یا ازار میں شریک نہیں کرتا تو اللہ عزوجل کا مقام بے انتہا بے انتہا بلند و بالا ہے۔

۴۰۹۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور جس

۴۰۹۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ

۴۰۹۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، ح: ۴۱۷۴ عن عناد به، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۶۲۰.  
۴۰۹۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب تحريم الكبر وبيانه، ح: ۹۱ من حديث الأعمش به.

تکبر اور بڑائی کی برائی کا بیان

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْقَسْمَلِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ مِثْلَهُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قسمی نے اعمش سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

**☀️ فائدہ:** ”تکبر“ جو اللہ تعالیٰ کے انکار اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے معنی میں ہو..... کسی صورت معاف نہیں ہے اور عام انداز کا تکبر جو لوگوں کی طبیعت میں ہوتا ہے کہ وہ دوسروں پر بڑائی کا اظہار کرتے ہیں جیسے کہ اگلی حدیث میں اس کا ذکر آ رہا ہے..... وہ بھی ایک فیجِ خصلت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ معاف نہ فرمائے تو اس کی سزا بھی جنت سے محرومی ہے اور ”ایمان“ خواہ معمولی ہی ہو اس کی جزا جنت ہے۔ اگر گناہوں پر سزا ہوئی تو ان شاء اللہ بالآخر بفضلِ تعالیٰ جنت میں داخل کر لیا جائے گا۔ گویا ”مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا“ کا مطلب ہمیشہ کے لیے داخل نہ ہونا ہے۔ عارضی طور پر بطور سزا داخل ہونا ممکن ہے۔

۴۰۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَجُلٌ حُبِّبٌ إِلَيَّ الْجَمَالَ وَأُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَاهُ حَتَّى مَا أَحْبَبْتُ أَنْ يُفَوِّقَنِي أَحَدٌ إِذَا قَالَ: بِشْرَاكَ نَعْلِي، وَإِنَّمَا قَالَ: بِشِئْنِ نَعْلِي أَفَمِنَ الْكِبْرِ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَطَ النَّاسَ».

۴۰۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ ایک خوبصورت آدمی تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے خوبصورتی پسند ہے اور مجھے یہ حاصل بھی ہے جیسے کہ آپ دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ میں نہیں چاہتا کہ کوئی جوتے کے تسمے میں بھی مجھ سے بڑھ جائے۔ اور اس نے لفظ [بِشْرَاكَ نَعْلِي] کہا یا [بِشِئْنِ نَعْلِي] کیا یہ کیفیت تکبر اور بڑائی میں سے ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں“ تکبر یہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو حقیر جانے۔“

**☀️ فوائد و مسائل:** ① لوگوں کو اپنے سے حقیر جاننا اور حق واضح ہو جانے کے بعد اسے ٹھکرا دینا اور اس پر عمل نہ کرنا انتہائی کبیرہ گناہ ہے۔ ② ظاہری زیب و زینت کی اشیاء کی خواہش اور انہیں اختیار کرنا ممنوع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ

۴۰۹۲- تخريج: [صحیح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۵۶ عن محمد بن المثني به، و صححه الحاكم ۴/ ۱۸۱، ۱۸۲، و وافقه الذهبي، و للحدیث شواهد، منها الحدیث السابق.

نے فرمایا: ﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (الاعراف: ۳۲) ”کہیے کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے لیے اور کھانے کی پاکیزہ چیزیں، کہیے یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے لیے ہیں دنیا کی زندگی میں اور قیامت کے دن خاص انہی کے واسطے ہیں۔“

باب: ۲۷- مرد کی چادر شلوار کہاں تک ہونی چاہیے؟

(المعجم ۲۷) - بَابُ: فِي قَدْرِ مَوْضِعِ الْإِزَارِ (التحفة ۲۹)

۴۰۹۳- جناب علاء بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہ بند کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ صاحب علم و خبر سے تمہارا واسطہ پڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”مسلمان کا تہ بند آدھی پنڈلی تک ہوتا ہے۔ آدھی پنڈلی سے ٹخنوں تک کے مابین میں کوئی حرن نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے جس نے تکبر سے اپنا تہ بند گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔“

۴۰۹۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ الْإِزَارِ؟ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِزْرَةُ الْمُسْلِمِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ - أَوْ: لَا جُنَاحَ - فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ. مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ. مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطْرًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ».



فوائد و مسائل: ① مردوں کا اپنی شلوار تہ بند یا پا جاے وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے۔ اور اپنی غفلت اور جہالت کی لالچینی تاویلات میں الجھنا تکبر ہے۔ ② ٹخنوں سے نیچے..... پاؤں..... یا..... لٹکنے والا کپڑا..... جہنم میں ہیں اور کپڑا اپنے پہننے والے کو بھی ساتھ گھسیٹ لے گا۔ ③ اللہ عزوجل کا بندے کی طرف نہ دیکھنا اظہار غضب کی علامت ہے۔

۴۰۹۴- جناب سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسبال“ یعنی (حد سے زیادہ) کپڑا لٹکانا تہ بند، قمیص اور پگڑی سبھی

۴۰۹۴- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجَعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ

۴۰۹۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب موضع الإزار أين هو؟ ح: ۳۵۷۳ من حديث العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به.

۴۰۹۴- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب طول القميص كم هو؟ ح: ۳۵۷۶، والنسائي، ح: ۵۳۳۶ من حديث حسين الجعفي به.

عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

میں (ممنوع) ہے۔ جس نے تکبر سے ان میں سے کچھ بھی لٹکایا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں کرے گا۔“

عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْإِسْبَاتُ فِي الْإِرَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۰۹۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ تہ بند کے بارے میں فرمایا ہے قمیص کے بارے میں بھی اس کا یہی حکم ہے۔

۴۰۹۵- حَدَّثَنَا هَنَادٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِرَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيصِ.

۴۰۹۶- جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تہ بند باندھے دیکھا کہ ان کے تہ بند کا اگلا حاشیہ ان کے پاؤں کی پشت کو چھو رہا ہوتا اور پیچھے کی جانب سے اوپر کواٹھا ہوتا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ تہ بند اس انداز سے کیوں باندھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح باندھتے دیکھا ہے۔

۴۰۹۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ: أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَأْتِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ إِزَارِهِ مِنْ مُقَدِّمِهِ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهِ. قُلْتُ: لِمَ تَأْتِرُ هَذِهِ الْإِزْرَةَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْتِرُهَا.

☀️ فائدہ: صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی عام عادات میں بھی آپ ﷺ کی پیروی کرتے تھے۔ اور اب اہل زمان کی حالت کیا ہے کہ صریح شرعی احکام و فرامین کی مخالفت کر کے بھی بڑے اعلیٰ درجے کے ”مومن“ بنتے ہیں۔

باب: ۲۸- عورتوں کے لباس کا بیان

(المعجم ۲۸) - بَابُ فِي لِبَاسِ

النِّسَاءِ (التحفة ۳۰)

۴۰۹۷- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی

۴۰۹۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

۴۰۹۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱۰/۲ من حديث عبد الله بن المبارك به.

۴۰۹۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البغوي في الأنوار، ح: ۷۶۷ (بتحقيقي) من حديث يحيى القطان، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۶۸۱ من حديث محمد بن أبي يحيى به.

۴۰۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال، ح: ۵۸۸۵ من حديث شعبة به.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

أَنَّ لَعْنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، مِثَابَةٌ لَعْنِ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ .

فائدہ: "لعنت" کوئی معمولی کلمہ نہیں ہے۔ کسی بھی ایمان دار اور صاحب علم و خیر کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی زجر و توبیخ یا دھمکی نہیں۔ اس کے لفظی معنی یہ ہیں: "اللہ کی رحمت سے دوری" اور وہ بھی سید الرسل، سید الاولیاء والآخرین ﷺ کی زبان سے اس لیے اہل ایمان کو اپنی عادات کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اور چھوٹے بچے بچیوں کے معاملہ میں بھی متنبہ ہونا چاہیے کہ اگرچہ وہ خود مکلف نہیں ہوتے لیکن والدین تو ایمان و شریعت کے مکلف ہیں اس لیے بڑے تو بڑے چھوٹے لڑکوں کو لڑکیوں والا لباس پہنانا یا لڑکیوں کو لڑکوں والا لباس پہنانا ناجائز اور حرام ہے۔

۴۰۹۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ.

۴۰۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ لَوْيْنٌ وَبَعْضُهُ قَرَأَتْ عَلَيْهِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قِيلَ لِعَائِشَةَ: إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ، فَقَالَتْ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ.

فائدہ: عورتوں کے لیے جب لباس اور جوتے تک میں مردوں کی مشابہت لعنت کا کام ہے تو دیگر امور نشست و برخواست انداز گفتگو، بال اور بچہ جانی وغیرہ سبھی اس میں شامل ہیں۔

(المعجم ۲۹) - بَابٌ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُدْرِكُ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلْبِيسِهِنَّ﴾ [الأحزاب: ۵۹] (التحفة ۳۱)

باب: ۲۹- فرمان الہی: ﴿يُدْرِكُ عَلَيْهِنَّ﴾

مِنْ جَلْبِيسِهِنَّ کی تفسیر

۴۰۹۸- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۲۵/۲ عن أبي عامر به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۹۲۵۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۵۵، والحاكم ۱۹۴/۴، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

۴۰۹۹- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحميدي، ح: ۲۷۳ (بتحقيقي) عن سفیان بن عیینة به \* ابن جریج عن، ولم أجد ما يشهد له.

عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فائدہ: سورہ احزاب کی آیت ۵۹ میں ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأُزَوِّجُكَ وَ بَنَاتِكَ وَ نِسَاءَ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَذَلِكَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾ ”اے نبی! اپنی بیویوں صاحبزادیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں یہ (بات) اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ پہچان لی جائیں اور انہیں ایذا نہ پہنچائی جائے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔“ [جلابیب] جلباب کی جمع ہے اور ایسی بڑی چادر کو کہتے ہیں جو عام اور ہنسی کے اوپر لی جاتی ہے جس سے پورا بدن ڈھک جائے۔ ”اپنے اوپر چادر لٹکانے“ سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلنے وقت گھونگ نکال لے جس سے چہرے کا بیشتر حصہ چھپ جائے اور نظریں جھکا کر چلنے سے راستہ بھی نظر آتا جائے۔ برقع اسی جلباب کی ترقی یافتہ صورت ہے۔

۴۱۰۰- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصار کی عورتوں کا ذکر کیا۔ ان کی تعریف کی اور ان کے اچھے اعمال بیان کیے اور کہا: جب سورہ نور نازل ہوئی تو ان عورتوں نے پردوں کے کپڑے یا مردوں کی چادریں لیں۔ ابوکامل کو لفظ حُجُورٍ یا حُجُوزٍ میں شک ہوا ہے..... اور انہیں پھاڑ کر اپنے لیے پردے کی چادریں بنا لیا۔

۴۱۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ، فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا وَقَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ النَّوْرِ عَمَدَنَ إِلَى حُجُورٍ أَوْ حُجُوزٍ شَكَ أَبُو كَامِلٍ، فَسَقَقْنَهُنَّ فَأَتَّخَذَنَّهُنَّ حُمْرًا.

🌞 فائدہ: مومنات کے متعلق صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے سورہ نور میں وارد احکام پردہ پر بخوبی عمل کیا۔ جو کہ آیت نمبر ۳۱ میں مذکور ہیں: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ.....﴾

۴۱۰۱- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب عورتوں کے متعلق یہ حکم نازل ہوا ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ ”وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکالیا کریں۔“ تو انصاری عورتیں جب باہر نکلتیں تو ایسے لگتا کہ ان کے سروں پر کوئے بیٹھے ہوں۔ ان سیاہ چادروں کی وجہ سے

۴۱۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نُوَيْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ خَرَجَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ كَأَنَّ عَلَى رُؤْسِهِنَّ

۴۱۰۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد ۱۸۸/۶ من حديث أبي عوانة به \* إبراهيم بن المهاجر حسن الحديث على الراجح.

۴۱۰۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه عبدالرزاق في تفسيره: ۱۰۱/۲، ح: ۲۳۷۷ عن معمر به.

۳۱- کتاب اللباس ..

عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

جو وہ اپنے سروں پر لینے لگی تھیں۔

الْغُرْبَانَ مِنَ الْأَكْسِيَّةِ .

باب: ۳۰- آیت کریمہ ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ کی تفسیر

(المعجم ۳۰) - **بَابُ: فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾**  
[النور: ۳۱] (التحفة ۳۲)

۲۱۰۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ سابق مہاجر خواتین پر رحم فرمائے۔ جب اللہ کا یہ حکم نازل ہوا ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ تو انہوں نے اون کی موٹی موٹی چادریں پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنا لیں۔ ابن صالح نے (اکنف کی بجائے) اُكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ کہا ہے۔

۴۱۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ قَالُوا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ شَقَقْنَ أَكْنَفَ، قَالَ ابْنُ صَالِحٍ: أَكْنَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا .



☀️ **فائدہ:** یہ سورہ نور میں آیت حجاب (۳۱) کا ایک حصہ ہے۔ معنی ہے ”ان عورتوں کو چاہیے کہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیوں کے ٹکڑے مارے رہیں۔“

۳۱۰۳- ابن شہاب نے یہ روایت اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کی ہے۔

۴۱۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَنِ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ .

باب: ۳۱- عورت اپنی زینت سے کیا کچھ کھلا رکھ سکتی ہے؟

(المعجم ۳۱) - **بَابُ: فِيْمَا تُبْدِي الْمَرْأَةُ مِنْ زِينَتِهَا**  
(التحفة ۳۳)

۴۱۰۲- **تخریج:** [صحیح] أخرجه البيهقي: ۲/ ۲۳۴ من حديث أبي داود به، ورواه البخاري، التفسير، سورة النور، باب: ﴿وَلْيَضْرِبَنَّ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾، ح: ۴۷۵۸ من طريق آخر عن الزهري به.  
۴۱۰۳- **تخریج:** [صحیح] انظر الحديث السابق.

۳۱- کتاب اللباس ..... عورتوں کے لباس سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۰۴- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ان کی بہن) اسماء دختر ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے ہاں آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے اپنا منہ موڑ لیا اور فرمایا: ”اے اسماء! بچی جب جوان ہو جائے تو جائز نہیں کہ اس سے کچھ نظر آئے سوائے اس کے اور اس کے اور آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں کی طرف اشارہ فرمایا۔“

۴۱۰۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاقِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدٍ - قَالَ يَعْقُوبُ: ابْنِ دُرَيْكٍ - عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِفَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتْ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلَحْ لَهَا أَنْ يُرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا»، وَأَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَكَفِّهِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت مرسل ہے۔ خالد بن دُرَیك نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا۔ اور سعید بن بشیر قوی نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا مُرْسَلٌ خَالِدُ بْنُ دُرَيْكٍ لَمْ يُدْرِكْ عَائِشَةَ. [وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ].

☀️ فائدہ: بعض علماء اس حدیث سے عورت کے لیے چہرہ نگار رکھنے کا اثبات کرتے ہیں، جو صحیح نہیں۔ کیونکہ احتمال ہے کہ یہ ارشادِ جناب کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہو۔ نیز یہ روایت مرسل ہے جیسے کہ امام ابو داؤد اور رحمہ اللہ نے واضح فرمایا ہے اور اس کا ایک راوی سعید بن بشیر ازدی ضعیف ہے۔ دیکھیے: (تقریب التہذیب) نیز اگلی (حدیث: ۴۱۰۶) میں ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے پاؤں چھپانے کے لیے مضطرب ہوتی تھیں اور حدیث ۷۷۷ میں آ رہا ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی اپنی چادر کا پلو لمبا کرنے کا پوچھا تو آپ ﷺ نے ایک بالشت بتایا۔ اس پر انہوں نے عذر کیا کہ اس طرح تو پاؤں ننگے ہوں گے..... جب امت کی یہ مائیں جو تمام عورتوں کے لیے انتہائی عظیم قابل قدر نمونہ ہیں ان کا یہ حال ہے کہ وہ پاؤں ننگے ہونے سے پریشان ہوتی ہیں تو کس طرح باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ چہرہ ننگے کرنے کو جائز سمجھتی ہوں گی اور کسی کے لیے (عورت ہو یا مرد) اس کا چہرہ ہی منع حسن و قبح ہوتا ہے۔ جبکہ امت کے مردوں کو حکم دیا گیا کہ ضرورت کی چیز طلب کرنی ہو تو منہ اٹھائے گھروں کے اندر مت گھس جایا کرو بلکہ ﴿فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ

۴۱۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲/۲۲۶ و ۷/۸۶ من حديث أبي داود به \* الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع، سعيد بن بشير ضعيف (تقريب)، قال محمد بن عبدالله بن نمير: يروي عن قتادة المنكرات، وقال الساجي: حدث عن قتادة بمنكبر، و قتادة عن ابن صح السند إليه، وللحديث شواهد ضعيفة، المراسيل لأبي داود، ح: ۴۲۷، والبيهقي وغيرهما.



۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

وَرَأَى حَجَّابًا (الاحزاب: ۵۳) ”یعنی اوٹ کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔“ کئی صحیح اور صریح احادیث میں ہے: ”غیر محرم کو اجنبی عورتوں کے ہاں جانا جائز نہیں۔“ اور شوہر کے رشتہ دار مردوں کا گھر میں بے باکانہ اندر آ جانا بھی جائز نہیں بلکہ [الْحَمُّ الْمَوْتُ] (جامع الترمذی، الرضاع، حدیث: ۱۱۷۱) ”مرد کے رشتہ دار د یور اور بیٹھ و غیرہ عورت کے لیے موت ہیں۔“ (مسئلہ حجاب اور چہرے کے پردے کی تفصیل اور شرافی بحث تفسیر اضواء البیان از علامہ محمد امین شفق علی رطوف، سورۃ احزاب میں ملاحظہ ہو۔)

(المعجم ۳۲) - بَابُ: فِي الْعَبْدِ يَنْظُرُ  
إِلَى شَعْرِ مَوْلَاتِهِ (التحفة ۳۴)  
باب: ۳۲- غلام کے لیے جائز ہے کہ وہ  
اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھ سکتا ہے

۴۱۰۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے بیگی لگوانے کی اجازت چاہی۔ تو آپ نے ابو طیبہ کو فرمایا کہ اسے بیگی لگائے۔ راوی نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ ان کا رضاعی بھائی تھا یا نابالغ لڑکا تھا۔

۴۱۰۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ مَوْهَبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَأْذَنَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ، فَأَمَرَ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا. قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ.



☀️ نوادہ و مسائل: ① نابالغ بچے جو بھی عورتوں کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ نہ ہوئے ہوں اور زر خرید غلام کا ایک ہی حکم ہے۔ لہذا بوقت ضرورت عورت کے لیے جائز ہے کہ اپنی زینت اس کے سامنے ظاہر کر سکتی ہے۔ ② خواتین کے علاج معالجہ کے لیے اسلامی معاشرے میں خواتین طبیبات (لیڈی ڈاکٹرز) کا اہتمام کرنا بہت ضروری ہے تاکہ انہیں اجنبی مرد ڈاکٹروں کے سامنے نہ ہونا پڑے۔ ③ عورت کے بال اس کی باطنی زینت کا حصہ ہیں جو وہ کسی غیر محرم کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی۔

۴۱۰۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے ایک غلام لائے جو آپ نے ان کو ہبہ کیا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ایسا کپڑا تھا کہ وہ اگر اسے سر پر لپیٹتیں تو ان کے پاؤں تک نہ پہنچتا تھا اور اگر پاؤں کو چھپاتیں تو سر پر نہ رہتا تھا۔

۴۱۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى: حَدَّثَنَا أَبُو جُمَيْعٍ سَالِمُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ بَعْدَ قَدْ وَهَبَهُ لَهَا. قَالَ: وَعَلَى فَاطِمَةَ ثَوْبٌ إِذَا قَعَّتْ بِهِ رَأْسَهَا لَمْ يَبْلُغْ رِجْلَيْهَا، وَإِذَا

۴۱۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: لكل داء دواء، واستحباب التداوي، ح: ۲۲۰۶ عن قتيبة به.  
۴۱۰۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۹۵/۷ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

عَطَّتْ بِهِ رَجُلَيْهَا لَمْ يَبْلُغْ رَأْسَهَا ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ مَا تَلَقَى قَالَ : « إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ بَأْسٌ إِنَّمَا هُوَ أَبُوكَ وَعَغْلَامُكَ . »

پس جب نبی ﷺ نے اس کی اس الجھن کو دیکھا تو فرمایا: ”تمہارے لیے کوئی حرج کی بات نہیں تمہارے سامنے صرف تمہارے والد ہیں اور تمہارا غلام۔“

☀️ فائدہ: غلام سے پردہ واجب نہیں بلکہ رخصت ہے۔

(المعجم ۳۳) - بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى :

بَاب ۳۳- فرمان الہی ﴿عَبْرَ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ کی تفسیر

﴿عَبْرَ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ [النور: ۳۱]

(التحفة ۳۵)

☀️ فائدہ: سورۃ نور کی آیت حجاب (۳۱) میں جن لوگوں سے پردہ نہ کرنے کا بیان ہے ان میں ﴿عَبْرَ أُولَى الْإِرْبَةِ﴾ کا بھی ذکر ہے۔ یعنی ایسے بڑے بوڑھے مرد جنہیں اب عورتوں کی کوئی خواہش نہ ہو۔ لیکن بڑی عمر کے باوجود اگر محسوس ہو کہ فکری طور پر یہ آدمی عورتوں سے دلچسپی رکھتا ہے تو اس سے پردہ کرنا لازمی ہے۔ انسان کی گفتگو اور نشست برخاست سے اس کے ذوق و مزاج کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ درج ذیل حدیث میں مذکور ہے۔

۴۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ :

۴۱۰۷- ۱م المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک بیچرا نبی ﷺ کی ازواج کے گھروں میں آتا جاتا تھا اور لوگ اس کے بارے میں سمجھتے تھے کہ اس میں عورتوں کی طرف کوئی میلان نہیں اور یہ [عَبْرَ أُولَى الْإِرْبَةِ] میں سے ہے۔ ایک دن نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور وہ آپ کی کسی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ایک عورت کی تعریف میں یوں کہہ رہا تھا کہ وہ جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب کمر پھیر کر جاتی ہے تو آٹھ سے واپس ہوتی ہے (یعنی پہلوؤں کی طرف سے چار چار بل نظر آتے ہیں جو اس کے فربہ اندام اور خوبصورت ہونے کی علامت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ الزُّهْرِيِّ وَهشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُحْنَتٌ فَكَانُوا يَعْدُونَهُ مِنْ عَبْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَتَعْتُ امْرَأَةً ، فَقَالَ : إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ أَذْبَرَتْ بِثَمَانٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلمُ مَا هَهُنَا ؟ لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ هَذَا » فَحَجَبُوهُ .

۴۱۰۷- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب منع المحنث من الدخول على النساء الأجانب، ح: ۲۱۸۱ من

حدیث معمر بہ .

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

ہیں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں نہیں سمجھتا تھا کہ یہ بھی ان عورتوں کی مخفی باتیں جانتا ہے، آئندہ یہ تمہارے ہاں ہرگز نہ آیا کرے۔“ چنانچہ اسے روک دیا گیا۔

☀️ **فوائد و مسائل:** ① ایسے بیچرے جن میں مردانہ میلانات ہوں انہیں گھروں میں نہیں آنے دینا چاہیے اور یہی حکم ہے ایسے لوگوں کا جو نامرد یا مقطوع الذکر ہوں، اسی طرح نوعِ قریب البیوع بچوں کا بھی یہی حکم ہے۔ ② نیز جدید آلات ٹی وی وی آر، فلمیں یا گانے بجانے والی چیزیں جو شہوانی جذبات کی انگلیٹ کریں ان کا گھروں میں رکھنا اور استعمال فتنے فساد کا باعث ہے۔ لہذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے گھروں کو ان فواحش سے پاک رکھیں۔

۴۱۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمَعْنَاهُ.

۴۱۰۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. زَادَ: وَأَخْرَجَهُ فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ يَسْتَطِعُ.

۴۱۱۰- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ إِذَا يَمُوتُ مِنَ الْجُوعِ، فَأَذِنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ فَيَسْأَلُ ثُمَّ يَرْجِعُ.

☀️ **فائدہ:** اگر کسی آدمی کی باقاعدہ کفالت کا اہتمام نہ ہو تو اسے مانگ کر گزارہ کرنے کی اجازت ہے۔ مگر فاشی پھیلانے کی نہیں۔

۴۱۰۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالرزاق به، انظر الحديث السابق.

۴۱۰۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

۴۱۱۰- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۴۱۰۷.

۳۱- کتاب اللباس عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۳۴) - **بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:** **بَاب: ۳۳- اللہ کے فرمان:** ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی تفسیر

[النور: ۳۱] (التحفة ۳۶)

☀️ **فائدہ:** یہ سورہ نور کی آیت حجاب (۳۱) کے ابتدائی الفاظ ہیں۔ معنی یہ ہیں کہ ”مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں۔“

۳۱۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ کی

تفسیر میں فرمایا: (یہ عام حکم تھا۔ پھر بڑی عمر کی بوڑھی

عورتوں کے حق میں) اسے منسوخ کر کے انہیں اس حکم

سے مستثنیٰ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

..... الخ﴾ یعنی بڑی عمر کی بوڑھی عورتیں جنہیں اب

نکاح کی خواہش نہ ہو..... (ان پر پردے کے احکام کی

پابندی نہیں ہے۔)

۴۱۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ

وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ

عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ

يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ﴾ الْآيَةَ فَنَسَخَ

وَاسْتَثْنَى مِنْ ذَلِكَ ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ

الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا﴾ الْآيَةَ [النور: ۶۰].

☀️ **فائدہ:** اس آیت کریمہ کے اگلے الفاظ بڑے اہم ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ

يَضَعْنَ نِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ﴾ (سورہ نور: ۶۰) ”اگر وہ اپنے کپڑے اتار

رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والی نہ ہوں۔ تاہم اس میں احتیاط کریں تو بہت افضل

ہے۔“ جب بڑی عمر کی عورتوں کو اظہار زینت حرام اور ناجائز ہے تو جوان دوشیزاؤں کے لیے اور زیادہ حرام ہے۔

۳۱۱۲- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھی جبکہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا

بھی وہیں تھیں کہ حضرت ابن ام کلتوم رضی اللہ عنہا آگئے۔ اور یہ

ان دنوں کی بات ہے جبکہ ہمیں پردے کے احکام دے

۴۱۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنْ الزُّهْرِيِّ

قَالَ: حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ

سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ

مَيْمُونَةُ، فَأَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ

۴۱۱۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۹۳/۷ من حديث أبي داود به.

۴۱۱۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في احتجاب النساء من الرجال،

ح: ۲۷۷۸ من حديث عبدالله بن المبارك به، وقال: "حسن صحيح" \* نهبان وثقه الذهبي في الكاشف، والترمذي،

وإبن حبان، والحاكم، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن، انظر، ح: ۳۹۲۸.

## ۳۱- کتاب اللباس

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

دیے گئے تھے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس سے پردہ کرو۔“ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ناپینا نہیں ہے، ہمیں دیکھتا نہیں اور پہچانتا بھی نہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو کیا تم بھی اندھی ہو تم اسے نہیں دیکھتی ہو؟“

أَمْرُنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِحْتَجِبَا مِنْهُ»، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا؟ أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ!».

امام ابو داؤد فرماتے ہیں: یہ حکم ازواج نبی ﷺ کے لیے خاص تھا۔ جبکہ فاطمہ بنت قیسؓ کو ابن ام مکتومؓ کے ہاں عدت گزارنے کا کہا گیا تھا اور نبی ﷺ نے اسے فرمایا تھا: ”ابن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارو وہ ناپینا آدمی ہے، تم اس کے ہاں اپنے کپڑے اتار سکو گی۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً، أَلَا تَرَى إِلَى اعْتِدَادِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: «اعْتَدِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكَ عِنْدَهُ»؟.

فائدہ: اگر یہ روایت حسن ہے، جیسا کہ ہمارے فاضل محقق ﷺ نے کہا ہے، تو پھر اس کی یہ توجیہ صحیح ہے جو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے فرمائی ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم سے پردے کا جو حکم دیا گیا تھا، وہ صرف ازواج مطہرات ﷺ کے لیے خاص تھا، عام مسلمان خواتین کے لیے یہ ضروری نہیں ہے اور بعض محققین کے نزدیک یہ روایت ہی ضعیف ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں یہ روایت قابل حجت نہیں۔

۴۱۱۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی اپنے غلام کی اپنی باندی سے شادی کر دے تو اب اس باندی کے ستر کی طرف نہ دیکھے۔“

۴۱۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَيْمُونِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أُمَّتَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى عَوْرَتِهَا».

۴۱۱۴- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جب کوئی اپنی خادمہ کی اپنے غلام یا نوکر

۴۱۱۴- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ سَوَّارٍ الْمُرِّيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،

۴۱۱۳- تخريج: [حسن] انظر الحديث الآتي، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۲۲۶ من حديث أبي داود به.

۴۱۱۴- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۱۸۷ من حديث المزني به، وانظر الحديث السابق.

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

عن جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَوَّجَ أَحَدَكُمْ خَادِمَهُ [أَوْ] عَبْدَهُ أَوْ أُجِيرَهُ فَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَا دُونَ السَّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَصَوَابُهُ سَوَارٌ بْنُ دَاوُدَ الْمَزْنِيُّ الصَّيْرَفِيُّ، وَهَمَّ فِيهِ وَكَيْعٌ.

امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سند میں راوی (داود بن سوار) کا صحیح نام سوار بن داود مزنی صرنی ہے۔ اس میں وکیع کو وہم ہوا ہے۔

☀️ فائدہ: مالک کو حق حاصل ہے کہ اپنی باندی سے جنسی فائدہ حاصل کرے۔ مگر جب وہ اپنے اس حق سے دستبردار ہو گیا اور اس کی شادی کر دی تو اس کے لیے اس باندی کے خاص ستر کو دیکھنا بھی حرام ہو گیا۔

(المعجم ۳۵) - بَابُ: كَيْفَ الْاِحْتِمَارُ  
(التحفة ۳۷)

۴۱۱۵- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَحْتَمِرُ فَقَالَ: «لَيْتَ لَا لَيْتَيْنِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مَعْنَى قَوْلِهِ: «لَيْتَ لَا لَيْتَيْنِ» يَقُولُ: لَا تَعْتَمِّ مِثْلَ الرَّجُلِ لَا تُكْرِرُهُ طَاقًا أَوْ طَاقَيْنِ.

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مفہوم یہ ہے کہ اوڑھنی کو اس طرح مت لپیٹے کہ مردوں کی پگڑی محسوس ہو۔ کپڑے کو دوہل مت دے۔

☀️ فائدہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ کسی طرح کی مشابہت جائز نہیں۔

(المعجم ۳۶) - بَابُ: فِي لُبْسِ الْقَبَاطِيِّ لِلنِّسَاءِ (التحفة ۳۸)

باب: ۳۶- عورتوں کے لیے باریک لباس کا بیان

۴۱۱۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶/۲۹۶ عن عبد الرحمن بن مهدي به، وصححه الحاكم: ۱۹۴/۴، ووافقه الذهبي \* حبيب بن أبي ثابت عنمن .

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: ”قِبَاطِي“ مع ”قُبْطِيَّة“ (قاف پر پیش کے ساتھ) مصر میں بننے والے باریک سفید کپڑے کو کہتے تھے۔ اس کی نسبت مصری قوم ”قِبْط“ (قاف کے نیچے زیر) کی طرف ہے۔ اہل مصر کو ”قِبْطِي“ (قاف کی زیر سے) اور ان کے ہاں بننے والے کپڑے کو خلاف قیاس ”قُبْطِيَّة“ کہا گیا ہے۔ (یعنی قاف پر پیش کے ساتھ۔) (النبایہ)

۳۱۱۶- حضرت وحید بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مصر کے سفید باریک کپڑے لائے گئے تو آپ نے ان میں سے ایک کپڑا مجھے بھی عنایت فرمایا اور کہا: ”اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک کی تم قیص بنا لو اور دوسرا اپنی اہلیہ کو دے دو وہ اس کو اپنی اودھنی بنا لے۔“ پھر جب میں نے پشت پھیری تو آپ نے فرمایا: ”اپنی بیوی کو کہنا کہ اس کے نیچے کوئی اور کپڑا لگا لے کہ اس کے جسم کو ظاہر نہ کرے۔“

۴۱۱۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَحِيَّةِ بْنِ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقِبَاطِي فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ: «أَصْدَعَهَا صِدْعَيْنِ فَأَقْطَعُ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطُ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ تَحْتَمِرُ بِهِ»، فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ: «وَأُمِرُ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ ثَوْبًا لَا يَصْفُهَا».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صحیح بن ایوب نے روایت کیا تو (موسیٰ بن جبیر کے استاذ کا نام) عباس بن عبید اللہ بن عباس بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فَقَالَ: عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ.

☀️ فائدہ: ایسا باریک لباس جو سر کے بال یا جسم کو نمایاں کرے پہننا جائز نہیں الا یہ کہ ستر کا خاص اہتمام کیا گیا ہو۔

(المعجم ۳۷) - **بَابُ: فِي قَدْرِ الذَّيْلِ**  
(التحفة ۳۹)

۴۱۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۴۱۱۶- تخريج: [حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۴/ ۲۲۵، ح: ۴۱۹۹ من حديث ابن لهيعة به، وللحديث شواهد عند الحاكم: ۴/ ۱۸۷ وغيره، حديث يحيى بن أيوب، رواه الحاكم.

۴۱۱۷- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۲۴/ ۱۴۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/ ۹۱۵، ورواه النسائي، ح: ۵۳۴۰، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۵۱.

عورتوں کے لباس اور پردے سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے جب تہبند کا ذکر کیا تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورت کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کس قدر لبا کرے؟ آپ نے فرمایا: ”ایک باشت لٹکا لے۔“ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس سے تو اس کے پاؤں ننگے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: ”ایک ہاتھ لٹکا لے اور اس سے زیادہ نہ کرے۔“

مَالِكُ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ ذَكَرَ الْإِزَارَ: فَالْمَرْأَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «تُرْخِي شِبْرًا» قَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا. قَالَ: «فَدِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ».

☀️ فائدہ: عورت کو گھر سے باہر اپنے ننگے اور پاؤں بھی پردے میں رکھنے کا اہتمام کرنا واجب ہے۔

۴۱۱۸- نافع نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی ہے۔

۴۱۱۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَيْسَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ یہ روایت ابن اسحاق اور ایوب بن موسیٰ نے بواسطہ نافع سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ وَأَيُّوبُ ابْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ.

۴۱۱۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امہات المؤمنین کو اجازت دی کہ اپنی چادروں کے پلو ایک باشت لہجے رکھا کریں۔ پھر انہوں نے مزید لہجے کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ایک اور باشت بڑھانے کا فرمایا۔ چنانچہ وہ ہمیں اس کا کہیں تو ہم ان کے لیے ان چادروں کے پلو ایک ایک ہاتھ لہجے رکھتے۔

۴۱۱۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ الْعَمِيٍّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍ قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الذَّبْلِ شِبْرًا ثُمَّ اسْتَرَدَّ نَهْ فَزَادَهُنَّ شِبْرًا فَكُنَّ يُرْسِلْنَ إِلَيْنَا فَتَدْرَعُ لَهُنَّ ذِرَاعًا.

۴۱۱۸- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي، الزينة، باب ذبول النساء، ح: ۵۳۴۱ من حديث عبد الله بن عمر به.

۴۱۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر، ح: ۴۱۱۷، وأخرجه ابن ماجه، اللباس، باب ذيل المرأة كم يكون؟ ح: ۳۵۸۱ من حديث سفیان الثوري به \* زيد العمي ضعيف، وحديث أبي داود: ۴۱۱۷ يغني عنه.



مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: عورتوں کے لیے چادروں کی یہ لمبائی مردوں کی قمیصوں کے مقابلے میں ہے نہ کہ زمین کے مقابلے میں۔ (عون المعبود)

(المعجم ۳۸) - بَابُ: فِي أَهْبِ الْمَيْتَةِ  
(التحفة ۴۰)

۳۱۲۰- ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہماری ایک باندی کو صدقہ کی ایک بکری ہدیہ کی گئی پھر وہ مر گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ”تم نے اس کے چڑے کو رنگ کیوں نہیں لیا؟ اس سے کوئی فائدہ اٹھالیتے؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”حرام تو اس کا کھانا ہے۔“

۴۱۲۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَوَهْبُ بْنُ بَيَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، - قَالَ مُسَدَّدٌ وَوَهْبٌ - : عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: أَهْدَيْ لِمَوْلَاةٍ لَنَا شَاةً مِنَ الصَّدَقَةِ فَمَاتَتْ فَصَرَّ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «أَلَا دَبَعْتُمْ إِيَّاهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: «إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا».

۳۱۲۱- معمر نے بواسطہ زہری بیان کیا (لیکن زہری کی اس حدیث کی سند میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم نے اس کے چڑے سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟“ اور اس میں رنگنے کا ذکر نہیں کیا۔

۴۱۲۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَمْ يَذْكُرْ مَيْمُونَةَ قَالَ: فَقَالَ: «أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِيَّاهَا» ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ لَمْ يَذْكُرِ الدَّبَاغَ.

☀️ فائدہ: حلال جانور اگر مر جائے تو اس کا کھانا حرام ہے۔ مگر چڑے کو رنگ کر استعمال کر لینا بغیر کسی شک و شبہ کے جائز ہے۔ جیسے کہ اگلی روایات میں آرہا ہے۔

۳۱۲۲- معمر کہتے ہیں کہ جناب (ابن شہاب) زہری

۴۱۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

۴۱۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، الحیض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ۳۶۳ من حدیث سفیان بن عیینة، والبخاری، الزکوة، باب الصدقة علی موالی أزواج النبی ﷺ، ح: ۱۴۹۲ من حدیث الزہری بہ.  
۴۱۲۱- تخریج: [صحیح] انظر الحدیث السابق.  
۴۱۲۲- تخریج: [إسناده صحیح] انظر، ح: ۴۱۲۰.

۳۱- کتاب اللباس ..... مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُنْكِرُ الدَّبَّاعَ، وَيَقُولُ: يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

ثُمَّ: (حلال جانور کے چمڑے کو) رنگنے کا انکار کرتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہر حال میں فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْأَوْزَاعِيُّ، وَيُونُسُ، وَعَقِيلٌ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ الدَّبَّاعَ، وَذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَحَفْصُ بْنُ الْوَلِيدِ: ذَكَرُوا الدَّبَّاعَ.

امام ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ زہری کی اس روایت میں اوزاعیؒ، یونسؒ اور عقیلؒ نے رنگنے کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ زہری نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ایسے ہی سعید بن عبدالعزیزؒ اور حفص بن ولید نے بھی رنگنے کا ذکر کیا ہے۔

☀️ فائدہ: جناب زہری کے قول کا مفاد یہ ہے کہ حلال مردہ جانور کے بے رنگے چمڑے کو بیچنا جائز ہے۔

٤١٢٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَعَلَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهَّرَ».

٣١٢٣- حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔“

٤١٢٤- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ تُوْبَانَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

٣١٢٣- ام المومنین سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ مردار کے چمڑے سے فائدہ اٹھایا جائے..... (یعنی) جب اسے رنگ لیا جائے۔

☀️ فائدہ: حلال جانور اگر مردار ہو جائے تو اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

٤١٢٣- تخریج: أخرجه مسلم، الحیض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، ح: ٣٦٦ من حديث سفیان به .

٤١٢٤- تخریج: [ضعیف] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب لبس جلود الميتة إذا دبغت، ح: ٣٦١٢، والنسائي، ح: ٤٢٥٧ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (یحیی): ٤٩٨/٢ \* أم محمد بن عبدالرحمن لم أجد من وثقها غير ابن حبان، وقال الأثرم: "غير معروفة" (الجواهر النقي: ١٧/١).

مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۲۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ  
عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ  
قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّبِ: أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَتَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
قُرَيْبَةَ مُعَلَّقَةً فَسَأَلَ الْمَاءَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: «دَبَّاعُهَا طَهُرُهَا».

۴۱۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَعْنَى ابْنُ  
الْحَارِثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَالِكِ بْنِ حُدَّافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ  
سُبَيْعٍ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِي غَنَمٌ بِأَحُدٍ فَوَقَعَ  
فِيهَا الْمَوْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِي  
مَيْمُونَةُ: لَوْ أَحَدْتَ جُلُودَهَا فَانْتَفَعْتَ بِهَا.  
فَقَالَتْ: أَوْ يَحِلُّ ذَلِكَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. مَرَّ  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجَالٌ مِنْ قَرَيْشٍ  
يَجْرُونَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ أَحَدْتُمْ إِهَابَهَا» قَالُوا:  
إِنَّهَا مَيْتَةٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُطَهَّرُهَا  
الْمَاءُ وَالْقَرْظُ».

۳۱۲۵- حضرت سلمہ بن محبب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ ایک گھر میں آئے تو ایک مشکیزہ لٹکے دیکھا۔ تو آپ نے پانی طلب فرمایا: تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ مشکیزہ مردار (جانور کے چمڑے کا) ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو رنگ دیا جانا اس کی پاکیزگی ہے۔“

۳۱۲۶- عالیہ دختر سُبَیح بیان کرتی ہیں کہ اُحد کی جانب میری بکریاں ہوتی تھیں۔ ہوا یہ کہ وہ مرنا شروع ہو گئیں تو میں ام المومنین سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اگر تم ان کے چمڑے اتار لیا کرو تو ان سے فائدہ اٹھاؤ گی۔ کبھی ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ حلال ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ قریش کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے وہ ایک بکری گھسیٹے جا رہے تھے جیسے کہ گدھا ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تم اس کا چمڑا ہی اتار لیتے۔“ انہوں نے کہا: یہ مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے پانی اور قرظ پاک کر دیتا ہے۔“ (قرظ لیکر کی مانند ایک درخت ہوتا ہے جو چمڑا صاف کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔)

۴۱۲۵- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب جلود الميتة، ح: ۴۲۴۸ من حديث قتادة به، ورواه شعبة عنه، وصححه الحافظ ابن حجر في التلخيص الحبير: ۴۹/۱، والحاكم: ۱۴۱/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد \* الحسن البصري عن عن، والحديث السابق: ۴۱۲۳ يغي عنه.

۴۱۲۶- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب ما يبدع به جلود الميتة، ح: ۴۲۵۳ من حديث عبد الله بن وهب به، وحسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج: ۲۲۰/۱، ح: ۱۳۱، وللحديث شواهد.

مردہ جانوروں کی کھال سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: درج ذیل باب کے بعد والے باب میں درندوں کی کھالوں سے ممانعت کی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف حلال جانوروں کی کھال ہی رنگنے سے پاک ہوتی ہے نہ کہ حرام جانوروں اور درندوں کی کھالیں۔

(المعجم ۳۹) - **باب مَن رَوَى أَنْ لَا يُسْتَنْفَعُ بِأَهَابِ الْمَيْتَةِ (التحفة ۴۱)**  
باب: ۳۹- ان حضرات کی دلیل جو کہتے ہیں کہ مردار کے چمڑے سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے

۴۱۲۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قَرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌ: «أَنْ لَا تَسْتَمْعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ».

۴۱۲۷- جناب عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے انہوں نے کہا: قبیلہ جہینہ کے علاقے میں ہمیں رسول اللہ ﷺ کا ایک خط پڑھ کر سنایا گیا جبکہ میں نوعمر جوان لڑکا تھا: ”یہ کہ مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں سے فائدہ مت اٹھاؤ۔“

☀️ فائدہ: ظاہر ہے کہ رنگے بغیر مردار کا چمڑہ استعمال کرنا جائز نہیں۔ علاوہ ازیں دیگر اجزاء کا حکم مردار ہی کا ہے۔

۴۱۲۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: أَنَّهُ أَنْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ - رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ - قَالَ الْحَكَمُ: فَدَخَلُوا وَقَعَدْتُ عَلَى الْبَابِ فَخَرَجُوا إِلَيَّ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيَّ جُهَيْنَةَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: أَنْ لَا تَسْتَمْعُوا مِنْ

۴۱۲۸- حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ میں اور کئی لوگ عبد اللہ بن عکیم کے ہاں گئے وہ قبیلہ جہینہ کے فرد تھے۔ حکم نے کہا: دوسرے لوگ اندر چلے گئے جب کہ میں دروازے پر بیٹھا رہا۔ چنانچہ جب وہ میرے پاس واپس آئے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عبد اللہ بن عکیم نے انہیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے قبیلہ جہینہ کی طرف ایک خط لکھا تھا: ”مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں سے فائدہ مت اٹھاؤ۔“

۴۱۲۷- [حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب من قال لا يتنفع من الميتة بأهاب ولا عصب، ح: ۳۶۱۳، والنسائي، ح: ۴۲۵۴ من حديث شعبة، والترمذي، ح: ۱۷۲۹ من حديث الحكم بن عتية به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۳۱۱/۴، ورواه الفاسم بن مخيمرة وهلال الوزان عن عبدالله بن عكيم به، وحسنه الترمذي، والبيهقي: ۱۸/۱، وللحديث شواهد.

۴۱۲۸- [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۱۵/۱ من حديث أبي داود به.

۳۱- کتاب اللباس ..... چیتوں اور درندوں کے چمڑوں سے متعلق احکام و مسائل  
الْمَيْتَةَ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے کہا کہ بے رنگے چمڑے کو [اہاب] کہتے ہیں۔ رنگ دیے جانے کے بعد اسے [اہاب] نہیں کہتے بلکہ [شَنّ] اور [قَبْرَبَة] کہتے ہیں۔

(المعجم ۴۰) - **بَابُ: فِي جُلُودِ الثَّمُورِ وَالسَّبَاعِ (التحفة ۴۲)**

باب: ۴۰- چیتوں اور درندوں کے چمڑوں کا بیان

۴۱۲۹- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَرَكِبُوا الْحَزَّ وَلَا النَّمَارَ» .  
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خز (ریشم) کے کپڑے اور چیتے کی کھال کو اپنی گدی مت بناؤ۔“ (انہیں بطور زین یا زین پوش استعمال نہ کرو۔) ابن سیرین نے کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث میں متہم نہیں تھے۔ (ان کی سیاسی آراء سے کسی کو اختلاف ہو تو الگ بات ہے ورنہ فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل میں نہایت قابل اعتماد تھے۔)

۴۱۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ» .  
فائدہ: چیتے اور تمام درندوں کی کھالوں کا یہی حکم ہے کہ انہیں استعمال کرنا جائز ہے خواہ رنگی ہوئی بھی ہوں۔ ان کا لباس بنانا یا بطور سیٹ استعمال کرنا جائز نہیں۔



۴۱۲۹- تخریج: [سنادہ حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب ركوب الثمور، ح: ۳۶۵۶ من حديث وكيع به، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۱۱ .  
۴۱۳۰- تخریج: [سنادہ ضعیف] قتادة عنن، وعمران هو ابن داور القطان، وأبو داود هو الطيالسي، قلت: وحديث البخاري، ح: ۲۵۵۵ لا يشهد له، هو غير هذا المتن .

۴۱۲۹- تخریج: [سنادہ حسن] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب ركوب الثمور، ح: ۳۶۵۶ من حديث وكيع به، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۱۱ .  
۴۱۳۰- تخریج: [سنادہ ضعیف] قتادة عنن، وعمران هو ابن داور القطان، وأبو داود هو الطيالسي، قلت: وحديث البخاري، ح: ۲۵۵۵ لا يشهد له، هو غير هذا المتن .

۳۱- کتاب اللباس ..... چیتوں اور درندوں کے چروں سے متعلق احکام و مسائل

رُفِقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ .

☀️ فائدہ: شریعت کی مخالفت ایک نجس عمل ہے۔ جو اپنے ظاہری اور باطنی برے اثرات سے خالی نہیں رہتی۔

۴۱۳۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ الْجُمَيْصِيِّ : حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ ، عَنْ خَالِدِ قَالَ : وَفَدَّ الْمُقَدَّامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قَنْسَرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمُقَدَّامِ : أَعْلِمْتُ أَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ تُوَفِّيَ فَرَجَّعَ الْمُقَدَّامُ ، فَقَالَ لَهُ فَلَانَ : أَتَعُدُّهَا مُصِيبَةً ؟ فَقَالَ لَهُ : وَلَيْمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ ، فَقَالَ : « هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنِّي عَلِيٌّ » ، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ : جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ . قَالَ : فَقَالَ الْمُقَدَّامُ : أَمَّا أَنَا فَلَا أُبْرِخُ الْيَوْمَ حَتَّى أَغِيظَكَ وَأَسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُعَاوِيَةَ ! إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدَّقْنِي ، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذَّبْنِي . قَالَ : أَفْعَلْ . قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ ! هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ لُبْسِ الذَّهَبِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ ! هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ ! هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ لُبْسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرُّكُوبِ

۴۱۳۱- جناب خالد بن معدان سے روایت ہے کہ حضرت مقدم بن معدیکرب، عمرو بن اسود اور قبیلہ بنو اسد کا ایک آدمی جو اہل قمرین میں سے تھا، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ معاویہ نے مقدم سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں؟ تو مقدم نے ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ پڑھا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا: کیا تم اس کو مصیبت سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں ان کی وفات کو مصیبت کیوں نہ سمجھوں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں بٹھایا تھا اور کہا تھا: ”یہ (حسن) مجھ سے ہے اور حسین علی سے!“ اسدی آدمی نے کہا: دکھتا کوئلہ تھا جسے اللہ عزوجل نے بجھا دیا۔ مقدم نے کہا: مگر (میں تو ایسی بات نہیں کہتا جو اس اسدی نے کہی ہے) میں آج تمہیں غصہ دلا کے رہوں گا اور وہ کچھ سناؤں گا جو تمہیں برا لگے۔ پھر کہا: اے معاویہ! اگر میں سچ کہوں تو میری تصدیق کرنا اور اگر غلط کہوں تو تردید کر دینا۔ معاویہ نے کہا: ایسے ہی کروں گا۔ مقدم نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ کہا ہاں۔ مقدم نے پھر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تمہیں خبر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے روکا ہے؟

۴۱۳۱- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب النهي عن الانتفاع بجلود السباع، ح: ۴۲۶۰ عن عمرو بن عثمان به \* رواية بقية عن بحير صحيحه لأنها من كتابه .

چیتوں اور درندوں کے چڑوں سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت مقدم نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روکا ہے؟ کہا: ہاں۔ مقدم نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ سب کچھ تمہارے گھر میں دیکھا ہے اے معاویہ! اس پر معاویہ نے کہا: اے مقدم! مجھے معلوم تھا کہ میں تجھ سے ہرگز نہیں بچ سکوں گا۔ خالد بن معدان نے بیان کیا کہ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدم کے لیے اس قدر انعام کا حکم دیا جو اس کے دوسرے دوستوں کے لیے نہیں تھا اور ان کے بیٹے کے لیے دو سو دلوں میں حصہ مقرر کر دیا۔ چنانچہ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ مگر اسدی نے جو وصول کیا اس میں سے کسی کو کچھ نہ دیا۔ معاویہ کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا: مقدم کھلے ہاتھ کے خنی آدمی ہیں اور اسدی اپنے مال کی خوب حفاظت کرنے والا ہے۔

عَلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَوَاللَّهِ! لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةَ! فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مُقَدَّمُ! قَالَ خَالِدٌ: فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبِيهِ وَفَرَضَ لَابْنِهِ فِي الْمَائَتَيْنِ فَفَرَقَهَا الْمُقَدَّمُ عَلَى أَصْحَابِيهِ، قَالَ: وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيَّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: أَمَّا الْمُقَدَّمُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْبِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق بات کہنے میں بڑے جری تھے۔ حضرت مقدم رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ کی امارت سے کوئی خوف نہ آیا اور بے دھڑک حق بات کہہ دی۔ ② اس مکالمے کے شروع میں جو آیا ہے: ”ایک آدمی نے کہا“ اس کے قائل شاید حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہی ہوں۔ جسے ادباً مبہم رکھا گیا ہے۔ (عون السبود) ③ نوا مبیہ اور اہل بیت کے خاندانوں میں سیاسی امور میں ان کے خاص رجحانات تھے۔ یہ تاریخ اسلام کا انتہائی پریشان کن دور تھا جو گزر گیا۔ اب ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا گو ہیں اور کسی کے متعلق اپنے دل میں کوئی بغض نہیں رکھتے۔ ایک مؤرخ کو حسب وقائع کسی بھی جانب میلان کا حق حاصل ہے مگر خیال رہے کہ دوسری جانب بھی جلیل القدر صحابہ ہیں..... رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَارْضَاهُمْ..... ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰) ④ درندوں کی کھالیں اور ان کی گدیاں استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے ہی مردوں کے لیے سونا اور ریشم بھی مباح نہیں۔ ⑤ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق جو ذکر ہوا کہ ان کے گھر میں ریشم اور درندوں کی کھالیں استعمال ہوتی تھیں تو شاید فرامین رسول ﷺ کی کوئی تاویل کرتے ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۱- کتاب اللباس - جو توں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۳۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ أَنَّ  
إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ  
حَدَّثَنَا هُمُ الْمَعْنَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ  
قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أَسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ:  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ جُلُودِ السَّبَاعِ.

۴۱۳۲- جناب ابو یحییٰ بن اسماعیل بن ساعدی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔

☀️ فائدہ: درندوں کی کھالیں رنگی ہوئی ہوں یا بے رنگی سب کا یہی حکم ہے۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ: فِي الْاِتِّعَالِ

(التحفة ۴۳)

۴۱۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ  
الْبُرَّازُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ  
عُقَبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: «أَكْثِرُوا مِنَ  
النِّعَالِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَسْرَأُ رَاكِبًا مَا اتَّعَلَ».

۴۱۳۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا: ”جو تے خوب پہنا کرو بلاشبہ آدمی جب تک جوتا پہنے ہو تو (گویا) وہ سوار ہوتا ہے۔“

☀️ فائدہ: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سفر میں بالخصوص جوتا عمدہ اور نمایاں ہونا چاہیے۔

۴۱۳۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ:  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَعْلَ  
النَّبِيِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.

۴۱۳۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے جوتے میں دو پٹیاں ہوتی تھیں۔

☀️ فائدہ: ایک پٹی انگوٹھے کے ساتھ سے اور دوسری درمیانی اور ساتھ والی انگلی کے درمیان سے ہوتی ہوئی پاؤں کی

۴۱۳۲- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، الفرع والعتيرة، باب النهي عن الانتفاع بجلود السباع، ح: ۴۲۵۸ من حديث يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۵/۱۷۷۰ من حديث ابن أبي عروبة به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۷۵، والحاكم: ۱/۱۴۸، ووافقه الذهبي، وله شاهد حسن عند البيهقي: ۲۱/۱.

۴۱۳۳- تخریج: [صحيح] أخرجه ابن عدي في الكامل: ۴/۱۵۸۷ من حديث عبدالرحمن بن أبي الزناد، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعال وما في معناها، ح: ۲۰۹۶ من حديث أبي الزبير به، وتابعه الحسن عند البخاري في التاريخ الكبير: ۴/۸.

۴۱۳۴- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: قبالات في نعل، ومن رأى قبالاتاً واحداً واسعاً، ح: ۵۸۵۷ من حديث همام به.



پشت پر عرض میں لگی پٹی سے جا ملتی تھی جسے شراک کہا جاتا ہے۔ (عون العبود)

۴۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.

☀️ فائدہ: ظاہر ہے کہ یہ حکم ان جوئوں سے متعلق ہے جنہیں ہاتھ کی مدد سے پہننا ہوتا ہے اور جو جوتے بلا تکلف پہنے جاسکتے ہوں ان کے لیے بیٹھنے کی کوئی وجہ نہیں۔

۴۱۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْسِي أَحَدُكُمْ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ، لِيَنْتَعِلَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَخْلَعَهُمَا جَمِيعًا».

۴۱۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ سَمْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْسِي فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَ سَمْعُهُ، وَلَا يَمْسِي فِي خُفٍّ وَاحِدٍ، وَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ».

۴۱۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإیمان، ح: ۶۲۷۳ من حديث أبي داود به \* أبو الزبير عن، وللحديث شواهد ضعيفة كلها.

۴۱۳۶- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: لا يمسى في نعل واحدة، ح: ۵۸۵۵ عن عبدالله بن مسلمة القنبي، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۱۶/۲.

۴۱۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب النهي عن اشتغال الصماء... الخ، ح: ۲۰۹۹ من حديث زهير بن معاوية به.

☀️ فائدہ: ایک جوتا پہننے سے جسم کا توازن بگڑنے کے علاوہ آدی برابھی لگتا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَارُونَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي نَهَيْكٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعُهُمَا بِجَنْبِهِ .

۴۱۳۸- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ آدی جب بیٹھے تو اپنے جوتے اتار لے اور اپنے پہلو میں رکھ لے۔

۴۱۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ ، وَلْيَتَكَّنِ الْيَمِينُ أَوْلَاهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرُهُمَا تُنْزَعُ» .

۴۱۳۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی جوتا پہننے تو دائیں (طرف) سے ابتدا کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے وایاں پاؤں پہننے میں پہلے اور اتارنے میں آخری ہونا چاہیے۔“

۴۱۴۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ : فِي طَهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ .

۴۱۴۰- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں میں جہاں تک ہو سکتا دائیں جانب کو پسند فرماتے تھے۔ وضو کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں۔

۴۱۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۰ عن قتيبة به \* عبدالله بن هارون حجازي مجهول (تقريب)، ولم أجد من وثقه .

۴۱۳۹- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب: ينزع نعله اليسرى، ح: ۵۸۵۶ عن عبدالله الفعني، ومسلم، اللباس، باب استحباب لبس النعل في اليمنى أولاً... الخ، ح: ۲۰۹۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۱۶/۲ .

۴۱۴۰- تخریج: أخرجه البخاري، الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل، ح: ۱۶۸ عن حفص بن عمر، ومسلم، الطهارة، باب التيمن في الطهور وغيره، ح: ۲۶۸ من حديث شعبة به .

۳۱- کتاب اللباس - بستروں سے متعلق احکام و مسائل

مسلم بن ابراہیم نے مسواک کا بیان بھی کیا مگر [فی شَأْنِهِ كُلِّهِ] ”تمام کاموں“ کا ذکر نہیں کیا۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو معاذ نے شعبہ سے روایت کیا تو اس میں مسواک کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ مُسْلِمٌ: وَسِوَاكِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ مَعَاذٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: سِوَاكَهُ.

۴۱۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جب تم لباس پہنویا وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے شروع کیا کرو۔“

۴۱۴۱- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِأَيْمَانِكُمْ».

☀️ فائدہ: ہر اچھے کام میں دائیں جانب کا خیال رکھنا ایک اسلامی ادب اور شعار ہے۔

باب: ۴۲- بستروں کا بیان

(المعجم ۴۲) - بَابُ: فِي الْفُرُشِ

(التحفة ۴۴)

۴۱۴۲- سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بستروں کا ذکر کیا تو فرمایا: ”ایک بستر آدمی کا دوسرا بیوی کا اور تیسرا امہمان کا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے۔“

۴۱۴۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَمْدَانِيُّ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفُرُشَ فَقَالَ: «فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفِرَاشٌ لِلصَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ».

☀️ فائدہ: گھر کے افراد اور مہمانوں کی آمد کے لحاظ سے بستروں کا اہتمام کرنا حق ہے۔ اس سے زیادہ اسراف، فخر و مباہات اور زینت محض ہے جو باعث وبال ہے۔

۴۱۴۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطهارة، باب التيمن في الوضوء، ح: ۴۰۲ عن النفيلى به \* الأعمش عنن في هذا اللفظ، وصححه ابن خزيمة بلفظ "بأيمانه"، ح: ۱۷۸، وسنده صحيح، وابن حبان، ح: ۱۴۵۲، ۱۴۵۳.

۴۱۴۲- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب كراهة ما زاد على الحاجة من الفراش واللباس، ح: ۲۰۸۴ من حديث عبدالله بن وهب به .

بستروں سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ فَرَأَيْتُهُ مُتَّكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ زَادَ ابْنُ الْجَرَّاحِ: عَلَى يَسَارِهِ.

قال أبو داود: رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ أَيْضًا: عَلَى يَسَارِهِ.

امام ابوداؤد نے کہا: اس روایت کو اسحاق بن منصور نے بھی اسرائیل سے روایت کیا (تو کہا کہ) آپ بائیں پہلو سے سہارا لیے ہوئے تھے۔

☀️ فائدہ: نیکے کا سہارا لے کر بیٹھنا مباح ہے۔ کوئی تکبر کی بات نہیں ہے۔ نیز اس مقصد کے لیے گھر میں حسب ضرورت نیکے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

۴۱۴۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى رُفْقَةَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ رَحَالَهُمُ الْأَدَمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى أَشْبِهِ رُفْقَةَ كَانُوا بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَؤُلَاءِ.

۴۱۴۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یمن سے آئے ہوئے کچھ رفقاء سفر کو دیکھا جن کی سوار یوں کے پالان چمڑے کے تھے تو انہوں نے کہا: جو شخص چاہتا ہے کہ ایسے لوگوں کو دیکھے جو رسول اللہ ﷺ کے رفقاء سفر کے بہت زیادہ مشابہ ہوں تو وہ انہیں دیکھ لے۔

☀️ فائدہ: لوازم زندگی کا مہیا کرنا اور عمدہ نوعیت کا حاصل کر لینا کوئی معیوب نہیں ہے، بلکہ اسلام اس کی تائید کرتا ہے۔

۴۱۴۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُكَدِّرِ، عَنْ جَابِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا ۴۱۴۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ”کیا تمہارے

۴۱۴۳- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في الاتكاء، ح: ۲۷۷۰ من حديث إسرائيل وإسحاق بن منصور به، وقال: "حسن غريب"، وهو في مسند أحمد: ۱۰۲/۵.

۴۱۴۴- [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۲۰/۲ من حديث إسحاق بن سعيد به.

۴۱۴۵- [تخريج: أخرجه البخاري، النكاح، باب الأنماط ونحوها للنساء، ح: ۵۱۶۱، ومسلم، اللباس، باب جواز اتخاذ الأنماط، ح: ۲۰۸۳ من حديث سفيان بن عيينة به.]

۳۱- کتاب اللباس

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟» قُلْتُ: «وَأَنْتَى لَنَا الْأَنْمَاطُ؟» فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ».

بستروں سے متعلق احکام و مسائل  
انماط (حاشیہ دار بستریا ان کی چادریں) ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے لیے انماط کہاں؟ آپ نے فرمایا: ”عنقریب تم انماط (خوبصورت نفیس حاشیہ دار بستریا چادریں) حاصل کرو گے۔“

☀️ فائدہ: مسلمان کا بستر بھی صاف ستھرا اور نفیس ہو تو زہد کے خلاف نہیں۔

۴۱۴۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ - ابْنُ مَنِيعٍ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ اتَّفَقَا - : مِنْ أَدَمٍ حَسَّوْهَا لَيْفٌ.

۳۱۳۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تکیہ تھا۔ ابن منیع نے کہا..... تکیہ چمڑے کا تھا جس پر آپ رات کو سوتے تھے پھر روایت کے اگلے الفاظ بیان کرنے میں دونوں راوی متفق ہیں..... اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

☀️ فائدہ: ضروریات زندگی میں کفایت اور قناعت سے کام لینا چاہیے۔

۴۱۴۷- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنْ هِشَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ ضِجْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَدَمٍ حَسَّوْهَا لَيْفٌ.

۳۱۳۷- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گدا چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۴۱۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشَهَا حِيَالَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ.

۳۱۳۸- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرا بچھونا نبی ﷺ کی جائے نماز کے سامنے ہوتا تھا۔

۴۱۴۶- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب التواضع في اللباس... الخ، ح: ۲۰۸۲ من حديث أبي معاوية الضرير به.

۴۱۴۷- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب ضجاع آل محمد ﷺ، ح: ۴۱۵۱ من حديث سليمان ابن حيان الأحمر، ومسلم، ح: ۲۰۸۲، وانظر الحديث السابق من حديث هشام به.

۴۱۴۸- تخریج: [إسناده صحیح] أخرجه ابن ماجه، إقامة الصلوات، باب من صلى وبينه وبين القبلة شيء، ح: ۹۵۷ من حديث يزيد بن زريع به.

۳۱- کتاب اللباس پر دے لٹکانے کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① جائز ہے کہ شوہر اور بیوی کا اپنا اپنا علیحدہ بستر ہو۔ ② نمازی کے آگے اگر کوئی سویا ہوا ہوتو کوئی حرج نہیں۔

(المعجم ۴۳) - بَابُ فِي اتِّخَاذِ السُّتُورِ (التحفة ۴۵)

۴۱۴۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے ان کے دروازے پر پردہ دیکھا تو آپ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بہت کم ایسے ہوتا کہ آپ گھر جائیں (اور ان کے ہاں نہ جائیں) اور پھر ان کے ہاں سے ابتدا کرتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ غمگین ہیں۔ پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آئے تھے مگر اندر داخل نہیں ہوئے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور کہا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ کو یہ بات بڑی گراں گزری ہے کہ آپ اس کے ہاں گئے مگر اندر داخل نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”میں کیا اور دنیا کیا؟ (مجھے دنیا سے کیا سروکار؟) میں کیا اور نقش دار پردے کیا؟“ (میرا ان سے کیا واسطہ) چنانچہ وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتلائی۔ پس انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کہ میرے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسے کہو کہ اسے بنی فلاں کے پاس بھیج دے۔“

۴۱۴۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى فَاطِمَةَ فَوَجَدَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي هَارِبٍ سِتْرًا فَلَمْ يَدْخُلْ، قَالَ: وَقَلَّ مَا كَانَ يَدْخُلُ إِلَّا بَدَأَ بِهَا، فَجَاءَ عَلِيٌّ فَرَأَاهَا مُهْتَمَّةً فَقَالَ: مَا لِكِ؟ قَالَتْ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيَّ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَأَنَاهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ فَاطِمَةَ اسْتَدَّتْ عَلَيْهَا أَنْتَ جِئْتَهَا فَلَمْ تَدْخُلْ عَلَيْهَا؟ قَالَ: «وَمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا؟ وَمَا أَنَا وَالرُّقْمُ؟» فَذَهَبَ إِلَى فَاطِمَةَ وَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: قُلْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: مَا تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: «قُلْ لَهَا فَلْتُرْسِلْ بِهِ إِلَى بَنِي فُلَانٍ».

۴۱۵۰- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

۴۱۴۹- تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها، باب هدية ما يكره لبسها، ح: ۲۶۱۳ من حديث فضيل بن غزوان به، وانظر الحديث الآتي.

۴۱۵۰- تخریج: أخرجه البخاري من حديث محمد بن فضيل بن غزوان به، انظر الحديث السابق.

صلیب کا نشان مٹانے سے متعلق احکام و مسائل

الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا كِي تَوَكَّهَ: پَرْدَهٗ نَقَشَ وَارْتَهَا۔  
الْحَدِيثُ قَالَ: وَكَانَ سِتْرًا مَوْشِيًّا.

☀️ فائدہ: مقرب لوگوں کو بعض مباح چیزیں بھی ناروا ہوتی ہیں اور اہل خانہ کے پردے کے لیے کپڑا لگانا اگر واقعی ضرورت ہو تو اس کا اہتمام کرنا واجب ہے۔ مگر بے مقصد زیب و زینت کے لیے دیواروں پر پردے لگانا یعنی کام ہے جو اسراف اور تہذیر میں آتا ہے واجبی پردے کے لیے بھی سادہ کپڑے پر قناعت کرنی چاہیے۔ مسلمان کو غیر ضروری زینت دنیا میں مشغول ہو جانا کسی طرح مفید نہیں۔

(المعجم ۴۴) - باب مَا جَاءَ فِي الصَّلِيبِ فِي الثَّوْبِ (التحفة ۴۶)  
باب: ۴۴- کپڑے پر صلیب کا نشان ہوتا (مٹانا واجب ہے)

۴۱۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ حِطَّانٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ لَا يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصْلِيبٌ إِلَّا قَضَبَهُ.  
۴۱۵۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کوئی بھی چیز دیکھتے جس پر صلیب کا نشان ہوتا تو اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

☀️ فائدہ: گھر میں کپڑے پر غیر جاندار چیزوں کی تصویر ہوتی تو کوئی حرج نہیں۔ مگر صلیب کا نشان بے روح ہی سہی چونکہ اس کی عبادت ہوتی ہے اس لیے اس کا زائل کرنا واجب ہے۔ اسی طرح ایسے درخت اور پہاڑ وغیرہ جن کی لوگ عبادت کرتے ہوں ان کی تصاویر لگانا بھی درست نہیں ہے۔

(المعجم ۴۵) - بَابُ فِي الصُّورِ (التحفة ۴۷)  
باب: ۴۵- تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۵۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ»  
۴۱۵۲- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس گھر میں تصویر یا کتیا جنسی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

۴۱۵۱- تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب نقض الصور، ح: ۵۹۵۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به.

۴۱۵۲- تخريج: [حسن] تقدم، ح: ۲۲۷، وأخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الصور في البيت، ح: ۳۶۵۰، والنسائي، ح: ۲۶۲ من حديث شعبة به.

وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ» .

🌞 فائدہ: یہ حدیث پیچھے نمبر ۲۲۷ میں گزر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ ہو۔

۴۱۵۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ : حَدَّثَنَا

۴۱۵۳- حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جس گھر میں کتا ہو یا بت وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“ زید بن خالد نے ابو طلحہ

سے کہا: چلو ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھتے ہیں۔ چنانچہ ہم چل دیے۔ ہم نے کہا: اے

ام المؤمنین! ابو طلحہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں یوں بیان کرتے ہیں۔ کیا آپ نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان

کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ لیکن میں تمہیں وہ بتاتی ہوں جو میں نے انہیں کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ مجھے آپ کی واپسی کا انتظار تھا۔ میں نے اپنا ایک حاشیہ

دار پردہ لیا اور اسے شہتیر کے ساتھ لٹکا دیا۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے استقبال کیا اور عرض کیا:

«السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» احمد اس اللہ کی جس نے آپ کو عزت اور اکرام سے نوازا ہے۔ آپ نے گھر پر نظر ڈالی تو وہ حاشیہ دار

پردہ دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے آپ کے چہرے پر ناگواری محسوس ہوئی۔ پھر آپ اس حاشیہ دار

پردے کی طرف آئے اور اسے اتار پھینکا پھر فرمایا: ”بے شک اللہ نے ہمیں ہمارے رزق میں یہ حکم نہیں دیا

کہ اینٹوں اور پتھروں کو کپڑے پہناتے پھریں۔“ کہتی کہ

خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ يَعْنِي بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارِ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : « لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تِمْنَالٌ » وَقَالَ : انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ نَسْأَلُهَا عَنْ ذَلِكَ ؟ فَاَنْطَلَقْنَا فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ ! إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا ، فَهَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَذْكُرُ ذَلِكَ ؟ قَالَتْ : لَا ، وَلَكِنْ سَأَحَدْتُكُمْ بِمَا رَأَيْتُهُ فَعَلَّ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَعَازِيهِ وَكُنْتُ أَتَحَيَّنُ قَوْلَهُ ، فَأَخَذْتُ نَمَطًا كَانَ لَنَا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْعَرَضِ فَلَمَّا جَاءَ اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعَزَّنَا وَأَكْرَمَنَا ، فَتَنَظَّرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَى النَّمَطَ فَلَمْ يَرِدَّ عَلَيَّ شَيْئًا وَرَأَيْتُ الْكِرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ ، فَأَتَى النَّمَطَ حَتَّى هَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ : « إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا فِيمَا رَزَقْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَاللَّبْنَ » . قَالَتْ :

۴۱۵۳- تخريج: أخرجه مسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ من حديث

سهيل بن أبي صالح به .



۳۱- کتاب اللباس

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

فَقَطَعْتُهُ، وَجَعَلْتُهُ وَسَادَتَيْنِ وَحَسَوْتُهُمَا لِيْفًا، فَلَمْ يُنَكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

ہیں چنانچہ میں نے اس کو پھاڑ کر دو ٹکے بنا لیے اور ان میں کھجور کی چھال بھر دی۔ تو اس پر آپ نے مجھے کچھ نہیں کہا۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اگر اس پردے میں کوئی جاندار تصاویر سمجھی جائیں تو پھاڑ دینے سے زائل ہو گئیں اور انہیں نیکی وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہو گیا۔ ② بے مقصد طور پر دیواروں پر پردے لگانا اسراف اور فضول خرچی ہے جو قطعاً حرام ہے۔ ③ کتا اگر رکھوالی کے لیے ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ④ ذی روح اشیاء کی تصاویر یا ان کے بت گھروں اور دکانوں وغیرہ میں رکھنے حرام ہیں۔ ان کی وجہ سے رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ⑤ یہ حدیث غیر شرعی اور منکر کام کرنے والے کو اس کے سلام کا جواب نہ دینے پر بھی دلالت کرتی ہے۔ ⑥ یہ حدیث صدیق اکبر ﷺ کی بیٹی صدیقہ و عقیقہ کا نجات ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت اور فضیلت پر بھی دلالت کرتی ہے کہ وہ ہر حال میں رسول اللہ ﷺ کو راضی اور خوش رکھنے کے لیے مستعد رہتی تھیں اور آپ کی رضامندی آپ کی اطاعت ہی سے حاصل ہو سکتی تھی..... اور ہے۔

۴۱۵۴- جریر نے سہیل سے اپنی سند سے اسی مذکورہ

۴۱۵۴- حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حدیث کی مثل روایت کیا۔ اس میں ہے کہ زید بن خالد نے کہا: میری اماں جان! اس (ابو طلحہ انصاری) نے مجھے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی ہے۔ اس روایت کی سند میں سعید بن یسار کے متعلق ہے کہ یہ بنو نجار کے غلام تھے۔

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أُمَّهُ! إِنَّ هَذَا حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَالَ فِيهِ: سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي النَّجَارِ.

۴۱۵۵- حضرت ابو طلحہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

۴۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔“ جناب بسر بن سعید نے کہا: پھر ایسے ہوا کہ (اس حدیث کے راوی یعنی ہمارے شیخ) زید بن خالد بیمار ہو گئے اور ہم ان کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ ان کے دروازے پر پردہ ہے اور اس میں تصویر تھی۔

اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ». قَالَ بُسْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَا فِإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ، فَقُلْتُ

۴۱۵۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۱۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب من كره القعود على الصور، ح: ۵۹۵۸، ومسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ح: ۲۱۰۶ عن قتيبة به.

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

عَبِيدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ رَيْبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عَبِيدُ اللَّهِ: أَلَمْ تَسْمَعَهُ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟

میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا، جو کہ ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پروردہ تھے، بھلا زید نے گزشتہ دن تصویروں کے متعلق حدیث بیان نہیں کی تھی؟ تو عبید اللہ نے کہا: تو کیا تم نے سنا نہیں تھا جبکہ انہوں نے کہا تھا: الا یہ کہ کسی کپڑے پر کوئی نقش و نگار ہو۔

☀️ فائدہ: بنیادی بات یہی ہے کہ ذی روح اشیاء کی تصویروں اور صلیب یا معبودان باطلہ کے نشانات کو بطور زینت لگانا ناجائز ہے۔ لیکن اگر کپڑے پر یا کسی ایسی حالت میں ہوں جہاں ان کی اہانت ہو رہی ہو تو مباح ہے۔ تاہم بچنا پھر بھی افضل ہے۔

۴۱۵۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يُعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُو كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، فَلَمْ يَدْخُلْهَا النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى مُجِثَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا.

۳۱۵۶- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر حکم دیا جبکہ آپ خود وادی بطناء میں ٹھہرے ہوئے تھے کہ کعبہ میں جائیں اور اس میں موجود سب تصویروں کو مٹا ڈالیں۔ چنانچہ نبی ﷺ ان تصویروں کے مٹا دیے جانے تک اس میں داخل نہیں ہوئے تھے۔

☀️ فائدہ: کچھ لوگ کیمرے کی تصویروں کو جائز کہتے ہیں اور ان تصویروں کو ہی ناجائز سمجھتے ہیں جن کا جسم ٹھوس اور سایہ دار ہو تو اس حدیث میں ان کی تردید ہے کہ دیواروں پر بنی تصویروں کا کوئی جسم نہ تھا اور انہیں مٹانے کا حکم دیا گیا۔ عرف اور لغت کے مفہوم میں جو چیز تصویر ہے وہ بفرمان نبی ﷺ حرام ہے۔ خواہ ان کا جسم اور سایہ ہو یا نہ ہو۔ شیشے میں آنے والا عکس عرفاً تصویر نہیں کہلاتا، مگر اسے کیمرے وغیرہ سے محفوظ کر لینا تصویر کہلاتا ہے۔ اور یہی حکم وید یولم وغیرہ کا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۲۱۵۷- ام المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

۴۱۵۶- تخريج: [سناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۶۸/۷ من حديث أبي داود به، وأصله عند الترمذي، ج: ۱۷۴۹ بلفظ آخر.

۴۱۵۷- تخريج: أخرجه مسلم، اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان... الخ، ج: ۲۱۰۵ من حديث ابن وهب به.

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

نبی ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق جبرائیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا، مگر ملاقات کو نہ آئے۔“ مجھے خیال آیا کہ ہماری چار پائی کے نیچے کتے کا پلا موجود ہے (کہیں یہ ہی مانع نہ ہوا ہو) تو اس کے نکالنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے پانی لیا اور اپنے ہاتھ سے اس جگہ چھڑک دیا۔ پھر جبریل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: ”بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو یا تصویر ہو۔“ پھر صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا، حتیٰ کہ آپ چھوٹے بانگوں کے کتوں کو بھی مارنے کا حکم دیتے تھے، البتہ بڑے بانگوں کے کتوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرْتَنِي مِيمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي» ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرُوءٌ كُلِّبَ تَحْتَ بَسَاطِ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَضَحَّحَ بِهِ مَكَانَهُ، فَلَمَّا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ: «إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ» فَأُصْبِحَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ.



۴۱۵۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے کہا: میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا تھا مگر اندر آنے سے میرے لیے یہ امر مانع تھا کہ (آپ کے گھر کے) دروازے پر تصویریں تھیں اور گھر میں تصویروں والا پردہ تھا اور کتا بھی تھا چنانچہ آپ گھر میں تصویر کے متعلق حکم دیجیے کہ اس کا سر کاٹ دیا جائے اور درخت کی مانند ہو جائے اور پردے کے متعلق حکم فرمائیں کہ اسے کاٹ کر دو ٹکے بنا لیے جائیں جو پھینکے جائیں اور پاؤں سے روندے جائیں اور کتے کے متعلق

۴۱۵۸- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبٌ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا بِي جِبْرَائِيلُ فَقَالَ لِي: أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِئْرٌ فِيهِ تَمَاثِيلٌ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ، فَمُرُّ بِرَأْسِ التَّمَاثِيلِ الَّذِي فِي [بَابِ] الْبَيْتِ يُقَطَّعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرُّ بِالسِّئْرِ فَلْيُقَطَّعْ

۴۱۵۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء أن الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب، ح: ۲۸۰۶ من حديث يونس، والسنائي، ح: ۵۳۶۷ من حديث مجاهد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۸۷.

تصاویر سے متعلق احکام و مسائل

فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ مَبْنُودَتَيْنِ تُوْطَأَنَّ وَتُزَّ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ» فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِذَا الْكَلْبُ لِحَسَنِ أَوْ حُسَيْنٍ كَانَ تَحْتَ نَضْدٍ لَهُمْ فَأَمْرٌ بِهِ فَأُخْرِجَ.

فرمائیے کہ اسے نکال باہر کیا جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا۔ یہ کتا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کا تھا جو ان کے تحت کے نیچے تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور اسے نکال باہر کیا گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالنَّضْدُ شَيْءٌ تُوضَعُ عَلَيْهِ الثِّيَابُ شِبْهُ السَّرِيرِ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [النضد] سے مراد وہ شے ہے جس پر کپڑے رکھے جاتے ہیں اور وہ چارپائی کے مشابہ ہوتی ہے۔

☀️ فائدہ: شریعت کا کوئی بھی حکم اپنی برکات سے خالی نہیں۔ جس شخص کا آئینہ دل ایمان و عمل صالح سے جس قدر زیادہ شفاف ہوگا اسے اسی قدر اس کی خیرات و برکات کا حصہ بھی ملے گا۔ ورنہ یقیناً محرومی ہے اور باوجود عمومی اعمال حسد کے برکات سے محروم رہنا اور رفتوں کی یلغار ہونا ان منکرات ہی کا نتیجہ ہے جو ہم سے جانتے بوجھتے یا غفلت سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔ ونسأل الله السلامة.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۲) - کتاب التَّرجُلِ (التحفة ۲۷)

## بالوں اور کنگھی چوٹی کے احکام و مسائل

(المعجم ۱) [بَابُ النَّهْيِ عَنِ كَثِيرٍ مِنَ

الإِزْفَاهِ] (التحفة ۱)

باب: ۱- بہت زیادہ کنگھی چوٹی

(اور زیب وزینت) کی ممانعت کا بیان

۳۱۵۹- سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ رسول اللہ ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے

سوائے اس کے کہ ایک دن چھوڑ کر ہو۔

۴۱۵۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى

عَنِ التَّرْجُلِ إِلَّا غَبًا.

🌞 فائدہ: اس روایت کی سند میں کچھ ضعف ہے تاہم وہ سنن نسائی کی صحیح روایت سے دُور ہو جاتا ہے جس میں ہے۔

[كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا عَنِ الْإِزْفَاهِ، قُلْنَا: وَمَا الْإِزْفَاهُ؟ قَالَ: التَّرْجُلُ كُلُّ يَوْمٍ] (سنن النسائي،الزينة، باب النهي عن القزع، حديث: ۵۰۶۱) "اللہ کے نبی ﷺ ہمیں اِزفاه سے منع فرماتے تھے ہم نے پوچھا:

اِزفاه کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "روزانہ کنگھی کرنا۔" گویا روزانہ کنگھی کرنا اور بٹنا سنورنا ممنوع ہے۔ علاوہ ازیں

مسلمان مرد یا عورت کا اپنی زیب وزینت ہی میں گن رہنا شرعی ذوق و مزاج کے خلاف ہے اور اس حدیث میں مذکور

یہ نبی بالخصوص اس دور کی ثقافت کے پیش نظر ہے کہ وہ لوگ لمبے بال رکھتے تھے اور پھر انہیں کھولنے سنوارنے میں

خاص محنت کرنی پڑتی تھی اور وقت بھی بہت صرف ہوتا تھا۔ اور آج کل بھی عورتوں ہی میں نہیں مردوں میں بھی

بناؤ سنگار کا شوق اور رواج روز افزوں ہے، اس لیے بننے سنورنے کا یہ شوق فراوان یقیناً ناپسندیدہ ہے نیز اسراف

وتہذیر کا بھی مصداق ہے جو ایک شیطانی کام ہے، اس لیے اس کی اجازت ضرور ہے لیکن اعتدال کے ساتھ اور ایک

دن چھوڑ کر۔

۴۱۵۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في النهي عن الترجل إلا غبًا،

ح: ۱۷۵۶، والنسائي، ح: ۵۰۵۸، من حديث هشام بن حسان به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، و صححه ابن

جان، ح: ۱۴۸۰ \* هشام بن حسان عن، وحديث النسائي: ۱۳۲/۸، ح: ۵۶۱، يفني عنه، وسنده صحيح.

زیب وزینت سے متعلق احکام و مسائل

۳۱۶۰- حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا جبکہ وہ مصر میں (امیر) تھے۔ وہاں پہنچے تو ان سے کہا: میں تمہیں بلا وجہ ملنے نہیں آیا ہوں بلکہ میں نے اور تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی تھی مجھے امید ہے کہ وہ تمہیں خوب یاد ہوگی۔ انہوں نے کہا: کونسی حدیث؟ فرمایا: فلاں فلاں! پھر کہا اور کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں پراگندہ سردیکھ رہا ہوں حالانکہ تم اس علاقے کے امیر ہو؟ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بہت زیادہ اسباب عیش جمع کرنے اور بہت زیادہ زیب وزینت سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر پوچھا: کیا وجہ ہے کہ تمہارے جوتے نہیں ہیں؟ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی رہا کریں۔

۴۱۶۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :

حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْمَازِنِيُّ : أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ رَحَلَ إِلَى فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَمَا إِنِّي لَمَ آتِكَ زَائِرًا وَلِكِنِّي سَمِعْتُ أَنَا وَأَنْتَ حَدِيثًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ . قَالَ : مَا هُوَ ؟ قَالَ : كَذَا وَكَذَا . قَالَ : وَمَا لِي أَرَاكَ شَعِثًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْأَرْضِ ؟ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْإِرْفَاءِ . قَالَ : فَمَا لِي لَا أَرَى عَلَيْكَ جِذَاءً ؟ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا .



فائدہ: یہ روایت بھی معنا صحیح ہے، کیونکہ صحیح روایات میں ہر وقت زیب وزینت ہی میں لگے رہنے سے منع ہی فرمایا گیا ہے جیسا کہ ماقبل کی حدیث کے فوائد میں وضاحت کی گئی ہے۔ بنا بریں حقیقی زہد یہی ہے کہ انسان وسائل ہوتے ہوئے اسباب عیش اور دنیا کی زیب وزینت میں گمن نہ ہو جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں استعمال بھی کرے مگر کبھی کبھی ان سے الگ بھی رہے تاکہ انسان شہم کا عادی نہ بن پائے۔

۳۱۶۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا کا (اسباب عیش و شہم کا) ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ

۴۱۶۱- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : ذَكَرَ

۴۱۶۰- تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد : ۲۲ / ۶ عن يزيد بن هارون به ، ورواه البيهقي في شعب الإيمان ،

ح : ۶۴۶۸ من حديث أبي داود ، والنسائي ، ح : ۵۲۴۱ من حديث الجريري به \* يزيد سمع من الجريري بعد اختلاطه ، وحديث النسائي : ۱۸۵ / ۸ ، ح : ۵۲۴۱ يعني عنه .

۴۱۶۱- تخریج : [حسن] أخرجه ابن ماجه ، الزهد ، باب من لا يؤبه له ، ح : ۴۱۱۸ من حديث عبد الله بن أبي أمامة به .

۳۲- کتاب الترجل

زیب وزینت سے متعلق احکام و مسائل

سادگی ایمان کا حصہ ہے بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ یعنی زیب وزینت اور تنعم کو چھوڑ دینا۔

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا تَسْمَعُونَ،؟ أَلَا تَسْمَعُونَ،؟ إِنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ، إِنَّ الْبِدَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ» يَعْنِي: التَّقْوَى.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے راوی حدیث کے متعلق کہا کہ یہ ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری ہیں..... رحمہم اللہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ أَبُو أَمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيُّ.

باب: ۲- خوشبو استعمال کرنا مستحب ہے

(المعجم ۲) - **بَابُ: فِي اسْتِحْبَابِ الطِّيبِ** (التحفة ۲)

۳۱۶۲- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاص مرکب خوشبو تھی آپ اس سے خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۴۱۶۲- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكَّةٌ يَنْطِيبُ مِنْهَا.

🌞 **فائدہ:** ”سکۃ“ کا ایک دوسرا ترجمہ بھی کیا گیا ہے یعنی پیشی بوتل جس میں خوشبو رکھی جاتی تھی۔

باب: ۳- بالوں کو بنا سنوار کر رکھنے کا بیان

(المعجم ۳) - **بَابُ: فِي إِصْلَاحِ الشَّعْرِ** (التحفة ۳)

۳۱۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے بال رکھے ہوں تو چاہیے کہ انہیں بنا سنوار کر رکھے۔“

۴۱۶۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ».

۴۱۶۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۲۱۵ (بتحقيقي) من حديث أبي أحمد الزبيری به .  
۴۱۶۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۵۵ من حديث عبد الرحمن بن أبي الزناد به، وحسنه الحافظ في الفتح: ۱۰/۳۶۸.

۳۲- کتاب الترجل ... عورتوں کے مہندی لگانے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: ہال رکھے ہوں تو انہیں سنوار کر رکھنا لازم ہے مگر باقاعدہ اہتمام کے ساتھ دھونے اور تیل لگھنے کے لیے ایک دن کا وقفہ ہونا چاہیے۔

باب: ۴- عورتوں کے لیے مہندی کا بیان  
(المعجم ۴) - بَابُ فِي الْخِضَابِ  
للنِّسَاءِ (التحفة ۴)

۴۱۶۴- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَامٍ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحَنَاءِ، فَقَالَتْ: لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ، كَانَ حَبِيبِي ﷺ يَكْرَهُ رِيحَهُ.

۳۱۶۴- کریمہ بنت ہمام بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مہندی کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتی ہوں؛ کیونکہ میرے حبیب ﷺ کو اس کی بو ناپسند تھی۔

قال أبو داود: تعني خضاب شعر الرأس.  
امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس عورت کا مقصد سر کے بالوں کو مہندی لگانا تھا۔

۴۱۶۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي غَيْطَةُ بِنْتُ عَمْرٍو الْمُجَاشِعِيَّةُ قَالَتْ: حَدَّثَنِي عَمَّتِي أُمُّ الْحَسَنِ عَنْ جَدَّتِهَا، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ ابْنَةَ عُثْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! بَايِعْنِي. قَالَ: «لَا أَبَايَعُكَ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفِّئِكَ، كَأَنَّهُمَا كَفًّا سَبْعٌ».

۳۱۶۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہند دختر عتبہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! مجھ سے بیعت لے لیجئے! آپ نے فرمایا: ”میں اس وقت تک تمہاری بیعت نہیں لوں گا جب تک کہ تم اپنی ہتھیلیوں کو رنگ نہ لڑو یہ تو گویا درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے عورتوں کے لیے ہاتھوں کا مہندی سے رنگنا ضروری یعنی فرض و واجب نہیں

۴۱۶۴- تخریج: [ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب كراهية ریح الحناء، ح: ۵۰۹۳ من حديث علي بن المبارك قال: حدثني كريمة بنت همام به الخ \* كريمة لم أجد من وثقها .

۴۱۶۵- تخریج: [اسنادہ ضعیف] أخرجه البيهقي: ۸۶/۷ من حديث أبي داود به، وقال ابن حجر: "وفي إسناده مجهولات ثلاث (التلخيص الحبير: ۲/۲۳۶)، يعني غبطة وأم الحسن وجدتها .



ہے جیسا کہ اس روایت سے متبادر ہوتا ہے تاہم مردوں سے امتیاز کے لیے عورت کا مہندی لگانا دوسرے دلائل سے ثابت ہے اس لیے اس کے استحباب (پسندیدہ عمل ہونے) میں کوئی شک نہیں مگر اس کا استعمال اس طرح جائز نہیں جیسے آج کل ہاتھوں، کلائیوں اور پاؤں پر بھی تیل بوٹے بنائے جاتے ہیں کہ جس نے نہ بھی دیکھنا ہو وہ بھی دیکھے۔ یہ صورت حال صریحاً حرام ہے کہ عورت غیروں کے لیے خواہ مخواہ کشش کا باعث بنتی ہے۔

۴۱۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّورِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عِصْمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَوْمَأَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ بَيْتِي، بِيَدِهَا كِتَابٌ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَبَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ: «مَا أَدْرِي أَيْدِي رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ». قَالَتْ: بَلْ امْرَأَةٌ. قَالَ: «لَوْ كُنْتُ امْرَأَةً لَعَيَّرْتُ أَظْفَارِكَ» يَعْنِي بِالْحِنَاءِ.

۳۱۶۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اس کے پاس آپ کے لیے ایک خط تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا: ”مجھے نہیں معلوم کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا؟“ اس نے کہا: عورت کا آپ نے فرمایا: ”اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو رنگ لیتی۔“ یعنی مہندی لگاتی۔

☀️ فائدہ: مستحب ہے کہ عورت کے کم از کم ناخن مہندی سے رنگے ہوئے ہوں تاکہ مردوں سے نمایاں رہے۔ ناخن پالش بھی لگائی جاسکتی ہے، مگر بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی کیونکہ پالش پانی کو جسم تک نہیں پہنچنے دیتی لیکن مہندی میں یہ بات نہیں ہے اس لیے ناخن پالش سے اجتناب ضروری ہے۔ یہ روایت بعض حضرات کے نزدیک ”حسن“ ہے۔

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي صِلَةِ الشَّعْرِ (التحفة ۵)

باب: ۵- بالوں کو مزید بال لگا کر لمبا کرنا

۴۱۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

۳۱۶۷- حمید بن عبدالرحمن نے حضرت امیر معاویہ

۴۱۶۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب للنساء، ح: ۵۰۹۲ من حديث مطيع بن ميمون به، وهو لين الحديث (تقريب)، وصفية بنت عسمة لا تعرف (أيضاً)، وقال أحمد في العلل: "هذا حديث منكر" (التلخيص الحبير: ۲/۲۳۷).


۴۱۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب بعد باب حديث الغار، ح: ۳۴۶۸ عن عبدالله القعني، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة... الخ، ح: ۲۱۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/۹۴۷.

## ۳۲- کتاب الترجل

وگ سے متعلق احکام و مسائل


بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”بنی اسرائیل تمہی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔“

مَالِكِ، عن ابن شِهَابٍ، عن حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجِّ - وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاولَ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيُّنَّ عُلَمَاءُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاءً وَهُمْ».

 **فوائد و مسائل:** ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء ﷺ کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر تو میں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

۴۱۶۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اس عورت پر جو کسی کے بالوں میں بال جوڑے اور اس عورت پر جو یہ کام کروائے اور اس عورت پر جو جسم گودے اور اس پر جو اپنا جسم گدوائے۔

۴۱۶۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ.

 **فائدہ:** جن گناہوں پر لعنت کی وعید سنائی گئی ہو وہ کبیرہ گناہ کہلاتے ہیں ایسے گناہ خاص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے توبہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ انسان ان سے باز رہنے کا عزم بھی کرے۔

۴۱۶۹- (امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے بواسطہ محمد بن عیسیٰ اور عثمان بن ابی شیبہ روایت کیا) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: ”لعنت کی ہے اللہ نے ان عورتوں پر جو جسم گودیں اور گدوائیں۔“ محمد بن عیسیٰ نے کہا: اور جو بال

۴۱۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ

۴۱۶۸- **تخریج:** أخرجه البخاري، اللباس، باب المستوشمة، ح: ۵۹۴۷ عن مسدد، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة . . . الخ، ح: ۲۱۲۴ من حديث يحيى بن سعيد القطان به .

۴۱۶۹- **تخریج:** أخرجه البخاري، اللباس، باب المتفلجات للحسن، ح: ۵۹۳۱، ومسلم، اللباس، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة . . . الخ، ح: ۲۱۲۵ عن عثمان بن أبي شيبة به .

وگ سے متعلق احکام و مسائل

جوڑ کر لے کر لیں۔ عثمان نے کہا: اور جو چہرے کے بال اکھڑیں..... پھر دونوں شیخ روایت میں متفق ہیں..... اور جو حسن کی خاطر دانتوں میں خلا کروائیں اللہ کی خلقت کو تبدیل کریں۔ یہ بات بخواسد کی ایک عورت کو پہنچی جسے ام یعقوب کہا جاتا تھا۔ عثمان نے یہ اضافہ بیان کیا: اور اس نے پورا قرآن پڑھ رکھا تھا..... پھر دونوں شیخ روایت میں متفق ہیں..... وہ خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود کے پاس آئی اور کہا: مجھے آپ سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو جسم گودیں اور گدوائیں۔ محمد نے کہا: اور جو بال جوڑ کر لے کر لیں۔ اور عثمان نے کہا: اور جو چہرے کے بال اکھڑیں۔ پھر دونوں روایت میں متفق ہیں۔ اور جو دانتوں میں خلا کروائیں۔ عثمان نے کہا: زینت کی خاطر اللہ کی خلقت کو بدلنے والیاں ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے کیا ہوا کہ میں ان پر لعنت نہ کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ اللہ کی کتاب میں بھی وارد ہے۔ وہ بولی: تحقیق میں نے پورا قرآن جو دو گتوں کے درمیان میں ہے پڑھا ہے مجھے تو اس میں یہ حکم نہیں ملا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر تو نے پڑھا ہوتا تو یقیناً پالیتی۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ ”اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ عورت نے کہا: میں ان میں سے کئی چیزیں تمہاری بیوی پر بھی دیکھتی ہوں۔ انہوں نے کہا: اندر جاؤ اور دیکھ لو۔ چنانچہ وہ اندر گئی اور

الْوَاثِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْوَاثِمَاتِ، وَقَالَ عُثْمَانُ: وَالْمُتَمَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا - وَالْمُتَقَلَّلَجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُعَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا: أُمُّ يَعْقُوبَ - زَادَ عُثْمَانُ: كَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ: بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنْتَ لَعَنْتَ الْوَاثِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: وَالْوَاثِمَاتِ، قَالَ عُثْمَانُ: وَالْمُتَمَمِّصَاتِ ثُمَّ اتَّفَقَا - وَالْمُتَقَلَّلَجَاتِ - قَالَ عُثْمَانُ: لِلْحُسْنِ - الْمُعَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ. قَالَ: وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى. قَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لُوحِي الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَئِنْ كُنْتُ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ [الحشر: 7] فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَى بَعْضَ هَذَا عَلَى امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَادْخُلِي فَأَنْظُرِي، فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ [فَقَالَ]: مَا رَأَيْتِ. وَقَالَ عُثْمَانُ: فَقَالَتْ: مَا رَأَيْتِ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَتْ مَعَنَا.

وگ سے متعلق احکام و مسائل

پھر باہر آ گئی۔ انہوں نے پوچھا: کیا دیکھا ہے؟  
..... عثمان نے کہا:..... عورت نے کہا: میں نے کچھ نہیں  
دیکھا، تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ ہوتا تو ہمارے  
ساتھ نہ ہوتی۔



فوائد و مسائل: ① مذکورہ امور باعث لعنت اور کبیرہ گناہ ہیں ان سے بچنا واجب اور ان کا ارتکاب حرام ہے۔  
② دعوت دین کا کام کرنے والوں کو لوگ انتہائی باریک نظر سے دیکھا کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اپنے قول کے  
خود اولین عامل اور نمونہ ہوں بلاشبہ اس کے بغیر ان کی دعوت غیر معیاری ہو جاتی ہے اس لیے مبلغ اور داعی حضرات و  
خواتین کو خود باعمل ہونا چاہیے۔ اور انہیں ہمیشہ اس سخت ترین قرآنی وعید کو مد نظر رکھنا چاہیے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا  
لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: ۳۲) حضرت  
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس معیار پر پورے اترتے تھے اور انہوں نے اپنے ایمانی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:  
اگر ان کی بیوی خلاف شریعت کاموں کی مرتکب ہوتی تو ان کے اہل میں نہ ہوتی۔ ③ سورہ حشر کی آیت: کے پوری  
شریعت کی جامع آیت ہے اور حجیت حدیث کی بنیادی دلیل بھی۔



۳۱۷۰- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ لعنت  
کی گئی ہے اس عورت پر جو بال جوڑے اور جڑوائے جو  
چہرے کے بال اکھیڑے اور اکھڑوائے اور جو جسم گودے  
یا گدوائے بغیر کسی بیماری کے۔

۴۱۷۰- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا  
ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أُسَامَةَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ  
صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرِ، عَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ  
وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ  
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [وَأَصِلَهُ] سے مراد وہ  
عورت ہے جو دوسری عورتوں کے بال جوڑتی ہو اور  
[مُسْتَوْصِلَهُ] وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ [نَامِصَهُ] وہ  
ہے جو ابروؤں کے بالوں کو نوچتی اور انہیں باریک بناتی  
ہو اور [مُتَنَمِّصَهُ] وہ ہے جو یہ کام کروائے۔ [وَأَشِمَهُ]  
وہ ہے جو چہرے کی جلد پر سرے یا سیاہی سے تل وغیرہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَتَفْسِيرُ الْوَاصِلَةِ الَّتِي  
تَصِلُ الشَّعَرَ بِشَعْرِ النِّسَاءِ.  
وَالْمُسْتَوْصِلَةُ: الْمَعْمُولُ بِهَا.  
وَالنَّامِصَةُ: الَّتِي تَنْقُشُ الْحَاجِبَ حَتَّى  
تُرْفَهُ. وَالْمُتَنَمِّصَةُ الْمَعْمُولُ بِهَا.  
وَالْوَاشِمَةُ الَّتِي تَجْعَلُ الْخَيْلَانَ فِي

۳۲- کتاب الترجل

خوشبو سے متعلق احکام و مسائل

وَجَهِهَا بِكُحْلِ أَوْ مِدَادٍ. وَالْمُسْتَوْشِمَةُ  
بِئَاتِي هُوَ أَوْ [مُسْتَوْشِمَةٌ] وَهِيَ جَمْعُ كَامٍ كَرَوَاتِي هُوَ  
الْمَعْمُولُ بِهَا.

فائدہ: اگر کسی بیماری وغیرہ کے سبب سے کسی عورت کے بال جھڑ جائیں تو مناسب حد تک وگ وغیرہ استعمال کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۷۱- جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے کہا کہ

۴۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ

دھاگوں سے بنی چوٹی (موباف) میں کوئی حرج نہیں۔

زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْقِرَامِلِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا کہ گویا سعید رحمہ اللہ کی رائے یہ تھی کہ بالخصوص عورتوں کے بال (اور پال لگا کر) جوڑنا ہی منع ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَأَنَّهُ يَذْهَبُ أَنَّ  
الْمَنْهِيَّ عَنْهُ شُعُورُ النِّسَاءِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اور ایسے ہی امام احمد رحمہ اللہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَانَ أَحْمَدُ يَقُولُ:

کہتے تھے کہ دھاگوں کی چوٹی کا کوئی حرج نہیں ہے۔

الْقِرَامِلُ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ.

فائدہ: یہ قول سداً ضعیف ہے تاہم موباف (دھاگوں کی بنی چوٹی) کے استعمال میں کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کے قول سے بھی واضح ہے۔ واللہ اعلم۔

باب: ۶- خوشبو واپس کرنا درست نہیں

(المعجم ۶) - بَابُ: فِي رَدِّ الطِّيبِ

(التحفة ۶)

۴۱۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۱۷۲- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے خوشبو پیش کی جائے تو وہ

وَهَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعْنَى: أَنَّ أَبَا عَبْدِ

اسے واپس نہ کرے۔ بلاشبہ اس کی مہک عمدہ ہوتی ہے

الرَّحْمَنِ الْمَقْرِيءَ حَدَّثْتَهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

اور اس میں کوئی بوجھ بھی نہیں ہوتا۔“

أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ،

عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ عَرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ

۴۱۷۱- تخریج: [ضعیف] \* شريك القاضي عنن.

۴۱۷۲- تخریج: أخرجه مسلم، الألفاظ من الأدب وغيرها، باب استعمال المسك وأنه أطيب الطيب... الخ، ح: ۲۲۵۳ من حديث المقرئ به مختصراً، ورواه النسائي، ح: ۵۲۶۱.

خوشبو سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترجل

فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ طَيْبُ الرِّيحِ خَفِيفُ  
الْمَحْمَلِ».

☀️ فائدہ: خوشبودار پھول یا عطر کوئی بڑا بھاری بوجھ نہیں ہوتا جو ناقابل برداشت ہو اور کوئی اتنا بڑا احسان بھی نہیں ہوتا کہ اس کا عوض دینا کچھ مشکل ہو۔ یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کو رد کیوں کیا جائے۔ (علامہ حیدر زمان)

(المعجم ۷) - **بَابُ: فِي طَيْبِ الْمَرْأَةِ**  
**لِلْخُرُوجِ (التحفة ۷)**  
باب: ۷- عورت باہر جاتے ہوئے  
خوشبو نہ لگائے

۴۱۷۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى :  
أخبرنا ثابت بن عمارَةَ قال: حَدَّثني عُثَيْمُ  
ابن قَيْسٍ عن أبي مُوسَى عن النَّبِيِّ ﷺ  
قال: «إِذَا اسْتَعْطَرَتِ الْمَرْأَةُ فَمَرَّتْ عَلَى  
الْقَوْمِ لِيَجِدُوا رِيحَهَا فَيَهِىَ كَذَا وَكَذَا» قَالَ  
قَوْلًا شَدِيدًا.

۳۱۷۳- سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی عورت خوشبو لگا کر کسی قوم پر سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو پالیں تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔“ آپ نے بڑی سخت بات فرمائی۔



☀️ فائدہ: عورت کو خوشبو لگا کر باہر نکلنا حرام ہے۔ سنن نسائی اور جامع ترمذی کی روایات میں ایسی عورت کے لیے زانیہ اور بدکارہ ہونے کا ذکر ہے۔ دیکھیے: (سنن النسائي، الزينة، حدیث: ۵۱۲۹ و جامع الترمذی، الأدب، حدیث: ۲۴۸۲)

۴۱۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:  
أخبرنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله،  
عن عبيد مولى أبي رهم، عن أبي هريرة  
قال: لقيته امرأةً وجدَّ منها ريح الطيب  
ينفخ ولذليلها إغصارًا، فقال: يا أمة  
الجبارِ جئت من المسجد؟ قالت: نعم،

۳۱۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کو ایک عورت ملی انہوں نے اس سے عطر کی خوشبو محسوس کی اور اس کی چادر کا پلو غبار بھی اڑاتا آ رہا تھا۔ انہوں نے اس سے کہا: اے بجزار کی بندی! بھلا تو مسجد سے آئی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: تو کیا اسی کے لیے تو نے خوشبو لگائی تھی؟ کہنے لگی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے محبوب

۴۱۷۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء في كراهية خروج المرأة متعطرة، ح: ۲۷۸۶ من حدیث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه النسائي، ح: ۵۱۲۹.

۴۱۷۴- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنه النساء، ح: ۴۰۰۲ من حدیث سفيان به \* عاصم بن عبيد الله ضعيف، وتابعه عبد الرحمن بن الحارث بن أبي عبيد، عند البيهقي، ۱۳۳/۳، ۱۳۴، وللحديث شواهد.

زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

ابوالقاسم رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جو عورت اس مسجد کے لیے خوشبو لگا کر آئے اس کی نماز قبول نہیں حتیٰ کہ واپس جائے اور اس اہتمام سے غسل کرے جیسے کہ وہ جنابت سے کرتی ہے۔“

قَالَ: وَكَهْ تَطَيَّبَتْ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ جَبِيَّ أَبَا الْقَاسِمِ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ لِامْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ لِهَذَا الْمَسْجِدِ حَتَّى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: [اعصار] کا مفہوم ہے

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الإِعْصَارُ غَبَارٌ.

[غبار]

☀️ فواہد و مسائل: ① جہاں فتنے کا اندیشہ نہ ہو وہاں اجنبی عورت سے براہ راست خطاب کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا حق ہے۔ بالخصوص بڑی عمر کے بزرگوں کے لیے یہ عمل کوئی عیب شمار نہیں ہوتا۔  
② عورتوں کو جائز نہیں کہ خوشبو لگا کر باہر نکلیں خواہ مسجد ہی جانا ہو۔

۴۷۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس عورت نے خوشبو کی دھونی لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔“

۴۱۷۵- حَدَّثَنَا النُّعْمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلَقَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حُصَيْنَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ». قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ: «الْآخِرَةَ».

ابن نفیل نے [عشاء الآخرة] کے لفظ روایت کیے۔

☀️ فائدہ: عود لوبان کی خوشبو کا ایک انداز عرب میں یہ ہے کہ وہ لوگ اس کی دھونی لیتے ہیں۔ اس سے اس کی خوشبو ان کے جسم اور کپڑوں میں بس جاتی ہے۔ جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور بھلی لگتی ہے، جب ہلکی خوشبو حرام ہے تو تیز خوشبو اور بھی زیادہ بیج ہوگی۔

باب: ۸- مردوں کے لیے زعفران

کا استعمال

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي الْخَلُوقِ

لِلرِّجَالِ (التحفة ۸)

☀️ فائدہ: [خَلُوق] سے مراد ایسی خوشبو ہے جو زعفران اور دیگر خوشبوؤں سے مرکب ہو۔ اور اس پر سرفنی اور زردی غالب ہو۔ بعض احادیث میں اس کی اباحت اور بعض میں نہی وارد ہے، اس لیے کئی علماء نے اس کی احادیث کو دوسری

۴۱۷۵- تخریج: أخرجه مسلم، الصلوة، باب خروج النساء إلى المساجد إذا لم يترتب عليه فتنة... الخ، ح: ۴۴۴ من حديث أبي علقمة عبدالله بن محمد به.

احادیث کے لیے ناخ سمجھتے ہیں۔ (عمون المعبود)

۳۱۷۶- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں (سفر سے واپس آیا اور) رات کو اپنے گھر والوں کے ہاں پہنچا جب کہ میرے ہاتھ پھٹ چکے تھے، تو انہوں نے مجھے زعفران لگا دی۔ میں صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے جواب دیا نہ خوش آمدید کہا بلکہ فرمایا: ”جاؤ اور اسے اپنے آپ سے دھو کر آؤ۔“ چنانچہ میں گیا اور اسے دھو ڈالا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کا کچھ اثر اور داغ مجھ پر باقی رہ گیا تھا۔ میں نے سلام پیش کیا تو آپ نے مجھے جواب دیا نہ خوش آمدید کہا اور فرمایا: ”جاؤ اور اسے اپنے آپ سے دھو کر آؤ۔“ چنانچہ میں گیا اور اسے (دوبارہ) دھو کر حاضر خدمت ہوا اور سلام کہا تو آپ نے مجھے جواب دیا اور خوش آمدید بھی کہا۔ اور فرمایا: ”بلاشبہ فرشتے کافر کے جنازے پر خیر کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور نہ ایسے آدمی کے پاس آتے ہیں جس نے زعفران لگائی ہو اور نہ جنبی کے پاس آتے ہیں۔“ البتہ جنبی کے لیے رخصت دی کہ جب وہ سونا یا کھانا پینا چاہے تو وضو کر لے۔

۴۱۷۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّفُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرْحَبْ بِي وَقَالَ : «أَذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ»، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيَّ مِنْهُ رَدْعٌ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَلَمْ يُرْحَبْ بِي وَقَالَ : «أَذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنْكَ»، فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَرَحَبَ بِي وَقَالَ : «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جَنَازَةَ الْكَافِرِ بِخَيْرٍ وَلَا الْمُتَضَمِّنِ بِالزَّعْفَرَانِ وَلَا الْجُنُبِ» وَرَحَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا نَامَ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَنْ يَتَوَضَّأَ .



فوائد و مسائل: ① یہ روایت اگرچہ سندا ضعیف ہے، تاہم اس روایت میں مذکور باتیں دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہیں علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بھی اعلیٰ الغیب (۹۱/۱) میں حسن کہا ہے۔ ② نبی عن المنکر کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ گناہ کے مرتکب کے سلام کا جواب نہ دیا جائے اور بات چیت ترک کر دی جائے۔ مگر ظاہر ہے کہ سلام چھوڑ دینا ایک سزا ہے اور اس کے لیے پہلے متعلقہ شخص کا عذر دور کر دینا ضروری ہے یعنی دین سمجھانے میں محنت کی گئی ہو تبھی یہ سزا دینی چاہیے اور پھر یہ انداز وہیں کامیاب اور مفید ہوتا ہے جب متعلقہ فرد دینی اعتبار سے خوب

۴۱۷۶- تخریج : [إسناده ضعيف] تقدم، ح: ۲۲۵ مختصراً، وسيأتي، ح: ۶۰۱، وأخرجه البيهقي: ۳۶/۵ من حديث أبي داود به.



زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترجل

سمجھ دار اور حساس ہو۔ غمی آدمی اس سے کچھ اور ہی مفہوم لے گا۔ و نسال اللہ العافیه۔ (۳) مردوں کو زعفران کے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے۔

۴۱۷۷- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے زعفران لگائی اور مذکورہ بالا قصہ بیان کیا۔ اور پہلی حدیث زیادہ کامل ہے۔ اس روایت میں دھونے کا ذکر ہے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عطاء سے پوچھا: کیا وہ اس وقت احرام میں تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، مقیم تھے۔

۴۱۷۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُ بْنُ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ - زَعَمَ عُمَرُ أَنَّ يَحْيَى سَمَى ذَلِكَ الرَّجُلَ فَتَسَبَّى عُمَرُ اسْمَهُ - أَنَّ عَمَارًا قَالَ: تَحَلَّفْتُ بِهَذِهِ الْفِصَّةِ، وَالْأَوَّلُ أَتَمَّ بِكَثِيرٍ فِيهِ ذِكْرُ الْعَسَلِ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ: وَهُمْ حُرْمٌ؟ قَالَ: لَا، الْقَوْمُ مُقِيمُونَ.

☀️ فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو بھی حسن کہا ہے لہذا معلوم ہوا کہ زعفران کی ممانعت محض احرام کی وجہ سے تھی بلکہ مردوں کے لیے عام حالات میں بھی ممنوع ہے۔

۴۱۷۸- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم پر معمولی سن خلوق بھی لگی ہو۔“

۴۱۷۸- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ الْأَسَدِيُّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَرْبِ الْأَسَدِيِّ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلْقٍ».

۴۱۷۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۲۰ من حديث ابن جريج، والبيهقي: ۵/ ۳۶ من حديث أبي داود به \* فيه رجل مجهول.

۴۱۷۸- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۲/ ۱۸۲، ۱۸۳ من حديث أبي داود به، ورواه أحمد: ۴/ ۴۰۳ عن محمد بن عبد الله الزبيری الأسدي به بلون آخر \* زيد وزياد جدا الربيع مجهولان (تقریب).

۳۲- کتاب الترجل ..... زعفران کے استعمال سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: جَدَّاهُ زَيْدٌ وَزَيْدٌ. امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند میں وارد ریح بن انس کے نانا دادا سے مراد زید اور زید ہیں۔

۴۱۷۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَانَاهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّرَعُّفِ لِلرِّجَالِ، وَقَالَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ: أَنْ يَتَرََعَفَ الرَّجُلُ.

۴۱۷۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مرد زعفران لگائیں۔ اور اسماعیل (بن ابراہیم) سے یہ لفظ مروی ہے: [أَنْ يَتَرََعَفَ الرَّجُلُ]

☀️ فائدہ: عورتوں کے لیے گھر کے اندر خاوند کے سامنے زعفران یا دیگر خوشبوؤں کا استعمال جائز ہے۔

۴۱۸۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَمَضِّخُ بِالْخَلْقِ، وَالْجُنْبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ».

۴۱۸۰- سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے نہیں آتے ہیں۔ کافر کی لاش اور جس نے خلوق (زعفران سے مرکب خوشبو) لگائی ہو اور جنبی آدمی الا یہ کہ وضو کر لے۔“

۴۱۸۱- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِئِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ

۴۱۸۱- حضرت ولید بن عقبہ (ابن ابی معیط) نے کہا: جب اللہ کے نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو اہل مکہ اپنے بچوں کو آپ کے پاس لانے لگے۔ آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے۔

۴۱۷۹- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب نهى الرجل عن التزعفر، ح: ۲۱۰۱ من حديث حماد بن زيد به.  
 ۴۱۸۰- تخریج: [إسناده ضعيف] وللحديث شواهد ضعيفة عند البرار، (كشف: ۳۵۵/۱)، والهيثمى في مجمع الزوائد: ۱۷۶، ۷۲/۵ \* الحسن البصري مدلس، ولم يسمع من عمار.  
 ۴۱۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه العقيلي في الضعفاء: ۳۱۹/۲ من حديث عمر بن أيوب، وأحمد: ۳۲/۴ من حديث جعفر بن برقان به \* عبدالله الهمداني مجهول، وخبره منكر، قاله ابن عبد البر.

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

مجھے بھی آپ کے پاس لایا گیا، مگر مجھ پر خلوق (مربک زعفران) لگی تھی۔ تو آپ نے اس وجہ سے میرے سر پر ہاتھ نہ پھیرا۔

۳۲- کتاب الترحل

قَالَ: لَمَّا فَتَحَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ جَعَلَ أَهْلَ مَكَّةَ يَأْتُونَهُ بِصِيبَانِهِمْ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ وَيَمْسَحُ رُؤُسَهُمْ قَالَ: فَجِيءَ بِي إِلَيْهِ وَأَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ أَجْلِ الْخَلْقِ.

۳۱۸۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جبکہ اس پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ اور بہت کم ایسے ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ کسی پر کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھیں اور براہ راست اسے کچھ کہیں۔ جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم اسے کہہ دو کہ اپنے پر سے اسے دھو ڈالے (تو بہت بہتر ہو۔“)

۴۱۸۲- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلْمُ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثْرٌ صُفْرَةٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ شَيْءٌ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ هَذَا عَنْهُ».

باب: ۹- بالوں کا بیان

(المعجم ۹) - باب ما جاء في الشعر (التحفة ۹)

۳۱۸۳- حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی نے زلفیں رکھی ہوں، سرخ جوڑا پہنا ہو اور رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر خوبصورت ہو۔ محمد بن سلیمان نے مزید کہا: آپ ﷺ کی زلفیں کندھوں تک آتی تھیں۔

۴۱۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

۴۱۸۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۳، والترمذي في الشمائل، ح: ۳۴۵ (بتحقيقي)، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۳۵، والكلبي، ح: ۱۰۶۴ من حديث حماد بن زيد به، وانظر، ح: ۴۷۸۹ \* سلم بن قيس العلوي البصري ضعيف (تقريب).

۴۱۸۳- تخريج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۷۲، وأخرجه مسلم، ح: ۹۲/۲۳۳۷ من حديث وكيع به، ورواه البيهقي في دلائل النبوة: ۱/۲۲۳ من حديث أبي داود به.

۳۲- کتاب الترجل  
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: يَضْرِبُ مَنَكِبِيهِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ.  
 ہالوں سے متعلق احکام و مسائل  
 امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اسرائیل نے ابو اسحاق سے روایت کیا کہ آپ ﷺ کے بال آپ کے کندھوں کو چھوتے تھے اور شعبہ نے کہا کہ کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

۴۱۸۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ.  
 ۴۱۸۵- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ.  
 حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے بال رکھے ہوئے تھے جو آپ کے کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

۴۱۸۵- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ.  
 سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوؤں تک آتے تھے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهِيَ شُعْبَةُ فِيهِ].  
 امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے۔

۴۱۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.  
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال آپ کے کانوں کے درمیان تک آتے تھے۔

۴۱۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نُقَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ  
 ۴۱۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ نُقَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ  
 ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال "وَقْرَهُ" سے زائد اور "جُمَّهُ" سے

۴۱۸۴- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۷۲، وانظر الحديث السابق.

۴۱۸۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب اتخاذ الشعر، ح: ۵۰۶۴ من حديث عبدالرزاق، والترمذي في الشمائل، ح: ۲۹ (بتحقيقي) من حديث معمر به.

۴۱۸۶- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب صفة شعر النبي ﷺ، ح: ۲۳۳۸ من حديث إسماعيل ابن علي به.

۴۱۸۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الجملة واتخاذ الشعر، ح: ۱۷۵۵ من حديث عبدالرحمن بن أبي الزناد به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۳۵.

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترحل

ابن عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَتَبَ بِلَالٍ كَتَبَ لِي بِأَنْفِئَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَتُ: مَنْ كَتَبَ لِي بِأَنْفِئَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: مَنْ كَتَبَ لِي بِأَنْفِئَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَتُ: مَنْ كَتَبَ لِي بِأَنْفِئَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: مَنْ كَتَبَ لِي بِأَنْفِئَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☀️ نوآمد و مسائل: ① سر کے بال جب کانوں کی لوؤں تک آئیں تو [وَقَرَهُ] اور جب کندھوں تک پہنچیں تو [جُمَّهُ] کہلاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان کو [لَمَّهُ] سے تعبیر کرتے ہیں۔ ② مردوں کو مذکورہ بالا مختلف اندازوں میں بال رکھنا جائز ہے بشرطیکہ مقصد نبی ﷺ کا اتباع ہو۔

باب: ۱۰- مانگ نکالنے کا بیان

(المعجم ۱۰) - باب مَا جَاءَ فِي الْفَرْقِ

(التحفة ۱۰)

۴۱۸۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

۳۱۸۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کتاب اپنے بالوں کو ایسے ہی سیدھا (چیچھے کی طرف) چھوڑ دیا کرتے تھے جب کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو جن امور میں کوئی حکم نہ دیا گیا ہوتا آپ ان میں اہل کتاب کی موافقت کرنا پسند فرماتے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال سیدھے رکھنے شروع کیے مگر بعد میں مانگ نکالنے لگے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَعْجَبُونَ بِأَشْعَارِهِمْ - وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعْجَبُهُ مَوَاقِفَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ، فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ.

☀️ فائدہ: واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا مانگ نکالنا اللہ کے حکم سے تھا اگرچہ مشرکین بھی نکالا کرتے تھے۔ پس مشرکین اور کفار کی وہی مشابہت ناجائز ہے جو ان کی دینی اور خاص قومی علامت ہو۔

۴۱۸۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ:

۴۱۸۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ ﷺ کے بالوں میں مانگ نکالنے لگتی تو آپ کے سر کے بچوں سے نکالتی اور آپ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

۴۱۸۸- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب الفرق، ح: ۵۹۱۷، ومسلم، الفضائل، باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحليته، ح: ۲۳۲۶ من حديث إبراهيم بن سعد به.  
۴۱۸۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۹۰/۶ من حديث محمد بن إسحاق به.

۳۲- کتاب الترجل

بالوں سے متعلق احکام و مسائل

ابن الزُبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَفْرِقَ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَدَعْتُ الْفُرْقَ مِنْ يَافُوجِهِ وَأَرْسِلُ نَاصِيَتَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

کی پیشانی کے بالوں کو آپ کی آنکھوں کے سامنے لٹکاتی (یعنی پھرائیں) آدھو آدھ کر دیتی۔

🌞 فائدہ: شیعی ماٹک نکالنا اسوۂ رسول ﷺ کے خلاف اور مشرکین و کفار کی موافقت اور مشابہت ہے، اس لیے مسلمانوں کو اس بدعات سے باز رہنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [مَنْ تَشَبَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ] [سنن ابی داؤد، اللباس، حدیث: ۴۰۳۱] ”جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ انہی میں سے ہوگا۔“

باب: ۱۱- بالوں کو بہت زیادہ لمبا کر لینا (المعجم ۱۱) - بَابُ: فِي تَطْوِيلِ الْجُمَّةِ (التحفة ۱۱)

۴۱۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ السَّوَائِيُّ، هُوَ أَخُو قَبِيصَةَ، وَحَمِيدُ بْنُ خُوَارٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي شَعْرٌ طَوِيلٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «ذَبَابٌ ذَبَابٌ». قَالَ: فَرَجَعْتُ فَجَزَرْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ».

۴۱۹۰- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے بال بہت لمبے تھے چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمانے لگے: ”نحوست ہے، نحوست ہے۔“ چنانچہ میں واپس گیا اور انہیں کاٹ ڈالا اور پھر اگلے دن حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا: ”میں نے تجھے کوئی بری بات نہیں کہی تھی اور اب یہ بہتر ہے۔“

🌞 فائدہ: لمبے بال رکھے جاسکتے ہیں جیسے کہ گزشتہ باب میں رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے بیان میں گزرا ہے۔ مگر مردوں کے بالوں کا کندھوں سے نیچے ہونا جائز نہیں۔

باب: ۱۲- مرد اپنے لمبے بالوں کو گوندھ لے تو جائز ہے (المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَضْفَرُ شَعْرَهُ (التحفة ۱۲)

۴۱۹۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب كراهية كثرة الشعر، ح: ۳۶۳۶، والنسائي، ح: ۵۰۵۵ من حديث معاوية، وسفيان بن عتبة به \* سفيان الثوري صرح بالسمع عند النسائي.

۳۱۹۱- سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو ان کے بالوں کی چار لہیں تھیں جو گوندھی ہوئی تھیں۔

۴۱۹۱- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ هَانِيَةَ: «قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ وَهُوَ أَرْبَعُ عَدَائِرَ. تَعْنِي عَقَائِصَ.

باب: ۱۳- سر منڈوا دینا جائز ہے

(المعجم ۱۳) - **بَابُ: فِي حَلْقِ الرَّأْسِ**  
(التحفة ۱۳)

۳۱۹۲- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آل جعفر کو تین دن تک کچھ نہ کہا پھر ان کے پاس آئے اور فرمایا: ”آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔“ پھر فرمایا: ”میرے پیچھوں کو میرے پاس بلاؤ۔“ پس ہمیں لایا گیا، گویا ہم چڑیا کے بچے تھے۔ (یعنی ہمارے سروں کے بال نکھرے ہوئے تھے) تو آپ نے فرمایا: ”میرے پاس حجام کو بلاؤ۔“ تو آپ نے اس سے کہا اور اس نے ہمارے سر منڈوا ڈالے۔

۴۱۹۲- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَابْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْمَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ: «لَا تَبْكُوا عَلَيَّ أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ» ثُمَّ قَالَ: «ادْعُوا لِي بَنِيَّ أَخِي» فَجِئَءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ، فَقَالَ: «ادْعُوا لِي الْحَلَّاقَ» فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُؤُوسَنَا.

🌟 فائدہ: بچوں کے بال منڈ دینے میں کوئی حرج نہیں اسی طرح مردوں کو بھی جائز ہے۔

باب: ۱۳- بچوں کی زلفوں کا بیان

(المعجم ۱۴) - **بَابُ: فِي الصَّبِيِّ لَهُ**  
**ذُوَابَةٌ** (التحفة ۱۴)

۳۱۹۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ

۴۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ:

۴۱۹۱- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، اللباس، باب دخول النبي ﷺ مكة، ح: ۱۷۸۱ من حديث سفیان به، وقال: "غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۳۱ \* سفیان وابن أبي نجیح عننا، وقال البخاري: "لا أعرّف لمجاهد سماعًا من أم هانئ".

۴۱۹۲- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب حلق رؤوس الصبيان، ح: ۵۲۲۹ من حديث وهب بن جرير به، وصححه النووي على شرط البخاري، ومسلم (رياض الصالحين، ح: ۱۶۴۲).

۴۱۹۳- [تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب كراهة الفرع، ح: ۲۱۲۰ من حديث عثمان، والبخاري، اللباس،



۳۲- کتاب الترجل بالوں سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَانَ - قَالَ أَحْمَدُ: كَانَ رَجُلًا صَالِحًا - قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ، وَالْقَرْعُ: أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ فَيُتْرَكَ بَعْضُ شَعْرِهِ.

یہ ہے کہ بچے کے سر سے کچھ بال مونڈ دیے جائیں اور کچھ چھوڑ دیے جائیں۔

☀️ فائدہ: ہمارے ہاں آج کل ”برگرکٹ“ کے نام سے جو آدھا سر مونڈ دیا جاتا ہے اس حدیث کی روشنی میں جائز نہیں۔

۴۱۹۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَرْعِ وَهُوَ أَنْ يُحْلَقَ رَأْسُ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ لَهُ ذَوَابَةٌ.

۳۱۹۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”قرع“ سے منع فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ بچے کا سارا سر مونڈ دیا جائے اور کوئی ایک لٹ باقی رکھی جائے۔

☀️ فائدہ: اہل بدعت میں یہ مروج ہے کہ وہ اپنے بعض پیروں اور بزرگوں کے نام سے کچھ بال نہیں کاٹتے ایک لٹ باقی رکھتے ہیں تو ان کا یہ عمل حرام ہے کیونکہ یہ نذر غیر اللہ ہے۔

۴۱۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ، فَنَهَاهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: «اِحْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوْ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ».

۳۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے کچھ بال مونڈ دیے گئے تھے اور کچھ چھوڑے ہوئے تھے تو آپ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور کہا: ”اس کے سارے بال مونڈ دو یا سارے رکھو۔“

◀️ باب القرع، ح: ۵۹۲۰ من حدیث عمر بن نافع به، وهو في مسند أحمد: ۴/۲، ۳۹.

۴۱۹۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۱/۲ من حدیث حماد بن سلمة به.

۴۱۹۵- تخریج: [صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب الرخصة في حلق الرأس، ح: ۵۰۵۱ من حدیث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۱۹۵۶۴، ومسند أحمد: ۸۸/۲، ورواه مسلم، ح: ۲۱۲۰ من حدیث عبدالرزاق به مختصراً، ولم يذكر اللفظ.



۳۲- کتاب الترجل ... موچھیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

فائدہ: مسلمانوں کو مشرکین اور کفار کی تقلید و نقالی سے احتراز کرنا واجب ہے۔ بچوں کا معاملہ ان کے والدین اور سرپرستوں سے متعلق ہے۔ ان پر لازم ہے کہ بچوں کے لباس اور حجامت میں اسلامی ثقافت کو ملحوظ خاطر رکھا کریں۔ اور یہ معاملہ جب بچوں میں ناجائز ہے تو بڑوں کے لیے بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

(المعجم ۱۵) - باب مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ (التحفة ۱۵)

۴۱۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِي ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ لِي أُمِّي: لَا أَجْزُهَا، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَأْخُذُ بِهَا.

۳۱۹۶- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری لمبی لمبی زلفیں تھیں۔ میری والدہ نے مجھ سے کہا: انہیں مت کاٹو، رسول اللہ ﷺ انہیں (پیارے) کھینچتے تھے اور پکڑ لیا کرتے تھے۔

۴۱۹۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ حَسَّانَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَحَدَّثَنِي أُخْتِي الْمُغِيرَةُ قَالَتْ: وَأَنْتَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ وَلَكَ قَرْنَانِ أَوْ قُصَّتَانِ فَمَسَحَ رَأْسَكَ وَبَرَكَ عَلَيْكَ وَقَالَ: احْلِفُوا هَذَيْنِ أَوْ قُصُوهُمَا فَإِنَّ هَذَا زِيُّ الْيَهُودِ.

۳۱۹۷- حجاج بن حسان نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ میری بہن مغیرہ نے بیان کیا کہ تم ان دنوں نو عمر بچے تھے اور تمہارے بالوں کی دو ٹہلیں تھیں۔ تو انہوں نے تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور تمہارے لیے برکت کی دعا کی اور فرمایا: انہیں مونڈ ڈالو یا کتر والو۔ بلاشبہ یہ یہودیوں کی علامت ہے۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ فِي أَخْذِ الشَّارِبِ (التحفة ۱۶)

فائدہ: موچھوں کے بالوں کا وہ حصہ جو ہوٹوں کے عین اوپر ہوتا ہے [شوارب] کہلاتا ہے۔ اور اطراف کو [اسبال] کہتے ہیں۔ درج ذیل احادیث شوارب سے متعلق ہیں۔

۴۱۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۸۵ من حديث أبي داود به \* ميمون ابن عبدالله مجهول (تقریب).

۴۱۹۷- تخریج: [ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۴۸۳ من حديث أبي داود به \* أخت الحجاج المغيرة لم أجد من وثقها، حالها مجهول.

موٹھیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

۴۱۹۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «الْفِطْرَةُ خَمْسٌ، أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْخِثَانُ، وَالْأَسْتِحْدَادُ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ».

۴۱۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: ”فطری امور پانچ ہیں یا فرمایا کہ پانچ باتیں فطرت سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف کی صفائی، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور موٹھیں کتروانا۔“

☀️ فائدہ: ① ”امور فطرت“ یعنی وہ اعمال جن کا اختیار کرنا اس قدر اہم ہے کہ گویا وہ جملی اور خلقی امور ہوں۔ نیز تمام انبیائے کرام صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کا التزام کیا ہے جن کی اقتدا کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ ② صحیح مسلم کی ایک روایت میں دس امور کا ذکر ہے۔ جو یہ ہیں: موٹھیں کتروانا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف کی صفائی کرنا، استنجا کرنا اور کلی کرنا۔ (صحیح مسلم، الطہارۃ، حدیث: ۲۱۱) ③ ان سب امور کا اختیار کرنا واجب ہے اور یہ اسلامی شرعی شعار بھی ہیں۔ اور اللہ عزوجل کا حکم ہے ﴿أَدْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً﴾ ”دین میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔“ (البقرہ: ۲۰۸) کچھ احکام کو مان لینا اور کچھ کو چھوڑ دینا اہل ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ ان امور میں تقصیر کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ④ زیر ناف کے لیے استرا استعمال کرنا اور بغلوں کے بالوں کو نوچنا ہی سنت ہے۔ اگرچہ دوسرے طریقوں سے بھی یہ عمل ہو سکتا ہے۔



۴۱۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَنْعَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْفَاءِ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ.

۴۱۹۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹھیں مونڈوانے اور ڈاڑھیوں بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

۴۲۰۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا

۴۱۹۸- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب قص الشارب، ح: ۵۸۸۹، ومسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ۲۵۷ من حديث سفیان بن عیینة به.

۴۱۹۹- تخریج: أخرجه مسلم، الطهارة، باب خصال الفطرة، ح: ۲۵۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (یحیی): ۹۴۷/۲، ورواه البخاري، ح: ۵۸۹۲، ۵۸۹۳ من حديث نافع به نحو المعنى.

۴۲۰۰- تخریج: [استادہ ضعیف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في توقيت تقليم الأظفار وأخذ الشارب، ح: ۲۷۵۸ من حديث صدقة الدقیقی به، وهو ضعيف وحديث جعفر بن سليمان عند مسلم، ح: ۲۵۸ یعنی عنه.

۳۲- کتاب الترجل ..... موچھیں کتروانے سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا صَدَقَةُ الدَّقِيقِي: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَقَّتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَلَقَ الْعَانَةَ، وَتَقْلِيمَ الْأَطْفَارِ، وَقَصَّ الشَّارِبِ، وَتَنَّفَ الْإِبْطِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، مَرَّةً.

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی تھی کہ زیر ناف کی صفائی، ناخن تراشنے، موچھیں کاٹنے اور بظلوں کے بال اکھیڑنے کا عمل چالیس دن میں ایک بار (ضرور) کر لیا جائے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ أَنَسِ، لَمْ يَذْكَرِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: وَقَّتْ لَنَا، وَهَذَا أَصْحَحُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس روایت کو جعفر بن سلیمان نے بواسطہ ابوعمران حضرت انس سے روایت کیا، مگر نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ اور کہا: ”ہمارے لیے یہ حد مقرر کی گئی تھی۔“ اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

[صَدَقَةُ : لَيْسَ بِالْمَوْبِيِّ]. [اور صدقہ دقیقی قوی راوی نہیں ہے]

☀️ فائدہ: یہ روایت سندا ضعیف ہے تاہم چالیس دن کی مدت کی بابت صحیح مسلم میں روایت موجود ہے۔ دیکھیے: (صحیح مسلم، الطہارۃ، باب حصال الفطرۃ، حدیث: ۲۵۸۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: صحیح ابوداؤد کتاب و باب مذکور) لہذا معلوم ہوا کہ چالیس دن کی مدت زیادہ سے زیادہ ہے۔ اس سے آگے بڑھنا جائز نہیں۔

۴۲۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، وَقَرَأَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ عَلَى أَبِي الزُّبَيْرِ، وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كُنَّا نَعْفِي السَّبَالَ إِلَّا فِي حَجِّ أَوْ عُمْرَةٍ.

۴۲۰۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حج اور عمرے کے علاوہ ڈاڑھیوں کو چھوڑا رکھتے تھے۔

☀️ فائدہ: یعنی حج اور عمرے میں ہم کچھ کاٹ لیا کرتے تھے ان کے علاوہ کسی اور موقع پر ہم ایسا نہیں کرتے تھے۔ لیکن یہ روایت ہی صحیح نہیں ہے۔ اس لیے حج اور عمرے کے موقع پر بھی ڈاڑھی کا کاٹنا جائز نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْأَسْتِحْدَادُ: حَلَقَ الْعَانَةَ. امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ [الْأَسْتِحْدَادُ] کا مفہوم زیر ناف بالوں کی صفائی ہے۔

۴۲۰۱- تخریج: [سناده ضعيف] \* وحسنه الحافظ في الفتح: ۳۵۰/۱۰، ولكن أبا الزبير عن عن.

(المعجم ۱۷) - **بَابُ: فِي تَنْفِ الشَّيْبِ**

(التحفة ۱۷)

۴۲۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى؛

ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

الْمَعْنَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَنْفُوا الشَّيْبَ، مَا مِنْ

مُسْلِمٍ يَتَّبِعُ شَيْبَةَ فِي الْإِسْلَامِ» قَالَ عَنْ

سَفِيَانَ: «إِلَّا كَأَنَّ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ»،

وَقَالَ فِي حَدِيثٍ يَحْيَى: «إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ

بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ».

سفید بال نوچنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۷- سفید بال نوچنے کا مسئلہ

۳۲۰۲- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: ”سفید بال مت نوچا کرو جس کسی مسلمان کے

بال حالت اسلام میں سفید ہو جائیں قیامت کے دن یہ

اس کے لیے نور کا باعث ہوں گے۔“ اور یحییٰ کی روایت

میں ہے..... ”اللہ تعالیٰ ایک ایک بال کے عوض اس کی

نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ دور کرتا ہے۔“

🌞 **فائدہ:** سفید بال ڈانڈھی میں ہوں یا سر میں انہیں اکھیرنا جائز نہیں ہے اور نہ کالا رنگ جائز ہے جیسے کہ اگلے باب

میں مذکور ہے۔

باب: ۱۸- خضاب لگانے کا بیان

(المعجم ۱۸) - **بَابُ: فِي الْخِضَابِ**

(التحفة ۱۸)

۴۲۰۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سَفِيَانُ

عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَلِيمَانَ بْنِ

يَسَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ: «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ

فَخَالِفُوهُمْ».

۳۲۰۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بیان

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”یہودی اور عیسائی اپنے

بالوں کو نہیں رنگتے پس تم ان کی مخالفت کیا کرو۔“ (یعنی

رنگا کرو۔)

۴۲۰۲- **تخریج:** [سنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۱۷۵/۲ عن يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۲۸۲۱، وابن

ماجه، ح: ۳۷۲۱، والنسائي، ح: ۵۰۷۱ من حديث عمرو بن شعيب به \* ابن عجلان صرح بالسمع، وللحديث طرق كثيرة.

۴۲۰۳- **تخریج:** أخرجه البخاري، اللباس، باب الخضاب، ح: ۵۸۹۹، ومسلم، اللباس، باب: في مخالفة

اليهود في الصبغ، ح: ۲۱۰۳ من حديث سفيان بن عيينة به.

۳۲- کتاب الترجل ... سفید بال نوچنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض علماء نے کہا ہے کہ سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے رنگنا واجب ہے۔ لیکن دوسرے علماء نے اس امر کو استحباب پر محمول کیا ہے، یعنی رنگنا بہتر ہے، لیکن بالوں کو سفید ہی رہنے دینا، یہ بھی جائز ہے۔

۴۲۰۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابو قحافہ کو لایا گیا تو ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال نغمامہ بوٹی کی مانند سفید تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انہیں کسی رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو۔“

۴۲۰۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَتَى بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالنَّغَامَةِ بَيَاضًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ».

☀️ فائدہ: سر یا ڈاڑھی کے سفید بالوں کو کالے رنگ کا خضاب لگانا ناجائز ہے۔

۴۲۰۵- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تحقیق سب سے بہتر چیز جس سے یہ سفید بال رنگے جاتے ہیں مہندی اور کتم ہے۔“

۴۲۰۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْحِنَاءُ وَالْكَتْمُ».

☀️ فائدہ: [کتم] ایک خاص پہاڑی بوٹی ہے جو بالخصوص یمن میں پائی جاتی ہے۔ اس کے پتے بطور خضاب استعمال کیے جاتے ہیں اور اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے خالص سیاہ نہیں ہوتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہندی

۴۲۰۴- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب استحباب خضاب الشيب بصفرة وحمرة، وتحريمه بالسواد، ح: ۲۱۰۲ عن ابن السرح به.

۴۲۰۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في الخضاب، ح: ۱۷۵۳ من حديث عبدالله بن بريدة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۳۶۲۲، والنسائي، ح: ۵۰۸۳، وصححه ابن حبان، ۱۴۷۵، وهو في مصنف عبدالرزاق (جامع معمر)، ح: ۲۰۱۷۴، وسماع معمر من الجريري قبل تغيره (الكواكب النيرات، ص: ۳۶).

## ۳۲- کتاب الترجل

سفید بال نوپنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

اور تسم یا ان کا مرکب خضاب جائز ہے۔

۳۲۰۶- حضرت ابورمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ کے بال کانوں تک تھے ان میں مہندی کے رنگ کی جھلک تھی اور آپ دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

۴۲۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ: أَخْبَرَنَا إِيَادُ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ ذُو وَفْرَةٍ بِهَا رَدْعُ حِنَاءٍ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ.

۳۲۰۷- ایاد بن لقیط نے حضرت ابورمہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میرے والد نے آپ سے عرض کیا: یہ جو آپ کی کمر پر ہے مجھے دکھائیں میں طیب (معالج) ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”طیب تو اللہ ہے تم رفیق (تسلی دینے والے اور نرمی کرنے والے) ہو۔ طیب وہ ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔“

۴۲۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِجَرَ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رَمَثَةَ فِي هَذَا الْحَبْرِ قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبِي: أَرِنِي هَذَا الَّذِي يَظْهَرُكَ فَإِنِّي رَجُلٌ طَيِّبٌ، قَالَ: «اللَّهُ الطَّيِّبُ بَلْ أَنْتَ رَجُلٌ رَفِيقٌ، طَيِّبُهَا الَّذِي خَلَقَهَا».

🌞 فائدہ: حضرت ابورمہ رضی اللہ عنہ کے والد کا اشارہ آپ ﷺ کی کمر پر مہربوت کی طرف تھا جس کی حقیقت سے وہ اس وقت تک واقف نہیں ہوئے تھے۔

۳۲۰۸- حضرت ابورمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد نبی ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے ایک شخص سے یا میرے والد سے (میرے متعلق پوچھا) کہ ”یہ کون ہے؟“ انہوں نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ تیرا قصور نہیں اٹھائے گا۔“ (یعنی ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار اور جوابدہ ہے۔) اور آپ نے اپنی

۴۲۰۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رَمَثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَبِي فَقَالَ لِرَجُلٍ أَوْ لِأَبِيهِ: «مَنْ هَذَا؟» قَالَ: ابْنِي، قَالَ: «لَا تَجْنِبْ عَلَيْهِ»، وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحَيْتَهُ بِالْحِنَاءِ.

۴۲۰۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۶۵.

۴۲۰۷- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۲۰۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه ابن الأثير في أسد الغابة: ۵/ ۱۹۳، ۱۹۴ من حديث أبي داود به.

سفید بال نوپنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل  
ڈاڑھی مہندی سے رنگی ہوئی تھی۔

☀️ فائدہ: قرآن مجید میں ہے: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ (بنی اسرائیل: ۱۵) ”کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔“ یہ قاعدہ آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی ہے۔ جرم کی سزا اصل مجرم ہی کو دینی چاہیے نہ کہ اس کے عزیز واقارب کو۔ یہ جو ہمارے ہاں بسا اوقات پولیس والے اصل مجرم کی بجائے یا مجرم کے فرار ہو جانے پر اس کے باپ یا بیٹے یا کسی دوسرے عزیز رشتہ دار کو پکڑ لیتے ہیں تو یہ شرعاً ناجائز ہے نیز اخلاقی اور قانونی طور پر بھی اس کا کوئی جواز نہیں لیکن چونکہ ان لوگوں کے دلوں میں اللہ کا کوئی ڈر خوف ہے نہ اخلاقی اور قانونی تقاضوں کا کوئی لحاظ اس لیے یہ لوگ ایسی قبیح اور گندی حرکتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

۴۲۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ : سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نے اپنے بال نہیں رنگے۔ لیکن حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے رنگے ہیں۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَخْضِبْ وَلَكِنْ قَدْ خَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے سر یا ڈاڑھی میں اس قدر سفیدی نہیں آئی تھی کہ باقاعدہ رنگنے کی ضرورت پڑتی۔ چند گنتی کے بال ضرور سفید ہوئے تھے جنہیں رنگا بھی گیا تھا مگر سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے چونکہ رنگتے نہیں دیکھا اس لیے انکار فرمایا۔ دیگر صحابہ نے رنگتے دیکھے تو بیان بھی کیا ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِي خِضَابِ الصُّفْرَةِ (التحفة ۱۹)

باب: ۱۹- زرد رنگ سے بال رنگنا

۴۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ

۴۲۱۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سستی (رنگی ہوئی کھال سے بنے ہوئے) جوتے استعمال کیا کرتے تھے اور اپنی ڈاڑھی کو ورس اور زعفران بھی لگاتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی

۴۲۰۹- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ما يذكر في الشيب، ح: ۵۸۹۵، ومسلم، الفضائل، باب شيبه ﷺ، ح: ۱۰۳/۲۳۴۱ من حديث حماد بن زيد به .

۴۲۱۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب تصفير اللحية بالورس والزعفران، ح: ۵۲۴۶ من حديث عمرو بن محمد به .

۳۲- کتاب الترجل

النَّعَالَ السَّبِيَّةَ وَيَصْفَرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ  
وَالرَّغْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

🌞 فائدہ: بعض علماء نے ان احادیث کی روشنی میں درس اور زعفران کی نمی کو تزیین پر محمول کیا ہے۔

سفید بال نوپنے اور خضاب لگانے سے متعلق احکام و مسائل

عمل تھا۔

۴۲۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی کا گزر ہوا جس نے اپنے بال مہندی سے رنگے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: ”یہ کیا خوب ہے!“ پھر دوسرا آدمی گزرا جس نے مہندی اور کرم (بونی) سے رنگے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ اس سے بڑھ کر عمدہ ہے۔“ پھر ایک اور گزرا جس نے زرد رنگ سے رنگے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: ”یہ ان سب سے عمدہ ہے۔“

۴۲۱۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِجَاءِ فَقَالَ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا!» قَالَ: فَمَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِجَاءِ وَالكَتَمِ فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا»، فَمَرَّ آخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ، فَقَالَ: «هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ».



(المعجم ۲۰) - باب مَا جَاءَ فِي

خَضَابِ السَّوَادِ (التحفة ۲۰)

۴۲۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

۴۲۱۲- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ رنگ سے اپنے بال رنگیں گے جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں، یہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔“

۴۲۱۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، اللباس، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۳۶۲۷ من حديث إسحاق بن منصور به \* حميد بن وهب ضعفه البخاري، وابن حبان، والعقيلي، ولم أجد من وثقه.  
۴۲۱۲- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الزينة، باب النهي عن الخضاب بالسواد، ح: ۵۰۷۸ من حديث عبدة الله بن عمرو الرقي به، وقال البغوي: "عبدالكريم هو الجزري" (شرح السنة: ۹۲/۱۲، ح: ۳۱۸۰).



ہاتھی دانت سے متعلق احکام و مسائل

۳۲- کتاب الترحل

☀️ فائدہ: بالوں کی سفیدی کو سیاہی میں بدلنا حرام ہے۔ مردوں اور عورتوں سب کے لیے ایک ہی حکم ہے۔ مہندی یا کتم سے جائز ہے۔

باب: ۱۲- ہاتھی دانت سے فائدہ اٹھانا

(المعجم ۲۱) - بَابُ فِي الْإِنْتِعَاجِ

بِالْعَاجِ (التحفة ۲۱)

۴۲۱۳- سیدنا ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے روانہ ہوتے تو اپنے اہل کے جس فرد سے سب سے آخر میں ملاقات کرتے وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں۔ اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہ ہی کے ہاں تشریف لاتے۔ آپ اپنے ایک غزوہ سے واپس آئے جبکہ سیدہ فاطمہ نے اپنے دروازے پر ناٹ یا پردہ لٹکایا ہوا تھا اور حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے مگر اندر نہیں گئے۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو گمان ہوا کہ آپ کے اندر نہ آنے کا سبب یہی ہے جو انہوں نے دیکھا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں سے کنگن اتار لیے اور ان کے سامنے ہی انہیں توڑ ڈالا تو وہ روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے۔ آپ نے ان دونوں سے وہ لے لیے اور فرمایا: ”اے ثوبان! انہیں فلاں گھر والوں کے پاس لے جاؤ۔“ جو اہل مدینہ میں سے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”یہ لوگ (فاطمہ علیٰ حسن حسین رضی اللہ عنہم) میرے اہل بیت ہیں مجھے یہ بات پسند نہیں کہ یہ اپنی نیکیوں کی جزا اسی دنیا میں کھالیں۔ اے ثوبان!

۴۲۱۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُعَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ الشَّامِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِهِيِّ، عَنْ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرَ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِذَا قَدِمَ فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَهُ، وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا. وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَلَبَّيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ وَلَمْ يَدْخُلْ، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى، فَهَتَكَ السِتْرَ وَفَكَتِ الْقَلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيِّينَ وَقَطَعَتْهُ بَيْنَهُمَا فَاَنْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمَا بَيْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا وَقَالَ: «يَا ثُوبَانُ! اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ» - أَهْلِ بَيْتِ الْمَدِينَةِ - «إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا، يَا ثُوبَانُ! اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارِينَ مِنْ عَاجٍ».

۴۲۱۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۷۵/۵ من حديث عبدالوارث بن سعيد به \* سليمان المنبهي مجهول الحال، لم يوثقه غير ابن حبان، وحيد الشامي مجهول الحال.

ہاتھی دانت سے متعلق احکام و مسائل  
فاطمہ کے لیے عصب (منکوں) کا ایک ہار اور ہاتھی دانت  
کے دو کنگن خرید لانا۔“

🌞 فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم ہاتھی کے دانتوں کی بابت صحیح بخاری میں امام زہری رحمہ اللہ سے منقول ہے:  
[فِي عِظَامِ الْمَوْتَى نَحْوِ الْفَيْلِ وَغَيْرِهِ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ سَلَفِ الْعُلَمَاءِ يَمْتَشِطُونَ بِهَا، وَيَدَّهِنُونَ  
فِيهَا لَأَيُّوْنَ بِهٖ نَاسًا، وَقَالَ ابْنُ سَبْرِيْنٍ وَابْرَاهِيْمُ لَا بَأْسَ بِتِجَارَةِ الْعَاجِ] (صحيح البخارى، الوضوء،  
باب ما يقع من النجاسات فى السمن والماء قبل حديث: ۲۳۵) ”ہاتھی دانت اور دیگر مرداروں کی ہڈیوں  
کے سلسلے میں سلف کے کئی علماء کو میں نے پایا کہ ہاتھی دانت وغیرہ سے بنی کنگھیاں استعمال کرتے اور ان سے بنے  
برتنوں میں تیل ڈالتے اور اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی نے کہا کہ ہاتھی دانت کی تجارت  
میں کوئی حرج نہیں۔“



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۳) - كِتَابُ الْخَاتَمِ (التحفة ۲۸)

### انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱) - باب ما جاء في اتِّخَاذِ الْخَاتَمِ (التحفة ۱)

باب: ۱- انگوٹھی بنوانا جائز ہے

الْخَاتَمِ (التحفة ۱)

۴۲۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ

مُطَرِّفِ الرُّوَاسِيِّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ

سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى

بَعْضِ الْأَعَاجِمِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ

كِتَابًا إِلَّا بِخَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ

وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۳۲۱۴- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارادہ کیا کہ عجمی بادشاہوں کو خط لکھیں۔

تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ لوگ مہر کے بغیر خط نہیں پڑھتے۔

تو آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ کلمات

کندہ تھے: [محمد رسول اللہ]

کندہ تھے: [محمد رسول اللہ]

🌞 فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی محض زینت کے لیے نہیں تھی بلکہ بطور مہر استعمال ہوتی تھی۔

۴۲۱۵- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ

خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ

بِمَعْنَى حَدِيثِ عَيْسَى بْنِ يُونُسَ. زَادَ:

فَكَانَ فِي يَدِهِ حَتَّى قُبِضَ، وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ

حَتَّى قُبِضَ، وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى قُبِضَ،

۳۲۱۵- قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا

حدیث عیسیٰ بن یونس کے ہم معنی روایت کی۔ اس میں

اضافہ ہے: پھر یہ انگوٹھی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ

کہ آپ کی وفات ہو گئی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ

میں رہی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

۴۲۱۴- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب نقش الخاتم، ح: ۵۸۷۲ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۲۱۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۳۴۲۲ من حديث أبي

داود به.

ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آئی۔ اور پھر وہ ایک کنویں کے کنارے بیٹھے تھے کہ اتفاقاً اس میں گر گئی۔ تو انہوں نے حکم دیا اور اس کا سارا پانی نکالا گیا۔ مگر لوگ اسے تلاش کرنے سے عاجز رہے۔

وفي يد عثمان، فبينما هو عند بئر إذ سقط في البئر فأمر بها فزححت فلم يقدّر عليه.

۴۲۱۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گنبدہ چشتی تھا۔

۴۲۱۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ وَرَقٍ فَضَهُ حَبَشِيٌّ.

🌞 فائدہ: چشتی گنبدے کا مفہوم یہ ہے کہ اس کی بناوٹ کا انداز چشتی تھا یا پھر چشتی کا تھا۔ کالے رنگ کی وجہ سے اسے چشتی کہا گیا ہے۔

۴۲۱۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی ساری کی ساری چاندی کی تھی اس کا گنبدہ بھی اسی ہی سے تھا۔

۴۲۱۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ كُلُّهُ فَضُهُ مِنْهُ.

۴۲۱۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ (پہلے پہل) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا گنبدہ ہتھیلی کی جانب رکھنا شروع کیا اور اس میں [محمد رسول اللہ] کے الفاظ کندہ کروائے تو صحابہ نے بھی

۴۲۱۸- حَدَّثَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَضَّهُ مِمَّا

۴۲۱۶- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب: في خاتم الورق فضه حبشي، ح: ۲۰۹۴ من حديث ابن وهب، والبخاري، اللباس، باب بعد باب خاتم الفضة، ح: ۵۸۶۸ من حديث يونس به.

۴۲۱۷- تخریج: [صحيح] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء ما يستحب في فص الخاتم، ح: ۱۷۴۰ من حديث زهير بن معاوية به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۲۰۳.

۴۲۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب خاتم الفضة، ح: ۵۸۶۶ من حديث أبي أسامة، ومسلم، اللباس، باب لبس النبي ﷺ خاتماً من ورق... الخ، ح: ۲۰۹۱ من حديث عبيد الله بن عمر به.

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آپ نے یہ دیکھا کہ لوگوں نے بھی (ویسی ہی انگوٹھیاں) بنوائی ہیں تو آپ نے اپنی انگوٹھی اتار پھینکی اور فرمایا: ”میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔“ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس میں بھی [محمد رسول اللہ] کے الفاظ نقش کروائے۔ آپ کے بعد یہ انگوٹھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پہنی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہنی۔ پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پہنی حتیٰ کہ اریس نامی کنویں میں گر گئی۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے اس وقت تک لوگوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا حتیٰ کہ انگوٹھی ان کے ہاتھ سے گر گئی۔ (اس کے بعد اختلافات نے بھی سراٹھایا۔)

۳۲۱۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس خبر میں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی میں [محمد رسول اللہ] کے کلمات کندہ کروائے اور فرمایا: ”کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح اپنی انگوٹھی کا نقش نہ بنوائے۔“ پھر حدیث بیان کی۔

☀️ فائدہ: اس نقش کی حیثیت چونکہ سرکاری تھی اس لیے اس جیسے نقش کی انگوٹھی بنوانے سے روک دیا گیا۔ اس نقش کی سرکاری حیثیت کی وجہ سے ہی بعد میں اسے خلفائے ثلاثہ بھی استعمال کرتے رہے، حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے وہ گم ہو گئی تو انہوں نے اسی نقش جیسی والی انگوٹھی دوبارہ بنوائی، البتہ بعض ائمہ کے نزدیک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے انگوٹھی کے گم ہونے والی روایت صحیح نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۹- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس، باب لبس النبي صلی اللہ علیہ وسلم خاتماً من ورق... الخ، ح: ۲۰۹۱ من حدیث سفیان بن عیینة به.

۳۳- کتاب الخاتم

انگلوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْخَبْرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَاتَّخَذَ عُثْمَانُ خَاتَمًا وَنَقَشَ فِيهِ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: فَكَانَ يَخْتَمُ بِهِ، أَوْ يَتَّخِظُ بِهِ.

۴۲۲۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ (ابن عمر نے) فرمایا: (پھر وہ انگوٹھی گم ہوگئی) تو لوگوں نے اسے تلاش کیا مگر نہ پاسکے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک (نئی) انگوٹھی بنوائی جس میں ”محمد رسول اللہ“ کے کلمات نقش کروائے۔ چنانچہ وہ اسی سے مہر کیا کرتے تھے یا اسے پہنا کرتے تھے۔

(المعجم ۲) - باب مَا جَاءَ فِي تَرْكِ

باب: ۲- انگوٹھی نہ پہننے کا بیان

الْخَاتَمِ (التحفة ۲)

۴۲۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُؤَيُّ بْنُ عَنَابَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاجِدًا، فَصَنَعَ النَّاسُ فَلَبِسُوا، وَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَرَحَ النَّاسُ.

۴۲۲۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہاتھ میں صرف ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی تو لوگوں نے بھی بنوا کر پہن لیں۔ نبی ﷺ نے وہ اتار پھینکی تو لوگوں نے بھی اتار پھینکیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ مَسْفِيرٍ كُلُّهُمُ قَالَ: مِنْ وَرَقٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو زہری سے زیاد بن سعد شعیب اور ابن مسافر نے روایت کیا۔ اور ان سب کا بیان ہے کہ انگوٹھی چاندی کی تھی۔

ملفوظ: بعض شارحین (امام نووی وغیرہ) نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے جو انگوٹھی پھینکی تھی وہ سونے کی تھی، جیسا کہ دوسری روایات سے ثابت ہے اس لیے اسے چاندی کی انگوٹھی کہنا امام زہری کا وہم ہے۔ واللہ اعلم۔ (عون العباد)

باب: ۳- سونے کی انگوٹھی کا بیان

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ

الذَّهَبِ (التحفة ۳)

۴۲۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزبني، باب نزع الخاتم عند دخول الخلاء، ح: ۵۲۲۰ من حديث أبي عاصم به.

۴۲۲۱- تخریج: [صحيح] تقدم، ح: ۴۲۱۶.

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۲- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دس باتیں ناپسند تھیں (حرام سمجھتے تھے): زرد رنگ کی مرکب خوشبو یعنی خلوق سفید بالوں کا (سیاہ) رنگ تبدیل کر دینا، چادر گھسینا، سونے کی انگوٹھی پہننا، بغیر موقع مناسب کے زینت کا اظہار کرنا، گویوں سے کھیلنا، شرعی معذات کے سوا دوسرے دم جھاڑ، مکے کو ڈیاں وغیرہ لگانا، غیر حلال میں منی ڈالنا اور چھوٹے بچے میں خرابی ڈالنا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے حرام نہ کہتے تھے۔ (مراد ہے ایام رضاعت میں بچے کی ماں سے مباشرت کرنا۔)

۴۲۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّكَّيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ؛ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ: الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ، وَالتَّخْتَمَ بِالذَّهَبِ، وَالتَّبْرُجَ بِالزَّيْنَةِ لِيُغَيِّرَ مَحَلَّهَا، وَالصَّرْبَ بِالْكَعَابِ، وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمَعْوَذَاتِ، وَعَقْدَ التَّمَائِمِ، وَعَزَلَ الْمَاءِ لِيُغَيِّرَ - أَوْ غَيْرَ - مَحَلَّهُ، - أَوْ عَنِ مَحَلِّهِ - وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمِهِ.

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو مسند روایت کرنے میں اہل بصرہ منفرد ہیں۔ واللہ اعلم۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: انفردَ بإسنادِ هذا الحديثِ أهلُ البصرة. والله أعلم.

☀️ فائدہ: مذکورہ باتوں سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

باب ۴- لوہے کی انگوٹھی کا بیان

۴۲۲۳- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جب کہ اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”مجھے کیا ہے کہ میں تجھ سے بتوں کی بو پاتا

(المعجم ۴) - باب ما جاء في خاتم الحديد (التحفة ۴)

۴۲۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ الْمَعْنَى: أَنَّ زَيْدَ بْنَ الْحُبَابِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ السَّلَمِيِّ الْمَرُورِيِّ أَبِي

۴۲۲۲- تخریج: [سنادہ حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب الخضاب بالصفرة، ح: ۵۰۹۱ من حديث المعتمر به.

۴۲۲۳- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في خاتم الحديد، ح: ۱۷۸۵ من حديث زيد بن حباب به، وقال: "غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۱۹۸، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۶۷، وناقشه الحافظ في الفتح \* عبد الله بن مسلم حسن الحديث على الراجح.

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

ہوں؟“ تو اس نے وہ انگوٹھی اتار پھینکی۔ وہ دوبارہ آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوا تھا، آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے کہ میں تجھ پر دو زخموں کا زیور دیکھتا ہوں؟“ تو اس نے وہ بھی اتار پھینکی۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کس چیز سے انگوٹھی بنواؤں؟ آپ نے فرمایا: ”چاندی کی بنواؤ مگر مشقال سے کم رکھنا“ (مشقال، مساوی ہے ۲۵۔۳ گرام کے)

محمد بن عبدالعزیز نے ”عبداللہ بن مسلم“ کا نام ذکر نہیں کیا (بلکہ السلمی الروزی کہا) جبکہ حسن بن علی نے ”السلمی الروزی نہیں کہا (بلکہ صرف عبداللہ بن مسلم کہا۔)

طَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ سَبَبِهِ، فَقَالَ لَهُ: «مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَضْنَامِ؟»، فَطَرَحَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ: «مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حَلِيَّةَ أَهْلِ النَّارِ»، فَطَرَحَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ؟ قَالَ: «اتَّخِذْهُ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تَتِمَّهُ مِثْقَالًا» وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدٌ: عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يَقُلْ الْحَسَنُ: السَّلْمِيُّ الْمَرْوَزِيُّ.

☀️ فائدہ: اس مقدار کی حد تک چاندی کی انگوٹھی مرد کے لیے جائز ہے۔



۴۲۲۴- ایاس بن حارث بن معقیب نے اپنے دادا معقیب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا..... خیال رہے کہ ایاس کے نانا کا نام ”ابو ذباب“ ہے..... انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی انگوٹھی لوہے کی تھی جس پر چاندی کا طبع کیا گیا تھا۔ کہا کہ بسا اوقات وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ راوی نے کہا کہ حضرت معقیب رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کی انگوٹھی کے محافظ تھے۔

۴۲۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ أَبُو عَتَّابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَكِينٍ نُوحُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَقِّبِ - وَجَدَهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ أَبُو ذُبَابٍ - عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَ خَاتَمَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ حَدِيدٍ، مَلُوءٍ عَلَيْهِ فِضَّةٌ. قَالَ: فَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي. قَالَ: وَكَانَ الْمُعَقِّبُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ.

☀️ فائدہ: لوہے کی انگوٹھی کو جس چیز سے طبع کیا گیا وہ اسی کے حکم میں ہوگی، سونا ہو یا چاندی۔ اور مردوں کے لیے چاندی جائز ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب لبس خاتم حديد ملوي عليه فضة، ح: ۵۲۰۸ من حديث سهل بن حماد به.



انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ  
ابْنِ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كُثَيْبٍ  
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! اهْدِنِي  
وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَايَةِ هِدَايَةَ الطَّرِيقِ،  
وَاذْكُرْ بِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمِ». قَالَ:  
وَنَهَانِي أَنْ أَضَعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ أَوْ فِي  
هَذِهِ - لِلسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى، شَكَ عَاصِمٌ  
- وَنَهَانِي عَنِ النَّسِيَةِ وَالْمَيْثِرَةِ.

۴۲۲۵- حضرت علیؑ سے روایت ہے وہ کہتے  
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”یہ دعا کیا کرو  
[اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَ سَدِّدْنِي] ”اے اللہ! مجھے ہدایت  
دے اور سیدھا رکھ۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہدایت“  
میں راستے پر سیدھا چلنے اور ”سداد“ میں تیر کا نشانے پر  
لگنے کے معنی پیش نظر رکھا کرو۔“ پھر شہادت والی یا  
درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ  
نے مجھے اس میں یا اس میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ یہ  
شک عاصم کو ہوا ہے..... اور آپ نے مجھے قسی اور میشرہ  
سے بھی منع فرمایا۔

قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: فَقُلْنَا لِعَلِيٍّ: مَا النَّسِيَّةُ؟  
قَالَ: ثِيَابٌ تَأْتِيْنَا مِنَ السَّمَاءِ أَوْ مِنْ مِصْرَ  
مُضَلَّعَةٌ فِيهَا أُمَّتَالُ الْأَثْرَجِ. قَالَ: وَالْمَيْثِرَةُ  
شَيْءٌ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِيُعْلَوْتِهِنَّ.

ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علیؑ سے  
پوچھا کہ ”قسی“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے  
مراد نارنگی کی طرح منقش کپڑے ہیں جو ہمارے پاس  
شام یا مصر سے آتے تھے اور ”میشرہ“ سے مراد وہ گدیاں  
ہیں جو عورتیں اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دعا ایک مختصر اور جامع دعا ہے اور دعاؤں میں ادنیٰ سے اعلیٰ مراتب تک تمام معانی  
کو اپنے ذہن میں رکھنا مستحب ہے یعنی دنیا کی نعمتوں کے ساتھ آخرت اور آخرت کے ساتھ دنیا کی نعمتوں کا تصور۔  
② حدیث میں فرمائی گئی ہدایت سے بعض لوگوں نے ”تصور شیخ“ کا جواز کشید کرنے کی کوشش کی ہے جو کسی طرح جائز  
نہیں بلکہ حرام ہے۔ عبادات میں تصور اللہ رب العالمین ہی کا مطلوب ہے الایہ کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یا کسی  
کے لیے مغفرت وغیرہ کی دعا کرتے ہوئے جو تصور آتا ہے وہ ایک الگ چیز ہے۔ ③ انگشت شہادت یا بیچ والی انگلی  
میں انگوٹھی پہننا درست نہیں ہے۔ ④ [قسی] یا [قسن] کی ممانعت ریشم کی وجہ سے اور [میشرہ] کی ممانعت سرخ  
رنگ اور عجمی لوگوں کی مشابہت کی بنا پر ہے۔

۴۲۲۵- تخریج: أخرجه البخاري، اللباس، باب لبس القسي قبل، ح: ۵۸۳۸ تعليقاً، ومسلم، اللباس، باب  
النهي عن التخنم في الوسطى والتي تليها، ح: ۲۰۷۸ / ۶۴ بعد، ح: ۲۰۹۵ من حديث عاصم بن كليب به.

انگوٹھیوں سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۵- انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے  
یا بائیں میں؟

(المعجم ۵) - باب مَا جَاءَ فِي التَّحَنُّمِ  
فِي الْيَمِينِ أَوْ الْيَسَارِ (التحفة ۵)

۴۲۲۶- سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے (مرفوعاً) اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے (مرسلًا) بیان کیا کہ نبی ﷺ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

۴۲۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ  
بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ أَبِي نَمِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ  
ابن عَبْدِ اللَّهِ بنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ شَرِيكُ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو  
سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يَتَحَنَّمُ فِي يَمِينِهِ.

🌞 فائدہ: سنت اور مستحب یہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی جائے اور چھنگلیا یا ساتھ والی انگلی میں پہنی جائے۔

۴۲۲۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور اس کا گنبد اندر ہتھیلی کی جانب ہوا کرتا تھا۔

۴۲۲۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنِي  
أَبِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ  
نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يَتَحَنَّمُ فِي يَسَارِهِ، وَكَانَ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ  
كَفِّهِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن اسحاق اور اسامہ بن زید نے نافع سے مذکورہ سند سے یہ روایت کیا: ”دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ  
وَأَسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ  
بِإِسْنَادِهِ: فِي يَمِينِهِ.

🌞 فائدہ: بائیں ہاتھ والی روایت ضعیف ہے۔ صحیح اور محفوظ دائیں ہاتھ کا بیان ہے۔

۴۲۲۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الزينة، باب موضع الخاتم من اليد... الخ، ح: ۵۲۰۶ من حديث عبد الله بن وهب به.

۴۲۲۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۷۵ من حديث أبي داود به، والحديث شاذ \* حديث أسامة بن زيد عند مسلم، ح: ۲۰۹۱ بالاختصار، وروى مسلم، ح: ۲۰۹۵ عن أنس قال: "كان خاتم النبي ﷺ في هذه وأشار إلى الخنصر من يده اليسرى".

۳۳- کتاب الخاتم گھونگر والے پازیب پہننے سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۲۸- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ عَنْ عَبْدِةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَدِهِ الْيُسْرَى.

۴۲۲۸- نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

☀️ فائدہ: یہ ایک صحابی کا عمل ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کا عمل اوپر بیان ہوا ہے۔ اور وہی قائل اتباع ہے جیسا کہ اگلی روایت میں بھی آ رہا ہے۔ ممکن ہے نبی ﷺ کے عمل سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بے خبر رہے ہوں ورنہ وہ کبھی بھی اس کے برعکس عمل نہ کرتے۔

۴۲۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَوْفَلِ [ابْنِ الْحَارِثِ] بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَاتَمًا فِي خِنْصَرِهِ الْيُمْنَى، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ هَكَذَا، وَجَعَلَ فَصَّهُ عَلِيَّ ظَهْرَهَا. قَالَ: وَلَا يُخَالُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَّا قَدْ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ كَذَلِكَ.

۴۲۲۹- محمد بن اسحاق نے روایت کیا کہا کہ میں نے صلت بن عبداللہ بن نوفل بن عبدالمطلب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں انگوٹھی اپنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: یہ کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی انگوٹھی اسی طرح پہنا کرتے تھے۔ اور اس کا تگینہ باہر کی طرف رکھتے تھے۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی ایسے ہی پہنا کرتے تھے۔

☀️ فائدہ: مستحب اور مسنون یہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہنی جائے۔

(المعجم ۶) - باب مَا جَاءَ فِي الْجَلَالِ (التحفة ۶)

باب ۶: گھونگر والے پازیب پہننا

۴۲۳۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ ۴۲۳۰- عامر بن عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ

۴۲۲۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۶۳۶۳ من حديث أبي داود به.

۴۲۲۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في لبس الخاتم في اليمين، ح: ۱۷۴۲ من حديث محمد بن إسحاق به، وحسنه البخاري.

۴۲۳۰- تخریج: [إسناده ضعيف] \* مولاة لهم مجهولة، و عامر لم يدرك عمر بن الخطاب، قاله المنذري، (الترغيب والترهيب: ۷۶/۴).

۳۳- کتاب الخاتم سونے کے دانٹوں اور زیورات سے متعلق احکام و مسائل

ہماری ایک لوٹڈی زبیر کی ایک لڑکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاں لے گئی۔ اس لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کاٹ ڈالا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”ہر گھٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔“

وَابِرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ؛ أَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ - قَالَ عَلِيٌّ ابْنُ سَهْلٍ: ابْنِ الزُّبَيْرِ - أَخْبَرَهُ: أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ، فَقَطَعَهَا عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «إِنَّ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانًا».

۴۲۳۱- بیان حضرت عبدالرحمن بن حیان انصاری کی لوٹڈی بیان کرتی ہے کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ ان کے پاس ایک لڑکی بھیجی گئی جس نے آواز دار گھونگرو پہنے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا: اسے میرے پاس مت لاؤ ورنہ اس کے گھونگرو کاٹ ڈالو۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”جس گھر میں گھٹی ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“

۴۲۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَيَّانِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: بَيْنَمَا هِيَ عِنْدَهَا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، وَعَلَيْهَا جَلَاجِلٌ يُصَوِّتُنَّ، فَقَالَتْ: لَا تَدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ».

☀️ فائدہ: چھوٹے بچوں سے لاڈ پیرا ایک فطری تقاضا ہے اور شرعی حق بھی مگر شرعی تقاضوں کو پیش نظر رکھنا فرض ہے۔ اور گھٹی والے زیورات سے بچنا چاہیے حتیٰ کہ جانوروں کی گردنوں یا پاپاؤں میں بھی گھنٹیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ دونوں روایات اگرچہ سداضعیف ہیں۔ تاہم گھونگرو وغیرہ کا استعمال دیگر صحیح روایات کی رو سے ممنوع ہیں اسی لیے بعض حضرات نے حدیث (۴۲۳۱) کی تحسین بھی کی ہے، کیونکہ نفس مسئلہ ثابت ہے۔

(المعجم ۷) - باب مَا جَاءَ فِي رَبِطِ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ (التحفة ۷)

باب: ۷- دانٹوں کو سونے سے بندھوانا جائز ہے

۴۲۳۱- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۴۲ عن روح بن عبادة به \* بنانة لا تعرف، وابن جريج

عنمن .

سونے کے دانتوں اور زیورات سے متعلق احکام و مسائل

۴۲۳۲- عبد الرحمن بن طريف نے بیان کیا کہ معرکہ

کلاب میں میرے دادا عرفجہ بن اسعد کی ناک کٹ گئی تھی۔

تو انہوں نے چاندی کی بنوائی مگر اس میں بو پڑ گئی تو نبی

ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سونے کی ناک بنوائی۔

۴۲۳۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْمَعْنَى،

قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ: أَنَّ جَدَّهُ عَرَفَجَةَ بْنَ

أَسْعَدَ قُطِعَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا

مِنْ وَرَقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ.

☀️ فائدہ: [کلاب] کاف پر پیش کے ساتھ کوفہ اور بصرہ کے مابین ایک جگہ کا نام ہے۔ دور جاہلیت میں یہاں دو

معرکے ہوئے تھے۔ ایک بار بنو مکر اور بنو تغلب کے درمیان اور دوسری بار بنو تمیم اور اہل بصرہ کے مابین رن پڑا تھا۔

عرفجہ اسی دوسری بار میں شریک ہوئے تھے۔ اس حدیث سے استدلال یہ ہے کہ سونے کے دانت وغیرہ بنوانا جائز

ہے۔ خواہ مرد بنوائے یا عورت مگر زیور صرف عورتوں کے لیے جائز ہے۔

۴۲۳۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

۴۲۳۳- یزید بن ہارون اور ابو عاصم دونوں نے

کہا: ہمیں ابو الاشہب نے بواسطہ عبد الرحمن بن طرفہ سے

انہوں نے عرفجہ بن اسعد سے مذکورہ بالا کے ہم معنی

روایت کیا۔ یزید نے کہا کہ میں نے ابو الاشہب سے

پوچھا: کیا عبد الرحمن بن طرفہ نے اپنے دادا عرفجہ کو پایا

تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو عَاصِمٍ قَالَا:

حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

طَرَفَةَ، عَنْ عَرَفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ

يَزِيدُ: قُلْتُ لِأَبِي الْأَشْهَبِ: أَدْرَكَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ جَدَّهُ عَرَفَجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۴۲۳۴- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ:

۴۲۳۴- عبد الرحمن بن طرفہ نے عرفجہ بن اسعد سے

انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ عرفجہ (.....) کی ناک

کٹ گئی تھی (مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ عَرَفَجَةَ بْنِ

أَسْعَدَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ عَرَفَجَةَ، بِمَعْنَاهُ.

۴۲۳۲- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللباس، باب ماجاء في شد الأسنان بالذهب، ح: ۱۷۷۰،

والنسائي، ح: ۵۱۶۵ من حديث أبي الأشهب به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۶۶.

۴۲۳۳- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۴۲۵ من حديث أبي داود به.

۴۲۳۴- تخريج: [حسن] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه البيهقي: ۲/ ۴۲۶ من حديث أبي داود به.

حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

۴۳۷۹- جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی تو راستے میں اسے ایک مرد ملا جو اس پر چڑھ بیٹھا اور اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی وہ چیخی چلائی اور وہ چلا گیا۔ پھر عورت کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا تو وہ بولی کہ یہی وہ ہے جس نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو عورت نے کہا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ تو وہ گئے اور اسے پکڑ لائے جس کے بارے میں اس نے گمان کیا کہ اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ وہ اسے پکڑ کر عورت کے پاس لائے تو اس نے کہا: ہاں یہی وہ ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب آپ نے اس کے متعلق حکم دیا (یعنی حد لگانے کا) تو اصل مجرم جو عورت کے ساتھ ملوث ہوا تھا کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اس کا مجرم میں ہوں۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ اور اس آدمی کے متعلق اچھے کلمات فرمائے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: یعنی اس آدمی کے متعلق جو (شعبے میں) پکڑا گیا تھا۔ اور جو مرتکب ہوا تھا اس کے متعلق فرمایا کہ ”اسے رجم کر دو۔“ پھر فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر یہ (توبہ) اہل مدینہ کرتے تو بھی قبول کر لی جاتی۔“

۴۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَيَابِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، وَانْطَلَقَ، وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلُ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَاَنْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَنْتُ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِكَ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُودَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ»، فَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ».

فَلْيَطَوْقُهُ طَوْقًا مِنْ ذَهَبٍ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسَوِّرَ حَبِيبَهُ سِوَارًا مِنْ نَارٍ فَلْيُسَوِّرْهُ سِوَارًا مِنْ ذَهَبٍ، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوا بِهَا».

۴۲۳۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُحْبَبِ لِحُدَيْقَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلِينَ بِهِ، أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحْلَى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِبَتْ بِهِ».

۴۲۳۷- حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہا کی ہمیشہ (فاطمہ یا خولہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتو! کیا تمہیں زیور بنانے کے لیے چاندی کافی نہیں ہے۔ خبردار! جس عورت نے سونے کا زیور پہنا اور اسے ظاہر کیا تو اسے اسی سے عذاب دیا جائے گا۔“

۴۲۳۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنْ مَحْمُودَ بْنَ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَقَلَّدَتْ قِلَادَةً مِنْ ذَهَبٍ قُلَّدَتْ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ، جُعِلَ فِي أُذُنِهَا مِثْلُهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۲۳۸- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس عورت نے اپنے گلے میں سونا پہنا قیامت کے روز اسے اسی کی مثل آگ پہنائی جائے گی۔ اور جس عورت نے اپنے کان میں سونے کی بالی پہنی تو قیامت کے دن اسے اسی کے مثل آگ کی بالی پہنائی جائے گی۔“

🌟 فائدہ: مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں، لیکن دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ عورت کو اپنے گلے، کان یا ہاتھوں میں سونے کا زیور پہننا جائز ہے، اس لیے منع کی روایات ضعیف یا منسوخ ہیں۔

۴۲۳۷- تخریج: [سناده ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الكراهية للنساء في إظهار الحلي والذهب، ح: ۵۱۴۰، ۵۱۴۱ من حديث منصور به \* امرأة رباعي مجهولة، وأخت حذيفة بن اليمان اسمها فاطمة.

۴۲۳۸- تخریج: [سناده ضعیف] أخرجه النسائي، الزينة، باب الكراهية للنساء في إظهار الحلي والذهب، ح: ۵۱۴۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به \* محمود بن عمرو وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال.

زیورات سے متعلق احکام و مسائل


۳۳- کتاب الخاتم

۴۲۳۹- حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کے چمڑے کی گدی یا زین پوش پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے اور سونا پہننے سے بھی منع کیا ہے الایہ کہ معمولی ہو۔

۴۲۳۹- حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَيْمُونِ الْقَنَادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النَّمَارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ.

 فائدہ: سونے کے بارے میں تمام روایات کے مجموعے سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں۔ اول یہ کہ اس کا جواز تو ضرور ہے لیکن ہمارے معاشرے میں اس کے استعمال کی جو صورتیں ہیں وہ سخت محل نظر ہیں مثلاً زیورات بنانے اور استعمال کرنے کا شوق تو عام ہے لیکن اس کی زکوٰۃ ادا کرنے کی طرف توجہ بہت کم ہے چند فی صد عورتیں ہی اس کا اہتمام کرتی ہیں ظاہر بات ہے کہ اس طرح کا زیور جہنم ہی کا ایندھن ہے۔ اَعَادَنَا اللَّهُ مِنْهُ. ثانیاً اصحاب حیثیت لوگوں کی خواتین کو نئے نئے زیورات بنانے کا اتنا شوق ہوتا ہے کہ وہ خاندان کی ہر تقریب اور ہر شادی پر کپڑوں کی طرح زیورات کا بھی نیا سیٹ تیار کروانا ضروری سمجھتی ہیں اسی طرح کئی کئی سوتولہ سونا زیورات کی شکل میں امراء کے گھروں میں پڑا ہے جس کی مجموعی مالیت اربوں سے متجاوز ہو کر شاید کھربوں تک پہنچتی ہو۔ یوں قوم کا اتنا بڑا سرمایہ کسی مصرف میں نہیں آتا۔ اگر کم از کم اتنے بڑے سرمائے کی زکوٰۃ ہی نکالی جاتی رہے تو غریب عوام کو بہت فائدہ ہو سکتا ہے اور اس کے انجماد کے مضرات کچھ کم ہو سکتے ہیں۔ ثالثاً شادی کے موقع پر حسب استطاعت زیورات کا بنانا ضروری سمجھ لیا گیا ہے اور اس کے بغیر شادی کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا۔ اس تصور نے بھی کم تر حیثیت کے لوگوں کو مصیبت میں ڈالا ہوا ہے۔ ان تمام مفاسد کا حل یہی ہے جو اس حدیث میں اور دیگر روایات میں بیان ہوا ہے کہ سونے کے استعمال کو کم سے کم کیا جائے چند تولہ سونا (ساڑھے سات تولہ سے کم) زکوٰۃ سے بھی مستثنیٰ ہے۔ جس کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرے اسی طرح اسے شادی کے لیے ضروری نہ سمجھا جائے اور اس کے لیے بھی جہاد کیا جائے۔ وما علينا الا البلاغ.



۴۲۳۹- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزينة، باب تحريم الذهب على الرجال، ح: ۵۱۵۳ من حديث خالد بن الوليد، وسنده ضعيف، وله شاهد صحيح عند النسائي، ح: ۵۱۶۲.



## فتنوں اور جنگوں کا بیان

فِتْنٌ : فِتْنَةٌ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں: آزمائش، امتحان اور اختیار۔ مَلْحَمَةٌ : مَلْحَمَةٌ کی جمع ہے جس کے لغوی معنی ہیں: جنگ و جدل اور خون ریزی۔ بعد میں کثرت استعمال کی وجہ سے فتن سے مراد ہر مکروہ چیز اور مصیبت لیا جانے لگا جیسے شرک، کفر، قتل و غارت گری وغیرہ۔ جبکہ ان سے مراد وہ خصوصی حالات ہیں جو قیامت سے پہلے پیش آئیں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے ان پیش آنے والے حالات کا خصوصی تذکرہ فرمایا ہے تاکہ آپ کی امت ان حالات میں اپنا بچاؤ کر سکے، ناصر اپنا بچاؤ بلکہ دوسروں کی رہنمائی کا فریضہ بھی سرانجام دے سکے۔ یہ فتنے نہایت برق رفتاری سے پیش آئیں گے ایسے ایسے حیران کن فتنے ہوں گے کہ ان سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہوگا۔ ایک شخص صبح کو مومن ہوگا تو رات کو ان فتنوں کی سحر انگیزی کا شکار ہو کر کافر ہو چکا ہوگا۔ رات کو مومن تھا تو صبح تک ایمان کی دولت سے محروم ہو جائے گا اس لیے سردار دو جہاں ﷺ نے ان فتنوں کا ذکر کیا اور ان سے بچاؤ کی تدابیر بیان فرمائیں۔ قیامت سے قبل رونما ہونے والے فتنوں میں چند ایک

درج ذیل ہیں:

- ① حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا باغیوں کے ہاتھوں مظلومانہ شہید ہونا۔
- ② مسلمانوں کی باہمی جنگیں جیسا کہ جنگ جمل اور صفین میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔
- ③ باطل فرقوں کا ظہور جس سے اسلامی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ کو یقینی نقصان ہوا۔ جیسے خوارج، معتزلہ، روانض اور قادیانی وغیرہ۔
- ④ دجال کا فتنہ عظیم جو بے شمار مخلوق کی گمراہی کا سبب بنے گا۔
- ⑤ یاجوج ماجوج کا ظہور جو کرہ ارض پر بے حد تباہی کا باعث بنیں گے۔
- ⑥ دریائے فرات کا اپنے خزانے اگلنا۔
- ⑦ علمائے کرام کی وفات سے علم کا اٹھ جانا۔
- ⑧ عورتوں کی کثرت اور مردوں کی قلت۔
- ⑨ جھوٹے نبیوں کا ظہور۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۴) - كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَا حِمِ (التحفة ۲۹)

### فتنوں اور جنگوں کا بیان

☀ فائدہ: یعنی وہ فتنے اور جنگیں جو آخری دور میں ہوں گی اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی پیش گوئی فرمائی ہے۔

(المعجم ۱) - باب ذِكْرِ الْفِتَنِ وَدَلَالِهَا (التحفة ۱)

باب ۱- فتنوں کا بیان اور ان کے دلائل

255

۴۲۴۰- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے۔ آپ نے اپنے اس مقام پر قیامت تک جو ہونے والا تھا سب بیان کیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا۔ یاد رکھنے والے نے اسے یاد رکھا اور بھولنے والے نے اسے بھلا دیا۔ یقیناً میرے ان ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ کے صحابہ) کو وہ یاد ہوگا اور جب ان واقعات میں سے کوئی پیش آتا ہے تو مجھے وہ سب یاد آ جاتا ہے جیسے کسی کو کسی کے چلے جانے کے بعد اس کا چہرہ یاد رہتا ہے پھر مدت بعد جب اسے دیکھتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

۴۲۴۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَيْمًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَهُ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلًا، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

۴۲۴۱- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس امت میں چار فتنے ہوں

۴۲۴۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ بَدْرِ بْنِ

۴۲۴۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب إخبار النبي ﷺ فيما يكون إلى قيام الساعة، ح: ۲۸۹۱ عن عثمان بن أبي شيبة، والبخاري، القدر، باب: ﴿وكان أمر الله فدرًا مقدورًا﴾، ح: ۶۶۰۴ من حديث الأعمش به.  
۴۲۴۱- تخریج: [إسناده ضعيف] \* رجل مجهول.

گے اور ان کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔“

عُثْمَانُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَكُونُ فِي هَذِهِ  
الْأُمَّةِ أَرْبَعُ فِتْنٍ فِي آخِرِهَا الْفَنَاءُ».

۴۲۴۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فتنوں اور آزمائشوں کا ذکر فرمایا اور بہت تفصیل سے بیان کیا حتیٰ کہ آپ نے احواس کے فتنے کا بھی ذکر کیا۔ تو کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! احواس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بھانگ بھاگ اور غارت گری! پھر وسعت و فراخی (مال و زر) کا فتنہ آئے گا جس کا ظہور میرے اہل بیت کے ایک فرد کے پاؤں تلے سے ہوگا۔ اس کا دعویٰ ہوگا کہ وہ مجھ سے ہے حالانکہ وہ مجھ سے نہیں ہوگا۔ بلاشبہ میرے ولی اور دوست صرف متقی لوگ ہیں۔ پھر لوگ ایک آدمی پر صلح کر لیں گے جیسے کہ سرین ہو پھلی پر! (یعنی نامعقول اور نااہل ہوگا جس طرح کہ سرین ایک پھلی پر نہیں تک سکتی۔) پھر ایک فتنہ اٹھے گا گھنا ٹوپ اندھیرا اس امت میں سے کوئی نہیں بچے گا مگر اسے اس کا لٹا پنجہ پڑ کر رہے گا۔ پس جب سمجھا جائے گا کہ یہ فتنہ ختم ہو گیا وہ اور بڑھ جائے گا۔ آدمی صبح کرے گا تو مومن ہوگا اور شام ہوگی تو کافر ہو جائے گا حتیٰ کہ لوگ دو خیموں (فریقوں) میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک خیمہ ایمان کا..... جس میں کوئی نفاق نہیں ہوگا..... اور دوسرا نفاق کا جس میں کوئی ایمان نہ ہوگا..... اور جب

۴۲۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ الْجَمْعِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِيءِ الْعَنْسِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ يَقُولُ: كُنَّا فُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتْنَ فَاكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا فِتْنَةُ الْأَحْلَاسِ؟ قَالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخْنَهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنَّمَا أَوْلِيَايَ الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوْرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ: لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمْتَهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ».



۴۲۴۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۳۳/۲ عن أبي المغيرة عبدالقدوس به، وصححه الحاكم:

۴۶۶/۴، ۴۶۷، ووافقه الذهبي.

یہ احوال ہوں تو دجال کا انتظار کرنا۔ آج آیا کہ کل۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① پہلے فتنے کو [احلاس] سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ [جلس] کی جمع ہے۔ جس کے معنی ناٹ اور چٹائی کے ہیں جو گھر میں بچھی رہتی ہے اور جلدی اٹھائی نہیں جاتی۔ اس فتنے کو اس سے مشابہت دی گئی کہ اس کی مدت طویل ہوگی اور اس میں میل پچیل اور کالک بھی ہوگی۔ ② مال و دولت اور فراخ دستی..... میں اگر اللہ عزوجل کا شکر نہ ہو اور مال کا حق ادا نہ کیا جائے تو یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ ③ جاہل نااہل اور نامعقول لوگوں کو اپنا حاکم بنانا اور ان پر راضی رہنا بھی ایک فتنہ ہے جو کسی کے لیے کسی خیر کا باعث نہیں بن سکتے۔ ④ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک دوست اور ولی وہی لوگ ہیں جو اصول قرآن و سنت کے مطابق متقی ہوں۔ ⑤ لوگوں کا دو خیموں اور فریقوں میں تقسیم ہونا..... جیسے کہ موجودہ دور میں دائیں بازو اور بائیں بازو کی اصطلاح رائج رہی ہے۔ جو شاید آگے چل کر مزید حقیقی معنوں میں استعمال ہو۔ واللہ اعلم

۳۲۳۳- سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی حقیقتاً بھول گئے ہیں یا بھولے بنے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا ختم ہونے تک آنے والے فتنوں کے قاعدین جن کے ساتھ تین سو یا اس سے زیادہ لوگ ہوں گے رسول اللہ ﷺ نے کسی کو نہیں چھوڑا ہے۔ آپ نے ان کے نام ان کے باپوں کے نام اور ان کے قبیلوں تک کے نام بتا دیے ہیں۔

۴۲۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ قُرُوحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَقَيْبِصَةَ بْنِ دُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللَّهِ! مَا أَدْرِي أَنْسِي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا، وَاللَّهِ! مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَائِدٍ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا، يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثِمِائَةَ فَصَاعِدًا، إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ.

🌞 فائدہ: اس حدیث سے اہل بدعت نے یہ استدلال کرنے کی کوشش کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب تھے۔ ان کا یہ دعویٰ ان کی جہالت کی دلیل ہے۔ علم غیب سراسر اللہ عزوجل کی خاص صفت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو کچھ بھی غیب کی خبریں دیتے تھے وہ سب اللہ عزوجل کی طرف سے وحی ہوتا تھا۔ قرآن مجید میں ہے: ﴿عَالِمِ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۚ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ﴾ (البقرہ: ۲۵۶) ”وہ غیب کا جاننے والا ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس پیغمبر کے جسے وہ پسند کر لے.....“ ملا علی قاری رضی اللہ عنہ شرح فقہ اکبر میں لکھتے

۴۲۴۳- تخریج: [إسناده حسن] \* عبد الله بن فروخ أبو عمر حسن الحديث، وثقه الجمهور، وإسحاق بن قبيصة صدوق.

ہیں: ”انبیاء کرام کچھ غیب نہیں جانتے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ انہیں خبر دے۔ اور علمائے احناف نے صراحت کی ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے۔ کیونکہ یہ بات اللہ عزوجل کے فرمان کے خلاف ہے: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾ (النمل: ۶۵) ”کہہ دیجیے کہ آسمانوں والوں اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا۔“ اور بعض نے صراحت کی ہے کہ باطل کو جتنا نادین کے ضروری امور میں سے ہے۔ چنانچہ علم غیب صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ اور بہت سی نصوص اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں مثلاً: ﴿وَ عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ ..... الخ﴾ (الانعام: ۵۹) ”اور اللہ ہی کے پاس ہیں تمام مخفی اشیاء کے خزانے ان کو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور وہی جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ دریاؤں میں ہے.....“ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾ (القمان: ۳۳) ”بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم وہی بارش برساتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ کرے گا نہ کسی جان کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کامل علم اور صحیح خبروں والا ہے۔“ الغرض اللہ کے سوا کسی اور کے لیے کسی طرح جائز نہیں کہ اسے علم غیب سے موصوف مانا جائے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب نبی ﷺ کے سامنے وہ ایات پڑھے گئے جن میں یہ مضمون تھا کہ ”ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہے.....“ تو آپ نے فوراً ان کو روک دیا اور فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور پہلے والی بات کہو۔ المختصر کسی صورت جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو عالم الغیب کہا جائے۔ غیب کی جتنی بھی خبریں آپ ﷺ نے دی ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے اطلاع کرنے سے دی ہیں۔ غیب پر مطلع ہونے کا وحی اور الہام کے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ علاوہ ازیں، بحر الرائق میں ہے کہ اگر کوئی عقد نکاح میں یوں کہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی گواہی سے یہ نکاح ہوا تو نکاح نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا آدی کافر ہوگا کیونکہ اس نے نبی ﷺ کے عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھا۔

۴۲۴۴- [حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخِرِ - قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ:

۳۲۳۳- سُبَيْعُ بْنُ خَالِدٍ لَمْ يَبَيِّنْ لَنَا كَيْفَ كَانَ زَمَانُهُ فِي (خوزستان میں) تَسْتَرُّكَ عَلَى عِلَاقَةِ فُتْحٍ هُوَ فِي كُوفَةَ آيَا - فِي يَهَا مِنْ فَجْرٍ حَاصِلٍ كَرْنَا جَابِتًا تَهَا - فِي مَسْجِدٍ فِي جَلَا لِيَا تُوْمِيْنَ لَمْ يَهَا چنڈ آدی دیکھے جن کی قامت و جسامت متوسط قسم کی تھی اور (ساتھ ہی) ایک اور آدی بھی بیٹھا

۴۲۴۴- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۴۰۴ من حديث أبي عوانة به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۳۲، ۴۳۳، ووافقه الذهبي، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۸۰۳۲ \* قتادة تابعه حميد بن هلال وهو ثقة.

ہوا تھا جسے دیکھ کر آپ کہہ سکتے تھے کہ یہ مجازی آدمی ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے ناپسندیدگی کے سے انداز سے دیکھا اور کہا: کیا تم انہیں نہیں جانتے ہو؟ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حذیفہ بن یمان ہیں..... پھر حذیفہ نے بیان کیا کہ دیگر صحابہ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق سوال کیا کرتا تھا (کہ کہیں اس میں ملوث نہ ہو جاؤں) تو ان لوگوں نے ان کو غور سے دیکھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خوب سمجھتا ہوں جو تمہیں برا لگتا ہے۔ میں نے عرض کیا تھا: اے اللہ کے رسول! یہ خیر جو اللہ نے ہمیں عنایت فرمائی ہے کیا اس کے بعد شر ہوگا جیسے کہ اس سے پہلے تھا؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کیا: تو اس سے بچاؤ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تلوار۔“ قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا: میں (حذیفہ) نے عرض کیا: کیا تلوار سے کوئی فائدہ ہوگا؟ فرمایا: ”ہاں۔“ میں نے عرض کیا کہ کیا؟ فرمایا: ”صلح ہوگی جس میں (باطن) خیانت ہوگی دھوکا ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ ہو اور وہ تمہاری کمر پر مارے اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا۔ ورنہ اس حال میں مرجانا کہ تم (جنگل میں) کسی درخت کی جڑ چبا کر گزارہ کرنے والے ہو۔“ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”دجال آئے گا اس کے پاس نہر ہوگی اور آگ۔ جو اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت ہوا اور اس کے

أَتَيْتُ الْكُوفَةَ فِي زَمَنِ فَتَحَتْ تُسْتَرُ أَجْلِبَ مِنْهَا بَعَالًا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدَعٌ مِنَ الرِّجَالِ، وَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ تَعْرِفُ، إِذَا رَأَيْتَهُ، أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَتَجَهَّمَنِي الْقَوْمُ وَقَالُوا: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا؟ هَذَا حُدَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ حُدَيْفَةُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَحَدَفَهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي تُنْكِرُونَ، إِنِّي قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أُعْطَانَا اللَّهُ تَعَالَى أَيْكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: السِّيفُ، [قَالَ قَتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: فَقُلْتُ: وَهَلِ لِلسِّيفِ - يَعْنِي مِنْ بَقِيَّةِ -؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: قُلْتُ: مَاذَا؟ قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ»، قَالَ:] قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُمْ مَاذَا يَكُونُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ، فَضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَأَطِعْهُ وَإِلَّا فَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ». قُلْتُ: تُمْ مَاذَا؟ قَالَ: «تُمْ يَخْرُجُ الدَّجَالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ

۳۴- کتاب الفتن والملاحم فتنوں اور جنگوں کا بیان

وَزُرَّةٌ وَحُطَّ أُجْرُهُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ گناہ ختم ہوئے اور جو اس کی نہر میں پڑا اس کے گناہ ثابت ہوئے اور اجر ضائع ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”پھر قیامت آجائے گی۔“

☀️ **فوائد ومسائل:** ① اللہ عزوجل کی عجیب حکمت ہے کہ وہ اپنے بندوں کے دلوں میں مختلف میلانات پیدا فرماتا ہے جس میں ان کے لیے خیر اور برکت ہوتی ہے۔ عام صحابہ خیر کے متعلق سوال کرتے تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما کے متعلق دریافت کرتے تھے اس سے ان کے علاوہ امت کو بھی بہت فائدہ ہوا۔ ② رسول اللہ ﷺ حالات کے مطابق ہر ایک کو اس کے مناسب حال جواب ارشاد فرماتے تھے۔ ③ جس شخص کو جس چیز کی رغبت ہوتی ہے وہ اس میں دوسروں سے فائق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے راز داں اور آئندہ کے بہت سے امور سے آگاہ تھے۔ ④ فتنے میں تحفظ کے لیے تلوار کا استعمال اسی صورت میں ہوگا جب خلیفہ المسلمین یا مومن مخلص قائم جہاد کرے گا۔ اس صورت میں اہل ایمان پر لازم ہوگا کہ اس کا ساتھ دیں۔ ⑤ اگر زمین میں مسلمان خلیفہ نہ ہو تو اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کے لیے جنگل میں اکیلے پڑے رہنا اور فتنہ پردازوں سے الگ رہنا واجب ہوگا خواہ کسی قدر مشقت آئے۔ ⑥ دجال کی ظاہری آسائشیں درحقیقت ہلاکت ہوں گی اور ظاہری ہلاکت آفرینیاں اہل ایمان کے لیے باعث نجات ہوں گی۔



۴۲۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَضْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدِ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ؟ قَالَ: «بَقِيَّةٌ عَلَى أَفْدَاءٍ، وَهَدْنَةٌ عَلَى دَخْنٍ» ثُمَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ.

کہا کہ جناب قتادہ رضی اللہ عنہما اس حدیث کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے عہد خلافت میں پیش آنے والے فتنہ ارتداد پر معمول کیا کرتے تھے۔ [افدائے قذی کی جمع ہے اس تنکے کو کہتے ہیں جو آٹھ لکھ پڑ جاتا ہے۔] [ہدنة کا معنی صلح۔]

۴۲۴۵- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۳/۵ عن عبدالرزاق به، وهو في المصنف له (جامع معمر ح: ۲۰۷۱۱).



اور [ذَخَنَ] کا معنی ہے سینے کا بغض جلن اور کڑھن۔

☀️ فائدہ: ان علامات کو کسی ایک فتنے سے مخصوص کرنا مشکل ہے۔ ہر فتنے میں موقع بموقع اس قسم کے حالات پیش آتے رہے ہیں..... اور آئندہ بھی آئیں گے۔ فتنہ ارتداد شہادت عثمانِ سبائی فتنہ خلقِ قرآن اور تاتاریوں کا حملہ وغیرہ..... سبھی اس میں آتے ہیں۔

۴۲۴۶- نصر بن عاصم لیشی نے بیان کیا کہ ہم بنو لیث کے چند لوگ خالد بن خالد یشکری کے ہاں گئے۔ انہوں نے پوچھا آپ کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا کہ بنو لیث سے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ تو انہوں نے وہ حدیث بیان کی، کہا کہ ہم (بنو لیث کے لوگ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس لوٹے۔ جبکہ کوفہ میں جانور (چجر وغیرہ) مہنگے تھے۔ تو میں اور میرے ساتھی نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی۔ تو میں نے اپنے ساتھی (نصر بن عاصم) سے کہا کہ میں مسجد جاتا ہوں اور جب منڈی شروع ہوگی، میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک حلقہ لگا ہوا ہے، گویا ان کے سر کٹے ہوئے (ہمہ تن گوش) ایک آدی کی بات بڑے غور سے سن رہے ہیں۔ میں بھی ان میں جا کھڑا ہوا تو ایک آدی میرے پہلو میں آ کھڑا ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا: کیا تم بصرہ کے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا: میں جان گیا ہوں، اگر تم کوفہ کے ہوتے تو اس شخص کے بارے میں نہ پوچھتے۔

۴۲۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقُعَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةَ عَنْ حَمِيدٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمِ اللَّيْثِيِّ قَالَ: أَتَيْنَا الْيَشْكُرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ فَقَالَ: مَنْ الْقَوْمُ؟ فَقُلْنَا: بَنُو لَيْثٍ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، [قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ وَعَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ: فَسَأَلْتُ أَبَا مُوسَى أَنَا وَصَاحِبٌ لِي فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: أَنَا دَاخِلُ الْمَسْجِدِ إِذَا قَامَتِ السُّوقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ إِذَا فِيهِ حَلْفَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُؤُوسُهُمْ يَسْتَمْعُونَ حَدِيثَ رَجُلٍ! قَالَ: فَصَمْتُ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَيَّ جَنَبِي قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَبْصَرِيٌّ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدْ عَرَفْتُ وَلَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ [تَسْأَلْ] عَنْ هَذَا قَالَ: فَذَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۴۲۴۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۸۶/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۸۰۳۲ من حديث سليمان

ابن المغيرة به \* البشكري وثقه العجلي المعتدل، وابن حبان وغيرهما فهو ثقة.

چنانچہ میں اس گفتگو کرنے والے کے قریب ہو گیا (اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے) تو میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا بیان کر رہے تھے کہ لوگ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں سوال کرتا تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ میں خیر سے محروم نہیں رہوں گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی پیروی کر۔“ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پھر دریافت کیا اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھ (اور پڑھا کر) اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کر۔“ اور حدیث بیان کی..... اس میں ہے..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”فتنہ ہوگا اور فساد ہوگا۔“ کہتے ہیں: میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”اے حذیفہ! اللہ کی کتاب سیکھو اور جو اس میں ہے اس کی اتباع کرتے رہو۔“ تین بار فرمایا۔ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! کیا اس شر کے بعد خیر ہوگی؟ فرمایا: ”صلح ہوگی خیانت والی۔ اتفاق و اجتماع ہوگا مگر کدورت والا“..... میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! [اللَّهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ] سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”لوگوں کے دل پہلے کی سی کیفیت پر واپس نہیں آئیں گے۔“ کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟

عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، [هَلْ] بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ [فَذَكَرَ الْحَدِيثَ]. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فَتَنَةٌ وَشَرٌّ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ. قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ تَعَلَّمْ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنِ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاءٍ - فِيهَا أَوْ فِيهِمْ -». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْهُدْنَةُ عَلَى الدَّخَنِ مَا هِيَ؟ قَالَ: «لَا تَرْجِعْ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «فِتْنَةٌ عَمِيَاءَ صَمَاءَ، عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ، فَإِنْ تَمَّتْ يَا حُذَيْفَةُ! وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جِذْلِ خَيْرٍ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ».

فتنوں اور جنگوں کا بیان

فرمایا: ”فتنہ ہوگا اندھا اور بہرا۔ اور اس کے قائد دوزخ کے دروازوں کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے..... تو اے حدیفہ! اگر تم اس حال میں مر جاؤ کہ تم کسی درخت کی جڑ کو چبانے والے ہو تو یہ کیفیت تمہارے لیے اس سے بہتر ہوگی کہ ان میں سے کسی کی اتباع کرو۔“

۴۲۴۷- سُبْحِ بْنِ خَالِدٍ لَمْ يَخْلُقْ خَلِيفَةً لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم ان ایام میں کوئی خلیفہ نہ پاؤ تو بھاگ جانا حتیٰ کہ مر جاؤ۔ اور اگر تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم کسی درخت کی جڑ چبانے والے ہوئے (تو یہ بہتر ہوگا۔“ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”اگر کسی نے چاہا کہ اس کی گھوڑی بچے جسے، تو وہ بچے نہیں جن پائے گی کہ قیامت آجائے گی۔“ (یعنی بہت جلد ایسا ہوگا۔)

۴۲۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

لُؤَارِثٍ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ صَخْرِ بْنِ مَدْرِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ سُبْحِ بْنِ خَالِدٍ بِهَذَا لِحَدِيثٍ عَنْ خَدِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً، فَاهْرُبْ حَتَّى مَوْتَ، فَإِنْ تَمَّتْ وَأَنْتَ عَاصٍ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَّ فَرَسًا لَمْ يَتَّحِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

☀️ فائدہ: ایام فتنہ میں فتنہ پرداز لوگوں سے علیحدہ رہنا اور ان تحریکوں سے اپنے آپ کو جدا رکھنا اور قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہی واحد ذریعہ نجات ہے اور قرآن کریم کی تعلیمات اسوۂ رسول کو مستلزم ہیں۔

۴۲۴۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ

نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے کسی امام کی بیعت کی ہو اور اپنے ہاتھ کا مال اور دل کا پھل (اپنا قول و قرار) اس کو دے دیا ہو تو پھر ہمت بھرا اس کی اطاعت کرے۔“

۴۲۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى

بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ لُكَعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو؛ أَنَّ النَّبِيَّ

۴۲۴۷- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۳/۵ من حديث عبدالوارث به \* صحخر بن بدر تابعه نصر بن عاصم، نظر الحديث السابق.

۴۲۴۸- تخریج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الأول فالأول، ح: ۱۸۴۴ من حديث لأعمش به مطولاً.

## ۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

ﷺ قال: «مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً بِيَدِهِ وَتَمَرَةً قَلْبِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ آخَرَ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخِرِ». قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، قُلْتُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَا مُرْتَأَا أَنْ نَفْعَلَ وَنَفْعَلَ، قَالَ: أَطْعُمُهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَاعْصِيهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ.

اگر کوئی دوسرا (امیر بن کر) آئے اور اس سے جھگڑا کرے تو اس دوسرے کی گردن مار دو۔“ (عبدالرحمن کہتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عمرو سے پوچھا: کیا بھلا یہ حدیث آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا (کیوں نہیں) اسے میرے کانوں نے سنا اور دل نے یاد رکھا ہے۔ میں نے کہا: یہ آپ کا چچا زاد معاویہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ یوں کریں اور یوں کریں؟ کہا: اللہ کی اطاعت میں اس کی اطاعت کرو اور اللہ کی معصیت میں اس کی نافرمانی کرو۔

☀️ فائدہ: امام المسلمین کی بیعت تائید اور اطاعت واجب ہے اور شرعی امور میں اس کی مخالفت حرام ہے۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں۔

۴۲۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ».

۴۲۴۹- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہلاکت ہے عربوں کے لیے اس شر سے جو قریب آیا جا رہا ہے کامیاب ہے وہ جس نے اپنا ہاتھ روک رکھا۔“

۴۲۵۰- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ

۴۲۵۰- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقربین مسلمانوں کو مدینہ میں محصور کر لیا جائے گا اور ان کی عمل داری زیادہ سے زیادہ (خبیث کے قریب) مقام صلاح تک ہوگی۔“

۴۲۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۱/۲ من حديث الأعمش به، وعنن، فالسند ضعيف وللحديث شواهد معنوية عند الحاكم: ۴۳۹/۴ وغيره، غير قوله: "أفلق من كف يده".

۴۲۵۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الصغير: ۴۰/۲ من حديث ابن وهب به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۵۱۱/۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد موقوف عند الحاكم، وسنده ضعيف # جرير بن حازم له ثبت بأنه كان يدلس، والله أعلم.

لْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى  
يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَاجِحِهِمْ سَلَاخٌ».

☀️ فائدہ: یہ شاید وہ جال کے زمانے میں ہوگا۔ واللہ اعلم.

۴۲۵۱- زہری نے بیان کیا کہ ”سلاح“ خبیر کے  
قریب ایک مقام کا نام ہے۔

۴۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ  
عَنْبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ:  
«أَوْسَلَاخٌ قَرِيبٌ مِنْ حَيْبَرَ».

۴۲۵۲- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے  
زمین کو لپیٹا اور میں نے اس کی مشرقوں اور مغربوں کو  
دیکھا اور بلاشبہ میری امت کی عمل داری وہاں تک پہنچے  
گی جہاں تک اسے میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور مجھے  
سرخ و سفید (سونا چاندی) دو خزانے دیے گئے ہیں۔ اور  
میں نے اپنے رب تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ میری امت  
کو عام قحط سے ہلاک نہ فرمائے اور ان پر ان کے اپنے  
اندر کے علاوہ باہر سے کوئی دشمن مسلط نہ ہو جو انہیں ہلاک  
کر کے رکھ دے۔ تو میرے رب نے مجھے فرمایا: ”اے  
محمد ﷺ! میں جب کوئی فیصلہ کرتا ہوں تو اسے رد نہیں  
کیا جاتا۔ میں (تیری امت کے) ان لوگوں کو عام قحط  
سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان کے اپنے اندر کے علاوہ  
باہر سے کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو انہیں ہلاک کر  
کے رکھ دے اگرچہ سب ملکوں والے ان پر چڑھ دوڑیں  
(تو انہیں ہلاک نہیں کر سکیں گے)۔ (البتہ یہ آپس میں

۴۲۵۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَبِي  
'سَمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ» أَوْ  
قَالَ: «إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَأَرَيْتُ  
مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مَلِكًا أُمَّتِي سَيَبْلُغُ  
مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَأَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ  
الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي  
تَعَالَى لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا  
يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ  
فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي: يَا  
مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ،  
وَلَا أَهْلِكُهُمْ بَسَنَةِ بَعَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ  
عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ،  
وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا - أَوْ

۴۲۵۱- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۲۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ح: ۲۸۸۹ من حديث حماد بن زيد به.

ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔“ (آپ ﷺ نے فرمایا) ”مجھے اپنی امت پر گمراہ اماموں کا خوف ہے۔ اور جب ان میں ایک بار تلوار پڑگئی تو قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکوں کے ساتھ ندل جائیں اور کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور عن قریب میری امت میں کذاب اور جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے ان کی تعداد میں ہوگی ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا..... ابن عیسیٰ نے کہا..... حق پر غالب رہے گا۔ ان کا کوئی مخالف ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا فیصلہ آ جائے گا۔“

قَالَ: بِأَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَيْمَةَ الْمُضِلِّينَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي. وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ - قَالَ ابْنُ عَيْسَى: «ظَاهِرِينَ» ثُمَّ اتَّفَقَا - «لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ تَعَالَى».



🌞 **فوائد ومسائل:** ① اس مضمون کی احادیث میں بشارت ہے کہ امت مسلمہ کی عملداری مشرق و مغرب کی انتہاؤں تک پہنچے گی۔ اس کا کسی قدر اظہار ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ مزید بھی ہوگا۔ ② سرخ و سفید سے مراد سونے چاندی کی دولت ہے۔ اور فی الواقع دنیا میں مجموعی طور پر دولت کے مصادر و منابع جس قدر مسلمانوں کے پاس ہیں کسی اور امت کے پاس نہیں ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمان اپنی نادانی اور اللہ کے عقاب کی وجہ سے اس میں فتنے میں مبتلا ہیں اور دوسری قومیں ان کی دولت سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ③ اس امت میں کچی اور اجتماعی قحط نہیں پڑے گا جزوی ہو سکتا ہے۔ ④ اس امت پر براہ راست کوئی دوسری قوم مسلط نہیں ہوگی وہ ہمیشہ مسلمانوں ہی میں سے کچھ لوگ ان کے خلاف استعمال کر کے ان کو مغلوب کریں گے۔ تاریخ میں یہ حقائق نمایاں اور موجودہ حالات اس کی گواہی دے رہے ہیں۔ ⑤ ائمہ مُضِلِّينَ (گمراہ امام) دینی ہوں یا سیاسی یہی امت کے لیے سب سے بڑا فتنہ ہیں۔ اور عوام کا لالعام بالعموم اپنے ائمہ و حکام ہی کے پیرو ہو کر تے ہیں۔ ⑥ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کہ جب سے امت میں تلوار پڑی ہے اٹھ نہیں سکی۔ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ⑦ بالآخر امت سے علم اٹھایا جائے گا جہالت عام ہو جائے گی حتیٰ کہ لوگ صریح شرک جلی بلکہ بت پرستی میں مبتلا ہوں گے۔ و نَسَّأَ اللّٰهُ السَّلَامَةَ. ⑧ سیلہ کذاب سے لے کر اب تک وقتاً فوقتاً جھوٹے نبی ظاہر ہوتے رہے ہیں اور شاید اور بھی ہوں گے

## ۳۴- کتاب الفتن والملاحم - فتنوں اور جنگوں کا بیان

جیسے کہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے وقت کا ایک طاغوت ہو گزرا ہے ان کی مجموعی تعداد تو نہ معلوم کتنی ہو مگر ان میں سے تیس بہت نمایاں ہوں گے۔ ④ امت میں سے حق اور اہل حق کبھی ناپید نہیں ہوں گے۔ تھوڑے بہت ہر جگہ اپنے آپ کو ظاہر اور نمایاں رکھیں گے جو ایک تاریخی حقیقت ہے اور زبان نبوت سے آئندہ کی پیشین گوئی بھی..... والحمد لله على ذلك.

۴۲۵۳- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین باتوں سے امان دی ہے: تمہارا نبی تم پر بددعا نہیں کرے گا کہ تم سب ہلاک ہو جاؤ اور یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب نہیں آسکیں گے (یعنی کلی اور مجموعی طور پر) اور یہ کہ تم لوگ گمراہی پر جمع نہیں ہو گے۔“

۴۲۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمَضَمٌ عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ: أَنْ لَا يَذْعُوَ عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوا جَمِيعًا، وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ، وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ».

۴۲۵۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسلام کی چکی پینتیس چھتیس یا سینتیس تک چلے گی۔ پھر اگر ہلاک ہوئے تو ہلاک ہونے والوں کی یہی راہ ہوگی اور اگر ان کا دین قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔“ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: کیا یہ ستر سال مزید ہوں گے یا سابقہ مدت بھی اس میں شامل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”گزشتہ مدت کے ساتھ۔“

۴۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَدْوُرُ رَحَى الْإِسْلَامِ بِخَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سِتِّ وَثَلَاثِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ».

۴۲۵۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في الفقيه والمتفقه: ۱/۱۶۰ من حديث أبي داود به \* شرح ابن عبيد عن أبي مالك الأشعري مرسل، (جامع التحصيل، ص: ۱۹۵).

۴۲۵۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱/۳۹۳ عن عبدالرحمن بن مهدي به، و صححه الحاكم: ۱/۵۲۱ و ۳/۱۱۴، و وافقه الذهبي \* سفیان الثوري صرح بالسماع، و تابعه شبیان بن عبدالرحمن.

۳۴- کتاب الفتن والملاحم

لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا». قَالَ: قُلْتُ: أَمِمَّا بَقِي  
أَوْ مِمَّا مَضَى؟ قَالَ: «مِمَّا مَضَى».

فتنوں اور جنگوں کا بیان

[قال أبو داود: مَنْ قَالَ: خِرَاشٍ. فَقَدْ  
أَخْطَأَ] امام ابو داؤد کہتے ہیں (ربیع بن خراش "خا" بغیر  
نقطے کے ہے) جس نے خراش "خا" نقطے کے ساتھ کہا  
اس نے غلطی کی ہے۔

🌞 نوادہ و مسائل: ① "اسلام کی چوکی" چلنے سے مراد اسلام کے نظام کا منہج نبوت پر محکم رہنا ہے۔ ① پینتیس سال  
کی مدت بقول بعض شارحین آپ علیہ السلام کے فرمان سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت تک مکمل ہوتی ہے۔ اس کے  
ایک سال بعد واقعہ جمل اور اس کے بعد سینتیسویں سال میں جنگ صفین ہوئی تھی۔ بعد ازاں خلافت بنو امیہ میں رہی  
اور تقریباً ستر سال بعد بنو عباس کو منتقل ہو گئی۔ (اس حدیث کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو فتح الباری ج: ۱۳ کتاب الاحکام  
حدیث: ۴۲۲۲، ۴۲۲۳)

۴۲۵۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَنبَسَةُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي  
شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ  
الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ،  
وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! آيَةُ  
هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ».

۴۲۵۵- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا: "وقت قریب آ جائے گا (یا سکر جائے گا)  
علم کم ہو جائے گا، فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے، بخیلی ڈال  
دی جائے گی اور "ہرج" بڑھ جائے گا۔" پوچھا گیا اے  
اللہ کے رسول! "ہرج" کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "قتل  
ہی قتل۔"



(المعجم ۲) - باب التَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ  
فِي الْفِتْنَةِ (التحفة ۲)

۴۲۵۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ:  
بَاب ۲- فتنے میں سرگرم ہونا حرام ہے

۴۲۵۵- تخريج: أخرجه مسلم، العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان، ح: ۱۱/۱۵۷ بعد، ح: ۲۶۷۲ من حديث يونس بن يزيد به، وعلقه البخاري، الفتن، باب ظهور الفتن، ح: ۷۰۶۱.  
۴۲۵۶- تخريج: أخرجه مسلم، الفتن، باب نزول الفتن كمواعظ الفطر، ح: ۲۸۸۷ من حديث وكيع به.



ہوگا اس میں لیٹا ہوا آدمی بیٹھنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے کی نسبت بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں چلا جائے۔ اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں چلا جائے اور جس کی کھیتی ہو وہ اپنی زمین میں چلا جائے۔“ کہا کہ جس کے پاس ان میں سے کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنی تلوار لے اور اس کی دھار کو پتھر پر مارے (اسے کند کر دے) اور پھر جہاں تک ہو سکے (فتنہ میں شریک ہونے سے) بچنے کی کوشش کرے۔“

حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يَكُونُ الْمُضْطَجِعُ فِيهَا خَيْرًا مِنَ الْجَالِسِ، وَالْجَالِسُ خَيْرًا مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرًا مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي خَيْرًا مِنَ السَّاعِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ» قَالَ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ فَلْيَضْرِبْ بِحَدِّهِ عَلَى حَرَّةٍ، ثُمَّ لِيَنْجُو مَا اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ».

☀️ فائدہ: سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ عام لوگ بے دین ہو کر اپنی من مرضی کے تابع ہوتے ہوئے وقتی فوائد حاصل کرنے کے درپے ہوں گے اور دوسروں کو بھی اس پر مجبور کریں گے۔ تو ایسے حالات میں سوائے مذکورہ بالا علاج کے کہ انسان آبادیوں سے اور فرسادیوں سے دور بھاگ جائے اور کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

۴۲۵۷- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمائیے کہ اگر کوئی فتنہ پرور میرے گھر میں داخل ہو جائے اور مجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت آدم (علیہ السلام) کے (اس) بیٹے کی مانند ہو جانا..... یزید بن خالد نے یہ آیت پڑھی..... ﴿لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ﴾“ اگر تو نے میرے قتل کے لیے ہاتھ

۴۲۵۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَشْجَعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي وَبَسَطَ يَدَهُ لِيَقْتُلَنِي؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُنْ

## ۳۴- کتاب الفتن والملاحم

كَابِنِ آدَمَ وَتَلَا يَزِيدُ: ﴿لَيْنًا بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ  
لِنِقْلَتِي﴾ [الْمائدة: ۲۸].

فتنوں اور جنگوں کا بیان

بڑھایا تو میں تجھے قتل کرنے کے لیے اپنا ہاتھ تیری طرف  
نہیں بڑھاؤں گا' بے شک میں اللہ رب العالمین سے  
ڈرتا ہوں۔"

۴۲۵۸- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں  
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا..... تو ابو بکرہ والی حدیث کا  
کچھ حصہ بیان کیا۔ فرمایا: "اس کے مقتولین سبھی آگ  
میں جائیں گے....." اس روایت میں ہے، وابصہ نے  
پوچھا: اے ابن مسعود! یہ کب ہوگا؟ انہوں نے فرمایا:  
"یہ ہرج (قتل اور فتنوں) کے دن ہوں گے جب کوئی  
آدمی اپنے ساتھ بیٹھے والے سے بھی امن میں نہ ہوگا۔"  
میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر میری زندگی  
میں یہ دن آگئے تو؟ انہوں نے کہا: اپنی زبان بند اور  
اپنے ہاتھ کو روک کر رکھنا اور اپنے گھر کی کوئی چٹائی بن  
جانا۔ پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو میرے دل  
میں اچانک خیال آیا (کہ کہیں یہ وہی فتنہ نہ ہو) تو میں  
سوار ہوا حتیٰ کہ دمشق پہنچا اور جناب خیرم بن فاسک رضی اللہ عنہ  
سے ملا۔ میں نے ان کو سب بتایا تو انہوں نے اللہ کی قسم کھائی  
جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ اس نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
یہی سنا ہے جیسے کہ مجھے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان  
کیا تھا۔

۴۲۵۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ:

حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدِ  
الْحِزْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو  
ابْنُ وَابِصَةَ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَابِصَةَ، عَنْ  
ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
يَقُولُ: فَذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ:  
«فَتَلَاهَا كُلُّهُمْ فِي النَّارِ». قَالَ فِيهِ: قُلْتُ:  
مَتَى ذَاكَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟ قَالَ: تِلْكَ أَيَّامُ  
الْهَرَجِ حَيْثُ لَا يَأْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ.  
قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ  
الزَّمَانُ؟ قَالَ: تَكْفُفُ لِسَانَكَ وَيَدَكَ وَتَكُونُ  
جَلِيسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ، فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ  
طَارَ قَلْبِي مَطَارَهُ فَرَكِبْتُ حَتَّى أَتَيْتُ دِمَشْقَ  
فَلَقَيْتُ خُرَيْمَ بْنَ قَاتِكٍ، فَحَدَّثْتُهُ، فَحَلَفَ  
بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَسَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ، كَمَا حَدَّثَنِيهِ ابْنُ مَسْعُودٍ.

۴۲۵۹- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

۴۲۵۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

۴۲۵۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۴۴۹، ح: ۴۲۸۷ من حديث معمر عن إسحاق بن راشد عن  
سالم عن عمرو بن وابصة به \* سالم غير منسوب، وشك المزي والعسقلاني في التقريب وغيرهما في تعيينه، ووطن  
العسقلاني في تهذيب التهذيب بأنه سالم بن عجلان، ولم يذكر دليلاً، وسالم هذا مجهول الحال، ولبعض حديثه  
شواهد عند الحاكم: ۴/ ۴۲۷ وغيره.

۴۲۵۹- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب الثبت في الفتنة، ح: ۳۹۶۱ من حديث

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اتنے سیاہ کالے جیسے اندھیری رات (یعنی حق اور باطل گڈمڈ ہو جائے گا) آدمی صبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر۔ شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر۔ اس میں بیٹھا ہوا کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ سواپنی کماتوں کو توڑ دینا اور تانتوں کو کاٹ پھینکنا اور اپنی تلواروں کو پتھروں پر مارنا (اور کند کر لینا) اگر کوئی تم پر چڑھ آئے تو حضرت آدم علیہ السلام کے بہتر بیٹے کی مانند ہو جانا۔“

الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّجُلَ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، فَكَسَرُوا قَيْسِيَّكُمْ وَقَطَّعُوا أوتَارَكُمْ وَأَضْرَبُوا سُيُوفَكُمْ بِالْحِجَارَةِ، فَإِنْ دُخِلَ يَعْنِي، عَلَى أَحَدٍ مِنْكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِي آدَمَ».

☀️ فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کا بہتر بیٹا وہی تھا جس نے قتل ہونا قبول کر لیا تھا (یعنی ہابیل) اور قاتل بننے سے گریز کیا۔

۴۲۶۰- عبدالرحمن بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑے مدینے کے ایک راستے پر چل رہا تھا کہ اچانک ایک سردیکھا جو کسی چیز پر لٹکایا گیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اس کا قاتل بڑا بد بخت ہے۔ جب آگے بڑھ گئے تو بولے..... میرا خیال ہے کہ یہ بڑا بد بخت ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے فرماتے تھے: ”جو آدمی میری امت کے کسی آدمی کو قتل کرنے کے لیے چلے تو اسے اسی طرح کرنا چاہیے یعنی اپنی گردن بڑھا دے۔ قاتل دوزخ میں ہے اور مقتول جنت میں۔“

۴۲۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَضْمَلَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَحَدًا بَيْنَ ابْنِ عَمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنَ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ إِذْ أَتَى عَلَى رَأْسٍ مَنُصُوبٍ فَقَالَ: شَقِيَّ قَاتِلُ هَذَا، فَلَمَّا مَضَى قَالَ: وَمَا أَرَى هَذَا إِلَّا [وَأ] قَدْ شَقِيَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ مَشَى إِلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْتُلَهُ فَلْيَقْتُلْ هَكَذَا [يَعْنِي فَلْيَمِدَّ عُنُقَهُ]،

◀️ عبدالوارث بہ، وحسنہ الترمذی، ح: ۲۲۰۴.

۴۲۶۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۹۶/۲ من حديث أبي عوانة به: ۱۰۰/۲ من حديث الثوري به \*

عبدالرحمن بن سمرہ لم يوثقه غير ابن حبان.

فَالْقَائِلُ فِي النَّارِ، وَالْمَقْتُولُ فِي الْجَنَّةِ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس روایت کو ثوری نے  
بواسطہ عون بن عبد الرحمن بن سمیر یا سمیرہ سے روایت کیا ہے اور  
لیث بن ابی سلیم نے بواسطہ عون بن عبد الرحمن بن سمیرہ سے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ  
عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرٍ أَوْ  
سُمَيْرَةَ، وَرَوَاهُ لَيْثُ بْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ  
عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمَيْرَةَ

امام ابو داؤد کہتے ہیں مجھے حسن بن علی نے بیان کیا  
کہ ابو ولید نے یہ حدیث ابو عوانہ سے روایت کی اور کہا  
کہ میری کتاب میں (راوی کا نام) ابن سمرہ درج ہے  
جبکہ دوسرے راوی سمرہ اور کئی سمیرہ کہتے ہیں اور یہ کلام  
ابو ولید کا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ بْنُ  
عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ يَعْنِي بِهَذَا  
الْحَدِيثِ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ: هُوَ  
فِي كِتَابِي: ابْنُ سَمِرَةَ وَقَالُوا: سَمِرَةَ،  
وَقَالُوا: سُمَيْرَةَ. هَذَا كَلَامُ أَبِي الْوَلِيدِ.

۴۲۶۱- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے ابو ذر!“  
میں نے جواب میں کہا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے  
رسول! حاضر ہوں۔ اور حدیث بیان کی۔ اس میں ہے:  
”تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ مریں گے اور گھرا ایک غلام  
کی قیمت میں ملے گا؟“ مراد ہے قبر۔ میں نے عرض کیا:  
اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یا کہا: جو اللہ اور اس  
کا رسول میرے لیے پسند فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: ”صبر کرنا۔“ پھر مجھ سے فرمایا: ”اے ابو ذر!“ میں  
نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تیرا کیا حال  
ہوگا جب یہ مقام ”احجازیت“ خون میں ڈوب جائے  
گا؟“ میں نے کہا: جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے

۴۲۶۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ  
ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ  
الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!»، قُلْتُ:  
لَيْبِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! فَذَكَرَ  
الْحَدِيثَ، قَالَ فِيهِ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا  
أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ  
بِالْوَصِيفِ» - يَعْنِي الْقَبْرَ - قَالَ: قُلْتُ:  
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَوْ قَالَ: مَا خَارَ اللَّهُ  
لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ» - أَوْ  
قَالَ: «تَصَبَّرْ» - ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا أَبَا



۴۲۶۱- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب التثبت في الفتنة، ح: ۳۹۵۸ من حديث حماد بن زيد به \*  
المشعث حسن الحديث، وثقه ابن حبان، وقال صالح جزرة: "ومشعث جليل، لا يعرف في قضاة خراسان أجل منه".

پسند فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہیں چلے جانا جہاں کے تم ہو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنی تلوار لے کر اپنے کندھے پر نہ رکھ لوں؟ آپ نے فرمایا: ”تب تو تو انہی لوگوں میں شریک ہو جائے گا۔“ میں نے عرض کیا: آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ”اپنے گھر میں پڑے رہنا۔“ میں نے کہا: اگر کوئی میرے گھر میں گھس آئے تو؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تجھے اندیشہ ہو کہ تلوار کی چمک سے تم سہم جاؤ گے تو اپنے چہرے پر کپڑا ڈال لینا وہ تمہارے اور اپنے گناہ سمیٹ لے گا۔“

ذَرًّا! . قُلْتُ: لَبَيْكَ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ أَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ عَرَقَتْ بِالْدَّمِ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا آخِذُ سَيْفِي فَأَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِي؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا»، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: «تَلْزِمُ بَيْتَكَ». قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شِعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ ثَوْبَكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِهِ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَذْكُرِ الْمُشْعَثَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حماد بن زید کے علاوہ اور کسی نے مشعث بن طریف کا ذکر نہیں کیا۔

٤٢٦٢- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ لِأَحْوَالٍ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، بَضِيحُ الرَّجُلِ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ

٣٢٦٢- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تمہارے آگے گھٹا ٹوپ اندھیری رات کی مانند نفتے ہیں۔ آدمی ان میں صبح کو مومن، شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر ہوگا، بیٹھا ہو ان میں کھڑے ہونے والے کی نسبت بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: تو آپ ہمیں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا۔“ (یعنی ان میں کسی طرح سے کوئی حصہ نہ لینا۔)

٤٢٦٢- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ٤/٤٠٨، ح: ١٩٨٩٦ عن عفان به، وصححه الحاكم: ٤/٤٤٠، وله شاهد تقدم، ح: ٤٢٥٩.

الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «كُونُوا أَحْلَاسَ يَبُوتِكُمْ».

۴۲۶۳- حضرت مقداد بن اسود رضي الله عنه سے روایت ہے انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”بلاشبہ انتہائی خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا۔ بڑا خوش بخت ہے وہ انسان جو فتنوں سے بچا رہا۔ اور جو ان میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے صبر کیا، تو اس کا کیا کہنا۔“

۴۲۶۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِصْبِصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَيُّمُ اللَّهُ! لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: «إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَ، وَلَمَنْ ابْتَلِيَ فَصَبَرَ، فَوَاهَا».



🌞 فائدہ: ان تمام احادیث کا خلاصہ یہی ہے کہ مسلمانوں کے درمیان آپس میں اختلاف اور جھگڑا ہو اور کسی ایک فریق کا حق پر ہونا واضح نہ ہو تو پھر ان میں حصہ لینے سے بچنا بہتر ہوگا، حتیٰ کہ قتل ہو جانا گوارا کر لینا، کسی کو قتل کرنے سے بہتر ہوگا۔

(المعجم ۳) - بَابُ: فِي كَفِّ اللِّسَانِ (التحفة ۳)

۴۲۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ خَالِدُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

۴۲۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”عنقریب فتنہ ہوگا بہرا، گونگا اور اندھا۔ جس نے اس میں جھانکا، فتنہ اس کی طرف مائل ہوگا۔ اور اس میں زبان چلانا ایسے ہوگا جیسے کہ

۴۲۶۳- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲/ ۲۵۳ من حديث معاوية بن صالح به.

۴۲۶۴- تخريج: [إسناده ضعيف] \* عبدالرحمن البيلمانى ضعيف، وله شواهد ضعيفة عند ابن ماجه، ح: ۳۹۶۸ وغيره، انظر النهاية في الفتن والملاحم، ح: ۱۴۹ (بتحقيق).

التَّيْلَمَانِي، عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ،  
عن أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
«سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَاءُ بِكَمَاءِ عَمِيَاءَ، مَنْ  
أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ، وَأَشْرَافُ  
اللِّسَانِ فِيهَا كَوْفُوعِ السَّيْفِ».

۴۲۶۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عقرب فتنہ برپا ہوگا جو  
سب عربوں کو ہلاک کر ڈالے گا، اس کے مقتول جہنم میں  
جائیں گے۔ اس میں زبان سے بولنا تلوار چلانے سے  
بھی سخت ہوگا۔“

۴۲۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:  
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ  
طَاوُسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ: زِيَادٌ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ،  
فَتَلَاهَا فِي النَّارِ، اللَّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ  
وُفُوعِ السَّيْفِ».

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس روایت کو ثوری نے  
بواسطہ لیث طائوس سے اور اس نے اعجم سے روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ  
لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ الْأَعْجَمِ.

☀️ فائدہ: یہ روایت سداً ضعیف ہے۔ تاہم ”ان حالات میں زبان سے بولنا.....“ اسی صورت میں فتنہ انگیزی ہوگی  
جب کوئی کسی کی ناحق حمایت یا مخالفت کرے گا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تو کسی دور میں بھی منع نہیں ہے۔

۴۲۶۶- محمد بن عیسیٰ بن طبارع نے بیان کیا کہ  
عبداللہ بن عبدالقدوس نے زیاد کے تعارف میں اسے  
”زیاد سیمین گوش“ کہا یعنی چاندی کے کانوں والا۔  
(کانوں کی سفیدی کی وجہ سے یہ نام رکھا۔)

۴۲۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ  
الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُوسِ  
قَالَ: زِيَادٌ سِيمِينٌ كُوشٌ.

باب: ۴- فتنوں کے ایام میں جنگل میں  
نکل جانے کی رخصت

(المعجم ۴) - باب الرخصة في التبدئي  
في الفتن (التحفة ۴)

۴۲۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذی، الفتن، باب في كف اللسان في الفتن، ح: ۲۱۷۸، وابن  
ماجه، ح: ۳۹۶۷ من حديث ليث بن أبي سليم به، وهو ضعيف تقدم، ح: ۱۰۰۶ \* وزياد مجهول الحال.  
۴۲۶۶- تخریج: [إسناده صحيح].

ففتوں اور جنگوں کا بیان

۴۲۶۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب ایسے ہو گا کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کا پیچھا کرتے ہوئے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں میں پھرتا رہے گا! اپنے دین کی حفاظت میں ففتوں سے بھاگنا چاہتا ہوگا۔“

۳۴- کتاب الفتن والملاحم  
۴۲۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ  
عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ  
أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ  
مَالِ الْمُسْلِمِ عَنَّمَا يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ  
وَمَوَاقِعَ الْمَطَرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

☀️ فائدہ: جس بندے کو اپنے رب اور اس کے دین و شریعت کی حقیقی معرفت نصیب ہو جائے اس کے لیے سب سے بڑا سرمایہ اس کا دین بن جاتا ہے اور ہر دم اسے اس کی حفاظت ہی کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ اسی بنا پر خالص مسلمان ففتوں کے ایام میں آبادیوں سے بھاگ کر جنگوں اور وادیوں میں پناہ لے گا۔ اور دین کی حفاظت بڑی عزیمت کا کام ہے جسے اللہ توفیق دے۔

باب: ۵- فتنے میں قتال ممنوع ہے

(المعجم ۵) - باب النَّهْيِ عَنِ الْقِتَالِ فِي  
الْفِتْنَةِ (التحفة ۵)

۴۲۶۸- احنف بن قیس کہتے ہیں: میں نکلنا چاہتا تھا کہ (معرکہ جمل میں) قتال میں حصہ لوں کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گئے تو انہوں نے کہا: واپس لوٹ جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: ”جب دو مسلمان تلواریں لے کر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوتے ہیں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنمی بن جاتے ہیں۔“ کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو قاتل ہوا مگر مقتول کا کیا قصور ہوا؟ آپ نے فرمایا: ”اس نے بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کر رکھا تھا۔“

۴۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا  
حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ، عَنْ  
الْحَسَنِ، عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ:  
خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ - يَعْنِي فِي الْقِتَالِ -  
فَلَقَيْتَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ  
بِسَيْفَيْهِمَا فَأَقَاتِلْ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».  
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ  
الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: «إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ».

۴۲۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: من الدين الفرار من الفتن، ح: ۱۹ عن عبدالله بن مسلمة القعني به، وهو في الموطأ (بحی): ۹۷۰/۲.  
۴۲۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: إذا تواجه المسلمان بسيفيهما، ح: ۲۸۸۸ عن أبي كامل، والبخاري، الإيمان، باب: «وإن طافئان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما» ح: ۳۱ من حديث حماد بن زيد به.



🌞 **فوائد ومسائل:** ① جب معاملہ کوئی واضح اور صریح نہ ہو اور دونوں جانب حق کا ایک پہلو موجود ہو تو ایسی صورت میں الگ تھلک رہنا مفید تر ہوتا ہے۔ ② اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ جب دو شخص برسر پیکار ہوں معاملے اور نیتوں میں واضح فرق نہ ہو تو مشغول بھی قاتل کی طرح کہا گیا ہے یہ الگ بات ہے کہ ایک کا داؤ چل گیا اور دوسرا گھائل ہو گیا۔

۴۲۶۹- ایوب نے حسن سے اپنی سند سے بالاختصار مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

۴۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْحَسَنِ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ مُخْتَصَرًا.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد بن متوکل کا ایک اور بھائی تھا حسین، لیکن وہ ضعیف ہے۔

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لِمُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُتَوَكِّلِ، أَخٌ ضَعِيفٌ يُقَالُ لَهُ: حُسَيْنٌ].

باب: ۶- کسی مومن کو قتل کر دینا بہت بڑا گناہ ہے

(المعجم ۶) - **بَابُ: فِي تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ (التحفة ۶)**

۴۲۷۰- خالد بن دہقان نے بیان کیا کہ ہم لوگ غزوہ قسطنطنیہ میں ذلّقیہ مقام پر تھے کہ اہل فلسطین کا ایک بڑا رئیس آیا جسے وہ لوگ پہچانتے تھے اور اس کا نام ہانی بن کثوم بن شریک کنانی تھا۔ اس نے عبداللہ بن ابی زکریا کو سلام کہا اور وہ ان کا مقام و مرتبہ پہچانتا تھا۔ خالد نے بیان کیا: پھر ہمیں عبداللہ بن ابوزکریا نے حدیث بیان کی کہا: میں نے ام درداء سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہر گناہ امید

۴۲۷۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحِرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ دِهْقَانَ قَالَ: كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِذُلْقِيَّةِ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَخِيَارِهِمْ، يَعْرِفُونَ ذَلِكَ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: هَانِيٌّ بْنُ كَثُومِ بْنِ شَرِيكِ الْكِنَانِيِّ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا - وَكَانَ يَعْرِفُ لَهُ حَقَّهُ - قَالَ لَنَا خَالِدٌ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا

۴۲۶۹- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالرزاق به، انظر الحديث السابق، وعلقه البخاري، ح: ۷۰۸۳ من حديث معمر به.

۴۲۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي ۲۲/۸ من حديث أبي داود به، وصححه ابن حبان، ح: ۵۱، والمحاکم: ۳۵۱/۴، ووافقه الذهبي.

ہے کہ اللہ اسے معاف فرمادے گا، مگر وہ جو شرک کی حالت میں مر گیا یا جس نے جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کیا ہو۔“ تو ہانی بن کثوم نے کہا: میں نے محمود بن ربیع سے سنا وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن کو قتل کیا اور بلا وجہ ظلم سے قتل کیا تو اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا نفل نہ فرض۔“ خالد نے ہمیں کہا: پھر ابن ابی زکریا نے مجھے بواسطہ ام درداء ..... ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن ہمیشہ بڑا ہلکا پھلکا اور اچھے اعمال کی توفیق میں رہتا ہے جب تک کہ کسی حرام خون کا مرتکب نہ ہو جب وہ اس کا مرتکب ہو جاتا ہے تو اس توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔“ اور ہانی بن کثوم نے بواسطہ محمود بن ربیع حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ سے بالکل اسی کے مثل روایت کیا۔

۴۲۷۱- خالد بن دہقان نے کہا: میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے [اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ] کا مفہوم پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جو لوگ فتنے میں قتال کرتے ہیں اور ایک ان میں سے کسی کو قتل کر دیتا ہے اور پھر سمجھتا ہے کہ وہ حق اور ہدایت پر تھا اور اس عمل پر اللہ سے استغفار نہیں کرتا ہے۔

قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا، أَوْ مُؤْمِنٌ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا». فَقَالَ هَانِيٌّ بِنُ كَثُومٍ: سَمِعْتُ مَحْمُودَ بْنَ الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ؛ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا»، قَالَ لَنَا خَالِدٌ: ثُمَّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِفًا صَالِحًا مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا، فَإِذَا أَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَغَ». وَحَدَّثَ هَانِيٌّ ابْنَ كَثُومٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۴۲۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُبَارَكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ أَوْ غَيْرُهُ قَالَ: قَالَ خَالِدٌ ابْنُ دِهْقَانَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ يَحْيَى الْعَسَانِيَّ عَنْ قَوْلِهِ: اعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ، قَالَ: الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي الْفِتْنَةِ فَيَقْتُلُ أَحَدَهُمْ فَيَرَى أَنَّهُ عَلَى هُدًى، فَلَا يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ

تَعَالَى - يَعْنِي مِنْ ذَلِكَ .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ..... اور مزید کہا کہ  
[فَاعْتَبَتْ] کا مفہوم ہے کہ خون بہاتا ہے خوب بہانا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ: فَاَعْتَبَتْ يَصُبُّ  
دَمَهُ صَبًّا .

۴۲۷۲- خارج بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت  
زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس جگہ سنا تھا وہ کہتے تھے کہ سورہ  
نساء کی یہ آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا  
فَجَزَاءُهَا جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ سورہ فرقان کی آیت  
﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ  
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ سے چھ ماہ بعد  
نازل ہوئی ہے۔

۴۲۷۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ  
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ  
عَوْفٍ؛ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ قَالَ: سَمِعْتُ  
زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فِي هَذَا الْمَكَانِ يَقُولُ:  
أَنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا  
مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهَا جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾  
[النساء: ۹۳] بَعْدَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ:  
﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا  
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾  
[الفرقان: ۶۸] بِسِتَّةِ أَشْهُرٍ .

۴۲۷۳- سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت  
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے کہا جب سورہ  
فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا  
آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا  
بِالْحَقِّ﴾ نازل ہوئی تو مکہ کے مشرکین نے کہا: (اب  
ہمارے ایمان لانے کا کیا فائدہ) ہم نے ناحق جانیں قتل  
کی ہیں اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کو پکارا ہے اور

۴۲۷۳- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى:  
حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ، أَوْ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا  
نَزَلَتْ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ: ﴿وَالَّذِينَ لَا  
يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ  
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ قَالَ

۴۲۷۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب تعظيم الدم، ح: ۴۰۱۳ من حديث مسلم بن  
إبراهيم به \* حماد هو ابن سلمة، وعبد الرحمن هو القرشي المدني .

۴۲۷۳- تخریج: أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب ما لقي النبي ﷺ وأصحابه من المشركين بمكة،  
ح: ۳۸۵۵ من حديث جرير، ومسلم، التفسير، باب قبل، باب ۱، ح: ۳۰۲۳ من حديث منصور به .

بدکاریوں کا ارتکاب بھی کیا ہے..... تب اللہ نے یہ ارشاد نازل کیا: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ یہ آیتیں انہی مشرکین کے حق میں ہیں۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے) کہا: لیکن سورہ نساء کی آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ.....﴾ ”یہ (مسلمان) شخص کے لیے ہے جو اسلامی احکام جانتا ہے پھر کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں.....“ سعید نے کہا میں نے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی) اس بات کا مجاہد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: مگر جو شخص نادم ہو جائے۔ (تو اس کی توبہ قبول ہو گی۔ ان شاء اللہ)

مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ﴾ فَهَذِهِ لِأُولَٰئِكَ. قَالَ: فَأَمَّا الَّتِي فِي النَّسَاءِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ الْآيَةَ، قَالَ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ، فَلَا تَوْبَةَ لَهُ، فَذَكَرْتُ هَذَا لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ.



فائدہ: مذکورہ بالا پہلی حدیث میں وارد آیت نساء کے معنی ہیں: ”اور جو شخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا.....“ اور سورہ فرقان کی آیت: ۶۸ کا ترجمہ ہے: ”اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کا قتل اللہ نے حرام کر دیا ہو مگر حق کے ساتھ“ اور آیت ۷۰ کے معنی ہیں: ”مگر جو توبہ کر لے ایمان لائے اور عمل صالح اختیار کرے تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔“

۴۲۷۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سوره الفرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ...﴾ کی تفسیر میں بیان کیا کہ یہ مشرکین کے بارے میں ہے نیز یہ بھی نازل ہوا: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ﴾

۴۲۷۴- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب كون الإسلام يهدم ما قبله وكذا الهجرة والحج، ح: ۱۲۲ من حديث حجاج بن محمد، والبخاري، التفسير، سورة الزمر، باب قوله: ﴿يا عبادي الذين أسرفوا على أنفسهم...﴾ الخ، ح: ۴۸۱۰ من حديث ابن جريج به.

فتنوں اور جنگوں کا بیان

﴿يَعْبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ﴾  
 ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔“ [الزمر: ۵۳].

۴۲۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ قَالَ: مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.  
 ۴۲۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ قَالَ: هِيَ جَزَاؤُهُ، فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنْهُ، فَعَلَّ.

۴۲۷۵- سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سورہ نساء کی آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا﴾ (النساء: ۹۳) ”اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے۔“ کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے۔

۴۲۷۶- جناب ابو مجلز سے مروی ہے کہ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ (النساء: ۹۳) ”قاتل عمد کی سزا جہنم ہے کہ ہمیشہ جہنم میں رہے۔“ اور اگر اللہ سے معاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

فائدہ: قاتل عمد کے بارے میں وارد شدہ آیات و احادیث کی روشنی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کئی علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہیں اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ تاہم سورہ الفرقان اور دیگر آیات توبہ عام ہیں اس لیے یہ آدمی بھی اگر اخلاص سے توبہ کرے تو قبولیت کی امید ہے اور پہلی بات توبہ ہے جب وہ بغیر توبہ کے مر جائے اور اللہ عزوجل نے معاف نہ فرمایا تو۔ اور ”خلوؤ“ سے مراد یہاں ”لمبی مدت“ ہے، ہمیشہ ہمیشہ نہیں۔ کیونکہ یہ سزا صرف مشرکین اور کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) ”اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں فرماتا کہ اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے“ اور اس کے علاوہ معاف کر دے گا، جس کے لیے چاہے گا۔“ اور صحیح حدیث ہے کہ ایک اسرائیلی نے سو آدمی قتل کر دیے۔ تو ایک عالم نے کہا: کون ہے جو تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان حائل ہو سکے..... الخ (صحیح البخاری)

۴۲۷۵- تخریج: [صحیح] من حدیث المغیرة بن النعمان به، انظر الحدیث السابق، و صحیح البخاری،

ح: ۴۷۶۳.

۴۲۷۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۶/۸ من حدیث أبي داود به \* سليمان التيمي مدلس و عنعن.

## ۳۴- کتاب الفتن والملاحم

فتنوں اور جنگوں کا بیان

احادیث الأنبياء، حدیث: ۳۳۷۰، وصحیح مسلم، التوبة، باب قبول توبة القتال، وان كثر قتله، حدیث: ۱۲۶۶) الغرض اسے معاف کر دیا گیا۔ جمہور سلف قبولیت توبہ کے قائل ہیں۔

(المعجم ۷) - باب مَا يُرَجَى فِي الْقَتْلِ (التحفة ۷)  
باب: ۷- (فتنہ میں) قتل ہو جانے پر مغفرت کی امید ہے

۳۲۷۷- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فتنے کے ہونے کا ذکر فرمایا اور اس کی ہیبت ناکی بیان کی۔ ہم نے عرض کیا یا لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ ہمیں پہنچ گیا تو ہلاک کر ڈالے گا۔ آپ نے فرمایا: ”ہرگز نہیں۔ اس میں تمہیں قتل ہو جانا ہی کافی ہو گا۔“ سعید کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا کہ قتل ہو گئے۔

۴۲۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةً فَعَظَمَ أَمْرَهَا، فَقُلْنَا - أَوْ قَالُوا - : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَئِنْ أَدْرَكْتَنَا هَذِهِ لَتَهْلِكُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَلَّا! إِنْ بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ». قَالَ سَعِيدٌ: فَرَأَيْتُ إِخْوَانِي قُتِلُوا.

۳۲۷۸- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری اس امت پر اللہ کی رحمت ہے آخرت میں اس پر عذاب نہیں اس کا عذاب دنیا میں فتنوں، زلزلوں اور قتل کی صورت میں ہے۔“

۴۲۷۸- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُمَّتِي هَذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ فِي الْآخِرَةِ، عَذَابُهَا فِي الدُّنْيَا: الْفِتْنُ وَالرَّزَازِلُ وَالْقَتْلُ».

☀️ فائدہ: آخرت میں اس امت کے اہل ایمان کے لیے ابدی عذاب نہیں ہے۔ ان کے لیے دنیا میں پیش آنے والی انفرادی اور اجتماعی آزمائشیں آخرت کے عذاب سے کفارہ بن جائیں گی۔ ان شاء اللہ.

۴۲۷۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۶/ ۴۰۷ من حديث أبي داود به.

۴۲۷۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۱۰ من حديث كثير بن هشام به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۴۴، ووافقه الذهبي، حدث به المسعودي قبل اختلاطه، رواه معاذ بن معاذ عنه.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۵) - کتاب المہدی (التحفة ۳۰)

## مہدی کا بیان

☀️ فائدہ: [مہدی] ہلای بھدی سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، یعنی وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حق کی رہنمائی فرمائی ہو۔ اور اسی معنی میں ہے وہ مبارک شخصیت جس کی آمد کی رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری دی ہے۔ چاروں خلفائے راشدین کو خلفائے مہدیین کا لقب بھی دیا گیا ہے اور معنوی لحاظ سے ہر وہ شخص مہدی ہے جو ان کی سیرت کا پیروکار ہو۔ (النهاية)

283

۴۲۷۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یہ دین قائم رہے گا حتیٰ کہ اس پر بارہ خلیفے آئیں گے اور ان سب پر امت متفق ہوگی۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنی مگر میں اسے سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ”وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔“

۴۲۷۹- حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ قَائِمًا حَتَّىٰ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً، كُلُّهُمْ نَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْأُمَّةُ»، فَسَمِعْتُ كَلَامًا مِنْ نَبِيِّ ﷺ نَمَّ أَفْهَمَهُ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”یہ دین

۴۲۸۰- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ

۴۲۷۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۵۱۹/۶، ۵۲۰ من حديث داود به \* مروان بن معاوية وإسماعيل بن أبي خالد عننا، والحديث الآتي يعني عنه

۴۲۸۰- تخریج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب الناس تبع لقریش والخلافة في قریش، ح: ۱۸۲۱ من حديث داود ابن أبي هند عن عامر الشعبي به .

## ۳۵- کتاب المہدی

مہدی کا بیان

بارہ خلیفوں تک معزز اور غالب رہے گا۔“ چنانچہ لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور آواز بلند کی۔ پھر آپ نے آہستہ سے ایک بات کہی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: ابا جان! آپ نے کیا فرمایا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ”وہ سب قریش میں سے ہوں گے۔“

جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزًا إِلَىٰ أُنْتِي عَشْرَ خَلِيفَةٍ، قَالَ: فَكَبَّرَ النَّاسُ وَضَجُّوا ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً قُلْتُ لِأَبِي: يَا أَبَتِ مَا قَالَ؟ قَالَ: «كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ».

۴۲۸۱- ۲۲۸۱- اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن سمرہ

رضی اللہ عنہ سے یہ مذکورہ حدیث بیان کی..... اس میں مزید ہے کہ جب آپ اپنے گھر واپس آئے تو قریشی لوگ آپ کے پاس آئے اور پوچھا کہ پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”قتل و غارت۔“

۴۲۸۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نُفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْمَةَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. زَادَ: فَلَمَّا رَجَعَ إِلَىٰ مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فَقَالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ.



🌞 توضیح: اس روایت کے صحیح بخاری کتاب الاحکام میں الفاظ یہ ہیں: [يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا ..... كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ] [حدیث: ۲۲۲۲، ۲۲۲۳] صحیح مسلم، کتاب الامارۃ میں ہیں: [إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْقَضِي .....] ”یہ معاملہ ختم نہیں ہوگا۔“ اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: [لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَيًّا .....] ”لوگوں کا معاملہ جاری ساری رہے گا۔“ اور ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: [لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيزًا .....] [حدیث: ۱۸۲۱] ”اسلام غالب رہے گا۔“ طبرانی (۲۱۵/۲) کی روایت ہے: [لَا يَزَالُ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ ضَالِحًا .....] ”میری امت کا معاملہ صالح اور عمدہ رہے گا۔“ اس مضمون کی روایات میں اجمال ہے۔ اس کی حقیقی تعبیر اللہ ہی بہتر جانتا ہے تاہم علمائے محدثین نے مختلف انداز میں اس کی توجیہ بیان کی ہے نفع الباری، کتاب الاحکام میں یہ بحث دیکھی جاسکتی ہے۔ ایک توجیہ یہ کی گئی ہے کہ اس میں دو احتمال ہیں ایک احتمال ہے کہ یہ خلفاء آپ ﷺ کے متصل بعد ہوں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ یہ قیامت تک کی مدت میں آئیں گے اور یہ خاص خلفاء ہوں گے جن پر لوگوں کا اتفاق ہوگا اور اسلام بھی کامل طور پر نافذ ہو کر اپنی برکات ظاہر کرے گا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا رجحان یہ ہے کہ یہ خلفاء آپ ﷺ کے متصل بعد ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ (۱۰۱ ہجری) تک کل چودہ خلفاء ہوئے ہیں۔ ان میں سے معاویہ بن یزید اور مروان بن حکم کی ولایت صحیح تھی اور نہ طویل المدت۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بعد احوال

۴۲۸۱- تخریج: [اسنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۹۲ / ۵ من حدیث زہیر بہ \* الأسود بن سعید حسن الحدیث علی

الراجع .



از حد متغیر ہو گئے اور ان پر خیر القرون میں سے پہلی قرن (صدی) بھی ختم ہو گئی۔ اس دور میں حضرت حسن بن علی اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور پر اعتراض آتا ہے کہ ان پر اتفاق نہ تھا اگرچہ ان کی ولایت برحق ہے مگر سیدنا حسن چھ ماہ بعد ہی خلافت سے دست بردار ہو گئے تھے۔ اور جناب عبداللہ بن زبیر شہید کر دیے گئے تو معاملہ فریق ثانی پر مجتمع ہو گیا۔ تو باقیوں کے مقابلہ میں یہ مدت معمولی اور غیر معتبر ہے لیکن اسلام من حیث المجموع غالب، عزیز اور امت کا معاملہ صالح رہا۔ یہاں ایک اشکال اور سامنے آتا ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ خلافت ۳۰ سال تک رہے گی یہ بات بظاہر زیر بحث حدیث کے خلاف ہے اور لوگ بھی اس سے استدلال کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ۳۰ سال کے بعد کی خلافتیں صحیح نہیں ہیں یا وہ بادشاہتیں ہیں لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ نہ یہ دونوں حدیثیں باہم متعارض ہیں اور نہ مذکورہ دعویٰ ہی صحیح ہے۔ حدیث میں جو الفاظ آتے ہیں وہ یہ ہیں: ”خلافت نبوت ۳۰ سال رہے گی پھر یہ بادشاہی اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا دے دے گا۔“ (سنن ابوداؤد حدیث: ۴۶۲۶) اس کا مطلب ہے کہ خلافت علی منہاج النبوت ۳۰ سال تک رہے گی، لیکن بعد میں قائم ہونے والی خلافتوں میں منہاج نبوت سے کچھ انحراف آ جائے گا ورنہ خلافت بھی رہے گی اور اسلام بھی قائم وغالب رہے گا اور ایسا ہی ہوا۔ (اس کی مزید تفصیل آگے حدیث: ۴۶۲۶ کے فوائد میں ملاحظہ فرمائیں۔)

۴۲۸۲- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا (کے فنا ہونے) میں ایک دن بھی باقی ہوا..... زائدہ بن قدامہ نے اپنی روایت میں کہا..... اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا..... پھر سب راوی متفق ہیں..... حتیٰ کہ اللہ اس میں ایک آدمی کو اٹھائے گا جو مجھ سے ہوگا یا میرے اہل بیت میں سے ہو گا“ اس کا نام میرے نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔“

۴۲۸۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ؛ أَنَّ عَمَرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ؛ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى؛ أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنَى وَاحِدًا، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زُرَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ» - قَالَ زَائِدَةُ فِي حَدِيثِهِ: «لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ» ثُمَّ اتَّفَقُوا - «حَتَّى

۴۲۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في المهدى، ح: ۲۲۳۰ من حديث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الذهبي في تلخيص المستدرک: ۴/ ۴۴۲.

يَعْتَرُ رَجُلًا مِّنِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ  
اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي .

فطر بن خلیفہ کی روایت میں مزید ہے: ”وہ زمین کو  
عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم و زیادتی سے  
بھری ہوئی ہوگی۔“

زَادَ فِي حَدِيثِ فَطْرِ: «يَمْلَأُ الْأَرْضَ  
قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا» .

سفیان ثوری کی روایت میں کہا: ”یہ دنیا اس وقت  
تک فنا نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے  
ایک آدمی عرب پر حاکم نہ بن جائے۔ اس کا نام میرے  
نام کے مطابق ہوگا۔“

وَقَالَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: «لَا تَذْهَبُ  
أَوْ لَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ  
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ اسْمُهُ  
اسْمِي» .

امام ابو داؤد کہتے ہیں: عمر (بن عبید) اور ابو بکر (بن  
عیاش) کے الفاظ سفیان کی روایت کے ہم معنی ہیں، لیکن  
ابو بکر نے ”العرب“ کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَفْظُ عُمَرَ وَأَبِي بَكْرٍ  
بِمَعْنَى سُفْيَانَ. [ولم يقل أبو بكر:  
العرب. قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي  
بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ]



۳۲۸۳- سیدنا علیؑ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ  
نے فرمایا: ”اگر اس زمانے سے ایک دن بھی باقی ہو تو  
اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو  
اسے عدل سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم سے بھری ہوگی۔“

٤٢٨٣- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا فَطْرٌ عَنْ  
الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ  
عَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ  
الدَّهْرِ إِلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ  
بَيْتِي يَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا» .

۳۲۸۴- سیدہ ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ میں نے  
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ”مہدی میری عترت  
یعنی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔“

٤٢٨٤- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِّيِّ: حَدَّثَنَا  
أَبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بْنِ

٤٢٨٣- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ١/ ٩٩ عن الفضل بن دكين به .

٤٢٨٤- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب خروج المهدي، ح: ٤٠٨٦ من حديث الحسن بن

مہدی کا بیان

۳۰- کتاب المہدی

بَيَانٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَهْدِيُّ مِنْ عِثْرَتِي مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ».

جناب عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ میں نے ابوالمح سے سنا وہ علی بن نفیل (جو سعید بن مسیب کے شاگرد ہیں) کی مدح کرتے تھے کہ وہ بھلے آدمی تھے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ: وَسَمِعْتُ أَبَا الْمَلِيحِ يُثْنِي عَلَى عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، وَيَذْكُرُ مِنْهُ صَلَاحًا.

۴۲۸۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی مجھ سے (میری نسل سے) ہوگا اس کی پیشانی فراخ اور ناک بلند ہوگی، زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے کہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی اور سات سال تک حکومت کرے گا۔“

۴۲۸۵- حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ بْنِ زَبِيْعٍ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجَلِي الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ: يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِثَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ».

۴۲۸۶- سیدہ ام سلمہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہوگا پھر اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگتا ہوا مکہ پہنچے گا۔ اہل مکہ اس کے پاس آئیں گے اور اسے امامت کے لیے کھڑا کریں گے حالانکہ وہ اس عمل کو ناپسند کرتا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ پھر شام والوں کی طرف سے اس کے

۴۲۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ صَاحِبِ لَهُ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ، فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ،

۴۲۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۵۵۷/۴ من حديث عمران القطان به، وصححه علي شرط مسلم، وتعقبه الذهبي \* قتادة مدلس وعنن، وللحديث شواهد ضعيفة.

۴۲۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۱۶/۶ من حديث هشام الدستوائي به \* قتادة عنن، و"صاحب له" مجهول.

خلاف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ لوگ جب یہ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال (صالحین) اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور اس کے ساتھ بیعت کریں گی۔ پھر قریش میں سے ایک آدمی اٹھے گا جس کا نضیال بنو کلب میں ہوگا پھر وہ (قریشی کلبی) ان (مہدی کی بیعت کرنے والوں) کے مقابلے میں ایک لشکر بھیجے گا تو وہ مہدی والے ان پر غالب آجائیں گے۔ چنانچہ بنو کلب کا یہی لشکر ہوگا (جو مغلوب ہوگا) اور خسارہ ہوگا اس کے لیے جو کلب کی قیمت میں حاضر نہ ہوگا۔ مہدی مال تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی ﷺ کی سنت نافذ کرے گا اور اسلام اپنی گردن زمین پر ٹکا دے گا۔ اور پھر وہ سات سال تک رہے گا۔ اس کے بعد اس کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان اس کا جنازہ پڑھیں گے۔“

فَيَخْرُجُونَهُ وَهُوَ كَارِهِ، فَيَبْيَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَيَبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْتٌ مِنَ الشَّامِ، فَيُخَسَفُ بِهِمُ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاهُ أُنْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبْيَعُونَهُ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَحْوَالَهُ كَلْبٌ، فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْتًا، فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ، وَذَلِكَ بَعْتٌ كَلْبٍ، وَالْحَيِّئَةَ لِمَنْ لَمْ يَشْهَدْ غَنِيمَةَ كَلْبٍ، فَيَقْسِمُ الْمَالَ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّتِهِ نَبِيِّهِمْ ﷺ، وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَائِهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ، ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ“.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامَ: «تَسَعُ سِنِينَ». وَقَالَ بَعْضُهُمْ: «سَبْعُ سِنِينَ».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: بعض راویوں نے ہشام سے ”نوسال“ روایت کیے ہیں اور بعض نے سات سال۔

☀️ فائدہ: مذکورہ احادیث میں سے بعض صحیح ہیں (جیسے حدیث: ۴۲۸۴ ہے اور بعض کی صحت و ضعف میں اختلاف ہے جیسے ۴۲۸۵ ہے۔ اور بعض ضعیف ہیں جیسے ۴۲۸۶ ہے) ان احادیث میں امام مہدی کی آمد کی پیش گوئی کی گئی ہے اور ان کی کچھ صفات کا بھی بیان ہے۔ امام مہدی کے بارے میں لوگ بالعموم افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ جس کی وجہ سے کئی لوگوں نے تو ان کی شخصیت اور آمد ہی کا انکار کر دیا ہے اور کئی طبع آزمایہ قسم کے لوگوں نے اپنی اپنی بابت مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ دونوں ہی باتیں غلط ہیں۔ امام مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول آسمانی کے وقت ظہور پذیر ہو چکے ہوں گے۔ اور یہ روایات معنوی طور پر حد تو اترو تپتی ہوئی ہیں۔ اس لیے ان کا انکار گمراہی ہے اور ان میں سے صحیح احادیث پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

۳۵- کتاب المہدی

مہدی کا بیان

۴۲۸۷- قتادہ نے یہ حدیث روایت کی اور ”نوسال“

مدت بتائی۔

۴۲۸۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: «تِسْعَ سِنِينَ».امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ معاذ کے علاوہ دیگر  
راوی ہشام سے نوسال روایت کرتے ہیں۔قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ  
هِشَامٍ: «تِسْعَ سِنِينَ».

۴۲۸۸- عبداللہ بن حارث نے سیدہ ام سلمہ ام المومنین

ؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے..... اور معاذ کی حدیث  
(۴۲۸۶) کامل ہے۔

۴۲۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا

عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ  
قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ، وَحَدِيثُ  
مُعَاذٍ أَمُّ.۴۲۸۹- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زمینمیں دھنسا دیے جانے والے لشکر کا قصہ بیان کیا..... اس  
میں ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس  
آدمی کا کیا حال ہوگا جسے مجبوراً ان کے ساتھ ٹکنا پڑا ہو  
گا؟ آپ نے فرمایا: ”وہ زمین میں دھنسا تو دیا جائے گا مگر  
قیامت کے دن اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

۴۲۸۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَبْطِيَّةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ  
النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخُسْفِ: قُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَمُنَّ كَانَ كَارِهَا؟ قَالَ:  
«يُخْسَفُ بِهِمْ وَلَكِنْ يُعْتَبَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
عَلَى نِيَّتِهِ».

☀️ فائدہ: ① اللہ تعالیٰ کا عذاب جب عمومی انداز میں آتا ہے تو سب کو اپنی پلیٹ میں لے لیتا ہے، البتہ انبیاء و رسل  
ؑ اور ان کے تبعین کا معاملہ بطور معجزہ اس عموم سے مستثنیٰ ہے۔ ② اضطراب و اکراہ یعنی انسان کو کسی ناپسندیدہ عمل پر  
انتہائی مجبور کر دیا جانا..... شریعت میں ایک معتبر عذر ہے جس کا فائدہ اگر دنیا میں حاصل نہ ہو سکے تو ان شاء اللہ  
قیامت کو ضرور ملے گا۔ ③ اور اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

۴۲۸۷- [ضعیف] انظر الحديث السابق.

۴۲۸۸- [ضعیف] انظر الحديثين السابقين.

۴۲۸۹- [تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت، ح: ۲۸۸۲ من حديث جرير به.

۴۲۹۰- سیدنا علیؑ نے بیان کیا..... اور اس اثنا میں انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؑ کی طرف دیکھا..... فرمایا کہ میرا یہ فرزند سید (اور سردار) ہے جیسے کہ اس کے متعلق نبیؐ نے فرمایا ہے..... اور اس کی نسل سے ایک آدمی ہوگا جو تمہارے نبیؐ کا ہم نام ہوگا وہ اخلاق میں ان ہی کے مشابہ ہوگا مگر شکل میں مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کیا کہ..... وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

۴۲۹۰- (أ) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثْتُ عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ، وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبَهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبَهُهُ فِي الْخُلُقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ: يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا.

۴۲۹۰- سیدنا علیؑ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: ”ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جسے حارث بن حراث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے آگے ایک شخص ہوگا جسے منصور بولتے ہوں گے وہ آل محمد کو مقام دے گا جیسے کہ قریش نے رسول اللہؐ کو جگہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اس کی نصرت یا فرمایا اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہوگا۔“

۴۲۹۰- (ب) وَقَالَ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ هَلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ التَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ حَرَاثٌ عَلِيٌّ مُقَدَّمَتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ يُوْطِئُ أَوْ يُمَكِّنُ لآلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَّنْتُ قُرَيْشَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَجَبَّ عَلَيَّ كُلُّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ» أَوْ قَالَ: «إِجَابَتُهُ».

۴۲۹۰- أ- تخريج: [إسناده ضعيف] \* أبو إسحاق عن ابن صح السند إليه، وأبو داود لم يذكر من حدته.

۴۲۹۰- ب- تخريج: [إسناده ضعيف] \* أبو الحسن و هلال بن عمرو مجهولان.

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۶) - كِتَابُ الْمَلَا حِمِ (التحفة ۳۱)

اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں

(المعجم ۱) - باب مَا يُذَكَّرُ فِي قُرْآنِ

الْمِائَةِ (التحفة ۱)

۳۲۹۱- جناب ابو علقمہ نے کہا کہ میرے علم و یقین

کے مطابق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا: ”بیشک اللہ ذو الجلال ہر سوسال کے شروع میں یا آخر میں اس امت کے اندر ایک آدمی پیدا کرتا رہے گا جو اس کے دین کو از سر نو قائم اور مضبوط کرتا رہے گا۔“

۴۲۹۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَّاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمَعَاظِرِيِّ، عَنْ أَبِي عُلَقَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو عبد الرحمن

بن شریح الاسکندرانی نے (معضل) بیان کیا ہے وہ شراحیل سے آگے نہیں بڑھا۔ (اس نے بعد والے راویوں کا ذکر

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيحِ الْإِسْكَندَرَانِيُّ، لَمْ يَجْزُ بِهِ شَرَّاحِيلُ.

چھوڑ دیا ہے۔)

☀️ فائدہ: یہ بہت بڑا انعام ہے کہ امت میں ایسے صالحین پیدا ہوئے ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے جو دین کے معاملے میں ایسی خدمات سر انجام دیں گے جو انتہائی اہم اور ضروری ہوں گی۔ مگر یہ کوئی ضروری نہیں کہ خود انہیں بھی اس کا احساس ہو یا لوگوں میں اس سے ان کا تعارف ہو یا وہ خود اپنا چرچا کرتے پھریں..... بلکہ ان کی خدمات جلیلہ سے علما و حق میں ان کے متعلق یہ صفت جانی جائے گی۔ ممکن ہے وہ مجاہد ہو یا حاکم یا داعی۔

۴۲۹۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الحاكم في المستدرک: ۴/ ۵۲۲ من حدیث عبد اللہ بن وہب بہ.

رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کی اہم علامات کا بیان

باب ۲۰- رومیوں کے ساتھ برپا ہونے

والے معرکوں کا بیان

(المعجم ۲) - باب مَا يَذْكُرُ مِنْ مَلَا حِمِ

الرُّومِ (التحفة ۲)

۴۲۹۲- حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ : حَدَّثَنَا عَيْسَى

ابنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ

ابنِ عَطِيَّةَ قَالَ : مَالَ مَكْحُولٍ وَابْنُ أَبِي

زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، وَمِلْتُ

مَعَهُمْ ، فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ

الْهُدْنَةِ قَالَ : قَالَ جُبَيْرٌ : انْطَلَقْتُ بِنَا إِلَى ذِي

مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ

فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ

صُلْحًا آمِنًا ، فَتَعْرَوْنَ أَنْتُمْ وَهُمْ ، عَدُوًّا مِنْ

وَرَائِكُمْ ، فَتُنْصَرُونَ ، وَتَغْنَمُونَ ،

وَتَسْلَمُونَ ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجِ

ذِي ثُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ

الصَّلِيبَ فَيَقُولُ : غَلَبَ الصَّلِيبُ ، فَيَغْضَبُ

رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدْفَعُهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ

تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ .

۴۲۹۳- حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ مکحول اور ابن ابو

زکریا، خالد بن معدان کی طرف روانہ ہوئے اور میں بھی

ان کے ساتھ چل دیا۔ تو خالد نے جبیر بن نفیر سے ایک

حدیث روایت کی جو ہدنة (مصالحات) کے متعلق تھی۔ پھر

جبیر نے کہا: چلیں حضرت ذی مِخْبَرٍ کے ہاں چلتے ہیں جو

کہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے تھے۔ ہم ان کے پاس پہنچے

تو جبیر نے ان سے ہدنة (مصالحات) کے متعلق پوچھا۔

تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

ہوئے سنا ہے: ”تم لوگ رومیوں سے ایک پر امن

مصالحات کرو گے۔ اور پھر ان کے ساتھ مل کر اپنے پیچھے

ایک دشمن سے جنگ کرو گے، ان پر غالب رہو گے،

غنیمت پاؤ گے اور صحیح سلامت رہو گے، پھر وہاں سے

واپس لوٹو گے اور ایک میدان میں اترو گے جس میں ٹیلے

بھی ہوں گے۔ تو عیسائیوں میں سے ایک آدمی صلیب

بلند کرے گا اور کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ تو مسلمانوں

میں سے ایک آدمی کو خضم آئے گا اور وہ اسے قتل کر ڈالے

گا۔ تو اس موقع پر رومی دھوکا کریں گے اور جنگ کے

لیے جمع ہو جائیں گے۔“

۴۲۹۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ

الْحَرَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ

۴۲۹۳- حسان بن عطیہ نے یہ حدیث بیان کی اور

مزید کہا: ”مسلمان جلدی سے اپنے اسلحہ کی طرف انھیں

۴۲۹۲- تخریج : [سنادہ صحیح] تقدم ، ح : ۲۷۶۷ ، وأخرجه ابن ماجه ، الفتن ، باب الملاحم ، ح : ۴۰۸۹ من

حدیث عیسیٰ بن یونس بہ .

۴۲۹۳- تخریج : [صحیح] انظر الحديث السابق .



۳۶- کتاب الملاح

رومیوں کے ساتھ برپا ہونے والے معرکوں کی اہم علامات کا بیان  
گے اور ان سے قتال کریں گے اور اللہ انہیں شہادت سے  
سرفراز فرمائے گا۔“

قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَدَّ فِيهِ: «وَيَثُورُ  
الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فِيكُرْمِ  
اللَّهِ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ».

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا: اس سند میں ولید نے بواسطہ  
جبیر، حضرت ذی مخبر رحمہ اللہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِلَّا أَنَّ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ  
عَنْ جُبَيْرٍ، عَنْ ذِي مَخْبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ روح، یحییٰ بن حمزہ اور  
بشر بن بکر نے اوزاعی سے روایت کیا جیسے کہ عیسیٰ نے کہا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ رَوْحٌ وَيَحْيَى  
ابْنُ حَمْرَةَ وَيَشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ  
كَمَا قَالَ عَيْسَى.

باب ۳- ان معرکوں کی اہم علامات

(المعجم ۳) - بَابُ فِي أَمَارَاتِ

الْمَلَّاحِمِ (التحفة ۳)

۴۲۹۴- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیت المقدس کی آبادی  
یثرب (مدینے) کی بے آبادی کا پیش خیمہ ہوگی۔ اور  
یثرب کی بے آبادی کے نتیجے میں بڑی جنگ ہوگی اور  
اس جنگ کا ظہور قسطنطنیہ کی فتح ہوگا۔ اور قسطنطنیہ کی فتح  
کے بعد دجال آئے گا۔“ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ  
اس حدیث کے بیان کرنے والے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ)  
کی ران یا کندھے پر مارا، پھر فرمایا: ”بلاشبہ یہ واقعہ اس  
طرح حق ہے جیسے کہ تم یہاں ہو یا بیٹھے ہوئے ہو۔“ مراد  
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے۔

۴۲۹۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ:  
حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ  
يُخَايمَرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ  
خَرَابٌ يَثْرِبُ، وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ  
الْمَلْحَمَةِ، وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَشَحُّ  
الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ  
الدَّجَالِ»، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَخْدِ الَّذِي  
حَدَّثَهُ أَوْ مَنْكِبِهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هَذَا لِحَقٌّ  
كَمَا أَنَّكَ هُنَا»، أَوْ «كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ»

۴۲۹۴- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۲۴۵ عن هاشم بن القاسم به، وللحديث شواهد، وهو بها حسن.

جنگوں کے مسلسل وقوع پذیر ہونے کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

يَعْنِي مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ .

باب ۴- جنگوں کے مسلسل وقوع پذیر ہونے کا بیان

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي تَوَاتُرِ الْمَلَاْحِمِ (التحفة ۴)

۴۲۹۵- حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه سے مروی ہے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور دجال کی آمدات مہینوں میں ہوگی۔“

۴۲۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ: حَدَّثَنَا عَمِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ سُمْيَانَ الْعَسَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ» .

۴۲۹۶- حضرت عبد اللہ بن بسر رضي الله عنه سے مروی ہے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”جنگ عظیم اور شہر قسطنطنیہ کی فتح چھ سال کے عرصے میں ہوگی اور مسیح دجال کا نکلنا ساتویں میں ہوگا۔“

۴۲۹۶- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيْحٍ الْجَمِصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ، وَخُرُوجِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ فِي السَّابِعَةِ» .

امام ابوداؤد رضي الله عنه کہتے ہیں کہ یہ روایت عیسیٰ کی (مذکورہ بالا) روایت سے صحیح تر ہے۔

قال أبو داؤد: هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَيْسَى .

باب ۵- اسلام کے خلاف امتوں کے ہجوم کا بیان

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي تَدَاعِي الْأُمَمِ عَلَى الْإِسْلَامِ (التحفة ۵)

۴۲۹۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في علامات خروج الدجال، ح: ۲۲۳۸، وابن ماجه، ح: ۴۰۹۲ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به، وهو ضعيف مختلط \* يزيد بن قطيب مجهول الحال .

۴۲۹۶- تخريج: [إسناده ضعيف] \* بقية لم يصرح بالسماع المسلسل، ووقع في سنن ابن ماجه وهم، الفتن، باب الملاحم، ح: ۴۰۹۳، (تحفة الأشراف: ۴/ ۲۹۴) .

اسلام کے خلاف امتوں کے هجوم کا بیان

۴۲۹۷- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری امتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کہ کھانے والے اپنے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔“ تو کہنے والے نے کہا: کیا یہ ہماری ان دنوں قلت اور کمی کی وجہ سے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(نہیں) بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ ہو گئے، لیکن جھاگ ہو گئے جس طرح کہ سیلاب کا جھاگ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے سینوں سے تمہاری بیت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دے گا۔“ پوچھنے والے نے پوچھا اے اللہ کے رسول! وہن سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ”دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔“

۴۲۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا»، فَقَالَ قَائِلٌ: «وَمِنْ قَلِيلٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْدِفَنَّ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ»، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام اور مسلمانوں کی بیت اور غلبے کا راز کثرت عدد پر نہیں ہے بلکہ اللہ کے تقوے اور اس کے دین کی فی الواقع پابندی میں پوشیدہ ہے۔ ② دنیا کی محبت اور آخرت سے بے فکری بہت بڑا فتنہ ہے جو افراد بلکہ قوموں کو دنیا میں رسوا کر کے رکھ دیتا ہے اور آخرت کی خرابی اس سے بڑھ کر ہے۔

(المعجم ۶) - **بَابُ فِي الْمَعْقِلِ مِنْ**  
**الْمَلَا حِمِ (التحفة ۶)**

۴۲۹۸- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) دمشق نامی شہر کی جانب میں واقع مقام غوطہ ہوگا اور دمشق شام کے بہترین شہروں میں سے ہوگا۔“

۴۲۹۸- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ: سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ؛ أَنَّ

۴۲۹۷- تخریج: [حسن] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۱/ ۳۴۵، ح: ۶۰۰ من حديث عبد الرحمن بن يزيد ابن جابر به، وله شاهد حسن عند أحمد: ۵/ ۲۷۸.

۴۲۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۵/ ۱۹۷ من حديث يحيى بن حمزة به، وصححه الحاكم: ۴/ ۴۸۶، ووافقه الذهبي.

فتنہ ختم کرنے کی تدبیر کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ، إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ».

۴۲۹۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عنقریب مسلمان مدینے میں گھیر لیے جائیں گے حتیٰ کہ ان کی بعید ترین چھاؤنی اس وقت سلاح مقام پر ہوگی۔“

۴۲۹۹- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَاجِحِهِمْ سَلَاخٌ».

۴۳۰۰- جناب زہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلاح کا مقام خیبر کے قریب ہے۔

۴۳۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنَبَسَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: وَسَلَاخٌ قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

☀️ فائدہ: قیامت کے قریب ایسا ہوگا جب اسلام اطراف عالم سے سٹ سٹا کر مدینہ میں محصور ہو جائے گا۔

(المعجم ۷) - باب اَرْتِفَاعِ الْفِتْنَةِ فِي الْمَلَاْحِمِ (التحفة ۷)

۴۳۰۱- یحییٰ بن جابر طائفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کہ ہارون بن عبد اللہ کی سند میں..... یحییٰ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس امت میں دو تلواریں ہرگز

۴۳۰۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۴۲۹۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۲۵۰.

۴۳۰۰- تخریج: [صحيح] تقدم، ح: ۴۲۵۱.

۴۳۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۶/۶ عن الحسن بن سوار به \* يحيى بن جابر لم يلق عوف بن مالك، (جامع التحصيل، ص: ۲۹۷).

۳۶- کتاب الملاحم - ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے چھیڑ چھاڑ کا بیان

ابن سُلَیْمٍ عَنْ یَحْیَى بْنِ جَابِرِ الطَّائِفِيِّ - قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّفَيْنِ: سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا».

🌞 فائدہ: مسلمانوں کا آپس میں لڑنا بھڑانا بہت بڑا قتلہ ہے مگر اس امت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ جب بھی باہر کا کوئی دشمن ان پر حملہ آور ہوگا تو مسلمان آپس میں اکٹھے ہو جایا کریں گے۔ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے داخلی تنازعات کو ختم کرنے کے لیے مشترک بڑے دشمن سے جہاد کا عمل جاری رکھا جانا ضروری ہے۔ ویسے بھی جہاد کے حالات ہر دور میں موجود رہیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ مسلمان اس فریضہ جہاد کی ادائیگی میں کوتاہی کریں گے۔ بعض محققین نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ۸) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ تَهْيِيجِ التَّرْكِ وَالْحَبَشَةِ (التحفة ۸)

باب: ۸- ترکوں اور حبشہ کے کافروں سے بلاوجہ چھیڑ چھاڑ منع ہے

۴۳۰۲- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّبْيَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَكِينَةَ - رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ - عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُواكُمْ، وَأَتْرَكُوا التَّرْكَ مَا تَرَكُواكُمْ».

۴۳۰۲- نبی ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حبشیوں سے تعرض نہ کرو جب تک کہ وہ تمہارے درپے نہ ہوں اور ترکوں کو بھی چھوڑے رہو جب تک کہ وہ تمہیں چھوڑے رہیں۔“

🌞 فائدہ: مسلمانوں کی جمیعت اگر مجتمع نہ ہو تو یہی حکم ہے ورنہ ﴿فَاتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً﴾ (التوبة: ۳۶) پر عمل لازم ہے اور خیر القرون میں اس پر عمل ہوا ہے۔ واللہ اعلم.

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي قِتَالِ التَّرْكِ (التحفة ۹)

باب: ۹- ترک کافروں کے ساتھ جنگ کا بیان

۴۳۰۲- تخريج: [حسن] أخرجه النسائي، الجهاد، باب غزوة الترك والحبشة، ح: ۳۱۷۸ من حديث ضمرة بن ربيعة \* السبباني هو أبو زرعة يحيى بن أبي عمرو، وله شاهد حسن، انظر نيل المصنوع، ح: ۴۳۰۹.

ترک کافروں سے جنگ کا بیان

۴۳۰۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ مسلمانوں کی ترکوں سے جنگ نہ ہو جائے۔ یہ ایسے لوگ ہوں گے کہ ان کے چہرے ڈھالوں کی مانند ہوں گے، جن پر چمڑا وغیرہ لگایا گیا ہو۔ اور ان کا لباس بالوں کا ہوگا۔“

۴۳۰۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكََنْدَرَانِيَّ عَنْ سُهَيْلِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمَطْرَفَةِ يَلْبَسُونَ الشُّعْرَ».

☀️ فائدہ: ترکوں کے چہرے پر گوشت گول اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے انہیں چمڑے منڈھی ڈھالوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

۴۳۰۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ تم (مسلمان) ایک قوم سے جنگ نہ کرو جن کے جوڑے بالوں کے ہوں گے۔ اور اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تم ایک قوم سے جنگ نہ کرو جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناکیں چھٹی ہوں گی ان کے چہرے گویا ڈھالیں ہوں گی جن پر چمڑا وغیرہ لگا ہوتا ہے۔“

۴۳۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ السَّرْحِ وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَاهُ يَتَّى. - قَالَ ابْنُ السَّرْحِ - : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يِعَالُهُمُ الشُّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأَنْوْفِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُّ الْمَطْرَفَةُ».

۴۳۰۵- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں فرمایا: ”ایک قوم تم سے جنگ کرے گی جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی یعنی ترک۔ فرمایا: تم انہیں تین بار دھکیلو گے حتیٰ کہ جزیرہ عرب کے کنارے پر پہنچا دو

۴۳۰۵- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التَّنِيسِيُّ: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثٍ: «يُقَاتِلُكُمْ قَوْمٌ صِغَارُ الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرْكَ،

۴۳۰۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بغير الرجل... الخ، ح: ۲۹۱۲ عن قتیبہ بہ .  
 ۴۳۰۴- تخریج: أخرجه البخاري، الجهاد والسير، باب قتال الذين يتعطلون الشعر، ح: ۲۹۲۹، مسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بغير الرجل فيتمنى... الخ، ح: ۲۹۱۲ من حديث سفیان بن عیینہ بہ .  
 ۴۳۰۵- تخریج: [إسناده ضعيف] \* بشير بن المهاجر لين الحديث، وضعفه الجمهور .



بصرے کا بیان

گے۔ پہلی دفعہ دھلکے میں ان میں سے جو بھاگ جائیں گے نجات پا جائیں گے دوسری دفعہ میں کچھ بچ جائیں گے اور کچھ ہلاک ہوں گے۔ لیکن تیسری بار میں ان کا صفایا کر دیا جائے گا۔“ یا اسی کی مانند بیان فرمایا۔

باب: ۱۰۔ بصرے کا بیان

۴۳۰۶۔ جناب مسلم بن ابوبکرہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ زیریں علاقے کی زمین میں اتریں گے جسے بصرہ کہتے ہوں گے جو دریائے دجلہ کے کنارے آباد ہوگا اور اس پر ایک پل ہوگا۔ اس کی آبادی بہت زیادہ ہوگی اور یہ مہاجرین کا شہر ہوگا۔“

ابن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابو عمر نے کہا: ”یہ مسلمانوں کا شہر ہوگا پس جب آخری زمانہ ہوگا تو بنو قنطورا (ترک) یہ ان کے جد اعلیٰ کا نام ہے) آئیں گے ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی حتیٰ کہ وہ اس دریا کے کنارے اتریں گے تو اس شہر کے لوگ تین جماعتوں میں بٹ جائیں گے: ایک جماعت بیلوں کی ڈیس پکڑ لے گی اور جنگلوں میں نکل جائے گی اور اس

۳۶۔ کتاب الملاحم

قَالَ: تَسُوْفُوْنَهُمْ ثَلَاثَ مِرَارٍ حَتَّى تُلْحِقُوْهُمْ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، فَاَمَّا فِي السِّيَاقَةِ الْاُولَى فَيَنْجُوْ مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ، وَاَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُوْ بَعْضٌ وَتَهْلِكُ بَعْضٌ، وَاَمَّا فِي الثَّلَاثَةِ فَيُضْطَلَمُوْنَ» اَوْ كَمَا قَالَ.

باب: ۱۰۔ فِي ذِكْرِ الْبَصْرَةِ

(التحفة ۱۰)

۴۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ النَّاسُ مِنْ أُمَّتِي بِعَانِطٍ، يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ، عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ دَجْلَةٌ، يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ».

قَالَ ابْنُ يَحْيَى: قَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: «وَتَكُوْنُ مِنْ أَمْصَارِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُو قَنْطُورَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صَغَارُ الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوْا عَلَى سَطِّ النَّهْرِ، فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرْقٍ، فِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ أُذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبُرِّيَّةِ وَهَلَكُوْا، وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُوْنَ

۴۳۰۶۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۰/۵ من حديث سعيد بن جهمان به .

لَأَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوا، وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذَرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيَقَاتِلُونَهُمْ وَهُمْ الشُّهَدَاءُ. طرح وہ ہلاک ہوں گے۔ دوسری جماعت اپنے لیے امان طلب کرے گی اور وہ کافر ہو جائیں گے۔ اور تیسری جماعت وہ ہوگی جو اپنی اولاد (کی پروا نہ کرتے ہوئے انہیں) اپنی پیٹھوں پیچھے چھوڑ کر ان کے ساتھ قتال کرے گی اور یہی لوگ عظیم شہداء ہوں گے۔“

🌞 نوادہ و مسائل: ① خلافت عباسیہ کے آخری خلیفہ متعصم باللہ (صفر ۶۵۶ھ) کے دور میں یہ واقعات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ ② جب کفار مسلمانوں پر هجوم کر آئیں تو جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے فرار ہلاکت اور کفار کی پناہ میں آنا کفر ہے۔ اور نجات اس کے لیے ہے جو اس موقع پر اپنے جان مال کی بازی لگا دے۔ ③ حدیث میں وارد علامات بغداد پر منطبق ہوتی ہیں۔

۴۳۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْحَنَاطُ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يَمْضِرُونَ أَمْصَارًا، وَإِنَّ مَضْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهَا الْبَصْرَةُ أَوْ الْبُصَيْرَةُ فَإِنَّ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاحُهَا وَكَلَاءُهَا وَسَوْقُهَا وَبَابُ أُمَّرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا حَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَسْتُونَ يُضْبِحُونَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ». حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: ”اے انس! لوگ کئی شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کا نام بصرہ یا بصیرہ ہوگا اگر تم اس کے پاس سے گزر دیا اس میں داخل ہو تو وہاں کی سباح (کلرزہ زمین) اور ”کلاء“ مقام سے دور رہنا اس کے بازاروں اور اس کے امراء کے دروازوں سے بھی بچنا اس کے اطراف و جوانب کو اختیار کرنا۔ بلاشبہ اس زمین میں حسف (دھنس جانا) پتھروں کی بارش اور زلزلے ہوں گے۔ اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو (شام کو صحیح سلامت ہوں گے مگر) صبح کریں گے تو بندر اور سور بن چکے ہوں گے۔“

۴۳۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحِ بْنِ دِرْهَمٍ قَالَ: ۴۳۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] \* شك الراوي في السند، ولبعض الحديث شاهد ضعيف جدًا عند ابن عدي: ۱۷۳۱/۵. ۴۳۰۸- تخریج: [إسناده ضعيف] \* إبراهيم بن صالح ضعيف، ضعفه الدارقطني، والجمهور.





لیے روانہ ہوئے تو اتفاق سے ہم سے ایک آدمی نے پوچھا: تمہارے قریب پہلو میں ابلہ نامی کوئی بہتی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں تو اس نے کہا: تم میں سے کون میرا ضامن بنتا ہے کہ وہ میرے لیے مسجد عشار میں دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہیں؟ میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے: ”اللہ عزوجل قیامت کے دن مسجد عشار سے شہداء کو اٹھائے گا۔ شہدائے بدر کے ساتھ ان لوگوں کے علاوہ اور کوئی نہیں اٹھے گا۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ مسجد دریا کے کنارے پر ہے۔

باب: ۱۱- (کفار) حبشہ کا بیان

سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: انْطَلَقْنَا حَاجِّينَ فَاذًا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: اِلَى جَنَبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْاُبْلَةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ اَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ رَكَعَتَيْنِ اَوْ اَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذِهِ لَابِي هُرَيْرَةَ؟ سَمِعْتُ خَلِيلِي اَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه يَقُولُ: «اِنَّ اللهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ، لَا يَقَوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ.

(المعجم ۱۱) - باب ذِكْرِ الْحَبَشَةِ

(التحفة ۱۱)

۴۳۰۹- حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبُعْدَايِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: «اتْرَكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكْتُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرُجُ كَثْرَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ».

(المعجم ۱۲) - بَابُ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ

(التحفة ۱۲)

۴۳۰۹- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلى الله عليه وسلم نے فرمایا: ”(کفار) حبشہ جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی انہیں چھوڑے رہو۔ بلاشبہ کعبے کا خزانہ نکالنے والا ایک حبشی ہی ہوگا جس کی پنڈلیاں چھوٹی چھوٹی ہوں گی۔“

باب: ۱۲- علامات قیامت

۴۳۱۰- جناب ابو زرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک جماعت

۴۳۱۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ:

۴۳۰۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۷۱/۵ من حديث زهير بن محمد به، وصححه الحاكم: ۴۵۳/۴، ووافقه الذهبي.

۴۳۱۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: في خروج الدجال ومكته في الارض... الخ، ح: ۲۹۴۱ من ۴۴

مدینہ منورہ میں مروان (بن حکم) کے ہاں گئی۔ انہوں نے اس سے علامات قیامت کے سلسلے میں سنا کہ سب سے پہلے دجال نکلے گا۔ کہتے ہیں پھر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے ہاں حاضر ہوا اور انہیں یہ بتایا تو عبداللہ نے کہا: اس نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”بے شک ان علامات میں سب سے پہلے یہ ہے کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا یا چاشت کے وقت ”جانور“ ظاہر ہوگا جو بھی پہلے ہو اور دوسرا اس کے بعد ہو جائے گا۔“

حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ إِلَى مَرَّوَانَ بِالْمَدِينَةِ فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ فِي الْآيَاتِ: أَنَّ أَوْلَاهَا الدَّجَالُ. قَالَ: فَأَنْصَرَفْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَمْ يَقُلْ شَيْئًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدَّابَّةُ عَلَى النَّاسِ ضُحَى، فَأَيُّتَهُمَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخَرَى عَلَى إِثْرِهَا».

حضرت عبداللہ نے کہا: اور قدیم کتابیں ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ ان میں سے پہلی علامت سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: - وَكَانَ يَقْرَأُ الْكُتُبَ - وَأَظُنُّ أَوْلَهُمَا خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

☀️ فائدہ: [خروج داہہ] قیامت سے پہلے کی علامات میں سے ایک اہم علامت ایک مخصوص جانور کا ظہور بھی ہے جو لوگوں سے باتیں کرے گا اس کا آنا عین حق ہے اور قرآن مجید میں ارشاد الہی ہے: ﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ (النمل: ۸۲) ”جب ان پر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے۔“ بعض روایات میں اس جانور سے مراد جاسا لیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: تفسیر ابن کثیر قرطبی وغیرہ)

۴۳۱۱- حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے کمرے کے سائے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ ہم نے قیامت کا ذکر کیا اور ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ

۴۳۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَهَنَّادٌ، الْمَعْنَى، قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ الْقَرَّازِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ - وَقَالَ هَنَّادٌ: عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ - عَنْ

«حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ بِهِ».

۴۳۱۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب: في الآيات التي تكون قبل الساعة، ح: ۲۹۰۱ من حديث فرات القزاز به.

علامات قیامت کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک ہرگز نہیں آئے گی جب تک کہ اس سے پہلے دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں۔ سورج کا مغرب کی جانب سے طلوع ہونا، جانور کا نکلنا، یا جوج ماجوج کا ظہور، دجال کا خروج، عیسیٰ ابن مریم ؑ کی آمد، دخان یعنی دھواں، تین جوانب میں زمین کا دھنسیا جانا، ایک مغرب میں دوسرا مشرق میں اور تیسرا جزیرۃ العرب میں اور ان کے آخر میں یمن سے یعنی وسط عدن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر میں چلا لے جائے گی (علاقہ شام میں جمع کر دے گی۔“)

حَدِيثُ بِنِ أَسِيدِ الْغَفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا نَتَحَدَّثُ فِي ظِلِّ عُرْفَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرْنَا السَّاعَةَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ تَكُونَ، أَوْ لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ قَبْلَهَا عَشْرُ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ، وَخُرُوجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَالدَّجَالِ، وَعَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَالدَّخَانَ، وَثَلَاثُ حُسُوفٍ: حَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ، وَحَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ، وَحَسْفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمِينِ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ، تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ».

۴۳۱۲- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سورج اپنی مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو۔ چنانچہ جب یہ طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھیں گے تو زمین پر بسنے والے سب ایمان لے آئیں گے اور یہ وہی وقت ہوگا (جس کا سورۃ الانعام میں ذکر ہے) ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ...﴾ ”کسی جان کو اس کا ایمان، اگر اس نے اس سے پہلے ایمان نہ قبول کیا ہو یا ایمان کے ساتھ اچھے عمل نہ کیے ہوں، نفع آور نہ ہوگا۔“

۴۳۱۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضِيلِ عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينٌ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا حَبِيرًا﴾» [الأنعام: ۱۵۸].

۴۳۱۲- تخريج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان الزمن الذي لا يقبل فيه الإیمان، ح: ۱۵۷ من حديث محمد بن فضيل بن غزوان، والبخاري، التفسير، سورة الأنعام، باب: ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾، ح: ۴۶۳۵ من حديث عمارة ابن القعقاع به.

۳۶- کتاب الملاحم ..... دجال کے ظہور کا بیان

☀️ فائدہ: ایمان وہی مفید اور مقبول ہے جو بالغیب ہو حقائقِ آخرت کا مشاہدہ کر لینے کے بعد ایمان کسی طور مفید نہ ہوگا۔ آخرت میں بھی کفار یہی کہیں گے: ﴿رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ﴾ (السجدہ: ۱۲) ”اے ہمارے رب! ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا اب ہمیں واپس لوٹا دے تو نیک عمل کریں گے ہم نے یقین کر لیا ہے۔“ لیکن دنیا میں دوبارہ آنا ممکن نہیں ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - باب حَسْرِ الْفِرَاتِ عَنْ كَنْزِ (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- دریائے فرات سے خزانہ ظاہر ہونے کا بیان

۴۳۱۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عنقریب دریائے فرات سونے کا ایک خزانہ ظاہر کرے گا تو جو وہاں حاضر ہو اس میں سے کچھ نہ لے۔“

۴۳۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدِ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفِرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

۴۳۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔ مگر اس روایت میں ہے: ”سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا۔“

۴۳۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ: حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدِ السَّكُونِيُّ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

☀️ فائدہ: ان تمام علامات کی حقیقی تعبیر تو اپنے وقت پر ظاہر ہوگی، بہر حال بالا بحال ہمارا ان سب پر ایمان ہے۔

(المعجم ۱۴) - باب خُرُوجِ الدَّجَالِ (التحفة ۱۴)

باب: ۱۴- دجال کا ظہور

☀️ فائدہ: دَجَالِ بَرُوزِ فَعَالٍ دَجَل سے اسمِ مبالغہ ہے، معنی ہیں بہت بڑا جھوٹا دھوکے باز خلط ملط کر دینے

۴۳۱۴- تخريج: أخرجه البخاري، الفتن، باب خروج النار، ح: ۷۱۱۹ عن عبد الله بن سعيد الكندي، ومسلم، الفتن، باب: لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب، ح: ۲۸۹۴ من حديث عقبة بن خالد به . ۴۳۱۴- تخريج: أخرجه البخاري عن الكندي، ومسلم من حديث عقبة بن خالد به، انظر الحديث السابق.



## ۳۶- کتاب الملاحم ..... دجال کے ظہور کا بیان

والا اور فرجی۔ جموٹے نیوں کو بھی ”دجالون کذابون“ کہا گیا ہے اور اصطلاحاً یہ مراد ہے کہ ایک شخص قیامت کے قریب ظاہر ہوگا جو اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور مختلف شعبہ دے دکھا کر لوگوں کو ان کے دین سے فریب میں ڈالے گا۔ اور معنوی اعتبار سے جس چیز یا شخص پر یہ معنی ثابت ہوں وہ دجال ہے اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہو سکتی ہے مگر یہ آخری دجال سب سے بڑھ کر ہوگا۔

۴۳۱۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو :  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ : اجْتَمَعَ حَدِيثُهُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حَدِيثُهُ : لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ بَحْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَالَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ ذَلِكَ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَسْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً .

۴۳۱۵- ربیع بن حراش کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما دونوں اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں دجال اور اس کے ساتھ جو کچھ ہوگا اس سے خوب باخبر ہوں بے شک اس کے ساتھ پانی کا سمندر اور آگ کا دریا ہوگا جسے تم آگ سمجھتے ہو گے وہ پانی ہوگا اور جسے تم پانی سمجھ رہے ہو گے وہ آگ ہوگی۔ چنانچہ تم میں سے جو یہ پائے اور پانی پینا چاہے تو اس سے جسے وہ آگ سمجھتا ہوگا بلاشبہ وہ اسے پانی ہی پائے گا۔

قال أبو مسعود البدری: هَكَذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ .

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔

۴۳۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ :  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : «مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُنذِرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ الأَعْوَرَ الكَذَّابَ، أَلَا، وَإِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

۴۳۱۶- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”جو بھی کوئی نبی مبعوث ہوا ہے اس نے اپنی امت کو کانے جموٹے دجال سے ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کاننا ہوگا اور تمہارا رب کاننا نہیں ہے بے شک دجال کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کانفر۔“

۴۳۱۵- تخريج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بني إسرائيل، ح: ۳۴۵۰، ومسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۴ من حديث رباعي به .

۴۳۱۶- تخريج: أخرجه البخاري، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۷۱۳۱، ومسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۳ من حديث شعبة به .

۴۳۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ «ك ف ر».  
 ۳۳۱۷- محمد بن عثمان نے بواسطہ محمد بن جعفر شعبہ سے روایت کیا کہ (یوں لکھا ہوگا) ”ک ف ر۔“

۴۳۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: «يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ».  
 ۳۳۱۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس حدیث میں بیان کیا کہ..... ”اسے ہر مسلم پڑھ سکے گا۔“

☀️ **فوائد و مسائل:** ① دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ ہے کہ تمام انبیاء اپنی امتوں کو اس سے ڈراتے رہے ہیں۔ ہمیں بھی اس سے تحفظ کے لیے باقاعدہ نماز میں پڑھنے کے لیے دعا سکھائی گئی ہے جس میں صراحت ہے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ..... وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ.....** الخ (صحیح البخاری، الدعوات، حدیث: ۱۳۶۸) ایمان و اسلام کی برکت سے مسلمان اس کی پیشانی پر سے ”کفر“ پڑھ لے گا۔ ② دجال ایک آنکھ سے کانٹا ہوگا۔ اس کے اس عیب کی تفصیل اور کثرت سے اس کا تذکرہ اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا اور جو اپنا عیب دور کرنے پر قادر نہ ہو وہ اپنے آپ کو معبود کہلائے، کسی طرح معقول نہیں ہو سکتا۔ نیز اس سے استدلال یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی دو آنکھیں ہیں۔ جیسی کہ اس کی شان کو لائق ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾** (الشوری: ۱۱) ”مخلوقات میں کوئی بھی اس کا مثل نہیں ہے۔“ قرآن مجید میں اللہ عزوجل کے لیے آنکھ کا ذکر موجود ہے۔ **﴿وَأَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾** (الطور: ۴۸) ”اپنے رب کے حکم سے صبر کیجیے بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔“ **﴿وَوَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ الْأَوْجِ وَ دُسِرَ نَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ﴾** (القمر: ۱۳) ”ہم نے اس (نوح علیہ السلام) کو تختوں پر سوار کیا جو میٹوں سے جڑے ہوئے تھے۔ وہ (کشتی) ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی یہ بدلہ تھا اس کا جس کا ان لوگوں نے کفر کیا تھا۔“ (ج) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں فرمایا: **﴿وَالْقَبْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مَنِيَّ وَ لِيُتَضَعَّ عَلَيَّ عَيْنِي﴾** (طلہ: ۳۹) ”میں نے تم پر اپنی محبت ڈال دی تاکہ میری آنکھوں کے سامنے تمہاری پرورش ہو۔“ ③ دجال کی پیشانی پر (ک-ف-ر) لکھا ہوگا جسے ہر صاحب ایمان پڑھ سکے گا۔ عین ممکن ہے کہ یہ حروف ہی لکھے ہوئے ہوں یا مجازی معنی مراد ہیں کہ اس کی شکل اس قدر گندی اور منحوس ہوگی کہ ایمانداروں کو اسے چھونا اور فریبی سمجھنے میں قطعاً کوئی مشکل نہ ہوگی۔ اور مومن کے لیے اس کے ایمان کی یہ بہت بڑی برکت ہے کہ اسے اپنے دینی امور میں خاص بصیرت دی جاتی



۴۳۱۷- تخریج: أخرجه مسلم عن محمد بن المثنى به، انظر الحديث السابق.

۴۳۱۸- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۱۰۳/۲۹۳۳ من حدیث عبدالوارث به، انظر الحديث السابق: ۴۳۱۶.

ہے جو اس کے ایمان کے لیے کسی صورت مضرب ہو سکتے ہوں۔

۴۳۱۹- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے

تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص دجال کے متعلق سنے تو اس سے دور رہے اللہ کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا جب کہ وہ سمجھتا ہوگا کہ وہ صاحب ایمان ہے مگر ان شبہات کی بنا پر جو اس کی طرف سے اٹھائے جائیں گے اس کی اتباع کر بیٹھے گا۔“

۴۳۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ بِالذَّجَالِ فَلْيَتَأَمَّرْهُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ لِيَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ، أَوْ لِمَا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ» هَكَذَا قَالَ.

☀️ فائدہ: فتنہ پرور اور گمراہ افراد یا اس قسم کی چیزوں سے دور رہنے ہی میں امان ہے۔ تاہم اظہار حق اور ابطال باطل کے لیے ایسے لوگوں کے پاس جانا حق ہے۔ لیکن سطحی قسم کے مسلمان ان کے بھڑے میں آ کر گمراہ ہو سکتے ہیں، لہذا ان سے دور رہنا ضروری ہے اور اپنے ایمان میں رسوخ پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

۴۳۲۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ میں نے تمہیں دجال کے متعلق (بہت کچھ) بتایا ہے۔ (اس کے باوجود) مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تم نے اسے نہ سمجھا ہو (یا رکھنا) مسیح دجال ٹھکنے قد والا باہر کو نکلی ٹیڑھی پنڈلیوں والا اور بہت گھنگھر یا لے بالوں والا ہوگا ایک آنکھ سے کانا ہوگا جو کہ مٹی ہوئی ہوگی نہ تو ابھری ہوئی اور نہ گہری ہوگی پھر بھی تمہیں کوئی شبہ ہو تو یاد رکھنا کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔“

۴۳۲۰- حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنِي بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الذَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الذَّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجٌ، جَعْدٌ، أَعْوَرٌ، مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَائِيَّةٍ وَلَا جَحْرَاءَ، فَإِنْ أُلْسِنَ عَلَيْكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».

۴۳۱۹- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۴۳۱ من حديث حميد بن هلال به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴/۵۳۱.

۴۳۲۰- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/۳۲۴ عن حيوه بن شريح، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۷۶۴ من حديث بقية به، وللحديث شواهد.

دجال کے ظہور کا بیان

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمرو بن اسود کو منصب قضا سونپا گیا تھا۔

۴۳۲۱- حضرت نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”اگر وہ میرے ہوتے ہوئے تم میں ظاہر ہوا تو میں تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ کروں گا۔ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو پھر ہر شخص خود اپنا دفاع کرنے والا ہے۔ ہر مسلمان کے لیے اللہ عزوجل ہی میرا خلیفہ ہے۔ چنانچہ تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہی تمہارے لیے اس کے فتنے سے امان ہوں گی۔“ ہم نے پوچھا کہ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ نے فرمایا: ”چالیس دن۔ (ان میں سے) ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔“ ہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا ہمیں اس میں ایک دن رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں اس کے لیے تم لوگ اندازہ لگا لینا۔“ پھر دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے پس وہ اسے باب لُد کے پاس پائیں گے اور اس کا کام تمام کر دیں گے۔“

۳۶- کتاب الملاحم

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ وَلِي الْقَضَاءِ.

۴۳۲۱- حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحِ الدَّمَشْقِيِّ الْمُؤَدِّيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرِ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُؤُ حَاجِبُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَائِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ؛ فَإِنَّهَا جَوَارِكُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ». قُلْنَا: وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ، قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنِيهِ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ». فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنِيهِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ؟ قَالَ: «لَا، أَقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، فَيُدْرِكُهُ عِنْدَ بَابِ لُدَّ فَيَقْتُلُهُ».



☀️ فوائد و مسائل: ① دجال کا مقابلہ ایمان راسخ کے بعد سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھنے سے ممکن ہوگا اور فی الواقع سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی اسے قتل کریں گے۔ ② ایام کی طوالت کا سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذہن میں جو اہم سوال اٹھا وہ نمازوں کی ادائیگی کا تھا کیونکہ مومن اور نماز دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اس سوال جواب میں قطب ثمالی و جنوبی

۴۳۲۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال، ح: ۲۹۳۷ من حديث الوليد بن مسلم به.



دجال کے ظہور کا بیان

کے علاقے کے مسلمانوں کے اشکال کا جواب ہے کہ ان کے ہاں دن رات چھ چھ مہینے کے ہوتے ہیں تو انہیں اندازے سے نمازیں پڑھنی چاہئیں۔

۴۳۲۲- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مذکورہ

بالا کی مانند بیان کیا اور نمازوں کا ذکر بھی اسی کے ہم معنی بیان کیا۔

۴۳۲۲- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ:

حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ السَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَذَكَرَ الصَّلَوَاتِ، وَمِثْلَ مَعْنَاهُ.

۴۳۲۳- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت

کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”جس نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔“

۴۳۲۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمَرَ: حَدَّثَنَا

هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنِ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، بِرُؤْيِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی نے

قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ مگر اس نے کہا: ”جس نے سورہ کہف کی آخری آیات حفظ کیں۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ هِشَامٌ

الدِّسْتَوَائِيُّ عَنِ قَتَادَةَ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ».

شعبہ نے بھی بواسطہ قتادہ ”کہف کی آخری آیات“

وَقَالَ شُعْبَةُ عَنِ قَتَادَةَ: «مِنْ آخِرِ

کا ذکر کیا ہے۔

الْكَهْفِ».

فائدہ: حفظ کرنے سے مراد ان کو اپنا ورد بنانا ہے بالخصوص ہر جمعے کے دن تلاوت کرنا جیسے کہ دیگر روایات میں آتا ہے۔ علامہ البانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلی روایت جس میں ابتدائی آیات کا ذکر ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ اور عدد میں بھی یہ روایات زیادہ ہیں۔ نیز سابقہ حدیث نواس بھی اس کی مؤید ہے۔

۴۳۲۴- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

۴۳۲۴- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا

۴۳۲۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنه الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج، ح: ۴۰۷۷ من حديث أبي زرعة السيباني به مطولاً.

۴۳۲۳- تخریج: أخرجه مسلم، صلوة المسافرين، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسي، ح: ۸۰۹ من حديث همام بن يحيى به.

۴۳۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۰۶/۲ من حديث همام به \* قتادة صرح بالسمع عند أحمد: ۲/۴

ﷺ نے فرمایا: ”میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، اور وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھو گے تو پہچان جاؤ گے کہ درمیانی قامت والے ہیں اور رنگ ان کا سرخ و سفید ہوگا، ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے، ایسے محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو حالانکہ نمی (پانی) لگا نہیں ہوگا۔ انتہائی نظیف اور چمک دار رنگ کے ہوں گے، وہ لوگوں سے اسلام کے لیے قتال کریں گے، صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر سب دینوں کو ختم کر دے گا۔ وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔“

هَمَامُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مَمَصْرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبَهُ بَلَلٌ، فَيَقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَذُقُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهَ فِي زَمَانِهِ الْجَلَلِ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَيَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ».



☀️ توضیح: سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہودیوں کے مکر و فریب اور حملے سے محفوظ فرما کر آسمان پر اٹھالیا تھا۔ یہ مضمون صریح و صحیح احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿..... وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ.....﴾ (النساء: ۱۵۷) ”انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا، بلکہ انہیں شبہے میں ڈال دیا گیا۔“ ﴿بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ.....﴾ (النساء: ۱۵۸) ”بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھالیا ہے۔“ (اسی طرح سورہ آل عمران آیت ۵۵ میں بھی ہے۔) پھر قیامت کے قریب جب دجال کا ظہور ہوگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دمشق میں نزول ہوگا، دجال کو قتل کریں گے اور اسلام اور شریعت محمدی کامل طور پر نافذ کریں گے اور چالیس برس تک یہ فریضہ سرانجام دیں گے۔ ان کا نزول احادیث صحیحہ کے علاوہ قرآن مجید میں بھی وارد ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَعَلَّمَ لِّلنَّسَاءِ فَلَآ تَمْتَرْنَ بِهَا﴾ (الزخرف: ۲۱) ”اور بلاشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی علامات میں سے ہیں تو اس میں ہرگز شبہ نہ کریں۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا: ﴿وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (النساء: ۱۵۹) ”اور اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن آپ ان پر گواہ ہوں گے۔“ اور یہ اعتراض کہ نبوت ختم ہو چکی اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو اس کا جواب

ان احادیث میں مذکور ہے کہ آنجناب شریعت محمدیہ کی تحفید ہی فرمائیں گے جیسے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا گیا: ”اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ ہوتا۔“ (مسند احمد: ۱۳/۳۸)

باب: ۱۵- جساسة کا بیان

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِي خَيْرِ

الْجَسَاسَةِ (التحفة ۱۵)

☀ فائدہ: یہ ایک حیوان ہے جو ایک سمندری جزیرے میں دیکھا گیا ہے اور اسے ”جساسة“ اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ دجال کی خبریں پوچھتا تھا۔

۴۳۲۵- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمادی۔ پھر تشریف لائے اور فرمایا: ”مجھے تیم داری کی باتوں نے روک لیا تھا۔ وہ بیان کر رہے تھے کہ سمندری جزیروں میں سے ایک جزیرے میں ایک آدمی تھا اور میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہی تھی۔ پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ”جساسة“ ہوں اس محل میں چلے جاؤ، میں وہاں گیا تو اس میں ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور اوپر نیچے اچھل رہا تھا۔ میں نے کہا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں دجال ہوں۔ کیا عربوں کا نبی آ گیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: کیا ان لوگوں نے اس کی اطاعت کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ اطاعت کی ہے۔ اس نے کہا: یہ ان کے لیے بہتر ہے۔“

۴۳۲۵- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْرَجَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: «إِنَّهُ حَبَسَنِي حَدِيثٌ كَانَ يُحَدِّثُنِيهِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ عَنِ رَجُلٍ كَانَ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ: فَإِذَا أَنَا بِأَمْرَأَةٍ تَجْرُ شَعْرَهَا، قَالَ: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَاسَةُ، أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ، فَأَتِيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجْرُ شَعْرَهُ مُسَلَّسٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُو فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتِ؟ فَقَالَ: أَنَا الدَّجَالُ، خَرَجَ نَبِيُّ الْأُمِّيِّينَ بَعْدُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَطَاعُوهُ أَمْ عَصَوْهُ؟ قُلْتُ: بَلْ أَطَاعُوهُ قَالَ: ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ».

۴۳۲۶- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۴۳۲۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي

۴۳۲۵- تخریج: [حسن] للحديث شواهد، انظر الرقم الآتي: ۴۳۲۶.

۴۳۲۶- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب قصة الجساسة، ح: ۲۹۴۲ عن حجاج بن أبي يعقوب الشاعر به.

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے کو منادی کرتے ہوئے سنا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ تو میں بھی چلی آئی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو منبر پر تشریف لائے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے۔“ پھر فرمایا: ”کیا جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں نے تمہیں ڈرانے یا خوشخبری سنانے کے لیے جمع نہیں کیا ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہیں داری عیسائی تھا، میرے ہاں آیا، بیعت کی اور اسلام قبول کیا اور اس نے مجھے ایک بات بیان کی ہے جو میری بات کی تائید میں ہے جو میں نے تمہیں دجال کے متعلق کہی ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک جہاز میں سوار ہوا، اس کے ساتھ قبیلہ لُحْم اور جذام کے تیس آدمی تھے۔ جہاز کو طوفانی موجوں نے آ لیا جو انہیں ایک مہینہ تک پریشان کیے رہیں..... اور وہ سورج غروب ہونے کے وقت ایک جزیرے کے پاس پہنچے اور ایک چھوٹی کشتی میں سوار ہو کر جزیرے میں جا اترے۔ تو انہیں ایک جانور ملا جس کی دم بھاری اور جسم پر بہت بال تھے۔ انہوں نے کہا: کم بخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جسارہ ہوں۔ اس گرجے میں ایک آدمی ہے اس کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبروں کا بہت مشتاق ہے۔ جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم اس سے ڈر گئے کہ یہ کہیں شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے اور اس

يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ حُسَيْنًا الْمُعَلَّمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ: حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ شَرَّاحِيلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي: إِنَّ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ، قَالَ: «لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ»، ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟» قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «إِنِّي مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَهْبَةٍ وَلَا رَغْبَةٍ، وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ أَنْ تَمِيمَا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لُحْمٍ وَجُذَامٍ، فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ وَأَرْفَتُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ، فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ، فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ، فَلَقِيَتْهُمُ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرَةِ الشَّعْرِ. قَالُوا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ، انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي هَذَا الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبْرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ. قَالَ: لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرَفْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، فَاِنْطَلَقْنَا



گر بے میں داخل ہوئے تو ایک بہت بڑا انسان دیکھا  
اس قدر بڑا انسان ہم نے کبھی نہیں دیکھا تھا جسے بڑی سختی  
سے باندھا گیا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ  
بندھے ہوئے تھے.....“ اور حدیث بیان کی..... اس  
نے ان سے (شام کے) نخلستان یسان، چشمہ زغر اور نبی  
امی ﷺ کے متعلق پوچھا..... اور کہا کہ میں ہی مسج  
(دجال) ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت مل جائے  
گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دجال شام یا یمن کے سمندر  
میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف میں ہے۔“ دو بار  
فرمایا..... آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ  
فرمایا۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے یہ  
حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہے..... اور بقیہ  
حدیث بیان کی۔

سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدِّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ  
إِنْسَانٍ رَأَيْتَاهُ قَطُّ حَلْقًا وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا  
مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ  
وَسَأَلَهُمْ عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ وَعَنْ عَيْنِ زُغَرَ  
وَعَنْ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ. قَالَ: إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ  
[الدَّجَالُ] وَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِي فِي  
الْحُرُوجِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَإِنَّهُ فِي بَحْرِ  
الشَّامِ، أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا، بَلْ مِنْ قِبَلِ  
المَشْرِقِ مَا هُوَ، مَرَّتَيْنِ، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ قِبَلِ  
المَشْرِقِ. قَالَتْ: حَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ  
الله ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

🌞 فائدہ: مذکورہ دونوں روایات صحیح ہیں، اس لیے ان میں بیان کردہ باتوں پر ایمان رکھنا چاہیے۔

۴۳۲۷- حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا  
کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر منبر پر تشریف  
لائے اور آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر نہ آتے تھے۔ مگر اس  
دن منبر پر آئے۔ پھر یہ قصہ بیان کیا۔

۴۳۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ:  
حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي  
خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرِ  
قَالَ: أَخْبَرْتَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ  
ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا  
يَصْعَدُ عَلَيْهِ إِلَّا يَوْمَ جُمُعَةٍ قَبْلَ يَوْمَيْدٍ، ثُمَّ  
ذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابنِ صُدْرَانَ بصری ہیں

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ابْنُ صُدْرَانَ بَصْرِيٌّ

۴۳۲۷- تخریج: [استادہ ضعیف] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم... الخ،  
ح: ۴۰۷۴؛ من حديث إسماعيل بن أبي خالد به \* مجالد ضعيف، تقدم، ح: ۲۸۵۱، وأصل الحديث صحيح عند  
مسلم، ح: ۲۹۴۲ وغيره من حديث عامر الشعبي به دون قوله: "أن النبي ﷺ صلى الظهر".

۳۶- کتاب الملاحم

ابن سائد کا بیان

جو ابن مسور کے ساتھ سمندر میں ڈوب گئے تھے اور اس کے علاوہ اور کوئی محفوظ نہیں رہا تھا۔

عَرِقَ فِي الْبَحْرِ مَعَ ابْنِ مَسُورٍ لَمْ يَسْلَمْ مِنْهُمْ غَيْرُهُ.

۴۳۲۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: ”کچھ لوگ سمندر میں جا رہے تھے کہ ان کا کھانا ختم ہو گیا تو انہیں ایک جزیرہ دکھائی دیا۔ وہ روٹی کی تلاش میں اسی میں چلے گئے تو جاسہ سے ان کی ملاقات ہو گئی۔“ ولید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا: جاسہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: ایک عورت ہے جو اپنے جسم اور سر کے بال کھینچ رہی تھی۔ اس نے کہا: اس محل میں ..... اور حدیث بیان کی۔ اور (محل والے آدمی نے) ان سے بیسان کے نخلستان اور زغر کے چشمے کے متعلق معلوم کیا۔ کہا: وہی مسج (دجال) ہے۔ ابن ابوسلمہ نے مجھ سے کہا کہ اس حدیث میں ایک بات ہے جو مجھے یاد نہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ یہی ابن سائد ہے۔ میں نے کہا: وہ تو مر چکا ہے۔ کہا اگر چہ مر گیا ہے۔ میں نے کہا: اس نے اسلام قبول کیا تھا۔ کہا اگر چہ اسلام قبول کیا تھا۔ میں نے کہا: وہ تو مدینے میں بھی داخل ہوا تھا۔ کہا اگر چہ مدینے میں بھی داخل ہوا تھا۔

۴۳۲۸- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمَنْبَرِ: «إِنَّهُ بَيْنَمَا أَنَا سُرٌّ يَسِيرُونَ فِي الْبَحْرِ فَنَفِدَ طَعَامُهُمْ فَرَفَعَتْ لَهُمْ جَزِيرَةٌ، فَخَرَجُوا يُرِيدُونَ الْخُبْزَ فَلَقِيَتْهُمْ الْجَسَّاسَةُ» - فَقُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ: وَمَا الْجَسَّاسَةُ؟ قَالَ: امْرَأَةٌ تَحْرُ شَعْرَ جِلْدِهَا وَرَأْسِهَا - قَالَتْ: فِي هَذَا الْقَصْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَسَأَلَ عَنِ نَخْلِ بَيْسَانَ وَعَنِ عَيْنِ زَعَرَ. قَالَ: هُوَ الْمَسِيحُ فَقَالَ لِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا مَا حَفِظْتُهُ. قَالَ: شَهِدَ جَابِرٌ أَنَّهُ هُوَ ابْنُ صَائِدٍ. قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ مَاتَ. قَالَ: وَإِنْ مَاتَ! قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ أَسْلَمَ. قَالَ: وَإِنْ أَسْلَمَ! قُلْتُ: فَإِنَّهُ قَدْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، قَالَ: وَإِنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ.



باب: ۱۶- ابن سائد کا بیان

(المعجم ۱۶) - باب خبر ابن الصائِدِ

(التحفة ۱۶)

فائدہ: علامہ ابن اثیر ”النبہایہ“ میں لکھتے ہیں کہ یہ ایک یہودی تھا یا ان کے ساتھ ملا جلا رہتا تھا۔ اس کا نام صاف کہا گیا ہے۔ اس کے پاس کہانت اور جادو کا علم تھا اور اپنے وقت میں اللہ کے ایمان دار بندوں کے لیے ایک امتحان تھا

تاکہ جو ہلاک ہو دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل کے ساتھ زندہ رہے۔ اکثر کہتے ہیں کہ یہ مدینے میں مراور یہ بھی کہا گیا ہے کہ واقعہ حرہ کے موقع پر اسے گم پایا گیا اور پھر ملا نہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۳۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَائِدٍ فِي نَعْرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْعُلَمَانِ عِنْدَ أُطَمِ بَنِي مَعَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟» قَالَ: فَتَطَّرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَائِدٍ فَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ». ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَأْتِيكَ؟» قَالَ: يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «خَلَطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ»، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئَةً»، وَخَبَأَ لَهُ ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ﴾ [الدخان: ۱۰]. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخَانُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَخْسَأُ فَلَنْ تَعُدُّوا قَدْرَكَ»، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ائِدِّنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ،

۴۳۲۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنے چند صحابہ کی معیت میں ابن صائد کے پاس سے گزرے۔ ان صحابہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ اور وہ (ابن صائد مدینہ میں) بنو مغالہ کے ٹیلوں کے پاس لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور نونمر لڑکا تھا۔ اسے پتہ نہ چلا تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ مارا پھر اس سے کہا: ”کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟“ راوی کہتا ہے کہ ابن صائد نے آپ کی طرف دیکھا پھر اس نے جواب دیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امی لوگوں (عرب) کے رسول ہیں۔ پھر ابن صائد نے نبی ﷺ سے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔“ پھر نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تیرے پاس کیا آتا ہے؟“ بولا: میرے پاس سچا آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھ پر معاملہ خلط ملط کر دیا گیا ہے۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں نے تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے۔“ جبکہ آپ نے اپنے دل میں یہ آیت خیال فرمائی تھی: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ﴾ ابن صائد نے کہا: وہ ”الدُّخَانُ“ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دفع ہو تو اپنی قدر سے ہرگز آگے نہیں بڑھ

۴۳۲۹- تخریج: أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر ابن الصياد، ح: ۹۷/۲۹۳۰ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، الجهاد والسير، باب: كيف يعرض الإسلام على الصبي؟ ح: ۳۰۵۵ من حديث معمر به.

۳۶- کتاب الملاحم

ابن سائد کا بیان

سکتا۔“ تو حضرت عمرؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار دوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی ہوا تو تم اس پر ہرگز مسلط نہیں ہو سکتے۔ یعنی دجال..... اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو پھر اس کے قتل میں خیر نہیں۔“

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ يَعْني الدَّجَالَ وَإِنْ لَا يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ فِي قَتْلِهِ».

۴۳۳۰- سیدنا ابن عمرؓ نے کہا کرتے تھے: اللہ کی قسم! مجھے اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح دجال (یہی) ابن صیاد ہی ہے۔

۴۳۳۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى ابْنَ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا أَشْكُ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَّادٍ.

۴۳۳۱- محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا: آپ اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمرؓ سے سنا کہ وہ اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے سامنے قسم اٹھاتے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

۴۳۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَّادِ الدَّجَالَ، فَقُلْتُ: تَحْلِفُ بِاللَّهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ بِاللَّهِ تَعَالَى عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۳۳۲- حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حزہ والے دن ابن صیاد کو گم پایا۔

۴۳۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ.

۴۳۳۰- تخريج: [إسناده صحيح].

۴۳۳۱- تخريج: أخرجه مسلم، الفتن، باب ذكر ابن صياد، ح: ۹۴/۲۹۲۹، والبخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب من رأى ترك النكير من النبي ﷺ حجة... الخ، ح: ۷۳۵۵ من حديث عبيد الله بن معاذ به.

۴۳۳۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱/۱۶۰، ح: ۳۷۵۲۰ عن عبيد الله بن موسى به \* سليمان الأعمش عن، وسالم هو ابن أبي الجعد.





☀️ فائدہ: ذی الحجہ ۶۳ھ میں یزید بن معاویہ نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی اور اس پر مسلط ہوا تھا۔ اسی واقعہ کو تاریخ نے ”یوم الحرة“ کے نام سے یاد رکھا ہے۔ اس دن کی بابت بہت سی باتیں مشہور ہیں، ان میں سے اکثر غیر معتبر ہیں۔

۴۳۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمیں (انتہائی جھوٹے) دجال نہ آجائیں ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

۴۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ تَعَالَى.»

☀️ فائدہ: اس گنتی سے مراد وہ معروف متنبی ہیں جن کا معاملہ مشہور ہوگا مثلاً میلہ کذاب، اسود عسی، طلحہ بن خویلد، سجاح التمیمی، مختار بن ابی عبیدہ ثقفی، حارث الکذاب (عبدالملک بن مروان کے زمانے میں) اور علاوہ ازیں نہ معلوم کتنے ہوں گے۔ ہندوستان میں ظاہر ہونے والا مرزا غلام احمد قادیانی بھی اسی صنف کا آدمی تھا یعنی جھوٹا دجال۔

۴۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمیں انتہائی جھوٹے فریبی (دجال) نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولتا ہوگا۔“

۴۳۳۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابًا دَجَالًا كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ.»

۴۳۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عُبَيْدَةُ السَّلْمَانِيُّ بِهَذَا الْخَبَرِ: قَالَ: فَذَكَرَ

۴۳۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تمیں انتہائی جھوٹے فریبی (دجال) نہ آجائیں۔ ان میں سے ہر ایک اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولتا ہوگا۔“

۴۳۳۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/ ۴۵۷، ح: ۹۸۹۹ من حديث العلاء بن عبد الرحمن به.

۴۳۳۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/ ۴۵۰ من حديث محمد بن عمرو بن علقمة الليثي به.

۴۳۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۶/ ۴۸۴ من حديث أبي داود به \* مغيرة بن

مقسم مدلس وعنن.

۳۶- کتاب الملاحم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

نَحْوَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أُنْتَرَى هَذَا مِنْهُمْ يَعْنِي (بن ابی عبید ثقفی) کو انہی میں سے سمجھتے ہیں؟ انہوں نے الْمُخْتَارَ؟ قَالَ عُبَيْدَةُ: أَمَا إِنَّهُ مِنَ الرَّءُوسِ . کہا: یہ تو ان سب کے سرداروں میں سے ہے۔

☀️ فائدہ: یہ روایت اگرچہ سداضعیف ہے، لیکن ”نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا“ امت کا اجتماعی فریضہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی میں سستی، غفلت یا اعراض ہونے لگے تو یہ بہت بڑا فتنہ ہے اور خلیفۃ المسلمین کو اس مقصد کے لیے اگر قتل کرنا پڑے تو حق ہے جیسے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ تو اسی مناسبت سے یہ احادیث ان ابواب میں ذکر کی گئی ہیں۔

باب: ۱۷- امر بالمعروف اور

باب الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

نہی عن المنکر کا بیان

(التحفة ۱۷)

۴۳۳۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پہلا پہلا نقص اور عیب جو بنو اسرائیل میں داخل ہوا یہ تھا کہ ان میں سے کوئی دوسرے سے ملتا تو اسے کہتا تھا: ارے! اللہ سے ڈرو اور جو کر رہے ہو اس سے باز آ جاؤ یہ تمہارے لیے حلال نہیں۔ پھر اگلے دن ملتا تو اس کے لیے اس کا ہم نوالہ ہم پیالہ اور ہم مجلس ہونے میں اسے کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے پر دے مارا (ان کے اندر اختلاف، تنازع اور بغض و حسد پیدا ہو گیا۔ ان میں سے اتفاق و اتحاد اور الفت اٹھالی گئی) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿لَعْنَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ...﴾ ”بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داود اور عیسیٰ ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ آپس میں ایک دوسرے

۴۳۳۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

التَّمِيلِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ بَدِيمَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّصْرُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ فَيَقُولُ: يَا هَذَا! اتَّقِ اللَّهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ، فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْعَدِ فَلَا يَمْتَنِعُهُ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيْبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ ضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: ﴿لَعْنَةُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَيَسْفُونَ﴾ [المائدة: ۷۸-۸۱]، ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ! لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلَتَأْخُذَنَّ عَلَيَّ يَدِي



۴۳۳۶- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۴۷، وابن

ماجه، ح: ۴۰۰۶ من حديث علي بن بديمة به \* السند منقطع كما تقدم، ح: ۱۲۴۴، ۱۴۱۷.

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے۔ جو کچھ بھی وہ کرتے تھے یقیناً بہت برا تھا۔ ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کافروں سے دوستیاں کرتے ہیں، بہت برا ہے وہ جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیج رکھا ہے کہ اللہ ان سے ناراض ہو اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اگر ان کا اللہ پر نبی پر اور اس پر جو اس کی طرف نازل کیا گیا، ایمان ہوتا تو یہ ان کافروں سے دوستیاں نہ رکھتے لیکن اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔“ پھر فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم! تمہیں بالضرورت نیکی کا حکم کرنا ہوگا، برائی سے روکنا ہوگا، ظالم کا ہاتھ پکڑنا ہوگا اور اسے حق پر لوٹانا اور حق کا پابند کرنا ہوگا۔“

الظَّالِمِ، وَلَتَأْطِرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، وَلَتَقْصُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قَصْرًا“.



☀️ ملاحظہ: یہ روایت تو سناضعیف ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ اگر فاسقوں، ظالموں اور اہل بدعت کے ساتھ اللہ فی اللہ بغض نہ رکھا جائے اور مقاطعہ نہ ہو بلکہ ان کے ساتھ آزادانہ اختلاط ہو یوں کہ شرعی غیرت بھی اٹھ جائے تو اس کا عقاب انتہائی شدید ہوتا ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کی تاریخ اور امت اسلامیہ کی موجودہ صورت حال سے ظاہر ہے۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ.

۴۳۳۷- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

اس حدیث کی مانند روایت کیا۔ اور مزید کہا: ..... ”ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل ایک دوسرے پر دے مارے گا (تمہارے اندر اختلاف و تفرقہ ڈال دے گا) اور پھر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے کہ ان کو لعنت کی تھی۔“ (اپنی رحمت سے دور کرے گا۔)

۴۳۳۷- حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابِ الْحَنَاطُ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ . زَادَ : «أَوْ لِيَضْرِبَنَّ اللَّهُ بِقُلُوبٍ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ ، ثُمَّ لِيَلْعَنَنَّكُمْ كَمَا لَعَنَهُمْ» .

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس روایت کو محارب بنی نے بسند علاء بن مسیب، عبداللہ بن عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم افسس سے انہوں نے ابو عبیدہ سے

قال أبو داؤد : رَوَاهُ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ الْعَلَاءِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَالِمِ الْأَفْطَسِ ، عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ ، عَنْ

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ اور خالد طحان نے بواسطہ علاء عمرو بن مرہ سے اور اس نے ابو عبیدہ سے روایت کیا۔

عَبْدُ اللَّهِ . وَرَوَاهُ خَالِدُ الطَّحَّانُ عَنِ الْعَلَاءِ ،  
عَنْ عَمْرِو بْنِ مِرَّةَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ .

۴۳۳۸- جناب قیس (بن ابی حازم) نے بیان کیا

کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (اپنے خطبے میں) اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا: ”اے لوگو! تم یہ آیت کریمہ پڑھتے تو ہو: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ...﴾“ اے ایمان والو! اپنی فکر کرو جب تم راہ راست پر چل رہے ہو تو جو شخص گمراہ ہو اس سے تمہارا کوئی نقصان نہیں۔“ مگر اس کے معنی و مفہوم غلط سمجھتے ہو۔ خالد نے روایت کیا ..... ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”بلاشبہ لوگ جب کسی کو ظلم کرتا دیکھیں اور پھر اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہوتا ہے کہ اللہ ان سب کو عذاب کی لپیٹ میں لے لے۔“ اور عمرو (بن عوف) نے ہشیم سے روایت کرتے ہوئے کہا: حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جس قوم میں اللہ کی نافرمانی کے کام ہوں اور وہ انہیں روکنے پر قادر ہوں مگر منع نہ کرتے ہوں تو قریب ہوتا ہے کہ اللہ اس سبب سے ان سب کو اپنے عقاب کی لپیٹ میں لے لے۔“

۴۳۳۸- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ الْمَعْنِيُّ عَنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ أَنْ حَمَدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ: «يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنْكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَضَعُونَهَا عَلَى غَيْرِ مَوَاضِعِهَا: ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا أَهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] قَالَ: عَنْ خَالِدٍ وَإِنَّا سَمِعْنَا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ». وَقَالَ عَمْرُو عَنْ هُشَيْمٍ: وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُعَيَّرُوا ثُمَّ لَا يُعَيَّرُوا إِلَّا يُوشِكُ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ».



امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس روایت کو..... اسی طرح جیسے کہ خالد نے..... روایت کیا ہے۔ ابو اسامہ اور ایک بڑی جماعت نے بیان کیا ہے۔ جبکہ شعبہ نے یوں بیان کیا: ”جس کسی قوم میں نافرمانیاں ہوتی

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ - كَمَا قَالَ خَالِدٌ -  
أَبُو أَسَامَةَ وَجَمَاعَةٌ. قَالَ شُعْبَةُ فِيهِ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَعْمَلُهُ».

۴۳۳۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۵۷، وابن ماجه، ح: ۴۰۰۵ من حديث إسماعيل بن أبي خالد به، وصرح بالسماع عند أحمد: ۵/۱، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۳۶- کتاب الملاحم ..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

ہوں اور معاصی سے بچنے والوں کی تعداد زیادہ..... اور دوسروں کی کم ہو..... (اور پھر بھی وہ نہ روکیں تو ان سب پر عقاب آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔“)

☀️ فوائد و مسائل: ① سورہ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ.....﴾ الخ میں ذکر کی گئی بات: ”جب تم راہ راست پر چل رہے ہو.....“ اسی صورت میں صحیح ہو سکتی ہے جب اہل ایمان شریعت کا تقاضا پورا کرتے ہوئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دے رہے ہوں اور پوری قوت سے اس عمل میں منہمک اور مشغول ہوں۔ اگر اس سے اعراض اور پہلو تہی ہو تو ”راہ راست پر ہونا“ خوش فہمی سے بڑھ کر نہیں۔ واللہ اعلم۔ ② امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اہم ترین فریضے سے غفلت اور اس میں سست روی کا عقاب سب لوگوں کو اپنی پیٹ میں لے لیتا ہے۔ سورہ الانفال میں فرمایا گیا ہے: ﴿وَآتُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً﴾ (انفال: ۲۵) ”اور اس فتنے، وبال اور عقاب سے ڈرو جو تم میں سے محض ظالموں ہی کو نہ آئے گا۔“ (بلکہ دوسروں کو بھی اپنی پیٹ میں لے لے گا۔)

۴۳۳۹- حضرت جریر بن عبداللہ بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”جو کوئی ایسی قوم میں ہو کہ ان میں اللہ کی نافرمانیاں کی جا رہی ہوں اور وہ لوگ ان کی اصلاح اور ان کے بدلنے پر قادر ہوں اس کے باوجود وہ ان کی اصلاح نہ کریں اور انہیں نہ بدلیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے مرنے سے پہلے عذاب دے گا۔“

۴۳۴۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

۴۳۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو لَاحِوَصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، أَظْنُهُ عَنْ بِنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يَغَيِّرُوا عَلَيْهِ فَلَا يُغَيِّرُوا إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمُوتُوا».

۴۳۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ يَهْتَادُ بِنِ السَّرِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

۴۳۳۹- تخريج: [إسناده ضعيف] رواه البيهقي: ۹۱/۱۰ عن شعبة عن أبي إسحاق عن عبيدالله بن جرير عن أبيه... الخ ولم يشك، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۳۹، ۱۸۴۰ \* عبيدالله بن جرير مجهول الحال، لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة عند عبدالعنبي بن عبد الواحد المقدسي في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر، ح: ۲۰، ۲۱ وغيره.

۴۳۴۰- تخريج: أخرجه مسلم، الإيمان؛ باب بيان كون النهي عن المنكر من الإيمان... الخ، ح: ۴۹ عن محمد بن العلاء أبي كريب به.

”تم میں سے جو کوئی کسی برائی کو دیکھے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دینے اور اس کی اصلاح کی طاقت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ ہاتھ سے اس کی اصلاح کرے“..... ہناد نے یہ حدیث یہیں تک بیان کی۔ جبکہ ابن علاء نے بقیہ کو یوں پورا کیا..... ”اگر یہ ہمت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر زبان سے روکنے کی ہمت نہ ہو تو پھر اپنے دل سے برا جانے اور یہ ایمان کی سب سے کمزور کیفیت ہے۔“

عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي سَعِيدٍ، وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُعَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُعَيِّرْهُ بِيَدِهِ». وَقَطَعَ هَذَا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ، وَقَاهُ ابْنُ الْعَلَاءِ: «فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَيَلْسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ».

🌞 فائدہ: گھرانے اور خاندان کے بڑے علاقے اور شہر کے حاکم اور ایک مملکت میں حاکم اعلیٰ کو یہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں کہ وہ اپنے زیر اثر حلقے میں پائی جانے والی برائیوں کا بزور قوت قلع قمع کرے..... اور علماء اور دیگر اہل نظر پر واجب ہے کہ برائی کا برائی ہونا واضح کریں اور اس کے برے انجام سے ڈرائیں۔ اور جو یہ کام بھی نہ کر سکیں تو کم از کم دل سے تو ضرور برا جانیں۔ ورنہ اس کے بعد ایمان کا کوئی ذرہ باقی نہیں رہتا۔ خیال رہے کہ ”دل سے برا جانے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ عزم موجود ہو کہ اگر آج نہیں تو کل کلاں جب بھی موقع ملا اس برائی کو اکھیڑ کر مٹا لیں گے..... اور اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید خوب جانتا ہے اور وہی توفیق دینے والا ہے۔



۴۳۴۱- ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابولعبہ رضی اللہ عنہ نشئی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابولعبہ! آپ اس آیت کریمہ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ..... الخ﴾ کے سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے متعلق فی الواقع صاحب علم و خیر سے پوچھا ہے۔ میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا: ”بلکہ تمہیں چاہیے کہ نیکی کا حکم دیے

۴۳۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ شَلَيْمَانَ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْبَةَ ابْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّحْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمِيَّةَ الشَّعْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيَّ فَقُلْتُ: يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ! لَقَدْ

۴۳۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة المائدة، ح: ۳۰۵۸ من حديث عبدالله بن المبارك به، وقال: "حسن غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۴۰۱۴، وصححه الحاكم، ۴/۳۲۲، ووافقه الذهبي.

جاؤ اور برائی سے روکتے رہو حتیٰ کہ جب دیکھو کہ حرص اور بخیلی کی اتباع ہونے لگی ہے لوگ خواہشات نفسانی کے درپے ہو گئے ہیں اور دنیا ہی کو ترجیح دینے لگے ہیں (آخرت کو بھول گئے ہیں) اور ہر رائے والا اپنی رائے اور بات ہی کو ترجیح دیتا ہے۔ (اس پر خوش اور اصرار کرتا ہے) تو پھر اپنے آپ کو لازم پکڑ لو اور عوام کی فکر چھوڑ دو (دوسروں کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں دے گی۔) بلاشبہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (دین و شریعت پر) صبر کرنا (اس پر ثابت قدم رہنا) ایسے ہوگا جیسے آگ کا انگارہ پکڑنا۔ ان لوگوں میں (دین کے تقاضوں پر) عمل کرنے والے کو اس جیسے پچاس عالموں کا ثواب ملے گا۔“ (عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ عتبہ کے علاوہ) مجھے دوسرے نے بتایا کہ حضرت ابو ثعلبہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں میں سے پچاس عالموں کے برابر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارے پچاس عالموں کے برابر۔“



۴۳۴۲- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے

روایت ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا اس زمانے میں کیا حال ہوگا.....“ یا فرمایا: ”عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں کو خوب چھان لیا جائے گا (اہل ایمان اور اچھے آدمی اٹھالیے جائیں گے) اور چھان بورا باقی رہ جائے گا (بے دین اور ذلیل لوگ باقی رہ جائیں گے) جن کے عہد و مواعید میں بے وفائی اور

سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّىٰ إِذَا رَأَيْتَ شُحًا مُطَاعًا، وَهَوَىٰ مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤْتَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ يَعْنِي بِنَفْسِكَ وَدَعَّ عَنْكَ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ زَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِ مِثْلُ قَبْضِ عَلَى الْحَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِهِ». وَزَادَنِي غَيْرُهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ. قَالَ: «أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ».

۴۳۴۲- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ؛ أَنَّ عَبْدَ

الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ»، أَوْ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يُعْرِضُ النَّاسَ فِيهِ غَرْبَةٌ، تَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرَجَتْ عُهْدَهُمْ

۴۳۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الفتن، باب الثبت في الفتنة، ح: ۳۹۵۷ من حديث عبدالعزیز ابن ابی حازم به، و صححه الحاكم: ۱۵۹/۲، ۴۳۵/۴، ووافقہ الذهبي.

۳۶- کتاب الملاحم۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

امانتوں میں خیانت ہوگی اور ان میں اس طرح سے اختلاف ہو جائے گا.....“ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری کے اندر ڈال کر دکھایا..... صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو ہم کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ”جو جسکی ہو اس پر عمل پیرا ہونا اور جو برائی ہو اس سے دور رہنا اور خاص اپنی اصلاح کی فکر کرنا اور اپنے عام لوگوں کو چھوڑ دینا۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے کی سندوں سے وارد ہے۔

وَأَمَانَتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَقَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «تَأْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ، وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتَقْبَلُونَ عَلَى أَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَامَّتِكُمْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ.



فائدہ: یہ کیفیت بالکل آخری دور کی ہے جب دین و ایمان اور خیر و صلاح کی بات پر کان نہیں دھرا جائے گا۔ تب یہی حکم ہے کہ انسان اپنی فکر کرے لیکن اس سے پہلے اشاعت حق کے لیے اپنی وسعت بھرا فراہ اور میدان کی تلاش جاری رکھنا لازمی ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ و ائمہ کی سیرتوں سے نمایاں ہے۔

۴۳۴۳- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فتنوں کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے عہد و مواعید میں بے وفائی کرنے لگے ہیں امانتوں کا معاملہ انتہائی خفیف اور ضعیف ہو گیا ہے (لوگ خائن بن گئے ہیں) اور ان کی آپس کی حالت اس طرح ہو گئی ہے۔“ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے کے اندر ڈال کر دکھایا (اختلافات بہت بڑھ گئے ہیں) عبداللہ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے قریب ہو گیا اور عرض کیا: اللہ مجھے آپ پر فدا ہونے

۴۳۴۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ هِلَالِ بْنِ خَبَّابِ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرَجَتْ عَنْهُدُهُمْ وَخَفَّتْ أَمَانَتُهُمْ وَكَانُوا هَكَذَا»، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذَلِكَ جَعَلَنِي اللَّهُ

۴۳۴۳- [مسندہ حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۱۲ عن الفضل بن دكين به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۰۳۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۰۵، وصححه الحاكم: ۴/۲۸۲، ۲۸۳، ووافقه الذهبي.



۳۶- کتاب الملاحم ..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

فِذَاكَ؟ قَالَ: «الزُّمُّ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ».

والا بتائے! میں ان حالات میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنے گھر کو لازم پکڑنا اپنی زبان کا مالک بن جانا (خاموش رہنا) اور نیکی پر عمل کرنا اور برائی سے بچنا اور اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔“

☀️ فائدہ: عہد اور وعدے میں بے وفائی اور امانت میں خیانت..... جہاں نفاق کی علامتیں ہیں وہاں ایامِ فتن کی بھی علامات ہیں۔ کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ ان عیوب میں ملوث ہو، خواہ حالات کیسے ہی دگرگوں کیوں نہ ہوں۔ جب مشکلات اس قدر بڑھ جائیں کہ ان کا مقابلہ انتہائی کٹھن ہو جائے تب دوسروں کی فکر سے آزاد ہونے کی اجازت ہے ورنہ اس سے پہلے صاحبِ ایمان کو جائز نہیں کہ دوسروں سے بے فکر ہو کر اپنے میں مگن ہو کر زندگی گزارے۔

۴۳۴۴- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ» أَوْ «أَمِيرٍ جَائِرٍ».

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ انسان جابر حاکم یا ظالم امیر کے سامنے حق و انصاف کا کلمہ کہہ کرے۔“

☀️ فائدہ: جہاں معروف معنی میں حاکم اور سلطان ظالم اور جابر ہوتے ہیں حق کی بات انہیں گوارا نہیں ہوتی، وہاں معاشرہ اور سوسائٹی بھی ”سلطان جائز“ کے معنی میں ہے کہ صاحبِ ایمان اپنے بھائی بندوں اور اہل معاشرہ کی رسم و ریت کے برخلاف جرأت و ثابت قدمی کے ساتھ حق کی بات کہے اور حق پر عمل کر کے دکھائے، یہ بہت بڑا جہاد ہے۔ بعض اوقات حکام کے سامنے بات کہنا آسان مگر برادری اور سوسائٹی کی ریت اور ان کے چلن کا مقابلہ انتہائی مشکل ہوتا ہے۔ مثلاً معروف اسلامی شعائر ڈال دھنی بڑھانا، چادر شلوار کا ٹخنوں سے اونچا رکھنا اور عورت کا پردہ کرنا ایسے اعمال ہیں کہ کوئی بھی صاحبِ علم و ایمان ان کے وجوب سے جاہل نہیں، مگر معاشرے کی ریت کے خلاف چلنا کچھ لوگ انتہائی گراں سمجھتے ہیں..... واللہ المستعان!

۴۳۴۴- تخريج: [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر، ح: ۲۱۷۴، وابن ماجه، ح: ۴۰۱۱ من حديث إسرائيل به، وقال الترمذي: "حسن غريب"، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد عند ابن ماجه، ح: ۴۰۱۲ وغيره.



امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

۴۳۴۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ :

۳۳۳۵- جناب عرس بن عمیرہ کنڈی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب زمین میں کوئی خطا اور نافرمانی کی جائے تو اس میں حاضر اور موجود شخص نے اس کو برا جانا..... اور ایک بار فرمایا..... اور اس کا انکار کیا..... تو وہ ایسے ہوگا جیسے اس معصیت سے غائب اور دور رہا لیکن جو غائب اور دور تھا مگر اس نافرمانی کو اس نے پسند کیا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس میں حاضر اور موجود تھا۔“

أخبرنا أبو بكر: حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنِ الْعُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا عُولِمَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا - وَقَالَ مَرَّةً: أَنْكَرَهَا - كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَزَضِيهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا».

۴۳۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ :

۳۳۳۶- حضرت عدی بن عدی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ کہا: ”جو اس میں حاضر تھا مگر اس نے اسے مکروہ اور ناپسند جانا تو وہ ایسے ہوگا جیسے کہ اس سے غائب اور دور رہا ہو۔“

حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ: «مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا».

🌞 فائدہ: ایسے انداز پر دل کی خواہشات پر بھی مواخذہ ہوگا..... ﴿وَلَكِنْ يُوَاحِدُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ﴾ (البقرہ: ۲۲۵) ”لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے اعمال پر تمہارا مواخذہ کرے گا۔“ بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۳۳۳۷- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی نے بیان کیا ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگ اس وقت تک ہرگز ہلاک نہیں ہوں گے جب تک کہ ان کے گناہوں اور عیبوں کی کثرت نہ ہو جائے یا ان کا کوئی عذر باقی نہ رہے۔“

۴۳۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَهَذَا لَفْظُهُ - عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ; أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

۴۳۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۷/۱۳۹ من حديث أبي بكر بن عياش به، وهو ضعيف كما تقدم، ح: ۳۰۶۹، وانظر الحديث الآتي.  
۴۳۴۶- تخریج: [إسناده ضعيف] \* السند مرسل قاله المنذري.  
۴۳۴۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۲۶۰ من حديث شعبة به.

قیامت کے آنے کا بیان

۳۶- کتاب الملاحم

- : «لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يَعْدُرُوا - أَوْ يَعْدُرُوا - مِنْ أَنْفُسِهِمْ» .

باب: ۱۸- قیامت کے آنے کا بیان

(المعجم ۱۸) - باب قِيَامِ السَّاعَةِ

(التحفة ۱۸)

۴۳۴۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری ایام میں ہمیں ایک دن عشاء کی نماز پڑھائی۔ جب سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”دیکھو کہ تمہاری اس رات میں اب جو کوئی روئے زمین پر موجود ہے سو سال کے بعد ان میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔“ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں وہم میں پڑ گئے ہیں..... یعنی یہ احادیث جو صحابہ کرام سو سال کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کہ شاید سو سال بعد قیامت ہی آجائے گی انہوں نے کہا) حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ آج جو روئے زمین پر موجود ہے وہ باقی نہیں رہے گا۔ مقصد یہ تھا کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی۔

۴۳۴۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَيْتَكُمْ هَذِهِ، فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ». قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ - فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ عَنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ - عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الظُّهُرِ الْأَرْضِ، يُرِيدُ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

☀️ فوائد و مسائل: ① فی الواقع اصحاب نبی میں سے کوئی شخص ایک صدی سے آگے نہیں بڑھا، سبھی وفات پا گئے تھے..... تو اس کے بعد صحابیت کا دعویٰ کرنے والے کا دعویٰ غلط محض ہوا جیسے کہ رتن ہندی کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ اس نے پانچ سو سال بعد صحابی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ ② اس حدیث کی روشنی میں جناب خضر کے متعلق بھی استدلال لایا جاتا ہے کہ وہ بھی وفات پا گئے ہیں مگر ان کے بالمقابل دوسرے کہتے ہیں کہ وہ اس موقع پر زمین پر موجود ہی نہ تھے اس لیے کہ حیات خضر پر کوئی مستند دلیل نہیں ہے۔

۴۳۴۸- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب بيان معنى قوله ﷺ على رأس مائة سنة... إلخ، ح: ۲۵۳۷ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف (جامع معمر)، ح: ۲۰۵۳۴، ومسند أحمد: ۸۸/۲، ورواه البخاري، ح: ۱۱۶ من حديث الزهري به.

۴۳۴۹- حضرت ابو ثعلبہ حنسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن کی مہلت سے عاجز نہیں رکھے گا۔“

۴۳۴۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَنْ يُعْجِزَ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ».

۴۳۵۰- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے رب کے ہاں اس بات سے عاجز نہ ہوگی کہ وہ اسے آدھے دن تک مؤخر فرما دے۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آدھے دن کی مدت کس قدر ہے؟ انہوں نے کہا: پانچ سو سال۔

۴۳۵۰ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا تَعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ». قِيلَ لِسَعْدٍ: وَكَمْ نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسِمِائَةَ سَنَةٍ.



☀️ فائدہ: اس کے کئی مفہوم بیان کیے گئے ہیں ان میں ایک مفہوم یہ ہے کہ اس کا تعلق یوم قیامت سے ہے یعنی اس روز اللہ تعالیٰ غریبوں کو پہلے جنت میں بھیج دے گا اور مال داروں کو ان سے ملنے میں پانچ سو سال کی مدت لگ جائے گی۔ یہ بات دوسری احادیث میں بھی بیان کی گئی ہے۔



۴۳۴۹- [تخریج: [اسنادہ صحیح] أخرجه ابن جرير الطبري في تاريخه: ۱/۱۶ من حديث عبدالله بن وهب، وأحمد: ۴/۱۹۳ من حديث معاوية بن صالح به، و صححه الحاكم: ۴/۴۲۴ على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. ۴۳۵۰- [تخریج: [اسنادہ ضعیف] لا نقطاعه، والحديث السابق: ۴۳۴۹ یغنی عنه .

## حدود اور تعزیرات کا بیان

حدود حد کی جمع ہے۔ لغت میں ”حد“ اس رکاوٹ کو کہتے ہیں جو دو چیزوں کے درمیان حائل ہو اور انہیں آپس میں خلط ہونے سے مانع ہو۔ اصطلاح شرع میں اس سے مراد وہ خاص سزائیں ہوتی ہیں جو بلحاظ حقوق اللہ مخصوص غلطیوں اور نافرمانیوں پر ان کے مرتکبین کو دی جاتی ہیں اور یہ اللہ یا اس کے رسول کی طرف سے مقرر ہیں۔ ان سزاؤں کو ”حد“ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ سزائیں لوگوں کو ان نافرمانیوں کے ارتکاب سے مانع ہوتی ہیں اور تعزیرات ان سزاؤں کو کہتے ہیں جو مقرر نہیں ہیں بلکہ قاضی یا حاکم مجاز اپنی صواب دید سے حالات کے مطابق مختلف جرائم پر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے چند شنیع جرائم کی سزائیں مقرر فرمادی ہیں جو لوگوں کو جرائم کے ارتکاب سے روکتی ہیں۔ اس لیے انہیں حدود کہا جاتا ہے۔ وہ جرائم اور ان کی سزائیں درج ذیل ہیں:

① چوری: مسلمان کا مال حرمت والا ہے اسے چرانے والے کی سزا تھکا ثنا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ﴾ (المائدة: ۳۸)

’اور تم چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھ کاٹ دو یہ اللہ کی طرف سے اس گناہ کی عبرت ناک سزا ہے جو انہوں نے کیا۔‘

② تہمت لگانا: پاک دامن مسلمان پر چھوٹی تہمت لگانا موجب سزا ہے جو کہ ۸۰ کوڑے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً﴾ (النور: ۴) ”تو تم انہیں اسی کوڑے مارو۔“

③ زنا: اس قبیح اور شنیع جرم کی بڑی سخت سزا مقرر کی گئی ہے۔ اگر شادی شدہ شخص یہ جرم کرے تو اسے پتھروں سے رجم کرنے کا حکم دیا گیا اور اگر کنوارا ہو تو سو کوڑے اس کی سزا ہے۔ (صحیح مسلم، الحدود، باب حد الزانی، حدیث: ۱۶۹۰)

④ بغاوت اور ارتداد: اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کی گردن اڑادی جائے۔ باغیوں کے خلاف مسلح جدوجہد کی جائے گی تا آنکہ وہ مسلمان امام کی اطاعت میں واپس آجائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ.....﴾ الآية ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں، ان کی سزا تو صرف یہ ہے کہ انہیں قتل کیا جائے یا سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔ یہ دنیا میں ان کے لیے ذلت ہے اور آخرت میں ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔“ (المائدہ: ۳۳)

⑤ قتل: عدم صلح کی صورت میں اس جرم کے مرتکب شخص کی سزا بھی قتل ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ ”اور ہم نے ان کے ذمہ یہ بات تو رات میں مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلے جان ہے۔“ (المائدہ: ۳۵)



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۷) - كِتَابُ الْخُدُودِ (التحفة ۳۲)

### حدود اور تعزیرات کا بیان

(المعجم ۱) - **باب الْحُكْمِ فِيمَنْ ارْتَدَّ** باب ۱- مرتد یعنی دین اسلام سے پھر جانے والے کا حکم (التحفة ۱)

☀️ فائدہ: ”مرتد ہونا یا ارتداد“..... کسی عاقل بالغ مسلمان (مرد و عورت) کے بغیر کسی جبر و اکراہ کے اسلام سے منکر ہو جانے کو کہتے ہیں۔ کوئی بچہ یا مجنون ایسی بات کہے تو اس کا اعتبار نہیں اور اگر کوئی کسی کے جبر و اکراہ سے ایسا کہنے کرنے پر مجبور ہو جائے تو معاف ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ﴾ (النحل: ۱۰۶) ”جس نے ایمان لے آنے کے بعد اللہ سے کفر کیا سوائے اس کے جسے مجبور کر دیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن رہا۔“

331

۴۳۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ ، فَبَلَغَ ذَلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَمْ أَكُنْ لِأُحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ ، إِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ » وَ كُنْتُ قَاتِلَهُمْ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ » . فَبَلَغَ ذَلِكَ

۳۳۵۱- جناب عکرمہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بعض لوگوں کو جو دین اسلام سے مرتد ہو گئے تھے آگ سے جلوا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کہ میں انہیں آگ سے نہ جلواتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اللہ کے عذاب سے عذاب مت دو“ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق قتل کرتا۔ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو اپنا دین بدل لے اسے قتل کر دو۔“ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے

۴۳۵۱- تخريج: أخرجه البخاري، استنابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حكم المرتد والمرتدة واستنابهم، ح: ۶۹۲۲ من حديث أيوب السخيتاني به، وهو في مسند أحمد: ۲/ ۲۱۷، ح: ۱۸۷۱.

عَلِيًّا فَقَالَ: وَيَحَ [أُم] ابْنِ عَبَّاسٍ - کہا: کیا خوب ہیں ابن عباس! (یا ابن عباس کی ماں!)

☀️ فوائد و مسائل: ① آگ سے عذاب دینا اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ کسی بھی شخص کو جائز نہیں کہ کسی مجرم کو آگ سے سزا دے، خواہ اس کا جرم کس قدر بڑا ہو۔ اور دین اسلام سے مرتد ہو جانے والے کی سزا قتل ہے۔ ② آیت کریمہ ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ...﴾ (البقرة: ۲۵۶) ”دین میں جبر و اکراہ نہیں...“ کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کو جبراً اسلام میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ جہاد و قتال اسلام کے غلبہ اور اس کی راہ میں موجود رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ہے۔ اگر کوئی شخص مسلمان نہیں ہونا چاہتا تو اسے جزیہ دے کر مسلمانوں کے ماتحت رہنا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس پر اسلام کے تمام احکام و فرائض لازم آتے ہیں اور واپسی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ اگر یہ راہ کھلی رکھی جائے تو یہ دین نہیں بچوں کا کھیل بن کر رہ جائے گا اس لیے اسلام قبول کرنے والے کو سوچ سمجھ کر یہ اقدام کرنا چاہیے کہ اب واپسی ناممکن ہے اور اس حقیقت سے مشرکین مکہ اور تمام اہل جاہلیت آگاہ تھے کہ اسلام قبول کر لینے کے معنی یہ ہیں کہ اپنی سابقہ طرز زندگی کے بالکل برعکس ایک نیا طرز زندگی اپنانا پڑے گا۔ اس مسئلے کو دوسرے انداز سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ مرتد ہونا بغاوت ہے اور بغاوت کسی بھی مذہب و ملت قانون اور حکومت میں ناقابل معافی جرم سمجھا جاتا ہے۔



٤٣٥٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: سیدنا عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: أخبرنا أبو معاوية عن الأعمش، عن عبد الله بن مرة، عن مسروق، عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: «لا يحل دم رجل مسلم يشهد أن لا إله إلا الله وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث: الثيب الزاني، والنفس بالنفس، والتارك لدينه المفارق للجماعة».

٤٣٥٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان کرتی ہیں

٤٣٥٢- تخریج: أخرجه مسلم، القسامة والمحارین، باب ما یباح به دم المسلم، ح: ١٦٧٦ من حدیث أبي معاوية الضریر، والبخاری، الدیات، باب قول الله تعالى: ﴿ان النفس بالنفس...﴾ لخب، ح: ٦٨٧٨ من حدیث الأعمش به.

٤٣٥٣- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب الصلب، ح: ٤٠٥٣ من حدیث إبراهيم بن طهمان به.



کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو مسلمان گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں سوائے اس کے کہ تین باتوں میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے، تو اسے پتھروں سے رجم کیا جائے گا“ کوئی اللہ اور اس کے رسول کے خلاف ہتھیار اٹھا کر نکلے تو اسے قتل کیا جائے گا یا سولی چڑھایا جائے گا یا ملک بدر کر دیا جائے یا کوئی کسی جان کو مار ڈالے تو اسے اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔“

الْبَاهِلِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُثَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ فَإِنَّهُ يُرْجَمُ، وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُثَمَلُ مِنَ الْأَرْضِ، أَوْ يُقْتَلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا».

۴۳۵۴- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ میرے ساتھ ہوا شعر کے دو آدمی اور بھی تھے ایک میری دائیں جانب تھا اور دوسرا بائیں جانب۔ ان دونوں نے کام (کسی منصب اور ذمہ داری) کا سوال کر دیا اور نبی ﷺ خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اے ابو موسیٰ!“ یا فرمایا: ”اے عبداللہ بن قیس تیرا کیا خیال ہے؟“ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! انہوں نے مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتائی تھی اور مجھے خیال نہ تھا کہ یہ کسی منصب کے طلب گار ہیں اور گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مسواک کی طرف دیکھ رہا ہوں جو آپ کے ہونٹ کے نیچے تھی جس سے وہ اوپر کواٹھ سا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”ہم کسی کو اپنا کام ہرگز

۴۳۵۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مُوسَى: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي، فَكِلَاهُمَا سَأَلَا الْعَمَلَ وَالنَّبِيَّ ﷺ سَأَكَتْ، فَقَالَ: «مَا تَقُولُ يَا أَبَا مُوسَى!» أَوْ «يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ!» قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا، وَمَا سَعَرْتُ أَنْتَهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سِوَاكِ تَحْتَ شَفَتَيْهِ قَلَصَتْ. قَالَ: «لَنْ

۴۳۵۴- تخریج: أخرجه البخاري، استنابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حكم المرتد والمردة واستنابتهم، ح: ۶۹۲۳ عن مسدد، ومسلم، الإمامة، باب النهي عن طلب الإمامة والحرص عليها، ح: ۱۸۲۴ من حديث يحيى القطان به.

نہ سوچیں گے،“ یا فرمایا: ”ہم ایسے کسی شخص کو اپنا کام نہیں دیتے ہیں جو خود اس کا طلب گار ہو، لیکن اے ابو موسیٰ!“ یا فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! تم جاؤ۔“ اور انہیں یمن کی طرف بھیج دیا۔ پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی بھیج دیا۔ جب معاذ ان کے پاس پہنچے تو ابو موسیٰ نے کہا: تشریف لائیں۔ اترے اور انہیں تکلیف پیش کیا۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اچانک دیکھا کہ ان کے ہاں ایک آدمی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے پوچھا، اسے کیا ہے؟ کہا کہ یہ یہودی تھا، پھر مسلمان ہو گیا لیکن دوبارہ اپنے باطل دین کی طرف پھر گیا (مرتبہ ہو گیا) ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا، یہ فیصلہ ہے اللہ اور اس کے رسول کا، ابو موسیٰ نے کہا: بیٹھ جائیں ہاں (فیصلہ یہی ہے)۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ یہ فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ انہوں نے تین بار کہا۔ چنانچہ ابو موسیٰ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ دونوں قیام اللیل (رات کی نماز) کے متعلق بات چیت کرتے رہے۔ ان میں سے ایک، یعنی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں سوتا ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں۔ یا کہا کہ قیام کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور اپنی نیند میں اسی چیز کا امیدوار ہوتا ہوں جس کی مجھے اپنے قیام میں امید ہوتی ہے۔ (یعنی اجر و ثواب کی۔)

نَسْتَعْمِلُ - أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ - عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ، وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ يَا أَبَا مُوسَى! أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ! «فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ مُعَاذٌ قَالَ: أَنْزِلْ وَاللَّيْلِ لَهُ وَسَادَةٌ فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوْتَقٌ. قَالَ: مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ، ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ، دِينَ السُّوءِ. قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ. قَالَ: اجْلِسْ، نَعَمْ. قَالَ: لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ فَضَاءَ اللَّهُ وَرَسُولِهِ - ثَلَاثَ مِرَارٍ - فَأَمَرَ بِهِ فُقْتِلَ، ثُمَّ تَذَاكُرًا قِيَامَ اللَّيْلِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا - مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ - : أَمَا أَنَا فَأَنَا مُوْتَقٌ وَأَفُومٌ، أَوْ أَفُومٌ وَأَنَا مُوْتَقٌ، وَأَرَجُو فِي نَوْمِي مَا أُرَجُو فِي قَوْمِي.»

فوائد ومسائل: ① اس حدیث میں بظاہر یہی ہے کہ اس مرتبہ سے تو یہ نہیں کرائی گئی۔ مگر درج ذیل روایت میں ہے کہ اس سے تو یہ کرائی گئی تھی اور جمہور یہی کہتے ہیں۔ ② مہمان کا حق ہے کہ اس کی عزت افزائی کی جائے۔

۴) منکرات (اللہ کی نافرمانی اور گناہوں کے کاموں) پر انکار میں نال مثل اور ڈھیل کا انداز اختیار نہیں کرنا چاہیے۔  
 ۵) حدود شرعیہ جاری کرنے میں بھی بلاوجہ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ ۵) مباح اور جائز اعمال پر بھی نیت صالح کی بنا پر انسانوں کو اجر و ثواب ملتا ہے مثلاً نیند بندے کے لیے راحت کا فطری عمل ہے مگر جب یہ نیت ہو کہ نیند کے بعد فلاں نیک کام کروں گا تو یہ نیند بھی اجر و ثواب کا عمل بن جاتی ہے۔

۴۳۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب یمن میں (عامل) تھا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اور ایک آدمی تھا جو یہودی تھا، اس نے اسلام قبول کیا مگر پھر اسلام سے مرتد ہو گیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے کہا: میں اپنی سواری سے اس وقت تک نہیں اتروں گا جب تک کہ اسے قتل نہ کر دیا جائے۔ دونوں (طلحہ اور بریدہ) میں سے ایک نے کہا: اور اس شخص کو اس سے پہلے تو بہ کر لینے کا کہا گیا تھا۔

۴۳۵۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا الْحِمْيَانِيُّ يَعْنِي عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَىٰ وَبُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمَ عَلَيَّ مُعَاذٌ وَأَنَا بِالْيَمَنِ، وَرَجُلٌ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَرْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ قَالَ: لَا أَنْزِلُ عَنْ دَابَّتِي حَتَّى يُقْتَلَ فَقُتِلَ. قَالَ أَحَدُهُمَا: وَكَانَ قَدْ اسْتَيْبَ قَبْلَ ذَلِكَ.

فائدہ: مرتد کو موقع دینا چاہیے کہ وہ توبہ کر لے اگر دوبارہ اسلام قبول کر لے تو بہتر در تہ نقل ہوگا۔

۴۳۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : جناب ابو بردہ نے یہ قصہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک آدمی پیش کیا گیا جو اسلام سے مرتد ہو چکا تھا۔ تو آپ اسے تقریباً بیس رات دعوت دیتے رہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو انہوں نے بھی اسے دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا تو اس کی گردن مار دی گئی۔

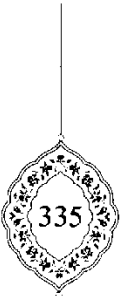
۴۳۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ : حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بِهِذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَأْتَيْتُ أَبُو مُوسَى بِرَجُلٍ قَدِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَاهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَجَاءَ مُعَاذٌ فَدَعَاهُ فَأَبَى، فَضْرِبَ عُنُقَهُ.

قال أبو داود: رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، لَمْ يَذْكُرِ الْإِسْتِثَابَةَ. وَرَوَاهُ

امام ابو داود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو عبد الملک بن عمیر نے ابو بردہ سے روایت کیا ہے مگر اس میں توبہ

۴۳۵۵- تخریج: [إسناده حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۰۶/۸ من حديث أبي داود به.

۴۳۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۰۶/۸ من حديث أبي داود به.



۳۷- کتاب الحدود

مرتد کا حکم

کرانے کا بیان نہیں۔ اور ابن فضیل نے بواسطہ شیبانی، سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ سے روایت کیا تو اس میں بھی توبہ کرانے کا ذکر نہیں ہے۔

ابن فضیل عن الشیبانی، عن سعید بن ابی بردة، عن أبيه، عن أبي موسى، لم يذكر فيه الاستتابة.

۴۳۵۷- جناب قاسم (بن عبدالرحمن ہذلی) نے یہ قصہ بیان کیا۔ اس میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اس وقت تک نہ اترے جب تک کہ اس کی گردن نہ مار دی گئی اور اس شخص سے توبہ نہ کروائی۔

۴۳۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ الْقَاسِمِ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَلَمْ يَنْزِلْ حَتَّى ضَرَبَ عُنُقَهُ وَمَا اسْتَتَابَهُ.

🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اور اپروالی روایت میں اس سے توبہ کرانے کا بیان صحیح سند سے ثابت ہے۔

۴۳۵۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد بن ابوسرح رسول اللہ ﷺ کا کاتب تھا۔ تو شیطان نے اسے بہکا لیا اور وہ کفار سے جا ملا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے امان طلب کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے امان دے دی۔

۴۳۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ ابْنِ أَبِي السَّرْحِ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرْزَلَهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكَفَّارِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ، فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کوئی مرتد تنفیذ حد سے پہلے توبہ کر لے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔ ② فتنے سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے شیطان کے پھندے بے شمار ہیں۔

۴۳۵۹- حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو عبداللہ بن سعد

۴۳۵۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفْضَلِ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ

۴۳۵۷- تخریج: [ضعیف] \* قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود ثقة عابد، وینظر عن رواه هذا الأثر.

۴۳۵۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب توبة المرتد، ح: ۴۰۷۴ من حديث علي بن الحسين بن واقد به.

۴۳۵۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۶۸۳، وأخرجه النسائي، تحريم الدم، باب الحكم في المرتد، ح: ۴۰۷۲ من حديث أحمد بن المفضل به.



بن ابوسرح سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اسے لے آئے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لاکھڑا کیا اور درخواست کی: اے اللہ کے رسول! عبد اللہ سے بیعت لے لیجیے۔ آپ نے اپنا سراٹھایا اور اس کی طرف دیکھا، تین بار ایسے ہوا، آپ ہر بار انکار فرماتے رہے، تیسری بار کے بعد آپ نے اس سے بیعت لے لی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں تھا کہ جب میں نے اس کی بیعت لینے سے اپنا ہاتھ روک رکھا تھا تو وہ اس کی طرف اٹھتا اور اسے قتل کر ڈالتا؟“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نہیں جانتے تھے کہ آپ کے جی میں کیا ہے؟ آپ ہمیں اپنی آنکھ سے اشارہ فرمادیتے۔ آپ نے فرمایا: ”کسی نبی کو لائق نہیں کہ اس کی آنکھ خیانت والی ہو۔“

ابنِ نُصْرٍ قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُضْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَجَاءَهُ بِهِ حَتَّى أَوْفَقَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يَأْبَى، فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ، يَقُومُ إِلَى هَذَا حِينَ رَأَى كَفَفْتُ يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهِ، فَيَقْتُلُهُ»، فَقَالُوا: مَا نَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا فِي نَفْسِكَ، أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ الْأَعْيُنُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ کے رسول اس کے دین اور اسلام سے مرتد ہو جانے والے کی سزا قتل ہے۔ ② آنکھ سے مخفی اشارہ کرنا آنکھ کی خیانت ہے جو کسی بھی صاحب دین کے لیے روانہ نہیں اور یہ بہت بڑا عیب ہے۔ ③ اللہ تعالیٰ کے فضل و عنایت کی کوئی انتہا نہیں، حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابوسرح رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے بعد از اسلام کچھ عرصہ کے لیے مرتد بھی ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدا میں ان کے قتل کا حکم بھی دیا تھا مگر اللہ کی توفیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سفارش سے فتح مکہ کے دن ان کی توبہ قبول کر لی گئی تھی۔ اور ان کا اسلام بہت عمدہ رہا۔ سیدنا عثمان کے دور میں مصر کے والی رہے۔ افریقہ ذات الصواری اور اسود کے غزوات ان کی اہم مہمات میں سے ہیں۔ (الاصابہ)

۴۳۶۰- حضرت جریر (بن عبد اللہ بجلي) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”جب کوئی غلام شرک کی طرف بھاگ

۴۳۶۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ:

۴۳۶۰- [صحیح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب العبد يأتى إلى أرض الشرك... الخ، ح: ۴۰۵۷ عن قتيبة به، ورواه مسلم، ح: ۷۰ من طريق آخر عن الشعبي به.

نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ جَاءَ تَوَّاسٍ كَاخُونٍ حَلَالٍ هُوَ» - إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمَهُ» .

☀️ فائدہ: شرک سے مراد دارالحرب اور مشرکین کا علاقہ ہے۔ دارالحرب میں باقاعدہ اقامت حرام ہے اگر ایسا آدمی اسلام ہی سے مرتد ہو جائے تو معاملہ اور بھی سخت ہو جاتا ہے۔

(المعجم ۲) - باب الْحُكْمِ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ (التحفة ۲)

باب ۲: نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

۴۳۶۱- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا تھا، اس کی ایک ام ولد (ایسی لونڈی جس سے اس کی اولاد تھی) اور وہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر مانتی نہ تھی، وہ اسے ڈانٹتا تھا مگر سمجھتی نہ تھی۔ ایک رات وہ نبی کریم ﷺ کی بدگوئی کرنے اور آپ کو گالیاں دینے لگی تو اس نابینے نے ایک برہما لیا، اسے اس لونڈی کے پیٹ پر رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا اور اس طرح اسے قتل کر ڈالا۔ اس لونڈی کے پاؤں میں ایک چھوٹا بچہ آ گیا اور اس نے اس جگہ کو خون سے لٹ پت کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ سے اس قتل کا ذکر کیا گیا اور لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ نے فرمایا: ”میں اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، جس نے یہ کارروائی کی ہے اور میرا اس پر حق ہے کہ کھڑا ہو جائے۔“ تو وہ نابینا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، اس کے قدم لرز رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آ بیٹھا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا قاتل ہوں۔ یہ آپ کو گالیاں بکتی اور برا بھلا کہتی تھی۔ میں اس کو منع کرتا تھا

۴۳۶۱- حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى

الْحُتَيْبِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيِّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلِدٌ تَسْتِمُّ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا فَلَا تَسْتَهِي وَيَرْجُرُّهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ، وَتَسْتِمُّهُ، فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَوَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا طِفْلٌ فَلَطَخَتْ مَا هُنَاكَ بِالْدَّمِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَشْهَدُ اللَّهُ! رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ، لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ» قَالَ: فَقَامَ الْأَعْمَى يَنْحَطِّي النَّاسَ وَهُوَ يَتَرَلْزَلُ، حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَسْتِمُّكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا



۴۳۶۱- تخريج: [سناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب الحكم فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ، ح: ۴۰۷۵ من حديث عباد بن موسى به.

نبی کریم ﷺ کو گالی دینے والے کا حکم

مگر باز نہ آتی تھی۔ میں اسے ڈانٹتا تھا مگر سمجھتی نہ تھی۔ میرے اس سے دو بچے بھی ہیں جیسے کہ موتی ہوں اور وہ میرا بڑا اچھا ساتھ دینے والی تھی۔ گزشتہ رات جب وہ آپ کو گالیاں دینے لگی اور برا بھلا کہنے لگی تو میں نے چہرہ الیا سے اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا حتیٰ کہ اس کو قتل کر ڈالا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! گواہ ہو جاؤ اس لوٹڈی کا خون ضائع ہے۔“

فَلَا تَنْتَهِي، وَأَزْجُرْهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلَ اللَّؤْلُؤَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقْعُ فِيكَ، فَأَخَذْتُ الْمِعْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا، وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا أَشْهَدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدْرٌ».

☀ فائدہ: نبی ﷺ کے شام کی سزا قتل ہے۔ اس پر کوئی قصاص ہے نہ دیت۔ قاتل کا یہ عمل اس کی غیرت ایمانی کا اظہار اور باعث اجر و فضل ہوگا۔ لیکن یہ کام بواسطہ حکومت ہونا چاہیے تاکہ قتل نہ بن جائے۔

۴۳۶۲- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور آپ کے بارے میں نازیبا الفاظ بولتی تھی۔ تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا خون ضائع قرار دیا۔

۴۳۶۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ؛ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقْعُ فِيهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَمَهَا.

۴۳۶۳- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ وہ کسی آدمی پر ناراض ہوئے اور بہت زیادہ ناراض ہوئے۔ میں نے کہا: اے خلیفہ رسول! اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار ڈالوں؟ تو میری اس بات نے ان کا سب غصہ زائل کر دیا۔ پھر وہ وہاں سے اٹھ کر گھر چلے گئے اور مجھے بلوا بھیجا اور کہا: تم نے ابھی ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ

۴۳۶۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَنَصِيرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ:

۴۳۶۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷/ ۶۰ و ۹/ ۲۰۰ من حديث أبي داود به \* جرير هو ابن عبد الحميد.

۴۳۶۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر الاختلاف على الأعمش في هذا الحديث، ح: ۴۰۸۲ من حديث يزيد بن زريع به.

ڈاکٹر ہزرنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

میں نے کہا تھا: مجھے اجازت دیں اس کی گردن مار دوں۔ فرمایا: اگر میں تجھے ایسے کہہ دیتا تو کیا واقعی تم یہ کر گزرتے؟ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بشر کو یہ مقام حاصل نہیں۔

كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ فَتَعَيَّظَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاسْتَدَّ عَلَيْهِ قُلْتُ: تَأَذَّنْ لِي يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ! أَضْرِبُ عُقُقَهُ؟ قَالَ: فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبُهُ، فَقَامَ فَدَخَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا الَّذِي قُلْتَ إِنْفًا؟ قُلْتُ: ائذَّنْ لِي أَضْرِبُ عُقُقَهُ. قَالَ: أَكُنْتُ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا وَاللَّهِ! مَا كَانَتْ لِيَشِيرَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ لفظ یزید بن زریع کے ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا لَفْظُ يَزِيدَ.

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یعنی ابو بکر کو کوئی حق نہیں کہ کسی کو قتل کرے سوائے اس کے کہ تین میں سے کوئی ایک بات ہو جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے: ”ایمان کے بعد کفر شادی شدہ ہونے کے بعد زنا اور کسی جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر ڈالنا اور کسی ﷺ کو حق تھا کہ وہ کسی کو قتل کر ڈالیں۔

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: أَيْ: لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْ يَقْتُلَ رَجُلًا إِلَّا بِأَحَدِ الثَّلَاثِ الَّتِي قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُفْرٌ بَعْدَ إِيْمَانٍ أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بغير نَفْسٍ، وَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَقْتُلَ».



☀️ فائدہ: نبی ﷺ کے بعد کسی بھی شخصیت کا یہ مقام و مرتبہ اور حق نہیں کہ اس کی مخالفت یا بے ادبی کرنے والے کی جان ماری جائے خواہ کوئی کتنا ہی بڑا بادشاہ ہو یا عزیز و محترم۔

(المعجم ۳) - باب مَا جَاءَ فِي الْمُحَارَبَةِ (التحفة ۳)

☀️ فائدہ: دارالاسلام میں کوئی گروہ مسلح ہو کر آمادہ بغاوت ہو جائے، امن عامہ کو خراب کرے، دہشت گردی پھیلانے، قتل و غارت ڈھائے، لوگوں کی عزتیں پامال کرے، مال لوٹے، کھیت باغات اجاڑے یا حیوانات کو قتل کرے وغیرہ الغرض دین و اخلاق اور نظام و قانون کی دھجیاں اڑانے کی کوئی مسلح کوشش حرابہ اور محرابہ کہلاتی ہے۔ (فقہ السنۃ)

۴۳۶۴- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی

۴۳۶۴- تخریج: أخرجه البخاري، الوضوء، باب أبواب الإبل والدواب والغنم ومرايضها، ج: ۲۳۳ عن سليمان



ذاکر زہنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

ہے کہ قبیلہ عکَل یا عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی (اور بیمار ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو چند اونٹنیاں عنایت فرمائیں اور حکم دیا کہ وہ ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ چنانچہ وہ (باہر چراگاہ میں) چلے گئے۔ جب تندرست ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانور ہنکالے گئے۔ دن کے پہلے پہر ہی نبی ﷺ کو ان کی خبر مل گئی تو آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں اپنے آدی بھیجے۔ جب دن خوب چڑھ آیا تو انہیں لے آیا گیا۔ آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے۔ ان کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلاخیں پھیری گئیں اور پتھر ملی زمین میں پھینک دیے گئے وہ پانی مانگتے تھے مگر نہ دیا گیا۔

ابو قلابہ نے کہا: ان لوگوں نے چوری کی، قتل کیے ایمان لانے کے بعد کفر کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ (یعنی ان کے ساتھ اس سخت ترین معاملے کی وجہ ان کے یہی قصور تھے۔)

۴۳۶۵- جناب ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنی سند سے یہ حدیث بیان کی اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے سلاخوں کا حکم دیا، انہیں گرم کیا گیا اور پھر ان کی آنکھوں میں پھیر دیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور انہیں داغ نہ دیا (کہ خون ہی بند ہو جائے اور انہیں یکدم قتل نہ کیا گیا۔)

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ قَوْمًا مِنْ عُكَلٍ - أَوْ قَالَ: مِنْ عُرَيْنَةَ - قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلِفَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَابْنِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاسْتَأْفَوْا النَّعَمَ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ خَبْرَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي آثَارِهِمْ، فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَمُتَّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْفُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ.

قَالَ أَبُو قَلَابَةَ: فَهُؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا، وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيْمَانِهِمْ، وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۴۳۶۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: فَأَمَرَ بِمَسَامِيرٍ فَأَحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ.

۱۱ ابن حرب بہ، ورواه مسلم، القسامة والمحابرين، باب حكم المحاربين والمرتدين، ح: ۱۶۷۱ من حديث أيوب عن أبي رجاء عن أبي قلابة بہ.

۴۳۶۵- [تخریج: صحیح] انظر الحديث السابق.

ڈاکٹر ہزرنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

۴۳۶۶- جناب ابو قلزبہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں مخبروں (کھوجیوں) کو بھیجا تو انہیں لے آیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی: ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ...﴾ ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد پھیلائیں (ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی چڑھا دیے جائیں یا لٹی اطراف سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔“

۴۳۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُنَيْانَ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةً فَأَتَيْ بِهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ: ﴿إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسَعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا﴾ الآية [المائدة: ۳۳].

۴۳۶۷- جناب ثابت قناده اور حمید نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی کہا: لٹی طرف سے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے۔ (حدیث کے شروع میں کہا: وہ اونٹوں کو بانک لے گئے اور اسلام سے مرتد ہو گئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ پیاس کے مارے اپنے منہ سے زمین کو کاٹ رہا تھا حتیٰ کہ وہ (اسی حالت میں) مر گئے۔

۴۳۶۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَقَتَادَةُ وَحَمِيدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثِ [قال: فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَقَالَ فِي أَوَّلِهِ: اسْتَأْفُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ] قَالَ أَنَسٌ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمْ يَكْدِمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا.

☀️ فائدہ: ایسے مجرموں کو اذیت ناک طریقے سے مارنا ہوتا ہے اور یہ کسی ترس اور رحم کے حق دار نہیں رہتے۔

۴۳۶۸- جناب قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکورہ بالا کی مانند روایت کی اور مزید کہا: پھر مثلاً

۴۳۶۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ

۴۳۶۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين .

۴۳۶۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، أبواب الطهارة، باب ماجاء في بول ما يؤكل لحمه، ح: ۷۲، والنسائي، ح: ۴۰۳۹ من حديث حماد بن سلمة به مختصراً، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۳۶۸- تخریج: أخرجه البخاري، الزكوة، باب استعمال إبل الصدقة وألبانها لأبناء السبيل، ح: ۱۵۰۱ من حديث شعبة عن قتادة، وأحمد: ۸۷۷/۳ من حديث هشام به، حديث سلام بن مسكين رواه البخاري، ح: ۵۶۸۵.

ڈاکٹر رہبرنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

فَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَهُ. زَادَ: ثُمَّ نُهِى عَنِ الْمُثَلَّةِ وَلَمْ يَذْكَرْ: مِنْ خِلَافٍ.

سے منع کر دیا گیا۔ اور اس روایت میں ”الٹی اطراف سے“ کا ذکر نہیں کیا۔

وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَسَلَّامِ بْنِ مَسْكِينٍ، عَنْ ثَابِتِ جَمِيعًا عَنْ أَنَسِ لَمْ يَذْكَرْ: مِنْ خِلَافٍ وَلَمْ أُجَدْ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ.

شعبہ نے بواسطہ قتادہ اور سلّام بن مسکین ثابت سے اور اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ ان دونوں نے بھی ”الٹی اطراف“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور حماد بن سلمہ کی روایت کے علاوہ مجھے کسی کی حدیث میں یہ نہیں ملا کہ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں الٹی اطراف سے کاٹے تھے۔

☀️ فائدہ: یہ سزا قرآنی حکم کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کی نص سورہ مائدہ کی آیت ۳۳ میں یہ حکم بصراحت موجود ہے اور اس عمل کو مثلہ بھی نہیں کہا جا سکتا، کیونکہ یہ حد شرعی ہے اور ان لوگوں سے قصاص کا معاملہ کیا گیا تھا۔ اور مثلہ جس کی ممانعت آئی ہے وہ قتل کر دینے کے بعد تش کے اعضاء کاٹنا ہے جو اسلام میں کسی طرح جائز نہیں۔

٤٣٦٩- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ - قَالَ أَحْمَدُ: هُوَ بَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ أَنَسًا أَغَارُوا عَلَى إِبِلِ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَأْفَوْهَا، وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَأَخَذُوا، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ: وَنَزَلَتْ

٣٣٦٩- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے اونٹوں پر ڈاکہ ڈالا اور انہیں ہانک لے گئے اسلام سے مرتد ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کے چرواہے کو قتل کیا جو صاحب ایمان تھا۔ تو آپ نے ان کا تعاقب کروایا اور انہیں پکڑ لیا گیا۔ پھر آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں پھیریں، کہا کہ ان ہی لوگوں کے معاملے میں آیت محاربتی ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ...﴾ الخ اور یہی وہ لوگ تھے جن کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جراح بن یوسف کو بتایا تھا جب کہ اس نے ان سے یہ پوچھا تھا۔

٤٣٦٩- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي من حديث ابن وهب به، انظر الحديث الآتي \* عبدالله بن عبدالله لم يوثقه غير ابن حبان.

ڈاکٹر زہنی اور لوٹ مار کی سزاؤں کا بیان

۳۷- کتاب الحدود

فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ، وَهُمْ الَّذِينَ أَخْبَرَ عَنْهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْحَجَّاجِ حِينَ سَأَلَهُ .

☀️ فائدہ: حجاج بن یوسف تاریخ اسلام کا معروف عالم حکمران ہو گزرا ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سب سے شدید ترین سزا جو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو دی وہ کیا تھی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ مذکورہ واقعہ بیان کیا اس پر حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا: کاش وہ اسے یہ بیان نہ کرتے کیونکہ اسی سے اس نے اپنے لیے غلط دلیل لی۔

(صحیح البخاری، الطب، باب الدواء بالبان الإبل، حدیث: ۵۶۸۵)

۴۳۷۰- جناب ابو زناد سے روایت ہے کہ جب

رسول اللہ ﷺ نے اونٹنیاں چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیس پھیریں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر عتاب فرمایا اور یہ آیت نازل کی ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.....﴾ الخ (المائدہ: ۳۳)

۴۳۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا الْقِاحَةَ وَسَمَلُ أَعْيُنِهِمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَسِعُونَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا﴾ الْآيَةَ .

۴۳۷۱- امام محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ یہ عمل احکام

حدود نازل ہونے سے پہلے کا ہے یعنی جو حدیث انس میں مذکور ہوا ہے۔

۴۳۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الْحُدُودُ يَعْنِي حَدِيثَ أَنَسٍ .

۴۳۷۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

۴۳۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ

۴۳۷۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح . . . الخ، ح: ۴۰۴۷ عن ابن السرح به \* محمد بن عجلان عنن، والسند مرسل .

۴۳۷۱- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب الدواء بأبوال الإبل، ح: ۵۶۸۶ عن موسى بن إسماعيل به \* قتادة صرح بالسماع .

۴۳۷۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب ذكر اختلاف طلحة بن مصرف ومعاوية بن صالح، ح: ۴۰۵۱ من حديث علي بن الحسين بن واقد به .



اللہ کی حدود میں سفارش کرنے کا بیان

(سورۃ المائدہ کی آیت ۳۳، ۳۴) ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ...﴾ ”ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا اسلئے طور سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے یہ تو ہوئی ان کی دنیاوی ذلت اور خواری اور آخرت میں ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے۔ ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں کہ تم ان پر اختیار پا لو تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔“ یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ تو جو ان میں سے قابو پائے جانے سے پہلے توبہ کر لے یہ آیت اس کے حق میں اس بات کی مانع نہیں ہے کہ جو جرم اس نے کیا ہے اس کی سزا اس پر لاگو نہ ہو۔

ثَابِتٌ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ النَّخَوِيِّ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خَلْفٍ أَوْ يُنْفَرُوا مِنَ الْأَرْضِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَفْوٌ رَجِيمٌ﴾ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمَشْرِكِينَ، فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقَدَّرَ عَلَيْهِ، لَمْ يَمْنَعَهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ یہ آیت کریمہ عکلم اور عرینہ کے لوگوں کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی اور معروف فقہی قاعدہ ہے کہ احکام میں ”عموم الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ خاص اسباب کا۔“ ② مجرم اگر قابو پائے جانے سے پہلے توبہ کر لے تو امید ہے کہ حقوق اللہ معاف ہو جائیں، مگر حقوق العباد معاف نہیں ہوتے دیکھیے: (الروضة الندية ۲۰/۲ وغیرہ)

باب: ۴- اللہ کی حدود میں سفارش کرنا

(المعجم ۴) - **بَابُ: فِي الْحَدِّ يُشْفَعُ**  
فِيهِ (التحفة ۴)

۴۳۷۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۴۳۷۳- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ

ہے کہ قریش کو بنو مخزوم کی اس عورت کی بہت فکر ہوئی

اللہ بنِ مَوْهَبِ الْهُمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي؛

۴۳۷۳- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر أسامة بن زيد رضي الله عنه، ح: ۳۷۳۲، ومسلم، الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره، والنهي عن الشفاعة في الحدود، ح: ۱۶۸۸ عن قتبية به مختصراً ومطولاً.

اللہ کی حدود میں سفارش کرنے کا بیان

جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں کون بات کر سکتا ہے؟ یعنی رسول اللہ ﷺ سے۔ کہنے لگے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی یہ جرات نہیں کر سکتا، وہ نبی ﷺ کے چہیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسامہ! کیا اس حد میں سفارش کرتے ہو جو اللہ کی حدود میں سے ہے؟“ پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کر لیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے“ اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اور اللہ قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالتا۔“

ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَحْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِيءُ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أُسَامَةُ! أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى!؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَأَيْمُ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا».



🌞 نوائد و مسائل: ① مقدمہ عدالت میں پہنچ جانے کے بعد شرعی حدود کو ٹالنے کے لیے سفارش کرنا بہت بڑا گناہ اور جرم ہے۔ ② قانون معاشرے کے سب افراد کے لیے برابر ہونا چاہیے۔ ③ گزشتہ قوموں کی ہلاکت کا ایک اہم سبب ان میں راجح طبقاتی امتیاز بھی تھا، اسلام نے سختی کے ساتھ اس سے روکا ہے۔

۴۳۷۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ امْرَأَةً مَحْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا - وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ

۴۳۷۴- تخريج: أخرجه مسلم، ح: ۱۰/۱۶۸۸ من حديث عبدالرزاق به، انظر الحديث السابق، ورواه البخاري، ح: ۳۴۷۵ من حديث الزهري.

اللَّيْثُ قَالَ - : فَفَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابن وہب نے یہ حدیث بواسطہ یونس زہری سے روایت کی اور اسی طرح کہا جیسے کہ لیث نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی ﷺ کے دور میں فتح مکہ کے دنوں میں چوری کر لی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ فِيهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ: إِنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ .

اور لیث نے بواسطہ یونس ابن شہاب سے اپنی سند سے روایت کیا تو کہا: ایک عورت کوئی چیز مانگ کر لے گئی۔ مسعود بن اسود نے نبی ﷺ سے اس حدیث کی مانند روایت کیا کہا: اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کے گھر سے ایک چادر چوری کی۔

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: اسْتَعَارَتْ امْرَأَةٌ وَرَوَى مَسْعُودُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ هَذَا الْخَبَرِ قَالَ: سَرَقَتْ قَطِيفَةً مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: اور ابو زبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک عورت نے چوری کر لی پھر سیدہ زینب دختر رسول اللہ ﷺ کے ہاں جا کر پناہ لے لی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ، فَعَادَتْ بَرِيذَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

اور سفیان بن عیینہ نے اسے بواسطہ ایوب بن موسیٰ عن زہری عن عمروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کیا۔ اور سفیان سے روایت کرنے والوں میں الفاظ روایت کا اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ وہ عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی تھی اور بعض کہتے ہیں کہ وہ چوری کرتی تھی اور شعیب بواسطہ زہری عن عمروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ وہ عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی تھی اور آگے مذکورہ حدیث بیان کی۔ اور جب اسماعیل بن امیہ اور اسحاق بن راشد دونوں زہری سے بیان کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اس عورت نے نبی ﷺ کے گھر سے چوری کی تھی اور باقی حدیث مذکورہ حدیث کی مثل بیان کی۔

[وَرَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَاخْتَلَفَ عَلَى سُفْيَانَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَسْتَعِيرُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَرَقَتْ وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اسْتَعَارَتْ امْرَأَةٌ. الْحَدِيثُ، وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمِيَّةٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ: سَرَقَتْ مِنْ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ نَحْوَهُ.]

☀️ **فوائد و مسائل:** ① مانگی چیز کا انکار لغوی یا اصطلاحی طور پر ”چوری“ نہیں ہے، مگر صحیح حدیث میں اس کا روائی پر ہاتھ کاٹنے کا حکم ثابت ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ شرعی طور پر چوری کے حکم میں ہے اور شریعت اصطلاحات سے اولیٰ ترین ہے۔ ② اور ممکن ہے کہ اس عورت نے مانگی چیز کا انکار کیا ہو اور چوری بھی کی ہو تبھی اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الروضة النديّة)

۴۳۷۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عزت دار لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو سوائے اس کے کہ شرعی حدود ہوں۔“

۴۳۷۵- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَيْدٍ - نَسَبُهُ جَعْفَرٌ إِلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثْرَاتِهِمْ إِلَّا الْحُدُودَ».

☀️ **فائدہ:** شرعی حدود بلا استثناء عام و خاص سب پر لاگو ہوتی ہیں۔ اس سے کم درجے کی غلطیاں اگر غفلت سے یا پہلی بار سر زد ہوں اور قاضی یا منتظمین محسوس کریں کہ زبانی تنبیہ ہی کافی ہے تو انہیں معاف کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے لیکن اگر کوئی عادی مجرم ہو یا اس کے معاملے سے محسوس ہو کہ وہ اپنے عمل پر کوئی عار محسوس نہیں کر رہا ہے تو سزا دینی چاہیے۔

(المعجم ۶) - **بَابُ: يُعْفَى عَنِ الْحُدُودِ مَا لَمْ تَبْلُغِ السُّلْطَانَ** (التحفة ۵) باب ۶- حدود کا مقدمہ اگر قاضی یا حاکم تک نہ پہنچا ہو تو معاف کیا جاسکتا ہے

۴۳۷۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

۴۳۷۶- حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حدود کے معاملات کو آپس ہی میں ایک دوسرے کو معاف کر دیا کرو لیکن جو مقدمہ حد مجھ تک پہنچ گیا تو پھر اس کی تفسید

۴۳۷۵- **تخریج:** [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۹۴ عن عبد الملك به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۰، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۶۵ من حديث محمد بن أبي بكر به.

۴۳۷۶- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزاً وما لا يكون، ح: ۴۸۹۰ من حديث عبد الله بن وهب به، وصححه الحاكم: ۳۸۳/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد معنوية، انظر، ح: ۴۳۹۴ \* ابن جرير عن ابن، وحديث: ۴۳۹۴ يعني عنه.



۳۷- کتاب الحدود ..... حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

ابن العاص؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «وَأَجِبْ»  
«تَعَاَفُوا الْخُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي  
مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجِبَ».

☀️ **فوائد و مسائل:** ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم یہ حدیث معنوی شواہد کی بنا پر حسن درجے تک پہنچ جاتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق میں اس بات کا اظہار کیا ہے۔ دیکھیے حدیث طحاوی کی تخریج و تحقیق۔ ② قاضی اور حاکم کو قطعاً روانہ نہیں کہ حدود شرعیہ کی تنفیذ میں نال مثل سے کام لے۔ ③ خود مجرم یا اس کو دیکھنے والے گواہوں پر واجب نہیں کہ یہ معاملہ قاضی تک پہنچائیں۔ اگر معاملہ قابل سزا اور قابل معافی ہو تو اس اعتماد پر کہ مرتکب جرم آئندہ محتاط رہے گا اس سے درگزر کیا جاسکتا ہے۔

(المعجم ۷) - **بَابُ الشَّرِّ عَلَى أَهْلِ**  
**الْخُدُودِ (التحفة ۶)**

باب: ۷- قابل حد مجرم کی پردہ پوشی کرنا

۴۳۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۳۷۷- یزید بن نعیم اپنے والد (نعیم بن ہزال سلمی  
رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی ﷺ  
کے پاس آیا اور آپ کے سامنے چار بار اعتراف و اقرار  
کیا (کہ اس نے زنا کیا ہے) تو آپ ﷺ نے اس کو رجم  
کرنے کا حکم دیا اور ہزال سلمی سے فرمایا: ”اگر تو اس پر  
اپنے کپڑے سے پردہ ڈال دیتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔“

عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ يَزِيدِ  
ابْنِ نَعِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ  
فَأَقْرَأَ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، وَقَالَ  
لِهَزَالٍ: «لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ».

۴۳۷۸- جناب ابن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۳۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ:

کہ ہزال سلمی نے ماعز سے کہا کہ وہ نبی ﷺ کے پاس  
جائے اور اپنے معاملے کی خبر دے۔

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ  
الْمُنْكَدِرِ: أَنَّ هَزَالَ أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ  
النَّبِيَّ ﷺ فَيُخْبِرَهُ.

باب: ۸- قابل حد جرم کا مرتکب اگر خود

(المعجم ۸) - **بَابُ: فِي صَاحِبِ الْحَدِّ**

حاضر ہو کر اقرار کر لے تو؟

يَحْيَى فَيُخْبِرُهُ (التحفة ۷)

۴۳۷۷- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۱۷/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۵ من حديث سفیان

الثوري به، ورواية يحيى القطان عنه محمولة على السماع، وصححه الحاكم: ۳۶۳/۴، ووافقه الذهبي.

۴۳۷۸- [تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۳۳۱/۸ من حديث أبي داود به.

حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل

۴۳۷۹- جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک عورت نماز کے ارادے سے نکلی تو راستے میں اسے ایک مرد ملا جو اس پر چڑھ بیٹھا اور اس سے اپنی نفسانی خواہش پوری کی وہ چیخیں چلائی اور وہ چلا گیا۔ پھر عورت کے پاس سے ایک اور آدمی گزرا تو وہ بولی کہ یہی وہ ہے جس نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ مہاجرین کی ایک جماعت وہاں سے گزری تو عورت نے کہا: بے شک اس آدمی نے میرے ساتھ ایسے ایسے کیا ہے۔ تو وہ گئے اور اسے پکڑ لائے جس کے بارے میں اس نے گمان کیا کہ اس نے اس کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ وہ اسے پکڑ کر عورت کے پاس لائے تو اس نے کہا: ہاں یہی وہ ہے۔ پس وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ جب آپ نے اس کے متعلق حکم دیا (یعنی حد لگانے کا) تو اصل مجرم جو عورت کے ساتھ ملوث ہوا تھا کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! اس کا مجرم میں ہوں۔ آپ نے اس عورت سے فرمایا: ”تم جاؤ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔“ اور اس آدمی کے متعلق اچھے کلمات فرمائے۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے کہا: یعنی اس آدمی کے متعلق جو (شعبے میں) پکڑا گیا تھا۔ اور جو مرتکب ہوا تھا اس کے متعلق فرمایا کہ ”اسے رجم کر دو۔“ پھر فرمایا: ”اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر یہ (توبہ) اہل مدینہ کرتے تو بھی قبول کر لی جاتی۔“

۴۳۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَزْدَقِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ تُرِيدُ الصَّلَاةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ، فَتَجَلَّلَهَا فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ، وَأَنْطَلَقَ، وَمَرَّ عَلَيْهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، وَمَرَّتْ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا، فَأَنْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا، فَأَتَوْهَا بِهِ فَقَالَتْ: نَعَمْ هُوَ هَذَا، فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا صَاحِبُهَا، فَقَالَ لَهَا: أَذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لِكَ، وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الرَّجُلَ الْمَأْخُودَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا: «ارْجُمُوهُ»، فَقَالَ: «لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقَبِلَ مِنْهُمْ».

۴۳۷۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في المرأة إذا استكرهت على الزنا، ح: ۱۴۵۴ عن محمد بن يحيى بن فارس الذهلي به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۳.

۳۷- کتاب الحدود . . . . . حدود اور قابل حد جرم سے متعلق احکام و مسائل  
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَشْبَاهُ بْنُ نَصْرِ بْنِ نَصْرِ  
 امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو اسباط  
 بن نصر نے بھی سماک سے روایت کیا۔  
 أَيْضًا عَنْ سِمَاكِ.

🌞 **نوٹ و مسائل:** ① اسلامی معاشرے کا یہ مفہوم کہ اس کے سب افراد گناہوں اور غلطیوں سے مبرا ہوتے ہیں درست نہیں بلکہ درست یہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں شرعی طرز معاشرت کا چلن غالب ہوتا ہے۔ اگر کسی سے کوئی جرم ہو جائے تو اس کے بارے میں شرعی قانون پر پورا پورا عمل بھی کیا جاتا ہے۔ ② مجرم جب از خود اقرار کرے اور تحقیق سے ثابت ہو کہ اس کے اقرار میں کوئی شبہ نہیں تو اس پر شرعی حد نافذ ہوگی مگر اس روایت کے سلسلے میں علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”رانج یہ ہے کہ یہ شخص رجم نہیں کیا گیا تھا۔ اور لفظ [ارجموہ] ”اسے رجم کر دو“ صحیح نہیں۔“

(المعجم ۹) - **بَابُ فِي التَّلْقِينِ فِي**  
**الْحَدِّ (التحفة ۸)**  
 باب: ۹- قاضی اقرار کرنے والے کو اس کے اقرار سے منحرف کرے

۴۳۸۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ، عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلِصٍّ قَدْ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا إِخَالِكَ سَرَقْتَ؟» قَالَ: بَلَى، فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَ وَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ»، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! تُبْ عَلَيْهِ»، ثَلَاثًا.

۴۳۸۰- حضرت ابو امیہ مخزومی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے از خود اعتراف کیا مگر مال اس کے پاس سے نہیں ملا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: ”میں نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہوگی۔“ اس نے کہا: کیوں نہیں (یعنی کی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین بار ایسے ہی کہا۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔ پھر پیش کیا گیا تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اللہ سے معافی مانگو اور توبہ کرو۔“ اس نے کہا: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لے۔“ تین بار فرمایا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو عمرو بن عاصم نے بواسطہ ہمام بن اسحاق بن عبد اللہ سے روایت

۴۳۸۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب تلقين السارق، ح: ۲۵۹۷، والنسائي، ح: ۴۸۸۱ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف.



قال: عن أبي أمية - رجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ - كرتے ہوئے یوں کہا: ابوامیہ جو کہ انصاری آدمی تھے وہ عن النَّبِيِّ ﷺ. نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① معلوم ہوا کہ قابل حد جرم میں اگر کوئی از خود اقرار کر رہا ہو تو مستحب ہے کہ اس انداز سے بات کی جائے کہ وہ اپنے اقرار سے منحرف ہو جائے اور حد لگنے سے بچ جائے۔ ② حد لگنے کے بعد بھی مجرم کو استغفار اور توبہ کی ترغیب دی جانی چاہیے کیونکہ اگر کوئی ان حدود پر راضی نہ ہو اور اپنے جرم کو درست سمجھتا ہو تو یہ حد اس کے لیے کفارہ نہیں بن سکتی۔ جبکہ صاحب ایمان و تسلیم کے لیے حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ (صحیح البخاری، الحدود، باب: الحدود کفارۃ، حدیث: ۶۷۸۳)

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ  
يَعْتَرِفُ بِحَدٍّ وَلَا يُسَمِّيهِ (التحفة ۹)  
باب: ۱۰- اگر کوئی صراحت کیے بغیر قابل  
حد جرم کا اقرار کر لے تو؟

۳۳۸۱- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے۔ (جرم قابل حد ہے) مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا بھلا تو نے آتے وقت وضو کیا تھا؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”کیا تو نے ہمارے ساتھ مل کر نماز پڑھی ہے؟“ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ”جاؤ اللہ نے تجھے معاف کر دیا ہے۔“

۴۳۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَّاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ: «تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «أَذْهَبَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① جرم کی صراحت کے بغیر کسی حد کا اقرار کرنے سے کوئی حد لگا نہیں ہو سکتی۔ ② جب کسی دل میں ایمان جاگزیں ہو جاتا ہے اور اسے اپنی آخرت کی فکر ہوتی ہے تو وہ ہر طرح سے کوشش کرتا ہے کہ اس دنیا سے پاک صاف ہو کر اللہ کے حضور پیش ہو۔ ③ وضو نماز باجماعت اور ہر طرح کے اعمال صالحہ انسان کی چھوٹی موٹی تقصیرات کا کفارہ بنتے رہتے ہیں۔

۴۳۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب قوله تعالى: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾، ح: ۲۷۶۵ من حدیث ابی عمار، وابن خزيمة، ح: ۳۱۱ من حدیث الأوزاعي به.

ملزم کو تحقیق کی غرض سے مارنے کا بیان

باب: ۱۱- ملزم کو تحقیق کی غرض سے مارنا

(المعجم (۱) - بَابُ فِي الْاِمْتِحَانِ

بِالضَّرْبِ (التحفة ۱۰)

۴۳۸۲- ازہر بن عبد اللہ حرازی سے روایت ہے کہ قبیلہ کلاع کے لوگوں کا کچھ مال چوری ہو گیا۔ انہوں نے کچھ جولاہوں پر اس کا الزام لگایا۔ ان لوگوں کو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ صحابی رسول کے پاس لایا گیا تو انہوں نے ان کو کئی دن قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا۔ مال والے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: آپ نے ان لوگوں کو مارے بیٹے اور تحقیق و تفتیش کے بغیر ہی چھوڑ دیا ہے۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو تو میں انہیں مارتا ہوں اگر تمہارا مال مل گیا تو بہتر ورنہ اس کا بدلہ تمہاری بیٹیوں سے لوں گا جس قدر ان کو مارا ہوگا تمہیں بھی ماروں گا۔ انہوں نے کہا: کیا یہ آپ کا فیصلہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے۔

۴۳۸۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ: أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ سَرَقَ لَهُمْ مَتَاعٌ فَأَتَهُمُوا أَنَا سَا مِنْ الْحَاكِمَةِ، فَأَتُوا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ، فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ، فَأَتُوا النُّعْمَانَ فَقَالُوا: خَلَيْتَ سَبِيلَهُمْ بِغَيْرِ ضَرْبٍ وَلَا اِمْتِحَانٍ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: مَا سِئْتُمْ؟ إِنْ سِئْتُمْ أَنْ أَضْرِبَهُمْ، فَإِنْ خَرَجَ مَتَاعُكُمْ فَذَآكِ، وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَ مَا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِهِمْ، فَقَالُوا: هَذَا حُكْمُكَ؟ فَقَالَ: هَذَا حُكْمُ اللَّهِ وَحُكْمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کلاعی لوگوں کو اپنی اس بات سے ڈرایا تھا۔ اور مقصد یہ واضح کرنا تھا کہ ملزم کو اعتراف کے بعد ہی مارنا درست ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِنَّمَا أَزْهَبَهُمْ بِهَذَا الْقَوْلِ، أَي لَا يَجِبُ الضَّرْبُ إِلَّا بَعْدَ الْاِعْتِرَافِ .

فائدہ: کسی ملزم یا متہم کو تحقیق کی غرض سے مارنا پینا فقہاء کے نزدیک اختلافی مسئلہ ہے۔ احناف اور شوافع اس کا انکار کرتے ہیں ممکن ہے کہ یہ شخص حقیقتاً بری الذمہ ہو تو سزا دینا ظلم ہوگا البتہ مالکیہ اسے جائز کہتے ہیں۔ بہر حال قاضی یا حاکم کو چاہیے کہ احوال و ظروف کی روشنی میں تحقیق کرے جیسے کہ غزوہ بدر میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے قریش کے غلام کو مارا اور اس سے خبر اگلوانے کی کوشش کی تھی۔ (صحیح مسلم، الجہاد، باب غزوة بدر، حدیث: ۱۷۷۹)

۴۳۸۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب امتحان السارق بالضرب والحبس، ح: ۴۸۷۸ من حدیث بقیة بن الولید به، وقال: "هذا حدیث منکر، لا یحتج به وإنما أخرجه لتعرف" \* ازہر بن عبد اللہ فی سماعہ من النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نظر، وباقی السند حسن.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۲) - **بَابُ مَا يُقَطَّعُ فِيهِ**

السَّارِقِ (التحفة ۱۱)

🌞 فائدہ: اصطلاح فقہاء میں ”چوری“ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کے مملوکہ مال کو اس کے محفوظ مقام سے چھپ کر اٹھا لے۔ اس طرح خیانت ڈاکر اور اچک لینا چوری کی تعریف میں نہیں آتے ان پر دوسرے انداز سے تعزیر آتی ہے۔

۳۳۸۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا کرتے تھے۔

۴۳۸۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

حَبْلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقَطُّعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

🌞 فائدہ: قابل حد چوری کا نصاب چوتھائی دینار ہے۔ دینار کا وزن آج کل کے حساب سے ۲.۵ گرام شمار کیا جاتا ہے، تو اس کا چوتھائی ۰.۶ گرام ہوا۔

۳۳۸۴- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔“

۴۳۸۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ

وَوَهْبُ بْنُ بَيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُقَطُّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

احمد بن صالح کے الفاظ میں ہے: ”ہاتھ کا کاٹنا چوتھائی

دینار اور اس سے زیادہ میں ہے۔“

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: «الْقَطُّعُ فِي

رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا».

۳۳۸۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

۴۳۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

۴۳۸۳- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ۱۶۸۴ من حديث سفیان بن عیینة، والبخاری، الحدود، باب قول الله تعالى: ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما...﴾ الخ، ح: ۶۷۸۹ من حديث الزهري به، وهو في مسند أحمد: ۳۶/۶.

۴۳۸۴- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۶۷۹۰، ومسلم من حديث عبدالله بن وهب به، انظر الحديث السابق: ۴۳۸۳.

۴۳۸۵- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب قول الله تعالى: ﴿والسارق والسارقة فاقطعوا أيديهما...﴾

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

أخبرنا مالك عن نافع، عن ابن عمر: أن رسول الله ﷺ قطع في مجن ثمنه ثلاثة دراهم.

رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

٤٣٨٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ؛ أَنَّ نَافِعًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ سَرَقَ ثُرْسًا، مِنْ صَفَةِ النِّسَاءِ، ثَمَنُهُ ثَلَاثَةٌ دَرَاهِمٍ.

٣٣٨٦- سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جو اس نے عورتوں والے صفہ (عورتوں کے لیے مخصوص سایہ دار مقام جہاں وہ نماز وغیرہ پڑھا کرتی تھیں) سے چرائی تھی۔ اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

☀️ فائدہ: تین درہم ان دنوں ایک دینار کے چوتھائی ہی کے برابر تھے جیسے کہ درج ذیل روایت میں آرہا ہے۔



٤٣٨٧- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ - وَهَذَا لَفْظُهُ - وَهُوَ أَتَمُّ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَ رَجُلٍ فِي مَجْنٍ قِيمَتُهُ دِينَارٌ أَوْ عَشْرَةُ دَرَاهِمٍ.

٣٣٨٧- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے بدلے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔

قال أبو داود: رواه محمد بن سلمة وسعدان بن يحيى عن ابن إسحاق بإسناده.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو محمد بن سلمہ اور سعدان بن یحییٰ نے ابن اسحاق سے اس کی سند سے روایت کیا ہے۔

«الخ»، ح: ٦٧٩٥، ومسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، ح: ١٦٨٦ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ٨٣١/٢.

٤٣٨٦- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق: ٤٣٨٥، وهو في مسند أحمد: ١٤٥/٢.

٤٣٨٧- تخریج: [إسناده ضعيف] \* محمد بن إسحاق عن عن.

(المعجم ۱۳) - باب مَا لَا قَطْعَ فِيهِ  
(الصفحة ۱۲)

۴۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ: أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَعَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّةَ فَوْجَدَهُ، فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ يَوْمَئِذٍ فَسَجَنَ مَرْوَانَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَاَنْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ» فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ مَرْوَانَ أَخَذَ غَلَامِي وَهُوَ يُرِيدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيَ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِي سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَسَى مَعَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ»، فَأَمَرَ مَرْوَانَ بِالْعَبْدِ فَأَرْسَلَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْكَثْرُ: الْجَمَارُ.

چورا اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۳- ایسی چوری جس میں ہاتھ نہیں کٹتا

۴۳۸۸- محمد بن یحییٰ بن حبان نے بیان کیا کہ ایک غلام نے کسی کے باغ سے کھجور کا ایک پودا چوری کر کے اپنے مالک کے باغ میں لگا دیا۔ پودے والا اپنا پودا ڈھونڈنے نکلا اور اسے پالیا۔ پھر اس غلام کا مقدمہ مروان بن حکم کے ہاں پیش کر دیا جو ان دنوں مدینے کے امیر تھے۔ مروان نے غلام کو قید کر لیا اور چاہا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ تب غلام کا مالک حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ فرماتے تھے: ”(درختوں پر لگے) پھل میں اور کھجور کی گری میں ہاتھ نہیں کٹتا۔“ تو اس آدمی نے کہا: تحقیق مروان نے میرے غلام کو پکڑا ہوا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ اس کے پاس چلیں اور جو حدیث آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اسے بھی بتائیں۔ چنانچہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ گئے اور مروان کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”پھل میں اور کھجور کی گری میں ہاتھ نہیں کٹتا۔“ چنانچہ مروان نے حکم دیا اور غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [الکثر] سے مراد

۴۳۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما لا قطع فيه، ح: ۴۹۶۴ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به مختصراً، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۳۹/۲، و صححه ابن الجارود، ح: ۸۲۶، وابن حبان، ح: ۱۵۰۵، وزاد بعض الرواة في السند واسع بن حبان (وهو ثقة)، ولهذا من المزيد في متصل الأسانيد.



چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

کھجور کی وہ نرم گری ہے جو اس کے تنے کے اوپر کنارے میں ہوتی ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① چونکہ درخت پر لگے پھل یا کھجوروں کی گری اور اسی طرح باغ میں لگے درخت غیر محفوظ ہوتے ہیں اور اصطلاحاً چوری کی حد میں نہیں آتے۔ ان چیزوں کا بغیر اجازت یا چھپ کر لے لینا بلاشبہ جرم ہے مگر اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا بلکہ مناسب تعزیر و تنبیہ یا جرمانہ ہوگا۔ ② فرمان رسول ﷺ معلوم ہو جانے کے بعد ذاتی سیاسی یا دیگر مصالحوں کی ترجیح کا کوئی مقام نہیں رہ جاتا۔

۴۳۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَىٰ بْنِ حَبَانَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَجَلَدَهُ مَرَوَانَ جَلْدَاتٍ، وَخَلَى سَبِيلَهُ.

۴۳۸۹- محمد بن یحییٰ بن حبان نے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور کہا: مروان نے اس غلام کو چند کوڑے مارے اور چھوڑ دیا۔

۴۳۹۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ: «مَنْ أَصَابَ فِيهِ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ حُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَلَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ، وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ».

۴۳۹۰- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ درختوں پر لگی کھجوروں کا کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ”جو ضرورت مند اپنے منہ سے کھالے لیکن پلو میں نہ باندھے تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی کچھ لے کر نکلے تو اس پر اس کا دو گنا جرمانہ اور سزا ہے اور اگر کوئی کھلیان میں محفوظ کر دینے کے بعد چرائے اور اس کی قیمت ایک ڈھال کو پہنچے تو اس میں ہاتھ کا کاٹنا ہے۔ اور جو کوئی اس سے کم میں چرائے تو اس پر چوری شدہ کا دو گنا جرمانہ اور سزا ہے۔“

۴۳۸۹- تخریج: [صحیح محفوظ] أخرجه البيهقي: ۲۶۳/۸ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

۴۳۹۰- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۱۷۱۰، وأخرجه الترمذي، البيهقي، باب ماجاء في الرخصة في أكل الثمرة للمار بها، ح: ۱۲۸۹، والسنائي، ح: ۴۹۶۱ عن قتيبة به.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْجُرَيْنُ: الْجُوْحَانُ. امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ [الجرین] سے مراد [جوحنان] ہے یعنی جہاں کھجور وغیرہ خشک اور ذخیرہ کی جاتی ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① درختوں پر سے کھالینے کی اجازت صرف اس کو ہے جو فی الواقع حاجت مند اور بھوکا ہو جیسے کہ کوئی مسافر ہو۔ علاقے کے مجرم ذہنیت کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ② ایک چوتھائی دینار سے کم قیمت مال کی چوری میں قاضی کوئی مناسب سزا دے سکتا ہے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ الْقَطْعِ فِي الْخَلْسَةِ وَالْخِيَانَةِ (التحفة ۱۳) باب: ۱۳- اچک لینے اور خیانت میں ہاتھ کاٹنا

۴۳۹۱- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”الشریے کا ہاتھ نہیں کٹتا اور جو علانیہ مال لوٹے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۴۳۹۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُتَّهَبِ قَطْعٌ وَمَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا».

۴۳۹۲- اسی مذکورہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خیانت کرنے والے کا ہاتھ نہیں کٹتا۔“

۴۳۹۲- وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ».

۴۳۹۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا اور مزید کہا: ”اچکے کا ہاتھ نہیں کٹتا۔“

۴۳۹۳- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ زَادَ: «وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ».

۴۳۹۱- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في الخائن والمختلس والمتهَب، ح: ۱۴۴۸، والنسائي، ح: ۴۹۷۵، ۴۹۷۶، وابن ماجه، ح: ۲۵۹۱ و ۳۹۳۵ من حديث ابن جريج به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۰۲-۱۵۰۴ \* ابن جريج صرح بالسماع عند الدارمي: ۱۷۵/۲، ح: ۲۳۱۵، وتابعه المغيرة بن مسلم، وأبو الزبير تابعه عمرو بن دينار. ۴۳۹۲- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق. ۴۳۹۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حدیثیں ابن جریج نے ابو زبیر سے نہیں سنی ہیں۔ اور مجھے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے یہ بات پہنچی ہے انہوں نے کہا کہ یہ احادیث ابن جریج نے یاسین الزیاتی سے سنی ہیں۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ احادیث مغیرہ بن مسلم نے بھی بواسطہ ابو زبیر رضی اللہ عنہ جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا الْحَدِيثَانِ لَمْ يَسْمَعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَبَلَغَنِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعَهُمَا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ يَاسِينَ الزِّيَّاتِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ رَوَاهُمَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☀️ فائدہ: ”لیرا“ وہ ہوتا ہے جو قوت یا اسلحہ کے زور پر مال چھین لے جائے اور ”اچکا“ وہ ہوتا ہے جو بڑی تیزی اور ہشیاری سے کسی کا مال لے اڑے اور ”خان“ اسے کہتے ہیں جو حفاظت کے لیے دیے گئے مال سے انکاری ہو جائے۔ ان پر چوری کی تعریف ثابت نہیں ہوتی۔ ”چور“ وہ ہوتا ہے جو پوشیدہ طور پر چھپ کر خاص محفوظ مقام سے کسی غیر کا مال نکال لے جائے۔ مذکورہ جرائم میں بلاشبہ دیگر سزائیں لازم آتی ہیں، لیکن ہاتھ نہیں کٹتا۔

باب: ۱۵- جو کوئی محفوظ مقام سے

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِيمَنْ سَرَقَ مِنْ

چوری کرے

حِرْزٍ (التحفة ۱۴)

۴۳۹۴- حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا، مجھ پر ایک منقش اونی چادر تھی۔ جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک آدمی آیا اور اس نے یہ چپکے سے مجھ سے بڑی جلدی سے نکال لی۔ پھر اس آدمی کو پکڑ لیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ تو آپ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کیا بھلا صرف تیس درہم کے بدلے میں آپ اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ میں اسے اس کو

۴۳۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَادٍ بْنِ طَلْحَةَ: أَخْبَرَنَا أَشْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خِمِيصَةٍ لِي ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَأَخَذَ الرَّجُلُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَّعَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَنْتَقِطَعُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا؟

۴۳۹۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرراً وما لا يكون، ح: ۴۸۸۷ من حديث عمرو بن حماد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۸، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۹۵ من طريق آخر عن صفوان ابن أمية به.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

فروخت کرتا ہوں اور قیمت کی ادائیگی ادھار کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”تم نے یہ اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کیا۔“

أَنَا أبيعُهُ وَأُنسِيَهُ نَمَنَهَا، قَالَ: «فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ روایت مسند زائندہ عن سماك عن جعيد بن حجير يوں ہے: حضرت صفوان سو گئے۔ طاؤس اور مجاہد کے الفاظ میں یوں ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے تو ایک چور آیا اور اس نے ان کی چادران کے سر کے نیچے سے چرائی اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کی روایت میں ہے کہ اس نے یہ چادر سر کے نیچے سے سرکالی تو وہ جاگ گئے اور شور مچایا تو اسے پکڑ لیا گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جُعَيْدِ بْنِ حُجَيْرٍ قَالَ: نَامَ صَفْوَانٌ وَرَوَاهُ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ أَنَّهُ كَانَ نَائِمًا فَجَاءَ سَارِقٌ فَسَرَقَ خَمِيصَةً مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَرَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاسْتَيْقِظَ فَصَاحَ بِهِ فَأَخَذَ.

زہری نے صفوان بن عبداللہ سے روایت کرتے ہوئے کہا: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سو گئے اور اپنی چادر کو اپنے سر کے نیچے بطور تکیہ رکھ لیا۔ ایک چور آیا اور اس نے یہ چادر اڑائی تو انہوں نے اسے پکڑ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے۔

وَرَوَاهُ الرَّهْرِيُّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَتَمَّ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَجَاءَ سَارِقٌ، فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَأَخَذَ السَّارِقُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.



☀️ فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر چیز کے لیے اس کا [جزا] یعنی محفوظ مقام اس کی مناسبت سے ہوتا ہے اور یہ چیز عرف سے جانی جاتی ہے۔ سوئے ہوئے آدمی کا کپڑا جو اس کے سر کے نیچے ہو اپنی محفوظ جگہ میں ہوتا ہے۔

باب: ۱۶- مانگنے کی چیز لے کر انکاری ہو جانے میں ہاتھ کاٹنا

(المعجم ۱۶) - بَابُ: فِي الْقَطْعِ فِي الْعَارِيَةِ إِذَا جُحِدَتْ (التحفة ۱۵)

۴۳۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو مخزوم کی ایک عورت چیزیں مانگ کر لے جاتی اور پھر مکر جایا کرتی تھی۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ

۴۳۹۵- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ مَخْلَدٌ:

۴۳۹۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب ما يكون حرزًا وما لا يكون، ح: ۴۸۹۱، ۴۸۹۲ من حديث عبد الرزاق به.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

کاٹ دیا گیا۔

عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أُتُوبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا فَنُطِئَتْ يَدُهَا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو جویریہ نے بواسطہ نافع ابن عمر سے یا صفیہ بنت ابی عبید سے روایت کیا تو اس میں مزید یوں کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”کیا کوئی عورت ہے جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کر لے۔“ آپ نے یہ بات تین بار دہرائی۔ جبکہ وہ عورت سامنے موجود دیکھ رہی تھی، مگر نہ وہ اٹھی اور نہ بولی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَوْ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ. زَادَ فِيهِ: وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «هَلْ مِنْ امْرَأَةٍ تَائِبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَلَكَ شَاهِدَةً فَلَمْ تَقُمْ وَلَمْ تَتَكَلَّمْ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کو ابن غنج نے بواسطہ نافع صفیہ بنت ابی عبید سے بیان کیا اس میں ہے کہ پھر اس پر شہادت دی گئی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ غَنَجٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، قَالَ فِيهِ: فَشَهِدَ عَلَيْهَا.

۴۳۹۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک عورت نے کئی معروف لوگوں کے نام سے کچھ زیورات عاریتاً لیے جب کہ وہ خود کوئی معروف نہ تھی۔ پھر وہ زیورات اس نے بچ ڈالے تو پکڑ لی گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم دیا۔ اور یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے سفارش کی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں جو کچھ کہنا تھا کہا۔

۴۳۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ - [تَعْنِي] حُلِيًّا - عَلَى أَلْسِنَةِ أَنْاسٍ يُعْرِفُونَ وَلَا تُعْرِفُ هِيَ، فَبَاعَتْهُ فَأَخَذَتْ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهَا، وَهِيَ الَّتِي شَفَعَ فِيهَا أُسَامَةُ

۴۳۹۶- تخريج: أخرجه البخاري، الشهادات، باب شهادة القاذف والسارق والزاني... الخ، ح: ۲۶۴۸ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، الحدود، باب قطع السارق الشريف وغيره... الخ، ح: ۱۶۸۸ من حديث يونس ابن يزيد به.

ابن زَیْدٍ فَقَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا قَالَ .

۴۳۹۷- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا ، وَقَصَّ نَحْوَ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، زَادَ قَالَ : فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهَا .

۴۳۹۷- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ بنو مخزوم کی ایک عورت مال مانگ کر لے جاتی اور پھر مکر جاتی تھی تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور وہ قصہ بیان کیا جو قتیبہ عن اللیث عن ابن شہاب کی (گزشتہ) روایت (۴۳۷۳) میں آیا ہے۔ مزید کہا کہ پھر نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا۔

(المعجم ۱۷) - بَابُ فِي الْمَجْنُونِ يَسْرِقُ أَوْ يُصِيبُ حَدًّا (التحفة ۱۶)

باب: ۱۷- اگر کوئی مجنون اور پاگل شخص چوری کرے یا قابل حد جرم کا ارتکاب کرے

۴۳۹۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ حَمَّادِ ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنِ عَائِشَةَ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يَبْرَأَ ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَكْبُرَ» .

۴۳۹۸- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: سویا ہوا حتی کہ جاگ جائے دیوانہ حتی کہ عقل مند ہو جائے اور بچے سے حتی کہ بڑا (بالغ) ہو جائے۔“

☀️ فائدہ: مجنون یعنی فاجر العقل اور پاگل نابالغ بچہ اور سیاہو آدمی اگر کوئی ایسا کام کر گزرے جو قابل حد ہو تو اس پر شرعاً کوئی مواخذہ نہیں۔

۴۳۹۷- تخريج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق، وهو في مصنف عبد الرزاق، ح: ۱۸۸۳۰ .

۴۳۹۸- تخريج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الطلاق، باب طلاق المعتوه والصغير والنائم، ح: ۲۰۴۱، والنسائي، ح: ۳۴۶۲ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۹۶، والحاكم ۵۹/۲، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي، وللحديث شواهد، انظر، ح: ۴۴۰۰ .

چوراہہ چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۳۹۹- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک پاگل عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ تو انہوں نے اس کے بارے میں صحابہ سے مشورہ کیا۔ اور پھر حکم دیا کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس عورت کے پاس سے گزرے انہوں نے پوچھا کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ یہ بنو فلاں کی پاگل عورت ہے اور اس نے زنا کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا ہے کہ اسے سنگسار کر دیا جائے۔ تو انہوں نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ اسے واپس لے جاؤ اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں چلے آئے اور کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نہیں جانتے کہ تین طرح کے آدمیوں سے قلم اٹھایا گیا ہے: پاگل مجنون سے حتیٰ کہ صحت مند ہو جائے اور سوئے ہوئے سے حتیٰ کہ جاگ جائے اور بچے سے حتیٰ کہ عقل مند (بالغ) ہو جائے۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس مجنون عورت کو رجم کیا جانے لگا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اب تو) اس پر کچھ نہیں ہوگا۔ کہا کہ پھر اسے چھوڑ دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ اور راوی نے کہا کہ پھر وہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے لگے۔

۴۳۹۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بِمَجْنُونَةٍ قَدْ زَنَتْ فَاسْتَشَارَ فِيهَا أَنَسًا، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ تُرْجَمَ، فَمَرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هَذِهِ؟ قَالُوا: مَجْنُونَةٌ بِنْتِ فُلَانٍ زَنَتْ، فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَقَالَ: ارْجِعُوا بِهَا، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَبْرَأَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَتَعَلَّقَ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ: فَمَا بَالُ هَذِهِ تُرْجَمُ؟ قَالَ: لَا شَيْءَ، قَالَ: فَأَرْسِلْهَا. قَالَ: فَأَرْسَلَهَا. قَالَ: فَجَعَلَ يُكَبِّرُ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلَيْهِ عِلْمٌ﴾ (یوسف: ۷۶) ”ہر علم والے سے بڑھ کر علم والے ہوتے ہیں۔“ یہ حقیقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی تھی۔ اور کوئی بھی صحابی انفرادی طور پر سارے علم شریعت اور علم نبوت کا جامع اور محیط نہ تھا، البتہ مجموعی طور پر علم شریعت پورے کا پورا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں موجود اور منتشر تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دو اہل سنت میں جمع کیا جاتا رہا۔ اور پھر یہی حال اجتہاد کا ہے کہ تمام صحابہ یا ان

۴۳۹۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۳ من حديث أبي ظبيان به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۳۰۴۸ و ۱۰۰۳، والحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۵۹ و ۳۸۹، ووافقه الذهبي \* الأعمش عن.

کے بعد ائمہ کرام یا قاضی حضرات اس وصف میں برابر نہیں تھے اس لیے کسی بھی صاحب دین کے لیے روایتیں کہ ائمہ اربعہ یا دیگر علمائے امت کے متعلق یہ گمان رکھے کہ بس وہی علم شریعت کے کامل ترین عالم تھے یا انہی کا فتویٰ اور قول دین میں حرف آخر ہے۔ اصحاب علم پر واجب ہے کہ غیر مخصوص مسائل میں حسب صلاحیت مختلف ائمہ اور علماء کے فتوے اور اقوال جاننے کی کوشش کریں تاکہ صاحب بصیرت ہو کر فتوے دیں اور فیصلہ کریں۔ ① اصحاب علم پر واجب ہے کہ دیگر حکام علماء یا قاضیوں سے اگر کوئی غلطی ہو رہی ہو تو انہیں آگاہ کریں اور دلائل سے قائل کریں۔ اسی طرح صاحب منصب کو بھی چاہیے کہ حق کے قول میں دریغ نہ کرے۔ ② مجنون پاگل یا چھوٹا نابالغ بچہ کوئی جرم کرے یا سوتے میں کوئی جرم ہو جائے تو اس پر شرعی حد نہیں۔

۴۴۰۰- کعب نے اعمش سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا اور کہا: (بچے سے قلم اٹھایا گیا ہے) حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے اور مجنون سے بھی حتیٰ کہ اس سے افاقہ پا جائے۔ بیان کیا کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما تکبیر کہنے لگے۔

۴۴۰۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ اس عورت کو لے کر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے۔ اور عثمان (بن ابی شیبہ) کی روایت (۴۳۹۹) کے ہم معنی بیان کیا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”تین افراد سے قلم اٹھایا گیا ہے: مجنون جس کی عقل مغلوب ہو حتیٰ کہ افاقہ پا جائے اور سویا ہوا حتیٰ کہ جاگ جائے اور بچہ حتیٰ کہ بالغ ہو جائے۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ نے بجا کہا اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

۴۴۰۰- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى : حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَيْضًا : حَتَّى يَعْقِلَ . وَقَالَ : وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ . قَالَ : فَجَعَلَ عُمَرُ يُكَبِّرُ .

۴۴۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، بِمَعْنَى عُثْمَانَ ، قَالَ : أَوْ مَا تَذَكَّرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ : عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يُفِيقَ ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ» . قَالَ : صَدَقْتَ ، قَالَ : فَخَلَّى عَنْهَا سَبِيلَهَا .

۴۴۰۰- تخريج: [صحیح] رواه البغوي في مسند علي بن الجعد، ح: ۷۴۱ عن شعبة عن الأعمش به موقوفًا، وعلقه الترمذي، ح: ۱۴۲۳.

۴۴۰۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۳ عن ابن السرح به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۰۰۳ وح: ۳۰۴۸ \* سليمان بن مهران الأعمش عنن.



چورا اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۰۲- ابو ظبیان الحنبی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ پس انہوں نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا پتا نچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے اسے پکڑا اور چھوڑ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو انہوں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلاؤ۔ وہ آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ یقیناً جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”تین آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے“ بچے سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور سوائے ہونے سے حتیٰ کہ جاگ جائے اور مجنون پاگل سے حتیٰ کہ صحت مند ہو جائے۔“ اور یہ عورت بنو فلاں کی ہے اور پاگل ہے۔ شاید کہ جس نے اس کے ساتھ یہ یہ کیا ہے تو یہ اپنی اسی کیفیت میں تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یہ نہیں جانتا (کہ یہ اسی کیفیت یعنی پاگل پن میں اس کی مرتکب ہوئی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جانتا تو میں بھی نہیں ہوں۔

۴۴۰۳- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین طرح کے آدمیوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے“ سوائے ہونے سے حتیٰ کہ جاگ جائے بچے سے حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور مجنون سے حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے۔“

۴۴۰۲- حَدَّثَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ هَنَادٌ الْجَنْبِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بِامْرَأَةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَهَا فَخَلَّى سَبِيلَهَا، فَأُخْبِرَ عُمَرُ فَقَالَ: ادْعُوا لِي عَلِيًّا، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَبْرَأَ»، وَإِنَّ هَذِهِ مَعْتُوهُ بَنِي فُلَانٍ، لَعَلَّ الَّذِي أَتَاهَا أَتَاهَا وَهِيَ فِي بِلَائِهَا. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: لَا أُدْرِي، فَقَالَ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، : وَأَنَا لَا أُدْرِي.

۴۴۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ

۴۴۰۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۵۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۴ من حديث عطاء بن

السائب به، واحتلط.

۴۴۰۳- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳/ ۸۳ و ۷/ ۳۵۹ من حديث أبي داود به \* السند منقطع، وللحديث شواهد، انظر، ح: ۴۴۰۰، وحديث ابن جريج رواه ابن ماجه، ح: ۲۰۴۲.



الْمَجْتُونِ حَتَّى يَعْقِلَ» .

قال أبو داود: رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه، زَادَ فِيهِ «وَالْخَرِيفُ» .

امام ابوداؤد رحمته اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت کو ابن جریر نے بواسطہ قاسم بن یزید، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے اور اس میں لفظ [الْخَرِيفُ] کا اضافہ کیا۔ یعنی وہ آدمی جو بہت زیادہ عمر کی وجہ سے عقل و شعور کی کیفیت پر قائم نہ رہتا ہو۔

☀️ فائدہ: بڑی عمر کا سٹھیا یا ہوا آدمی جو اپنے عقل و شعور میں نہ ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الْغَلَامِ  
يُصِيبُ الْحَدَّ (التحفة ۱۷)

باب: ۱۸- نابالغ اگر قابل حد جرم کرے تو اس پر حد نہیں لگتی (نیز علامات بلوغت کا بیان)

۴۴۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ: حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرْظِيُّ قَالَ: كُنْتُ مِنْ سَبِيِّ بَنِي قُرَيْظَةَ، فَكَانُوا يُنْظَرُونَ، فَمَنْ أَنْتَبَ الشَّعْرَ قِتْلًا، وَمَنْ لَمْ يُنْتَبْ لَمْ يُقْتَلْ، فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْتَبْ.

۴۴۰۴- حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا چنانچہ مسلمانوں نے دیکھنا شروع کیا، یعنی جس جس کے (زیر ناف) بال اگ آئے تھے اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے قتل نہ کیا گیا چنانچہ میں ان میں سے تھا جن کے بال نہیں اگے تھے۔

☀️ فائدہ: بنو قریظہ یہودی قبیلہ مدینہ کے اطراف میں آباد تھا اور یثاق مدینہ کی رو سے یثرب کے دفاع کا ذمہ دار اور پابند تھا مگر جنگ خندق کے موقع پر انہوں نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش مکہ کا ساتھ دیا اور شریک جنگ ہو گیا۔ مسلمانوں کے لیے یہ موقع کڑی آزمائش کا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے نصرت فرمائی اور سب ذلیل و خوار ہو کر پسا ہو گئے۔ بعد ازاں مسلمانوں نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو یہ لوگ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے پر راضی ہو گئے۔ انہوں نے فیصلہ دیا کہ بڑے مردوں اور بالغوں کو قتل کر دیا جائے۔ عورتوں اور نابالغ بچوں کو غلام لوثی بنا لیا جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے الریحق المحتوم)

۴۴۰۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في النزول على الحكم، ح: ۱۵۸۴، والنسائي، ح: ۳۴۶۰، وابن ماجه، ح: ۲۵۴۱، ۲۵۴۲ من حديث سفیان الثوري، وسفیان بن عيينة، كلاهما عن عبد الملك به، وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۴۵، وابن حبان (الإحسان)، ح: ۴۷۶۰، والحاكم، ح: ۳/۳۵، ووافقه الذهبي .

۳۷- کتاب الحدود ..... چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
قَالَ: فَكَشَفُوا عَائِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تَنْبُتْ  
فَجَعَلُونِي فِي السَّبْيِ .

۴۴۰۵- عبد الملک بن عمیر نے یہ روایت بیان کی۔  
عطیہ نے کہا: انہوں نے میرے زیر ناف سے کپڑا  
ہٹایا اور پایا کہ میرے بال نہیں اگے ہیں تو مجھے قیدیوں  
میں شامل کر دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① زیر ناف کے بال اگ آنا بلوغت کی علامت ہے۔ ② شرعی ضرورت کے لیے کسی کے  
زیر ناف دیکھ لینا جائز ہے، بلا ضرورت شرعی ناجائز ہے۔

۴۴۰۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:  
حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ  
عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عُرِضَ يَوْمَ  
أَحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ،  
وَعُرِضَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِ  
عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَارَهُ.

۴۴۰۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
ﷺ نے احد والے دن ان کا جائزہ لیا جبکہ ان کی عمر چودہ  
سال تھی تو آپ نے ان کو جنگ میں شریک ہونے کی  
اجازت نہیں دی تھی۔ اور پھر خندق والے دن ان کا  
جائزہ لیا اور وہ پندرہ سال کے تھے تو آپ نے ان کو  
اجازت دے دی۔

🌞 فائدہ: شرعی طور پر بالغ سمجھے جانے کے لیے پندرہ سال کی عمر کا اعتبار ہے، خواہ زیر ناف بال اگیں یا نہ، احتکام ہو  
یا نہ اور نابالغ کو قتل میں شریک کرنا روا نہیں۔

۴۴۰۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
قَالَ: قَالَ نَافِعٌ: حَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ  
بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ .

۴۴۰۷- نافع کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت  
عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کو بیان کی تو انہوں نے کہا: بلاشبہ  
بچے اور بڑے میں یہی عمر حد قائل ہے۔

(المعجم ۱۹) - بَابُ: السَّارِقُ يَسْرِقُ  
فِي الْعَرْوِ أَيْقُطَعُ؟ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۹- جو کوئی سفر جہاد میں چوری کر لے  
تو کیا اس کا ہاتھ کاٹا جائے؟

۴۴۰۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق .

۴۴۰۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۲۹۵۷، وأخرجه البخاري، ح: ۴۰۹۷ من حديث يحيى القطان، ومسلم،  
ح: ۱۸۶۸ من حديث عبيدالله بن عمر به .

۴۴۰۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالله بن إدريس به، انظر الحديث السابق .

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۰۸- جنادہ بن ابوامیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بسر

بن ارطاة رضی اللہ عنہ کی معیت میں ایک سمندری مہم میں جا رہے تھے کہ ایک چور کو لایا گیا۔ اس کا نام مصدر تھا (میم کی زیر کے ساتھ) اس نے ایک بختی اونٹنی چرائی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے: ”سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔“ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۴۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي حَيَوْهُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسِ الْفِتْبَانِيِّ، عَنْ شَيْمِ بْنِ بَيْتَانَ وَوَيْدِ بْنِ صُبْحِ الْأَصْبَحِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ فِي الْبَحْرِ، فَأَتَيْتِ بِسَارِقٍ يُقَالُ لَهُ: مِصْدَرٌ قَدْ سَرَقَ بُحْتِيَّةً فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ»، وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ.

🌞 فائدہ: بسر بن ارطاة کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ دارالحرب میں حد کی تحفیذ ولی الامر کے فیصلے پر موقوف ہے۔ (نیل الأوطار، باب فی حد القطع وغیرہ هل یستوفی فی دار الحرب أم لا؟)

باب: ۲۰- کفن چور کا ہاتھ کاٹنا

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي قَطْعِ النَّبَاسِ (التحفة ۱۹)

۴۴۰۹- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ

ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”اے ابوذر! میں نے عرض کیا: میں حاضر ہوں اے اللہ کے رسول! اور مطیع فرماں ہوں! فرمایا: ”تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں کو موت آئے گی اور ان حالات میں گھر ایک غلام کے بدلے میں ملے گا؟“ اور آپ کی مراد تھی ”قبر۔“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، یا کہا کہ جو اللہ اور اس کا رسول میرے لیے پسند فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: ”صبر کرنا۔“

۴۴۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ

ابن زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!». قُلْتُ: لَيْتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ» يَعْنِي الْقَبْرَ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، أَوْ

۴۴۰۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء أن لا يقطع الأيدي في الغزو، ح: ۱۴۵۰ من حديث عياش بن عباس به، وقال: "غريب".

۴۴۰۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۲۶۱، وأخرجه ابن ماجه، الفتن، باب الثبت في الفتن، ح: ۳۹۵۸ من حديث حماد بن زيد به.

مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «عَلَيْكَ  
بِالصَّبْرِ» أَوْ قَالَ: «تَصَبَّرْ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حماد بن ابوسلمان نے کہا: کفن چور کا ہاتھ کاٹنا جائے، کیونکہ وہ میت کے گھر میں داخل ہوتا ہے۔

🌟 فوائد و مسائل: ① فی الواقع اب شہری گنجان آبادیوں میں میت کے لیے قبر کا حصول غریب آدمی کے بس سے باہر ہو رہا ہے اور ایام فتن میں یہ مسئلہ اور بھی سنگین ہو جائے گا اور یہ پیش گویاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور رسالت کی دلیل ہیں۔ ② کفن چور کی حد اس کا ہاتھ کاٹنا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے لیے ”گھر“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

(المعجم ۲۱) - باب السَّارِقِ يَسْرِقُ  
مِرَارًا (التحفة ۲۰)

باب: ۲۱- چور جو بار بار چوریاں کرے

۴۴۱۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے تو چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا ہاتھ کاٹ دو چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے دوبارہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: ”اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔“ چنانچہ کاٹ دیا گیا۔ پھر اسے تیسری بار لایا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے

۴۴۱۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلِ الْهَلَالِيِّ: حَدَّثَنَا جَدِّي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ»، قَالَ: فَقُطِعَ، ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ». قَالَ: فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ». فَقَالُوا:

۴۴۱۰- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، قطع السارق، باب قطع اليدين والرجلين من السارق، ح: ۴۹۸۱ عن محمد بن عبدالله الهلالي به، وقال: "هذا حديث منكر، ومصعب بن ثابت ليس بالقوي في الحديث"، وله شاهد صحيح عند النسائي، ح: ۴۹۸۰.

چور اور چوری کی حد سے متعلق احکام و مسائل

فرمایا: ”اس کا (ایساں ہاتھ) کاٹ دو۔“ پھر چوتھی بار لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس کا (دایاں پاؤں) کاٹ دو۔“ پھر اسے پانچویں بار لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اسے قتل کر دو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہم اسے لے گئے اور اسے قتل کر ڈالا۔ پھر اسے گھسیٹ کر ایک کنویں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، فَقَالَ: «اقْطَعُوهُ». ثُمَّ أَتَيْتَنِي بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا سَرَقَ، قَالَ: «اقْطَعُوهُ». فَأَتَيْتَنِي بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ: «اقْتُلُوهُ»، قَالَ جَابِرٌ: فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ، ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بئرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ.

فائدہ: اس سزا کی توجیہ یہ ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو اس کی حقیقت سے مطلع کر دیا گیا تھا، اسی لیے آپ شروع ہی سے اس کو قتل کرنے کا کہتے رہے کہ یہ زمین میں فساد پھیلانے والا ہے اور ایسے آدمیوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ﴾ (المائدة: ۳۳) ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا لٹے طور سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جائیں یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے۔“ اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی قاضی یا حاکم دو تین چور یوں پر اس قدر شدید حکم نہیں لگا سکتا۔ یہ رسول اللہ ﷺ ہی کا خاصہ تھا کہ انہوں نے ابتدا ہی سے اس کی سرشت اور عاقبت کے بارے میں خبر دے دی۔

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي السَّارِقِ تَعَلَّقَ يَدُهُ فِي عُنُقِهِ (التحفة ۲۱)

باب: ۲۲- چور کا کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانے کا بیان

۴۴۱۱- عبد الرحمن بن محبیر سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے پوچھا کہ کیا چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا سنت ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا تو اس کا ہاتھ

۴۴۱۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحْبِرٍ قَالَ: سَأَلْنَا فَضَالَهَ بْنَ عَبِيدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ

۴۴۱۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في تعليق يد السارق، ح: ۱۴۴۷ عن قتيبة به، وقال: "حسن غريب"، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۸۷، والنسائي، ح: ۴۹۸۵، ۴۹۸۶، وقال: "حجاج بن أرقطاة ضعيف ولا يحتج بحديثه"، وهو مدلس مشهور.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

فِي الْعُنُقِ لِلسَّارِقِ أَمِنْ السَّنَةِ هُوَ؟ قَالَ: أَيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ .

کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کے ہاتھ کے متعلق حکم دیا تو اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

فائدہ: بعض فقہاء عبرت کیلئے اس عمل کے قائل ہیں جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (نیل الأوطار ۱۵۳/۴)

(المعجم . . .) - **باب بَيْعِ الْمَمْلُوكِ إِذَا سَرَقَ** (التحفة ۲۲)

باب: کوئی غلام اگر چوری کرے تو اسے بیچ دینے کا بیان؟

۴۴۱۲- حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِبَشْرٍ».

۴۴۱۲- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مملوک غلام چوری کرے تو اسے بیچ ڈالو خواہ آدھے اوقیہ (بیس درہم) سے بیچو۔“

(المعجم ۲۳) - **باب: فِي الرَّجْمِ** (التحفة ۲۳)

باب: ۲۳- زانی کو سنگسار کرنے کا بیان

فائدہ: ہر وہ جنسی اتصال جو غیر شرعی بنیاد پر ہو ”زنا“ کہلاتا ہے اور شرعی حد اس صورت میں لازم آتی ہے جب خشہ کسی طبعی مرغوب حرام فرج میں داخل ہو جائے انزال ہو یا نہ ہو اور کسی نکاح کا شہیہ بھی نہ ہو۔ ان شرطوں میں ”طبعی مرغوب“ سے مراد کسی عورت کی شرم گاہ ہے اس سے حیوانات خارج ہو جاتے ہیں۔ ”حرام فرج“ جو شرعی نکاح کے علاوہ ہو جیسے کہ بیوی کی فرج حلال ہے۔ ”بلا شہیہ نکاح“ سے مقصد یہ ہے کہ اگر کہیں منکوحہ ہونے کے شہیہ میں ایسا کام ہو تو حد نہیں ہوگی۔ مزید یہ ہے اس کا مرتکب عاقل بالغ ہو۔ قاضی کے سامنے از خود اقرار کرے تو چار بار کرے۔ اور اگر کوئی گواہی دے تو ان کی تعداد چار مرد ہونا ضروری ہے جو اس فعل کے بغیر کسی احتمال کے عین یقین اور ہو بہو ہونے کی گواہی دیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ”فتاویٰ السنۃ“ سید سابق برک)

۴۴۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعَهُ وَلَوْ بِبَشْرٍ».

۴۴۱۳- جناب عکرمہ سے روایت ہے کہ آیت

۴۴۱۲- [حسن] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب العبد يسرق، ح: ۲۵۸۹، والنسائي، ح: ۴۹۸۳ من حديث أبي عوانة به، وقال: "عمر بن أبي سلمة ليس بالقوي في الحديث" \* عمر بن أبي سلمة وثقه أكثر أهل العلم، وهو حسن الحديث.

۴۴۱۳- [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۸/ ۲۱۰ من حديث أبي داود به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کریمہ: ﴿وَالَّتِي يَأْتِيَنِ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ...﴾  
 ”تمہاری عورتوں میں سے جو کوئی بدکاری (زنا) کا ارتکاب  
 کریں تو ان پر اپنے میں سے چار گواہ لاؤ، اگر وہ گواہی  
 دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو یہاں تک کہ  
 انہیں موت آجائے یا اللہ ان کے لیے کوئی راستہ نکال  
 دے۔“ کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
 کہ آیت کریمہ میں مرد کا بیان عورت کے بعد ہے۔ پھر  
 ان دونوں (مرد اور عورت) کو جمع کرتے ہوئے فرمایا:  
 ﴿وَالَّذِينَ يَأْتِيهِمَا مِنْكُمْ فَأَذُوهُمَا...﴾ اور تم میں  
 سے جو یہ کام کریں تو انہیں ایذا دو پھر اگر وہ توبہ کر لیں  
 اور اپنی اصلاح کر لیں تو ان سے درگزر کرو۔“ پھر یہ  
 حکم (سورہ نور کی) اس آیت سے منسوخ کر دیا گیا جس  
 میں سو کوڑے مارنے کا بیان ہے: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي  
 فَأَجْلِدُوهُمَا...﴾ ”زانی اور عورت ہر ایک کو سو سو  
 کوڑے مارو۔“

🌞 فائدہ: ابتدائے اسلام میں زنا کی حد نازل ہونے سے پہلے یہی حکم تھا کہ بدکار عورتوں یا مردوں کو عمومی سزا دی  
 جائے اور عورتوں کو گھروں میں بند رکھا جائے۔ بعد ازاں معروف حد نازل ہوئی۔ اور جن ممالک میں شرعی حدود نہیں  
 ہیں وہاں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

۴۴۱۴- ابن ابی نجیح نے جناب مجاہد سے روایت  
 کیا کہ ”سبیل“ (راستے) سے مراد حد کا نازل کرنا  
 ہے۔ سفیان نے کہا: ”ان دونوں کو سزا دو“ سے مراد  
 غیر شادی شدہ مرد و عورت ہیں۔ اور ”ان کو گھر میں  
 روکے رکھو“ سے مراد شادی شدہ عورتیں ہیں۔

ثَابِتِ الْمَرْوَرِيِّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ  
 عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدِ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ  
 الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهَدُوا عَلَيْهِنَّ  
 أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَنْسِكُوهُنَّ فِي  
 الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّيَهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ  
 سَبِيلًا﴾ [النساء: ۱۵] وَذَكَرَ الرَّجُلُ بَعْدَ  
 الْمَرْأَةِ ثُمَّ جَمَعَهُمَا فَقَالَ: ﴿وَالَّذَانِ يَأْتِيهِمَا  
 مِنْكُمْ فَتَاذُوهُمَا فَإِن تَابَا وَأَصْلَحَا  
 فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا﴾ [النساء: ۱۶] فَنَسَخَ ذَلِكَ  
 بِآيَةِ الْجَلْدِ فَقَالَ: ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ  
 وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ [النور: ۲].

۴۴۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِن  
 ثَابِتٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ  
 شَيْبِلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ  
 قَالَ: السَّبِيلُ: الْحَدُّ. قَالَ سُفْيَانُ  
 فَتَاذُوهُمَا: الْبُكَرَانِ، فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي  
 الْبُيُوتِ: الْبُيُوتِ.





زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۴۴۱۵- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھ سے لے لو مجھ سے لے لو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے۔ اگر شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ (ملوث ہو اور بدکاری) کرے تو سوکوڑے ہیں اور پتھر مارنا ہیں اور کنوارا کنواری کے ساتھ کرے تو سوکوڑے ہیں اور ایک سال کے لیے شہر بدری ہے۔“

۴۴۱۶- جناب حسن بصری نے بسند بخیری اس روایت کے ہم معنی بیان کرتے ہوئے کہا: ”سوکوڑے ہیں (غیر شادی شدہ کو) اور رجم کرنا ہے (شادی شدہ کو)۔“

۴۴۱۷- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی۔ تو لوگوں نے سعد بن عبادہ سے کہا: اے ابو ثابت! حدود نازل ہوئی ہیں اگر تم اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پاؤ تو کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا: میں تلوار سے ان دونوں کا کام تمام کر دوں گا حتیٰ کہ دونوں ٹھنڈے ہو جائیں۔ کیا بھلا میں چار گواہ ڈھونڈنے جاؤں گا؟ تب تک تو وہ اپنا کام کر جائے گا (بدکاری کر کے بھاگ جائے گا)۔ چنانچہ وہ چلے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں اکٹھے ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے ابو ثابت کو دیکھا کہ ایسے ایسے کہتا ہے؟ تو

۴۴۱۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خُذُوا عَنِّي، خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا: النَّيْبُ بِالنَّيْبِ جَلْدٌ مِائَةٌ وَرَمِي بِالْحِجَارَةِ، وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدٌ مِائَةٌ وَنَفْيٌ سَنَةً».

۴۴۱۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَا: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ بِإِسْنَادِ يَحْيَى وَمَعْنَاهُ قَالَا: «جَلْدٌ مِائَةٌ وَالرَّجْمُ».

۴۴۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحِ بْنِ خُلَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَهْبِيَّ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَيَّبِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ نَاسٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: يَا أَبَا ثَابِتٍ! قَدْ نَزَلَتْ الْخُدُودُ، لَوْ أَنَّكَ وَجَدْتَ مَعَ امْرَأَتِكَ رَجُلًا كَيْفَ كُنْتَ صَانِعًا؟ قَالَ: كُنْتُ صَارِبَهُمَا بِالسَّيْفِ حَتَّى يَسْكُنَا، أَفَأَنَا

۴۴۱۵- تخريج: أخرجه مسلم، الحدود، باب حد الزنا، ح: ۱۳/۱۶۹۰ من حديث سعيد بن أبي عروبة به.

۴۴۱۶- تخريج: أخرجه مسلم، ح: ۱۲/۱۶۹۰ من حديث هشيم به، انظر الحديث السابق.

۴۴۱۷- تخريج: [إسناده ضعيف] \* الفضل بن دلهم لين ورمي بالاعتزال (تقريب).

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ایسے موقع پر) تلوار کی  
گواہی کافی ہے۔“ پھر فرمایا: ”نہیں، نہیں۔ مجھے اندیشہ  
ہے کہ کوئی (ویسے ہی) بحالت نشہ یا بوجہ غیرت اس کے  
درپے نہ ہو جائے۔“

أَذْهَبَ فَأَجْمَعُ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ؟ فِإِلَى ذَلِكَ قَدْ  
قَضَى الْحَاجَةَ، فَاَنْطَلَقَ فَاجْتَمَعُوا عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ  
تَرَ إِلَى أَبِي نَابِثٍ قَالَ كَذَا وَكَذَا؟!  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَفَى بِالسَّيْفِ  
شَاهِدًا». ثُمَّ قَالَ: «لَا، لَا، أَخَافُ أَنْ  
يَتَّبَعَ فِيهَا السُّكْرَانُ وَالْغَيْرَانُ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ابتدائی  
حصہ وکیع نے فضل بن دہم سے انہوں نے جناب حسن  
سے انہوں نے قبیصہ بن حریش سے انہوں نے سلمہ بن  
مُحِق سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔  
حالانکہ یہ سند ابن محیق کی اس روایت کی ہے جس میں ہے  
کہ ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کر بیٹھا تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى وَكَيْعٌ أَوَّلَ هَذَا  
الْحَدِيثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَهْمٍ، عَنِ  
الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ سَلْمَةَ  
ابْنِ الْمُحَقِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّمَا هَذَا إِسْنَادُ  
حَدِيثِ ابْنِ الْمُحَقِّقِ؛ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَلَى  
جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ فضل بن دہم حافظ نہیں  
ہے۔ یہ واسطہ میں قصاب تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْفَضْلُ بْنُ دَهْمٍ لَيْسَ  
بِالْحَافِظِ كَانَ قَصَابًا بِوَأَسِطَ.

🌞 فائدہ: یہ حدیث اپنے مفہوم میں صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ صحیح احادیث کی رو سے شادی شدہ زانی کی سزا  
بہر صورت (رجم) پتھروں سے مارنا ہے نہ کہ تلوار سے اور گواہوں کی عین صریح گواہی کے بغیر ایسا نہیں کیا جاسکتا اور یہ  
کام بھی قاضی اور عدالت کے ذمے ہے۔

۴۴۱۸- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: تحقیق  
اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا  
اور ان پر اپنی کتاب نازل کی۔ اس نازل کردہ (کتاب)

۴۴۱۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
التَّقِيْلِيُّ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ

۴۴۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الاعتراف بالزنا، ح: ۶۸۲۹، ومسلم، الحدود، باب رجم  
الطيب في الزنا، ح: ۱۶۹۱ من حديث الزهري به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

میں رجم کی آیت بھی تھی۔ ہم نے اسے پڑھا ہے اور یاد کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا ہے۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ رجم والی آیت ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے ہیں اس طرح وہ اللہ کے نازل کردہ فریضہ کو ترک کر کے گمراہ نہ ہو جائیں۔ پس جس کسی مرد یا عورت نے زنا کیا ہو اور وہ شادی شدہ ہو اور گواہی ثابت ہو جائے یا حمل ہو یا اعتراف ہو تو اس پر رجم حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا ہے تو میں اس آیت کو کتاب اللہ میں درج کر دیتا۔



حَطَبَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيهَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأَهَا وَوَعَيْنَاهَا وَرَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَجَمْنَا مِنْ بَعْدِهِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ الزَّمَانُ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ: مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةِ أَنْزَلَهَا اللَّهُ، فَالرَّجْمُ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ، إِذَا كَانَ مُحْصِنًا، إِذَا قَامَتِ الْبَيْتَةُ، أَوْ كَانَ حَمَلٌ أَوْ اعْتَرَفَ، وَإِيمُ اللَّهِ! لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عَمْرٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكُنْتُمْ بِهَا.

فائدہ: نیل الاوطار میں ہے کہ مسند احمد اور طبرانی کبیر میں ابوامامہ بن سہل اپنی خالدہ عجماء سے راوی ہیں کہ قرآن کریم میں یہ نازل ہوا تھا: ﴿الشَّيْخُ وَالشَّبِيحَةُ إِذَا زَانَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَيْتَةَ بِمَا قَضَيْتُمَا مِنَ اللَّذَّةِ﴾ اسی طرح صحیح ابن حبان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ جتنی تھی اور اس میں: ﴿الشَّيْخُ وَالشَّبِيحَةُ﴾ والی آیت بھی تھی، ”یعنی بعد میں اس سورت کا ایک حصہ منسوخ ہو گیا۔“ (نیل الاوطار: ۱۰۲/۴) الغرض اصحاب الحدیث کے نزدیک یہ حکم قرآن مجید اور سنت متواترہ دونوں سے ثابت ہے۔ اور یہ نسخ کی ایک صورت ہے کہ آیت کا حکم باقی اور تلاوت منسوخ ہو چکی ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ تلاوت موجود ہے مگر حکم منسوخ ہے مثلاً ﴿الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ.....﴾ (البقرہ: ۱۸۰) ”ماں باپ اور وارثوں کے لیے ان کے حصے سے زیادہ وصیت منسوخ ہے“ اگرچہ اس کی تلاوت باقی ہے۔ اور تیسری صورت یہ ہے کہ حکم اور تلاوت دونوں منسوخ ہو چکے ہیں۔ مثلاً رضاعت میں پہلے دس چوسنیوں سے حرمت ثابت ہوتی تھی آیت بھی تلاوت کی جاتی تھی مگر الفاظ اور حکم دونوں منسوخ ہو چکے ہیں [عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحْرَمُ مِنْ] اب پانچ چوسنیوں سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔ وہ حکم احادیث سے نہ کہ قرآن۔ (کتاب الفقیہ والمتفقہ از خطیب بغدادی)

(المعجم . . .) - باب رَجْمِ مَا عَزَبَ بِنِ

باب: ما عَزَبَ بِنِ مالک کے رجم کا بیان

مَالِكِ (التحفة ۲۴)

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۳۴۱۹- جناب یزید بن نعیم بن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک بتیم لڑکا تھا اور میرے والد کی سرپرستی میں تھا۔ پھر وہ قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ تو میرے والد نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور جو کچھ تم نے کیا ہے اس کی انہیں خبر دو شاید وہ تیرے لیے استغفار کریں۔ اور اس سے ان کا مقصد صرف یہی امید تھی کہ اسے کوئی راہ مل جائے۔ چنانچہ وہ حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے لہذا اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر نافذ فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے رخ پھیر لیا۔ اس نے پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرما دیجیے۔ آپ نے اس سے رخ پھیر لیا۔ تو اس نے (تیسری بار) پھر کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ کر دیجیے۔ حتیٰ کہ اس نے چار بار اس طرح کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تو نے چار بار یہ بات کہی ہے تو نے کس کے ساتھ کیا ہے؟“ کہا: فلاں لڑکی کے ساتھ۔ آپ نے پوچھا: ”تو اس کے ساتھ اکٹھے لیٹا ہے؟“ کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تو اس کے ساتھ چٹا ہے؟“ کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تو نے اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟“ کہا: ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو حورہ کی طرف لے جایا گیا۔ جب اسے پتھر مارے گئے اور اس نے پتھروں کی چوٹ محسوس کی تو برداشت نہ کر پایا اور بھاگ کھڑا

۴۴۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ بْنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ بَيْتِمَا فِي حَجْرٍ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: ائْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ، لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ، وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا، قَالَ: فَأَتَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَعَادَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ، حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيمَنْ؟» قَالَ: بِفُلَانَةٍ. قَالَ: «هَلْ ضَايَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ بَاشَرْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ جَامَعْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ، فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ، فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَجَرَعَ فَجَرَعَ يَسْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَضْحَابُهُ، فَنَزَعَ لَهُ بِوُطَيْفٍ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ: «هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہوا۔ تو حضرت عبداللہ بن انیس نے اس کو پایا، جبکہ دیگر ساتھی تھک گئے تھے۔ تو عبداللہ نے اس کو اونٹ کا پایا نکال مارا اور اسے قتل کر دیا، پھر نبی ﷺ کے پاس آ کر یہ سب بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ شیطان کے اغوا سے زنا کر بیٹھے تھے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی۔ اللہ ان سے راضی ہو۔ کسی بھی صاحب ایمان کو کسی طرح روانہ نہیں کہ اب ان کے بارے میں کوئی نامناسب بات کہے یا دل میں رکھے۔ ② ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔“ اس جملے کا صحیح مفہوم درج ذیل حدیث میں آ رہا ہے، یعنی اس میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لانے کی بات تھی کہ آپ اسے یہ سزا بھگت لینے کی تلقین فرماتے کہ یہ سزا آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکی اور آسان ہے۔

۴۴۲۰- جناب حسن بن محمد بن علی بن ابوطالب نے

کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا“ مجھ کو قبیلہ اسلم کے کئی لوگوں نے بیان کیا جنہیں میں جھوٹ سے متہم نہیں سمجھتا۔ کہا کہ میرے لیے یہ حدیث واضح نہ تھی چنانچہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ قبیلہ اسلم کے لوگ یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ماعز کو رجم کرنے والے) لوگوں سے کہا جب انہوں نے آپ ﷺ کو بتایا کہ ماعز کو جب پتھر لگے تو وہ ان کی چوٹ برداشت نہ کر سکا تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا۔“ میں یہ حدیث سمجھ نہیں سکا ہوں۔ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے چھتے! میں اس حدیث کے

۴۴۲۰- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ قِصَّةَ مَاعِزِ بْنِ مَالِكِ فَقَالَ لِي: حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «فَهَلَّا تَرَكَتُمُوهُ» - مَنْ شِئْتُمْ مِنْ رِجَالِ أَسْلَمَ مِمَّنْ لَا أَنْتَهُمْ. قَالَ: وَلَمْ أَعْرِفْ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ: فَجِئْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ: إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَسْلَمَ يُحَدِّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ جِئْنَاكَ لَمْ نَدْرِكُوا لَكَ جَزَعٌ مَاعِزٍ مِنْ

۴۴۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۷ من حديث يزيد بن زريع به، ورواه

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

متعلق سب لوگوں سے بڑھ کر جانتا ہوں۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا تھا۔ جب ہم اس کو لے کر نکلے اور اسے پتھر مارے اور اسے پتھروں کی چوٹ پڑی تو وہ چیخ اٹھا: اے قوم! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لے چلو میری قوم نے مجھے مروا ڈالا ہے انہوں نے مجھے میری جان کے متعلق دھوکا دیا ہے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے قتل نہیں کریں گے۔ مگر ہم اس سے پیچھے نہ ہٹے حتیٰ کہ اسے مار ڈالا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ”تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا اور اسے میرے پاس کیوں نہ لے آئے۔“ (غرض یہ تھی کہ) اللہ کے رسول اس کو ثابت قدم رہنے کا کہتے۔ (یعنی دنیا کا عذاب آخرت کے مقابلے میں ہلکا اور آسان ہے۔) لیکن یہ مفہوم ہو کہ آپ نے حد چھوڑ دینے کی غرض سے یہ کہا ہوا ہے نہیں ہے، چنانچہ تب میں (حسن بن محمد) حدیث کا مطلب سمجھ سکا۔

الْحِجَارَةِ حِينَ أَصَابَتْهُ: «أَلَا تَرَ كُتْمُوهُ!» وَمَا أَعْرَفُ الْحَدِيثَ! . قَالَ: يَا ابْنَ أُخِي! أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِهَذَا الْحَدِيثِ، كُنْتُ فِي مَن رَجَمَ الرَّجُلَ، إِنَّا لَمَّا خَرَجْنَا بِهِ فَرَجَمْنَاهُ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ صَرَخَ بِنَا: يَا قَوْمِ رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنَّ قَوْمِي قَتَلُونِي وَعَرُّونِي مِنْ نَفْسِي، وَأَخْبِرُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَ قَاتِلِي!! فَلَمْ نَنْزِعْ عَنْهُ حَتَّى قَتَلْتَنَاهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: «فَهَلَّا تَرَ كُتْمُوهُ وَجِئْتُمُونِي بِهِ» لَيْسَتْ بِنَتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهُ، فَأَمَّا لِتَرْكِ حَدِّ، فَلَا. قَالَ: فَعَرَفْتُ وَجَهَ الْحَدِيثِ.



☀️ فائدہ: احادیث رسول میں کسی ایک متن کو لے کر حکم لگانے سے پیشتر اس کی تمام روایات کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اور طلبہ حدیث کو اس کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔

۴۴۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ : حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الْحَدَّاءَ عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا، فَأَعْرَضَ

۴۴۲۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: بے شک میں نے زنا کیا ہے۔ تو آپ نے اس سے رخ پھیر لیا۔ اس نے کئی بار ایسے کہا اور آپ اس سے اپنا منہ پھیرتے رہے۔ پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا:

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

”کیا یہ مجنون اور پاگل ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو نے واقعتاً اس کے ساتھ کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔ چنانچہ اسے لے جایا گیا اور سنگسار کر دیا گیا اور اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی۔

عَنْهُ فَسَأَلَ قَوْمَهُ: «أَمْجُنُونٌ هُوَ؟» قَالُوا: لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ. قَالَ: «أَفَعَلْتَ بِهَا؟» قَالَ: نَعَمْ. فَأَمَرَهُ بِأَنْ يُرْجَمَ. فَانْطَلَقَ بِهِ فَرَجِمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

🌞 فائدہ: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو جب حد گئی تو اس وقت فوری طور پر جنازہ نہیں پڑھا گیا بلکہ بعد میں پڑھا گیا، جیسے کہ

صحیح بخاری کی روایت میں ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۲۰)

۴۴۲۲- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو میں نے اسے دیکھا کہ وہ چھوٹے قد کا موٹا آدمی تھا، اس پر چادر نہیں تھی۔ اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دیں کہ اس نے زنا کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”شاید تو نے اس کا بوسہ لیا ہوگا؟“ اس نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! اس نالائق نے زنا کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اسے رجم کیا (یعنی حکم دیا) پھر آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”خبردار! ہم جب اللہ عزوجل کی راہ (جہاد) میں نکلتے ہیں تو کوئی ان میں پیچھے رہ جاتا ہے ایسے آواز نکالتا ہے جیسے کہ بکر نکالتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑی سی کوئی چیز دے دیتا ہے، خبردار! اگر اللہ نے مجھ کو ان میں سے کسی پر قدرت دی تو میں اسے نشان عبرت بنا دوں گا۔“

۴۴۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ جِيءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، رَجُلٌ قَصِيرٌ أَعْضَلٌ، لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَلَعَلَّكَ قَبَلْتَهَا؟» قَالَ: لَا وَاللَّهِ! إِنَّهُ قَدْ زَنَى، الْأَخِيرُ؟ قَالَ: فَرَجَمَهُ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «أَلَا كَلَّمَا نَفَرْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَلَفَ أَحَدُهُمْ، لَهُ نَيْبٌ كَنَيْبِ التَّيْسِ، يَمْتَحُ إِحْدَاهُنَّ الْكُتْبَةَ، أَمَا إِنَّ اللَّهَ إِنْ يُمْكِنَنَّ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ إِلَّا نَكَلْتُهُ عَنْهُمْ».

۴۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ

۴۴۲۳- شعبہ نے سماک سے روایت کیا، کہا کہ

۴۴۲۲- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۲ من حديث أبي عوانة به.

۴۴۲۳- تخریج: أخرجه مسلم عن محمد بن المثني به، انظر الحديث السابق.

۳۷- کتاب الحدود

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی جبکہ پہلے والی حدیث زیادہ کامل ہے۔ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو بار واپس کیا۔ سماک کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو یہ روایت بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ نے اس کو چار بار لوٹایا تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَالْأَوَّلُ أَتَمُّ، قَالَ: فَرَدَّهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ سِمَاكٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ.

۴۴۲۴- شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سماک سے پوچھا کہ ”کُتْبَةُ“ کا کیا مفہوم ہے؟ انہوں نے کہا کہ ”تھوڑا سا دودھ۔“

۴۴۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ الْمِصْرِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: فَسَأَلْتُ سِمَاكًا عَنِ الْكُتْبَةِ، فَقَالَ: اللَّبَنُ الْقَلِيلُ.

۴۴۲۵- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز بن مالک سے کہا: ”کیا جو بات مجھے تیرے متعلق پہنچی ہے وہ حق ہے؟“ بولا کہ آپ کو میرے متعلق کیا خبر پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بنو فلاں کی لڑکی کے ساتھ زنا کر بیٹھے ہو؟“ کہا کہ ہاں چنانچہ اس نے چار گواہیاں دیں۔ پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔

۴۴۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «أَحَقُّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ؟» قَالَ: وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي؟ قَالَ: «بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ بَنِي فُلَانٍ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ. قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.



🌞 **فائدہ:** ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے بلکہ قوم کے لوگوں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آنے کا کہا آپ نے بھی اس سے دریافت فرمایا تو اس نے چار بار اقرار کیا تو اس پر حد قائم کی گئی۔

۴۴۲۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا، دو بار تو آپ نے

۴۴۲۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

۴۴۲۴- [تخریج: [إسناده حسن].

۴۴۲۵- [تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۳ من حدیث سماک بن حرب به.

۴۴۲۶- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/۳۱۴ من حدیث إسرائيل به.



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اس کو واپس بھگا دیا۔ وہ پھر آیا اور زنا کرنے کا دوبار اعتراف کیا، تب آپ نے فرمایا: ”تو نے اپنے اوپر چار بار شہادت دی ہے۔ اسے لے جاؤ اور رجم کر دو۔“

قال: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا مَرَّتَيْنِ فَطَرَدَهُ، ثُمَّ جَاءَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّانَا مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: «شَهِدْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، أَذْهَبُوا بِهِ فَاَرْجُمُوهُ».

۳۳۲۷- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

ﷺ نے ماعز بن مالک سے کہا: ”شاید تو نے بوسہ لیا ہو گا یا چنگلی بھری ہوگی یا (ویسے ہی) دیکھا ہوگا۔“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا بھلا تو نے اس سے فی الواقع جماع کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ تب آپ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ (بن اسماعیل) کی روایت میں ابن عباس کا واسطہ مذکور نہیں۔ اور یہ لفظ وہب کے ہیں۔

۴۴۲۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ: حَدَّثَنِي يَعْلَى عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: «لَعَلَّكَ قَبَلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ»، قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَنَكُنْتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مُوسَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهَذَا لَفْظٌ وَهْبٍ.

☀️ فائدہ: اس واقعہ میں نبی ﷺ نے ہر قسم کے شکوک کا ازالہ کر لینے اور زنا کا یقین ہو جانے کے بعد رجم کرنے کا حکم دیا اور اب بھی قاضی اور حاکم کو یہی تعلیم ہے جیسے کہ اگلی حدیث میں کھلی صراحت لیے جانے کا بیان ہے۔

۳۳۲۸- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ (ماعز)

اسلمی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے متعلق گواہی دی کہ وہ ایک عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا یہ گواہی اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ دی۔ ہر بار نبی ﷺ

۴۴۲۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الصَّامِتِ، ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ؛

۴۴۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب: هل يقول الإمام للمقر: لعلك لمست أو غمزت، ح: ۶۸۲۴ من حديث وهب بن جرير به.

۴۴۲۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۱۶۳ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۳۳۴۰، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۱۴، وابن حبان، ح: ۱۰۱۳.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اس سے اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔ پھر وہ پانچویں بار سامنے ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: ”کیا تو نے فی الواقع اس کے ساتھ جماع کیا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے کہا: ”حتیٰ کہ تیرا ذکر اس کی فرج میں غائب ہو گیا تھا؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے کہا: ”کیا بھلا جس طرح سلائی سرے دانی میں غائب ہو جاتی ہے اور ڈول کی رسی کنویں میں چلی جاتی ہے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے پھر پوچھا: ”کیا بھلا جانتے بھی ہو کہ زنا کیا ہوتا ہے؟“ اس نے کہا: ہاں میں اس سے حرام کام کر بیٹھا ہوں جیسے کہ شوہر اپنی بیوی سے حلال کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تو اپنی اس بات سے کیا چاہتا ہے؟“ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ تب آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ میں سے دو آدمیوں کو سنا کہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا: اس کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر پردہ ڈالا تھا مگر اس کے نفس نے اس کو نہیں چھوڑا حتیٰ کہ پتھروں سے مارا گیا جیسے کہ کتے کو مارا جاتا ہے تو آپ ان سے خاموش رہے۔ پھر آپ کچھ دیر چلتے رہے حتیٰ کہ ایک مردہ گدھے کے پاس سے گزرے جس کی ٹانگیں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟“ انہوں نے کہا: ہم یہ رہے اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی: بھلا یہ بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ابھی جو تم نے اپنے بھائی کی عزت پامال کی ہے وہ اس کے کھانے سے بدتر ہے۔“

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا، أَرْعَعَ مَرَاتٍ، كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ: «أَبَيْتُهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «حَتَّى غَابَ ذَلِكَ مِنْكَ فِي ذَلِكَ مِنْهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِي مَا الرِّثَاءُ؟» قَالَ: نَعَمْ، أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، قَالَ: «فَمَا تُرِيدُ بِهَذَا الْقَوْلِ؟» قَالَ: أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَ بِهِ فَرَجِمَ، فَسَمِعَ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انظُرْ إِلَى هَذَا الَّذِي سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدْعُهُ نَفْسُهُ حَتَّى رَجِمَ رَجِمَ الْكَلْبِ، فَسَكَتَ عَنْهُمَا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتَّى مَرَّ بِجَيْفَةِ حِمَارٍ سَائِلٍ بِرَجُلِهِ، فَقَالَ: «أَيُّنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ؟» فَقَالَ: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «انزِلَا فَكَلَا مِنْ جَيْفَةِ هَذَا الْحِمَارِ»، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: «فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عَرْضِ أَخِيكُمَا أَنْفَا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ مِنْهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهُ الْآنَ لَيَبِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْعَمُ فِيهَا».

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!  
بلاشبہ وہ اب جنت کی نہروں میں ڈبکیاں لگا رہا ہے۔“

☀️ فائدہ: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بھی غیبت کرنے کو مسلمان مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا ہے۔  
(سورہ حجرات: ۱۲) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ غیبت کرنا کتنا قبیح فعل ہے۔ اور اگلی احادیث میں آ رہا ہے کہ نبی ﷺ نے سزایافتہ کو نیر اور اچھے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا۔

۴۴۲۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ : حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَنَحْوِهِ ، زَادَ : وَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : رُبِطَ إِلَى شَجَرَةٍ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَوُفِّ .

۴۴۲۹- ابو زبیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد سے روایت کیا، اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا اور مزید کہا کہ راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا کہ اسے درخت سے باندھا گیا اور بعض نے کہا کہ اسے کھڑا کیا گیا۔

☀️ فائدہ: اگلی حدیث (۴۴۳۱) میں ہے کہ وہ از خود کھڑا ہو گیا تھا۔

۴۴۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ لُثْمَلَانِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَرَفَ بِالزُّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ اعْتَرَفَ نَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ نَهَادَاتٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «أَبِكَ

۴۴۳۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے آکر زنا کرنے کا اعتراف کیا، تو نبی ﷺ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے پھر اعتراف کیا، تو آپ نے اعراض کر لیا حتیٰ کہ اس نے اپنے اوپر چار گواہیاں دیں۔ تب نبی ﷺ نے اس سے کہا: ”کیا تو مجنون ہے؟“ بولا نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ کہنے لگا: ہاں، تب نبی ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو

۴۴۲۹- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۴۳۰- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذی، الحدود، باب ماجاء في درء الحد عن المعترف إذا رجع، ح: ۱۴۲۹ عن الحسن بن علي به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۱۳۳۲۷، واختصره سلم: ۱۶/۱۶۹۱، ولم يسق متته، ورواه البخاري، ح: ۶۸۲۰ من حديث عبدالرزاق به، وقال: "وصلى عليه" عني لم يصل عليه في اليوم الأول، ثم صلى عليه بعده.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

عید گاہ میں رجم کر دیا گیا۔ پھر جب اسے زور زور سے پتھر پڑنے لگے تو وہ دوڑ بھاگا، پس اسے جا لیا گیا اور پتھر مارے گئے حتیٰ کہ مر گیا۔ تو نبی ﷺ نے اس کے متعلق اچھی بات کہی مگر اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔

جُنُونُ؟» قال: لَا. قال: «أَحْصَنْتَ؟» قال: نَعَمْ. قال: فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرَجِمَ فِي الْمُصَلَّى، فَلَمَّا أذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُذِرِكَ فَرَجِمَ حَتَّى مَاتَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

🌞 فائدہ: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی، مگر بعد میں جیسا کہ صحیح بخاری میں موجود ہے، دیکھیے:

(صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۶۸۴۰)

۴۴۳۱- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا کہ جب نبی ﷺ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے رجم کرنے کا حکم فرمایا تو ہم اسے بقیع کی طرف لے چلے اللہ کی قسم! انہ ہم نے اس کو باندھا اور نہ اس کے لیے گڑھا کھودا، لیکن وہ ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا۔ ابو کائل نے کہا کہ ہم نے اسے ہڈیاں ڈھیلے اور ٹھیکرے مارے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا اور ہم بھی اس کے پیچھے بھاگ لیے حتیٰ کہ وہ حرہ (پتھر پللی زمین) کی جانب میں آ گیا اور ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا تو ہم نے اسے اس جگہ کے بڑے بڑے پتھر مارے حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ راوی نے کہا کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے نہ استغفار کیا اور نہ کسی طرح سے برا بھلا کہا۔

۴۴۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ مَنِيعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، وَهَذَا لَفْظُهُ: عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِ مَاعِزِ ابْنِ مَالِكٍ خَرَجْنَا بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ، فَوَاللَّهِ! مَا أَوْثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهُ وَلَكِنَّهُ قَامَ لَنَا. قَالَ أَبُو كَامِلٍ: قَالَ: فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَرْفِ، فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ حَتَّى أَتَى عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا، فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيدِ الْحَرَّةِ حَتَّى سَكَتَ. قَالَ: فَمَا اسْتَعْفَرْنَا لَهُ، وَلَا سَبَّه.

🌞 فائدہ: حجۃ الاسلام حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھنے والی روایت کو ترجیح دی ہے۔ حافظ ابن حجر نے اس مضمون کی روایات میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ جب ان کو رجم کیا گیا تھا اس وقت نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی اور جس میں ہے کہ نماز جنازہ پڑھی تھی تو اس کا مطلب ہے کہ دوسرے دن پڑھی تھی۔ واللہ اعلم۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں: (فتح الباری، کتاب الحدود، باب الرجم بالمصلی، ۱۵۹/۱۲-۱۶۰، شرح حدیث: ۶۸۴۰) امام بخاری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی، کیا یہ

۴۴۳۱- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۴ من حديث يزيد بن زريع به.



۳- کتاب الحدود زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

بات درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! جناب معمر نے یہ بیان کیا ہے۔ ان کے سوا کسی اور نے اسے بیان نہیں کیا، دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۲۰)

۴۴۳۲- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنَا شَمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ نَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ رَأْسٍ بِتَمَامِهِ، قَالَ: دَهَبُوا يَسْبُونَهُ نَتَاهُمْ، قَالَ: دَهَبُوا يَسْتَعْفِرُونَ لَهُ هُوَ رَجُلٌ أَصَابَ ذَنْبًا حَسِيئَةَ اللَّهِ.

۴۴۳۳- جُرَيْرِي نے ابو نضرة سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا، لیکن اس کی روایت مکمل نہیں ہے۔ راوی نے کہا کہ: لوگ اسے گالیاں دینے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو منع کیا۔ (پھر) وہ اس کے لیے استغفار کرنے لگے تو آپ نے ان کو منع کر دیا اور کہا ”یہ ایسا آدمی ہے جس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے اور اللہ ہی اس کا حساب لینے والا ہے۔“



فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ کسی مسلمان نے خواہ کسی قدر گناہ کیا ہو اس کے لیے استغفار کرنا جائز ہے۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے لیے بھی بعد میں نماز جنازہ پڑھی گئی تھی جیسا کہ صحیح بخاری میں صراحت ہے دیکھیے: (صحیح البخاری، الحدود، حدیث: ۲۸۲۰)

۴۴۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِنَبِيِّ شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ لِحَارِثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَيْنَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَنْكَهَ مَا عَزَا.

۴۴۳۳- جناب سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ماعز بن مالک کا منہ سوگنھا تھا (کہ کہیں شراب نہ پی رکھی ہو۔)

فائدہ: از خود اقراری کے لیے یہ یقین کر لینا ضروری ہے کہ کہیں نشہ میں نہ ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نشہ اور بے ہوشی کے اعمال معتبر نہیں ہوتے۔

۴۴۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ - جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے

۴۴۳۲- تخريج: [إسناده ضعيف] \* السند مرسل.

۴۴۳۳- تخريج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۵ من حديث يحيى بن يعلى به.

۴۴۳۴- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۱۶۷ من حديث بشير بن المهاجر به، وهو حسن الحديث.

۳۷- کتاب الحدود ..... زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے صحابہ کہا کرتے تھے: کاش غامدی عورت اور ماعز بن مالک اعتراف کے بعد ہی رجوع کر لیتے..... یا یوں کہا اگر وہ دونوں اعتراف کے بعد آپ کی خدمت میں نہ آتے..... تو آپ ان کو طلب نہ کرتے آپ نے ان کو چوتھے اعتراف پر رجم کیا تھا۔

۳۳۳۵- حضرت لجلان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ وہ بازار میں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ ایک عورت بچے کو اٹھائے گزری تو لوگ جوش میں اٹھ کھڑے ہوئے اور اٹھنے والوں میں میں بھی اٹھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے دریافت فرما رہے تھے: ”یہ جو (بچہ) تیرے ساتھ ہے اس کا باپ کون ہے؟“ تو وہ خاموش رہی۔ ایک جوان جو اس کے ساتھ تھا بولا: میں اس کا باپ ہوں اے اللہ کے رسول! آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: ”یہ جو (بچہ) تیرے ساتھ ہے اس کا باپ کون ہے؟“ اس جوان نے کہا: میں اس کا باپ ہوں اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارد گرد کھڑے لوگوں کی طرف دیکھا آپ ان سے اس جوان کے متعلق پوچھ رہے تھے تو انہوں نے کہا: ہم اس کے متعلق اچھا ہی جانتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: ”کیا تو شادی شدہ ہے؟“ اس نے کہا: ہاں تب آپ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ راوی نے کہا: ہم

الْأَهْوَاذِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَتَحَدَّثُ أَنَّ الْعَامِدِيَّةَ وَمَاعِزَ بْنِ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ يَرْجَعَا بَعْدَ اعْتِرَافِهِمَا - لَمْ يَطْلُبَهُمَا وَإِنَّمَا رَجَمَهُمَا عِنْدَ الرَّابِعَةِ.

۴۴۳۵- حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ صُبَيْحٍ - قَالَ عَبْدَةُ: أَخْبَرَنَا - حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ اللَّجْلَاجَ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا يَعْتَمِلُ فِي الشُّوقِ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا فَتَارَ النَّاسُ مَعَهَا وَتُرْتُ فِيْمَنْ تَارَ، وَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ؟» فَسَكَتْتُ، فَقَالَ شَابٌّ حَدَوَهَا: أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَقْبَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «مَنْ أَبُو هَذَا مَعَكَ؟» فَقَالَ الْفَتَى: أَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَظَلَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَعْضِ مَنْ حَوْلَهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَحْصَنْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا بِهِ،



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

اسے لے کر نکلے اور اس کے لیے گڑھا کھودا اور اس کو اس میں گاڑ دیا۔ پھر پتھروں سے مارا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر ایک آیا جو اس سنگسار شدہ کے متعلق پوچھنے لگا۔ ہم اس کو نبی ﷺ کے پاس لے گئے اور ہم نے عرض کیا کہ یہ آدمی آیا ہے اور اس خبیث کے متعلق پوچھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو اللہ عزوجل کے ہاں کستوری کی خوشبو سے بڑھ کر پاکیزہ ہے۔“ تب معلوم ہوا کہ وہ آدمی اس کا والد تھا تو ہم نے اس کی اس سنگسار شدہ کے غسل اور کفن و دفن میں مدد کی۔ راوی نے کہا: مجھے یاد نہیں کہ نماز کا بھی کہا یا نہیں؟ اور یہ روایت عبدہ کی ہے اور کامل ہے۔



🌟 فائدہ: ① رجم کرنے کے لیے گڑھا کھودا جا سکتا ہے۔ ② سنگسار شدہ کو برائی سے یاد کرنا اچھا نہیں ہے۔

۴۴۳۶- خالد بن لجلج نے اپنے والد سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا کچھ حصہ روایت کیا۔

۴۴۳۷- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری

۴۴۳۶- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمِ الْأَنْطَاكِيِّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ جَمِيعًا قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَقَالَ هِشَامٌ: مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْبِيُّ - عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضِ هَذَا الْحَدِيثِ .

۴۴۳۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ عَنَّاَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ

۴۴۳۶- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۴۳۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۳۹/۵ من حديث أبي حازم به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کی ہے اس نے اس عورت کا نام بھی لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا تو اس نے بدکاری سے انکار کیا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس آدمی کو حد کے (سو) کوڑے لگائے اور اس عورت کو چھوڑ دیا۔

سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا آتَاهُ فَأَقْرَبَ عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَأُنْكِرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنْتًا، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا.

🌞 فائدہ: یعنی اس کو غیر شادی شدہ زانی کی حد (سو کوڑے) لگائی گئی۔ لیکن اگلی روایات میں صراحت ہے کہ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شخص تو شادی شدہ ہے اسے سنگساری کی سزا دی گئی۔

۴۴۳۸- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے حد کے کوڑے مارے گئے۔ پھر بتایا گیا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کیا گیا۔

۴۴۳۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، الْمَعْنَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَدَ الْحَدَّ ثُمَّ أَخْبَرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ.



امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو محمد بن بکر بربسانی نے ابن جریج سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کیا ہے۔ اور ابو عاصم نے ابن جریج سے ابن وہب کی مانند روایت کیا اور اس نے نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ کہا کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو اس کے شادی شدہ ہونے کا معلوم نہ ہوا تو اس کو کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو رجم کیا گیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ مَوْقُوفًا عَلَى جَابِرٍ، وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِنَحْوِ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: إِنَّ رَجُلًا زَنَى، فَلَمْ يُعْلَمَ بِإِحْصَانِهِ فَجَلَدَ ثُمَّ عَلِمَ بِإِحْصَانِهِ فَرُجِمَ.

۴۴۳۹- جناب ابو زبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے بدکاری کی اور معلوم نہ ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اس کو کوڑے

۴۴۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبُرْسَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ

۴۴۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۱۱ عن قتيبة به \* ابن جريج عنن.

۴۴۳۹- تخریج: [ضعيف] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي: ۲۱۷/۸ من حديث أبي داود به.



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل  
مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو اس کو  
رجم کیا گیا۔

باب: ۲۴- قبیلہ جہینہ کی عورت کا ذکر جس کو  
نبی ﷺ نے سنگسار کرنے کا حکم دیا تھا

جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَلَمْ يُعْلَمْ  
بِأَخْصَانِهِ، فَجُلِدَ ثُمَّ عُلِمَ بِأَخْصَانِهِ فُرْجِمَ.  
(المعجم ۲۴) - **بَابُ: فِي الْمَرْأَةِ الَّتِي**  
**أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهَا مِنْ جُهَيْنَةَ**  
(التحفة ۲۵)

۴۴۴۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبرَاهِيمَ، أَنَّ  
هَشَامًا الدَّسْتَوَائِيَّ وَأَبَانَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَانَاهُمْ،  
الْمَعْنَى، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ  
أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ  
امْرَأَةً - قَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ: مِنْ جُهَيْنَةَ -  
آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ  
حُبْلَى، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِيًّا لَهَا، فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحْسِنِ إِلَيْهَا»، فَإِذَا  
وَضَعَتْ فَجِئِ بِهَا، فَلَمَّا أَنْ وَضَعَتْ جَاءَ  
بِهَا، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشَكَتَ عَلَيْهَا ثِنَابُهَا  
ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فُرْجِمَتْ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَصَلُّوا  
عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُصَلِّي  
عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟ فَقَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قَسَمْتُ بَيْنَ سَبْعِينَ  
مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتُ  
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا».

۴۴۴۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے مروی ہے  
کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی..... ابان کی  
روایت میں ہے کہ وہ قبیلہ جہینہ سے تھی..... اس نے کہا  
کہ میں نے زنا کیا ہے اور حمل سے ہوں۔ تو رسول اللہ  
ﷺ نے اس کے ولی کو طلب کیا اور اس سے فرمایا: ”اس  
کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور جب بچے کی ولادت ہو  
جائے تو اس (عورت) کو لے آنا۔“ چنانچہ جب بچے کی  
ولادت ہوگئی تو وہ اسے لے آیا۔ تو نبی ﷺ نے حکم دیا  
اور اس پر اس کے کپڑے سخت کر کے باندھ دیے گئے  
پھر آپ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔  
پھر آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے اس پر نماز (جنازہ)  
پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ  
اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟  
آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں  
میری جان ہے! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے  
اہل مدینہ کے ستر آدمیوں میں تقسیم کر دیں تو انہیں بھی  
کافی ہو جائے اور کیا بھلا تم نے اس سے بڑھ کر بھی کوئی  
دیکھا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی ہے؟“

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ابان سے ”کپڑے سخت کر کے باندھنے“ کی بات مروی نہیں ہے۔

۴۴۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيرِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: فَشَكَّتْ عَلَيْهَا تِيَابُهَا يَعْنِي فَشَدَّتْ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی شخص کا تاضی اور امام کے روبرو خود اعتراف کرنا کہ اس نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے، بہت بڑی ہمت اور عزیمت کی بات ہے جو اس کے صاحب ایمان ہونے کی دلیل ہے۔ ② عورت اگر زنا سے حاملہ ہو تو وضع حمل بلکہ بچے کے سنبھلنے تک اس کی حد کو مؤخر کر دینا چاہیے۔ ③ عورت کو حد لگانے سے پہلے اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ لینے چاہئیں تاکہ بے پردہ نہ ہو۔ ④ سنگسار شدہ پر نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اگر وہ فسق و فجور میں مشہور ہو تو امام اور دیگر اشراف اس میں شریک نہ ہوں تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

۴۴۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً يَعْنِي مِنْ غَامِدٍ آتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ فَجَرْتُ فَقَالَ: «أَرْجِعِي»، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْعَدُوُّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَحَبْلِي، فَقَالَ لَهَا: «أَرْجِعِي»، فَرَجَعَتْ، فَلَمَّا كَانَ الْعَدُوُّ أَتَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: «أَرْجِعِي حَتَّى تَلِدِي»، فَرَجَعَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ أَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَقَالَتْ: هَذَا قَدْ

۴۴۴۲- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بنو غامد کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے بدکاری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”واپس چلی جا۔“ تو وہ لوٹ گئی۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ آپ کے پاس آگئی اور بولی: شاید آپ مجھے اسی طرح لوٹا دینا چاہتے ہیں جس طرح آپ نے ماعز بن مالک کو واپس کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں (یعنی زنا سے) آپ نے اس سے فرمایا: ”جا واپس چلی جا۔“ تو وہ لوٹ گئی۔ پھر جب اگلا دن ہوا تو وہ پھر آپ کی خدمت میں آگئی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”واپس چلی جا حتیٰ کہ تیرے بچے کی ولادت ہو جائے۔“ تو وہ واپس لوٹ گئی۔ جب بچہ پیدا



۴۴۴۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۲/۱۲۹ من حديث أبي داود به. ۴۴۴۲- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنا، ح: ۱۶۹۵ من حديث بشير بن المهاجر به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہوا تو وہ بچے کو لے کر آگئی اور کہنے لگی: یہ رہا وہ اس کو میں نے جنم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”واپس جا اور اس کو دودھ پلاحتی کہ تو اس کا دودھ چھڑا دے۔“ وہ پھر اسے لے کر آئی جب کہ اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تھا بچے کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جسے وہ کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بچے کے متعلق حکم دیا جو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کے حوالے کر دیا گیا اور آپ نے اس عورت کے متعلق حکم دیا تو اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ اور حضرت خالد بن ولیدؓ ان لوگوں میں تھے جو اسے پتھر مار رہے تھے۔ انہوں نے اس کو ایک پتھر مارا تو اس سے خون کا ایک قطرہ ان کے رخسار پر جا لگا اس کی وجہ سے انہوں نے اس کو برا بھلا کہا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”خالد ذرا ٹھہرو (اس کو برا بھلا مت کہو) قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس نے اس قدر توبہ کی ہے کہ اگر کوئی ظالم بھتا لینے والا بھی اس قدر توبہ کرتا تو بخش دیا جاتا۔“ اور آپ نے اس کے متعلق حکم دیا چنانچہ اس پر نماز (جنازہ) پڑھی گئی اور پھر اسے دفن بھی کیا گیا۔

وَلَدَتْهُ، فَقَالَ: «ارْجِعِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَقْطُمِيهِ»، فَجَاءَتْ بِهِ وَقَدْ قَطَمْتَهُ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ، فَأَمَرَ بِالصَّبِيِّ فَدْفَعَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَأَمَرَ بِهَا فَحْفِرَ لَهَا، وَأَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، وَكَانَ خَالِدٌ فِيمَنْ يَرْجُمُهَا فَرَجَمَهَا بِحَجَرٍ فَوَقَعَتْ قَطْرَةً مِنْ دِمِهَا عَلَى وَجْنَتِهِ فَسَبَّهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْلًا يَا خَالِدُ!»، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَعُفِرَ لَهُ، وَأَمَرَ بِهَا فَصُلِّيَ عَلَيْهَا فَدْفِنَتْ.

فوائد و مسائل: ① فوائد اور پرکی روایت میں مذکور ہو چکے ہیں۔ مزید یہ کہ جس مسلمان کو حد لگائی جا رہی ہو اس کو برا بھلا کہنا جائز نہیں۔ ② بھتا لینا کبیرہ گناہ اور حرام ہے۔ ③ ولد الزنا بحیثیت انسانی جان کے ایک معصوم جان ہے اس میں اس کا اپنا کوئی قصور و عیب نہیں حکومت اسلامیہ کے ذمے ہے کہ ایسے بچے کے دودھ پلانے پالنے پوسنے اور عمدہ تعلیم و تربیت کا معقول انتظام کرے اور اخراجات برداشت کرے۔ ④ ایسا شخص اپنے نسب کے اعتبار سے اگرچہ عام لوگوں میں عزت نہیں پاتا لیکن اگر کسی طرح منصب امامت (صغریٰ یا کبریٰ) پر آجائے تو اس کے اعمال صحیح اور درست ہوں گے اور اس کی اقتدا بھی صحیح ہوگی۔

۴۴۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ زَكَرِيَّا أَبِي  
عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ عَنْ  
ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَجَمَ  
امْرَأَةً فَخَفَرَ لَهَا إِلَى الشُّدَّةِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَفْهَمَنِي رَجُلٌ عَنْ عُثْمَانَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الْعَسَائِي: جُهِنَتْهُ  
وَعَامِدٌ وَبَارِقٌ وَاحِدٌ.

۴۴۴۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ

عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا  
زَكَرِيَّا بْنُ سُلَيْمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، زَادَ: ثُمَّ  
رَمَاهَا بِحَصَاةٍ مِثْلَ الْحَمَّصَةِ ثُمَّ قَالَ:  
«ارْزُمُوا وَاتَّقُوا الْوَجْهَ»، فَلَمَّا طَفَيْتْ  
أُخْرِجَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَقَالَ فِي التَّوْبَةِ نَحْوَ  
حَدِيثِ بُرَيْدَةَ.

۴۴۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ

الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ،

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

۳۲۳۳- ابن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک عورت کو رجم کیا تو اس کے لیے  
سینے تک گڑھا کھودا گیا۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث ایک آدمی  
نے سچائی۔ (وہ عثمان سے کما حقہ نہیں سمجھ سکے تھے۔)

امام ابوداؤد نے (مزید) کہا کہ عسائی نے کہا کہ  
جہینہ غامد اور بارق تینوں ایک ہی قبیلے (کے نام) ہیں۔

۳۲۳۴- زکریا بن سلیم نے اپنی سند سے مذکورہ بالا  
حدیث کی مانند روایت کیا اور مزید کہا: پھر (نبی ﷺ  
نے) اسے ایک کنکری ماری جیسے کہ چنا ہوا اور فرمایا: ”مارو  
لیکن چہرہ بچاؤ۔“ جب وہ ٹھنڈی ہو گئی تو اس کو گڑھے  
سے نکالا اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور اس کی توبہ میں  
اس طرح بیان کیا جیسے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث  
میں ہے۔ (۳۲۳۲)

۳۲۳۵- سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما

بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
میں اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ ایک نے کہا: اے اللہ کے

۴۴۴۳- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۶/۵ عن وكيع به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۰۹،  
وسنده ضعيف \* فيه رجل مجهول، والحديث السابق يعني عنه.

۴۴۴۴- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۲/۵ عن عبد الصمد به، ورواه النسائي في الكبرى،  
ح: ۷۲۰۹ \* شيخ أبي داود مجهول.

۴۴۴۵- [تخریج: أخرجه البخاري، الأيمان والنذور، باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ؟ ح: ۶۶۳۳، ۶۶۳۴ من  
حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۲۲/۲، ورواه مسلم، ح: ۱۶۹۸ من حديث ابن شهاب الزهري به.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

رسول! ہم میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کر دیں۔ اور دوسرے نے کہا..... اور وہ اس سے بڑھ کر سمجھدار تھا..... ہاں اے اللہ کے رسول! ہم میں اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمادیں اور مجھے اجازت دیں کہ بات کروں۔ آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ اس نے کہا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں نوکر تھا..... عسیف کے معنی ہیں، نوکر، مزدور..... تو اس نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم ہے، میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی نذر دیدی ہے۔ پھر میں نے اہل علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لیے شہر بدری ہے اور سنگساری اس کی بیوی پر ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ تیری بکریاں اور تیری لونڈی تجھے واپس ہوں گی۔“ اور اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگائے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کر دیا اور انیس سہ ماہی کو فرمایا کہ دوسرے کی بیوی کے پاس جائے، اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دے، چنانچہ اس نے اعتراف کر لیا تو اس نے اس کو سنگسار کر دیا۔

عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني أنهما أخبراه: أن رجُلين اختصما إلى رسول الله ﷺ، فقال أحدهما: يا رسول الله! أفض بيننا بكتاب الله، وقال الآخر: وكان أفضهمما - أجل يا رسول الله! فأفض بيننا بكتاب الله وأئذن لي أن أتكلم، قال: تكلم، قال: إن ابني كان عسيفا على هذا - والعسيف: الأجير - فزني بامرأته، فأخبروني أن علي ابني الرجم، فأفدت منه بمائة شاة وبجارية لي، ثم إنني سألت أهل العلم فأخبروني إنما على ابني جلد مائة وتغريب عام، وإنما الرجم على امرأته، فقال رسول الله ﷺ: «أما والذي نفسي بيده! لأفضين بينكما بكتاب الله تعالى، أما غنمك وجاريك فرد إليك»، وجلد ابنة مائة وغريبه عاما، وأمر أنيسا الأسلمي أن يأتي امرأة الآخر فإن اعترفت رجمها، فاعترفت فرجمها.



🌞 فوائد و مسائل: ① قاضی کو یقین حاصل ہے کہ مقدمے کے فریقین میں سے کسی سے بھی مقدمہ سننے کی ابتدا کر سکتا ہے۔ ② جب کسی اورنی درجے کے مفتی نے فتویٰ دیا ہو تو اس سے بڑھ کر اعلیٰ صاحب علم سے رجوع کر لینا کوئی معیوب نہیں ہے اور پہلے کا فتویٰ دینا بھی کوئی عیب نہیں۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے سب فیصلے اور فرامین کتاب اللہ کی تفسیر ہونے کی بنا پر کتاب اللہ ہی کا حصہ ہیں، بشرطیکہ صحیح سند سے ثابت ہوں۔ ④ ہر ایسی صلح یا بیع جو غیر شرعی اصولوں پر ہوئی ہو، ٹوٹ جاتی ہے اور اس سلسلے میں لیا گیا تاوان بھی واپس کرنا ہوتا ہے۔ ⑤ غیر شادی شدہ زانی پر سو

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کوڑے اور ایک سال شہر بدری ہے۔ ⑤ شادی شدہ زانی پر صرف رجم ہے کوڑے نہیں۔ ⑥ زانی کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان فرقت نہیں آجاتی۔ ⑦ حاکم یا قاضی کا نائب حدود کی تحفید کر سکتا ہے۔ (خطابی)

(المعجم ۲۵) - **بَابُ: فِي رَجْمِ**  
**الْيَهُودِيِّينَ** (التحفة ۲۶)  
 باب: ۲۵- دو یہودیوں کے سنگسار  
 کیے جانے کا قصہ

۴۴۴۶- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ ہمارے ایک مرد اور عورت نے بدکاری کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تم لوگ زنا کے سلسلے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہم انہیں بے عزت کرتے ہیں اور انہیں کوڑے مارے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ بلاشبہ اس میں رجم کا حکم ہے۔ چنانچہ وہ تورات لے آئے اور اسے کھولا تو ان میں سے ایک نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھ لیا پھر اس کے آگے پیچھے سے پڑھنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اپنا ہاتھ اٹھا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا تو اس میں رجم والی آیت موجود تھی۔ تو وہ بولے: سچ ہے اے محمد! (ﷺ) اس میں رجم کی آیت موجود ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس مرد کو دیکھا کہ وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس پر جھکتا تھا۔

۴۴۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنِيًا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ فِي شَأَنِ الزَّانِي؟» قَالُوا: نَفَضْحُهُمْ وَيُجْلِدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَةِ فَنَشَرُوهَا، فَجَعَلَ أَحَدُهُمْ يَدُهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ازْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَهَا، فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ! فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَهَا الْحِجَارَةَ.



۴۴۴۶- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب أحكام أهل الذمة وإحصانهم إذا زنوا، ورفعوا إلى الإمام، ح: ۶۸۴۱، ومسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنى، ح: ۱۶۹۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۸۱۹/۲.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 فوائد و مسائل: ① شرعی احکام کو باطل کرنا یا انہیں چھپانا یہودیوں کی صفت ہے۔ ② اہل کتاب اور دیگر کفار کے نکاح قابل اعتبار اور صحیح ہوتے ہیں ورنہ انہیں شادی شدہ نہیں سمجھا جاسکتا۔ ③ رجم کا حکم سابقہ ملت موسوی میں بھی رائج تھا مگر بعد کے لوگوں نے اسے معطل کر چھوڑا تھا۔ ④ جس کو سنگسار کیا جانا ہو اس کو باندھنا کوئی ضروری نہیں ہے۔ (خطابی)

۴۴۴۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کو لے کر گزرے اس کا چہرہ کالا کیا ہوا تھا اور وہ اسے گھما پھرا رہے تھے تو آپ نے انہیں قسمیں دے کر ان سے پوچھا: ”تمہاری کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟“ انہوں نے یہ بات اپنے ایک آدمی کی طرف تحویل کر دی۔ تو نبی ﷺ نے اس کو قسم دے کر پوچھا: ”تمہاری کتاب میں زانی کی حد کیا ہے؟“ اس نے کہا: سنگسار کرنا، لیکن جب ہمارے شرفاء میں زنا کاری عام ہوگئی تو ہم نے نامناسب جانا کہ شریف (صاحب حیثیت) کو چھوڑ دیا جائے اور گھٹیا (غریب) پر حد قائم کی جائے، سو ہم نے اس کو ترک کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر فرمایا: ”اے اللہ! میں وہ پہلا شخص ہوں جو تیری کتاب کے اس حکم کو زندہ کر رہا ہوں جسے انہوں نے مردہ کر چھوڑا تھا۔“

۴۴۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ، وَهُوَ يُطَافُ بِهِ، فَنَاسَدَهُمْ: مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِهِمْ؟ قَالَ: فَأَحَالُوهُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَسَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ «مَا حَدُّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» فَقَالَ: الرَّجْمُ، وَلَكِنْ ظَهَرَ الزَّانَا فِي أَشْرَافِنَا، فَكَرِهْنَا أَنْ نَتْرَكَ الشَّرِيفَ وَيَقَامَ عَلَى مَنْ دُونَهُ، فَوَضَعْنَا هَذَا عَنَّا، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَجِمَ ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَوْلُ مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوا مِنْ كِتَابِكَ».

🌞 فائدہ: کسی مردہ سنت کو زندہ کرنا اور اس پر عمل کرنا بہت بڑی عزیمت کا کام ہے۔ اور اس کی فضیلت میں

وارد ہے کہ بعد میں اس پر عمل کرنے والے سب لوگوں کے ثواب کے برابر اس پہلے آدمی کو ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مسلم، الزکاة، حدیث: ۱۰۱۷)

۴۴۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: ۴۴۴۸- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۴۴۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۷۰۰ من حديث الأعمش به.

۴۴۴۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث أبي معاوية الضرير به، وانظر الحديث السابق.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک ایسے یہودی کا گزر ہوا جس کا منہ کالا کیا ہوا تھا اور اس کو مارا بھی جا رہا تھا، آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور پوچھا: ”کیا تم زانی کی حد ایسے ہی پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو آپ نے ان کے ایک عالم کو بلایا اور اس سے فرمایا: ”میں تجھے اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی! کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی حد ایسے ہی پاتے ہو؟“ اس نے کہا: یا اللہ! نہیں۔ اگر آپ نے مجھے یہ قسم نہ دی ہوتی تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ ہم اپنی کتاب میں زانی کی حد رحم ہی پاتے ہیں، لیکن ہمارے شرفاء میں یہ زنا بہت بڑھ گیا تو ہم جب کسی شریف (باشرخص) کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے تھے اور اگر کمزور کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ پھر ہم نے کہا: آؤ کسی ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہم شریف اور کمزور سب پر نافذ کر سکیں۔ چنانچہ ہم منہ کالا کرنے اور دھول دھپے پر متفق ہو گئے اور رجم کرنا چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! میں وہ پہلا آدمی ہوں جو تیرے حکم کو زندہ کر رہا ہوں جبکہ انہوں نے اس کو مردہ کر چھوڑا تھا۔“ پھر آپ نے اس زانی کے متعلق حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ کی) آیات (۳۱... تا... ۳۲) نازل فرمائیں۔ (ترجمہ) ”اے رسول! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں آپ ان کے بارے میں غم نہ کریں..... تا..... وہ کہتے ہیں کہ اگر تم کو یہ حکم ملے (کوڑے مارنے کا) تو قبول کر لینا۔ اگر یہ نہ ملے تو اس سے دور رہنا..... تا..... اور جو اللہ کے نازل

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ الْبِرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ مُّحَمَّمٍ مَجْلُودٍ، فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: «هَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي؟» قَالُوا: نَعَمْ، فَدَعَا رَجُلًا مِنْ عُلَمَائِهِمْ قَالَ لَهُ: «نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى، أَهَكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ؟» فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! لَا، وَلَوْ لَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهَذَا لَمْ أُخْبِرْكَ، نَجِدُ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِنَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا، فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الرَّجُلَ الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ فَقُلْنَا: تَعَالَوْا فَتَجْتَمِعْ عَلَيَّ شَيْءٌ نَقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ، فَاجْتَمَعْنَا عَلَى التَّحْمِيمِ وَالْجَلْدِ وَتَرَكْنَا الرَّجْمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذْ أَمَاتُوهُ»، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَتَّأْتِيهَا الرَّسُولُ لَا يَحْرَمُكَ الَّذِينَ يُسْكِرُونَ فِي الْكُفْرِ﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَحَدُّوهُ وَإِنْ لَمْ تُوْتُوهُ فَاحْذَرُوا﴾ - إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ - فِي الْيَهُودِ، إِلَى قَوْلِهِ - ﴿وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ - فِي الْيَهُودِ، إِلَى قَوْلِهِ -



زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ کافر ہیں..... یہ یہودیوں کے بارے میں ہے..... تا..... اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ ظالم ہیں۔ یہ یہودیوں کے بارے میں ہے..... تا..... اور جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں تو وہ فاسق ہیں.....“

یہ سب آیات کفار کے متعلق ہیں۔

﴿وَمَنْ لَّمْ يَخُفْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَٰسِقُونَ﴾ [المائدة: ۴۱-۴۷].

قال: هي في الكفار كلها، يعني هذه الآية.

🌞 فائدہ: اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق عمل اور فیصلہ نہ کرنا اور صلاحیت ہوتے ہوئے معاشرے میں اس کی تنفیذ نہ کرنا کفر ہے، ظلم ہے اور فسق ہے۔

۳۴۳۹- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادی ثقف میں بلا لے گئے۔ تو آپ ان کے پاس ایک گھر میں گئے جو ان کا مدرسہ تھا۔ انہوں نے کہا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے ایک آدمی نے ایک عورت سے زنا کیا ہے سو آپ ان میں فیصلہ کر دیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ رکھ دیا، آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا: ”تورات لے آؤ۔“ تو اسے لے آیا گیا۔ آپ نے تکیہ اپنے نیچے سے نکالا اور تورات کو اس پر رکھا۔ پھر فرمایا: ”میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور اس ذات پر بھی جس نے تجھے اتارا ہے۔“ پھر فرمایا: ”اپنا بڑا عالم لے آؤ۔“ تو ایک نوجوان کو لے آیا گیا۔ پھر رجم کا قصہ بیان کیا جیسے کہ مالک عن نافع کی حدیث (۳۴۳۶) میں بیان ہوا ہے۔

۴۴۴۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ: أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَتَى نَفْرٌ مِنْ يَهُودَ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَى الثَّقَفِ، فَأَتَاهُمْ فِي بَيْتِ الْمُدْرَاسِ، فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! إِنَّ رَجُلًا مِثَّا زَنَى بِامْرَأَةٍ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمْ، فَوَضَعُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَادَةَ فَجَلَسَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «اِئْتُونِي بِالتُّورَةِ»، فَأُتِيَ بِهَا، فَتَرَعَ الْوَسَادَةَ مِنْ تَحْتِهَا وَوَضَعَ التُّورَةَ عَلَيْهَا، وَقَالَ: «آمَنْتُ بِكَ وَبِمَنْ أَنْزَلَكَ»، ثُمَّ قَالَ: «اِئْتُونِي بِأَعْلِيكُمْ»، فَأُتِيَ بِفَتَى شَابٍّ، ثُمَّ دَكَرَ قِصَّةَ الرَّجْمِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنِ نَافِعٍ.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

🌞 نوآمد مسائل: ① سابقہ کتب تورات، زبور، انجیل میں اگرچہ تحریف ہو چکی ہے مگر بالا جمال ان کے منزلِ مَن

اللہ ہونے پر ہمارا ایمان ہے۔ ② اور ان کا ادب و احترام بھی واجب ہے۔ اور بے حرمتی کرنا حرام ہے۔

۴۴۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى :

۳۳۵۰- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہ معمر

کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ

یہودیوں میں ایک مرد اور عورت نے زنا کیا تو ان میں

سے بعض نے بعض سے کہا: چلو اس نبی کے پاس چلتے

ہیں! بیشک یہ نبی ہے جو نرمی اور تخفیف کے ساتھ مبعوث

ہوا ہے۔ اگر اس نے رجم کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیا تو ہم

اسے قبول کر لیں گے اور اس کو اللہ کے ہاں دلیل بنا لیں

گے۔ ہم کہیں گے کہ یہ تیرے ایک نبی کا فتویٰ تھا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ مسجد میں اپنے

صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ کہنے لگے: اے ابوالقاسم!

آپ کی ایسے مرد اور عورت کے بارے میں کیا رائے ہے

جنہوں نے زنا کیا ہو؟ آپ ﷺ نے ان سے کوئی بات

نہ کی حتیٰ کہ آپ ان کے اس گھر میں آئے جس میں ان کا

مدرسہ تھا۔ آپ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

”میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ

ﷺ پر تورات نازل کی ہے تم لوگ شادی شدہ زانی کے

متعلق تورات میں کیا پاتے ہو؟“ انہوں نے کہا کہ منہ

کالا کیا جائے، گدھے پر الٹا کر کے بٹھایا جائے اور مارا

پیٹا جائے..... ”التَّحْيِيَةُ“ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں زنا

کاروں کو گدھے پر یوں بٹھایا جائے کہ ان کی پشت ایک

دوسرے کی طرف ہو اور انہیں پھرایا جائے..... اور ایک

نوجوان ان میں خاموش رہا۔ جب نبی ﷺ نے اس کو

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ مَزِينَةَ؛ ح:

وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْسَةُ:

حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ:

سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مَزِينَةَ يَمِّنُ يَتَّبِعُ الْعِلْمَ

وَيَعِيهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا: وَنَحْنُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - وَهَذَا

حَدِيثٌ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَمُّ - قَالَ: زَنَى رَجُلٌ

مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ:

أَذْهَبُوا بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ نَبِيٌّ بَعَثَ

بِالتَّخْفِيفِ، فَإِنْ أَفْتَانَا بِفُتْيَا دُونَ الرَّجْمِ

قَلْنَاهَا وَاحْتَجَجْنَا بِهَا عِنْدَ اللَّهِ، قُلْنَا: فُتْيَا

نَبِيِّ مِنْ أَنْبِيَائِكَ قَالَ: فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ

جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالُوا:

يَا أَبَا الْقَاسِمِ! مَا تَرَى فِي رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

زَنَيَا، فَلَمْ يُكَلِّمُهُمْ كَلِمَةً حَتَّى أَتَى بَيْتَ

مِذْرَاسِهِمْ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ:

«أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى

مُوسَى، مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَةِ عَلَى مَنْ

زَنَى إِذَا أَحْصَنَ؟» قَالُوا: يُحَمَّمُ وَيُجَبَّهُ

وَيُجْلَدُ، - وَالتَّجْبِيَةُ: أَنْ يُحْمَلَ الزَّانِيَانِ

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

خاموش دیکھا تو آپ نے اس کو بڑی سخت قسم دی۔ تو اس نے کہا: اے اللہ.....! جب آپ نے ہمیں قسم دے دی ہے تو (حقیقت یہ ہے کہ) ہم تورات میں رجم ہی پاتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس بات کی ابتدا کیسے ہوئی کہ تم لوگوں نے اللہ کے حکم میں رخصت اپنالی؟“ اس نے کہا کہ ہمارے ایک بادشاہ کے قریبی نے زنا کیا تو اس نے رجم کو اس سے ٹال دیا۔ پھر ایک دوسرے قبیلے میں کسی نے زنا کیا تو اس نے اس کو رجم کرنا چاہا۔ تو اس کی قوم اس کے آڑے آگئی اور کہنے لگی کہ جب تک تم اپنا آدمی نہ لاؤ اور اسے رجم نہ کر دو ہمارے آدمی کو رجم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ انہوں نے آپس میں اس سزا پر اتفاق کر لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں تورات کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں چنانچہ آپ نے ان دونوں کے متعلق حکم دیا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔“



زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت: ﴿۴۴﴾ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُوْرٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا ﴿﴾ انہیں کے سلسلے میں اتری تھی۔ اور نبی ﷺ انہی میں سے تھے۔ (جو اللہ کے حکم بردار اور ہدایت و نور کے مطابق فیصلہ کرنے والے تھے۔)

۴۴۵۱- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا جو شادی شدہ تھے..... اور یہ ان دونوں کی بات ہے جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تھے..... اور ان یہودیوں میں تورات

عَلَى حِمَارٍ وَيُقَابِلُ أَفْقَيْتَهُمَا وَيُطَافُ بِهِمَا - قَالَ: وَسَكَتَ شَابٌّ مِنْهُمْ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ سَكَتَ أَلْظَّ بِهِ النَّشْدَةَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ! إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَمَا أَوْلَى مَا ارْتَحَضْتُمْ أَمْرَ اللَّهِ؟» قَالَ: زَنَى ذُو قَرَابَةِ مِنْ مَلِكٍ مِنْ مَلُوكِنَا فَأَخْرَعَهُ الرَّجْمَ، ثُمَّ زَنَى رَجُلٌ فِي أُسْرَةٍ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ رَجْمَهُ، فَحَالَ قَوْمُهُ ذُونَهُ وَقَالُوا: لَا يُرْجَمُ صَاحِبُنَا حَتَّى تَجِيءَ بِصَاحِبِكَ فَتَرْجَمَهُ، فَأَصْلَحُوا عَلَى هَذِهِ الْعُقُوبَةِ بَيْنَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فإني أحكمُ بما في التَّوْرَةِ فَأَمَرَ بِهِمَا فَرَجِمَا».

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَبَلَعْنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ: ﴿إِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُوْرٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا﴾ [المائدة: ۴۴] كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُمْ.

۴۴۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کے مطابق (زانیوں پر) رجم فرض تھا، مگر انہوں نے اسے چھوڑ کر انہیں ذلیل و رسوا کرنا اختیار کر لیا تھا کہ اسے تارکول لگی رسی سے سو بار مارا جائے اور گدھے پر پھینچ لیا جائے۔ تو ان کے کئی علماء اکٹھے ہوئے اور انہوں نے دوسرے کچھ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ سے زانی کی حد کے متعلق پوچھیں اور حدیث بیان کی۔ اس میں کہا کہ..... چونکہ وہ اہل یہود آپ کے دین پر نہ تھے کہ آپ ان کا فیصلہ کرتے، اس لیے آپ کو اس میں اختیار دیا گیا، فرمایا: ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾ ”اگر وہ آپ کے پاس آجائیں تو ان میں فیصلہ کریں یا اعراض کر جائیں۔“

يُحَدِّثُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أَحْصَيْنَا - حِينَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ - وَقَدْ كَانَ الرَّجْمُ مَكْتُوبًا عَلَيْهِمْ فِي التَّوْرَةِ، فَتَرَكُوهُ وَأَخَذُوا بِالتَّجْبِيهِ يُضْرَبُ مِائَةً بِحَبْلِ مَطْلَبِي بَقَارٍ، وَيُحْمَلُ عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِمَّا يَلِي دُبُرَ الْحِمَارِ، فَاجْتَمَعَ أَحْبَابٌ مِنْ أَحْبَابِهِمْ، فَبَعَثُوا قَوْمًا آخَرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: سَلُوهُ عَنْ حَدِّ الزَّانِي - وَسَاقِ الْحَدِيثَ، قَالَ فِيهِ: قَالَ: وَلَمْ يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ دِينِهِ - فَيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ، فَخَيْرٌ فِي ذَلِكَ قَالَ: ﴿فَإِنْ جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ﴾.

۴۴۵۲- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر آئے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے دو بڑے عالموں کو لے آؤ۔“ پس وہ صوریہ کے دو بیٹوں کو لے آئے، آپ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کہ تم ان کے بارے میں تورات میں کیا پاتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: تورات میں ہم یہ پاتے ہیں کہ جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں ایسے دیکھا ہے جیسے سرے دانی میں سلائی ہوتی ہے تو انہیں رجم کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ”تو تمہیں ان کو

۴۴۵۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: مُجَالِدٌ أَخْبَرَنَا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَتِ الْيَهُودُ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَنِيًّا، قَالَ: «إِنِّي بِلَاغٍ بِأَعْلَمَ رَجُلَيْنِ مِنْكُمْ»، فَاتَّوَهُ بِابْنِي صُورِيًّا، فَتَسَدَّهُمَا كَيْفَ تَجِدَانِ أَمْرَ هَذَيْنِ فِي التَّوْرَةِ؟ قَالَ: نَجِدُ فِي التَّوْرَةِ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ، أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمَيْلِ فِي الْمَكْحُولَةِ رُجْمًا. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ

۴۴۵۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأحكام، باب شهادة أهل الكتاب بعضهم على بعض،

ح: ۲۳۷۴ من حديث مجالد بن سعيد به، وهو ضعيف تقدم، ح: ۲۸۵۱.

زانی کو سنگسار کرنے سے متعلق احکام و مسائل

تَرَجُمُوهُمَا؟» قَالَ: ذَهَبَ سُلْطَانُنَا، فَكْرَهُنَا الْقَتْلَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّهُودِ فَجَاءُوا بِأَرْبَعَةٍ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوْا ذَكَرَهُ فِي فَرْجِهَا مِثْلَ الْمِيلِ فِي الْمَكْحَلَةِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجْمِهِمَا.

رحم کرنے میں کیا مانع ہے؟“ انہوں نے کہا: ہماری اپنی حکومت تو نہیں ہے اس لیے قتل کرنا ہمیں برا لگتا ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے گواہ طلب کیے تو وہ چار گواہ لے کر آئے۔ انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج میں ایسے دیکھا ہے جیسے سرے دانی میں سلائی ہو، تو نبی ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا۔

☀️ فائدہ: اہل کتاب اور دیگر غیر مسلموں کی آپس میں گواہیاں معتبر ہوتی ہیں۔

۴۴۵۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ لَمْ يَذْكَرْ: فَدَعَا بِالشُّهُودِ فَشَهِدُوا.

۴۴۵۳- ابراہیم اور شععی نے نبی ﷺ سے اس کی مانند روایت کیا۔ مگر اس میں گواہوں کو طلب کرنے اور ان کے گواہی دینے کا بیان نہیں ہے۔

۴۴۵۴- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ، عَنْ الشَّعْبِيِّ بِنَحْوِ مِثْلِهِ.

۴۴۵۴- ابن شبرمہ نے شععی سے اس کی مانند روایت کیا۔

۴۴۵۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُصْصَبِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: [حَدَّثَنَا] ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: رَجِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً زَنِيًّا.

۴۴۵۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودیوں کے ایک مرد اور عورت کو جنہوں نے زنا کیا تھا رجم کروایا تھا۔

☀️ فائدہ: یہودی مرد و عورت کے بارے میں جنہوں نے زنا کا ارتکاب کیا تھا مذکورہ روایات میں بعض میں تو یہ بیان ہوا ہے کہ ان کی سزا کی بابت انہوں نے آ کر پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور بعض میں ہے کہ انہوں نے انہیں اپنی طرف سے مقرر کردہ سزا دی اور سزا کے دوران میں ان کا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے

۴۴۵۳- تخریج: [سنادہ ضعیف] أخرجه البيهقي ۲۳۱/۸ من حديث أبي داود به، والسند مرسل.

۴۴۵۴- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي ۲۳۱/۸ من حديث أبي داود به.

۴۴۵۵- تخریج: أخرجه مسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۷۰۱ من حديث حجاج بن محمد به.

محرم عورت سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل

ان سے زنا کاری کی سزا پوچھی۔ اس کی توجیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ یا تو الگ الگ دو واقعے ہیں یا پہلے انہوں نے اپنے طور پر فوری سزا دے لی اور پھر بعد میں سوال جواب ہوئے جب ان کا گزر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوا۔ واللہ اعلم۔ (عمون المعبود)

باب: ۲۶- جو کوئی اپنی کسی محرم عورت سے زنا کرے؟

(المعجم ۲۶) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِحَرِيمِهِ (التحفة ۲۷)

۴۴۵۶- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۴۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ

ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے گم شدہ اونٹ ڈھونڈ رہا تھا کہ اونٹ سواروں یا گھوڑ سواروں کا ایک قافلہ آیا ان کے ساتھ جھنڈا تھا۔ چونکہ مجھے نبی ﷺ کے ہاں ایک مقام حاصل تھا اس وجہ سے اعرابی لوگ میرے ارد گرد پھرنے لگے۔ پھر وہ ایک قبہ پر آئے وہاں سے انہوں نے ایک مرد کو نکالا اور اس کی گردن اڑادی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے۔

ابن عبد الله: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَطُوفُ عَلَى إِبِلٍ لِي ضَلَّتْ، إِذْ أَقْبَلَ رَكْبٌ أَوْ فَوَارِسٌ مَعَهُمْ لِيَوَاءَ فَجَعَلَ الْأَعْرَابُ يُطِيفُونَ بِي؛ لِمَنْزِلَتِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذَا أَتَوْا قُبَّةً فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَذَكَرُوا: أَنَّهُ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ.

☀️ فائدہ: باپ کی منکوحہ بیٹی کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔ سورۃ النساء: آیت ۲۲ میں بالصراحت وارد ہے: ﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ اور اس جرم کی سزا قتل ہے۔

۴۴۵۷- جناب یزید بن براء اپنے والد سے روایت

۴۴۵۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قُسَيْطٍ

کرتے ہیں انہوں نے کہا: میں نے اپنے چچا سے ملا جب کہ ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے ان سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی کے

الرَّقِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ فَقَالَ:

۴۴۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۳۷/۸ من حديث أبي داود به.

۴۴۵۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، النكاح، باب نكاح ما نكح الآباء، ح: ۳۳۴ من حديث عبيد الله بن عمرو به، وصححه ابن الجارود، ح: ۶۸۱، ورواه الترمذي، ح: ۱۳۶۲، وابن ماجه، ح: ۲۶۰۷، وله طرق عند ابن حبان، ح: ۵۱۶، والحاكم: ۱۹۱/۲ وغيرهما.

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل

بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأَخَذَ مَالَهُ. كِي گرون ماروں اور اس کا مال لے لوں۔

🌞 فائدہ: جس نے جانتے بوجھتے بغیر کسی اشتباہ کے اپنی کسی محرم سے نکاح کیا ہو یا بدکاری کی ہو تو اس کی حد قتل ہے۔

باب: ۲۷- جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی

(المعجم ۲۷) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي

سے زنا کرے

بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ (التحفة ۲۸)

۴۴۵۸- حبیب بن سالم سے روایت ہے کہ ایک شخص جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ ملوث ہو گیا۔ اس کا مقدمہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کے سامنے پیش کیا گیا جبکہ وہ کوفہ کے امیر تھے۔ تو انہوں نے کہا: میں تیرے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کروں گا۔ اگر اس (عورت) نے اس لونڈی کو تیرے لیے حلال کر دیا تو میں تجھے سو کوڑے ماروں گا، اگر وہ حلال نہ کرے تو پتھروں سے سنگسار کروں گا۔ چنانچہ اس عورت نے اسے اس کے لیے حلال کر دیا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہما نے اس کو سو کوڑے مارے۔

۴۴۵۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْقُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ، وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَرَفَعَ إِلَى النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْكُوفَةِ، فَقَالَ: لَا قُضِيَنَّ فِيكَ بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلْدُكَ مِائَةً، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجْمُكَ بِالْحِجَارَةِ، فَوَجَدُوهُ قَدْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجَلَدَهُ مِائَةً.

جناب قتادہ نے کہا: میں نے حبیب بن سالم کو لکھا تو انہوں نے مجھے یہ روایت لکھ بھیجی۔

قَالَ قَتَادَةُ: كَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا.

۴۴۵۹- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ: ”جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ ملوث ہو جائے تو اگر بیوی نے اسے اس کے لیے حلال

۴۴۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْقُطَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ

۴۴۵۸- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۳ من حديث أبان بن العطار به، وأعله الترمذي، ح: ۱۴۵۲، وللحديث شواهد، والرواية عن الكتاب صحيحة ما لم يثبت الجرح القادح في السند.

۴۴۵۹- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، ح: ۳۳۶۲ عن محمد بن بشار به، وانظر الحديث السابق.

بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے سے متعلق احکام و مسائل

کر دیا ہو تو اس (شوہر) کو سو کوڑے مارے جائیں اور اگر حلال نہ کرے تو میں اسے رجم کروں گا۔“

سَالِمٌ، عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ: «إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جُلْدَ مِائَةٍ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ».

۴۴۶۰- حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے ملوث ہو گیا ہو اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر اس شوہر نے لونڈی کو مجبور کیا ہو تو وہ لونڈی آزاد ہوگی اور اس (شوہر) پر لازم ہوگا کہ اس کی مالکہ کو اسی جیسی لونڈی مہیا کرے۔ اور اگر لونڈی از خود راضی تھی تو یہ اسی (شوہر) کی ہوئی اور شوہر پر لازم ہوگا کہ اس کی مالکہ کو اسی جیسی لونڈی لاکر دے۔

۴۴۶۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْبٍ، عَنِ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي رَجُلٍ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسِيدَتِهَا مِثْلُهَا، وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسِيدَتِهَا مِثْلُهَا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یونس بن عبید عمرو بن دینار منصور بن زاذان اور سلام نے حسن بصری سے یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کی ہے۔ یونس اور منصور نے اپنی سند میں قبیسہ (بن حریت) کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ وَسَلَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ هَذَا الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ، لَمْ يَذْكَرْ يُونُسٌ وَمَنْصُورٌ: قَبِيصَةَ.

۴۴۶۱- حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔ مگر یوں کہا کہ اگر لونڈی راضی تھی تو یہ اس شوہر کی ہوئی اور اس کی قیمت کے برابر مال اس کی مالکہ کو دینا ہوگا۔

۴۴۶۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ الدَّرَهَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ سَعِيدٍ، عَنِ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ:

۴۴۶۰- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۵ من حديث عبدالرزاق به \* والحسن صرح بالسماع عند البيهقي: ۲۴۰ / ۸.  
۴۴۶۱- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي، النكاح، باب إحلال الفرج، ح: ۳۳۶۶ من حديث سعيد بن أبي عروبة، وابن ماجه، ح: ۲۵۵۲ من حديث الحسن البصري به.





لواطت کی سزا سے متعلق احکام و مسائل

۳۷- کتاب الحدود

وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ وَمِثْلَهَا مِنْ مَالِهِ  
لَسَيِّدَتِهَا.

🌞 فائدہ: بیوی کی مملوکہ لوٹری سے زنا کے بارے میں صحابہ کے اقوال مختلف ہیں۔ شیخ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو ترجیح دی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بیوی کی ملکیت میں شوہر کے تصرف کی وجہ سے ایک شبہ موجود ہے، اس لیے رجم نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم۔ (عون)

(المعجم ۲۸) - **بَابُ: فِيمَنْ عَمِلَ عَمَلٌ**  
**قَوْمِ لُوطٍ (التحفة ۲۹)**

۴۳۶۲- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے تم پاؤ کہ وہ قوم لوط کا سا  
عمل کرتے ہیں تو فاعل اور مفعول (دونوں) کو قتل کر دو۔“

۴۴۶۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ عَلِيٍّ النَّقِيلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلِ قَوْمِ لُوطٍ  
فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ».

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سلیمان بن بلال نے  
بواسطہ عمرو بن ابو عمرو اسی کی مانند روایت کیا۔ اور عباد بن  
منصور نے بواسطہ عکرمہ حضرت ابن عباس سے مرفوعاً  
روایت کیا۔ نیز ابن جریر نے بسند ابراہیم عن داؤد بن  
حصین عن عکرمہ عن ابن عباس مرفوعاً روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ  
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مِثْلَهُ، وَرَوَاهُ  
عَبَادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ  
عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ  
عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ.

۴۳۶۳- جناب سعید بن جبیر اور مجاہد سیدنا ابن عباس

۴۴۶۳- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

۴۴۶۲- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء في حد اللوطي، ح: ۱۴۵۶، وابن  
ماجه، ح: ۲۵۶۱ من حديث عبدالعزیز الدرأوردی به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۲۰، والحاكم: ۴/۳۵۵،  
ووافقه الذهبي، وأورده الضياء في المختارة: ۱۲/۲۰۴-۲۰۶ ح: ۲۲۰-۲۲۳.

۴۴۶۳- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۸/۲۳۲ من حديث أبي داود به، \* حديث عاصم يأتي،  
برقم: ۴۴۶۵.

چوپائے سے بد فعلی سے متعلق احکام و مسائل

ہو سکتا ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ کنوارا اگر قوم لوط کا سا کام کرتا پایا جائے تو اسے سنگسار کیا جائے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عاصم (بن ابی الجود) کی حدیث (جو آگے آرہی ہے۔ ۴۳۶۵) عمرو بن ابی عمرو کی حدیث (۴۳۶۳) کو ضعیف کرتی ہے۔

☀️ فائدہ: خلاف وضع فطری عمل کرنے پر مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں دونوں ہی طرح کے فتوے دیے جاتے ہیں۔

باب: ۲۹- جو کوئی چوپائے سے بد فعلی کا مرتکب ہو؟

۴۳۶۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی کسی چوپائے سے بد فعلی کرے اس شخص کو قتل کر دو اور اس کے ساتھ اس چوپائے کو بھی مار ڈالو۔“ (عکرمہ کہتے ہیں) میں نے ان (ابن عباس رضی اللہ عنہما) سے کہا کہ چوپائے کے قتل کی وجہ کیا ہے؟ کہا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے مکروہ جانا کہ اس کا گوشت کھایا جائے جبکہ اس کے ساتھ ایسا کام کیا گیا ہے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ روایت قوی نہیں ہے۔

۴۳۶۵- ابورزین رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

رَأْهُوِيَه: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ حُنَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدًا يُحَدِّثَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فِي الْبَكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللَّوْطِيَّةِ؟ قَالَ: يُرْجَمُ.

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعَّفُ حَدِيثَ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو].

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِيمَنْ أَتَى بِهِمَةَ (التحفة ۳۰)

۴۴۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِينِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَتَى بِهِمَةَ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ». قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا شَأْنُ الْبِهِمَةِ؟ قَالَ: مَا أَرَاهُ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ كَرَهُ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا، وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَلِكَ الْعَمَلُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ هَذَا بِالْقَوِيِّ.

۴۴۶۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَنَّ

۴۴۶۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء فيمن يقع على البهيمه، ح: ۱۴۵۵، وابن

ماجه، ح: ۲۵۶۴ من حديث عبدالعزيز الدراوردي به.

۴۴۶۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، ح: ۱۴۵۵ معلقًا من حديث عاصم بن بهدلة به، وأعله النسائي

مرد کے زنا کے اقرار اور عورت کے انکار سے متعلق احکام و مسائل  
کرتے ہیں کہ جو شخص چوپائے سے بد فعلی کرے اس پر  
حد نہیں ہے۔

شَرِيكًا وَأَبَا الْأَخْوَصِ وَأَبَا بَكْرٍ بَنَ عَيَّاشٍ  
حَدَّثُوهُمْ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ  
ابن عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الَّذِي يَأْتِي  
الْبُهَيْمَةَ حَدٌّ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عطاء نے بھی ایسے ہی  
کہا ہے۔ حکم کہتے ہیں کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں مگر  
اس تعداد میں کہ حد کو نہ پہنچیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ عَطَاءٌ، وَقَالَ  
الْحَكَمُ: أَرَى أَنْ يُجَلَّدَ وَلَا يُبْلَغَ بِهِ الْحَدَّ.

حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایسا آدمی زانی کی  
مانند ہے۔

وقال الحسن: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الزَّانِي.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عاصم کی حدیث عمرو بن  
ابو عمرو کی روایت (۴۳۶۴) کو ضعیف کرتی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ عَاصِمٍ يُضَعَّفُ  
حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو.

☀️ فائدہ: مندرج بالا بد فعلی کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے۔ قائل کو حد یا تعزیر دونوں طرح کے فتوے فقہاء سے مردی  
ہیں۔ اور جانور کے متعلق یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

باب: ۳۰- جب مرد زنا کا اقرار کرے مگر عورت  
انکار کرے.....؟

(المعجم ۳۰) - بَابُ: إِذَا أَقَرَّ الرَّجُلُ  
بِالزَّنَا وَلَمْ تُقَرِّ الْمَرْأَةُ (التحفة ۳۱)

۴۳۶۶- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے ایک  
عورت کے ساتھ زنا کرنے کا اقرار کیا۔ اس نے آپ  
کے سامنے اس عورت کا نام بھی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا

۴۴۶۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ  
ابْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ  
سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَنَّ رَجُلًا أَنَاهُ فَأَقَرَّ  
عِنْدَهُ أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا لَهُ، فَبَعَثَ

❖ في الكبرى، ح: ۷۳۴۱ بعله غير قاذحة، وهذا الأثر لا يضعف الحديث المتقدم باللفظين: ۴۴۶۶، ۴۴۶۷ لأنه  
محمول على من لم يحصن، والحديث محمول على من أحصن، والله أعلم.

۴۴۶۶- تخریج: [إسناده صحيح] تقدم، ح: ۴۴۳۷، وأخرجه أحمد: ۳۳۹/۵ من حديث أبي حازم،  
والبيهقي: ۲۲۸/۶ من حديث أبي داود به.



۳۷- کتاب الحدود مرد کے زنا کے اقرار اور عورت کے انکار سے متعلق احکام و مسائل

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ فَأُنْكِرَتْ أَنْ تَكُونَ زَنْتًا، فَجَلَدَهُ الْحَدَّ وَتَرَكَهَا.

تو عورت نے زنا سے انکار کیا۔ تو آپ نے اس شخص کو حد کے کوڑے لگائے اور عورت کو چھوڑ دیا۔

🌞 فائدہ: امام مالک اور امام شافعی رحمہما اس حدیث کی روشنی میں کسی معین عورت سے زنا کا اقرار کرنے والے کو حد لگانے کا حکم دیتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہما حد قذف کے قائل ہیں۔

۴۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَاضِ الْأَبْنَاوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرٍ بَنِي لَيْثِ أُمِّي النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْرَأَ، أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ، أَرْبَعِ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفَرِيَّةِ ثَمَانِينَ.

۴۴۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بکر بن لیث کا ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔ اس نے چار بار یہ اقرار کیا۔ تو آپ نے اس کو سو کوڑے لگائے۔ اس لیے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا۔ پھر اس سے عورت پر گواہی لی تو عورت نے کہا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! یہ جھوٹ بولتا ہے۔ پھر آپ نے اس کو ہمت کی حد اتنی کوڑے لگائی۔

۴۴۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ فَيَاضِ الْأَبْنَاوِيِّ عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَكْرٍ بَنِي لَيْثِ أُمِّي النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْرَأَ، أَنَّهُ زَنَى بِامْرَأَةٍ، أَرْبَعِ مَرَّاتٍ، فَجَلَدَهُ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا، ثُمَّ سَأَلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفَرِيَّةِ ثَمَانِينَ.



۳۱- جو شخص کسی عورت سے جماع کے علاوہ سب کچھ کرے پھر پکڑے جانے سے پہلے تو بہ کر لے

(المعجم ۳۱) - بَابُ فِي الرَّجْلِ يُصِيبُ مِنَ الْمَرْأَةِ مَا دُونَ الْجِمَاعِ فَيَتَوَبُّ قَبْلَ أَنْ يَأْخُذَهُ الْإِمَامُ (التحفة ۳۲)

۴۴۶۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت

۴۴۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ

۴۴۶۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۳۴۸ من حديث موسى بن هارون به، وقال: "منكر"، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۵۱، والحاكم: ۳۷۰، ۳۷۱ ورد عليه الذهبي بقوله: "القاسم ضعيف" \* أقول: القاسم بن فياض ضعيف ضعفه الجمهور.

۴۴۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب قوله تعالى: ﴿إِن الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾، ح: ۲۷۶۳ من حديث أبي الأحوص به، ورواه البخاري، ح: ۵۲۶ من طريق آخر عن عبدالله بن مسعود به.

غیر شادی شدہ لوٹڈی کے زنا سے متعلق احکام و مسائل

مدینے سے باہر میں نے ایک عورت سے بوس و کنار کیا ہے مگر مجامعت نہیں کی ہے اور اب میں آپ کے سامنے حاضر ہوں تو جو چاہے مجھے سزا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ نے تیری پردہ پوشی کی تھی اگر تو بھی اپنے آپ پر پردہ ڈالے رکھتا (تو بہتر تھا)۔ تو نبی ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ تو وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے پیچھے آدمی بھیجا اور اسے طلب کیا پھر اس پر یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾..... ”دن کے دونوں اطراف میں نماز قائم کرو اور رات کے اوقات میں بھی۔ بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے۔“ قوم میں سے ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ اسی کے لیے خاص ہے یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ”سبھی لوگوں کے لیے ہے۔“



إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً مِنْ أَفْصَى الْمَدِينَةِ فَأَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا، فَأَقِمْ عَلَيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْكَ لَوْ سَتَرْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ، فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا، فَاذْهَبْ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [هود: ۱۱۴]، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اللَّهُ خَاصَّةٌ أُمَّ لِلنَّاسِ؟ فَقَالَ: «لِلنَّاسِ كَافَّةً».

🌞 فوائد و مسائل: ① افضل یہی ہے کہ انسان اپنے گناہ پر پردہ ڈالے اور اللہ کے حضور کثرت سے توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کے لیے محتاط رہنے کا عزم کرے۔ ② جو لوگ اللہ کے خوف سے گناہوں سے پاک ہونے کے لیے اپنے آپ کو حد کے لیے پیش کریں ان کا مقام بہت بلند ہے۔ ③ نماز اور دیگر نیکیاں انسان کے عام گناہوں کا ازالہ کرتی رہتی ہیں جبکہ کبائر سے توبہ لازمی ہے۔

باب: ۳۲- غیر شادی شدہ لوٹڈی

زنا کرے تو.....؟

۳۲۶۹- سیدنا ابو ہریرہ اور زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا گیا کہ غیر

(المعجم ۳۲) - بَابُ: فِي الْأَمَةِ تَزْوِي

وَلَمْ تُحْصَن (التحفة ۳۳)

۴۴۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۴۶۹- تخريج: أخرجه البخاري، البيهقي، باب بيع العبد الزاني، ح: ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ومسلم، الحدود، باب رجم اليهود أهل الذمة في الزنا، ح: ۱۷۰۳/۳۲ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى) ۸۲۶/۲.

غیر شادی شدہ لوٹڈی کے زنا سے متعلق احکام و مسائل  
شادی شدہ لوٹڈی اگر زنا کرے تو (اس کا کیا حکم ہے)؟  
آپ نے فرمایا: ”اگر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر  
پھر زنا کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو  
کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو اسے بیچ ڈالو خواہ ایک  
رسی ہی کے بدلے ہو۔“

عَبْدُ اللَّهِ بنِ عُبَيْتَةَ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَبِيعِ بْنِ  
خَالِدِ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُمِلَ  
عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَن. قَالَ: «إِنْ  
زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا،  
ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ  
فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

ابن شہاب نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ تیسری بار میں  
کہا یا چوتھی بار یہ کہا (کہ اسے بیچ ڈالو)۔ اور [الضفیرین]  
کے معنی ہیں: ”رسی“۔

قال ابنُ شِهَابٍ: لَا أُدْرِي فِي الثَّلَاثَةِ  
أَوِ الرَّابِعَةِ. وَالضَّفِيرُ: الْحَبْلُ.

🌞 فائدہ: غلام اور لوٹڈی کی حد آزاد کی حد سے آدھی ہوتی ہے، یعنی پچاس کوڑے اور ڈرے۔ ارشاد باری تعالیٰ  
ہے: ﴿فَإِنْ آتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ﴾ (النساء: ۲۵) ”اگر یہ  
لوٹڈیاں فحش کاری کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہے۔“



۴۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کی لوٹڈی زنا کرے  
تو چاہیے کہ اسے حد لگائے اور عار نہ دلائے اور تین بار  
تک ایسا کرے اگر چوتھی بار بھی کرے تو اسے حد لگائے  
اور ایک رسی کے بدلے بیچ ڈالے۔“ یا فرمایا: ”بالوں کی  
رسی کے عوض بیچ دے۔“

۴۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ  
الْمَقْبَرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَجِدْهَا وَلَا  
يُعَيِّرْهَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَادَتْ فِي  
الرَّابِعَةِ فَلْيَجْلِدْهَا وَلْيَبِيعْهَا بِضَفِيرٍ» أَوْ  
«بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ».

🌞 نوٹ اور مسائل: ① لوٹڈی کا مالک ہی اس بات کا مکلف ہے کہ اسے حد لگائے اور صرف زجر و توبیخ یا عار دلانے  
پر کفایت نہ کرے کہ حد شرعی کو موقوف کر دے۔ ② ”عار نہ دلائے“ کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بہت زیادہ عار  
نہ دلائے۔ کیونکہ بعض اوقات بعض طبیعتیں اس انداز سے اور زیادہ ڈھیٹ ہو جاتی ہیں اور ان کے منفی جذبات ابھر  
آتے ہیں اور پھر عدا گناہ کرنے پر آمادہ ہوتی ہیں۔ یہ ایک نفسیاتی مسئلہ ہے۔ ③ بد فطرت غلام نوکر کو اپنے سے دور  
کردینا چاہیے۔

۴۳۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی۔ اس پر ہر بار یوں کہا: ”اے مارے۔ (حد لگائے) یہ اللہ کی کتاب کا حکم ہے اور عارمت دلائے (یعنی عار دلانے پر کفایت نہ کرے۔)“ اور چوتھی بار فرمایا: ”اگر پھر بھی ایسا کرے تو اسے مارے یہ کتاب اللہ کا حکم ہے پھر اسے فروخت کر ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے بدلے ہی ہو۔“

۴۴۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ نَفَيْلٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ فِي كُلِّ مَرَّةٍ: «فَلْيَضْرِبْهَا، كِتَابُ اللَّهِ، وَلَا يُتْرَبْ عَلَيْهَا». وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ: «فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَضْرِبْهَا، كِتَابُ اللَّهِ، ثُمَّ لِيَبْعَهَا وَلَوْ بِحَبْلِ مِنْ شَعْرِ».

### باب: ۳۳- مریض آدمی کو حد لگانا

(المعجم ۳۳) - **بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْمَرِيضِ** (التحفة ۳۴)

۴۳۷۲- جناب ابولامہ بن سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض انصاری صحابیوں نے بیان کیا کہ ان کا ایک آدمی بیمار ہو گیا اور اس قدر نحیف ہو گیا کہ بس ہڈیوں پر چمڑا رہ گیا۔ اس کے پاس کسی کی لوٹھی آئی اسے دیکھ کر اسے جوش آ گیا اور پھر اس سے جماع کر بیٹھا۔ جب اس کی قوم کے لوگ اس کی عیادت کے لیے گئے تو اس نے انہیں اپنی یہ بات بتائی اور کہا کہ میرے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو بے شک میرے پاس ایک لوٹھی آئی تھی اور میں اس سے جماع کر بیٹھا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہم نے اس جیسا بیمار کوئی نہیں دیکھا، اگر ہم اسے آپ کے پاس اٹھا کر بھی

۴۴۷۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ: أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنَيْ فَعَادَ جِلْدَةً عَلَى عَظْمٍ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ جَارِيَةً لِيَعْضِيَهُمْ، فَهَشَّ لَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالُ قَوْمِهِ يَعُودُونَهُ أَخْبَرَهُمْ بِذَلِكَ وَقَالَ: اسْتَفْتُوا لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي قَدْ وَقَعْتُ عَلَى جَارِيَةٍ دَخَلْتُ عَلَيْي، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالُوا: مَا

۴۴۷۱- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۴۴ من حديث محمد بن سلمة به، ورواه البخاري، ح: ۶۸۳۹، ومسلم، ح: ۱۷۰۳ من حديث سعيد بن أبي سعيد المقبري به.  
۴۴۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن الجارود، ح: ۸۱۷ من حديث يونس بن يزيد الأيلي به.

مریض کی حد سے متعلق احکام و مسائل

لائیں تو اس کی ہڈیاں جدا ہو جائیں گی وہ تو بس ہڈیوں پر چڑا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے کھجور کی ایک ایسی ڈالی حاصل کرو جس میں باریک سوشائیں ہوں وہ اسے ایک ہی مار دو۔“

رَأَيْنَا بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مِنَ الضَّرِّ مِثْلَ الَّذِي هُوَ بِهِ لَوْ حَمَلْنَا إِلَيْكَ لَتَفَسَّخَتْ عِظَامُهُ، مَا هُوَ إِلَّا جِلْدٌ عَلَى عَظْمٍ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْخُذُوا لَهُ مِائَةَ شِمْرَاحٍ فَيَضْرِبُوهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً.

🌞 فائدہ: اللہ کی شریعت سے بڑھ کر انسان کے لیے اور کہیں راحت اور آسائش نہیں ہے انتہائی نجیف اور مریض آدمی کے ساتھ حد جاری کرنے میں مناسب حیلہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔

۴۴۷۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول ﷺ کی ایک لوٹری نے بدکاری کی۔ آپ نے فرمایا: ”اے علی! جاؤ اور اس کو حد لگاؤ۔“ کہتے ہیں کہ میں چلا تو معلوم ہوا کہ اس سے خون بہہ رہا ہے جو رکتا ہی نہیں ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گیا۔ آپ نے پوچھا: ”اے علی! کیا فارغ ہو گئے ہو؟“ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس گیا تھا مگر اس سے خون بہہ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دے۔ حتیٰ کہ اس کا خون رک جائے۔ اس کے بعد اس کو حد لگانا اور اپنے غلاموں کو بھی حد لگایا کرو۔“

۴۴۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: فَجَرَّتْ جَارِيَةٌ لِأَلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «يَا عَلِيُّ! أَنْطَلِقْ فَأَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ»، فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا بِهَا دَمٌ يَسِيلُ لَمْ يَنْقَطِعْ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: «يَا عَلِيُّ! أَفَرَعَتْ؟» فَقُلْتُ: أَتَيْتُهَا وَدُمُهَا يَسِيلُ، فَقَالَ: «دَعُوهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دُمُهَا ثُمَّ أَقِمِ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابو الاحوص نے عبدالاعلیٰ سے ایسے ہی روایت کی ہے۔ اور شعبہ نے عبدالاعلیٰ سے روایت کی تو اس میں کہا: ”جب تک وضع حمل نہ ہو جائے حد نہ لگانا۔“ اور پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى فَقَالَ فِيهِ: قَالَ: «لَا تَضْرِبُهَا حَتَّى تَضَعَ» وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

🌞 فائدہ: زنا سے حاملہ عورت کو وضع حمل کے بعد حد لگائی جائے۔

۴۴۷۳- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/۸۹، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۶۸ من حديث عبدالأعلى بن عامر التعلبي به، وهو ضعيف، وحديث مسلم: ۱۷۰۵ يعني عنه.



## باب: ۳۴- تہمت کی حد کا بیان

## (المعجم ۳۴) - بَابُ: فِي حَدِّ الْقَاذِفِ

(التحفة ۳۵)

۴۴۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّمِيزِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا - تَعْنِي الْقُرْآنَ - فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمُنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضَرَبُوا حُدَّهُمْ.

۴۴۷۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ التَّمِيزِيُّ وَمَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْمَسْمَعِيُّ وَهَذَا حَدِيثُهُ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا - تَعْنِي الْقُرْآنَ - فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمُنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضَرَبُوا حُدَّهُمْ.

🌞 فائدہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا بیان سورہ نور کی ابتدا میں آیا ہے۔

۴۴۷۵- حَدَّثَنَا التَّمِيزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهِذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ، قَالَ: فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ. قَالَ التَّمِيزِيُّ: وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ.

۴۴۷۵- حَدَّثَنَا التَّمِيزِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهِذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَائِشَةَ، قَالَ: فَأَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ مِمَّنْ تَكَلَّمَ بِالْفَاحِشَةِ حَسَّانُ ابْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ. قَالَ التَّمِيزِيُّ: وَيَقُولُونَ الْمَرْأَةُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ.

🌞 فوائد و مسائل: ① تہمت کی حد اسی دُرے (کوڑے) ہیں۔ ② صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معصوم عن الخطا تھے اور ہمارے لیے ضروری ہے کہ ان کے لیے ہمیشہ دعا کیا کریں۔ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

۴۴۷۴- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة النور، ح: ۳۱۸۱، وابن ماجه، ح: ۲۵۶۷ من حديث محمد بن أبي عدي به، وقال الترمذي: "حسن غريب" \* محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البيهقي: ۲۵۰/۸.

۴۴۷۵- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۲۵۰/۸ من حديث أبي داود به.

باب: ۳۵- شراب نوشی کی حد کا بیان

(المعجم ۳۵) - باب: في الحد في

الخمر (التحفة ۳۶)

۴۴۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

۴۴۷۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

نبی ﷺ نے شراب نوشی کی حد متعین نہیں کی تھی۔

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَهَذَا حَدِيثُهُ قَالَ:

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رُكَّانَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَقْتِ فِي الْخَمْرِ حَدًّا.

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے شراب پی لی اس سے اسے نشہ ہو گیا اور گلی میں لہرا لہرا کے چلنے لگا۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ

پھر اسے نبی ﷺ کے ہاں لے چلے۔ جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے آیا تو وہ گھوم کر ان کے گھر

فَلَقِيَ يَمِيلُ فِي الْفَجِّ، فَاَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا حَادَى بَدَارِ الْعَبَّاسِ

میں چلا گیا اور ان سے جا چٹا۔ نبی ﷺ کو یہ بتایا گیا تو آپ ہنس پڑے اور پوچھا: ”کیا واقعی اس نے اس طرح

انْفَلَتْ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَضَحِكَ وَقَالَ

کیا ہے؟“ اور پھر اس کے بارے میں کچھ نہیں فرمایا۔

أَفْعَلَهَا؟ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسن بن علی کی اس

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا وَمِمَّا تَقَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ، حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هَذَا.

حدیث کی روایت میں اہل مدینہ متفق ہیں۔

۴۴۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۴۷۷- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے

هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْبَى بَرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، فَقَالَ: «أَضْرِبُوهُ». قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:

شراب پی تھی تو آپ نے فرمایا: ”اسے مارو۔“ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے کسی نے اسے

ہاتھ سے مارا کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے کپڑے

۴۴۷۶- تخريج: [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۹۰ عن محمد بن المثنى به \* ابن جريج صح

بالمساع عنده، وصححه الحاكم: ۳۷۳/۴، ووافقه الذهبي.

۴۴۷۷- تخريج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ح: ۶۷۷۷ عن قتيبة به.

۴۴۷۶- تخريج: [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۹۰ عن محمد بن المثنى به \* ابن جريج صح

بالمساع عنده، وصححه الحاكم: ۳۷۳/۴، ووافقه الذهبي.

۴۴۷۷- تخريج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ح: ۶۷۷۷ عن قتيبة به.

۴۴۷۶- تخريج: [صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۹۰ عن محمد بن المثنى به \* ابن جريج صح

بالمساع عنده، وصححه الحاكم: ۳۷۳/۴، ووافقه الذهبي.

۴۴۷۷- تخريج: أخرجه البخاري، الحدود، باب الضرب بالجريد والنعال، ح: ۶۷۷۷ عن قتيبة به.



شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

سے مارا۔ جب وہ آدمی وہاں سے چلا تو قوم میں سے کسی نے کہہ دیا اللہ تجھے رسوا کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس طرح مت کہو۔ اس کے خلاف شیطان کی مدد مت کرو۔“

فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِتَعْلِيهِ وَالضَّارِبُ بِتَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تَعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ».

فائدہ: انسان خطا کا پتلا ہے چاہیے کہ خطا کار کو احسن انداز سے نصیحت کی جائے۔ اس انداز کی ڈانٹ ڈپٹ کہ اس کے منفی جذبات کو ابھارے مناسب نہیں اس سے گویا شیطان کی مدد ہوتی ہے۔

۴۷۸- یحییٰ بن ایوب، حیوہ بن شریح اور ابن لہیعہ نے ابن ہادی سے اس کی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔ اس روایت میں مارنے کے ذکر کے بعد یوں ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا: ”اے ذرا شرم دلاؤ تنبیہ کرو۔“ چنانچہ وہ اسے اس طرح کہنے لگے۔ تجھے اللہ کا خوف نہ آیا۔ تو اللہ سے ڈرا نہیں۔ تجھے اللہ کے رسول ﷺ سے حیاء نہ آئی۔ پھر اس کو چھوڑ دیا اور روایت کے آخر میں ہے..... ”لیکن یوں کہو: اے اللہ! اس کو معاف کر دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔“ اور بعض راویوں نے اسی قسم کے الفاظ زیادہ کیے ہیں۔

۴۷۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَحِيوَةُ بْنُ شَرِيحٍ وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ الْهَادِي بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، قَالَ فِيهِ بَعْدَ الضَّرْبِ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَأُضْحَايَهُ: «بَكْتُوهُ»، فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَقُولُونَ: مَا اتَّقَيْتَ اللَّهَ، مَا خَشَيْتَ اللَّهَ، وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَرْسَلُوهُ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: «وَلَكِنْ قُولُوا: اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ! اِرْحَمْهُ» وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ الْكَلِمَةَ وَنَحْوَهَا.

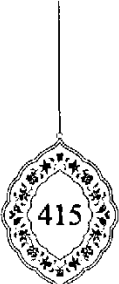
فائدہ: حد شرعی لگ جانے کے بعد ایسے شخص کے لیے استغفار اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے۔ برے انداز میں تذلیل کے الفاظ بولنا جائز نہیں، کیونکہ اس سے بعض اوقات منفی رد عمل کی نفسیات کو انگیزت ملتی ہے اور پھر کوئی لوگ اپنی برائی سے باز آنے کی بجائے اس پر اور ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسی مفہوم کو ”شیطان کی مدد“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۴۷۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۷۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

۴۷۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۷۹- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب ماجاء في ضرب شارب الخمر، ح: ۶۷۷۳، ومسلم، الحدود، باب حد الخمر، ح: ۱۷۰۶ من حديث هشام الدستوائي به.



شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ نبی ﷺ نے شراب نوشی کی حد میں کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے مارا ہے۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس درے (کوڑے) لگائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے صحابہ کو بلایا اور ان سے مشورہ چاہا کہ لوگ اپنے کھیتوں اور زمینوں میں چلے گئے ہیں۔ (یعنی جہاں کھجوریں اور انگور وغیرہ کی فراوانی ہے اور وہ شراب پینے لگے ہیں) مسد کے الفاظ میں ہے کہ لوگ بستیوں اور زمینوں میں چلے گئے ہیں..... تو تم لوگ شراب کی حد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ آپ سے سب سے ہلکی حد کی مانند کرویں۔ چنانچہ انہوں نے اس میں اسی درے (کوڑے) لگائے۔

حَدَّثَنَا هِشَامٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ، الْمَعْنَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا وَلِّيَ عُمَرُ، دَعَا النَّاسَ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ دَنَوْا مِنَ الرَّيْفِ - وَقَالَ مُسَدَّدٌ: مِنَ الْفَرَى وَالرَّيْفِ - فَمَا تَرَوْنَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: نَرَى أَنْ تَجْعَلَهُ كَأَخْفِ الْحُدُودِ فَجَلَدَ فِيهِ ثَمَانِينَ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن ابی عروہ نے بواسطہ قتادہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے کھجور کی چھڑیوں اور جوتوں سے چالیس ضربیں لگائیں۔ جبکہ شعبہ نے قتادہ سے بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کیا تو کہا کہ آپ ﷺ نے کھجور کی دو شاخوں سے تقریباً چالیس ضربیں لگائیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ جَلَدَ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ أَرْبَعِينَ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ضَرَبَ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ أَرْبَعِينَ.

🌞 فائدہ: فقہاء کے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عمل میں پہلی چالیس ضربوں کو حد اور مزید چالیس کو تعزیر پر محمول کیا گیا ہے اور علمائے حق و فقہائے عظام امور شرعیہ میں اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے ہیں بلکہ اجتہادی امور میں اصحاب علم و رائے سے گہرا مشورہ کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرتے ہیں۔

۳۲۸۰- حَضِيْنُ بْنُ مَنْذَرٍ رَقَاشِي أَبُو سَاسَانَ كَهْتَبَةُ هِيَ كَيْسٌ مِنْ حَضْرَةِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمُ الْوَالِدُ بْنُ عَمْرٍو كُولا يَأْتِيَانِ - وَتُحْرَمَانِ أَوْ رَأَيْتَ آدَمِي

۴۴۸۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مُسْرَهْدٍ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

شراب نوشی کی حد سے متعلق احکام و مسائل

نے اس پر گواہی دی۔ ایک نے کہا کہ میں نے اس کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے کہا کہ میں نے اس کو قے کرتے دیکھا ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اس نے شراب پی تبھی قے کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی حرارت اسی کے حوالے کریں جو اس کی ٹھنڈک سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (اشارہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کو یہ کڑواکیلا کام کرنا چاہیے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اس کو حد لگاؤ۔ تو اس نے کوزا لیا اور مارنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ گنتے جاتے تھے۔ جب چالیس کو پہنچے تو کہا کہ بس، کافی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ضربیں ماری تھیں۔ (حصین نے کہا) میرا خیال ہے کہ یوں کہا: ابوبکر نے چالیس اور عمر نے اسی ضربیں ماریں اور سب ہی سنت ہے اور یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔



۴۴۸۱- حصین بن منذر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ شراب کی حد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں ماریں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی (۸۰) سے پورا کیا اور سب ہی سنت ہے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اصمعی نے [وَلَّ حَارَّهَا ..... الخ] کا مفہوم یہ بیان کیا کہ اس معاملے کی سختی اور شدت اسی کے سپرد ہونی چاہیے جو اس کی نرمی

اللَّهِ الدَّانَاجُ: حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ هُوَ أَبُو سَاسَانَ قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَأَتَيْتِ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُمَيْبَةَ فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرَ فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَأَاهُ شَرِبَهَا يَعْغِي الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَأَاهُ يَتَقَيَّأُهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأُهَا حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ لِعَلِيِّ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيُّ لِلْحَسَنِ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلَّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا، فَقَالَ عَلِيُّ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَقِمَّ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَأَخَذَ السُّوْطَ فَجَلَدَهُ وَعَلِيٌّ يَمُدُّ، فَلَمَّا بَلَغَ أَرْبَعِينَ، قَالَ: حَسْبُكَ، جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ - أَحْسِبُهُ قَالَ: وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ - وَعَمْرٌ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٍ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ.

۴۴۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنِ الدَّانَاجِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: جَلَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ وَأَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ وَكَمَلَهَا عُمَرُ ثَمَانِينَ وَكُلُّ سُنَّةٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ الْأَصْمَعِيُّ: وَلَّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا: وَلَّ شَدِيدَهَا مَنْ تَوَلَّى هَيِّئَهَا.

۴۴۸۱- تخریج: أخرجه مسلم من حديث سعيد بن أبي عروبة به، انظر الحديث السابق.

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل

اور راحت سے مستفید ہوتا ہے۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حصین بن منذر ابو ساسان اپنی قوم کا سردار تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا كَانَ سَيِّدَ قَوْمِهِ  
حُصَيْنُ بْنُ الْمُنْدِرِ أَبُو سَاسَانَ.

باب: ۳۶- جو شخص بار بار شراب پیے

(المعجم ۳۶) - بَابُ: إِذَا تَتَابَعَ فِي

شُرْبِ الْخَمْرِ (التحفة ۳۷)

۴۴۸۲- سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(شرابی) جب شراب پییں تو انہیں درے لگاؤ پھر اگر پییں تو درے لگاؤ پھر اگر پییں تو درے لگاؤ پھر اگر پییں تو درے لگاؤ پھر اگر پییں تو قتل کر دو۔“

۴۴۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ  
فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ  
إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا  
فَاقْتُلُوهُمْ».

فائدہ: امام ترمذی رضی اللہ عنہ کتاب العلل میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث کے ترک یعنی منسوخ ہونے پر علماء کا اجماع ہے۔ اور اس حدیث کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد ”سخت مار“ ہے۔ اور اگلی حدیث (۴۴۸۵) کو اس کا ناخ سمجھا جاتا ہے۔ علامہ زلیخی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن حبان لکھا ہے کہ قتل کا حکم اس کے لیے ہے جو اس کی حلت کا قائل ہو اور حرمت کو قبول نہ کرتا ہو۔ (عمون المعبود)

۴۴۸۳- جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

۴۴۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ پانچویں بار آپ نے فرمایا: ”مگر پیے تو اسے قتل کر دو۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
بِهَذَا الْمَعْنَى، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي

۴۴۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... الخ ح: ۱۴۴۴، وابن ماجه، ح: ۲۵۷۳ من حديث عاصم بن بهدلة به، واصله ابن حبان، ح: ۱۵۱۹، والذهبي فم تلخيص المستدرک: ۴/ ۳۷۲.

۴۴۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۶/۲ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف من أجل جهالة حميد بن يزيد، الصواب: "في الرابعة" بدل الخامسة.



بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل

الْخَامِسَةَ: «إِنْ شَرَبَهَا فَاقْتُلُوهُ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو غطفیف کی روایت میں بھی پانچویں بار کا ذکر ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا فِي حَدِيثِ أَبِي غُطَيْفٍ: فِي الْخَامِسَةِ.

۳۳۸۳- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب وہ نشے سے مست ہو تو اسے درے لگاؤ، پھر اگر مست ہو تو درے لگاؤ، پھر اگر مست ہو تو درے لگاؤ، اگر چوتھی بار اعادہ کرے تو اسے قتل کر دو۔“

۴۴۸۴- حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْوَأَسِطِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ».



امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن ابی سلمہ کی روایت میں بھی ایسے ہی ہے جو وہ اپنے والد سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: ”جب وہ شراب پیے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: سہیل عن ابی صالح عن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے بھی یہی مروی ہے: ”اگر چوتھی بار پییں تو انہیں قتل کر دو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا حَدِيثُ سَهِيلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ».

۴۴۸۴- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الحدود، باب من شرب الخمر مرارا، ح: ۲۵۷۲، والنسائي، ح: ۵۶۶۵ من حديث محمد بن عبدالرحمن بن أبي ذئب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۳۱، وابن حبان، ح: ۱۵۱۷، والحاكم على شرط مسلم: ۳۷۱/۴، ووافقه الذهبي على شرط الشيخين \* حديث عمر بن أبي سلمة رواه أحمد: ۵۱۹/۲ بسند حسن، وحديث سہیل صححه الحاكم: ۳۷۱، ۳۷۲، ووافقه الذهبي، وحديث ابن أبي نعيم رواه النسائي في الكبرى، وحديث عبدالله بن عمرو رواه الحاكم: ۳۷۲/۴، وحديث الجدلي رواه أحمد: ۹۳/۴.

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل

ایسے ہی ابن ابی نعیم کی روایت میں ہے جو بواسطہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے نقل ہوئی ہے۔

وَكَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسی طرح عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور شریذ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

وَكَذَلِكَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّرِيدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور جدلی (عبد بن عبد) کی روایت جو بواسطہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے منقول ہے اس میں ہے: ”اگر تیسری یا چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“

وَفِي حَدِيثِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فَإِنْ عَادَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ  
الرَّابِعَةِ، فَاقْتُلُوهُ».

🌞 فائدہ: ”مست ہونے“ سے مراد شراب پینا ہے۔ فی الواقع ”مست ہونا“ شرط نہیں ہے جیسے کہ دیگر بہت سی احادیث میں آتا ہے۔ صرف شراب پینا ثابت ہو جائے تو اس پر حد لگے گی علمائے احناف اس مسئلے میں منفر وہیں بقول ان کے انگور کی شراب تھوڑی پیے یا زیادہ تو حرام اور قابل حد ہے۔ لیکن انگور کے علاوہ دیگر اشیاء کی بنی ہوئی شرابوں میں اس قدر پیے کہ ”مست ہو جائے“ تو حرام ہے اور حد لگے گی البتہ ان کا اتنی مقدار میں پینا جائز ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو۔ دیگر ائمہ میں سے کسی نے ان کی تائید نہیں کی ہے۔ بلکہ نشہ آور خواہ کسی نوع سے ہو اس کا قلیل یا اکثر سب حرام ہے اور قابل حد ہے۔ نشہ سے مست ہونا شرط نہیں۔ علاوہ ازیں احادیث میں اس کی بابت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: [مَا أَسْكُرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ] ”جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔“ (سنن ابی داؤد الأشربة، حدیث: ۳۶۸۱) لہذا ہر نشہ آور چیز اس کی نوعیت خواہ کچھ ہو وہ مقدار میں تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہی ہے اور یہ کہنا یا سمجھنا کہ انگور کی ہو تو حرام ہے اور دوسری قسم سے ہو تو اسے اتنی مقدار میں پینا حلال ہے جس سے نشہ پیدا نہ ہو فرمان رسول کے خلاف ہے۔

۴۴۸۵- سیدنا قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شراب پیے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر پھر پیے تو کوڑے لگاؤ اگر پھر تیسری یا چوتھی بار پیے تو اسے قتل کر دو۔“ پھر آپ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپ نے اسے کوڑے لگائے۔ پھر دوبارہ لایا گیا تو کوڑے لگائے پھر لایا گیا تو

۴۴۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ  
الصَّبَّيْ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الزُّهْرِيُّ  
حَدَّثَنَا عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ: «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ  
عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ  
عَادَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ»، فَأَتَيْتِ

۴۴۸۵- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الحدود، باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه... الخ، تحت، ح: ۱۴۴۴ من حدیث الزھری بہ، \* قبیصہ صحابی صغیر، لہ رؤیة، ومراسیل الصحابة مقبولة.



بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل  
کوڑے لگائے، پھر لایا گیا تو کوڑے لگائے اور قتل چھوڑ  
دیا تو اس طرح قتل سے رخصت مل گئی۔

بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أَنِي بِهِ  
فَجَلَدَهُ ثُمَّ أَنِي بِهِ فَجَلَدَهُ ثُمَّ أَنِي بِهِ فَجَلَدَهُ  
وَرَفَعَ الْقَتْلَ فَكَانَتْ رُحْصَةً.

سفیان کہتے ہیں کہ زہری نے یہ روایت اس وقت  
بیان کی جب منصور بن معتمر اور مخول بن راشد ان کے  
پاس بیٹھے تھے۔ زہری نے ان سے کہا کہ اہل عراق کے  
پاس یہ حدیث تھخ لے جانا۔

قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَ الزُّهْرِيُّ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ وَعِنْدَهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ  
وَمُخَوَّلُ بْنُ رَاشِدٍ فَقَالَ لَهُمَا: كُونَا وَافِدِي  
أَهْلَ الْعِرَاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو شریک  
بن سوید، شرمیل بن اوس، عبداللہ بن عمرو، عبداللہ بن عمرو  
ابو عطیف کنڈی اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ  
الشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ وَشَرْحَبِيلُ بْنُ أَوْسٍ  
وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو  
وَأَبُو عَطِيْفِ الْكِنْدِيِّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۳۸۶- امیر المؤمنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں  
کسی پر حد قائم کروں (اور وہ مر جائے) تو کسی کی دیت  
نہ دوں سوائے شراب نوش کے۔ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس میں کوئی حد متعین نہیں فرمائی تھی۔ یہ حد ہم نے  
(مشورے سے) طے کی ہے۔

۴۴۸۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى  
الْفَزَارِيُّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ،  
عَنْ عَمْرِئِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا  
أَدِي أَوْ مَا كُنْتُ أَدِي مَنْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ حَدًّا  
إِلَّا شَارِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ  
يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ قُلْنَا نَحْنُ.

☀️ فائدہ: اس مسئلے میں پچھلا باب ملاحظہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات سے بالاتر تھے کہ شریعت میں کوئی چیز محض  
اپنی رائے سے نافذ کریں۔ انہوں نے شرعی اصولوں کے تحت اجتہاد اور مشورے سے یہ حد متعین کی۔ اور یہ اصول  
بالکل حق ہے کہ حد لگانے میں مجرم کی صحت اور برداشت کا خیال رکھا جانا ضروری ہے۔

۳۳۸۷- حضرت عبدالرحمن بن اذہر رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۴۸۷- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ

۴۴۸۶- تخریج: [صحیح] \* شریک لم یفرد به، وأصل الحديث رواه البخاري، ح: ۶۷۷۸، ومسلم، ح: ۱۷۰۷  
من طريق آخر عن أبي حصين به.

۴۴۸۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۸۸/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۵۲۸۱ من حديث أسامة بن

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل  
ہے وہ کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کو  
دیکھ رہا ہوں آپ پالانوں میں کھڑے حضرت خالد بن  
ولید رضی اللہ عنہما کا پالان تلاش کر رہے تھے کہ اچانک آپ کے  
پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی رکھی تھی۔  
آپ نے لوگوں سے کہا: ”اس کو مارو۔“ چنانچہ بعض نے  
اس کو جوتوں سے مارا، بعض نے لاٹھی سے اور بعض نے  
”میتنحہ“ سے۔ ابن وہب نے وضاحت کی کہ اس سے  
مراد کھجور کی تروتازہ چھڑی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے  
زمین سے کچھ مٹی لی اور اس کے منہ پر ماری۔

المَهْرِيُّ الْمِصْرِيُّ ابْنُ أُخْبِي رِشْدِيْنَ بِنِ  
سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ  
ابْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْآنَ وَهُوَ فِي الرَّحَالِ  
يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَيَبْتِمَا هُوَ  
كَذَلِكَ إِذْ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ، فَقَالَ  
لِلنَّاسِ: «اضْرِبُوهُ» فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ  
بِالنَّعَالِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا، وَمِنْهُمْ  
مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتْحَةِ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ:  
الْجَرِيدَةُ الرُّطْبَةُ - ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ.



۴۴۸۸- جناب عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر اپنے  
والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس  
ایک شرابی لایا گیا جبکہ آپ حنین میں تھے تو آپ نے  
اس کے منہ پر مٹی ماری۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ سے  
فرمایا تو انہوں نے اس کو جوتوں سے اور جو ان کے ہاتھ  
میں تھا اس سے مارا حتیٰ کہ آپ نے فرمایا: ”بس کرو۔“  
تو وہ رک گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو  
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر چالیس ضربیں  
لگائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی دور میں  
چالیس ضربیں ہی لگائیں اور آخری دور میں اسی (۸۰)  
لگانے لگے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں طرح عمل

۴۴۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ:  
وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
الْأَزْهَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بِشَارِبٍ وَهُوَ يَحْتَبِنُ فَحَتَّى فِي  
وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ  
بِنَعَالِهِمْ وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ حَتَّى قَالَ  
لَهُمْ: «ارْفَعُوا»، فَرَفَعُوا، فَتَوَفَّى رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ  
أَرْبَعِينَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ

۴۴۸۸- زيد به، وصححه الحاكم: ۴/ ۲۷۴، ۲۷۵، ووافقه الذهبي \* الزهري صرح بالسماع.

۴۴۸۸- تخريج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۲۸۳ عن ابن السرح به.

بار بار شراب پینے والے کی حد سے متعلق احکام و مسائل  
کیا اسی بھی اور چالیس بھی۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے  
یہ حد اسی (۸۰) ڈڑوں پر پختہ کر دی۔

إِمَارَتِهِ ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ  
جَلَدَ عُمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ  
وَأَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَثْبَتَ مَعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ.

۴۴۸۹- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:  
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ  
زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
أَزْهَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَدَاةَ  
الْفَتْحِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ  
عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِشَرَابٍ  
فَأَمَرَهُمْ فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ، فَمِنْهُمْ  
مَنْ ضَرَبَهُ بِالسَّوِطِ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ  
بِعَصَا، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِتَعْلِيهِ، وَحَتَّى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّرَابِ، فَلَمَّا كَانَ أَبُو  
بَكْرٍ، أُتِيَ بِشَرَابٍ فَسَأَلَهُمْ عَنْ ضَرْبِ  
النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي ضَرَبَ، فَحَزَرُوهُ أَرْبَعِينَ  
فَضَرَبَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، فَلَمَّا كَانَ عَمْرُ  
كَتَبَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ  
انْهَمَكُوا فِي الشُّرْبِ وَتَحَاقَرُوا الْحَدَّ  
وَالْعُقُوبَةَ، قَالَ: هُمْ عِنْدَكَ فَسَلَّهُمْ -  
وَعِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوْلُونَ - فَسَأَلَهُمْ  
فَأَجْمَعُوا عَلَيَّ أَنْ يَضْرِبَ ثَمَانِينَ. قَالَ:  
وَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا شَرِبَ افْتَرَى  
فَأَرَى أَنْ يَجْعَلَهُ كَحَدِّ الْفُرْيَةِ.

۴۴۸۹- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

حد اور تعزیر سے متعلق احکام و مسائل

جھوٹ بولنا اور تہمت لگانا ہے، سو میں سمجھتا ہوں کہ اس حد کو تہمت کی حد کی مانند کر دیا جائے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عقیل بن خالد نے اس روایت کی سند میں زہری اور عبدالرحمن بن ازہر کے مابین عبداللہ بن عبدالرحمن بن ازہر عن ابیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَذْخَلَ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ وَبَيْنَ ابْنِ الْأَزْهَرِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ عَنْ أَبِيهِ.

۳۷- مسجد میں حد لگانا

(المعجم ۳۷) - بَابُ: فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ فِي الْمَسْجِدِ (التحفة ۳۸)

۴۴۹۰- حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے اشعار پڑھنے اور حدیں لگانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۹۰- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا صَدَقَةٌ يَعْني ابْنَ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الشُّعَيْبِيُّ عَنْ زُفَرِ بْنِ وَيَمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَفَّادَ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُتَشَدَّ فِيهِ الْأَشْعَارُ وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن دیگر شواہد کی بنا پر حسن درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ان شواہد کی وضاحت ہمارے فاضل محقق نے تخریج و تحقیق میں کی ہے علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسن کہا ہے۔ ② مساجد اس غرض سے بنائی جاتی ہیں کہ ان میں نماز پڑھی جائے تلاوت قرآن ہو اور اللہ کا ذکر کیا جائے۔ قصاص یا حدود اگرچہ شرعی امور ہیں مگر ان سے مسجد کا ادب قائم نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح لغو اور بے ہودہ اشعار پڑھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اللہ کی حمد و ثنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور شرعی مضامین پر مشتمل اشعار پڑھے اور سنے جاسکتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے پڑھوائے جاتے تھے۔

۳۸- حد میں چہرے پر مارنا

(المعجم ۳۸) - بَابُ: فِي ضَرْبِ الْوَجْهِ فِي الْحَدِّ (التحفة ۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ

۴۴۹۰- تخریج: [سنادہ ضعیف] رواہ أحمد: ۴۳۴/۳ من حدیث الشعیبۃ بہ، موقوفاً، وللحدیث شواہد عند ابن ماجہ، ح: ۲۵۹۹ وغیرہ، وفي سماع زفر عن حکیم رضي الله عنه نظر.

حد اور تعزیر سے متعلق احکام و مسائل

عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ»<sup>(۱)</sup>۔

فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو مارے تو چہرے سے بچے۔“

☀️ فائدہ: کسی کو سزا دیتے ہوئے، خواہ وہ ہو یا غیر حد، چہرے پر مارنا ناجائز ہے، خواہ حیوان ہی کیوں نہ ہو۔

(المعجم . . .) - بَابُ: فِي التَّعْزِيرِ

(التحفة ۳۹)

☀️ فائدہ: مقرر و متعین سزائوں (حدود) سے کم درجہ کی سزائیں جو مجرم کے لیے بطور ملامت، سرزنش اور تنبیہ و اصلاح کے ہوں انہیں ”تعزیر“ کہتے ہیں۔ اس کی کوئی حد مقرر نہیں یہ قاضی اور حاکم کی رائے پر موقوف ہوتی ہے۔

۴۴۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلْدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ»۔

۴۴۹۱- حضرت ابو بردہ (ہانی بن دینار انصاری رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ کی متعینہ حدود کے علاوہ کسی جرم میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں۔“

۴۴۹۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو: أَنَّ بُكَيْرَ بْنِ الْأَشَّجِّ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

۴۴۹۲- حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا..... اور مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

☀️ فائدہ: امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ”حدود اللہ“ سے مراد وہ اوامر و نواہی ہیں جن کا تعلق

۴۴۹۱- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب: كم التعزير والأدب، ح: ۶۸۴۸ من حديث الليث بن سعد، ومسلم، الحدود، باب قدر أسواط التعزير، ح: ۱۷۰۸ من حديث بكير بن عبدالله به.

۴۴۹۲- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۶۸۵۰، ومسلم من حديث عبدالله بن وهب به، انظر الحديث السابق.

(۱)- اس حدیث کی تخریج آگے صفحہ 426 پر حدیث 4493 کے تحت دیکھی جاسکتی ہے۔

آداب سے ہو جیسے کہ باپ اپنے بچے کی تادیب کرتا ہے۔ امام مالک، ابو یوسف اور ابو ثور رضی اللہ عنہم وغیرہ کہتے ہیں کہ تعزیر جرم کے مطابق ہوا کرتی ہے اور یہ کہ مجرم اسے کس حد تک برداشت کر سکتا ہے۔ اور اس میں اصل چیز مصلحت کو پیش نظر رکھنا ہوتا ہے اس لیے معروف حدود کی مقدار سے زیادہ مارنا جائز ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (تیسیر العلام شرح عمدة الاحکام)

۴۴۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ : حَدَّثَنَا سَيِّدَانَا أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مارے تو چہرے پر عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم نہ مارے۔“ قَالَ: «إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ».

فائدہ: اس حدیث کو اس باب میں دوبارہ لانے سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ جس طرح حد میں چہرے پر نہیں مارنا، اسی طرح تعزیری سزائیں بھی چہرہ زد کو کوب سے محفوظ رہنا چاہیے۔ واللہ اعلم.



## دیت کی مشروعیت

\* دیت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف: ”الدیة“ وڈی فعل کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں: ”خون بہا ادا کرنا“ عرب کہتے ہیں: ودیت القتیل: أي أعطیت دیتہ ”میں نے مقتول کی دیت ادا کی“ دیت کو ”عقل“ بھی کہا جاتا ہے ”عقل“ کے معنی ”باندھنے“ کے ہیں۔ عرب کا رواج تھا کہ وہ مقتول کی دیت کے اونٹ اس کے گھر کے صحن میں باندھ دیتے تھے۔ اس لیے دیت کو ”عقل“ کہا جانے لگا۔

\* اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے: (الدیة مال یجب بقتل آدمی حر عن دمہ أو بجر حہ مقدر شرعاً لا باجتهاد) ”دیت سے مراد وہ مال ہے جس کی ادائیگی کسی آزاد شخص کو قتل کرنے یا زخمی کرنے کی صورت میں واجب ہے اور اس کی مقدار شریعت میں مقرر ہے۔ یہ اجتہادی مسئلہ نہیں ہے۔

\* دیت کی مشروعیت: اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے جان و مال کو دوسروں پر محترم قرار دیا ہے۔ لہذا ان دو میں سے کسی ایک پر ظلم و زیادتی کی صورت میں ہر جانہ اور خون بہا کی صورت میں سزا مقرر کر دی گئی ہے۔ ارشاد بانی ہے:

﴿وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ (النساء: ۹۳)

”اور جس نے مسلمان شخص کو غلطی سے قتل کر دیا تو مومن غلام آزاد کرے اور اولیاء (مقتول کے ورثاء) کو دیت ادا کرے۔“

رسول اکرم ﷺ نے دیت کی مشروعیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

[وَمَنْ قَتَلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ : إِمَّا يُودَىٰ وَ إِمَّا يُقَادُ] (صحیح البخاری، الدیات، باب من قتل له قتیل فہو بخیر النظرین، حدیث: ۶۸۸۰)

”جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے اسے دو چیزوں کا اختیار ہے، اسے دیت دی جائے یا قصاص دلا یا جائے۔“

\* دیت کی ادائیگی: دیت کی ادائیگی کی دو صورتیں ہیں: ① اگر قاتل نے عمداً قتل کیا ہے اور مقتول کے ورثاء قصاص کی بجائے دیت لینے پر راضی ہو گئے ہیں تو دیت قاتل خود ادا کرے گا۔ ② اگر قتل غلطی سے ہوا تھا یا شبہ عمدہ کی شکل میں تھا تو دیت قاتل کے رشتہ داروں پر ہوگی۔

\* دیت کی مقدار اور تعیین: اللہ تعالیٰ نے انسانی جان کے بلاوجہ تلف کرنے پر سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔ ایک انسانی جان کی قدر و قیمت اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنی بلند ہے اس کا اندازہ اس ارشاد ربانی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (المائدہ: ۳۲)

”جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جو شخص کسی کی جان بچائے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔“

لہذا کسی محترم جان کو ختم کرنے کی سزا نہایت سخت رکھی گئی ہے لیکن اگر غلطی سے بھی کسی کی جان ضائع کر دی جائے یا اس کو زخمی کر دیا جائے تو اس پر سزائیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ مثلاً:

① اگر مقتول مسلمان آزاد مرد تھا تو اس کی دیت سواونٹ ہیں۔ اگر اونٹ میسر نہ ہوں تو ایک ہزار مشقال سونا یا بارہ ہزار درہم چاندی یا دو سو گائیں یا دو ہزار بھیڑ بکریاں ادا کی جائیں گی۔ البتہ غلام شخص کی دیت اس کی قیمت کے برابر ہوگی۔





- ① بعض انسانی اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے تلف ہونے کی صورت میں مکمل دیت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً عقل کا زائل ہو جانا، دونوں کان، دونوں آنکھیں، زبان، ناک، آلہ تناسل یا خصیتین کٹنے سے قوت جماع ختم ہو جائے، ریڑھ کی ہڈی۔ ان میں سے کسی ایک کے بے کار ہو جانے پر مکمل شخص کی دیت لاگو ہوگی۔
- ② مذکورہ بالا اعضاء میں سے جو جوڑے ہیں مثلاً: دو ہاتھ، دو کان وغیرہ ان میں سے ایک تلف ہو تو نصف دیت واجب ہوگی۔
- ③ اس کے علاوہ مختلف زخموں کی نوعیت کے لحاظ سے دیت کی مقدار مختلف ہے۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۸) - كِتَابُ الدِّيَاتِ (التحفة ۳۳)

### دیتوں کا بیان

(المعجم ۱) - باب النَّفْسِ بِالنَّفْسِ

(التحفة ۱)

۴۴۹۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ قُرَيْظَةٌ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنَ قُرَيْظَةَ فُودِيَ بِمِائَةِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَلَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا: اذْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلَهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ فَزَلَّتْ: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ﴾ [المائدة: ۴۲] وَالْقِسْطُ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ: ﴿أَفْحَكُم



۴۳۹۴ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قریظہ اور نصیر (یہود کے دو قبیلے تھے) اور نصیر قریظہ کی بہ نسبت زیادہ معزز تھا۔ تو جب قریظہ کا کوئی آدمی نصیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے اس کے بدلے میں قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور جب نصیر کا کوئی آدمی قریظہ کے آدمی کو قتل کر دیتا تو (مقتول کے ورثاء کو) ایک سو وسق کھجور دیت دیتا تھا۔ پھر جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو نصیر کے آدمی نے قریظہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ تو قریظہ نے کہا: قاتل ہمارے حوالے کرو، ہم اسے قتل کریں گے۔ نصیر نے کہا: ہمارے تمہارے درمیان نبی ﷺ قاضی اور حکم ہیں۔ تو وہ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ﴾ ”آپ اگر فیصلہ فرمائیں تو ان میں انصاف سے فیصلہ فرمائیں۔“ اس میں [القسط] ”انصاف“ کا

۴۴۹۴ - تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب ذكر الاختلاف على عكرمة في ذلك، ح: ۴۷۳۶ من حديث عبيد الله بن موسى به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۲ \* سلسلة سماك عن عكرمة ضعيفة كما تقدم، ح: ۲۲۳۸، ولبعض الحديث شاهد ضعيف.

جان کے بدلے جان لینے کا بیان

مفہوم ”جان کے بدلے جان“ ہے۔ پھر دوسری آیت نازل ہوئی: ﴿أَفَحُكْمَ الْحَاہِلِيَّةِ يَبْعُونَ﴾ ”کیا بھلا یہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟“

الْبَهْلِيَّةِ يَبْعُونَ﴾ [المائدة: ۵۰] .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریظہ اور نصیر دونوں حضرت ہارون رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَرِيظَةُ وَالنَّصِيرُ جَمِيعًا مِنْ وُلْدِ هَارُونَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

فائدہ: قصاص کا نظام ہوا اسرائیل میں بھی موجود تھا۔ اور انسانی جانیں سب برابر ہیں۔ کسی قوم یا قبیلے کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں۔ اسلام نے قبیلے اور برادری کی بنیاد پر برتری کے تصور کو ختم کر دیا اور ایمان و تقویٰ کو فضیلت کا معیار قرار دیا۔ نیز یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سنداً ضعیف ہے تاہم دیگر محققین نے اسے صحیح کہا ہے۔

باب ۲: کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی وغیرہ کے جرم میں نہیں پکڑا جاسکتا

(المعجم ۲) - بَابُ: لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرَمِ بَرِّهِ أَوْ أُخِيهِ (التحفة ۲)

۴۴۹۵- حضرت ابو رمثہ (رفاعہ بن یثرب) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد سے پوچھا: ”یہ تمہارا بیٹا ہے؟“ (والد نے) کہا: ہاں رب کعبہ کی قسم! آپ نے فرمایا: ”سچ؟“ میرے باپ نے کہا: میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنستے ہوئے تبسم فرمایا، کیونکہ میری مشابہت میرے باپ میں نمایاں تھی اور باپ نے میرے بارے میں قسم کھانی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا: ”خبردار! نہ یہ تیرے کسی قصور میں پکڑا جائے گا اور نہ تو اس کے بدلے میں۔“ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ ”کوئی جان کسی جان کا بوجھ نہ اٹھائے گی۔“

۴۴۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ إِيَادٍ: حَدَّثَنَا إِيَادٌ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِي: «أَتَبْنُكَ هَذَا؟» قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ! قَالَ: «حَقًّا»، قَالَ: أَشْهَدُ بِهِ، قَالَ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَاحِكًا مِنْ تَبْتِ شَبْهِي فِي أَبِي وَمِنْ حَلْفِ أَبِي عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ لَا يَجْنِي عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِي عَلَيْهِ»، وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى﴾ [الأنعام: ۱۶۴] .

فائدہ: کوئی مجرم جرم کر کے بھاگ جائے اور حکومت اس کو پکڑ نہ سکے تو اس کے والدین یا عزیز و اقارب کو پکڑ لینا

۴۴۹۵- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۶۵، وأخرجه النسائي، ح: ۴۸۳۶ من حديث إيباد به .



۳۸- کتاب الدیات

صریح ظلم ہے۔ الایہ کہ وہ اس کے جرم میں شریک ہوں یا اسے بھگانے یا چھپانے والے ہوں۔ اور یہ بات اسلامی معاشرے اور اسلامی قانون کی ہے۔ جب لوگ شریعت کے پابند نہ ہوں تو شریعت بھی ان کی پابند نہیں ہو سکتی۔

(المعجم ۳) - باب الإمام يأمر بالعفو في الدّم (التحفة ۳)  
باب: ۳- حاکم یا قاضی خونِ معاف کرنے کا کہے تو کیسا ہے؟

۴۴۹۶- حضرت ابو شریح خزاعی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی کا کوئی قتل ہو گیا ہو یا اس کا کوئی عضو کوٹ گیا ہو تو اسے تین میں سے ایک کا اختیار ہے: یا تو قصاص (بدلہ) لے یا معاف کر دے یا دیت لے لے اور جو کوئی چوتھی بات چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو اور جو کوئی اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔“

۴۴۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ، عَنْ أَبِي شَرِيحِ الْخَزَاعِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُصِيبَ بِقَتْلِ أَوْ خَبْلِ فَإِنَّهُ يَخْتَارُ إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا أَنْ يَقْتَصَّ وَإِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، وَمَنْ اغْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ».

۴۴۹۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب بھی کوئی ایسا مقدمہ لایا جاتا جس میں قصاص ہوتا تو آپ معاف کرنے کا فرماتے۔

۴۴۹۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَيْثِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ إِلَيْهِ شَيْءٌ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ.

🌞 فائدہ: قاضی اور حاکم صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں۔ از خود معاف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ اگر معاف کریں تو بہت بڑا ظلم ہے۔ جیسے کہ ہماری حکومتوں کا معمول ہے۔

۴۴۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب من قتل له قاتل فهو بالخيار بين إحدى ثلاث، ح: ۲۶۲۳ من حديث محمد بن إسحاق به، \* سفیان بن ابی العوجاء ضعيف (تقريب)، ولبعض الحديث شاهد حسن عند أحمد: ۳۲/۴.  
۴۴۹۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب العفو في القصاص، ح: ۲۶۹۲، والنسائي، ح: ۴۷۸۷ من حديث عبد الله بن بكر به.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

۴۴۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی قتل ہو گیا اور اس کا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کر دیا۔ قاتل نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں نے اس کے قتل کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے وارث سے فرمایا: ”خبردار! اگر یہ سچا ہوا پھر تو نے اس کو قتل کر دیا تو تو جہنم میں جائے گا۔“ چنانچہ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔ راوی نے بتایا کہ وہ قاتل چمڑے کی ایک لمبی پٹی سے بندھا ہوا تھا چنانچہ وہ اپنی پٹی کو گھسیٹتا ہوا چلا گیا اور پھر اس کا نام ہی ”ذو النسعة“ (پٹی والا) پڑ گیا۔

۴۴۹۸- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْوَلِيِّ: «أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ». قَالَ: فَخَلَّى سَبِيلَهُ. قَالَ: وَكَانَ مَكْنُوفًا بِنِسْعَةٍ، فَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَتَهُ، فَسَمِيَ ذَا النِّسْعَةِ.

۴۴۹۹- حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک قاتل لایا گیا اس کی گردن میں چمڑے کی ایک پٹی (بندھی ہوئی) تھی۔ آپ نے مقتول کے ولی کو بلایا اور اس سے کہا: ”کیا تم معاف کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم ویت لینا قبول کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا قتل کرو گے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اسے لے جاؤ۔“ پس جب اس نے پشت پھیری تو آپ نے (پھر) پوچھا: ”کیا معاف کرتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا

۴۴۹۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُسَمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا حَمْرَةُ أَبُو عُمَرَ الْعَائِدِيُّ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جِيَءَ بِرَجُلٍ قَاتِلٍ فِي عُنُقِهِ النَّسْعَةُ، قَالَ: فَدَعَا وَلِيَّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ: «أَتَعْفُو؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَأْخُذُ الدِّيَّةَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَقْتُلُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَذْهَبَ بِهِ»، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ:

۴۴۹۸- [صحیح] أخرجه الترمذي، الدیات، باب ماجاء في حكم ولي القاتل في القصاص والعفو، ح: ۱۶۰۷، والنسائي، ح: ۴۷۲۶، وابن ماجه، ح: ۲۶۹۰ من حديث أبي معاوية الضرير به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۴۹۹- [صحیح] أخرجه مسلم، القسامة والمحاربين، باب صحة الإقرار بالقتل وتمكين ولي القاتل... الخ، ح: ۱۶۸۰ من حديث علقمة بن وائل، والنسائي، ح: ۴۷۲۸ من حديث يحيى بن سعيد القطان به.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

دیت لیتے ہو؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: ”کیا قتل کرو گے؟“ اس نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ لے جاؤ۔“ پھر چوتھی بار فرمایا: ”اگر تم اس کو معاف کر دو تو یہ اپنے اور اپنے مقتول دونوں کے گناہ اپنے سر لے گا۔“ راوی نے کہا: چنانچہ اس نے اس کو معاف کر دیا۔ وائل کہتے ہیں کہ میں نے قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی پٹی گھسیٹے جا رہا تھا۔

«أَتَعْفُو؟» قال: لا، قال: «أَفْتَأْخُذُ الدِّيَةَ؟» قال: لا، قال: «أَفْتَقْتُلُ؟» قال: نَعَمْ، قال: «أَذْهَبَ بِهِ»، فَلَمَّا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِ صَاحِبِهِ»، قال: فَعَفَا عَنْهُ، قال: فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجْرُ النَّسْعَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر مجرم کے بھاگ جانے کا اندیشہ ہو تو اس کو باندھنا جائز ہے۔ ② مقتول کے ولی کو تین باتوں میں سے صرف ایک کا اختیار ہے کہ معاف کر دے یا دیت قبول کر لے یا قصاص لے۔ ③ حاکم اور قاضی کو جائز ہے کہ معاف کرنے کی ترغیب دے۔ ④ اگر قاتل قصاص میں قتل کیا جائے تو امید ہے کہ یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔ بصورت دیگر اس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (خطابی)

۳۵۰۰- جناب علقمہ بن وائل نے یہ روایت اپنی سند سے اور مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کی۔

۴۵۰۰- حَدَّثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ.

۳۵۰۱- جناب علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص ایک حبشی کو پکڑے نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اس نے میرے بھتیجے کو قتل کر ڈالا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”تو نے اس کو کس طرح قتل کیا تھا؟“ اس نے بتایا کہ میں نے اس کے سر پر کلہاڑا مارا تھا، لیکن اسے میرا قتل کرنے کا ارادہ نہیں تھا۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تیرے پاس مال ہے کہ تو اس کی دیت دے سکے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا اگر میں

۴۵۰۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِي: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِحَبَشِيٍّ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا قَتَلَ ابْنَ أُخِي، قَالَ: «كَيْفَ قَتَلْتَهُ؟» قَالَ: صَرَبْتُ رَأْسَهُ بِالْفَأْسِ وَلَمْ أَرِدْ قَتْلَهُ، قَالَ: «هَلْ لَكَ مَالٌ تَوَدِّي دِيَّتَهُ؟» قَالَ: لا، قال:

۴۵۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، انظر الحديث السابق، ورواه النسائي، ح: ۵۴۱۷ من حديث يحيى القطان به.

۴۵۰۱- تخریج: [صحيح] انظر الحديثين السابقين.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

تجھے چھوڑ دوں، اور تو لوگوں سے مانگے اور اس کی دیت جمع کر لے (تو کیا ایسے کر سکتا ہے؟) اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تیرے مالک (یا تیری قوم والے) تجھے اس کی دیت دے سکتے ہیں؟“ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے مقتول کے ولی سے کہا: ”اس کو پکڑ لے۔“ چنانچہ وہ اسے قتل کرنے کے لیے لے چلا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! اگر اس نے اس کو قتل کر دیا تو اسی کی مانند ہو جائے گا۔“ تو وہ (مقتول کا ولی) قاتل کو لے کر اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے اس نے آپ کی بات سنی تھی اور بولا: لیجیے! یہ رہا اور جو چاہیں اس کے متعلق حکم فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کو چھوڑ دو یہ اپنے اور اپنے مقتول کے گناہ اپنے سر لے کر جہنمیوں میں سے ہوگا۔“ حضرت وائل نے کہا: چنانچہ اس نے اس کو چھوڑ دیا۔

«أَفْرَأَيْتَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَمَوَالِيكَ يُعْطُونَكَ دَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا، قَالَ لِلرَّجُلِ: «خُذْهُ» فَخَرَجَ بِهِ لِيَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا إِنَّهُ إِنْ قَتَلَهُ كَانَ مِثْلَهُ». فَبَلَغَ بِهِ الرَّجُلُ حَيْثُ يَسْمَعُ قَوْلَهُ فَقَالَ: «هُوَ ذَا فَمُرِّ فِيهِ مَا سِئْتُ». فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أُرْسِلْهُ» - قَالَ مَرَّةً: دَعُهُ - يَبُوءُ بِإِثْمِ صَاحِبِهِ وَإِثْمِهِ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ». قَالَ: فَأَرْسَلَهُ.

🌞 **فوائد ومسائل:** ① قتل کی یہ نوعیت ”خطا شہ العمد“ تھی۔ اور اس میں دیت آتی ہے قصاص نہیں۔ ② اگر قاتل یا اس کے اولیاء دیت دینے سے قاصر ہوں تو امام (امیر) قاتل کو مقتول کے اولیاء کے حوالے کر سکتا ہے۔ ③ مسلمان کا قتل کبیرہ گناہ ہے اور اس کی سزا ابدی جہنم ہے۔ اللہ معاف فرمادے تو الگ بات ہے۔

۴۵۰۲- جناب ابو امامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جبکہ وہ اپنے گھر میں محصور تھے۔ گھر میں ایک ایسی جگہ تھی کہ جو وہاں داخل ہوتا مقام بلاط پر بیٹھے لوگوں کی باتیں سن سکتا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس جگہ میں گئے اور پھر ہمارے پاس واپس آئے تو ان کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ

۴۵۰۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ فِي الدَّارِ وَكَانَ فِي الدَّارِ مَدْخَلٌ مِّنْ دَخَلِهِ سَمِعَ كَلَامَ مَنْ عَلَى الْبَلَاطِ، فَدَخَلَهُ عُثْمَانُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ

۴۵۰۲- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء لا يحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث، ح: ۲۱۵۸، والنسائي، ح: ۴۰۲۴، وابن ماجه، ح: ۲۵۳۳ من حديث حماد بن زيد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۳۶.

صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

یہ (بلواری) اب مجھے قتل کر دینے کی دھمکیاں دینے لگے ہیں۔ ہم نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ عزوجل ان کی جانب سے آپ کی کفایت کرے گا۔ انہوں نے کہا: یہ مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”کسی مسلمان کا خون حلال نہیں سوائے اس کے کہ اس سے تین باتوں میں سے کوئی ایک صادر ہو: اسلام کے بعد کفر شادی شدہ ہونے کے بعد زنا یا قصاص کے بغیر کسی کو قتل کر دینا“ اور اللہ کی قسم! میں نے کبھی زنا نہیں کیا جاہلیت میں نہ اسلام لانے کے بعد۔ اور جب سے اللہ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی ہے میں نے کبھی نہیں چاہا کہ میرا اس (اسلام) کے بدلے کوئی اور دین ہوتا اور میں نے کسی کو قتل بھی نہیں کیا ہے تو پھر یہ میرے قتل کے درپے کیوں ہیں؟

مُعَيَّرٌ لَوْنُهُ فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُونَنِي بِالْقَتْلِ  
أَيْضًا قَالَ: قُلْنَا: يَكْفِيكَهُمْ اللَّهُ، يَا أَمِيرَ  
الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: وَلِمَ يَقْتُلُونَنِي؟ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ  
مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: كُفْرٌ بَعْدَ إِسْلَامٍ،  
أَوْ زِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتْلُ نَفْسٍ بغيرِ  
نَفْسٍ. فَوَاللَّهِ! مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي  
إِسْلَامٍ قَطُّ وَلَا أَحْبَبْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا  
مُنْذُ هَدَانِيَّ اللَّهُ، وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا قِيمَ  
يَقْتُلُونَنِي.»



امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدنا عثمان اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہما دور جاہلیت ہی سے شراب چھوڑ دی تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَثْمَانُ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا تَرَكَمَا الْخَمْرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

🌞 فائدہ: سیدنا ابو بکر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما اسلام سے پہلے ہی پاک طینت تھے۔ اسلام نے ان کی صالحیت کو اور بھی

صیقل کر دیا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاهما.

۴۵۰۳- زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی سے منقول ہے

۴۵۰۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

اور یہ وہب بن بیان کی روایت ہے اور زیادہ کامل ہے۔ وہ (زیاد بن سعد) عمرو بن زبیر سے اپنے والد کے واسطے سے روایت بیان کرتے ہیں..... اور موسیٰ بن اسماعیل کی سند میں ہے کہ زیاد نے اپنے والد سے اور

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ  
إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ  
الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ ضَمِيرَةَ  
الضَّمْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ

۴۵۰۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب من قتل عمداً، فرضوا بالدية، ح: ۲۶۲۵ من  
حدیث محمد بن إسحاق به، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۷۷، وحسنه الحافظ في الإصابة: ۶۴/۳ \* زیاد بن  
ضمیرہ حسن الحدیث علی الراجح.



صاحب معاملہ کو معاف کرنے کی ترغیب دینے کا بیان

اپنے دادا (ضمیرہ) سے روایت کیا اور یہ دونوں (سعد اور ضمیرہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معرکہ حنین میں حاضر تھے ہم وہب بن بیان کی طرف لوٹتے ہیں کہ..... محکم بن جثامہ لیشی نے قبول اسلام کے بعد قبیلہ اشجعیہ کے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ اور یہ دیت کا پہلا مقدمہ تھا جس کا رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ عیینہ نے مقتول اشجعی کے بارے میں بات شروع کی کیونکہ اس کا تعلق قبیلہ غطفان سے تھا اور اقرع بن حابس نے محکم کی جانب سے بات کی کیونکہ وہ قبیلہ خزندف سے تھا۔ ان لوگوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں اور بہت شور و غل اور جھگڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عیینہ! کیا تم دیت قبول نہیں کرتے ہو؟“ عیینہ نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی وہی دکھ اور اذیت نہ پہنچا لوں جو اس نے میری عورتوں کو پہنچایا ہے۔ پھر آوازیں اونچی ہو گئیں بڑا شور و غل اور جھگڑا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عیینہ! کیا تم دیت قبول نہیں کرتے ہو؟“ تو عیینہ نے پہلے کی طرح جواب دیا۔ حتیٰ کہ نبولیس کا ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام مکبیل تھا۔ وہ ہتھیار بند تھا اور ڈھال اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس واقعے میں جواب دے! اسلام میں رونما ہوا ہے اور کوئی مثال نہیں ملتی کہ گھاٹ پر آتی بکریوں میں پہلی کو پتھر مار دیا جائے تو آخری بھی بھاگ جاتی ہے۔ اور (دوسری مثال) آج ایک طریقہ اختیار کرو تو کل اسے بدل دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پچاس اونٹ تو فوری طور پر اٹھی ادا ہوں اور پچاس

وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِيَادَ بْنَ سَعْدِ بْنِ ضَمِيرَةَ السَّلْمِيِّ - وَهَذَا حَدِيثٌ وَهْبٍ وَهُوَ أَمُّ - يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ - قَالَ مُوسَى: وَجَدَهُ وَكَانَا شَهَدَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ وَهْبٍ - أَنَّ مُحَلَّمَ بْنَ جَثَامَةَ اللَّيْثِيَّ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعِ فِي الْإِسْلَامِ وَذَلِكَ أَوَّلُ غَيْرِ قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَتَكَلَّمَ عَيْيْنَةُ فِي قَتْلِ الْأَشْجَعِيِّ لِأَنَّهُ مِنْ غَطْفَانَ، وَتَكَلَّمَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ دُونَ مُحَلَّمٍ لِأَنَّهُ مِنْ خِزْدَفٍ، فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّعْنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَيْيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغَيْرِ؟» فَقَالَ عَيْيْنَةُ: لَا وَاللَّهِ! حَتَّى أَدْخَلَ عَلَيَّ نِسَائِهِ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَزَنِ مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ نِسَائِي، قَالَ: ثُمَّ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَكَثُرَتِ الْخُصُومَةُ وَاللَّعْنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَيْيْنَةُ أَلَا تَقْبَلُ الْغَيْرِ؟» فَقَالَ عَيْيْنَةُ مِثْلَ ذَلِكَ أَيْضًا، إِلَى أَنْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يُقَالُ لَهُ: مُكْبِيلٌ، عَلَيْهِ شِكَّةٌ وَفِي يَدِهِ دَرَقَةٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَمْ أَجِدْ لِمَا فَعَلَ هَذَا فِي غَرَّةِ الْإِسْلَامِ مَثَلًا إِلَّا غَنَمًا وَرَدَّتْ

قتل عمد میں مقتول کے درءاء کے راضی ہونے کا بیان

جب ہم مدینہ لوٹیں، اور یہ واقعہ آپ کے سفر کا ہے۔ (صاحب معاملہ) محکم ایک دراز قد گندم گوں آدمی تھا وہ لوگوں کی ایک جانب میں بیٹھا ہوا تھا۔ لوگ اسی حالت پر تھے کہ وہ جگہ بناتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ بیٹھا جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے یہ کام ہو گیا جس کی آپ کو خبر ملی ہے، میں اللہ کے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اللہ کے رسول! میرے لیے اللہ سے استغفار فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے اسلام لاتے ہی اپنے ہتھیار سے قتل کر ڈالا۔ اے اللہ! محکم کی بخشش نہ فرما۔“ یہ آپ نے بلند آواز سے کہا۔ ابوسلمہ نے مزید کہا: پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی چادر کے پلو سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔

فَرَمِي أَوْلَاهَا فَفَرَّ آخِرَهَا، اسْتُنِ الْيَوْمَ وَغَيْرَ غَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسُونَ فِي فَوْرِنَا هَذَا، وَخَمْسُونَ إِذَا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ»، وَذَلِكَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ وَمُحَلَّمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ أَدَمٌ وَهُوَ فِي طَرْفِ النَّاسِ، فَلَمْ يَزَالُوا حَتَّى تَخَلَّصَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَيْنَاهُ تَدَمَعَانِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي بَلَّغَكَ، وَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ، فَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْتَلْتَهُ بِسِلَاحِكَ فِي غَرَّةِ الْإِسْلَامِ، اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلَّمٍ»، بِصَوْتٍ عَالٍ. زَادَ أَبُو سَلَمَةَ: فَقَامَ وَإِنَّهُ لَيَتَلَقَّى دُمُوعَهُ بِطَرْفِ رِدَائِهِ.

ابن اسحاق کہتے ہیں: اس کی قوم کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعد میں اس کے لیے استغفار فرمایا تھا۔ امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نضر بن شمیل نے [الْعَيْر] کا مفہوم ”دیت“ بتایا ہے۔

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَرَزَعَمَ قَوْمُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: الْعَيْرُ الدِّيَةُ.

☀️ فائدہ: مذکورہ بالا مثالوں سے اپنے مخاطب کو اپنے مطلب کی بات پر لانے کے لیے براہِ بخیر کرنا مطلوب تھا۔ پہلی مثال میں یہ ہے کہ اگر آج اس پہلے قاتل سے قصاص لے لیا جائے تو دوسروں کو عبرت اور نصیحت ہو جائے گی۔ اور کوئی کسی کو قتل کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ اور اگر قصاص نہ لیا جائے تو دوسری مثال ہے کہ یہ بات حکمت کے خلاف ہوگی کہ ”آج ایک اصول بنائیں اور کل اسے بدل دیں۔“ چاہے کہ اہل موقف اپنایا جائے۔ اگر آج آپ نے قصاص نہ لیا اور دیت ہی پر راضی ہو گئے تو لوگ آئندہ دیت پر راضی نہ ہوں گے قصاص ہی لیا کریں گے۔ (علامہ سنجی بحوالہ رمون المعبود)

(المعجم ۴) - باب وَلِيِّ الْعَمْدِ يَأْخُذُ  
باب ۴- قتل عمد میں مقتول کا وارث اگر دیت لینے پر راضی ہو (تو درست ہے)  
الدِّيَةُ (التحفة ۴)

قتل عم میں مقتول کے ورثاء کے راضی ہونے کا بیان

۳۵۰۳- جناب ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو نضیر! تم نے ہذیل کا یہ آدمی قتل کیا ہے، میں اس کی دیت ادا کرتا ہوں، میری اس بات کے بعد جس کسی کا کوئی آدمی قتل کیا گیا تو اس کے وارثوں کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہوگا کہ یا تو دیت لے لیں یا (قصاص میں) قتل کریں۔“

🌞 فائدہ: ایک تیسرا اختیار بھی ہے کہ ”معاف کر دیں۔“ جبکہ بعض فقہاء نے دیت لینے کو بھی معاف کرنے کی ایک صورت بیان کیا ہے۔

۳۵۰۵- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: ”جس کسی کا کوئی آدمی قتل کیا گیا ہو تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے کہ یا تو دیت دیا جائے یا قصاص۔“ تب اہل یمن میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اس کا نام ابوشاہ تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھ دیجیے۔ (عباس بن ولید کے الفاظ ہیں..... اُكْتُبُوا لِي) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابوشاہ کو لکھ دو۔“ حدیث کے یہ الفاظ احمد بن ابراہیم کے ہیں۔

۴۵۰۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مَسْرَهٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحَ الْكَعْبِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خِرَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الْقَتِيلَ مِنْ هَذِيلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ بَعْدَ مَقَاتِلِي هَذِهِ فِتِيلٌ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: بَيْنَ أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ أَوْ يَقْتُلُوا».

۴۵۰۵- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزَيْدٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ ابْنِ شَدَّادٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ قُتِلَ لَهُ فِتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُودَى، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ»، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اكْتُبْ لِي - قَالَ الْعَبَّاسُ: اكْتُبُوا

۴۵۰۴- [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في حكم ولي القاتل في القصاص والعفو، ح: ۱۴۰۶ من حديث يحيى بن سعيد القطان به، وقال: "حسن صحيح".

۴۵۰۵- تخريج: أخرجه مسلم، الحج، باب تحريم مكة وتحريم صيدها... الخ، ح: ۱۳۵۵، والبخاري، اللقطة، باب: كيف تعرف لقطه أهل مكة؟ ح: ۲۴۳۴ من حديث الأوزاعي به، ومن حديث حرب بن شداد به، أخرجه البخاري، ح: ۶۸۸۰.

۳۸- کتاب الدیات ..... دیت لینے کے بعد قتل کرنے کا بیان

لی - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اَكْتُبُوا لِأَبِي سَاهٍ» وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَحْمَدَ.

قال أبو داود: اَكْتُبُوا لِي يَعْنِي خُطْبَةً النَّبِيِّ ﷺ. امام ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد نبی ﷺ کے خطبہ کا لکھنا ہے۔

🌞 فوائد و مسائل: ① قتل عمد میں قاتل سے قصاص ہوتا ہے یا پھر اگر مقتول کے وارث رضامند ہوں تو دیت بھی لے سکتے ہیں۔ ② رسول اللہ ﷺ کے دور میں احادیث رسول لکھی بھی گئی ہیں۔ تاہم ان کا دائرہ بہت محدود تھا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بجا طور پر یہ سمجھتے اور عقیدہ رکھتے تھے کہ فرامین رسول ﷺ ہی ہمارے لیے معیار عمل ہیں۔

۴۵۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ، وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوهُ وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ».

۳۵۰۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مومن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا تو قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کیا جائے وہ چاہیں تو اسے (قصاص میں) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو دیت لے لیں۔“

🌞 فائدہ: مومن کو کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جاسکتا۔ یہ مسئلہ آگے حدیث: ۳۵۳۰ میں آ رہا ہے۔

(المعجم ۵) - باب مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الدِّيَةِ (التحفة ۵)

باب: ۵- اگر کوئی دیت لینے کے بعد بھی قتل کرے تو؟

۴۵۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ، وَأَخِيْسَبَةُ: عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أُعْضِي

۳۵۰۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔“

۴۵۰۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدیات، باب ماجاء في دية الكفار، ح: ۱۴۱۳، وابن ماجه، ح: ۲۶۵۹ من حديث عمرو بن شعيب به، وقال الترمذي: "حسن غريب".

۴۵۰۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۶۳ من حديث حماد بن سلمة به، \* الحسن البصري عنن، وشك الراوي في السند.

۳۸- کتاب النبیات  
مَنْ قَتَلَ بَعْدَ أَخْذِ الذِّبْيَةِ».

☀️ فائدہ: یہ بات واضح ہے کہ یہ بہت بڑا جرم ہے کہ وارث پہلے دیت قبول کر لے پھر موقع پا کر قاتل کو یا کسی دوسرے کو قتل کر ڈالے۔ اور ابو داؤد طیالسی کی روایت مذکورہ بالا کی شاہد اور مؤید ہے کہ ایسے مجرم سے قصاص لیا جائے گا۔ (عون المعبود)

(المعجم ۶) - بَابٌ: فِيمَنْ سَقَى رَجُلًا  
سَمًا أَوْ أَطْعَمَهُ فَمَاتَ، أَيَقَادُ مِنْهُ  
(التحفة ۶)

۴۵۰۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر آلود بکری (کا گوشت) لائی تو آپ نے اس سے کھایا۔ پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ کو قتل کرنا چاہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تجھے یہ کام نہ کرنے دے گا۔“ یا فرمایا: ”اللہ تجھے مجھ پر مسلط نہ ہونے دے گا۔“ صحابہ نے کہا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اس زہر کا اثر رسول اللہ ﷺ کے حلق میں کوئے پر دیکھتا رہا۔

۴۵۰۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ امْرَأَةً يَهُودِيَّةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِئَءَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: أَرَدْتُ لِأَقْتُلَكَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ اللَّهُ لِيُسَلِّطَكَ عَلَى ذَلِكِ»، أَوْ قَالَ: «عَلَيَّ». قَالَ: فَقَالُوا: أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: «لَا»، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے نبی ﷺ کو زہر آلود بکری ہدیہ کی۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر نبی ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا۔

۴۵۰۹- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

۴۵۰۸- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب السم، ح: ۲۱۹۰ عن يحيى بن حبيب، والبخاري، الهبة وفضلها والتحريرض عليها، باب قبول الهدية من المشركين، ح: ۲۶۱۷ من حديث خالد بن الحارث به.  
۴۵۰۹- تخريج: [إسناده ضعيف] \* سفيان بن حسين ضعيف عن الزهري، ثقة عن غيره.

عن سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ - قَالَ هَارُونَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - : أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ أَهَدَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَاةً مَسْمُومَةً. قَالَ: فَمَا عَرَضَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ.

امام ابو داؤد رض کہتے ہیں کہ یہ یہودی عورت مرحب کی بہن تھی جس نے نبی ﷺ کو زہر دینے کی کوشش کی تھی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذِهِ أُخْتُ مَرْحَبِ الْيَهُودِيَّةِ الَّتِي سَمَّتِ النَّبِيَّ ﷺ.

۴۵۱۰- حضرت جابر بن عبد اللہ رض بیان کرتے تھے کہ اہل خیبر کی ایک یہودی عورت نے ایک بکری کو آگ پر بھون کر زہر آلود کیا اور پھر اسے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دے دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دستی کا حصہ لیا اور کھانے لگے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی اس سے کھانے لگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ کھینچ لو“ اور اس عورت کو بلوایا اور اس سے پوچھا: ”کیا تو نے اس بکری کو زہر آلود کیا ہے؟“ وہ یہودن بولی: آپ کو کس نے بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے اس دستی نے بتایا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ عورت نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: ”تیرا اس سے کیا ارادہ تھا؟“ کہنے لگی میں نے کہا: اگر یہ نبی ہوا تو اسے یہ ہرگز نقصان نہیں دے گی اور اگر نبی نہ ہوا تو ہم اس سے راحت پا جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو معاف کر دیا اور کوئی سزا نہ دی۔ اور آپ کے وہ صحابہ جنہوں نے اس بکری میں سے کھایا تھا ان

۴۵۱۰- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: كَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَّتْ شَاةً مَضْلِيَّةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّرَاعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ»، وَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ لَهَا: «أَسَمَّمْتِ هَذِهِ الشَّاةَ؟» قَالَتْ الْيَهُودِيَّةُ مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: «أَخْبَرْتَنِي هَذِهِ فِي يَدِي، الذَّرَاعَ». قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: «فَمَا أَرَدْتِ إِلَى ذَلِكَ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَمْ يَضُرَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحَنَا مِنْهُ، فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُعَاقِبْهَا، وَتَوَفَّى بَعْضُ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ

۴۵۱۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۴۶/۸ من حديث أبي داود به \* الزهري عن جابر منقطع "لم يسمع منه" (تحفة الأشراف: ۳۵۶/۲).

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ؛ حَجَمَهُ أَبُو هِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَةَ وَهُوَ مَوْلَى لِبْنِي بِيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ.

میں سے ایک (بشر بن براء بن معرور) وفات پا گئے اور (خود) رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے کی وجہ سے اپنے کندھوں کے درمیان میں پچھنے لگوائے۔ یہ پچھنے آپ کو ابو ہند نے گائے کے سینگ اور چھری کے ساتھ لگائے۔ اور ابو ہند انصار کے قبیلہ بنی بیاضہ کا غلام تھا۔

۳۵۱۱- حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خیبر

میں ایک یہودی عورت نے رسول اللہ ﷺ کو ایک بھی ہوئی بکری ہدیہ کی..... اور حضرت جابر کی روایت کی مانند روایت کیا..... کہا کہ پھر حضرت بشر بن براء بن معرور انصاری (اس کی وجہ سے) فوت ہو گئے۔ تو آپ نے اس یہودن کو بلوایا (اور اس سے پوچھا): ”تجھے اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“..... تو حدیث جابر کی مانند ذکر کیا..... تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ اور پچھنے لگوانے کا معاملہ اس میں ذکر نہیں کیا۔

۴۵۱۱- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهَدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ بِشَاةٍ مَضَلِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَأُرْسِلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟»، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَتْ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْحِجَامَةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اگر کوئی شخص کسی کو زہر کھا کر مار ڈالے تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ ② اہل کتاب کا کھانا مسلمانوں کے لیے حلال ہے اور اسی طرح ان سے ہدیہ بھی لیا جاسکتا ہے۔ ③ یہ رسول اللہ ﷺ کا معجزہ تھا کہ گوشت کے ایک ٹکڑے نے اپنے زہر آلود ہونے کی آپ کو خبر دے دی۔

۳۵۱۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرمالتے تھے اور صدقہ نہ کھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے..... اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا..... کہا کہ رسول اللہ

۴۵۱۲- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ

خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ.

۴۵۱۱- تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي: ۸/ ۴۶ من حديث أبي داود به، ، انظر الحديث الآتي.

۴۵۱۲- تخریج: [سناده حسن] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۴/ ۲۶۲ من حديث أبي داود به، ورواه أحمد: ۲/ ۳۵۹ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، مختصراً.

زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور صدقہ نہیں کھایا کرتے تھے۔ مزید کہا کہ ایک یہودی عورت نے خیبر میں آپ کو ایک بکری ہدیہ کی جو بھونی گئی تھی اور اس نے اسے زہر آلو کر دیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ لوگوں (صحابہ کرام) نے بھی اس سے کھایا۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے ہاتھ کھینچ لو اس نے مجھے بتایا ہے کہ یہ زہر آلود ہے۔“ پھر (اس کی وجہ سے) بشر بن براء بن معرور انصاری رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے۔ تو آپ نے اس یہود کو بلوایا (اور پوچھا): ”تجھے اس کارستانی پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا؟“ اس نے کہا: اگر آپ نبی ہیں تو میرے اس کام سے آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ بادشاہ ہیں تو میں لوگوں کو آپ سے راحت پہنچا سکوں گی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے قتل کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اپنی اس تکلیف کے متعلق بتایا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی: ”میں ان تقوں کی وجہ سے جو میں نے خیبر میں کھائے تھے ہمیشہ تکلیف میں رہا ہوں اور اب یہ وقت آ گیا ہے کہ اس نے میری شاہ رگ کاٹ دی ہے۔“

وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّعَةَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - وَكَمْ يَذْكُرُ أَبَا هُرَيْرَةَ - قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. زَادَ: فَأَهْدَتْ لَهُ يَهُودِيَّةٌ بِخَيْبَرَ شَاةً مَضْلِيَّةً سَمَّتَهَا، فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا وَأَكَلَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: «ارْفَعُوا أَيْدِيَكُمْ فَإِنَّهَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهَا مَسْمُومَةٌ»، فَمَاتَ بَشْرُ ابْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ الْأَنْصَارِيُّ، فَأُرْسِلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ: «مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟» قَالَتْ: «إِنْ كُنْتُ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ الَّذِي صَنَعْتُ، وَإِنْ كُنْتُ مَلَكًا أَرَحْتُ النَّاسَ مِنْكَ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلْتُ، ثُمَّ قَالَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «مَا زِلْتُ أَحَدٌ مِنَ الْأَكْلَةِ النَّبِيِّ أَكَلْتُ بِخَيْبَرَ فَهَذَا أَوْ أَنْ قَطَعْتَ أَبْهَرِي».

🌞 فوائد و مسائل: ① زہر آلود بکری کھلانے والی عورت کی بابت دو طرح کی روایات اس باب میں آئی ہیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے اسے معاف کر دیا اور بعض میں ہے کہ اسے قصاصاً قتل کر دیا گیا۔ مولانا صافی الرحمن مبارک پوری رحمہ اللہ مِنَّةُ الْمُنْعَمِ شرح صحیح مسلم میں اس کی بابت یوں رقم طراز ہیں کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو پہلے معاف کر دیا تھا لیکن جب آپ کے ساتھ کھانے میں شریک حضرت بشر بن براء رضی اللہ عنہ اس زہر کی وجہ سے شہید ہو گئے تو پھر بعد میں آپ نے اس عورت کو قصاص میں قتل کر دیا۔ دیکھیے: (منة المنعم شرح صحیح مسلم: ۳۵۰/۳) ② صدقے کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ یہ لوگوں کے مالوں کی میل ہوتا ہے جو نبی ﷺ اور آپ کی آل کے لیے حلال نہ تھا۔ ایسے ہی معروف مستحقین کے علاوہ اغنیاء کو بھی صدقہ لینا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت زہر خورانی کا اثر عود کر آیا تھا، اس طرح آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ ③ یہ حدیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ



زہر دے کر مار ڈالنے پر قصاص کا بیان

رسول اللہ ﷺ قطعاً غیب نہیں جانتے تھے اور نہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ہی کو علم غیب تھا۔ اگر ان کو یہ علم ہوتا کہ جو گوشت وہ کھا رہے ہیں زہر آلود ہے تو وہ ہرگز ہرگز اسے نہ کھاتے۔ واللہ اعلم۔

۴۵۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ أُمَّ مُبَشِّرٍ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ : مَا يُتَّهَمُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَإِنِّي لَا أَتَّهَمُ بِابْنِي شَيْئًا إِلَّا الشَّاةَ الْمَسْمُومَةَ الَّتِي أَكَلْتُ مَعَكَ بِخَبِيرٍ ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : « وَأَنَا لَا أَتَّهَمُ بِنَفْسِي إِلَّا ذَلِكَ فَهَذَا أَوْ أَنْ قَطَعَ أَبْهَرِي » .

۴۵۱۳- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی ان دنوں میں ام مبشر (زوجہ زید بن حارثہ) نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کیا گمان کرتے ہیں؟ میں اپنے بیٹے کے متعلق یہی سمجھتی ہوں کہ وہ زہر آلود بکری جو اس نے آپ کے ساتھ خیبر میں کھائی تھی وہ اسی سے متاثر ہوا تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بھی اپنے متعلق اسی کا گمان ہے اور یہ وقت آ گیا ہے کہ میری شاہ رگیں کٹ رہی ہیں۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امام عبدالرزاق رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کئی بار بسند معمر بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل اور کئی بار زہری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے واسطے سے موصول روایت کی ہے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ معمر جب یہ روایت مرسل بیان کرتے تو ہم اسی طرح لکھ لیتے تھے اور جب مسند روایت کرتے تو ہم اسی طرح لکھ لیتے اور ہمارے نزدیک یہ سب صحیح ہیں۔ عبدالرزاق نے بتایا کہ جب ابن مبارک معمر کے ہاں گئے تو انہوں نے وہ تمام احادیث جو وہ موقوف بیان کیا کرتے تھے ابن مبارک کو مسند روایت کیں۔

۴۵۱۴- حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَرُبَّمَا حَدَّثَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْحَدِيثِ مُرْسَلًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَرُبَّمَا حَدَّثَ بِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مَرَّةً مُرْسَلًا فَيَكْتُبُونَهُ ، وَيُحَدِّثُهُمْ مَرَّةً بِهِ فَيَسْنِدُهُ فَيَكْتُبُونَهُ ، وَكُلُّ صَحِيحٍ عِنْدَنَا . قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ : فَلَمَّا قَدِمَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَلَيَّ مَعْمَرٍ أَسْنَدَ لَهُ مَعْمَرٌ أَحَادِيثَ كَانَ يُوقِفُهَا .

۴۵۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۴۵۱۳- تخریج : [صحیح] \* وللحدیث شواہد ، منها الحدیث السابق .

۴۵۱۴- تخریج : [صحیح] .

مالک سے غلام کا قصاص لینے کا بیان

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور مخلد بن خالد (کی مذکورہ بالا روایت) کے ہم معنی بیان کیا۔ جیسے کہ حدیث جابر میں آیا ہے..... انہوں نے کہا کہ پھر حضرت بشر بن براء بن معرور رضی اللہ عنہما وفات پا گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے پوچھا کہ تجھے اس کارستانی پر کس چیز نے آمادہ کیا؟..... اور حدیث جابر کی مانند روایت کیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا اور بچھے لگوانے کا ذکر نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمَّ مُبَشَّرٍ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ بْنُ الْأَعْرَابِيِّ: كَذَا قَالَ عَنْ أُمِّهِ وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمَّ مُبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَخْلَدِ بْنِ خَالِدٍ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ قَالَ: فَمَاتَ بَشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ؟ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ جَابِرٍ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَتْ: وَلَمْ يَذْكُرِ الْحِجَامَةَ.

(المعجم ۷) - باب مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ مَثَلَ بِهِ، أَيَقَادُ مِنْهُ؟ (التحفة ۷)

باب: ۷- اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے یا اس کا کان ناک وغیرہ کاٹ ڈالے تو کیا اس سے قصاص لیا جائے گا؟

۳۵۱۵- حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے اور جو اپنے غلام کی ناک کاٹے گا ہم اس کی ناک کاٹیں گے۔“

۴۵۱۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَا، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَا».

۴۵۱۵- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، الدیات، باب ماجاء فی الرجل یقتل عبده، ح: ۱۴۱۴، وابن ماجه، ح: ۲۶۶۳، والنسائی، ح: ۴۷۴۰، ۴۷۴۲ من حدیث قتادة به، وقال الترمذی: "حسن غریب"، وهو فی مسند علی ابن النعمان، ح: ۹۸۴، وصححه الحاكم علی شرط البخاری: ۳۶۷/۴، ووافقه الذهبی \* حسن عن سمره حسن كما تقدم، ح: ۳۵۴.

مالک سے غلام کا قصاص لینے کا بیان

۴۵۱۶- جناب قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند سے مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے اپنے غلام کو خسی کیا ہم اسے خسی کر دیں گے۔“ اور پھر شعبہ اور حماد کی حدیث کی مثل روایت کیا۔ (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی ہے۔)

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے ابو داؤد طیالسی نے بواسطہ ہشام روایت کیا اور حدیث معاذ کی طرح بیان کیا۔

۴۵۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ خَصَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ » ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَحَمَّادٍ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذٍ .

☀️ فائدہ: بعض ائمہ کے نزدیک مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں۔ اس لیے بعد کی روایات صحیح ہیں اور مسئلہ وہی ہے جو ان سے ثابت ہو رہا ہے کہ غلام کے بدلے میں مالک کو قصاصاً قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن جن کے نزدیک مذکورہ روایات صحیح یا حسن ہیں ان کے نزدیک اس کا مطلب صرف زجر و توبیخ اور تنبیہ ہے نہ کہ قصاص لیا جاتا یا پھر یہ روایات منسوخ ہیں۔ (عون)

۴۵۱۷- جناب قتادہ نے بسند شعبہ مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت کیا۔ مزید کہا کہ پھر حسن یہ حدیث بھول گئے اور کہا کرتے تھے کہ کسی آزاد کو کسی غلام کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۴۵۱۸- ہشام نے بواسطہ قتادہ حسن سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ آزاد سے غلام کا قصاص نہیں لیا جاتا۔

۴۵۱۹- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۴۵۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ مِثْلَهُ . زَادَ : ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ هَذَا الْحَدِيثَ فَكَانَ يَقُولُ : لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ .

۴۵۱۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ الْحَسَنِ قَالَ : لَا يُقَادُ الْحُرُّ بِالْعَبْدِ .

۴۵۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

۴۵۱۶- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق .

۴۵۱۷- تخریج: [حسن] انظر الحديثين السابقين .

۴۵۱۸- تخریج: [حسن] \* وله شواهد ، منها الحديث السابق : ۴۵۱۷ .

۴۵۱۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه ، الديات ، باب من مثل عبده فهو حر ، ح : ۲۶۸۰ من حديث أبي حمزة سوار به .

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی چلا تا ہوا نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اس کی لوٹدی تھی اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: "افسوس تجھ پر تجھے کیا ہوا ہے؟" اس نے کہا: بہت برا ہوا ہے۔ میں نے اپنے مالک کی لوٹدی کو دیکھ لیا تو اسے غیرت آئی اور پھر اس نے میرا ذکر کاٹ ڈالا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔" اسے ڈھونڈا گیا مگر نہ لا سکے۔ تو آپ نے غلام سے فرمایا: "جاؤ تم آزاد ہو۔" اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! (اگر وہ مجھے دوبارہ غلام بنانے کی کوشش کرے تو) میری مدد کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان۔" یا فرمایا: "ہر مومن۔"

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آزاد کیے جانے والے کا نام رُوح بن دینار تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے اس کا ذکر کا تا اس کا نام زنباع تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ زنباع ابوروح ہے۔ یہ اس غلام (روح بن دینار) کا آقا تھا۔

تَسْنِيمِ الْعَتَكِيِّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ أَبُو حَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مُسْتَصْرِخٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: جَارِيَةٌ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ: «وَيْحَكَ مَا لَكَ؟» فَقَالَ: شَرُّ أَبْصَرَ لِسَيْدِهِ جَارِيَةً لَهُ فَغَارَ فَجَبَّ مَذَاكِيرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «عَلَيَّ بِالرَّجُلِ»، فَطُلِبَ فَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَذْهَبْ فَأَنْتَ حُرٌّ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى مَنْ نُصِرْتِي؟ قَالَ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ»، أَوْ قَالَ: «عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الَّذِي عَقِقَ كَانَ اسْمُهُ رُوحَ بْنَ دِينَارٍ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الَّذِي جَبَّهُ زِنْبَاعٌ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا زِنْبَاعُ أَبُو رُوحَ كَانَ مَوْلَى الْعَبْدِ.

☀️ فائدہ: اگر کوئی مالک اپنے غلام پر ظلم کرے اور اس کے اعضاء کاٹ ڈالے تو غلام آزاد کر دیا جائے گا۔ اور مالک سے قصاص لینے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ جیسا کہ اس کی مختصر تفصیل گزری۔

(المعجم ۸) - باب الْقَسَامَةِ (التحفة ۸) باب: ۸- قسامت کا بیان

☀️ فائدہ: "قسامہ" قسم سے ماخوذ ہے اور تکرار کے ساتھ قسمیں اٹھانے کے معنی میں ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کہیں کوئی قتل ہو جائے اور اس کے قاتل کا علم نہ ہو اور نہ کوئی گواہی موجود ہو مگر مقتول کے وارث کسی شخص یا اشخاص پر قتل کا دعویٰ رکھتے ہوں اور اس کے کچھ قرآن بھی موجود ہوں مثلاً ان لوگوں کے مابین دشمنی ہو یا ان کے علاقے میں قتل ہوا ہو یا کسی کے پاس سے مقتول کا سامان ملے یا اس قسم کی دیگر علامات موجود ہوں تو مدعی لوگ پہلے پچاس قسمیں



کھائیں گے کہ فلاں شخص یا افراد ہمارے آدمی کے قاتل ہیں۔ اس طرح ان کا دعویٰ ثابت ہوگا۔ اگر مدعی لوگ قسمیں نہ کھائیں تو مدعا علیہ پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ اگر معاملہ واضح نہ ہو سکے تو بیت المال سے اس مقتول کی دیت ادا کی جائے گی۔

۴۵۲۰- حضرت سہل بن ابو حشمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل خبیر کی جانب روانہ ہوئے اور کھجوروں کے باغات میں جدا جدا ہو گئے۔ پس عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا۔ سو انہوں نے (وہاں کے) یہودیوں پر الزام لگایا۔ پھر اس (مقتول) کا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور اس کے چچا زاد حویصہ اور محیصہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن اپنے بھائی کے معاملے میں بات کرنے لگا جبکہ وہ ان سب سے چھوٹا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کو بات کرنے دو۔“ یا فرمایا: ”پہلے بڑا بات شروع کرے۔“ پھر ان دونوں نے اپنے بھائی کے بارے میں بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے پچاس آدمی ان کے کسی کے خلاف پچاس قسمیں کھائیں تو اس ملزم کی رسی تمہارے حوالے کر دی جائے گی۔“ انہوں نے کہا: یہ ایسا معاملہ ہے جو ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تو ہم قسمیں کیسے کھائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پھر یہودی پچاس قسمیں دے کر تم سے بری ہو جائیں گے۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کافر لوگ ہیں۔ (ان کی قسموں کا کیا اعتبار؟) الغرض رسول اللہ ﷺ نے اپنی

۴۵۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَعْنَى قَالَا: أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ بَسَّارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ مُحْيِصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ انْطَلَقَا قِبَلَ خَبِيرٍ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ فَاتَّهَمُوا الْيَهُودَ، فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلِ وَإِنَّا عَمَهُ: حُوَيْصَةُ وَمُحْيِصَةُ، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ، فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَضْعَرُّهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْكُبْرَى الْكُبْرَى»، أَوْ قَالَ: «الْيَبْدَا الْأَكْبَرُ»، فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُقْسِمُ حَمْسُونَ مِنْكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَلْيَدْفَعْ بِرُمَّتِهِ». قَالُوا: أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ؟ قَالَ: «فَتَنَزَّئِكُمْ يَهُودٌ بِأَيْمَانِ حَمْسِينَ مِنْهُمْ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَوْمٌ كُفَّارٌ. قَالَ: فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَبْلِهِ. قَالَ: قَالَ سَهْلٌ: دَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضْتَنِي

۴۵۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، القسامة والمحاريب... الخ، باب القسامة، ح: ۲/۱۶۶۹ عن عبد الله بن عمر بن ميسرة، والبخاري، الأدب، باب إكرام الكبير، ويبدأ الأكبر بالكلام والسؤال، ح: ۶۱۴۳ من حديث حماد بن زيد به.

طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی۔ سہل کہتے ہیں: میں ایک دن ان کے باڑے میں چلا گیا تو ان اونٹنیوں میں سے ایک نے مجھے لات دے ماری۔ حماد بن زید نے یہی یا اس کے قریب قریب بیان کیا۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو بشر بن مفضل اور مالک نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا اور کہا: ”کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاؤ گے کہ اپنے عزیز کے خون کے حق دار بن سکو؟ یا قاتل کے حق دار بن سکو؟“ بشر نے ”خون کے حق دار بننے“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور عبدہ نے بواسطہ یحییٰ وہی کہا ہے جیسے کہ حماد نے کہا۔ اور ابن عمینہ کی روایت جو یحییٰ سے ہے اس میں اس نے ابتدائی طور پر یوں کہا ہے: ”یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری ہو جائیں گے۔“ اور ”حق دار بننے“ کا ذکر نہیں کیا۔

ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ابن عمینہ کا وہم ہے۔

۳۵۲۱- حضرت سہل بن ابو حشمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بڑوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ لوگوں کو مالی مشکلات کا سامنا تھا تو وہ دونوں (محنت مزدوری کی تلاش میں) خیبر کی طرف نکل گئے۔ پھر محیصہ کو خبر دی گئی کہ عبداللہ بن سہل کو قتل کر کے ایک کنویں یا چشمے میں پھینک دیا گیا ہے۔ تو وہ یہودیوں کے پاس گیا اور کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں ہی نے اس کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ پھر وہ چلا آیا اور اپنی قوم کے پاس پہنچا اور ان کو سب بتایا۔ تو وہ اور اس کا بڑا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن

نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ رَكُضَةٌ بِرَجُلَيْهَا. قَالَ حَمَادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ وَمَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ فِيهِ: «أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ». وَلَمْ يَذْكُرْ بَشْرٌ: «دَمًا». وَقَالَ عَبْدُهُ عَنْ يَحْيَى كَمَا قَالَ حَمَادٌ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى فَبَدَأَ بِقَوْلِهِ: «تُبْرئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا يَحْلِفُونَ» وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِسْتِحْقَاقَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا وَهُمْ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

۴۵۲۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَهْلٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِنْ كُبْرَاءِ قَوْمِهِ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحْيِصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَأَتِيَتْ مُحْيِصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ، فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ: أَنْتُمْ وَاللَّهِ! قَتَلْتُمُوهُ. قَالُوا: وَاللَّهِ! مَا قَتَلْنَا. فَأَقْبَلَ

بن سہل (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے۔ تو محیصہ بات کرنے لگا..... اور یہی تھا جو خیبر میں گیا تھا..... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بڑے کا خیال کر۔“ یعنی جو عمر میں بڑا ہے۔ پھر حویصہ نے بات کی۔ پھر محیصہ نے کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لوگ تمہارے آدمی کی یا تو دیت دیں گے ورنہ جنگ کے لیے تیار رہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ تفصیل لکھ بھیجی۔ انہوں نے جواباً لکھا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حویصہ، محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا: ”کیا تم لوگ قسمیں کھاؤ گے کہ اپنے آدمی کے خون کے حق دار بن سکو۔“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر تمہارے مقابلے میں یہودی قسمیں کھائیں گے۔“ ان لوگوں نے کہا: وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ (یعنی ان کی قسموں کا کیونکر اعتبار کریں؟) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی اور سوا اونٹیاں ان کی طرف بھیج دیں حتیٰ کہ ان کے احاطے میں داخل کر دی گئیں۔ سہل کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات دے ماری تھی۔

حَتَّىٰ قَدِمَ عَلَيَّ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذَلِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ - وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ - وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ، فَذَهَبَ مُحْيِصَةُ لِيَتَكَلَّمَ - وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَبِّرْ كَبِيرًا» - يُرِيدُ السَّنَّ - فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحْيِصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَنْ يَدُؤَا صَاحِبِكُمْ، وَإِنَّمَا أَنْ يُؤَذُّوَا بِحَرْبٍ»، فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ، فَكَتَبُوا: إِنَّا وَاللَّهِ! مَا قَتَلْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحُوَيْصَةَ وَمُحْيِصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ: «أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَتَحْلِفْ لَكُمْ يَهُودٌ؟» قَالُوا: لَيْسُوا مُسْلِمِينَ، فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّىٰ أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ: لَقَدْ رَكَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① قتل یا دیگر امور میں تصفیہ کے لیے کفار سے بھی قسمیں لی جائیں۔ اللہ کے نام کی قسمیں۔ بشرطیکہ فریق ثانی ان کا اعتبار کرے۔ ② حکومت اسلامیہ میں کسی بھی شخص کا خون ضائع نہیں کیا جاسکتا۔ ③ اگر مدعا علیہ متعین نہ ہو سکے اور معاملہ مشتبہ ہو تو بیت المال سے دیت ادا کی جائے گی۔ ④ کفار کے ہاں محنت مزدوری اور ملازمت کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ بشرطیکہ انسان اپنا دین اسلام محفوظ رکھ سکے۔ ⑤ مجلس میں بات پیش کرنی ہو تو چھوٹے کوچا پیے کہ بڑے کا ادب کرتے ہوئے پہلے اسے بات کرنے دے۔ ⑥ قسامت سے قتل کا دعویٰ ثابت ہو جانے کی صورت میں مدعا علیہ کو قصاص میں قتل کرنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ البتہ دیت لازم ہونے پر اتفاق ہے۔

۴۵۲۲- جناب عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نصر بن مالک کے ایک آدمی کو قسامت کے فیصلے کی بنا پر (قصاص میں) قتل کیا تھا۔ یہ قبیلہ (طائف کے مضافات میں) لیہ شہر کے کنارے بحیرۃ الرغاء کے مقام پر سکونت پذیر تھا۔ راوی نے کہا کہ قاتل اور مقتول ان میں سے تھے۔ یہ الفاظ محمود بن خالد کے ہیں۔ جس نے وضاحت سے ”بحیرۃ الرغاء“ اور ”شط لیہ“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

۴۵۲۲- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ وَكَيْبَرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَتَلَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَضْرٍ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لَيْةِ الْبَحْرَةِ قَالَ: الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ. وَهَذَا لَفْظُ مَحْمُودٍ، بِبَحْرَةِ، بِبَحْرَةِ، أَقَامَهُ مَحْمُودٌ وَحَدَّهُ: عَلَى شَطِّ لَيْةٍ.

باب: ۹- قسامت کی وجہ سے قصاص نہ لینے کا بیان

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي تَرْكِ الْقَوَدِ بِالْقَسَامَةِ (التحفة ۹)

۴۵۲۳- جناب سہل بن ابو حنیمہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیر گئے اور وہاں جا کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک کو پایا کہ اسے قتل کر دیا گیا تھا، تو انہوں نے وہاں کے لوگوں سے کہا جہاں قتل ہوا تھا کہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں اس کے قاتل کی خبر ہے۔ چنانچہ ہم اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اس کے قاتل کے متعلق گواہ پیش کرو۔“ انہوں نے کہا:

۴۵۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الرَّعْفَرَانِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ: زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنِمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ: قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا؟ فَقَالُوا: مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَاَنْطَلَقْنَا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ

۴۵۲۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۲۷/۸ من حديث أبي داود به، \* السند مرسل، انظر المراسيل لأبي داود، ح: ۲۷۰.

۴۵۲۳- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب القسامة، ح: ۶۸۹۸ عن أبي نعيم الفضل بن دكين، ومسلم، القسامة، ح: ۵/۱۶۶۹ من حديث سعيد بن عبيد الطائي به، وتقدم طرفه، ح: ۱۶۳۸.



ہمارے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تب وہ تمہارے جواب میں قسمیں کھائیں گے؟“ انہوں نے کہا: ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا کہ اس مقتول کا خون ضائع جائے تو صدقہ کے اونٹوں میں سے اس کی دیت سو اونٹنیاں ادا فرمادی۔

قال: فَقَالَ لَهُمْ: «تَأْتُونِي بِالْيَمِينَةِ عَلَيَّ مَنْ قَتَلَ هَذَا؟»، قَالُوا: مَا لَنَا بَيْنَهُ قَالَ: «يَحْلِفُونَ لَكُمْ؟» قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ، فَكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَّاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

۴۵۲۳- حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انصاریوں کا ایک آدمی خیر میں قتل ہو گیا۔ تو اس کے وارث نبی ﷺ کے ہاں گئے اور اس مقتول کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس دو گواہ ہیں جو تمہارے اس ساتھی کے قتل کے متعلق گواہی دیں؟“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہاں مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہ تھا اور وہ لوگ یہودی ہیں، وہ اس سے بھی بڑی باتوں کی جرأت کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو ان میں سے پچاس آدمیوں کو منتخب کر لو اور ان سے قسمیں لے لو۔“ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

۴۵۲۴- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: أَصْبَحَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مَقْتُولًا بِحَبِيرٍ فَانْطَلَقَ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلَيَّ قَتَلَ صَاحِبِكُمْ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَمْ يَكُنْ ثُمَّ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَإِنَّمَا هُمْ يَهُودٌ وَقَدْ يَجْتَرِثُونَ عَلَيَّ أَعْظَمَ مِنْ هَذَا، قَالَ: «فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ» فَأَبَوْا فَوَدَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ.

☀️ فائدہ: صحیح اور راجح یہ ہے کہ پہلے مدعی لوگوں میں سے پچاس آدمی قسمیں کھا کر اپنا دعویٰ ثابت کریں گے۔ تب فریق مخالف سے قسمیں وغیرہ لی جائیں گی۔

۴۵۲۵- حضرت عبدالرحمن بن بجد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک سہل کو اس حدیث (کے بیان کرنے)

۴۵۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ

۴۵۲۴- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۴/ ۲۷۷، ح: ۴۱۳ من حديث الحسن بن علي به، وللحديث شواهد كثيرة جدًا.

۴۵۲۵- تخریج: [إسناده ضعيف] \* محمد بن إسحاق عنن.

## ۳۸- کتاب الدیات

قاتل سے قصاص لینے کا بیان

میں وہم ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہود کو یہ لکھا تھا کہ بلاشبہ تم میں مقتول پایا گیا ہے لہذا اس کی دیت ادا کرو۔ تو انہوں نے لکھا اور (اپنی تحریر میں) اللہ کے نام کی پچاس قسمیں کھائیں کہ ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہمیں قاتل کا کوئی علم ہے۔ انہوں نے کہا: پس رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت ایک سوا اونٹنیاں اپنی طرف سے ادا فرمادی۔

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُجَيْدٍ قَالَ: إِنَّ سَهْلًا - وَاللَّهِ! - أَوْهَمَ الْحَدِيثَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى يَهُودَ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قَتِيلَ فَدَوْهُ، فَكَتَبُوا يَخْلِفُونَ بِاللَّهِ خَمْسِينَ يَمِينًا مَا قَتَلَنَاهُ وَمَا عَلِمْنَا قَاتِلًا قَالَ: فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ.

۴۵۲۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

۳۵۲۶- جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار انصار کے کئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہودیوں سے کہا..... اور ان ہی سے ابتدا کی..... ”تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھائیں“ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے انصاریوں سے کہا کہ اپنا حق (قسمیں کھا کر) ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ان دیکھی بات پر کیسے قسمیں کھائیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت یہودیوں پر ڈال دی کیونکہ وہ مقتول ان ہی کے ہاں پایا گیا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْيَهُودِ - وَبَدَأَ بِهِمْ - «يَخْلِفُ مِنْكُمْ خَمْسُونَ رَجُلًا» فَأَبَوْا، فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ: «اسْتَحِقُّوا»، فَقَالُوا: نَخْلِفُ عَلَى الْعَيْبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَجَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَّةً عَلَى يَهُودَ لِأَنَّهُ وَجَدَ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ.

🌞 **طوطو:** یہ روایت ضعیف ہے۔ اس مقتول کی دیت رسول اللہ ﷺ نے بیت المال سے ادا فرمائی تھی۔ جیسے کہ گزشتہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

(المعجم ۱۰) - **بَابُ: يُقَادُ مِنَ الْقَاتِلِ** باب ۱۰- قاتل سے قصاص لینے کا بیان

(التحفة ۱۰)

🌞 **فائدہ:** اسلام میں اور سابقہ ملتوں میں بھی یہ امر مسلم ہے کہ اگر کہیں کسی سے قتل عمد جیسا بڑا اور سنگین جرم سرزد ہو جائے تو اس میں قصاص یعنی بدلہ لازم آتا ہے۔ سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث بالکل معاف کر دیں یا مال کی

۳۸- کتاب الديات ..... قاتل سے قصاص لینے کا بیان

صورت میں خون بہا لینا قبول کر لیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الْأَنْفُسُ بِالْأَنْفُسِ﴾ (المائدة: ۴۵) ”جان کے بدلے جان ہے۔“ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ (البقرة: ۱۷۸) ”اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے۔“ ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ﴾ (البقرة: ۱۷۹) ”عقل مندو! قصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے۔“

۴۵۲۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً وَجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانٌ؟ أَفَلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيَّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيَّ، فَأَعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

۳۵۲۷- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی پائی گئی کہ اس کا سر دو پتھروں میں رکھ کر کچل دیا گیا تھا (اور ابھی اس میں زندگی رتق باقی تھی) تو اس سے پوچھا گیا: یہ تیرے ساتھ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ (ہاں) تو اس یہودی کو پکڑا گیا اور پھر اس نے اعتراف کر لیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھروں سے کچلا جائے۔

۴۵۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّ لَهَا ثُمَّ أَلْقَاهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَّخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ، فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ.

۳۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری لڑکی کو قتل کر دیا جو کچھ زیور پہنے ہوئے تھی اور پھر ایک کنویں میں پھینک دیا اور اس کا سر پتھر سے کچل دیا۔ پھر اسے پکڑ لیا گیا تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اسے سنگسار کیا جائے حتیٰ کہ مر جائے۔ چنانچہ اسے سنگسار کیا گیا، حتیٰ کہ وہ مر گیا۔

قال أبو داود: وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ نَحْوَهُ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ ہیں کہ اس روایت کو ابن جریج نے ایوب سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

🌞 فائدہ: اس حدیث میں رجم (سنگسار) کا مفہوم دیگر روایات کی روشنی میں یہ ہے کہ قصاص میں مجرم کا سر پتھروں

۴۵۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، الوصايا، باب: إذا أوما المريض برأسه إشارة بينة تعرف، ح: ۲۷۴۶، ومسلم، القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث همام به.

۴۵۲۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، ، انظر الحديث السابق.

۳۸- کتاب الدیات ..... میں رکھ کر پکلا گیا تھا۔

۴۵۲۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی اپنے چاندی کے زیور پہنے ہوئے تھی کہ ایک یہودی نے پتھر سے اس کا سر پکچل دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس لڑکی کے پاس آئے جب کہ (ابھی) اس میں زندگی کی رمق باقی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: ”تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ کیا فلاں نے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا فلاں نے تجھے قتل کیا ہے؟“ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا: ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق حکم دیا تو اسے دو پتھروں میں رکھ کر قتل کیا گیا۔

۴۵۲۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً كَانَتْ عَلَيْهَا أَوْصَاحٌ لَهَا فَرَضَخَ رَأْسَهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ، فَقَالَ لَهَا: «مَنْ قَتَلَكَ: فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» فَقَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا. قَالَ: «مَنْ قَتَلَكَ؟ فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» قَالَتْ: لَا، بِرَأْسِهَا. قَالَ: «فُلَانٌ قَتَلَكَ؟» قَالَتْ: نَعَمْ بِرَأْسِهَا. فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُتِلَ بَيْنَ حَجْرَيْنِ.



☀️ فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قصاص میں قاتل ہی کو قتل کیا جائے گا، چاہے وہ کسی مرد کا قاتل ہو یا عورت کا یہاں عورت کے قصاص میں مرد کو قتل کیا گیا، کیونکہ وہ اس عورت کا قاتل تھا۔

(المعجم ۱۱) - بَابُ: أَيَقَادُ الْمُسْلِمُ مِنَ الْكَافِرِ؟ (التحفة ۱۱)

باب: ۱۱- کیا مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟

۴۵۳۰- حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور ان سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کوئی خاص وصیت فرمائی ہے جو عام لوگوں سے نہ کہی ہو؟ انہوں نے

۴۵۳۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ:

۴۵۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب: إذا قتل بحجر أو بعضاً، ح: ۶۸۷۷، ومسلم، القسامة، باب ثبوت القصاص في القتل بالحجر وغيره... الخ، ح: ۱۶۷۲ من حديث عبدالله بن إدريس به.

۴۵۳۰- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود بين الأحرار والمماليك في النفس، ح: ۴۷۳۸ من حديث يحيى القطان به، وهو في مسند أحمد / ۱ / ۱۲۲، وللحديث شواهد عند ابن حبان، ح: ۱۶۹۹ وغيره.

مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیے جانے سے متعلق احکام و مسائل

فرمایا: نہیں۔ سوائے اس کے جو میرے پاس اس مکتوب میں ہے..... مسدد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے وہ تحریر نکالی۔ احمد بن حنبل نے کہا: انہوں نے اپنی تلوار کی میان میں سے وہ تحریر نکالی..... تو اس میں تھا: ”تمام اہل ایمان کے خون برابر ہیں اور وہ اپنے علاوہ کے مقابلے میں ایک ہاتھ ہیں (ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہیں)۔ ان کے ذمے اور امان کا ان کا ادنیٰ سے ادنیٰ آدھی بھی پابند ہے۔ خیردار! کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں اور کسی امان والے کو اس کے ایام امان میں قتل نہ کیا جائے، جس نے دین میں کوئی نیا کام کیا (بدعت ایجاد کی) تو اس کا وبال اس کی اپنی جان پر ہے، جس نے کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو جگہ دی تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔“

مسدود نے بواسطہ ابن ابوعروبہ (یوں) روایت کیا:  
پھر حضرت علیؓ نے وہ تحریر نکالی۔

انْظَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا: هَلْ عَهْدٌ لِنَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدَهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي كِتَابِي هَذَا - قَالَ مُسَدَّدٌ قَالَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا، وَقَالَ أَحْمَدُ: كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ - فَإِذَا فِيهِ: «الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ. لَا، لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ، وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

قال مُسَدَّدٌ عن ابنِ أَبِي عَرُوبَةَ: فَأَخْرَجَ كِتَابًا .

**فوائد و مسائل:** ① حضرت علیؓ کے لیے کوئی خاص انفرادی وصیت نہیں کی گئی تھی، اس کی کوئی ضرورت تھی نہ اس کا کوئی ثبوت ہی ہے۔ بخلاف اس دعویٰ کے جس کے روافض مدعی ہیں۔ روافض کا دعویٰ سراسر غلط اور بے اصل ہے۔ ② کسی مسلمان عربی، عجمی یا کالے گورے کو کسی دوسرے مسلمان پر کوئی فضیلت نہیں۔ خون سب کے برابر ہیں صرف تقویٰ کی بنا پر فضیلت حاصل ہے، مگر اس کا علم اور فیصلہ اللہ کے پاس محفوظ ہے۔ ③ کافر کے مقابلے میں مسلمان کی مدد کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے بشرطیکہ وہ حق پر ہو۔ ④ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جاسکتا، البتہ دیت ضرور دی جائے گی۔ ⑤ دین میں بدعت (نئی ایجاد) کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔ دین ہر اعتبار سے کامل اور مکمل ہے۔ بدعتی آدمی اللہ کی مخلوق میں ملعون ہے۔ ایسے آدمی کو عزت دینا حرام ہے۔ معاملات کی دنیا میں مروت اور رواداری ایک الگ مسئلہ ہے۔

۴۵۳۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۴۵۳۱- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۷۵۱، أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب المسلمون تتكافأ دماؤهم، ۴۴

خاندن کا بیوی کے پاس کسی کو دیکھنے پر اسے قتل کرنے کا بیان اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا..... اور مذکورہ بالا روایت علی کی مانند ذکر کیا۔ اس میں اضافہ ہے: ”ان کا (مسلمانوں کا) بعید ترین فرد بھی امان دے سکتا ہے۔ اور ان کا تنومند اور قوی رفتار اپنے ضعیف اور سست رفتار کو بھی ساتھ ملائے (مال غنیمت میں اس کو شریک کرے) اور چھوٹے دستے میں جانے والا بڑے لشکر میں رہ جانے والوں کو بھی شریک سمجھے۔“

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَلِيٍّ، زَادَ فِيهِ: «وَيُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَفْصَاهُمْ، وَيَرُدُّ مُشِدَّهُمْ عَلَى مُضْعِفِهِمْ وَمُتَسَرِّبِهِمْ عَلَى قَاعِهِمْ».

🌞 فائدہ: آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جہاد میں شریک ہونے والے تمام مجاہد مال غنیمت میں حصے دار ہوں گے حتیٰ کہ اگر ایک چھوٹا دستہ بڑے لشکر سے الگ ہو کر کوئی جہاد معرکہ سر کرے اور وہاں سے مال غنیمت حاصل کرے تو اس میں بڑے لشکر والے بھی جو اپنے امیر کے ساتھ بیٹھے رہے شریک ہوں گے۔

(المعجم ۱۲) - **بَابُ: فِيمَنْ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ؟** (التحفة ۱۲)

باب: ۱۲- اگر کوئی شخص کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟



۳۵۳۲- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے تو کیا اسے قتل کر ڈالے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نہیں۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: کیوں نہیں؟ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت دی! نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے سردار کی بات سنو! کیا کہہ رہا ہے۔“

۴۵۳۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ الْمَعْنَى وَاجِدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عْبَادَةَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يَجِدُ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا». قَالَ سَعْدٌ: بَلَى وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ! قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اسْمَعُوا إِلَيَّ مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ».

عبدالوہاب کی روایت میں ہے: ”سنو سعد کیا کہہ رہا ہے۔“ (یعنی بہت ہی غیرت مند ہیں۔)

قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: «إِلَى مَا يَقُولُ سَعْدٌ».

نادانستہ طور پر زخمی ہونے والے شخص سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: فرمائیے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو پاؤں تو کیا اسے چھوڑ دوں حتیٰ کہ چار گواہ لاؤں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“

۴۵۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا أُمَهْلُهُ حَتَّى آتَيْتِي بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: «نَعَمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① دوسری احادیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیکھو سعد کس قدر غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ سب سے بڑھ کر غیرت والا ہے۔ (صحیح البخاری، النکاح، قبل حدیث: ۵۲۲۰ و صحیح مسلم، اللعان، حدیث: ۱۴۹۸) ② اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ صاحب ایمان کو اللہ کی حدود پر ٹھہرنے والا ہونا چاہیے نہ کہ ان سے تجاوز کرنے والا۔ اسلام میں انسانی جان کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس قسم کے حادثے میں بھی کسی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ چار گواہ ہوں یا اقرار ہو تو جب رجم ہوگا۔ اگر گواہ ہوں نہ عورت کا اقرار بلکہ صرف خاندان کا دعویٰ ہو تو اس صورت میں رجم نہیں ہوگا بلکہ لعان ہوگا۔

(المعجم ۱۳) - باب الْعَامِلِ يُصَابُ عَلَى يَدَيْهِ خَطَأً (التحفة ۱۳)

باب: ۱۳- نادانستہ طور پر اگر کسی عامل سے کوئی شخص زخمی ہو جائے تو!

۴۵۳۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ نبی ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ کا عامل بنا کر بھیجا۔ صدقے (کے حساب) میں ان کا ایک آدمی سے جھگڑا ہو گیا تو ابو جہم رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور زخمی کر دیا۔ تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس چلے آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم بدلہ لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم تمہیں اس قدر مال دیتے ہیں۔“ مگر وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”چلو اس قدر لے

۴۵۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ

سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ أَبَا جَهْمَ بْنَ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضْرَبَهُ أَبُو جَهْمَ فَشَحَّهٖ، فَاتُّوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: الْقَوْدَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذَا»، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا

۴۵۳۳- تخريج: أخرجه مسلم من حديث مالك به، انظر الحديث السابق، وهو في الموطأ (بجني): ۲/ ۷۳۷.

۴۵۳۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب السلطان يصاب على يده، ح: ۴۷۸۲ من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۱۸۰۳۲، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۵، وابن حبان (الإحسان)، ح: ۴۴۷۰ \* الزهري عن عن.

قصص سے متعلق احکام و مسائل

لو۔“ وہ راضی نہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: ”اس اس قدر لے لو۔“ تو وہ راضی ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”آج شام میں خطبہ دوں گا اور لوگوں کو بتاؤں گا کہ تم لوگ راضی ہو گئے ہو۔“ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: ”بنولیت کے یہ لوگ میرے پاس قصاص کا مطالبہ لے کر آئے تھے تو میں نے انہیں اس قدر مال کی پیش کش کی ہے تو وہ راضی ہو گئے ہیں۔ (پھر آپ بنولیت سے مخاطب ہوئے) کیا تم رضامند ہو؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس پر مہاجرین بھنا اٹھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ان سے باز رکھا تو وہ رک گئے۔ آپ نے ان لوگوں کو پھر بلایا اور مزید مال کی پیش کش کی اور ان سے پوچھا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”میں لوگوں کو خطبہ دوں گا اور انہیں تمہاری رضامندی کا بتاؤں گا۔“ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور (ان سے) پوچھا: ”کیا تم راضی ہو؟“ انہوں نے کہا: ہاں (ہم راضی ہیں۔)

وَكذًا، فَلَمْ يَرْضَوْا، فَقَالَ: «لَكُمْ كَذَا وَكَذًا»، فَرَضُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي خَاطِبُ الْعَشِيَّةِ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِكُمْ»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ هَؤُلَاءِ اللَّيْثِيَّيْنَ أَتَوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا، أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: لَا، فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْفُوا عَنْهُمْ، فَكَفُوا، ثُمَّ دَعَاهُمْ فَرَادَهُمْ فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: «إِنِّي خَاطِبُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَائِكُمْ»، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَخَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «أَرْضَيْتُمْ؟» قَالُوا: نَعَمْ.

ملفوظ: بعض حضرات نے اس حدیث کی صحت تسلیم کی ہے۔ لیکن صحیح ترات یہ ہے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

(المعجم ۱۴) - باب الْقَوْدِ بِغَيْرِ حَدِيدٍ

(التحفة ۱۴)

باب ۱۴- لوہے کے تھیار کے علاوہ دوسری طرح سے قصاص لینا

۴۵۳۵- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

لڑکی پائی گئی جس کا سر دو پتھروں میں رکھ کر کچل دیا گیا تھا۔ تو اس سے پوچھا گیا: تیرے ساتھ یہ کس نے کیا

۴۵۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا

هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ جَارِيَةً وَجِدَتْ قَدْ رُضَّ رَأْسُهَا بَيْنَ حَجْرَيْنِ فَقِيلَ



۳۸- کتاب الہیات

قصاص سے متعلق احکام و مسائل

لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا؟ أَفَلَانَ؟ أَفَلَانَ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيَّ، فَأَوَمَّتْ بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَاغْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے ساتھ اشارہ کیا (کہ ہاں)۔ وہ یہودی پکڑ لیا گیا تو اس نے اقرار کر لیا۔ پھر نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا سر بھی پتھر سے پکلا جائے۔

☀️ فائدہ: مجرم سے قصاص لینے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جس انداز سے اس نے قتل کیا ہو اسی انداز سے اسے قتل کیا جائے جیسے اس واقعہ میں ہے اور عقل اور عزمینہ کے لوگوں کے ساتھ بھی اسی طرح کیا گیا تھا۔

(المعجم . . .) - باب الْقَوْدِ مِنَ الضَّرْبَةِ وَقَصِّ الْأَمِيرِ مِنْ نَفْسِهِ (التحفة ۱۵)

باب: ..... مار پیٹ سے قصاص اور حاکم کا اپنے سے قصاص دلوانا

۴۵۳۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّجِ، عَنْ عَبِيدَةَ ابْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَالَ فَاسْتَقِدْ»، قَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۴۵۳۶- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: ایک بار رسول اللہ ﷺ کچھ تقسیم کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور آپ کے اوپر جھک گیا، تو آپ نے اپنی کھجور کی لائچی سے جو آپ کے پاس تھی اسے کچوکا دیا، پس اس سے اس کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ”آؤ اور اپنا بدلہ لے لو۔“ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کیا۔

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ مگر یہ بات بالکل صحیح ہے کہ نبی ﷺ اپنے آپ کو بدلہ دینے کے لیے پیش فرما دیا کرتے تھے۔ جیسے کہ آئندہ حدیث: ۵۲۲۳ میں آ رہا ہے۔

۴۵۳۷- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَّارِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنْ عَبِيدَةَ ابْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْسِمُ قَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَعَالَ فَاسْتَقِدْ»، قَالَ: بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۴۵۳۷- جناب ابو فراس (ربیع بن زیاد بن انس حارثی) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کیا۔

۴۵۳۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود في الطعنة، ح: ۴۷۷۷ من حديث عبد الله بن وهب به \* عبدة بن مسافع لم يوثقه غير ابن حبان، وقال ابن المديني "مجهول، ولا أدري سمع من أبي سعيد أم لا؟".

۴۵۳۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القصاص من السلطين، ح: ۴۷۸۱ من حديث الجريري به، مختصراً، وصححه ابن الجارود، ح: ۸۴۴ \* أبو فراس النهدي مستور، ولم يعرفه أبو زرعة.

نے ہمیں خطبہ دیا اور کہا: میں اپنے عمال اس لیے نہیں بھیجتا کہ تمہارے جسموں پر ماریں یا تمہارے مال تم سے چھین لیں۔ اگر کسی کے ساتھ ایسا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنا مقدمہ میرے پاس لائے تاکہ میں اس سے قصاص لوں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر کسی نے اپنی رعایا میں سے کسی کی تادیب کی ہو (اسے سزا دی ہو) تو کیا آپ اس کا بدلہ لیں گے؟ فرمایا: ہاں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے بدلہ لوں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ذات سے بدلہ دلواتے تھے۔

باب: ۱۵- عورت بھی قصاص معاف کر سکتی ہے

۳۵۳۸-۱ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”الرائی کرنے (قتل کرنے) والے بدلہ لینے میں حوصلے سے کام لیں۔ (جلدی نہ کریں۔) وارثوں میں سے معاف کرنے کا حق درجہ بدرجہ ہے خواہ کوئی عورت ہی ہو۔“

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: [يُنْحَجِرُوا] کے معنی ہیں: ”قتاص لینے سے رک جانا۔“

مزید فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قتل کے معاملے میں وارثوں میں اگر کوئی عورت بھی ہو تو وہ بھی معاف کر سکتی ہے۔ اور [أَنْ يَنْحَجِرُوا] کے معنی کے

نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي فِرَاسٍ قَالَ: حَطَبْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَّالِي لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، فَمَنْ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ أُقِضْهُ مِنْهُ. قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَدَبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَقِضْهُ مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِلَّا أَقِضْهُ، وَقَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقِضَ مِنْ نَفْسِهِ.

(المعجم ۱۵) - باب عَفْوِ النِّسَاءِ عَنْ الدَّمِ (التحفة ۱۶)

۴۵۳۸- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ حِصْنًا، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «عَلَى الْمُقْتَلِينَ أَنْ يَنْحَجِرُوا الْأَوَّلَ فَلِأَوَّلٍ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَنْحَجِرُوا: يَكْفُوا عَنِ الْقَوْدِ.

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي أَنَّ عَفْوَ النِّسَاءِ فِي الْقَتْلِ جَائِزٌ إِذَا كَانَتْ إِحْدَى الْأَوْلِيَاءِ، وَبَلَّغَنِي عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ:



يُنَحِّجُوهَا: يَكْفُوهَا عَنِ الْقَوْدِ].

مقتول بلوہ کے احکام و مسائل  
سلسلے میں ابو عبیدہ سے مجھے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا  
مفہوم ہے: ”قصاص لینے سے باز رہیں۔“

باب:..... جو کسی بلوے میں قتل ہو جائے

(المعجم . . .) - **باب مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَا**  
**بَيْنَ قَوْمِ (التحفة ۱۷)**

۴۵۳۹- جناب طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو  
کوئی کسی بلوے میں مارا گیا ہو۔ اور ابن عبید کی روایت  
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص کسی بلوے میں  
مارا گیا ہو (کہ اس کا قاتل دیکھنا نہ گیا ہو) سنگباری ہوئی  
ہو یا ڈنڈے بازی یا کسی لاشی سے مرا ہو تو یہ قتل خطا ہے  
اس کی دیت قتل خطا والی ہوگی۔ البتہ جو شخص (جان بوجھ  
کر) عداً قتل کیا گیا ہو تو اس میں قصاص ہے۔“

۴۵۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ:  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ:  
حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ عَمْرِو،  
عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: مَنْ قُتِلَ - وَقَالَ ابْنُ  
عَبِيدٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - «مَنْ  
قُتِلَ فِي عِمِّيَا فِي رَمِي يَكُونُ بَيْنَهُمْ  
بِحِجَارَةٍ أَوْ بِالسَّيَاطِ أَوْ صَرَبٍ بَعْضًا فَهُوَ  
خَطَاٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاِ. وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا  
فَهُوَ قَوْدٌ».

ابن عبید کے لفظ ہیں: [قَوْدٌ يَدٍ] (قاتل کی جان  
سے قصاص لیا جائے گا۔) اور جو اس (قصاص لینے) میں  
رکاوت بنے تو اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہو اس کا  
کوئی نفل یا فرض مقبول نہیں۔“ سفیان کی حدیث زیادہ  
کامل ہے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبِيدٍ: «قَوْدٌ يَدٍ»، ثُمَّ اتَّفَقَا،  
«وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَعَظْبُهُ لَا  
يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ» وَحَدِيثُ  
سُفْيَانَ أَمُّ.

۴۵۴۰- جناب طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے روایت کیا، کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا..... اور  
مذکورہ بالا روایت سفیان کی مانند بیان کیا۔

۴۵۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ:  
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۵۳۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي.  
۴۵۴۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، القسامة، باب من قتل بحجر أو سوط، ح: ۴۷۹۳ من حديث  
سعيد بن سليمان به.

۳۸- کتاب الدیات ..... دیت کی مقدار کا بیان

فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ .

(المعجم ۱۶) - باب الذِّیَّةِ كَمْ هِيَ

(التحفة ۱۸)

☀️ فائدہ: خون بہا یا کسی چوٹ وغیرہ کے بدلے میں دیے جانے والے مال کو ”دیت“ کہتے ہیں۔

۳۵۴۱- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص غلطی سے قتل کیا گیا ہو تو اس کی دیت ایک سو اونٹ ہے۔ تیس اونٹیاں مؤنث ایک سالہ تئیں اونٹیاں مؤنث دوسالہ تئیں اونٹیاں مؤنث تین سالہ اور دس عدد اونٹ مذکر دوسالہ۔

۴۵۴۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَّتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ: ثَلَاثُونَ بِنْتٌ مَحَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتٌ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً. وَعَشْرُ بَنِي لَبُونٍ ذُكْرًا.

۳۵۴۲- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں دیت کی قیمت آٹھ سو دینار (سونے کے) یا آٹھ ہزار درہم (چاندی کے) تھی اور ان دنوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت کے مقابلے میں آدھی ہوتی تھی۔ چنانچہ معاملہ ایسے ہی رہا حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے خلیفہ بنے تو انہوں نے خطبہ دیا اور کہا: بلاشبہ اونٹ مہنگے ہو گئے ہیں پھر آپ نے یہ دیت سونے والوں پر ایک ہزار دینار اور چاندی والوں پر بارہ ہزار دینار کر دی

۴۵۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كَانَتْ قِيَمَةُ الذِّیَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانًا مِائَةً دِينَارٍ أَوْ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَدِيَّةُ أَهْلِ الْكِتَابِ يَوْمَئِذٍ النُّصْفُ مِنْ دِيَّةِ الْمُسْلِمِينَ. قَالَ: فَكَانَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ الْإِبِلَ قَدْ غَلَّتْ.



۴۵۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب ذكر الاختلاف على خالد الحذاء، ح: ۴۸۰۵،

وابن ماجه، ح: ۲۶۳۰ من حديث محمد بن راشد به .

۴۵۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۱۰۱، ۷۷/۸ من حديث أبي داود به .

دیت کی مقدار کا بیان

گائے والوں کے لیے دو سو گائے اور بکریوں والوں کے لیے دو ہزار بکریاں، خٹے (خاص قسم کے کپڑے) تیار کرنے والوں کے لیے دو سو خٹے مقرر کی اور ذمی لوگوں کی دیت ویسے ہی رہنے دی اور اسے نہیں بڑھایا۔

قَالَ: فَفَرَضَهَا عَمْرٌ عَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفَ دِينَارٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْوَرِقِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ الْفَيْ شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحَلَلِ مِائَتِي حُلَّةٍ. قَالَ: وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الدِّمَّةِ لَمْ يَرْفَعَهَا فِيمَا رَفَعَ مِنَ الدِّيَةِ.

🌞 فائدہ: حکومت اسلامیہ کے اصحاب حل و عقد پر لازم ہے کہ دیت جیسے شرعی واجبات میں بازار کے بھاؤ کے مطابق عوام میں اعلان عام کرتے رہا کریں تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو۔

۴۵۴۳- جناب عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے دیت کی شرح یوں مقرر فرمائی تھی کہ اونٹوں والوں پر ایک سواونٹ، گائے والوں پر دو سو گائے، بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں، خٹے والوں پر دو سو خٹے اور گندم والوں پر بھی کچھ مقرر کی تھی جو محمد بن اسحاق کو یاد نہیں رہی۔

۴۵۴۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الدِّيَةِ عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ الْفَيْ شَاةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْحَلَلِ مِائَتِي حُلَّةٍ، وَعَلَى أَهْلِ الْقَمْحِ سِتِينَ لَمْ يَحْفَظْهُ مُحَمَّدٌ.

۴۵۴۴- جناب عطاء (بن ابی رباح) نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (دیت کی شرح) مقرر کی اور مذکورہ بالا حدیث موسیٰ بن اسماعیل کی مانند روایت کی۔ اور کہا کہ خٹے والوں پر بھی کچھ مقرر کی تھی جو مجھے یاد نہیں۔

۴۵۴۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَرَأْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ يَعْقُوبَ الطَّلَقَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: ذَكَرَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ مُوسَى

۴۵۴۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷۸/۸ من حديث أبي داود به، \* محمد بن إسحاق عنعن، والسند مرسل، وانظر الحديث الآتي.

۴۵۴۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷۸/۸ من حديث أبي داود به، \* محمد بن إسحاق لم يصرح بالسمع.

وَقَالَ: وَعَلَى أَهْلِ الطَّعَامِ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ.

۴۵۴۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْوَّاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكِ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فِي دِيَةِ الْخَطَا عِشْرُونَ حِقَّةً وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَعِشْرُونَ بِنْتٌ مَخَاضٍ وَعِشْرُونَ بِنْتٌ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكْرٌ» وَهُوَ قَوْلُ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۵۳۵- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قتل خطا کی دیت تیس اونٹنیاں تین سالہ بیس اونٹنیاں چار سالہ بیس اونٹنیاں ایک سالہ بیس اونٹنیاں دو سالہ اور بیس اونٹ مذکر ایک سالہ۔“ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کا قول بھی یہی ہے۔

۴۵۴۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ

الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَدِيِّ قُتِلَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَّتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا.

۳۵۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

بنو عدی کا ایک آدمی قتل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار (دوہم) طے فرمائی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

عَمْرِو، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، لَمْ يَذْكُرْ: ابْنُ عَبَّاسٍ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن عیینہ نے بواسطہ عمرو مکرّمہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا مگر اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

باب: ۱۷- قتل خطا جو عہد کے مشابہ ہو

کی دیت

(المعجم ۱۷) - بَابُ: [فِي دِيَةِ الْخَطَا]

شِبْهِ الْعَمْدِ] (التحفة ۱۹)

۴۵۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية كم هي من الإبل؟ ح: ۱۳۸۶، والنسائي، ح: ۴۸۰۶، وابن ماجه، ح: ۲۶۳۱ من حديث الحجاج بن أرتاة به، وهو ضعيف مدلس.

۴۵۴۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الديات، باب ماجاء في الدية كم هي من الدراهم؟ ح: ۱۳۸۸، والنسائي، ح: ۴۸۰۷، وابن ماجه، ح: ۲۶۲۹ من حديث محمد بن مسلم الطائفي به، وأعله النسائي، والصواب أنه حسن.

☀️ فائدہ: قتل خطا شبہ عمد کی دیت کا یہ باب اس مقام پر بعض نسخوں کے اعتبار سے ہے ورنہ اکثر نسخوں میں یہ باب فیمن تطلب..... کے بعد ہے جیسا کہ اس نسخے میں بھی دوبارہ یہ باب وہاں موجود ہے۔ قتل کی تین قسمیں ہیں۔ قتل عمد (جو قصد اُجان بوجھ کر ہو) قتل خطا (جو بلا قصد و ارادہ ہو جائے) قتل خطا شبہ العمد۔ یعنی مارنے والے نے قصد کوئی ایسی چیز ماری جس سے کوئی مرتا نہیں ہے نہ اس کی نیت ہی اسے قتل کرنے کی تھی۔ مثلاً لاشیٰ کوڑا یا پتھر مارا جس سے آدمی عموماً مرتا نہیں ہے مگر اتفاقاً مضروب مر گیا۔

۴۵۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدُ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ مُسَدَّدٌ -: حَخَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ» - إِلَى هَهُنَا حَفِظْتُهُ مِنْ مُسَدَّدٍ - ثُمَّ اتَّفَقَا: «أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتِرَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُذَكَّرُ وَتُدْعَى مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تَحْتِ قَدَمِي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَانَةِ النَّبِيِّ». ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ دِيَةَ الْخَطَايَا شِبْهِ الْعَمْدِ - مَا كَانَ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا - مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا» وَحَدِيثُ مُسَدَّدٍ أَمَّ.

۴۵۴۷- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیا اور تین بار ”اللہ اکبر“ کہا۔ پھر فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدُهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ [”ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی۔ اور اس ایک اکیلے ہی نے تمام گروہوں کو پسپا کر دیا.....“ یہاں تک کی روایت مجھے مسدد سے یاد ہے۔ پھر سلیمان بن حرب اور مسدد دونوں روایت کرنے میں متفق ہیں..... فرمایا: ”خبردار! جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخریا خون اور مال کے مطالبات میرے پاؤں تلے روندے جا رہے ہیں۔ (ان کی کوئی حیثیت نہیں اور کوئی مطالبہ نہیں ہوگا) سوائے اس کے جو حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت تھی یا بیت اللہ کی خدمت کا شرف تھا (وہ باقی رہے گا۔“ پھر فرمایا: ”خبردار! قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو جو سانے یا لاشیٰ کی مار سے ہوا ہو اس کی دیت سواونٹ ہے۔ ان میں چالیس اونٹیاں ایسی ہوں جن کے بیٹوں میں بچے ہوں۔“ اور مسدد کی روایت زیادہ کامل ہے۔

۴۵۴۷- [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية شبه العمد مغلظة، ح: ۲۶۲۷ من حديث سليمان ابن حرب به، ورواه النسائي، ح: ۴۷۹۷، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۶، وابن الجارود، ح: ۷۷۳.

☀️ فائدہ: دیت کی اس مذکورہ قسم کو مُغَلَّظَہ کہا جاتا ہے۔ یعنی بھاری اور ثقیل۔

۴۵۴۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :  
 حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ  
 ۳۵۴۸- موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے  
 کہا ہمیں وہیب نے خالد سے حدیث بیان کی اسی اسناد  
 سے اور مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۵۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ  
 الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ  
 رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ  
 قَالَ : حَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ أَوْ  
 فَتَحَ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْبَيْتِ أَوْ الْكَعْبَةِ .  
 ۳۵۴۹- قاسم بن ربیعہ نے بواسطہ حضرت ابن عمر  
 رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔  
 انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن  
 بیت اللہ کی سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔

قال أبو داود: كَذَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَيْضًا  
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ  
 ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَرَوَاهُ أَيُّوبُ  
 السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو مِثْلَ حَدِيثِ خَالِدٍ، وَرَوَاهُ  
 حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ يَعْقُوبَ  
 السَّدُوسِيِّ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ  
 ﷺ وَقَوْلُ زَيْدٍ وَأَبِي مُوسَى مِثْلَ حَدِيثِ النَّبِيِّ  
 ﷺ وَحَدِيثِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .  
 امام ابو داؤد نے فرماتے ہیں: ابن عیینہ نے بسند علی  
 بن زید، قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ  
 عنہما سے، انہوں نے نبی ﷺ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ اور  
 ایوب سختیانی نے قاسم بن ربیعہ سے، انہوں نے عبد اللہ  
 بن عمرو سے خالد کی حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔ اور  
 حماد بن سلمہ نے بسند علی بن زید، یعقوب سدوسی سے،  
 انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے، انہوں نے نبی ﷺ  
 سے روایت کیا ہے۔ زید اور ابو موسیٰ کا قول حدیث نبوی  
 اور روایت عمر رضی اللہ عنہ (جو آگے آ رہی ہے) کے مطابق ہے۔

۴۵۵۰- حَدَّثَنَا الثُّفَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا  
 سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ مُجَاهِدٍ  
 قَالَ : قَضَى عُمَرُ فِي شِبْهِ الْعُمْدِ ثَلَاثِينَ  
 ۳۵۵۰- مجاہد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ  
 عنہ نے شبہ عمد میں فیصلہ کیا تھا کہ تیس اونٹیاں تین سالہ تیس  
 اونٹیاں چار سالہ اور چالیس اونٹیاں جو حاملہ ہوں اور ان

۴۵۴۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق .

۴۵۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية شبه العمد مغلظة، ح: ۲۶۲۸، والنسائي،  
 ح: ۴۸۰۳ من حديث علي بن زيد بن جدعان به، وهو ضعيف، وحديث ابن عيينة رواه النسائي، وابن ماجه .

۴۵۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] \*مجاهد لم يسمع من عمر رضي الله عنه، فالسند منقطع، وفي السند علة أخرى .



## ۳۸- کتاب الديات

دیت کی مقدار کا بیان

کی عمر میں دو دانتا یعنی چھٹے سے لے کر نوں سال میں شروع ہونے والی کے درمیان ہوں۔

حِقَّةٌ وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً وَأَرْبَعِينَ خَلِيفَةً مَا بَيْنَ نَبِيَّةٍ إِلَى بَازِلٍ عَامِيهَا .

۴۵۵۱- حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: شبہ عمد کی دیت میں اونٹ تین قسموں کے ہوں: تینتیس اونٹیاں تین سالہ، تینتیس اونٹیاں چار سالہ اور چونتیس اونٹیاں چھ سے نو سالہ کے درمیان ہوں اور (یہ آخری) سب حاملہ ہوں۔

۴۵۵۱- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ أَنَّهُ قَالَ: فِي شِبْهِ الْعُمْدِ أَثَلَاثًا ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ نَبِيَّةً إِلَى بَازِلٍ عَامِيهَا كُلُّهَا خَلِيفَةٌ .

۴۵۵۲- حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ قتل خطا میں دیت کے اونٹ چار طرح کے ہوں: پچیس اونٹیاں تین سالہ، پچیس اونٹیاں چار سالہ، پچیس اونٹیاں دو سالہ اور پچیس اونٹیاں ایک سالہ ہوں۔

۴۵۵۲- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: فِي الْخَطِّ أَرْبَاعًا، خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

۴۵۵۳- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ شبہ عمد کی دیت میں اونٹوں کی تفصیل یہ ہے کہ پچیس اونٹیاں تین سالہ، پچیس اونٹیاں چار سالہ، پچیس اونٹیاں دو سالہ اور پچیس اونٹیاں ایک سالہ ہوں۔

۴۵۵۳- حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فِي شِبْهِ الْعُمْدِ: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ .

۴۵۵۱- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ۶۹/۸ من حديث أبي داود به، \* أبو إسحاق السبيعي عنن.

۴۵۵۲- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق، أخرجه الدارقطني: ۱۷۷/۳، ح: ۳۳۴۱ من حديث سفیان الثوري به، ورواه البيهقي: ۶۹/۸ من حديث أبي داود به.

۴۵۵۳- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ۷۴/۸ من حديث أبي داود به، انظر الحديث السابق: ۴۵۵۱.

اونٹوں کی عمروں کی تفصیل کا بیان

۳۵۵۴- حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مغلظ دیت کی تفصیل یہ ہے کہ چالیس اونٹنیاں چار سالہ اور حاملہ تیس اونٹنیاں تین سالہ اور تیس اونٹنیاں دو سالہ ہوں اور قتل خطا میں تیس اونٹنیاں تین سالہ تیس اونٹنیاں دو سالہ بیس اونٹ مذکر دو سالہ اور بیس اونٹنیاں ایک سالہ۔

۴۵۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: فِي الْمُعْلَظَةِ أَرْبَعُونَ جَذَعَةً خَلْفَةً وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتٍ لَبُونٍ، وَفِي الْخَطِ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ بَنَاتٍ لَبُونٍ وَعِشْرُونَ [بَنِي] لَبُونٍ ذُكُورٍ وَعِشْرُونَ بَنَاتٍ مَخَاضٍ.

۳۵۵۵- جناب سعید بن مسیب نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دیت مغلظہ میں مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا۔

۴۵۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الدِّيَةِ الْمُعْلَظَةِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً.



باب: ..... اونٹوں کی عمروں کی تفصیل

(المعجم . . .) - باب أَسْتَانِ الْإِبِلِ  
(التحفة . . .)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عبید وغیرہ نے کہا ہے کہ اونٹ جب چوتھے سال میں جا رہا ہو تو اسے [حِق] (حا کی زیر کے ساتھ) اور اونٹنی کو [حِقَّة] کہتے ہیں کیونکہ مذکر سواری کرنے کے اور مادہ حاملہ ہونے کے لائق ہو جاتی ہے۔ اور جب پانچویں میں داخل ہو جائے تو اسے [جَذَع] اور مادہ کو [جَذَعَة] کہتے ہیں۔ اور جب چھٹے میں داخل ہو جائے اور اپنے دو دانت گرا دے تو اسے [ثَبِي] اور [ثَبِيَّة] کہتے ہیں اور

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ أَبُو عَبِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ: إِذَا دَخَلَتِ النَّاقَةُ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ فَهِيَ حِقٌّ وَالْأُنْثَى حِقَّةٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّ أَنْ يُرَكَّبَ عَلَيْهِ وَيُحْمَلَ، فَإِذَا دَخَلَتْ فِي الْخَامِسَةِ فَهِيَ جَذَعٌ وَجَذَعَةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّادِسَةِ وَالْقَى ثَبِيَّتَهُ فَهِيَ ثَبِيٌّ وَثَبِيَّةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهِيَ رَبَاعٌ وَرَبَاعِيَّةٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي الثَّمَانِيَةِ وَالْقَى السَّنَّ الَّذِي بَعْدَ

۴۵۵۴- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي: ۶۹/۸ من حديث أبي داود به، \* قتادة عن عن.

۴۵۵۵- تخریج: [ضعیف] \* سعید بن أبي عروبة وقتادة عننا.

اونوں کی عمروں کی تفصیل کا بیان

جب ساتویں میں شروع ہو تو اسے [رَبَاع] اور مَوْنِث کو [رباعیہ] کہتے ہیں۔ اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو جائے اور اگلے چار دانتوں کے بعد والے دانت گرا دے تو اسے [سَدِيس] اور مَوْنِث کو [سَدَس] کہتے ہیں۔ اور جب نویں میں داخل ہو جائے اور اس کے ناب (نیش دار دانت) نکل آئیں تو اسے [بازل] کہتے ہیں۔ اور جب دسویں میں شروع ہو جائے تو اسے [مُخْلِيف] کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ان کا کوئی خاص نام نہیں۔ بس یوں کہہ دیتے بازل عام، بازل عامین اور مخلف عام، مخلف عامین (ایک سال کا بازل، دو سال کا بازل، ایک سال کا مخلف، دو سال کا مخلف) جہاں تک بھی بڑھ جائے۔

نضر بن شمیل نے کہا: ایک سال کی اونٹنی کو [بنت مخاض] دو سال والی کو [بنت لبون] تین سال والی کو [حقہ] چار سال والی کو [جدعہ] پانچ سال والی کو [ثنی] چھ سال والی کو [رباع] سات سال والی کو [سدیس] اور آٹھ سال والی کو [بازل] کہتے ہیں۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ مذکورہ بالا اقوال میں کوئی اختلاف اور تعارض نہیں، صرف الفاظ کا فرق ہے۔ مثلاً جب اونٹنی کی عمر تین سال مکمل ہو جائے اور چوتھے میں داخل ہو تو اس کو 'حقہ' کہتے ہیں، اس طرح سب میں ہے۔)

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو حاتم اور اصمعی نے کہا: [الجدوعہ] دراصل وقت کو کہتے ہیں نہ کہ سال کو۔

ابو حاتم نے کہا: کئی علماء نے کہا ہے کہ اونٹ جب

الرَّبَاعِيَّةُ فَهِيَ سَدِيسٌ وَسَدَسٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ وَفَطَرَ نَابَهُ وَطَلَعَ فَهِيَ بَازِلٌ، فَإِذَا دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهِيَ مُخْلِيفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ وَلَكِنْ يُقَالُ بَازِلٌ عَامٌ وَبَازِلٌ عَامَيْنِ، وَمُخْلِيفٌ عَامٌ وَمُخْلِيفٌ عَامَيْنِ إِلَى مَا زَادَ.

وقال النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: بِنْتُ مَخَاضٍ لِسَنَةِ وَبِنْتُ لَبُونٍ لِسَنَتَيْنِ، وَحِقَّةٌ لِسَلَاثٍ، وَجَدَعَةٌ لِأَرْبَعٍ، وَثَنِيٌّ لِخَمْسٍ، وَرَبَاعٌ لِسِتٍّ، وَسَدِيسٌ لِسَبْعٍ، وَبَازِلٌ لِثَمَانٍ.

قال أَبُو دَاوُدَ: قال أَبُو حَاتِمٍ وَالْأَصْمَعِيُّ: وَالْجَدُوعَةُ وَقْتُ وَلَيْسَ بِسَنَةٍ.

قال أَبُو حَاتِمٍ: قال بَعْضُهُمْ: فَإِذَا أَلْقَى

۳۸- کتاب الدیات

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل  
اپنے چار دانت گرا دے تو اسے [رباع] کہتے ہیں اور  
جب دو دانت گرا دے تو اسے [ثنی] کہتے ہیں۔

رَبَاعِيَّتُهُ فَهُوَ رَبَاعٌ، وَإِذَا أَلْقَى ثُنَيْتَهُ فَهُوَ ثُنِيٌّ.

ابو عبید نے کہا: جب اونٹنی حاملہ ہو جائے تو اسے  
[خَلْفَهُ] کہتے ہیں اور دس مہینے تک یہ [خَلْفَهُ] ہی رہتی  
ہے اور جب دس مہینے پورے کر لے تو اسے [عُشْرَاءُ] کا  
نام دیا جاتا ہے۔

وقال أبو عبيد: إذا ألقحت فهي  
خليفة فلا تزال خليفة إلى عشرة أشهر  
فإذا بلغ عشرة أشهر فهي عُشْرَاءُ.

ابو حاتم کہتے ہیں: اونٹ جب اپنے دو دانت گرا  
دے تو اسے [ثنی] اور جب چار دانت گرا دے تو اسے  
[رباع] کہتے ہیں۔

قال أبو حاتم: إذا ألقى ثنيتيه فهو ثنِيٌّ  
وإذا ألقى رباعيته فهو ربَاعٌ.

باب: ۱۸- اعضاء کی دیت کا بیان

(المعجم ۱۸) - بَابُ دِيَاتِ الْأَعْضَاءِ  
(التحفة ۲۰)

۳۵۵۶- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انگلیاں سب برابر ہیں۔ (ہر ایک  
کی دیت) دس دس اونٹ ہے۔“

۴۵۵۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُهُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ، عَنْ  
حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ،  
عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
«الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ: عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ».



☀️ فائدہ: انگلیاں ہاتھ کی ہوں یا پاؤں کی انگوٹھا چھنگلیاں وغیرہ سب برابر ہیں۔ ہر ایک میں دس دس اونٹ دیت ہیں۔

۳۵۵۷- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”انگلیاں سب  
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”انگلیاں سب

۴۵۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا  
شُعْبَةُ عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ

۴۵۵۶- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الأصابع، ح: ۲۶۵۴، والنسائي، ح: ۴۸۴۹ من  
حدیث سعید بن ابی عروبہ بہ، وصرح بالسماع عند البیهقی: ۹۲/۸، وللحدیث طرق آخری، وصرحہ ابن حبان،  
ح: ۱۰۲۷.

۴۵۵۷- تخریج: [صحیح] انظر الحدیث السابق.

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

اوس، عن الأشعري عن النبي ﷺ قال: «الأصابع سواء». قلت: عشر عشر؟ قال: «نعم».

برابر ہیں۔“ (مسروق کہتے ہیں) میں نے کہا: دس دس اونٹ؟ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“

قال أبو داود: رواه محمد بن جعفر عن شعبة، عن غالب، قال: سمعت مسروق بن أوس. ورواه إسماعيل قال: حدثني غالب التمار بإسناد أبي الوليد. ورواه حنظلة بن أبي صفيّة عن غالب بإسناد إسماعيل.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث محمد بن جعفر نے شعبہ سے اس نے غالب سے روایت کی تو کہا: میں نے مسروق بن اوس سے سنا۔ اور اسماعیل نے روایت کی تو کہا: مجھے غالب التمار نے ابو ولید کی سند سے بیان کی۔ اور حنظلہ بن ابی صفیہ نے غالب سے اسماعیل کی سند سے بیان کی۔

٤٥٥٨- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ كُتُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ». قَالَ: يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالْخِنْصَرَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اور یہ برابر ہیں۔“ یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا۔

٤٥٥٩- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْأَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضَّرْسُ سَوَاءٌ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انگلیاں سب برابر ہیں و انت سب برابر ہیں آگے کے دو انت اور ڈاڑھیں یہ اور یہ سب برابر ہیں۔“

٤٥٥٨- تخريج: أخرجه البخاري، الديات، باب دية الأصابع، ح: ٦٨٩٥ من حديث شعبة به.

٤٥٥٩- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية الأسنان، ح: ٢٦٥٠ عن عباس بن عبد العظيم العنبري به، وانظر الحديث السابق.

۳۸- کتاب الدیات

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ النَّضْرُ بْنُ شَمَيْلٍ  
عَنْ شُعْبَةَ بِنْتِ مَعْنَى عَبْدِ الصَّمَدِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الدَّارِمِيُّ عَنْ  
النَّضْرِ.

۴۵۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بِنِ  
بَرِيعٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا أَبُو  
حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ وَالْأَصَابِعُ سَوَاءٌ».

۴۵۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ بِنِ  
مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيْلَةَ عَنْ حُسَيْنِ  
الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً.

۴۵۶۲- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا  
هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ  
شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهَرَهُ إِلَى  
الْكَعْبَةِ: «فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ».

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت نصر بن  
شمیل نے شعبہ سے (مذکورہ بالا روایت) عبدالصمد کے  
ہم معنی بیان کی۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں (ابو جعفر احمد بن سعید)  
دارمی نے نصر (بن شمیل) سے یہ حدیث بیان کی۔

۴۵۶۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دانت سب برابر ہیں اور  
انگلیاں (سب) برابر ہیں۔“

۴۵۶۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کی  
انگلیاں سب برابر کر دی ہیں۔

۴۵۶۲- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ  
اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے  
خطبے میں ارشاد فرمایا جب کہ آپ اپنی کمر کعبہ سے لگائے  
ہوئے تھے: ”انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔“

۴۵۶۰- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الأسنان، ح: ۲۶۵۱ من حديث علي بن  
الحسن بن شقيق به، وقال الترمذي، ح: ۱۳۹۱ "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۸.

۴۵۶۱- [تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق \* في رواية اللؤلؤي "عن حسين المعلم"، والصابغ عن "يسار  
المعلم"، وتابعه أبو حمزة.

۴۵۶۲- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب عقل الأصابع، ح: ۴۸۵۵ من حديث همام؛  
وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۱.



اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۶۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”دانٹوں میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔“

۴۵۶۳- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَبُو خَيْمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ».

۴۵۶۴- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قتل

۴۵۶۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنِ شَيْبَانَ - وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ - فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ - صَاحِبُ لَنَا ثِقَةً - قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنِ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:

خطا میں دیہات والوں پر اونٹوں کی قیمت کے اعتبار سے دیت لاگو کرتے تھے چار سو دینار یا اس کے مساوی چاندی۔ جب اونٹ مہنگے ہو جاتے تو آپ دیت کی قیمت بڑھا دیتے اور جب سستے ہو جاتے تو دیت کی قیمت کم کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں یہ قیمت

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ دِيَةَ الْخَطَا عَلَى أَهْلِ الْقَرْيَةِ أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقُومُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ، فَإِذَا غَلَّتْ رَفَعَهَا فِي قِيمَتِهَا، وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا، وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عَدْلِهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ قَالَ: وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْبَحْرِ مِائَتِي بَقْرَةٍ، وَمَنْ كَانَ دِيَةٌ عَقْلِهِ فِي الشَّاءِ فَأَلْفِي شَاةٍ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعُقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ»

475

چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک یا اس کے برابر آٹھ ہزار درہم رہی۔ رسول اللہ ﷺ نے گائے والوں پر دو سو گائیں لاگو کیں اور جس کی دیت میں بکریاں آتی تھیں تو ان پر دو ہزار بکریاں مقرر کیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دیت مقتول کے وارثوں میں قرابت کے اعتبار سے ورثے میں تقسیم ہوگی اور جو باقی بچ رہے وہ عصبات کے لیے ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے ناک کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ جب پوری طرح کاٹ دی گئی ہو اس میں پوری دیت ہے اور جب اس کا سرا (بانہ) کاٹا گیا ہو تو اس میں نصف دیت پچاس اونٹ یا اس کے برابر

۴۵۶۳- تخریج: [إسناده حسن] تقدم، ح: ۴۵۶۲، أخرجه النسائي، القسامة، باب عقل الأسنان، ح: ۴۸۴۵ من حديث حسين المعلم به.

۴۵۶۴- تخریج: [حسن] أخرجه ابن ماجه، الدیات، باب دية الخطأ، ح: ۲۶۳۰، والنسائي، ح: ۴۸۰۵ من حديث محمد بن راشد به.

اعضاء کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

سونایا چاندی یا ایک سو گائے یا ایک ہزار بکری ہے۔ اور ایک ہاتھ میں جب وہ کاٹ دیا گیا ہو تو اس میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ کھوپڑی کا زخم جو دماغ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے تینتیس اونٹ اور ایک اونٹ کا تہائی یا اس کی قیمت سونایا چاندی یا گا مین یا بکریاں۔ اور جو زخم پیٹ میں لگے تو اس میں بھی اسی طرح سے ہے۔ (تہائی دیت۔) اور انگلیوں میں ہر انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔ اور دانتوں میں ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت (اگر کوئی جرم کرے تو اس کی) دیت اس کے عصبہ کے ذمے ہے یعنی جو اس حصہ کے وارث بنتے ہیں جو مقررہ حصوں کے بعد باقی بچ رہے (یعنی باپ بیٹا بھائی اور بچا وغیرہ)۔ اور اگر عورت قتل ہو جائے تو اس کی دیت اس کے وارثوں میں تقسیم ہوگی اور یہی لوگ قاتل سے قصاص لینے کے حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قاتل کے لیے کچھ نہیں۔ اور اگر مقتول کا اور کوئی وارث نہ ہو تو سب سے قریب ترین آدمی اس کا وارث ہوگا اور قاتل کو وراثت میں سے کچھ نہیں ملے گا۔“

محمد بن راشد نے کہا: مجھے یہ تمام روایت سلیمان بن موسیٰ نے بسند عمرو بن شعیب اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے نبی ﷺ سے بیان کی۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محمد بن راشد اہل دمشق سے تھے اور قتل (کے خوف) سے بصرہ بھاگ گئے تھے۔

عَلَى قَرَابَتِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ». قَالَ :  
وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ  
الدِّيَّةَ كَامِلَةً وَإِنْ جُدِعَتْ تُنْدَوْتُهُ فَيُضْفُ  
الْعَقْلُ حَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ أَوْ عَدْلُهَا مِنَ  
الذَّهَبِ أَوْ الْوَرِقِ أَوْ مِائَةِ بَقْرَةٍ أَوْ أَلْفِ  
شَاةٍ، وَفِي الْيَدِ إِذَا قُطِعَتْ نِصْفُ الْعَقْلِ،  
وَفِي الرَّجْلِ نِصْفُ الْعَقْلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ  
ثُلُثُ الْعَقْلِ ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ مِنَ الْإِبِلِ،  
وَتُلُثُ أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْوَرِقِ أَوْ  
الْبَقْرِ أَوْ الشَّاءِ، وَالْجَائِفَةَ مِثْلُ ذَلِكَ، وَفِي  
الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ إِصْبَعٍ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ،  
وَفِي الْأَسْنَانِ فِي كُلِّ سِنَّ حَمْسٌ مِنَ  
الْإِبِلِ. وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ عَقَلَ  
الْمَرْأَةُ بَيْنَ عَصَبَتَيْهَا مَنْ كَانُوا لَا يَرْتُونَ مِنْهَا  
شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا، فَإِنْ قُتِلَتْ  
فَعَقَلَهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهُمْ.  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَيْسَ لِلْقَاتِلِ شَيْءٌ  
وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَارِثٌ فَوَارِثُهُ أَقْرَبُ النَّاسِ  
إِلَيْهِ وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا».

قَالَ مُحَمَّدٌ: هَذَا كُلُّهُ حَدَّثَنِي بِهِ سُلَيْمَانُ  
ابْنُ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ مِنْ أَهْلِ  
دِمَشْقَ، هَرَبَ إِلَى الْبَصْرَةِ مِنَ الْقَتْلِ.



۳۸- کتاب الديات

🌞 فوائد و مسائل: ① علماء پر واجب ہے کہ مسلمانوں کو ان کے معاشرتی شرعی حقوق و حدود سے آگاہ کرتے رہا کریں۔ ② کسی بھی مسلمان کو روانہ نہیں کہ مغلوب الغضب ہو کر کوئی ایسی کارروائی کرے جس سے وہ خود اور اس کے اقارب طعن کا نشانہ بنیں ورنہ انہیں دیت دینے کا پابند ہونا پڑے گا۔ ③ مال کے لالچ میں اپنے مورث کو قتل کر دینا انتہائی عظیم اور قبیح جرم ہے۔ ایسے نامعقول کو دنیا و آخرت خراب ہونے کے علاوہ وراثت سے بھی کٹی طور پر محروم ٹھہرایا گیا ہے۔ ④ اس حدیث سے معاشرتی زندگی اور صلہ رحمی کی اہمیت اور ضرورت واضح ہوتی ہے کہ انسان کو اپنے اقارب سے ربط قائم رکھنا اور اسے مضبوط بنانا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ اگر اللہ نہ کرے کبھی کوئی تصور ہو جائے تو دیت وغیرہ کی ادائیگی میں ان سے تعاون لے دے سکے۔ بالخصوص عورت کی دیت اس کے عصبات کے ذمے آتی ہے نہ کہ شوہر کے ذمے۔ (بحوالہ حدیث: ۳۵۷۵)

۳۵۶۵- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”قتل شبہ عمد کی دیت مغلط (ثقیل اور شدید) ہوتی ہے جیسے کہ قتل عمدی، مگر اس کا مرتکب قتل نہیں کیا جاسکتا۔“

۴۵۶۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ الْعَامِلِيُّ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُعْطَىٰ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ».

(امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے) کہا کہ خلیل نے ابن راشد سے مزید کہا: ”وہ (شبہ عمد) یوں ہے کہ شیطان لوگوں میں فساد پیدا کر دے اور بلوے میں کوئی خون ہو جائے (قاتل کو کسی نے دیکھا نہ ہو) اور لڑائی کرنے والوں میں کوئی گہری عداوت بھی نہ ہو اور نہ انہوں نے اسلحہ اٹھایا ہو۔“

قال: وَرَأَدَنَا خَلِيلٌ عَنْ ابْنِ رَاشِدٍ: «وَذَلِكَ أَنْ يَنْزُو الشَّيْطَانُ بَيْنَ النَّاسِ فَتَكُونُ دِمَاءٌ فِي عِمِّيًّا فِي غَيْرِ ضَعِيئَةٍ وَلَا حَمَلٍ سِلَاحٍ».

۳۵۶۶- جناب عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ ان کے والد نے انہیں (ان کے دادا) حضرت عبداللہ بن عمرو

۴۵۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فَضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُمْ قَالَ:

۴۵۶۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۳/۲ من حديث محمد بن راشد به.

۴۵۶۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب المواضع، ح: ۴۸۵۶ من حديث خالد بن اربث به، وقال الترمذي، ح: ۱۳۹۰ "حسن صحيح"، وصححه ابن الجارود، ح: ۷۸۵.

۳۸- کتاب الدیات

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل  
 ﷺ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے زخم جو  
 ہڈی کھول دیں ان میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔“

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ  
 شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «فِي  
 الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ».

۴۵۶۷- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ  
 اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 آنکھ کی چوٹ میں فیصلہ فرمایا کہ آنکھ اگر اپنی جگہ قائم رہے  
 (اور پیرنائی جاتی رہے) تو اس میں تہائی دیت ہے۔

۴۵۶۷- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدِ  
 السُّلَمِيِّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ:  
 حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ  
 الْحَارِثِ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ  
 أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي  
 الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَةَ لِمَكَانِهَا يَثُلُثُ الدِّيَّةُ.

باب: ۱۹- پیٹ کے بچے کی دیت

(المعجم ۱۹) - بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ  
 (التحفة ۲۱)

۴۵۶۸- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے کہ دو عورتیں بنو ہذیل کے ایک آدمی کی زوجیت میں  
 تھیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کا بانس  
 دے مارا اور اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو قتل کر دیا۔  
 وہ لوگ اپنا جھگڑا نبی ﷺ کے پاس لے آئے۔ تو دونوں  
 اطراف کے لوگوں میں سے کسی ایک نے کہا: کس طرح  
 دیت دیں ہم اس کی جو نہ روایا نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا۔  
 رسول اللہ ﷺ نے (اس کے انداز گفتگو پر) فرمایا: ”کیا  
 دیہاتیوں کی سی صحیح ہے۔“ الغرض آپ نے فرمایا (اس  
 بچے کی دیت) ایک غلام ہے اور اسے قاتلہ کے وارثوں  
 کے ذمے لگایا کہ وہ ادا کریں۔

۴۵۶۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ  
 النَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ  
 إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ  
 ابْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ  
 مِنْ هَذِيلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى  
 بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا [وَجَبْنَيْهَا] فَأَخْتَصَمَا إِلَى  
 النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ: كَيْفَ  
 نَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا أَكَلَ، وَلَا شَرِبَ  
 وَلَا اسْتَهَلَّ، فَقَالَ: «أَسْجَعُ كَسَجْعِ  
 الْأَعْرَابِ»، وَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى  
 عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ.



۴۵۶۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، القسامة، باب العين العوراء السادة لمكانها إذا طمست،

ح: ۴۸۴۴ من حديث الهيثم بن حميد به .

۴۵۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، القسامة، باب دية الجنين . . . الخ، ح: ۱۶۸۲ من حديث شعبة به .

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

☀️ **فوائد و مسائل:** ① عورت اگر جرم کرے تو اس کی دیت اس کے وارثوں کے ذمے ہے۔ ② اگر پیٹ کا بچہ مار دیا گیا ہو تو اس کی دیت ایک غلام ہے۔ ③ جاہلوں کے سے انداز میں تکلف سے باتیں کرنا معیوب ہے۔ دوسری روایت میں اسے جہلاء اور کاہنوں کی بیعت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ (سنن النسائی، القسامة، حدیث: ۲۸۲۳، ۲۸۲۴)

۴۵۶۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَزَادَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَعُرَّةٌ لِمَا فِي بَطْنِهَا.

۴۵۶۹- منصور نے اپنی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔ اور مزید کہا کہ نبی ﷺ نے مقتولہ عورت کی دیت قاتلہ کے وارثوں کے ذمے ڈالی اور اس کے پیٹ کے بچے کے بدلے میں ایک غلام لازم کیا۔

قال أبو داود: وكذلك رواه الحكم عن مجاهد، عن المغيرة.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حکم نے بواسطہ مجاہد حضرت مغیرہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۴۵۷۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبَّادٍ الْأَزْدِيُّ الْمَعْنَى قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ هِشَامِ، عَنِ عُرْوَةَ، عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ، فَقَالَ الْمَغِيرَةُ ابْنُ سُعْبَةَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِيهَا بِعُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِمَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ. قَالَ: فَأَتَاهُ بِمُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ. زَادَ هَارُونُ: فَشَهِدَ لَهُ يَعْنِي: ضَرَبَ الرَّجُلُ بَطْنَ امْرَأَتِهِ.

۴۵۷۰- حضرت مسور بن مخرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رحمہ اللہ نے لوگوں سے مشورہ کیا کہ اگر کسی عورت کے پیٹ کا بچہ ساقط کر دیا گیا ہو (تو اس میں کیا دیت ہو؟) حضرت مغیرہ بن شعبہ رحمہ اللہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں ایک غلام یا لوٹری دینے کا فیصلہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رحمہ اللہ نے کہا کہ کوئی گواہ لائیے جو آپ کی تائید میں گواہی دے۔ چنانچہ وہ محمد بن مسلمہ رحمہ اللہ کو لے آئے۔ ہارون نے مزید کہا: چنانچہ انہوں نے گواہی دی یعنی اگر کوئی پیٹ والی عورت کو صدمہ پہنچائے (تو اس کی دیت یہی ہے)۔

قال أبو داود: بلغني عن أبي عبيد: إِنَّمَا سُمِّيَ إِمْلَاصًا لِأَنَّ الْمَرْأَةَ تَزْلُقُهُ قَبْلَ وَفْتِ الْوِلَادَةِ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَا زَلِقَ مِنْ

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو عبید سے مروی ہے کہ اسقاط کو ”املاص“ اس لیے کہتے ہیں کہ عورت بچے کو قبل از وقت پھسلادیتی ہے۔ اور ہر وہ چیز جو ہاتھ

۴۵۶۹- تخریج: أخرجه مسلم من حديث جرير بن عبد الحميد به، انظر الحديث السابق.

۴۵۷۰- تخریج: [صحيح] أخرجه مسلم، القسامة، باب دية الجنين . . . الخ، ح: ۱۶۸۳ من حديث وكيع به، ولم يذكر ما زاده هارون بن عباد الأزدي شيخ أبي داود، وأبو داود لا يروي إلا عن ثقة عنده.

پیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

وغیرہ سے پھسل جائے اسے [مِلِص] کہتے ہیں۔

۴۵۷۱- حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو حماد بن زید اور حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ بے شک عمر رضی اللہ عنہ نے کہا.....

۴۵۷۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فیصلے کے بارے میں دریافت کیا (جو پیٹ کے بچے کے بارے میں ہوا تھا) تو جمل بن مالک بن نابغہ اٹھا اور کہا کہ میں دو عورتوں کے درمیان میں تھا (میری دو بیویاں تھیں) تو ایک نے دوسری کو خیمے کا بانس دے مارا اور اس کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو مار ڈالا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے کے بارے میں ایک غلام ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور اس عورت کو (جو قاتلہ تھی قصاص میں) قتل کرنے کا فیصلہ کیا۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نصر بن شمیل نے کہا کہ [مسطح] سے مراد وہ لکڑی ہے جس کے ذریعے سے تنور سے روٹی نکالی جاتی ہے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جبکہ ابو عبید نے کہا کہ [مسطح] خیمے کی لکڑی کو کہتے ہیں۔

الْبَيْدِ وَغَيْرِهِ فَقَدْ مَلِصَ .

۴۵۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْمُغِيرَةَ، عَنْ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَحَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ .

۴۵۷۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ

الْمِصْبِصِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ عَنْ قَضِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَقَامَ حَمَلٌ بِنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ، فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ، فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَتَنَّتْهَا وَجَنَيْتَهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بَغْرَةً وَأَنَّ تُقْتَلَ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ: الْمِسْطَحُ هُوَ الصُّوْبَجُ .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: الْمِسْطَحُ عُوْدٌ مِنْ أَعْوَادِ الْخِجَابِ .

🌞 فائدہ: بھاری لکڑی سے مارنا قتل عمد میں شمار ہو سکتا ہے۔

۴۵۷۱- تخريج: أخرجه البخاري، الديات، باب جنين المرأة، ح: ۶۹۰۵ عن موسى بن إسماعيل به .

۴۵۷۲- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب دية الجنين، ح: ۲۶۴۱ من حديث أبي عاصم به، ورواه النسائي، ح: ۴۷۴۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۲۵ .

بیٹے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

۴۵۷۳- جناب طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے..... اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا مگر اس میں ”اس عورت (قاتلہ) کے قتل کیے جانے کا ذکر نہیں کیا“ البتہ (جنین کے بدلے میں) ایک غلام یا لونڈی دیے جانے کا بیان کیا۔ طاؤس نے کہا ”اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر میں یہ نہ سنتا تو اس کے علاوہ کوئی اور فیصلہ کر بیٹھتا۔“

۴۵۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ لَزْهَرِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ نَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: وَأَنْ تُقْتَلَ. زَادَ: بِعُرَّةِ عَبِيدٍ أَوْ أَمَةٍ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْتَا بِغَيْرِ هَذَا.

۴۵۷۴- جناب عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے محل بن مالک کے واقعہ میں بیان کیا کہ اس نے عورت کا بچہ ساقط کر دیا جو مردہ تھا اور اس کے بال اگ چکے تھے اور عورت بھی مر گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہما نے اس کی دیت اس قاتلہ کے وارثوں پر ڈال دی۔ مقتولہ کے چچا نے کہا: اس کا بچہ ساقط ہوا ہے اے اللہ کے نبی! جس کے بال اگ چکے تھے۔ تو قاتلہ کے والد نے کہا: یہ جھوٹا ہے اللہ کی قسم! بچہ نہ چیخا نہ چلایا نہ پیا نہ کھایا! یا خون تو باطل ہوتا ہے۔ (اس میں قصاص ہوتا ہے نہ دیت۔) تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا جاہلوں اور کانہوں کی سی شے ہے؟ بیٹے کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی ادا کرو۔“

۴۵۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّمَارِ: أَنَّ عَمْرَو بْنَ طَلْحَةَ حَدَّثَتْهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قِصَّةِ حَمَلِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَأَسْقَطْتُ غَلَامًا قَدْ بَتَّ شَعْرُهُ، مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ، فَقَالَ عَمُّهَا: إِنَّهَا قَدْ اسْقَطَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! غَلَامًا قَدْ بَتَّ شَعْرُهُ، فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ: إِنَّهُ كَاذِبٌ، إِنَّهُ وَاللَّهِ! مَا سَتَهَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ، فَمِثْلُهُ يُطْلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْجَعُ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتُهَا؟ أَدْفِي الصَّبِيَّ عُرَّةً».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ان عورتوں میں سے ایک کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا ام غطفیف۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مَلِيكَةً وَالْأُخْرَى أُمُّ غُطْفَيْفٍ.

۴۵۷۵- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت

۴۵۷۵- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۵۷۳- [إسناده ضعيف] والحديث السابق شاهد له \* طاؤس لم يسمع من عمر رضي الله عنه.

۴۵۷۴- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب صفة شبه العمدة وعلى من دية الأجنة . . . الخ، ح: ۴۸۳۲ من حديث عمرو بن طلحة به، وسنده ضعيف \* سلسلة سماك عن عكرمة سلسلة ضعيفة.

۴۵۷۵- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب عقل المرأة على عصبتها وميراثها لولدها، ۴۴

بیٹے کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل  
ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری  
کو قتل کر دیا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کا شوہر بھی تھا  
اور بچہ بھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ  
کے عاقلہ پر ڈالی۔ اس قاتلہ کے شوہر اور بیٹے کو اس  
دیت کی ادائیگی سے بری رکھا۔ تو مقتولہ کے عاقلہ کہنے  
لگے کہ اس کی میراث ہمارا حق ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا: ”نہیں اس کی وراثت اس کے شوہر اور بیٹے کا  
حق ہے۔“

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ: حَدَّثَنِي  
السَّعْيِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ  
مِنْ هَذِيلٍ قَتَلَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلِكُلِّ  
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا زَوْجٌ وَوَلَدٌ، قَالَ: فَجَعَلَ  
النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْقَاتِلَةِ،  
وَبِرًّا زَوْجِهَا وَوَلَدِهَا. قَالَ: فَقَالَ عَاقِلَةُ  
الْمَقْتُولَةِ: مِيرَاثُهَا لَنَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: «لَا، مِيرَاثُهَا لِزَوْجِهَا وَوَلَدِهَا».

☀️ فائدہ: اس روایت کو بعض محققین نے صحیح قرار دیا ہے۔ [عاقلہ] سے مراد وہ لوگ ہیں جو وراثت کے متعینہ حصے  
دے دیے جانے کے بعد باقی مال سمیٹ لیتے ہیں۔ جیسے کہ باپ، بیٹا، بھائی اور چچا وغیرہ۔ مگر اس حدیث میں بیٹے کو  
”عاقلہ“ سے خارج رکھا گیا ہے۔



۲۵۷۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
قبیلہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں تو ایک نے دوسری کو پتھر  
دے مارا اور اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنا معاملہ رسول اللہ  
ﷺ کے پاس لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا  
کہ جنین کی دیت میں ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے اور  
مقتولہ کی دیت قاتلہ کے عاقلہ کے ذمے ڈالی اور مقتولہ  
کی وراثت اس کے بیٹے اور اس کے ساتھ دوسرے وارثوں  
کو دلوائی۔ تو حنبل بن مالک بن نابغہ ہذیلی نے کہا: اے  
اللہ کے رسول! میں بھلا اس کا جرمانہ کیوں کر بھروں جس  
نے نہ پیمانہ کھایا نہ بولانا چلایا ایسا خون تو لغو ہوتا ہے؟  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو کاہنوں کا بھائی لگتا

۴۵۷۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانَ وَابْنُ  
السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي  
يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلٍ فَرَمَتِ إِحْدَاهُمَا  
الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ  
جَنِينِهَا غَرَّةً عَبْدًا أَوْ وَلِيدَةً وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ  
عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدُهَا وَمَنْ مَعَهُمْ،  
فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهَذَلِيُّ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَعْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا

۴۴: ح ۲۶۴۸ من حدیث عبدالواحد بہ، وسندہ ضعیف \* مجالد ضعیف.

۴۵۷۶- تخریج: أخرجه البخاري، النبیات، باب جنین المرأة وأن العقل علی الوالد... الخ، ح: ۶۹۱۰،  
ومسلم، القسامة، باب دية الجنین ووجوب الدية فی قتل الخطأ... الخ، ح: ۱۶۸۱ من حدیث عبد اللہ بن وهب به.

بیٹ کے بچے کی دیت سے متعلق احکام و مسائل ہے۔ آپ نے یہ اس کی صحیح گفتگو کی وجہ سے فرمایا۔

أَكَلَ، وَنَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِنْخَوَانِ الْكُفَّانِ». مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

۴۵۷۷- جناب ابن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قصے میں روایت کیا کہ پھر وہ عورت جس کو آپ نے غلام یا لونڈی دلائی فوت ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹے کو ملے اور (قاتلہ کی طرف سے) دیت اس کے عصبہ (عاقلہ) پر ڈالی۔

۴۵۷۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْعُرَّةِ تُوْفِيَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَيْتِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

۴۵۷۸- حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری کو پتھر دے مارا اس سے اس کا بچہ ساقط ہو گیا۔ پس یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے بچے کے سلسلے میں پانچ سو بکریاں ذمے لگائیں اور اس دن سے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۴۵۷۸- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ امْرَأَةً حَذَفَتْ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَرَفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ فِي وَلَدِهَا خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ، وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیث میں روایت تو پانچ سو بکریاں ہی ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ سو بکریاں تھیں۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ عباس (بن عبدالعظیم) کا وہم ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَا الْحَدِيثُ خَمْسَ مِائَةِ شَاةٍ. وَالصَّوَابُ: مِائَةُ شَاةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا قَالَ عَبَّاسٌ، وَهُوَ وَهْمٌ.

۴۵۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

۴۵۷۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى

۴۵۷۷- تخریج: أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث المرأة والزوج مع الولد وغيره، ح: ۶۷۴۰، ومسلم، الفسامة، باب دية الجنين ووجوب الدية في قتل الخطأ... الخ، ح: ۱۶۸۱ عن قتبية به.

۴۵۷۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الفسامة، باب دية جنين المرأة، ح: ۴۸۱۷ من حديث عبیدالله ابن موسی به.

۴۵۷۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، اللديات، باب ماجاء في دية الجنين، ح: ۱۴۱۰، وابن ماجه، ۴۴

۳۸- کتاب الدیات

مکاتب کی دیت سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ نے جنین کے سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی یا ایک گھوڑا یا خچر ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ [عَمْرٍو]، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بَعْرَةَ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَعْلٍ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ اور خالد بن عبد اللہ نے محمد بن عمرو سے یہ روایت نقل کی ہے مگر ان دونوں نے گھوڑے یا خچر کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَمْ يَذْكَرُا فَرَسًا وَلَا بَعْلًا.

۴۵۸۰- جناب شعبی سے مروی ہے کہ لونڈی غلام کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔

۴۵۸۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَجَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: الْغُرَّةُ حَمْسٌ مِائَةٌ يَعْنِي [دِرْهَمًا].

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیعہ نے کہا کہ لونڈی غلام کی قیمت پچاس دینار ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ رَبِيعَةُ: الْغُرَّةُ حَمْسُونَ دِينَارًا.

باب: ۲۰- مکاتب کی دیت کا بیان

(المعجم ۲۰) - بَابُ: فِي دِيَةِ

الْمَكَاتِبِ (التحفة ۲۲)

☀️ فائدہ: ایسا غلام جس نے اپنے مالک سے معاہدہ کیا ہو کہ میں اس قدر رقم دے کر آزاد ہو جاؤں گا تو وہ اس مدت میں ”مکاتب“ کہلاتا ہے۔ (مکاتب“ تاکے زبر کے ساتھ۔)

۴۵۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب جو قتل کر دیا جائے کی دیت کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا کہ وہ جس قدر حصہ اپنی کتابت کا ادا کر چکا ہو اس نسبت سے آزاد آدمی کی دیت دی جائے

۴۵۸۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَضَى

۴۴ ح: ۲۶۳۹ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

۴۵۸۰- تخريج: [إسناده ضعيف] \* شريك الناضي ومغيرة بن مقسم مدلسان وعننا.

۴۵۸۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب دية المكاتب، ح: ۴۸۱۴ من حديث يعلى بن

عبيد به، وصححه ابن الجارود، ح: ۹۸۲ \* يحيى بن أبي كثير مدلس وعنن.



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ  
يُودَى مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ  
دِيَةَ الْمَمْلُوكِ .

اور جس قدر باقی ہو اس میں غلام کی دیت دی جائے۔

۴۵۸۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

۳۵۸۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أُيُوبَ، عَنْ  
عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: «إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ وَرِثَ  
مِيرَاثًا يَرِثُ عَلَى قَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ» .

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب پر جب کوئی حد لازم آ  
رہی ہو یا کسی کا وارث بن رہا ہو تو جس نسبت سے آزاد  
ہو چکا ہو اسی حساب سے حد لگو ہوگی یا وراثت کا حصہ  
پائے گا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ وَهَيْبٌ عَنْ أُيُوبَ،  
عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ،  
وَأَرْسَلَهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ  
أُيُوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ،  
وَجَعَلَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ قَوْلَ عِكْرِمَةَ .

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کو وہیب  
نے بسند ایوب عکرمہ سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ  
سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اور حماد بن  
زید اور اسماعیل نے بواسطہ ایوب عکرمہ سے انہوں نے  
نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے جبکہ اسماعیل بن علیؒ  
نے اسے عکرمہ کا قول بنایا ہے۔

☀ فائدہ: اسلام نے جس انداز سے غلاموں کے حقوق کا تحفظ کیا ہے کسی اور ملت میں نہیں ہے۔ غلام اگر آدھا آزاد  
ہو چکا ہو اور آدھا غلام ہو تو آدمی دیت آزادی اور باقی غلام کی ادا کی جائے گی۔ اسی طرح باقی امور میں بھی ہے۔

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي دِيَةِ الذَّمِّيِّ

باب: ۲۱- ذمی کی دیت کا بیان

(التحفة ۲۳)

☀ فائدہ: ایسا غیر مسلم جو مملکت اسلامی کی رعیت میں شامل ہو ذمی کہلاتا ہے۔

۴۵۸۳- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ

۳۵۸۳- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ

۴۵۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البيهقي، باب ماجاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي،  
ح: ۱۲۵۹ من حديث حماد بن سلمة به، وقال: "حسن"، ورواه النسائي، ح: ۴۸۱۵ .

۴۵۸۳- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۱۷ من حديث محمد بن إسحاق، والترمذي، ح: ۱۶۱۳، والنسائي،  
ح: ۴۸۱۰، ۴۸۱۱، وابن ماجه، ح: ۲۶۴۴ من حديث عمرو بن شعيب به، وصححه ابن الجارود، ح: ۱۰۵۲،  
حديث أسامة بن زيد رواه الترمذي، والنسائي، ح: ۴۸۱۱، وحديث عبدالرحمن بن الحارث رواه ابن ماجه .

۳۸- کتاب الدیات

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”عہد والے (ذمی) کی دیت آزاد سے آدھی ہے۔“

مَوْهَبُ الرَّفِيعِي: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسامہ بن زید لیشی اور عبدالرحمن بن حارث نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِثْلَهُ.

باب: ۲۲- اپنا دفاع کرتے ہوئے اگر حملہ آور کا کوئی نقصان ہو جائے یا اسے ضرب لگ جائے تو.....؟

(المعجم ۲۲) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يُقَاتِلُ الرَّجُلَ فَيَدْفَعُهُ عَنْ نَفْسِهِ (التحفة ۲۴)

۳۵۸۳- حضرت صفوان اپنے والد یعلیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میرے نوکر کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی تو دوسرے نے اس کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹ لیا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اس سے اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ تو وہ نبی ﷺ کے پاس چلا گیا تو آپ نے اس (کے اس نقصان) کو ضائع قرار دیا۔ اور فرمایا: ”کیا تو چاہتا تھا کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیے رہتا اور تو اسے اونٹ کی طرح چبا ڈالتا؟“ (عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے) کہا کہ ابن ابی ملیکہ نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما نے اسے ضائع قرار دیا اور کہا: دور ہو (ضائع ہے) اس کا دانت۔

۴۵۸۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَاتَلَ أَحْيَرِيَّ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَتَدَرَّتْ نَيْبَتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا، وَقَالَ: «أَتُرِيدُ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ فِي فَيْكَ تَقْضُمُهَا كَالْمَحْلِ؟» قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَهْدَرَهَا، وَقَالَ: بَعَدَتْ سِنْتُهُ.



☀️ فائدہ: حملہ آور کے مقابلے میں اپنا دفاع کرنا حق واجب ہے اور اس صورت میں حملہ آور کو اگر کوئی چوٹ لگ جائے یا کوئی نقصان ہو جائے تو اس کا کوئی معاوضہ نہیں۔

۴۵۸۴- تخریج: أخرجه البخاري، الدیات، باب: إذا عض رجلاً فوقعت ثنایاه، ح: ۶۸۹۳، ومسلم، القسامة، باب الصائل على نفس الإنسان أو عضوه... الخ، ح: ۱۶۷۴ من حديث ابن جریج به.

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۵۸۵- حضرت یعلیٰ بن امیہ نے یہ روایت بیان کی اور مزید کہا کہ پھر نبی ﷺ نے دانت سے کاٹنے والے سے کہا: ”اگر چاہو تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دو وہ بھی اسی طرح کاٹے جیسے کہ تم نے کاٹا تھا اور تم بھی اپنا ہاتھ کھینچ لینا۔“ الغرض آپ نے اس کے دانتوں کی دیت ضائع قرار دی۔

باب: ۲۳- جو کوئی بلا علم طیب بن کر لوگوں کا

علاج کرے اور ضرر پہنچائے تو.....؟

۳۵۸۶- جناب عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو ایسے ہی طیب بن کر علاج کرے اور طبابت اور علاج معالجے میں مشہور نہ ہو تو وہ ذمہ دار ہے۔“

نصر بن عاصم نے اپنی سند میں کہا: [حَدَّثَنِي ابْنُ

جُرَيْجٍ]

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ صرف ولید بن مسلم کی روایت ہے، ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح ہے یا نہیں۔

🌞 **فائدہ:** بعض محققین کے نزدیک مذکورہ روایت حسن ہے، ان کے نزدیک عطائی قسم کے غیر معروف طیب اور معالج اگر اپنے علاج سے کسی کا نقصان کر دیں تو وہ اس کے ضامن اور ذمہ دار ہیں۔ اور لوگوں کو بھی ایسے عطائیوں سے محتاط رہنا چاہیے۔

۴۵۸۵- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۵۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الطب، باب من تطيب ولم يعلم منه طب، ح: ۳۴۶۶، والنسائي، ح: ۴۸۳۴ من حديث الوليد بن مسلم به \* ابن جريج عن، وللحديث شاهد ضعيف.

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۴۵۸۷- جناب عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز سے

روایت ہے کہ ایک وفد کے لوگ جو میرے والد کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو معالج کسی قوم میں طیب بنا پھرتا ہو جب کہ اس سے پہلے وہ علم طب میں معروف نہ ہو اور کسی کا نقصان کر دے تو وہ ذمہ دار ہے۔“ عبدالعزیز نے کہا: یہ ضمانت دو اتانے میں نہیں بلکہ یہ رگ کاٹنے چیرا دینے یا داغ دینے کی صورت میں ہے۔

۴۵۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي بَعْضُ الْوَفْدِ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى أَبِي، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا طَيْبٍ تَطَبَّبَ عَلَى قَوْمٍ لَا يَعْرِفُ لَهُ تَطَبَّبَ قَبْلَ ذَلِكَ فَأَعْتَتَ فَهُوَ ضَامِنٌ». قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ بِالنَّعْتِ إِنَّمَا هُوَ قَطْعُ الْعُرُوقِ وَالْبَطُّ وَالْكَيْ.

☀️ فائدہ: لوگ بالعموم سے سنائے نسخے بیان کرتے ہیں اس صورت میں بتانے والے کا قصور نہیں سمجھا جاتا بلکہ ایسی دو استعمال کرنے والے کو خود دانا ہونا چاہیے۔ ہاں اگر کوئی انٹراڈی فصد کھولے یا داغ وغیرہ دے اور نقصان ہو جائے تو ذمہ دار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ نوآموز ڈاکٹروں اور معالجین کے لیے پرانے ماہر طبیبوں کی زیر نگرانی طویل تربیت لازمی سمجھی جاتی ہے۔



(المعجم ۲۴) - بَابُ: فِي دِيَةِ الْخَطَا

شِبْهِ الْعَمْدِ (التحفة ۲۶)

باب: ۲۴- قتل خطا جو عمد کے مشابہ ہو

کی دیت

۴۵۸۸- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے -- بقول مسدد فتح والے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھر سلیمان بن حرب اور مسدد دونوں اپنے بیان میں متفق ہیں..... آپ نے فرمایا: ”خبردار! تحقیق جاہلیت کے دور کی فخر کی ہر بات خون سے متعلق ہو یا مال سے، جس کا ذکر کیا جاتا ہو یا دعویٰ کیا جاتا ہو وہ میرے قدموں تلے (روندی جارہی) ہے سوائے حاجیوں کو پانی پلانے اور بیت اللہ کی خدمت کے عمل کے۔“ (وہ حسب سابق بحال ہے۔) پھر فرمایا: ”خبردار! قتل

۴۵۸۸- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

وَمُسَدَّدُ الْمَعْنَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - قَالَ مُسَدَّدٌ: خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ ثُمَّ اتَّفَقَا - فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ كُلَّ مَا تَزَعَّرَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ دَمٍ أَوْ مَالٍ تُذَكَّرُ وَتُدْعَى تَحْتَ قَدَمِي إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ وَسِدَائَةِ النَّبِيِّ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلَا إِنَّ

۴۵۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] بعض الوفد مجهول، وانظر الحديث السابق.

۴۵۸۸- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۷.

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

خطا جو عہد کے مشابہ ہو سائے یا لالچی وغیرہ سے جیسے بھی ہو اس کی دیت سواونٹ ہے ان میں چالیس اونٹیاں ایسی ہوں جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔“

دِيَّةُ الْخَطَاِ شِبْهُ الْعَمْدِ - مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا - مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَادُهَا .

۳۵۸۹- وہیب نے خالد سے اسی سند سے مذکورہ بالا

حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۵۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ إِسْنَادِ نَحْوَ مَعْنَاهُ .

باب: ۲۵- فقیر لوگوں کا غلام کسی قابل دیت

جرم کا ارتکاب کر بیٹھے تو.....؟

(المعجم ۲۵) - بَابُ جِنَايَةِ الْعَبْدِ يَكُونُ

لِلْفُقَرَاءِ (التحفة ۲۷)

۳۵۹۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ فقیر لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے امیر لوگوں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا یہ (امیر) لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ لے آئے تو دوسروں نے جواب دیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم لوگ فقیر ہیں تو آپ نے ان پر کوئی چیز نہ ڈالی۔

۴۵۹۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ : أَنَّ غَلَامًا لِأَنْتَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غَلَامٍ لِأَنْتَاسٍ أُغْنِيَاءَ ، فَأَتَى أَهْلَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّا نَاسٌ فُقَرَاءٌ ، فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا .

🌞 نوادہ و مسائل: ① بعض محققین کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔ ② اس حدیث میں ”غلام“ کا ایک ترجمہ

معروف معنی میں ہے کہ وہ عہد مملوک تھے۔ چونکہ یہ معاملہ مملوکوں کے مابین تھا اور قصور وار کے مالک فقیر بھی تھے اس لیے ان پر کچھ نہ ڈالا گیا۔ اور دوسرا ترجمہ ”نوعمر لڑکے“ بھی کیا گیا ہے یعنی وہ آزاد تھے۔ مگر ان کے لڑکپن، خطا اور قصور وار کے ولی فقیر ہونے کی وجہ سے ان پر کچھ نہ ڈالا تفصیل کے لیے دیکھیے: (نیل الاوطار، ابواب الدیات، العاقلة و ماتحملہ)

باب: ۲۶- جو شخص کسی اندھا دھند بلوے میں

قتل ہو جائے

(المعجم ۲۶) - بَابُ: فِيمَنْ قُتِلَ فِي

عَمِيًّا بَيْنَ قَوْمٍ (التحفة ۲۸)

۴۵۸۹- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۸، وانظر الحديث السابق .

۴۵۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب سقوط القود بين المماليك فيما دون النفس،

ح: ۴۷۵۵ من حديث معاذ بن هشام به، وهو في مسند أحمد: ۴/ ۴۳۸ \* قتادة عن عن .

۴۵۹۱- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثْتُ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ  
قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ،  
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيٍّ أَوْ رِمِيًّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ  
بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ فَعَقَلُهُ عَقْلٌ خَطِيئًا، وَمَنْ قُتِلَ  
عَمْدًا فَقَوِّدْ يَدَيْهِ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ  
لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ».

☀️ فائدہ: گزشتہ حدیث: ۳۵۳۹ ملاحظہ ہو۔

(المعجم ۲۷) - بَابُ: فِي الدَّابَّةِ تَنْفُخِ

بِرَجْلِهَا (التحفة ۲۹)

۴۵۹۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ  
حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: «الرَّجُلُ جُبَارٌ [وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ]».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الدَّابَّةُ تَضْرِبُ بِرَجْلِهَا  
وَهُوَ رَاكِبٌ.

(المعجم ۲۸) - بَابُ الْعَجْمَاءِ وَالْمَعْدِنِ

وَالسِّرِّ جُبَارٌ (التحفة ۳۰)

۴۵۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۴۵۹۱- تخریح: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۴۰.

۴۵۹۲- تخریح: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۵۷۸۸ من حديث سفیان بن حسین به، وهو

ضعيف عن الزهري، تقدم، ح: ۲۵۷۹.

۴۵۹۳- تخریح: أخرجه مسلم، الحدود، باب جرح العجماء والمعدن والسر جبار، ح: ۱۷۱۰ من حديث سفیان

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۳۵۹۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی بلوے میں مارا  
جائے (اور قاتل دیکھا نہ گیا ہو) کہ ان کی آپس میں  
سنگباری ہوئی ہو یا سانے ڈنڈے بازی تو اس کی دیت  
قتل خطا والی ہوگی۔ اور جو عمد ا جان بوجھ کر قتل کیا گیا ہو تو  
اس میں قاتل کی جان سے قصاص ہے اور جو کوئی اس  
(قصاص لینے) میں آڑے آئے تو اس پر اللہ کی فرشتوں  
کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

باب: ۲۷- کسی کو اگر جانور لات مار

دے تو.....؟

۳۵۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے

بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: ”(جانور کا) لات مار  
دینا ضائع ہے۔ اور معدنی کان (کا نقصان) ضائع ہے۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جانور کا مالک اس پر  
سوار ہو اور وہ لات مار دے (تو ضائع ہے۔)

باب: ۲۸- جانور لات مارے یا معدنی

کان میں کوئی حادثہ ہو جائے

۳۵۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے

دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا: ”جانور کا زخمی کر دینا“ معدنی کان میں حادثہ ہو جانا یا کنویں میں گر پڑنا سب ضائع ہیں اور اگر کسی کو کوئی دینہ ملے تو اس میں خمس ہے۔“ (پانچواں حصہ ادا کرنا شرعی حق ہے۔)

عن الزُّهْرِيِّ، عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَأَبِي سَلَمَةَ سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، عن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبَيْتُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جانور جب بھاگ گیا ہو اور اس کے ساتھ کوئی نہ ہو اور یہ حادثہ دن کے وقت ہوا ہو رات میں نہ ہو اور ہو۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْعَجْمَاءُ الْمُتَمَلِّئَةُ الَّتِي لَا يَكُونُ مَعَهَا أَحَدٌ وَتَكُونُ بِاللَّيْلِ لَا تَكُونُ بِاللَّيْلِ.

☀️ فائدہ: ① جانور بے شعور اور نا سمجھ مخلوق ہے اس کے کاٹ کھانے یا لات مار دینے میں اس کے مالک کا تصور نہیں الایہ کہ جب وہ اس کے قریب ہو اور اس کو ضبط رکھنے پر قادر ہو یا یقین ہو کہ یہ لوگوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور پھر بھی وہ اسے کھلا چھوڑ دے۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کے قول کا یہی مفہوم ہے۔ ② مزدور کو جب معلوم ہو کہ اس نے معدنی کان میں کام کرنا ہے..... یا اسی طرح کسی اور پر خطر جگہ پر چڑھنا ہے اور وہ اپنی رضامندی سے کام کرے تو اتفاقی حادثہ کی وجہ سے مالک تصور وار نہیں ہوگا۔ ③ اپنی زمین میں کسی نے کنواں کھودا ہو اور کوئی اس میں جا کرے تو مالک کا کوئی تصور نہیں سمجھا جائے گا، بخلاف اس کے کہ کسی عام گزرگاہ پر کھودے اور پھر اس پر باڑ وغیرہ نہ لگائے۔

باب: ۲۹- آگ جو پھیل جائے

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِي النَّارِ تَعَدَّى

(التحفة ۳۱)

۳۵۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگ (سے ہونے والا نقصان) ضائع ہے۔“

۴۵۹۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ النَّبْسِيُّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الصَّنْعَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنْبِهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ابن عيينة، والبخاري، الزُّكُوفُ، باب: فِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ، ح: ۱۴۹۹ من حديث الزهري به.

۴۵۹۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الديات، باب الجبار، ح: ۲۶۷۶ من حديث عبدالرزاق به،

وهو في صحيفه همام بن منبه، ح: ۱۳۸.

اللہ ﷻ: «النَّارُ جُبَارٌ» .

🔥 فائدہ: اگر کسی نے اپنی زمین یا گھر وغیرہ میں آگ جلائی اور پھر وہ پھیل گئی یا کوئی چنگاری اڑ کر دوسرے کا نقصان کر گئی تو آگ جلانے والا اس کا ذمہ دار نہ سمجھا جائے گا الا یہ کہ کوئی واضح قصور ہو مثلاً اپنا کام کر کے اسے ویسے ہی چھوڑ دیا اور بھایا یا دبا یا نہ ہو۔

باب: ۳۰- دانتوں کے قصاص کا بیان (المعجم ۳۰) - **بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ السِّنِّ** (التحفة ۳۲)

۴۵۹۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

۳۵۹۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہما کی بہن زینب (را پر پیش) با پر زبر اور ی مشد کے نیچے زیر) نے ایک عورت کا دانت توڑ دیا تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس آ گئے۔ پس آپ نے اللہ کی کتاب کے مطابق قصاص کا فیصلہ فرمایا۔ انس بن نضر کہنے لگے: قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آج اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: ”انس! کتاب اللہ کا فیصلہ قصاص ہے۔“ چنانچہ دوسرے لوگ دیت قبول کر لینے پر راضی ہو گئے (اور بدلہ نہیں لیا) تو نبی ﷺ کو بڑا تعجب ہوا اور فرمایا: ”اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ پر قسم ڈال دیں تو وہ پوری فرما دیتا ہے۔“

المُعْتَمِرُ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرَّبِيعُ أُخْتُ أَنَسِ بْنِ النَّضْرِ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ، فَأَتَوَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَضَى بِكِتَابِ اللَّهِ الْقِصَاصَ، فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! لَا تُكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا الْيَوْمَ، قَالَ: «يَا أَنَسُ! كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ» فَرَضُوا بِأَرْشٍ أَخَذُوهُ. فَعَجِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَيَّ اللَّهُ لَا بَرَّةَ» .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ دانت کا قصاص کیسے لیا جائے؟ تو انہوں نے کہا: ”اسے رگڑ دیا جائے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ يُقْتَصُّ مِنَ السِّنِّ؟ قَالَ: تُبْرَدُ.

🔥 فوائد و مسائل: ① حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہما کا انکار رسول اللہ ﷺ پر رد یا شریعت کا انکار نہ تھا بلکہ یہ اس طبعی عار اور اذیت کا اظہار تھا جو دانت توڑے جانے کی صورت میں ایک خاتون اور اس کے قبیلے کو لاحق ہونے والی تھی اور ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور صل نکالا جائے۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے ایک انسان روزہ رکھنے کا





۳۸- کتاب الديات ..... دیت اور قصاص سے متعلق دیگر احکام و مسائل

شائق ہے مگر اس کے نتیجے میں بھوک پیاس سے اذیت بھی محسوس کرتا ہے۔ تو اس طبعی اذیت کا اظہار کوئی معیوب نہیں ہے۔ ⑤ حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہما کے محبوب بندے تھے کہ اللہ نے ان کی قسم پوری کر دی..... ﷺ..... ⑥ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کا فتویٰ کہ دانت رگڑ دیا جائے اسی وقت صحیح ہوگا جب دانت اوپر سے ٹوٹا ہو۔ (بذل المجہود)



## سنت کی اہمیت و فضیلت

عربی لغت میں سنت طریق کو کہتے ہیں۔ محدثین اور علمائے اصول کے نزدیک سنت سے مراد: ”رسول اللہ ﷺ کے اقوال، اعمال، تقریرات اور جو کچھ آپ نے کرنے کا ارادہ فرمایا نیز وہ سب کچھ بھی شامل ہے جو آپ ﷺ کی طرف سے (امت تک) پہنچا۔“ (فتح الباری، کتاب الاعتصام بالسنة)

”کتاب السنة“ ایک جامع باب ہے جس میں عقائد اور اعمال دونوں میں رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی اہمیت واضح کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے بعد عقائد و اعمال میں جو بھی انحراف سامنے آیا تھا اس کی تفصیلات اور اس حوالے سے رسول اللہ ﷺ کے اختیار کردہ طریق کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب کے موضوعات میں سنت اور اس کی پیروی، دعوت الی السنۃ اور اس کا اجراء، امت کا اتفاق و اتحاد اور وہ فتنے جن سے یہ اتفاق انتشار میں بدلا شامل ہیں۔ عقائد و نظریات میں جو انحراف آیا اس کے اسباب کا بھی اچھی طرح جائزہ لیا گیا اور منحرف نظریات کے معاملے میں صحیح عقائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ نظریاتی انحراف صحابہ کے درمیان تفضیل، مسئلہ خلافت کے حوالے سے اختلافات، حکمرانوں کی

۳۹- کتاب السنۃ ..... سنت کی اہمیت و فضیلت

آمریت اور سرکشی سے پیدا ہوا اور پھر آہستہ آہستہ فتنہ پردازوں نے ایمان، تقدیر، صفات باری تعالیٰ، حشر و نشر، میزان، شفاعت، جنت، دوزخ حتیٰ کہ قرآن کے حوالے سے لوگوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب کے اس حصے میں ان تمام موضوعات کے حوالے سے صحیح عقائد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پیش کیا۔ ان فتنوں کے استیصال کا کام محدثین ہی کا کارنامہ ہے۔ محدثین کے علاوہ دوسرے علماء و فقہاء نے اس میدان میں اس انداز سے کام نہیں کیا بلکہ مختلف فقہی مکاتب فکر کے لوگ خصوصاً اپنی رائے اور عقل پر اعتماد کرنے والے حضرات خود ان فتنوں کا شکار ہو گئے ابو داؤد کی ”کتاب السنۃ“ اور دیگر محدثین کے متعلقہ ابواب کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ جامعیت کے ساتھ محدثین نے ہر میدان میں کس طرح رہنمائی مہیا کی، اور اہل یہود کے حملوں سے اسلام کا دفاع کیا۔ انہوں نے محض شرعی اور فقہی امور تک اپنی توجہ محدود نہیں رکھی بلکہ اسلام کے ہر پہلو اور دفاع عن الاسلام کے ہر میدان میں کمر بستہ رہے۔ فجزاهم اللہ عن جمیع المسلمین خیر جزاء۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۳۹) - کتاب السنۃ (التحفة ۳۴)

### سنتوں کا بیان

(المعجم ۱) - باب شرح السنۃ

باب ۱- سنت کی تشریح و توضیح کا بیان

(التحفة ۱)

۴۵۹۶- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتْ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

۳۵۹۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی اکہتر یا بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور عیسائی بھی اکہتر یا بہتر فرقوں میں بے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔“

🌞 فائدہ: علامہ ابو منصور عبد القادر رحمہی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد ان فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ جن کے اجتہاد کی بنیاد فہم سنت پر ہے وہ اپنے اپنے اجتہاد کی بنیاد پر اشیاء کے حلال یا حرام ہونے کی رائے دیتے ہیں بلکہ اس تفرقہ سے مراد وہ اصولی اختلافات ہیں جو توحید، تقدیر، شرط نبوت و رسالت، محبت حدیث اور صحابہ کے ساتھ محبت و موالاة وغیرہ کے مسائل میں ظاہر ہوئے اور ان مسائل میں ایک دوسرے کو کافر کہا گیا۔ جبکہ فقہی نوعیت کے مسائل میں کبھی کسی نے کسی کو کافر نہیں کہا۔ (عون المعبود)

۴۵۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ۳۵۹۷- ابو عامر ہوزنی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ

۴۵۹۶- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الإيمان، باب ما جاء في افتراق هذه الأمة، ح: ۲۶۴۰، وابن ماجه، ح: ۳۹۹۱ من حديث محمد بن عمرو اللثبي به، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، و صححه الحاكم على شرط مسلم: ۱/۱۲۸، وواقفه الذهبي.

۴۵۹۷- تخريج: [إسناده حسن] وهو في مسند أحمد: ۱۰۲/۴.

سنت کی تشریح و توضیح کا بیان

بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما ہم میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور کہا: خبردار! تحقیق رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”خبردار! تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور یہ ملت تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ بہتر (۷۲) آگ میں جائیں گے اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور یہی ”الجماعۃ“ ہوگا۔“ ابن یحییٰ اور عمرو نے اپنی روایتوں میں مزید کہا: ”بلاشبہ میری امت میں سے کچھ تو میں نکلیں گی ان میں یہ اہواء (من پسند نظریات اور اعمال کو دین میں داخل کرنا) ایسے سرایت کر جائیں گی جیسے کہ باؤلے پن کی بیماری اپنے بیمار میں سرایت کر جاتی ہے۔“ عمرو نے کہا: ”باؤلے پن کے بیمار کی کوئی رگ اور کوئی جوڑا باقی نہیں رہتا جس میں اس بیماری کا اثر نہ ہو۔“

وَمُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ نَحْوَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوَزِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِينَا فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَمْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ» - زَادَ ابْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو فِي حَدِيثِهِمَا - «وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ». وَقَالَ عَمْرُو: «الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ إِلَّا دَخَلَهُ».



🌞 فوائد و مسائل: ① ان احادیث میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امت کے افراد کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی رسی یعنی کتاب و سنت کو مضبوطی سے پکڑیں اور آپس میں تقسیم نہ ہوں، مگر اس انتخاب کے باوجود مسلمان اہواء کے فتنوں میں پھنس کر تقسیم ہوئے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ ② ”الجماعۃ“ بمعنی اجتماع دراصل اسم مصدر ہے اور ایسی قوم کے لیے بولا گیا ہے جو آپس میں ہر طرح اکٹھے اور مجتمع ہوں۔ ”اہل السنۃ والجماعۃ“ کا نام بھی اسی معنی میں ہے کہ یہ لوگ کتاب و سنت پر مجتمع ہیں اور ان میں ایسا افتراق نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو گمراہ قرار دیتے پھریں۔ شیخ حیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے الجماعۃ سے مراد ”جماعت صحابہ کے تبع لوگ“ بیان کیا ہے۔ کیونکہ صحابہ کے زمانے میں صرف اور صرف کتاب و سنت پر سب اکٹھے تھے۔ اہواء اور بدعات تو ایک طرف کسی فقہی مکتب فکر کا وجود بھی نہیں تھا۔ ③ ”اہل السنۃ والجماعۃ“ وہی ایک فرقہ ہے جو بزبان رسالت نجات یافتہ ہے۔ جب لوگ تفرقے کے اسباب سے باز آ جائیں تو ان میں اتفاق و اتحاد آ جاتا ہے اور پھر وہ ”الجماعۃ“ بنتے ہیں۔ تفرقہ کا بنیادی سبب قرآن اور سنت صحیحہ کو چھوڑ کر بدعات کی پیروی کرنا ہے۔

باہم جھگڑنے اور قرآن مجید کے تشابہات کے پیچھے پڑنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۲) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ  
وَاتِّبَاعِ الْمُتَشَابِهِ مِنَ الْقُرْآنِ (التحفة ۲)

باب: ۲- آپس میں جھگڑنا یا قرآن کریم کے تشابہات کے پیچھے پڑنا منع ہے

۴۵۹۸-۱م المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ.....تَا.....أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾ (اللہ) وہ ذات ہے جس نے آپ پر کتاب نازل کی جس میں بعض آیتیں محکم (واضح) ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور کچھ دوسری آیتیں تشابہات (غیر واضح) ہیں تو جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ ان میں سے انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو تشابہ (غیر واضح) ہیں ان کا مقصد محض فتنے اور تاویل کی تلاش ہوتا ہے حالانکہ اللہ کے سوا کوئی بھی ان کی تاویل نہیں جانتا اور جو لوگ پختہ علم والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان (تشابہات) پر ایمان ہے یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت وہی لوگ پکڑتے ہیں جو عقل والے ہیں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو تشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہوں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ﴿فَاخْذُرُوهُمْ﴾“ ان سے ڈرتے اور بچتے رہو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① قرآنی آیات کے ”محکم اور تشابہ“ ہونے کے کئی معانی ہیں۔ مثلاً وہ آیات جو دوسری آیات کے لیے ناسخ ہیں۔ یا جن میں حلال و حرام کا بیان آیا ہے۔ یا وہ آیات جن کے معانی واضح اور بندے ان سے آگاہ

۴۵۹۸- تخريج: أخرجه البخاري، التفسير، تفسير سورة آل عمران، باب: ﴿منه آيات محكمات﴾، ح: ۴۵۴۷، ومسلم، العلم، باب النهي عن اتباع متشابه القرآن... الخ، ح: ۲۶۶۵ عن القعني به.

اہل بدعت سے دور رہنے اور بغض رکھنے کا بیان

ہیں۔ یا جن کی کوئی تاویل نہیں ”وہ محکم کہلاتی ہیں اور ”تشابہ“ سے مراد وہ آیات ہیں جو مسوخ ہو چکی ہیں مگر تلاوت بھی ہو رہی ہے۔ یا جو حق و صدق میں ایک دوسری کے مشابہ ہیں انہیں تشابہ کہا گیا ہے۔ یا ایسی آیات جن کے معانی و مقایم سے صرف اللہ عز و جل ہی آگاہ ہے۔ یا جن کے مقایم کئی پہلو رکھتے ہیں ”وہ تشابہات“ کہلاتی ہیں۔  
 ④ جدال (لڑائی کرنا) بظاہر کوئی قابل تعریف نہیں سمجھا جاتا مگر اظہار حق اور ابطال باطل کے لیے از حد ضروری اور قابل تعریف ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے ”علم و حکمت“ کو شرط قرار دیا ہے۔ ارشاد الہی ہے:  
 ﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل: ۱۲۵) محض ریا و سمعہ (شہرت) اور لوگوں کی توجہات حاصل کرنے کی کوشش میں یا باطل کی تائید میں جدال کرنا حرام ہے۔ ⑤ اہل اہواء (اہل بدعت) اور تشابہات کے درپے ہونے والوں سے دور رہنا چاہیے تاکہ انہیں تقویت اور شہرت نہ ملے اور کہیں کسی فتنے میں مبتلا نہ کر دیں البتہ راسخ علماء کا فریضہ ہے کہ حق کا اظہار و بیان کریں اور عوام کو باطل سے متنبہ اور آگاہ کرتے رہیں۔ ⑥ اور ایسے لوگ مختلف ناموں سے ہر دور میں اور ہر جگہ موجود رہے ہیں۔

باب: ..... اہل بدعت سے دور رہنے اور  
 (المعجم . . .) -- بَابُ مُجَانَبَةِ أَهْلِ  
 الْأَهْوَاءِ وَبُغْضِهِمْ (التحفة ۳)

۴۵۹۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَالِدٌ  
 ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ  
 مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ  
 فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ».

۴۵۹۹- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے رسول اللہ  
 ﷺ نے فرمایا: ”اعمال میں سے افضل عمل اللہ کے لیے  
 محبت کرنا اور اسی کے لیے بغض رکھنا ہے۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے، لیکن اس موضوع پر دیگر صحیح روایات موجود ہیں [الْحُبُّ فِي اللَّهِ] اور [الْبُغْضُ فِي اللَّهِ] کا مفہوم یہ ہے کہ کسی سے محبت کے بہت سے اسباب موجود ہوں، لیکن وہ اللہ کے دین میں بگاڑ کا شکار ہو تو اللہ کے لیے اس سے محبت نہ کی جائے، اسی سے محبت کی جائے جو اللہ کی راہ پر چلیں اور صرف اسی غرض سے کی جائے کہ اللہ راضی ہو اور اسی طرح بغض بھی اللہ کے دین سے ہٹنے والے کے ساتھ اور اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ کی نافرمانی پر صرف بغض رکھنا کافی نہیں۔ اہل علم کے لیے واجب ہے کہ حق کی دعوت دینے میں کبھی بھی غفلت نہ کریں۔

۴۵۹۹- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۴۶/۵ من حديث يزيد بن أبي زياد به، وهو ضعيف مدلس مختلط، و"رجل" مجهول، لم تعرف اسمه.

بدعتیوں سے سلام چھوڑ دینے کا بیان

۴۶۰۰- جناب عبداللہ اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ناپینا ہو جانے کے بعد ان کے قائد ہوا کرتے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (اپنے والد) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا..... اور ابن سرح نے ان کے غزوہ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کیا..... کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہم تینوں سے بات چیت سے منع فرمادیا۔ حتیٰ کہ جب یہ صورت حال مجھ پر بہت طویل (اور گراں) ہو گئی تو میں نے ابوقادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھ کر اس سے بات کی وہ میرے چچا کا بیٹا تھا میں نے سلام کیا تو اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ پھر (ابن سرح نے) ان کی توبہ نازل ہونے کی خبر بیان کی۔

۴۶۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ - قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ - وَذَكَرَ ابْنُ السَّرْحِ فَصَّةً تَخْلُفُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ - قَالَ: وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيْهَا الثَّلَاثَةِ حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ! مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ ثُمَّ سَأَقِ خَبَرَ تَنْزِيلِ تَوْبَتِهِ.

**فوائد ومسائل:** ① شخصی احوال میں اپنے کسی مسلمان بھائی سے ناراضی ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بات چیت چھوڑ دینا جائز نہیں۔ لیکن اگر دینی اور شرعی سبب ہو تو یہ مقاطعہ طویل کیا جاسکتا ہے۔ بالخصوص اہل بدعت سے دینی حق کی بنا پر دائمی مقاطعہ (قطع تعلقی) مطلوب ہے۔ ② حضرت کعب بن مالک مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضوان اللہ علیہم کا غزوہ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ معروف ہے۔ تفسیر و سیرت اور احادیث کی کتب میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔ ان حضرات کی توبہ پچاس دن کے بعد قبول ہوئی تھی۔ اس دوران میں تادیب و تنبیہ کے لیے مسلمانوں کو ان سے بات چیت سے منع کر دیا گیا تھا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کی پوری تفصیل موجود ہے۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، المغازی، حدیث: ۴۳۱۸ و صحیح مسلم، التوبہ، حدیث: ۲۷۶۹)

(المعجم ۳) - **بَابُ تَرْكِ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ (التحفة ۴)**  
باب: ۳- بدعتیوں سے سلام چھوڑ دینے کا بیان

۴۶۰۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۴۶۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، التوبة، باب حديث توبة كعب بن مالك وصاحبيه، ح: ۲۷۶۹ عن ابن السرح به، واختصره البخاري، ح: ۴۶۷۶ من حديث ابن وهب، وتقدم، ح: ۲۲۰۲ وح: ۲۷۷۳.  
۴۶۰۱- تخریج: [إسناده ضعيف] تقدم، ح: ۲۲۵ وح: ۴۱۷۶.



قرآن کریم میں جھگڑا کرنے کی ممانعت کا بیان کہ میں اپنے گھر والوں کے پاس پہنچا اور حالت یہ تھی کہ میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے (میرے ہاتھوں پر) زعفران لگا دیا۔ صبح کے وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا: ”جاؤ اسے دھو ڈالو۔“

حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ، فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ، فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: «اذْهَبْ فَأَعْسِلْ هَذَا عَنكَ».

☀️ فائدہ: نبی ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہما کو اس کے عمل کے حوالے سے انہیں ناپسندیدگی کا احساس دلایا۔ اسی سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مقاطعہ کے دوران میں اصلاح احوال کے لیے بات سمجھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ ضروری ہے۔

۴۶۰۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہو گیا اور ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک زائد سواری تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ”اونٹ اسے دے دو۔“ تو انہوں نے کہا: بھلا میں اس یہود کو دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ غصے ہو گئے اور ذوالحجہ محرم اور صفر کے کچھ دنوں تک ان سے بات چیت نہ کی۔

۴۶۰۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ سُمَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضَلُّ ظَهْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَزَيْنَبَ: «أَعْطِيهَا بَعِيرًا»، فَقَالَتْ: «أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُودِيَّةَ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ».

☀️ نوآند و مسائل: ① آپ کا یہ مقاطعہ اس وجہ سے تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اسلامی آداب کو ملحوظ نہ رکھا تھا۔ ② کسی مسلمان کو اس کے گزشتہ دین کی بنیاد پر یہودی یا کافر وغیرہ کہنا حرام ہے۔ ③ بلا وجہ عار دلانا بھی بہت بڑا عیب اور گناہ ہے۔ ④ بلا عذر ضرورت کی چیز اپنے مسلمان بھائی کو نہ دینا بد اخلاقی ہے سورۃ الماعون میں یہ مسئلہ خصوصیت سے بیان ہوا ہے۔ ⑤ شرعی بنیاد پر مقاطعہ کیا جائے تو تین دن سے زائد عرصہ کے لیے بھی جائز ہے۔

(المعجم ۴) - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجِدَالِ  
باب ۴- قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے  
فِي الْقُرْآنِ (التحفة ۵)

۴۶۰۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی

۴۶۰۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد ۶/۳۳۸ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۶۰۳- تخریج: [إسناده حسن] وهو في مسند أحمد ۲/۵۰۳، وصححه ابن حبان، ح: ۷۳، والحاكم: ۴۱

۳۹- کتاب السنۃ ..... اتباع سنت کے وجوب کا بیان

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① [الْمِرَاءُ] سے مراد بھگلانا اور شک کا اظہار کرنا ہے۔ لہذا قرآنی آیات میں ایسا مباحثہ اور بھگلانا کرنا کہ کسی حصے کی تکذیب لازم آئے یا شک و شبہ پیدا ہو، حرام اور کفر ہے۔ ② قابل حل مقامات کے لیے ثقہ اور راسخ علماء کی طرف رجوع کر کے صحیح معنی و مفہوم معلوم کرنا چاہیے۔ مشابہات کے درپے ہونے سے بچنا ضروری ہے اور جہاں تک ہو سکے شکوک و شبہات اور فتنہ پیدا کرنے والے لوگوں کو واضح دلائل سے قائل کیا جائے اور عوام کو ان سے دور رکھا جائے۔ ③ مذکورہ احادیث سے پتا چلتا ہے کہ جان بوجھ کر لوگوں میں فتنہ انگیزی کرنے والے امت کے لیے کتنے خطرناک ہیں۔ اس فتنہ انگیزی کو روکنے کے طریقے یہ ہیں: ④ اہل اہواء سے مقاطعہ۔ ⑤ ان کی تمام باتوں میں آکراوت پناگ معاملات میں الجھنے سے پرہیز۔ ⑥ معاشرے میں نفرت پھیلانے والے کاموں سے اجتناب۔ ⑦ جو فتنہ برپا کرنے والے نہ ہوں، غلطیوں پر ان کی پر حکمت تفسیم۔

(المعجم ۵) - بَابُ: فِي لُزُومِ السُّنَّةِ  
(التحفة ۶)

۴۶۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو بْنُ كَثِيرٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدٍ يَكْرِبُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «أَلَا، إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانٌ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: عَلَيْنَا بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحْلُوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ. أَلَا، لَا يَحِلُّ لَكُمْ الْحِمَارُ

۴۶۰۴- حضرت مقدم بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! مجھے قرآن کے ساتھ اس جھسی ایک اور چیز بھی دی گئی ہے۔ عنقریب ایسے ہو گا کہ ایک پیٹ بھرا (آسودہ حال) آدمی اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا کہے گا کہ اسی قرآن کو اختیار کر لو جو اس میں حلال ہے اسے حلال جانو اور جو اس میں حرام ہے اسے حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لیے پالتو گدھے، نیش دار درندے اور کسی ذمی (کافر) کا گرا پڑا مال اٹھالینا حلال نہیں، الا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پروا ہو۔ اور جو کوئی کسی قوم کے پاس جائے تو ان پر

۲۲۳/۲۴۴، وواقفہ الذہبی۔

۴۶۰۴- تخریج: [إسناده صحيح] تقدم طرفه، ح: ۳۸۰۴، وأخرجه أحمد: ۴/ ۱۳۰ من حديث حريز بن عثمان به.

واجب ہے کہ اس کی مہمانی کریں، اگر وہ اس کی مہمانی نہ کریں تو اسے حق حاصل ہے کہ اپنی مہمانی کے مثل ان سے بذریعہ طاقت حاصل کر لے۔“

الْأَهْلِيَّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّعِ وَلَا لُقْطَةً مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَعْنِي عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعَقِبَهُمْ بِمِثْلِ قَرَاهُ.

۴۶۰۵- جناب عبید اللہ اپنے والد حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہرگز ایسا نہ ہو کہ میں تم میں سے کسی کو پاؤں کہ وہ اپنے تخت یا دیوان پر بیٹھا ہو اور اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم پہنچے جس کا میں نے حکم دیا ہو یا اس سے منع کیا ہو تو وہ کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے، ہم تو کتاب اللہ میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔“

۴۶۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا أُلْفِينَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَيَّ أَرِيكَتِهِ بِأَيْتِهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا نَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا».



**سورۃ و مسائل:** ① مذکورہ دونوں روایتوں میں ایک کا لفظ آیا ہے۔ اس سے مراد لکڑی کا بنا ہوا تخت یا دیوان ہے جس پر لوگ گھروں میں بیٹھتے تھے یا جائے نماز کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم کے ساتھ اسی جیسی دی گئی چیز ”حدیث اور سنت“ ہے۔ قرآن کو وحی جلی اور وحی متلو کہا جاتا ہے۔ یعنی جس کی تلاوت ہوتی ہے۔ جبکہ حدیث اور سنت کو وحی خفی اور وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ یعنی جس کی تلاوت نہیں ہوتی، لیکن وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ قرآن کریم بسبب تلاوت عامہ و کثیرہ اول دن سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ جبکہ احادیث کے اثبات کے لیے اسانید (خبر دینے والوں کے سلسلے) کی صحت اولین شرط ہے۔ علمائے راہنما اور ماہرین فن حدیث کی تصحیح و تحقیق کے بعد جن احادیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف صحیح ثابت ہوا ان کا اتباع اسی طرح واجب ہے جیسے قرآن مجید کا اور قرآن مجید کی متعدد آیات اس امر کی تصریح کرتی ہیں اور قول فیصل ہیں۔ جیسے ارشاد الہی ہے: ﴿وَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ۴۴) ”ہم نے آپ کی طرف ذکر نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ان کی طرف نازل کردہ کی خوب وضاحت کر دیں۔“ اور بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت قول و فعل اور توثیق سے ہوئی ہے اور صحابہ کرام نے اس کو خوب محفوظ رکھا اور آگے نقل کیا ہے۔ سورۃ النساء میں ہے: ﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ

۴۶۰۵- تخريج: [صحيح] أخرجه الترمذي، العلم، باب ما نهي عنه أن يقال عند حديث رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح: ۲۶۶۳ من حديث سفیان بن عیینة به، وقال: "حسن صحيح"، و صححه ابن حبان، ح: ۱۳، و الحاكم علی شرط الشيخين: ۱/ ۱۰۸، ۱۰۹، و وافقه الذهبي، و هو في مسند أحمد، (أطراف المسند: ۶/ ۲۱۸).

أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿۸۰﴾ (النساء: ۸۰) ”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا ہے۔“ سورة النور میں ہے: ﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَيْنَكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَ إِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿۵۳﴾ (النور: ۵۳) ”کہہ دیجیے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اگر تم اس سے منہ پھیر لو گے تو رسول پر وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ہے اور تم سے صرف اس کی جو ادائیگی ہوگی جو تمہارے ذمے ہے اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پر رہو گے اور رسول کے ذمے صرف واضح طور پر پہنچا دینا ہے۔“ علاوہ ازیں فرمایا: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۲۳﴾ (النور: ۲۳) ”ان لوگوں کو جو رسول کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ڈرنا چاہیے کہ کہیں انہیں کوئی فتنہ نہ آ لے یا کوئی دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔“

سورة الحشر میں فرمایا: ﴿وَمَا أَنْتُمْ بِالرَّسُولِ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴿۱﴾ (الحشر: ۱) ”اللہ کے رسول ﷺ جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔“ علاوہ ازیں اور بھی متعدد آیات حجیت حدیث کی واضح دلیل ہیں۔ ① ایسے تمام گروہ، فرقے یا افراد جو محض قرآن کی اتباع کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صحیح احادیث سے اعراض کرتے ہیں مندرجہ بالا حدیث اور آیات میں ان کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔ ② یہ احادیث نبی کریم ﷺ کی صداقت و حقانیت کی بہت بڑی دلیل ہیں کہ جو بھی غیب کی خبریں آپ نے دی ہیں وہ بالکل سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ظاہر ہونے والا فرقہ ”اہل قرآن“ اور ان کا سردار عبداللہ چکڑالوی بالخصوص اس حدیث کا مصداق ثابت ہوا۔ اس نے اپنے بیٹے مولوی محمد ابراہیم کو اپنے مال سے بغیر کسی قصور کے محروم کر دیا۔ وہ آئے اور والد کے سامنے کھڑے ہو کر بات کی اور یہ حدیث سنائی: ”جو کوئی اپنے ایک بیٹے کو محروم کرے گا قیامت کے دن اس طرح اٹھے گا کہ اس کے جسم کا ایک حصہ مرا ہوا ہوگا۔“ حدیث سن کر باپ نے کہا ہم نہیں جانتے ہم اللہ کی کتاب میں جو پائیں گے اسی پر عمل کریں گے۔ مولوی ابراہیم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے عبداللہ چکڑالوی لکڑی کے دیوان پر سہارا لے کر بیٹھے ہوئے یہ فقرہ کہہ رہا تھا۔ ان کے سامنے یہ منظر واضح طور پر آ گیا جو اس حدیث میں دکھایا گیا ہے۔ وہ حیرت و دہشت میں ڈوب گئے اور آپ تو وہی ہیں آپ تو وہی ہیں کہتے ہوئے الٹے پاؤں واپس ہو گئے اور باپ کے شہر سے بہت دور ایک گاؤں میں جا بسے اور زندگی بھر اپنے حصے کا مطالبہ نہیں کیا کہ ایسے باپ کی دولت سے مجھے کوئی حصہ نہیں چاہیے جو انکار حدیث کے سرغنہ کے طور پر رسول اللہ ﷺ کو پہلے ہی دکھا دیا گیا تھا۔ ③ صحیح احادیث حتیٰ طور پر واجب العمل ہیں۔ یہ ایک حیلہ ہے کہ احادیث صحیحہ کو پہلے قرآن پر پیش کیا جائے اور پھر عمل کا فیصلہ کیا جائے۔ احادیث قرآن سے ٹکراتی ہی نہیں بلکہ خود قرآن کی رو سے قرآن کی وضاحت اور تفسیر ہیں۔ ان کی روشنی میں قرآن کا مفہوم متعین ہوتا ہے، کوئی صحیح حدیث قرآن سے ٹکراتی ہی نہیں بلکہ یہ بھی اللہ کی طرف

سے ہیں۔ سورۃ القیامت میں ارشاد الہی ہے: ﴿فَإِذَا قُرْآنُهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيِّنَاتِهِ﴾ (القیامتہ: ۱۹۱۸)  
 ”جب ہم اس کو پڑھ لیں تب آپ اس کی قراءت کریں پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔“

۳۶۰۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے اس معاملے (دین) میں کوئی نئی چیز پیدا کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود اور باطل ہے۔“

۴۶۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَخْرَمِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَحَدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ».

ابن عیسیٰ نے یوں روایت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے ہمارے طریقے کے خلاف کوئی کام کیا تو وہ مردود اور باطل ہے۔“

قَالَ ابْنُ عَيْسَى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَنَعَ أَمْرًا عَلَى غَيْرِ أَمْرِنَا فَهُوَ رَدٌّ».



🌞 **فائدہ:** ① اس حدیث میں دین کے لیے لفظ [أمرنا] استعمال کیا گیا ہے کیونکہ ہدایت کا سرچشمہ رسول اللہ ﷺ ہی ہیں اس لیے آپ کے ارشاد کے بغیر کوئی کام بھی اللہ کے ہاں عبادت یا تقرب کا درجہ نہیں پاسکتا۔ ② [فَهُوَ رَدٌّ] ”وہ مردود ہے“ کے دو مفہوم ہیں یعنی وہ کام باطل اور مردود ہے نیز وہ آدمی جو اس کا مرتکب ہو وہ بھی مردود اور قابل نفی ہے۔

۴۶۰۷- جناب عبدالرحمن بن عمرو سلمیٰ اور حجر بن حجر کا بیان ہے کہ ہم حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَّوَكَّلُوا﴾ ”ان

۴۶۰۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو السُّلَمِيُّ وَحُجْرُ بْنُ

۴۶۰۶- تخریج: أخرجه مسلم، الأفضية، باب نقض الأحكام الباطلة ورد محدثات الأمور، ح: ۱۷۱۸ عن محمد بن الصباح، والبخاري، الصلح، باب: إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود، ح: ۲۶۹۷ من حديث إبراهيم بن سعد به.

۴۶۰۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، العلم، باب ماجاء في الأخذ بالسنّة واجتناب البدعة، ح: ۲۶۷۶ من حديث خالد بن معدان به، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مسند أحمد: ۴/۱۲۶، ۱۲۷، و صححه ابن حبان، ح: ۱۰۲، والحاكم: ۱/۹۵، ۹۶، ووافقہ الذہبی.

اتباع سنت کے وجوب کا بیان

لوگوں پر کوئی گناہ نہیں کہ جب وہ آپ کے پاس آئے کہ آپ انہیں سواری دیں، آپ نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں، تو وہ اس حال میں لوٹ گئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہا رہی تھیں کہ انہیں کچھ میسر نہیں جسے وہ خرچ کریں۔ ہم نے انہیں سلام کیا اور عرض کیا: ہم آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں اور یہ کہ آپ کی عیادت ہو جائے اور کوئی علمی فائدہ بھی حاصل کر لیں، تو حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن نماز پڑھائی پھر ہماری طرف منہ کر لیا اور وعظ فرمایا، بڑا ہی بلیغ اور جامع وعظ ایسا کہ اس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو گویا الوداعی وعظ تھا، تو آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ فرمایا: ”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہنا اور اپنے حکام کے احکام سننا اور ماننا، خواہ کوئی جہشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت اپنائے رکھنا، خلفاء جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، سنت کو خوب مضبوطی سے تھامنا، بلکہ ڈاڑھوں سے پکڑے رہنا، نئی نئی بدعات و اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

حُجْرٌ قَالَا: أَتَيْنَا الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ: ﴿وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَحِدٌ مَّا أَحْمَلُكُمْ عَلَيْهِ﴾ [التوبة: ۹۲] فَسَلَّمْنَا وَقُلْنَا: أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقْتَسِبِينَ، فَقَالَ الْعُرْبَاضُ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً دَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَأَنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا؟ فَقَالَ: «أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ».

فوائد ومسائل: ① ایک بڑے کام میں ضمنی کئی نیتیں کر لی جائیں تو جائز ہے۔ اجر و ثواب نیتوں ہی کے مطابق ملتا ہے۔ چنانچہ زیارت علماء عیادت مریض اور علمی استفادہ سب خیر کے کام ہیں لہذا موقع محل اور حالات کی مناسبت

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

سے یہ تمام کام کرنے چاہئیں۔ ① رسول اللہ ﷺ حسب ضرورت نمازوں کے بعد بھی درس دیا کرتے تھے۔ کتاب وسنت کا وعظ سن کر رونا جاتا ہے۔ ② اختلاف امت کو مٹانے اور نجات و فلاح کی کلید صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سنت ہے۔ خیال رہے کہ یہ کوئی دو سنتیں نہیں ہیں بلکہ یہ ایک ہی سنت ہے۔ اگر بالفرض واقعتاً کہیں کوئی اختلاف محسوس ہو تو حجت صرف رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ قول و فعل ہی ہے۔ ③ مسلمانوں کے امام یعنی جس کو شوری کے ذریعے سے اپنا قائد چن لیا گیا ہو اس کی اطاعت واجب ہے بغیر اس کے کہ اس کا نام و نسب یا رنگ و روپ دیکھا جائے بشرطیکہ وہ قیادت میں شریعت کا پیرو ہو۔ ④ دین میں بدعات سراسر گمراہی اور امت میں افتراق و فتنہ کا باعث ہیں۔ جبکہ سنت وحدت و اتفاق کی باعث اور نجات کی ضامن ہے۔

۴۶۰۸- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! غلو کرنے والے حد سے بڑھنے والے ہلاک ہوئے۔“ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

۴۶۰۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عَتِيبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْأَخْنَفِ ابْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

فائدہ: قرآن وحدیث کے عام فہم معنی پر عمل کرنا واجب ہے۔ بال کی کھال اتارنا اور درواز کی کوڑیاں لانا اور لایعنی تکلفات میں پڑنا یا دوسروں کو اس میں مبتلا کرنا دین نہیں ہے۔

باب ۶- اتباع سنت کی دعوت دینے  
(کی اہمیت) کا بیان

(المعجم ۶) - بَابٌ مِّنْ دَعَا إِلَى السَّنَةِ  
(التحفة ۷)

۴۶۰۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو راہ حق کی دعوت دے اسے اس قدر ثواب ہے جس قدر اس کی اتباع کرنے والوں کو ہوگا۔ ان اتباع کرنے والوں میں سے کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے کسی گمراہی کی دعوت دی تو اسے اس قدر گناہ ہوگا جس قدر اس کی

۴۶۰۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ

۴۶۰۸- تخریج: أخرجه مسلم، العلم، باب هلك المتنتفعون، ح: ۲۶۷۰ من حدیث یحیی القطان به.

۴۶۰۹- تخریج: أخرجه مسلم، العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة... الخ، ح: ۲۶۷۴ عن یحیی بن أبیوب به.

۳۹- کتاب السنۃ ..... دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان  
 شَيْئًا، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا .

☀️ فائدہ: دعوت دینے کا مفہوم بالعموم زبانی دعوت دینا سمجھا جاتا ہے، حالانکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک خاموش دعوت بھی ہوتی ہے کہ لوگ دوسروں کو دیکھ کر بہت سے کام شروع کر دیتے ہیں لہذا انسان کو متنبہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ماحول میں کیا کردار ادا کر رہا ہے۔ کیا وہ اپنے لیے نیکیاں جمع کر رہا ہے یا لوگوں کی برائیاں اس کے کھاتے میں پڑ رہی ہیں۔ اس حدیث میں اصحاب خیر کے لیے بشارت اور بد عمل اور بد کردار لوگوں کے لیے بہت بڑی تنبیہ ہے۔

۴۶۱۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : جناب عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاصؓ) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمانوں میں جرم کے اعتبار سے سب سے بڑا (مجرم) وہ مسلمان ہے جس نے کسی ایسی بات کے بارے میں سوال کیا جو پہلے حرام نہ تھی، مگر اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔“

☀️ فائدہ: دین کے احکام جس طرح ایک عام آدمی کی سمجھ میں آسکتے ہیں اسی طرح ان پر عمل کرنا چاہیے، اطاعت کے لیے یہ کافی ہے۔ خود ان احکام کے اندر مختلف پہلوؤں کو نکال نکال کر سوال کرنے میں کئی قباحتیں ہیں۔ بغیر ضرورت بال کی کھال اتارنے سے اپنے اور دوسروں کے لیے سخت دشواریاں پیدا ہوتی ہیں ان سے احتراز کرتے ہوئے صدق نیت سے آیات و احادیث کے سہل اور عام مفہوم پر عمل کرنا کافی ہے۔ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ یہودیوں کو گائے ذبح کرنے کا حکم ملا۔ انہوں نے کیسی، کس رنگ کی، کس طرح کی، گائے کے حوالے سے سوال پوچھنے شروع کر دیے۔ ہر سوال سے گائے کی تخصیص ہوتی گئی اور اس طرح کی گائے ڈھونڈ کر ذبح کرنا مشکل سے مشکل تر ہوتا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس طریق کار کو یہود کے غلط طریق پر محمول فرمایا۔ حکم ملتے ہی اگر وہ حسن نیت سے کوئی ایک گائے ذبح کر دیتے تو اپنے فرض سے یہ آسانی سکدوش ہو جاتے۔ بہت زیادہ سوالات کرنا کبھی بھی اچھا نہیں سمجھا گیا، بالخصوص ایسے سوالات جن کا عملی زندگی سے واسطہ نہ ہو۔ یا محض فرضی مسائل ہوں۔ اب اگر چہ حلت و حرمت کا دور تو نہیں مگر علماء سے بھی لازمی اور ضروری سوالات ہی کرنے چاہئیں جن کا تعلق حقیقت و واقعہ سے ہو۔

۴۶۱۰- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب توقيه ﷺ، وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه . . . الخ، ح: ۲۳۵۸ من حديث سفیان بن عیینة، والبخاري، الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال ومن تكلف ما لا يعنيه، ح: ۷۲۸۹ من حديث الزهري به .



۳۹ - کتاب السنۃ ..... دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

فرضی صورتیں سوچ سوچ کر ان کے جواب مانگنا یا تلاش کرنا غیر صحت مند رویہ ہے جس سے اسلام نے منع کیا ہے۔

۴۶۱۱ - یزید بن عسیرہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ جب بھی ذکر کی مجلس میں بیٹھتے تو ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے: اللہ عزوجل خوب عادل اور فیصلہ کرنے والا ہے، شک کرنے والے ہلاک ہو گئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک دن کہا: تمہارے بعد بڑے فتنے ہوں گے۔ مال بہت بڑھ جائے گا اور قرآن کھول (عام کر) دیا جائے گا حتیٰ کہ مومن منافق مرد عورتیں، چھوٹا بڑا غلام اور آزاد سبھی اسے حاصل کریں گے اور ایسا ہوگا کہ کہنے والا کہے گا: لوگوں کو کیا ہوا میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں نے قرآن پڑھا ہے؟ (وہ کہے گا) یہ لوگ اس وقت تک میری پیروی نہیں کریں گے حتیٰ کہ میں ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی نئی اختراع کروں۔ چنانچہ تم اپنے آپ کو اس کی بدعت سے بچائے رکھنا اس کی بدعت ضلالت اور گمراہی ہوگی۔ اور میں تمہیں دانا بندے کی ٹھوک سے بھی ڈراتا ہوں۔ شیطان کبھی دانا منافق بھی حق بات کہہ دیتا ہے۔ (یزید کہتے ہیں) میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! مجھے کیسے معلوم ہو کہ دانا آدمی گمراہی کا کلمہ کہہ جاتا ہے اور منافق حق کی بات کہہ دیتا ہے؟ کہا کہ ہاں۔ دانا کی ایسی باتوں سے بچنا جو مشہور ہو جاتی ہیں جن کے بارے میں

۴۶۱۱ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الْهَمْدَانِيِّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيَّ عَاثَدَ اللَّهَ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ عَمِيرَةَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ - أَخْبَرَهُ قَالَ: كَانَ لَا يَجْلِسُ مَجْلِسًا لِلذِّكْرِ حِينَ يَجْلِسُ إِلَّا قَالَ: اللَّهُ حَكَمٌ قَسَطٌ هَلَكَ الْمُرتَابُونَ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمًا: إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتْنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ وَتَفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَأْخُذَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالْعَبْدُ وَالْحُرُّ، فَيُوشِكُ قَائِلٌ أَنْ يَقُولَ: مَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ، مَا هُمْ بِمَتَّبِعِي حَتَّى أَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ، فَإِيَّاكُمْ وَمَا أَبْتَدِعَ، فَإِنَّ مَا أَبْتَدِعَ ضَلَالَةٌ، وَأَحْذَرُكُمْ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ عَلَى لِسَانِ الْحَكِيمِ، وَقَدْ يَقُولُ الْمُنَافِقُ كَلِمَةَ الْحَقِّ. قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذٍ: مَا يَذَرِيَنِي رَحِمَكَ اللَّهُ! أَنَّ الْحَكِيمَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ وَأَنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُولُ كَلِمَةَ الْحَقِّ. قَالَ: بَلَى اجْتَنِبْ مِنْ كَلَامِ



۴۶۱۱ - تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الحاكم: ۳/ ۲۷۰ من حديث الليث بن سعد به، و صححه على شرط مسلم، و وافقه الذهبي.

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

کہا جاتا ہے کہ یہ کیا ہے؟ مگر یہ بات تمہارا اس سے رخ موڑ لینے کا باعث نہ بنے، ایسا (بھی تو) ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے رجوع کر لے اور حق جس کسی سے بھی سنو قبول کر لو بلاشبہ حق پر نور ہوتا ہے۔“

الْحَكِيمِ الْمُشْتَهَرَاتِ الَّتِي يُقَالُ لَهَا: مَا هَذِهِ وَلَا يُبَيِّنُكَ ذَلِكَ عَنْهُ فَإِنَّهُ لَعَلَّهُ أَنْ يُرَاجَعَ وَتَلَوَّ الْحَقَّ إِذَا سَمِعْتَهُ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معمر نے بواسطہ زہری اس روایت میں [يُبَيِّنُكَ] کی بجائے [وَلَا يُبَيِّنُكَ] ذَلِكَ عَنْهُ ”یہ بات تجھے اس سے بے رخ نہ بنا دے۔“ کے لفظ روایت کیے ہیں۔ صالح بن کیسان نے زہری سے روایت کرتے ہوئے [مُشْتَهَرَاتِ] کی بجائے [الْمُشْتَهَاتِ] کا لفظ روایت کیا اور ایسے ہی [وَلَا يُبَيِّنُكَ] کا لفظ روایت کیا جیسے کہ عقیل نے روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا: ہاں دانای کی جو بات تمہارے لیے شے کا باعث ہوئی کہ تم کہنے لگو نا معلوم اس نے اس کلمہ سے کیا مراد لیا ہے؟

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: وَلَا يُبَيِّنُكَ ذَلِكَ عَنْهُ مَكَانَ يُبَيِّنُكَ. وَقَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: بِالْمُشْتَهَاتِ مَكَانَ «الْمُشْتَهَرَاتِ»، وَقَالَ: «لَا يُبَيِّنُكَ» كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ: بَلَى مَا تَشَابَهَ عَلَيْكَ مِنْ قَوْلِ الْحَكِيمِ حَتَّى تَقُولَ مَا أَرَادَ بِهِذِهِ الْكَلِمَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① بعض اوقات دانالوگ بھی کسی چیز کے فہم میں صحیح اور اعتدال کی راہ سے دور ہو سکتے ہیں۔ ان کے ایسے اقوال امت کے لیے تعجب انگیز ہوتے ہیں۔ ایسے اقوال کو چھوڑ دیں لیکن ان کی صحیح باتوں کو مسترد کرنا شروع نہ کریں۔ ② داعی حق کو چاہیے ہمیشہ حکمت و دانائی کے ساتھ خالص قرآن اور صحیح سنت کا پیغام پہنچانے ہی کو اپنا مطمح نظر بنائے۔ جب اس کی بات کتاب و سنت کے مطابق ہو تو بغیر اس فکر کے کہ لوگ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں یا کس قدر کرتے ہیں اپنا فرض ادا کرے۔ اللہ عزوجل علیم وخبیر ہے اور مخلوقات کے دل اس کے ہاتھ میں ہیں۔ بدعات سے ہر ایک کو بہت دور بھاگنا چاہیے۔ ان کا انجام ضلالت اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔ ③ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کتنا ہی دانای کیوں نہ ہو وہ فی ذاتہ کسی طرح شرعی حجت اور دلیل نہیں۔ اس کی بات قرآن و سنت کی کسوٹی پر جانچ کر ہی قابل قبول ہو سکتی ہے۔

٤٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: ٣٦١٢- ابورجاء نے ابوصلت سے روایت کیا کہ

٤٦١٢- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ٨٩ب، ١٩٠ف) من حديث أبي داود به \* أبوالصلت، وأبورجاء مجهولان، لم يثبت تعيينهما بدليل قوي، والثوري مدلس، وعن عن النضر بن عربي.

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

ایک شخص نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کو خط لکھا۔ جس میں اس نے ان سے تقدیر کا مسئلہ دریافت کیا، تو انہوں نے جواب لکھا: حمد و صلاح کے بعد میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رہو اور اللہ کے امر میں اعتدال سے کام لو۔ اللہ کے نبی ﷺ کی سنت کا اتباع کرو اور بدعتیوں کی بدعات سے دور رہو بالخصوص جب امر دین میں آپ ﷺ کی سنت جاری ہو چکی اور اس میں لوگوں کی ضرورت پوری ہو چکی۔ سنت کو لازم پکڑو یقیناً یہی چیز باذن اللہ تمہارے لیے (گمراہی سے) بچنے کا سبب ہوگی۔ یاد رکھو! لوگوں نے جس قدر بھی بدعات نکالی ہیں ان سے پہلے وہ رہنمائی آچکی جو ان (بدعات) کے خلاف دلیل ہے۔ یا اس میں کوئی نہ کوئی عبرت ہے۔ بلاشبہ سنت اس مقدس ذات نے عطا فرمائی جنہیں علم تھا کہ اس کی مخالفت میں کیا..... راوی محمد بن کثیر نے [من قد علم] کے لفظ روایت نہیں کیے..... خطا ٹھوکر اور حماقت اور (ہلاکت کی) کھائی ہے۔ لہذا اپنے آپ کو اس چیز پر راضی اور مطمئن رکھو جس پر قوم (صحابہ) راضی رہے ہیں بلاشبہ وہ لوگ علم سے بہرہ ور تھے۔ (جن باتوں سے انہوں نے منع کیا) گہری بصیرت کی بنا پر منع کیا اور ان حقائق کی آگہی پر (جن سے تم بزعم خویش آگاہ ہوئے ہو) وہ لوگ زیادہ قادر تھے اور اپنے فضائل کی بنا پر اس کے زیادہ حق دار تھے۔ اگر حق و ہدایت یہی ہو جسے تم نے سمجھا ہے تو تم گویا ان سے سبقت لے گئے۔ اگر تم یہ کہو کہ یہ امور ان (صحابہ) کے بعد نئے ایجاد ہوئے ہیں تو ان کے ایجاد کرنے والے ان

أخبرنا سُفْيَانُ قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَدَّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ ابْنُ ذَكْوَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُنَا عَنِ النَّضْرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ قَبِيصَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ أَبِي الصَّلْتِ - وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ كَثِيرٍ وَمَعْنَاهُمْ - قَالَ: كَتَبَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْقَدْرِ، فَكَتَبَ: أَمَّا بَعْدُ، أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالْإِفْتِصَادِ فِي أَمْرِهِ وَاتِّبَاعِ سُنَّتِهِ نَبِيِّهِ ﷺ وَتَرْكِ مَا أَحَدَثَ الْمُحَدِّثُونَ بَعْدَ مَا جَرَتْ بِهِ سُنَّتُهُ وَكُفُّوا مُؤَنَّتَهُ فَعَلَيْكَ بِلُزُومِ السُّنَّةِ فَإِنَّهَا لَكَ - بِإِذْنِ اللَّهِ - عِضْمَةٌ، ثُمَّ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يَبْتَدِعِ النَّاسُ بِدَعَاةٍ إِلَّا قَدْ مَضَى قَبْلَهَا مَا هُوَ دَلِيلٌ عَلَيْهَا أَوْ عِبْرَةٌ فِيهَا فَإِنَّ السُّنَّةَ إِنَّمَا سَنَّهَا مَنْ قَدْ عَلِمَ مَا فِي خِلَافِهَا - وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ كَثِيرٍ: مَنْ قَدْ عَلِمَ - مِنَ الْخَطِئِ وَالزَّلَلِ وَالْأُحْمَقِ وَالتَّعَمُّقِ، فَارْضَ لِنَفْسِكَ مَا رَضِيَ بِهِ الْقَوْمُ لِأَنفُسِهِمْ فَإِنَّهُمْ عَلَى عِلْمٍ وَقَفُوا، وَبِصَرِّ نَافِلِ كُفُّوا، وَلَهُمْ عَلَى كَشْفِ الْأُمُورِ كَانُوا أَقْوَى، وَبِفَضْلِ مَا كَانُوا فِيهِ أَوْلَى، فَإِنَّ كَانَ الْهُدَى مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ لَقَدْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَيْهِ، وَلَيْنَ قُلْتُمْ: إِنَّ مَا حَدَّثَ بَعْدَهُمْ مَا



دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

(صحابہ) کی راہ پر نہیں ہیں بلکہ ان سے اعراض کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ وہ صحابہ ہی (حق اور نیکی میں) سبقت لے جانے والے تھے۔ انہوں نے ان امور میں جو بات کی وہی کافی ہے۔ جو بیان کیا اسی میں شفا ہے۔ چنانچہ ان سے کم تر پر رکنا کوتاہی (تفریط) ہے اور ان سے بڑھ کر توضیح کرنا زیادتی یا تھکاوٹ (افراط) ہے (ان کے طرز عمل سے کمی کرنا جائز ہے نہ ان سے بڑھنا جائز) جنہوں نے کمی کی انہوں نے ظلم کیا اور جو آگے بڑھے انہوں نے غلو کیا۔ جبکہ وہ (صحابہ) ان کے بین بین (اصل) ہدایت اور راہ مستقیم پر تھے۔

أَحَدُهُ إِلَّا مَنْ اتَّبَعَ غَيْرَ سَبِيلِهِمْ وَرَغِبَ بِنَفْسِهِ عَنْهُمْ، فَإِنَّهُمْ هُمُ السَّابِقُونَ فَقَدْ تَكَلَّمُوا فِيهِ بِمَا يَكْفِي وَوَصَفُوا مِنْهُ مَا يَشْفِي، فَمَا دُونَهُمْ مِنْ مَقْصِرٍ وَمَا فَوْقَهُمْ مِنْ مَحْسِرٍ، وَقَدْ قَصَرَ قَوْمٌ دُونَهُمْ فَجَفَوْا، وَطَمَحَ عَنْهُمْ أَقْوَامٌ فَعَلَوْا، وَإِنَّهُمْ بَيْنَ ذَلِكَ لَعَلَى هُدَى مُسْتَقِيمٍ.

تم نے تقدیر کے اقرار کے متعلق لکھ کر پوچھا ہے تو اللہ کے فضل سے تم نے ایک صاحب علم و خبر سے پوچھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ لوگوں نے جتنی بھی نئی باتیں گھڑی ہیں اور جتنی بھی بدعات ایجاد کی ہیں ان میں تقدیر کے مسئلے سے بڑھ کر بھی کوئی مسئلہ واضح اور دلائل کی رو سے قوی تر ہو اس کا ذکر تو قدیم ترین ایام جاہلیت میں بھی ہوتا تھا لوگ اپنی گفتگو اور اپنے اشعار میں اس کا ذکر کرتے تھے جو چیز انہیں حاصل نہ ہو پاتی تھی تقدیر کا ذکر کر کے اس سے تسلی پاتے تھے۔ پھر اسلام نے ان کے بعد میں عقیدہ تقدیر کو مزید (واضح اور) مستحکم کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دو نہیں متعدد احادیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔ مسلمانوں نے آپ سے سن کر آپ کی زندگی میں اور آپ کے بعد بھی اس کے بارے میں گفتگو کی۔ جس میں اللہ رب العزت کے سامنے تسلیم و رضا اور اپنے عجز کا اعتراف کیا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس

كَتَبَتْ تَسْأَلُ عَنِ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ فَعَلَى الْحَبِيرِ - يَا ذَنْ لَهِ - وَقَعْتَ، مَا أَعْلَمُ مَا أَحَدَتْ النَّاسُ مِنْ مُحَدَّثَةٍ، وَلَا ابْتَدَعُوا مِنْ بَدْعَةٍ هِيَ أَيْبُنُ أَثْرًا وَلَا أَثَبْتُ أَمْرًا مِنَ الْإِقْرَارِ بِالْقَدَرِ، لَقَدْ كَانَ ذِكْرُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْجُهْلَاءِ يَتَكَلَّمُونَ بِهِ فِي كَلَامِهِمْ وَفِي شِعْرِهِمْ يُعْزُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ عَلَى مَا فَاتَهُمْ، ثُمَّ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ بَعْدُ إِلَّا شِدَّةً، وَلَقَدْ ذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَيْرِ حَدِيثٍ وَلَا حَدِيثَيْنِ، وَقَدْ سَمِعَهُ مِنْهُ الْمُسْلِمُونَ فَتَكَلَّمُوا بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ يَقِينًا وَتَسْلِيمًا لِرَبِّهِمْ وَتَضَعِيفًا لَأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ لَمْ يُحِطْ بِهِ عِلْمُهُ وَلَمْ يُحْصِهِ كِتَابُهُ وَلَمْ يَمُضِ فِيهِ قَدْرُهُ وَإِنَّهُ

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

پر اللہ کا علم محیط نہ ہو یا کتابِ تقدیر میں اس کا شمار نہ ہو یا اس میں اس کی تقدیر جاری نہ ہوئی ہو۔ ساتھ ہی یہ بات اس کی محکم کتاب (قرآن حکیم) میں بھی ہے۔ صحابہ کرام نے اس مسئلہ کو اسی سے اخذ کیا تھا اور یہیں سے وہ اس سے باخبر ہوئے۔ اگر تم کہو اللہ نے فلاں آیت کیوں نازل کی اور اس طرح کیوں کہا؟ تو (ذرا سوچو کہ) انہوں (یعنی صحابہ) نے بھی تو یہی آیات پڑھیں جو تم نے پڑھیں۔ البتہ وہ اس کی تفسیر و تاویل پا گئے جس سے تم جاہل رہے۔ اس کے بعد ان کا قول یہ ہے کہ یہ سب اللہ کی طرف سے لکھا ہوا اور اس کی تقدیر سے ہے۔ شقاوت اور بدبختی بھی لکھی ہوئی ہے۔ جو کچھ مقدر ہے، ہو جاتا ہے۔ اللہ جو بھی چاہتا ہے ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ ہم اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ پھر (اسی اصل پر) وہ اللہ کی طرف راغب رہے اور اسی سے ڈرتے رہے۔

مَعَ ذَلِكَ لَفِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ مِنْهُ افْتَبَسُوهُ  
وَمِنْهُ تَعَلَّمُوهُ. وَلَيْتَنَّا فُلْتُمْ لِمَ أَنْزَلَ اللَّهُ  
آيَةً كَذَا وَلِمَ قَالَ كَذَا، لَقَدْ قَرَأُوا مِنْهُ مَا  
قَرَأْتُمْ، وَعَلِمُوا مِنْ تَأْوِيلِهِ مَا جَهِلْتُمْ  
وَقَالُوا بَعْدَ ذَلِكَ كُلِّهِ بِكِتَابٍ وَقَدَرٍ،  
وَكُنِيَتِ الشَّقَاوَةُ، وَمَا يُقَدَّرُ يَكُنْ وَمَا  
شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، وَلَا  
تَمْلِكُ لِأَنْفُسِنَا نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ثُمَّ رَغِبُوا  
بَعْدَ ذَلِكَ وَرَهَبُوا.



۴۶۱۳- جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ شام میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک دوست تھا جس کی ان سے خط کتابت رہتی تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو لکھا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے تقدیر کے بارے میں کوئی باتیں کی ہیں۔ (تو تقدیر کو جھٹلاتا ہے) لہذا آئندہ کے لیے مجھے کوئی خط نہ لکھنا۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”تحقیق میری امت

۴۶۱۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ :  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ  
يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو  
صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ لِابْنِ عُمَرَ  
صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي  
شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتَبَ إِلَيَّ فَإِنِّي

۴۶۱۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، القدر، باب ماجاء في المكذبين بالقدر من الوعيد، ح: ۲۱۵۲، وابن ماجه، ح: ۴۰۶۱، من حديث أبي صخر حميد بن زياد به، وقال الترمذي: "حسن صحيح غريب"، وهو في مسند أحمد: ۹۰/۲.

۳۹- کتاب السنۃ ..... دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَكْذِبُونَ بِالْقَدَرِ» .  
 میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو تقدیر کو جھٹلائیں گے۔“

☀️ فائدہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ مقاطعہ (اعلان الاعتقادی) بغض فی اللہ کا اظہار تھا اور بلاشبہ اہل ایمان کی دوستی اور ناراضی اللہ اور اس کے دین کے ساتھ وابستہ رہنے کی بنیاد ہی پر ہوتی ہے۔

۴۶۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! أَخْبِرْنِي عَنْ آدَمَ أَلِلسَّمَاءِ خُلِقَ أُمَّ لِلْأَرْضِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ لِلْأَرْضِ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ اعْتَصَمَ فَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الشَّجَرَةِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا أَنشَأَ عَلَيْهِ بَقَاتَيْنِ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِي الْجَحِيمِ﴾ [الصفافات: ۱۶۲، ۱۶۳] قَالَ: إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَا يَقْتَنُونَ بِضَلَالَتِهِمْ إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَحِيمَ.

۴۶۱۳- جناب خالد الحداء رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے جناب حسن بصری رضی اللہ عنہما سے کہا: ابو سعید! مجھے یہ بتائیں کہ حضرت آدم علیہ السلام آسمان کے لیے پیدا کیے گئے تھے یا زمین کے لیے؟ انہوں نے کہا: زمین کے لیے۔ میں نے کہا: کیا خیال ہے اگر وہ گناہ سے بچ جاتے اور درخت سے نہ کھاتے تو.....؟ کہا: یہ ان کے لیے ممکن ہی نہ تھا (کیونکہ یہی مقدر تھا)۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مفہوم ہے: (جو جنات اور شیاطین کے متعلق فرمایا:) ﴿مَا أَنشَأَ عَلَيْهِ بَقَاتَيْنِ ۝ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالِي الْجَحِيمِ﴾ ”تم کسی کو اللہ کی طرف سے نہیں پھیر (بہکا) سکتے ہو مگر اسے ہی جو جہنم میں پڑنے والا ہو۔“ کہا کہ شیاطین اپنی گمراہی سے صرف انہی کو گمراہ کرتے ہیں جن پر اللہ نے جہنم میں گرنا واجب کیا ہو۔

☀️ فوائد و مسائل: ① انکار تقدیر کا فتنہ سب سے پہلے بصرے میں شروع ہوا تھا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما معروف تابعی ہیں ان کے متعلق کئی لوگوں کو شبہ ہوا کہ شاید وہ بھی تقدیر کے انکاری ہیں۔ مگر ایسی کوئی بات نہ تھی۔ امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اگلی روایات میں ان پر سے اسی تہمت کا رد کیا ہے کہ وہ تقدیر پر پوری طرح ایمان رکھتے تھے۔ ② جہنم میں جانا واجب اس طرح کہ اللہ کو پہلے سے علم ہے کہ کس نے ہر صورت جہنم میں جانا ہے۔ اس یقینی علم کو جو جب کہا گیا ہے۔

۴۶۱۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءِ عَنْ أَنبِئِهِمْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ﴿وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ﴾

۴۶۱۵- جناب حسن بصری رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ﴾

۴۶۱۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ الف) من حديث حماد بن زيد .

۴۶۱۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ ب) من حديث حماد بن سلمة .

۳۹- کتاب السنۃ - دعوت اجراع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان  
 الْحَسَنُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَذَلِكَ خَلَقَهُمْ﴾ "اللہ نے ان کو اسی لیے پیدا کیا (کہ حق سے اختلاف کرتے رہیں۔)" کی تفسیر میں فرمایا کہ ان لوگوں کو اس (جہنم) کیلئے پیدا کیا اور دوسروں کو اس (جنت) کیلئے۔  
 وَهُوَ لِأَيِّ لِهَيْدِهِ.

☀️ فائدہ: "اس کے لیے پیدا کیا" کا مطلب بھی یہی ہے کہ پیدائش یا اس سے بھی پہلے اللہ کو علم ہے۔ آخرت کا معاملہ صرف اور صرف اللہ عزوجل کے علم اور تقدیر ہی پر منحصر ہے۔

۴۶۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ ﴿مَا أَنْتَ عَلَيْهِ بِفَتْنَيْنِ﴾ إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْحَجِيمِ ﴿[الصافات: ۱۶۲، ۱۶۳] هُوَ صَالٍ الْحَجِيمِ﴾ قَالَ: إِلَّا مَنْ أَوْجَبَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَنَّهُ يَصَلِّي الْحَجِيمَ.

۳۶۱۶- خالد الحداء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے آیت کریمہ: ﴿مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفَاتِنِينَ- إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْحَجِيمِ﴾ (کی تفسیر) کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اسی کے لیے لازم کیا ہے جو جہنم میں جلتے والا ہوا۔ (یہ مذکورہ بالا روایت ۳۶۱۳ کی مانند ہے۔)

۴۶۱۷- حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: لِأَنَّ يُسْقَطَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ: الْأَمْرُ بِيَدِي.

۳۶۱۷- جناب حمید سے منقول ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں یوں کہوں کہ معاملہ میرے ہاتھ میں ہے۔ (مقصد یہ ہے کہ تقدیر کا انکار مجھے ہرگز ہرگز گوارا نہیں۔)

۴۶۱۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا الْحَسَنُ مَكَّةَ، فَكَلَّمَنِي فَقَهَاءَ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ أَكَلِمَهُ فِي أَنْ يَجْلِسَ لَهُمْ يَوْمًا يَعِظُهُمْ فِيهِ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَاجْتَمَعُوا فَخَطَبَهُمْ فَمَا رَأَيْتُ أَحْطَبَ مِنْهُ، فَقَالَ:

۳۶۱۸- جناب حمید نے بیان کیا کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ مکہ آئے تو وہاں کے علماء و فقہاء نے مجھ سے کہا کہ میں ان سے یہ کہوں کہ وہ ایک دن ہمیں وعظ سنائیں۔ تو انہوں نے قبول کر لیا۔ چنانچہ وہ جمع ہو گئے اور حسن بصری رضی اللہ عنہ نے درس دیا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو خطیب نہ پایا۔ ایک آدمی نے پوچھا: ابوسعید!

۴۶۱۶- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۱۷- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۱۸- تخریج: [إسناده صحيح].



دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

شیطان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کہنے لگے سبحان اللہ! بھلا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے؟ اللہ ہی نے شیطان کو پیدا کیا ہے۔ خیر اور شر کا خالق وہی ہے۔ تو وہ آدمی کہنے لگا: اللہ ان کو ہلاک کرے (نا معلوم) کس بنا پر وہ اس شیخ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

رَجُلٌ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَنْ خَلَقَ الشَّيْطَانَ؟ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ! هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرِ اللَّهِ، خَلَقَ اللَّهُ الشَّيْطَانَ وَخَلَقَ الْخَيْرَ وَخَلَقَ الشَّرَّ، قَالَ الرَّجُلُ: قَاتَلَهُمُ اللَّهُ كَيْفَ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ هَذَا الشَّيْخِ.

☀️ فائدہ: خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ ہر چیز اس نے پیدا کی۔ اندھیرا نہ ہو تو نور کی پہچان ممکن نہیں۔ شر نہ ہو تو خیر کی خوبی کیسے معلوم ہو۔

۴۶۱۹- جناب حمید الطویل نے حضرت حسن بصری

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اس آیت کریمہ: ﴿كَذَلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ﴾ ”ایسے ہی ہم یہ بات مجرموں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔“ کی تفسیر میں کہا: اس سے مراد ”شرک“ ہے۔

۴۶۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ، عَنِ الْحَسَنِ ﴿كَذَلِكَ نَسْأَلُكَ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ﴾ [الحجر: ۱۲] قَالَ: الشَّرْكُ.

۴۶۲۰- عبید الصّید حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے

روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آیت کریمہ ﴿وَجِبِلٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ کی تفسیر میں کہا کہ ان کے اور ان کے ایمان لانے کی خواہش میں رکاوٹ کر دی جائے گی۔

۴۶۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُ ابْنِ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الصَّيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَجِبِلٌ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ﴾ [سبأ: ۵۴] قَالَ: بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ.

☀️ فائدہ: آیت کریمہ کا مفہوم واضح ہے کہ آخرت میں کفار چاہیں گے کہ ان کا ایمان قبول کر لیا جائے اور عذاب سے ان کی نجات ہو جائے، لیکن ان کے اور ان کی اس خواہش کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ یعنی اس خواہش کو روک دیا جائے گا۔ (تفسیر احسن البیان)

۴۶۱۹- تخریج: [ضعیف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ب) من حديث أبي داود به، \* سفیان، وحمید الطویل عننا.

۴۶۲۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۶ب) من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.



دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

۴۶۲۱- جناب ابن عون کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں تھا کہ پیچھے سے کسی نے مجھ کو آواز دی۔ میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ جناب رجاء بن حیوہ تھے۔ انہوں نے کہا: ابو عون! یہ کیا باتیں ہیں جو لوگ حسن بصری کے متعلق کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا: یہ لوگ حسن پر بہت جھوٹ بول رہے ہیں۔

۴۶۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ أُسِيرُ بِالشَّامِ فَتَادَانِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُ، فَإِذَا رَجَاءُ بْنُ حَيَوَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا عَوْنٍ! مَا هَذَا الَّذِي يَذْكُرُونَ عَنِ الْحَسَنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَكْذِبُونَ عَلَيَّ الْحَسَنَ كَثِيرًا.

۴۶۲۲- ایوب نے بیان کیا کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولنے والے دو طرح کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو تقدیر کے منکر ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ اس طرح سے اپنی بات اور رائے کو شہرت دے لیں اور عام کر دیں۔ اور دوسرے وہ ہیں جن کے دلوں میں بغض اور عداوت ہے (اور اس طرح باتیں کرتے ہیں) کیا یہ اس کا قول نہیں؟ کیا اس نے اس طرح نہیں کہا ہے؟ وغیرہ۔

۴۶۲۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ يَقُولُ: كَذَبَ عَلَيَّ الْحَسَنُ ضَرْبَانِ مِنَ النَّاسِ: قَوْمٌ الْقَدَرُ رَأَيْهُمْ، وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُنْفِقُوا بِذَلِكَ رَأَيْهُمْ، وَقَوْمٌ لَهُ فِي قُلُوبِهِمْ شَتَاءٌ وَبَعْضٌ يَقُولُونَ: أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا أَلَيْسَ مِنْ قَوْلِهِ كَذَا؟

☀️ فائدہ: اہل ہوا کا دستور ہے کہ وہ اپنے نظریات کو پھیلانے کے لیے ان لوگوں کی طرف اپنی غلط باتیں منسوب کرتے ہیں جن کا لوگ احترام کرتے ہیں اور جن پر اعتماد کرتے ہیں۔

۴۶۲۳- جناب قرہ بن خالد ہم سے کہا کرتے تھے اے جوانو! حسن بصری کے بارے میں مغلوب نہ ہو جانا۔ بلاشبہ ان کی رائے سنت کے مطابق اور حق و صواب (کے تابع) تھی۔

۴۶۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَنَّ يَحْيَى ابْنَ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَهُمْ قَالَ: كَانَ قَرَّةُ بْنُ خَالِدٍ يَقُولُ لَنَا: يَا فِتْيَانُ لَا تُغْلَبُوا عَلَيَّ الْحَسَنِ فَإِنَّهُ كَانَ رَأْيَهُ السُّنَّةَ وَالصَّوَابَ.



۴۶۲۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۷ب) من حديث أبي داود به، وعندنا "سليمان" بدل "سليم" وهو ابن أخضر أو ابن حبان الأحمر \* سليمان بن حبان، مدلس وعنعن.  
 ۴۶۲۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۴/ ۶۸۱، ح: ۱۲۵۳ من حديث أبي داود، والبيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۷ب) من حديث حماد بن زيد به.  
 ۴۶۲۳- تخریج: [إسناده صحيح].

دعوت اتباع سنت کی اہمیت اور اس کے اجر و ثواب کا بیان

۴۶۲۴- ابن عون نے کہا: اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ حسن بصری کی کبھی ہوئی بات اس حد تک پہنچ جائے گی جہاں تک کہ پہنچی تو ہم ان کے رجوع کے متعلق ایک کتاب لکھتے اور اس پر گواہیاں قائم کرتے۔ لیکن ہم سمجھے کہ ایک بات سچی جو ہوگی سو ہوگی، مشہور نہ ہوگی۔

۴۶۲۵- ایوب کہتے ہیں کہ جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میں آئندہ کبھی ایسی بات نہیں کہوں گا۔ (جس میں تقدیر کے انکار کا شبہ ہو۔)

۴۶۲۶- عثمان الہتقی بیان کرتے ہیں کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے جب بھی (قرآن کریم کی) کسی آیت کی تفسیر کی تو اس میں تقدیر کے اثبات (اور اس پر ایمان) ہی کا ذکر کیا۔

۴۶۲۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ كَلِمَةَ الْحَسَنِ تَبْلُغُ مَا بَلَّغَتْ لَكَتَبْنَا بِرُجُوعِهِ كِتَابًا وَأَشْهَدْنَا عَلَيْهِ شَهُودًا وَلَكِنَّا قُلْنَا: كَلِمَةٌ حَرَجَتْ لَا تُحْمَلُ.

۴۶۲۵- حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ لِي الْحَسَنُ: مَا أَنَا بِعَائِدٍ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ أَبَدًا.

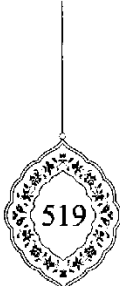
۴۶۲۶- حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِيِّ قَالَ: مَا فَسَّرَ الْحَسَنُ آيَةً قَطُّ إِلَّا عَلَى الْإِثْبَاتِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت حسن بن ابوالحسن (بیار) انصار کے آزاد کردہ غلام تھے اور اسی نسبت ولاء سے ”انصاری“ کہلاتے تھے۔ مشہور صاحب علم و فضل، فقیہ اور ثقہ محدث ہیں۔ روایت حدیث میں قابل اعتماد ہیں۔ محدثین میں تابعین کے تیسرے طبقے کے رئیس شمار ہوتے ہیں۔ تقریباً نوے سال عمر پائی اور ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ ② بعض لوگ اصحاب علم کی بعض باتوں سے غلط مفہوم نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی طرف سے اضافے کرتے ہیں اور عوام کو بہکاتے ہیں۔ جب کسی اہل علم کے ساتھ ایسا ہو تو اسے الفاظ کو دیکھنا چاہیے کہ اگر لوگوں نے ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے تو اپنے الفاظ بدل لیں بلکہ واپس لے لیں۔ جناب حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہی طرز عمل اختیار فرمایا۔ ③ علمائے حق پر وارد کیے جانے والے اتہامات کا ازالہ کرنا اور ان کی عزت و کرامت کا دفاع کرنا اخلاقی، شرعی اور اسلامی حق ہے۔ ان کا دفاع کرنے سے حق کا دفاع ہوتا ہے۔ اگر اہل بدعت اہل حق کی شہرت کو بمرجوح

۴۶۲۴- تخریج: [حسن] \* مؤمل بن إسماعیل صحیح الحدیث عن الثوری وحسن الحدیث عن غیرہ، وثقہ الجمهور، ولحدیثہ شواہد معنویۃ.

۴۶۲۵- تخریج: [إسناده صحیح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۴/ ۶۸۱، ح: ۱۲۵۲ من حدیث سلیمان بن حرب به.

۴۶۲۶- تخریج: [إسناده حسن].



کردیں تو حق کی اشاعت میں بہت بڑی رکاوٹ آجاتی ہے۔

(المعجم ۷) - بَابُ فِي التَّفْضِيلِ

(التحفة ۸)

باب: ۷- (صحابہ کرام میں) تفضیل کا بیان

۳۶۲۷- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہ کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کا درجہ سمجھتے تھے) پھر نبی ﷺ کے اصحاب میں کوئی تفضیل نہ سمجھتے تھے (بلکہ سب کو مساوی سمجھتے تھے۔)

۳۶۲۸- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ ہم کہا کرتے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ حیات تھے: نبی ﷺ کی امت میں آپ کے بعد سب سے افضل ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں پھر عمر اور پھر عثمان۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

۳۶۲۹- (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند) جناب

محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: پھر کون؟ کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر مجھے

۴۶۲۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ، لَا تَفَاضِلَ بَيْنَهُمْ.

۴۶۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا عَنَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيًّا: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۴۶۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، قَالَ:

۴۶۲۷- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي رضي الله عنه، ح: ۳۶۹۸ من حديث أسود بن عامر شاذان به.

۴۶۲۸- تخریج: [صحيح] أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۱۱۴۰ بسند صحيح عن سالم به، نحو المعنى.

۴۶۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب بعد باب قول النبي ﷺ "لو كنت متخذًا خليلاً"، ح: ۳۶۷۱ عن محمد بن كثير العبدي به.



صحابہ کرام میں تفضیل کا بیان

قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ، قَالَ: ثُمَّ حَبِيبَةُ أَنْ أَقُولَ ثُمَّ مَنْ، فَيَقُولَ عُثْمَانُ، فَقُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ يَا أَبَتِي، قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

اندیشہ ہوا کہ اگر میں نے پوچھا کیا کہ ان کے بعد کون ہے تو وہ کہیں گے حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تو میں نے از خود کہہ دیا: پھر تو آپ ہوں گے ابا جان! وہ کہنے لگے: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام آدمی ہوں۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اہل بیت کے افراد بھی اپنے طور پر حضرت ابو بکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی افضلیت اور مسلمانوں میں ان کی شہرت سے بخوبی آگاہ تھے اور اقراری بھی جیسے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صراحت سے فرمایا۔ ② حضرت علی رضی اللہ عنہم ایک متواضع شخصیت تھے۔ ان میں تکبر اور تعلیٰ نہیں تھی۔ ③ تفضیل صحابہ کے حوالے سے فطری طور پر لوگوں میں ایک احساس موجود تھا۔ لیکن اس پر کوئی جھگڑا موجود نہ تھا۔ بعد میں فتنہ پردازوں نے اپنے مقاصد کے حصول اور مسلمانوں میں تفرقہ اور جدال پیدا کرنے کے لیے اس کو عقائد سے تعلق رکھنے والا ایک اہم اور نزاعی موضوع بنا لیا۔



۴۶۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي الْفِرْيَابِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ: مَنْ رَعِمَ أَنْ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمْ فَكَذَّ حَطًّا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ جَمِيعِهِمْ وَمَا أَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هَذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ.

۴۶۳۰- جناب سفیان ثوری رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے: جس شخص کا یہ گمان ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار تھے تو اس نے حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور انصار رضی اللہ عنہم کو غلطی پر سمجھا۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدہ کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھتا ہو۔

🌞 فائدہ: مہاجرین و انصار اور اہل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام طبقات انسانی میں وہ محترم طبقہ ہیں جن کو اللہ عز و جل نے اپنے نبی ﷺ کی صحبت اور اپنے دین کی نصرت کے لیے منتخب فرمایا۔ تو ان سب کی اجتماعی رائے کو باطل کس طرح قرار دیا جا سکتا۔ بلاشبہ نبی ﷺ کے بعد کوئی معصوم نہیں مگر کیا وہ اس قدر ہی گئے گزرے تھے کہ اپنے اجتماعی معاملات کو راہ حق و صواب پر چلانے سے قاصر تھے۔ حاشا و کلا! وہ یقیناً علم و فضل کی طرح فہم و فراست میں بھی سب سے افضل و اعلیٰ تھے اور انہی فضائل کی بنا پر اللہ عز و جل نے ان کی قرآن مجید میں مدح فرمائی ہے۔ انہوں نے اپنی شہرہ سے جن کو اپنا قائد بنا یا وہ صحیح معنی میں افضل ترین لوگ تھے۔

۴۶۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا عَبَادُ السَّمَاكِ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: الْخُلَفَاءُ خَمْسَةٌ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۴۶۳۱- جناب سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ خلفاء پانچ ہیں۔ یعنی ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم۔

☀️ فائدہ: یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے۔ تاہم عمومی رائے یہی ہے کہ منہاج النبوة صحیح معنوں میں قائم خلفاء یہ پانچ تھے دیگر خلافتوں میں کچھ نہ کچھ انحراف آ گیا تھا۔ چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ خلفائے اربعہ کے علاوہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جو تابعی تھے لیکن اہل السنۃ والجماعۃ عمومی طور پر ان کو بھی خلیفہ راشد سمجھتی ہے کیونکہ سلیمان بن الملک کی طرف سے نامزدگی کو انہوں نے قبول نہ کیا اور لوگوں کو اپنی شوری کے ذریعے سے اپنا حکمران منتخب کرنے کا اختیار دیا۔ لوگوں نے اپنی مرضی سے انہی کو امیر المؤمنین منتخب کیا۔ پھر انہوں نے دیگر خلفائے راشدین کی طرح معاملات حکومت بالکل قرآن و سنت کے مطابق چلائے اس لیے وہ بھی بجا طور پر خلیفہ راشد ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سات مہینے تک خلیفہ رہے۔ ان کا یہ دور پہلی خلافت راشدہ کا حصہ ہے۔

باب ۸- خلفاء کا بیان

(المعجم ۸) - **بَابُ: فِي الْخُلَفَاءِ**  
(التحفة ۹)

۴۶۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ - قَالَ مُحَمَّدٌ: كَتَبْتُهُ مِنْ كِتَابِهِ - قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَرَى اللَّيْلَةَ ظِلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَرَى سَبَبًا وَاصِلًا

۴۶۳۲- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ ایک بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنی ہتھیلیاں پھیلائے ہوئے تھے تو کچھ نے ان سے خوب خوب لیا اور کچھ نے کم لیا۔ اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اے اللہ کے رسول! آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گئے ہیں۔ پھر ایک

۴۶۳۱- تخریج: [إسناده ضعيف] \* عباد السماك مجهول (تقریب)۔

۴۶۳۲- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۶۸، وأخرجه مسلم، الرويا، باب في تأويل الرويا، ح: ۲۲۶۹ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، التعبير، باب من لم ير الرويا لأول عابر إذا لم يصب، ح: ۷۰۴۶ من حديث الزهري به.

دوسرے آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی۔ پھر جوڑ دی گئی تو وہ اوپر چڑھ گیا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی تعبیر عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی تعبیر بیان کرو۔“ تو انہوں نے کہا: وہ بادل اسلام کا سایہ ہے اور اس سے چپکنے والا گھی اور شہد قرآن کی ملاحت اور شیرینی ہے۔ زیادہ یا کم لینے والے تو وہ وہی ہیں جو قرآن سے اپنا حصہ زیادہ لے رہے ہیں یا کم۔ اور آسمان سے لٹکنے والی رسی وہی حق ہے جس پر آپ ﷺ ہیں۔ آپ نے اسے پکڑا ہے تو اللہ آپ کو بلند فرمائے گا۔ پھر آپ کے بعد ایک آدمی پکڑے گا اور اس کے ذریعے سے اوپر چڑھ جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا تو وہ بھی اوپر چڑھ جائے گا۔ پھر تیسرا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی پھر اسے اس کی خاطر جوڑ دیا جائے گا تو پھر وہ اوپر چڑھ جائے گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے درست کہا ہے یا غلط؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے کچھ درست کہا ہے اور کچھ میں غلطی کی ہے۔“ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر کہتا ہوں مجھے ضرور بتائیں کہ میں نے کیا غلطی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”قسم مت دو۔“

مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَنَقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ فَعَلَا بِهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا أَيُّهَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلاَ عِبْرَتَ لَهَا، فَقَالَ: «اعْبُرْهَا»، فَقَالَ: أَمَا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ، وَأَمَا مَا يُنْطَفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنَهُ وَحَلَاوَتُهُ، وَأَمَا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ فَهُوَ الْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ مِنْهُ، وَأَمَا السَّبَبُ الْوَأَصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرَ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يَوْصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، أَيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَتَحَدَّثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أخطأتُ؟ فَقَالَ: «أَصَبْتُ بَعْضًا وَأخطأتُ بَعْضًا»، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَتَحَدَّثَنِي مَا الَّذِي أخطأتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْسِمُ».

فوائد ومسائل: ① سچے اور عمدہ خواب مومن کے لیے نبوت کا چھیا لیسواں حصہ قرار دیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے سے بندے کو بعض امور کی اطلاع یا بعض امور سے متنبہ کیا جاتا ہے۔ ② مذکورہ بالا خواب میں خلافت نبوت

کی طرف اشارہ تھا۔ جسے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بجا طور پر سمجھ گئے تھے۔ اس میں غلطی کیا تھی؟ تو اس کے درپے ہونا قطعاً روا نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت نہیں فرمائی تو کسی اور کو کیا حق پہنچتا ہے کہ ظن و تخمین سے کوئی بات کہے۔ ① کسی کو لفظ قسم کے ساتھ قسم دینے سے اس کی تعمیل واجب نہیں ہو جاتی۔ ② کسی تلمیذ یا ادنیٰ کو جائز ہے کہ اپنے شیخ یا بڑے کے ہوتے ہوئے اس کی اجازت سے کسی سوال کا جواب دے یا اس پر بحث کرے۔ یہ خلاف ادب شمار نہیں ہوگا۔ بلا اجازت بولنا البتہ بے ادبی ہوگی۔

۴۶۳۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ مذکورہ بالا قصہ بیان کیا۔ کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غلطی کی وضاحت کرنے سے) انکار فرمادیا۔

۴۶۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: فَأَبَى أَنْ يُخْبِرَهُ.

۴۶۳۴- حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت فرمایا: ”تم میں سے خواب کس نے دیکھا ہے؟“ ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ میں نے دیکھا کہ گویا آسمان سے ایک ترازو اتری ہے تو آپ کا اور حضرت ابو بکر کا وزن کیا گیا تو آپ حضرت ابو بکر سے بھاری ہو گئے۔ پھر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کا وزن کیا گیا تو ابو بکر بھاری ہو گئے۔ اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کا وزن کیا گیا تو حضرت عمر بھاری ہو گئے پھر وہ ترازو اٹھالی گئی۔ تو (اس بات پر) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔“

۴۶۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟» فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ، فَرُجِحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرُجِحَ أَبُو بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرُجِحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْنَا الْكِرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① وزن کیا جانا خواب میں ایک تمثیل تھی جس کے معنی واضح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری

۴۶۳۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۶۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الرؤيا، باب ماجاء في رؤيا النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في الميزان واللدلو، ح: ۲۲۸۷ من حديث محمد بن عبدالله الأنصاري به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ۷۱/۳، وللحديث شواهد \* الحسن البصري مدلس وعنعن، والحديث الآتي شاهد له.

امت کے مقابلے میں افضل و اعلیٰ اور بھاری ہیں؛ بلکہ سابقہ امتیں بھی پیچ ہیں۔ اسی طرح جلیل القدر صحابہ میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی نہیں۔ ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا درجہ ہے۔ اگرچہ یہ اور دیگر صحابہ اپنے اپنے انفرادی فضائل و مناقب میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں مگر مجموعی اعتبار سے یہی نتیجہ ہے جو بیان ہوا اور امت کا یہی عقیدہ ہے۔ ﴿۵﴾ ترازو اٹھائے جانے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا بدل جانا غالباً اس وجہ سے تھا کہ اس کے بعد فتنے سراٹھانے والے تھے۔ جیسے کہ فی الواقع واقعات نے ثابت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ روایت صحیح ہے۔

۴۶۳۵- جناب عبدالرحمن اپنے والد ابوبکر رضی اللہ عنہ

سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دریافت فرمایا: ”تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ تو مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔ مگر اس روایت میں ”کراہیہ“ کا ذکر نہیں۔ بلکہ [فَاسْتَأْنَأَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ] یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (کیفیت) پسند نہ آئی۔ پھر فرمایا: ”یہ نبوت کی خلافت ہے۔ پھر اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا اپنا ملک عنایت فرمادے گا۔“

۴۶۳۶- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کیا

کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آج رات ایک نیک بندے کو خواب دکھایا گیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور حضرت عمر کو حضرت ابوبکر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے اور حضرت عثمان کو حضرت عمر کے ساتھ معلق کیا گیا ہے۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۶۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «أَيُّكُمْ رَأَى رُؤْيَا؟»، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكِرَاهِيَةَ قَالَ: فَاسْتَأْنَأَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي فَسَاءَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «خِلَافَةَ نُبُوَّةٍ، ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ».

۴۶۳۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ :

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُرِيَّ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ نَيْطٌ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَيْطٌ عَمْرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَنَيْطٌ عُثْمَانُ

۴۶۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴/۵ من حديث حماد بن سلمة به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد، انظر الحديث السابق \* علي بن زيد ضعيف، تقدم.

۴۶۳۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۵۵ من حديث محمد بن حرب به، وصححه الحاكم: ۷۱/۳، ۷۲، ووافقه الذهبي \* الزهري عن، وله شاهد ضعيف، تقدم، ح: ۴۶۳۴.



کے ہاں سے اٹھے تو ہم نے کہا: ”صالح آدمی“ تو وہ خود رسول اللہ ﷺ ہیں اور ان کا ایک دوسرے کے ساتھ معلق کرنا اس لیے کہ یہی لوگ اس امر کے ذمہ دار ہیں جس کے ساتھ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا ہے۔

يَعْمَرٌ. قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَمَا تَنْوُطُ بَعْضِهِمْ يَبْعُضُ فَهَمْ وُلَاةُ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللَّهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو یونس اور شعیب نے روایت کیا ہے۔ مگر ان دونوں نے سند میں عمرو (بن ابان) کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ وَشُعَيْبٌ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرًا.

۴۶۳۷- حضرت سرہ بن جندب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے دیکھا ہے جیسے ایک ڈول آسمان سے اٹکا یا گیا تو حضرت ابو بکر رحمہ اللہ آئے ہیں اور اس کو اس کے دونوں طرف کے کناروں سے پکڑ لیا اور اس سے پانی پیا مگر کمزوری کے ساتھ۔ پھر حضرت عمر رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کو اس کے دونوں کناروں سے پکڑا اور پیا اور خوب سیر ہو کر پیٹ بھر کر پیا۔ پھر حضرت عثمان رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں سے پکڑا اور پیا حتیٰ کہ پیٹ بھر کر پیا۔ پھر حضرت علی رحمہ اللہ آئے انہوں نے اس کے دونوں کناروں سے پکڑا تو وہ ہلا اور اس سے کچھ پانی ان پر گر گیا۔

۴۶۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دَلِّي مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيفًا، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۴۶۳۸- جناب کھول رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ضرور ایسا ہوگا کہ رومی لوگ چالیس دن تک

۴۶۳۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

۴۶۳۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲۱/۵ من حديث حماد بن سلمة به، \* عبدالرحمن أبو أشعث وثقه ابن حبان، والمهشمي (مجمع الزوائد: ۷/ ۱۸۰)، وجاء في تحرير تقريب التهذيب: (۴۰۵۰): "ثقة، وثقه ابن معين".

۴۶۳۸- تخریج: [ضعيف] \* الوليد بن مسلم لم يصرح بالسماع المتسلسل.

شامیوں کے گھروں میں گھسے رہیں گے۔ اس (فتنے) سے سوائے دمشق اور عمان کے کوئی شہر نہ بچے گا۔

عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: «لَتَمُخَّرَنَّ الرُّومُ الشَّامَ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا لَا يَمْتَنِعُ مِنْهَا اِلَّا دِمَشْقَ وَعَمَّانَ».

۴۶۳۹- جناب ابو عیسیٰ عبدالرحمن بن سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک عجمی بادشاہ سارے شہروں پر غالب آجائے گا اور صرف دمشق محفوظ رہے گا۔

۴۶۳۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ الْمُرِّيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَعْيَسِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلْمَانَ يَقُولُ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ.

۴۶۴۰- جناب مکحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنگوں (اور فتنوں) کے دنوں میں مسلمان ایک ایسی جگہ خیمہ زن ہوں گے جسے غوطہ کہتے ہوں گے۔“

۴۶۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا بُرْدُ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَوْضِعُ فُسْطَاطِ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمَلَا حِمِ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ».

☀️ فائدہ: ”غوطہ“ دمشق کے اردگرد باغات کا نام ہے۔ نیز دیکھیے گزشتہ حدیث: ۴۲۹۸۔

۴۶۴۱- عوف (بن ابی حمیلہ اعرابی) نے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے حجاج (بن یوسف) کو خطبہ دیتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ہاں عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رَافِعُكَ إِلَىٰ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

۴۶۴۱- حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرُؤُهَا وَيُسْرِهَا: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رَافِعُكَ إِلَىٰ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

۴۶۳۹- تخریج: [ضعیف] \* عبدالعزیز بن العلاء لم أجده ترجمه، ولعله عبدالله بن العلاء بن زبیر فالسند صحیح وإلا فضعیف.

۴۶۴۰- تخریج: [صحیح] \* حماد هو ابن سلمة، والسند ضعيف للإرسال، وله شاهد، تقدم، ح: ۴۲۹۸.

۴۶۴۱- تخریج: [إسناده حسن] \* عبدالسلام هو ابن مطهر، وجعفر هو ابن سليمان الضبيعي.



”جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہیں (اس جہان سے) پورا پورے جانے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں اور ان کافروں کی صحبت سے تمہیں پاک کرنے والا ہوں۔“ وہ یہ آیت پڑھتا جاتا تھا اور اس کی شرح کرتے ہوئے اپنے ہاتھ سے ہماری طرف اور اہل شام کی طرف اشارے کرتا جاتا تھا۔

☀️ فائدہ: مفہوم کلام یہ تھا کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے تبعین کو اللہ تعالیٰ نے کافروں پر غلبہ دیا اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تبعین ہیں جو شام میں پورے ملک پر حکومت کر رہے ہیں دوسرے جو ان کے مخالف ہیں مغلوب ہیں۔

۴۶۴۲- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّلَقَانِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغْبِرَةِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَالِدِ الصَّبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَخْطُبُ فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: رَسُولُ أَحَدِكُمْ فِي حَاجَتِهِ أَكْرَمُ عَلَيْهِ أَمْ خَلِيفَتُهُ فِي أَهْلِهِ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: اللَّهُ عَلَيَّ إِلَّا أَصْلِي خَلْفَكَ صَلَاةً أَبَدًا وَإِنْ وَجَدْتُ قَوْمًا يُجَاهِدُونَكَ لِأَجَاهِدَتَكَ مَعَهُمْ. زَادَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: فَقَاتَلَ فِي الْجَمَاعِمِ حَتَّى قُتِلَ.

۳۶۴۲- ربیع بن خلد ضبی نے بیان کیا کہ میں نے حجاج (بن یوسف) کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اس نے اپنے خطبے میں کہا: ہم میں سے کسی کا قاصد جو اس کے کسی کام میں مشغول ہو وہ اس کے لیے زیادہ محترم ہوتا ہے یا اس کا وہ نائب جو اس کے اہل میں ٹھہرا ہوا ہو؟ پس میں نے اپنے دل میں کہا: مجھ پر اللہ کے لیے یہ نذر ہے کہ اب تیرے پیچھے کبھی نماز نہیں پڑھوں گا اور اگر مجھے کچھ لوگ مل گئے جو تیرے خلاف جہاد کرتے ہوں تو میں ان کے ساتھ مل کر بالضرور جہاد کروں گا۔ اسحاق نے اپنی روایت میں مزید کہا: چنانچہ اس نے (ربیع بن خالد نے حجاج کے خلاف دیر) جماجم کے قتال میں حصہ لیا حتی کہ قتل ہو گیا۔

☀️ فائدہ: حجاج کی طرف منسوب اس کلام کا مفہوم یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جس طرح کسی کا نائب اور جو اس کے اہل میں رہ کر ان کی خدمت کر رہا ہو اس کے قاصد کی نسبت زیادہ افضل ہوتا ہے۔ اسی طرح انبیاء جو فقط اللہ عزوجل کے احکام پہنچانے والے تھے نمود بان اللہ ان کی نسبت امراء بنوامیہ جو اس زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں بہتر ہیں اور یہ کہ خلیفہ

قاصد سے افضل ہوا کرتا ہے۔ یہ کلام اور مفہوم اگر درست ہو تو صریح کفر ہے۔ مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

۴۶۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: اتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ لَيْسَ فِيهَا مَثْوِيَّةٌ، وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لَيْسَ فِيهَا مَثْوِيَّةٌ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاللَّهِ! لَوْ أَمَرْتُ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْ بَابِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَخَرَجُوا مِنْ بَابِ آخَرَ لَحَلَّتْ لِي دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ، وَاللَّهِ! لَوْ أَخَذْتُ رِبْعَةَ بِمَضْرَ لَكَانَ ذَلِكَ لِي مِنَ اللَّهِ حَلَالًا وَيَا عَذِيرِي مِنْ عَبْدِ هُدَيْلٍ يَزْعُمُ أَنَّ قِرَاءَتَهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَاللَّهِ! مَا هِيَ إِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْأَعْرَابِ، مَا أَنْزَلَهَا اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَذِيرِي مِنْ هَذِهِ الْحَمْرَاءِ يَزْعُمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَزْمِي بِالْحَجَرِ فَيَقُولُ إِلَى أَنْ يَقَعَ الْحَجَرُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، فَوَاللَّهِ! لَأَدْعَنَّهُمْ كَالْأُمْسِ الدَّابِرِ. قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِلْأَعْمَشِ فَقَالَ: أَنَا وَاللَّهِ! سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۳۶۴۳- عاصم سے مروی ہے کہ میں نے حجاج سے سنا وہ برسر منبر کہہ رہا تھا: اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جہاں تک ہمت پاؤ اس میں کوئی استثنا نہیں۔ امیر المؤمنین عبدالملک (بن مروان) کی بات سنو اور اطاعت کرو اس میں کوئی استثنا نہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں لوگوں کو حکم دوں کہ مسجد کے فلاں دروازے سے باہر جاؤ اور وہ دوسرے کسی دروازے سے باہر نکلیں تو میرے لیے ان کے خون اور مال حلال ہوں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں مضر کے بدلے قبیلہ ربیعہ کی گرفت کروں تو یہ میرے لیے اللہ کی طرف سے حلال ہے۔ اور کون ہے جو مجھے ہذیل کے غلام (اشارہ ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کی طرف سے معذور جانے اس کا خیال ہے کہ اس کی قراءت اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ (اس کی قراءت) تو بدویوں کے رجز (چھوٹے چھوٹے شعروں) کی مانند ہے۔ اللہ نے اسے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل نہیں کیا ہے۔ اور کون ہے جو مجھے ان عجیبوں سے معذور جانے ان میں سے کوئی پتھر پھینک دیتا ہے (فتنے کی بات کر دیتا ہے) پھر کہتا ہے دیکھو یہ کہاں تک جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں انہیں کل ماضی کی مانند کر کے رکھ دوں گا (نیست و نابود کر دوں گا)۔ راوی نے کہا کہ میں نے یہ واقعہ اعمش کو بیان کیا تو اس نے کہا: میں نے بھی اللہ کی قسم! اسے اس سے سنا ہے۔

۴۶۴۴- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: هَذِهِ الْحَمْرَاءُ هَبْرٌ هَبْرٌ، أَمَا وَاللَّهِ! لَوْ قَدْ قَرَعْتُ عَصًا بَعْضًا لَأَدْرَنْتَهُمْ كَالْأَمْسِ الدَّاهِبِ يَبْنِي الْمَوَالِي.

۴۶۴۳- ابن اور یس نے اعمش سے روایت کیا، کہا کہ میں نے حجاج سے سنا وہ منبر پر کھڑا کہہ رہا تھا: یہ عجمی کاٹ ڈالے جانے کے لائق ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے اگر لالھی کو لالھی پر مارا تو ان لوگوں کو ماضی کی مانند کر چھوڑوں گا (نیست و نابود کردوں گا)۔ اس کا اشارہ غیر عرب لوگوں کی طرف تھا۔

☀️ فائدہ: ”لالھی کو لالھی پر مارا“ یعنی ان کا قلع قمع کرنے کا ارادہ کیا تو..... اس سے پتا چلتا ہے کہ دین کی بجائے

عربوں کی قومی مصیبت پر اس کا ایمان تھا۔

۴۶۴۵- حَدَّثَنَا قَطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ: جَمَعْتُ مَعَ الْحَجَّاجِ فَخَطَبَ فَذَكَرَ حَدِيثَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ فِيهَا: فَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا لِخَلِيفَةِ اللَّهِ وَصَفِيِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ قَالَ: وَلَوْ أَخَذْتُ رِبْعَةَ بِمُضَرٍّ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْحَمْرَاءِ.

۴۶۴۳- شریک نے سلیمان اعمش سے روایت کیا، کہا کہ میں نے حجاج کے ساتھ جمعہ پڑھا تو اس نے خطبہ دیا..... اور ابو بکر بن عیاش والی (مذکورہ بالا) حدیث کے منتخب عبد الملک بن مروان کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور حدیث بیان کی۔ مزید کہا: اور اگر میں مضر کے بدلے ربیعہ کی گرفت کروں..... اور عجمیوں کا ذکر نہیں کیا۔

۴۶۴۶- حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ جُمَّهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خِلَافَةُ النَّبَوَةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي

۴۶۴۶- (رسول اللہ ﷺ کے غلام) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہے گا عنایت فرمادے گا۔“

۴۶۴۴- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۶۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] \* شريك القاضي عنن.

۴۶۴۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في الخلافة، ح: ۲۲۲۶ من حديث سعيد بن جهمان به، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۵۳۴، ۱۵۳۵.

اللَّهُ الْمَلِكُ أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ» .

قال سَعِيدٌ: قال لي سَفِينَةُ: أَمْسِكْ عَلِيَّكَ أَبَا بَكْرٍ سَتَتَيْنِ، وَعُمَرَ عَشْرًا، وَعُثْمَانَ اثْنَيْ عَشَرَ. وَعَلِيٌّ كَذَا، قال سَعِيدٌ. قُلْتُ لِسَفِينَةَ: إِنَّ هُوَ لَأَبِي زَعْمُونَ أَنْ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ، قال: كَذَبْتَ أَسْتَأْهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ؛ ح:

سعيد بن جهمان نے کہا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا: حساب لگا لو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دو سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہ سال اور اسی طرح کچھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے کہا: یہ بنو مروان سمجھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تھے تو انہوں نے کہا: بنی زرقاء کے پچھلے حصوں نے جھوٹ بولا ہے۔

فوائد ومسائل: ① بنو زرقاء سے مراد بنو مروان ہیں زرقاء ان کے نسب میں آتی ہے جس کی یہ اولاد ہیں۔ ② ”پچھلے حصوں نے جھوٹ بولا“ ایک محاورہ ہے جو اپنے مفاد کے لیے غلط من گھڑت بات پھیلانے والوں کے بارے میں بولا جاتا ہے۔ ③ مذکورہ بالا مدت خلفاء اربعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کو محیط ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت دو سال تین مہینے اور دس دن، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال چھ مہینے اور آٹھ دن اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی گیارہ سال، گیارہ مہینے اور نو دن، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چار سال نو مہینے اور سات دن اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی تقریباً سات مہینے ہے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خود ہی خلافت سے دست برداری اختیار کر کے خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی اور یوں وہ اختلافات ختم ہو گئے جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے بعد قصاب عثمان کے مسئلے پر شروع ہوئے تھے جو بڑھتے بڑھتے باہمی جنگ اور خون ریزی تک پہنچ گئے تھے۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۲۰ سال تک خلیفہ رہے انہوں نے اندرونی شورش اور بد امنی کو بھی ختم کیا اور بیرونی طور پر ان جہادی سرگرمیوں کا بھی پھر سے آغاز کیا جن کا سلسلہ آپس کے اختلافات کی وجہ سے منقطع ہو گیا تھا۔ اس اعتبار سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ ۲۰ سالہ دور خلافت بھی اسلامی تاریخ کا ایک عہد زریں ہے۔ حدیث میں جو خلافت نبوت کا دور صرف ۳۰ سال بتلایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اتنے عرصے تک خلافت میں دنیوی اغراض و مقاصد اور شاہانہ شان و شوکت شامل نہیں ہوگی، لیکن اس کے بعد ان چیزوں کی کچھ آمیزش ہو جائے گی۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ سرے سے خلافت یا اسلامی نظام حکومت ہی کا خاتمہ ہو جائے گا اور صرف ملوکیت یا مطلق العنانیت ہی باقی رہ جائے گی۔ ایسا الحمد للہ نہیں ہوا بلکہ خلافت کچھ جزوی خرابیوں کے ساتھ باقی رہی۔ اور یہ تسلسل کم و بیش کے کچھ فرق کے ساتھ صدیوں تک قائم رہا تا آنکہ ۱۹۲۳ء میں ترکی کے مصطفیٰ کمال پاشا نے ادارہ خلافت کا خاتمہ کر دیا۔ بعض لوگ اس حدیث کی بنیاد پر یہ دعویٰ کر دیتے ہیں کہ اسلام کا سیاسی نظام صرف ۳۰ سال چلا اور پھر ختم ہو گیا۔ یہ دعویٰ نہایت سطحی بھی ہے اور حقائق و واقعات کے خلاف بھی۔

اسلام کے سیاسی نظام یعنی ادارہٴ خلافت نے صدیوں تک دنیا میں حکمرانی کی ہے اور اس کے ذریعے سے اسلام اور مسلمانوں کی عظمت کا سکہ منوایا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: راقم (حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ) کی کتاب ”خلافت و ملکیت کی تاریخی و شرعی حیثیت“) اس میں اسلام کے سیاسی نظام یعنی خلافت کے خدوخال بھی واضح کیے گئے ہیں اور مسلمان خلفاء و سلامین کی بابت غلط پروپیگنڈے کی دہیز تہوں کو بھی صاف کیا گیا ہے۔

۴۶۴۷- وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبِ الْمَعْنَى جَمِيعًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خِلَافَةُ النَّبِيِّ تَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ، أَوْ مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ».

۴۶۴۷- حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نبوت کی خلافت تیس سال تک رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک جسے چاہے گا دے دے گا۔“

۴۶۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ، وَسُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَال: ذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فَلَانَ إِلَى الْكُوفَةِ أَقَامَ فَلَانٌ حَطِيبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْعَجَنَةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَكُنْ فِيهَا.

۴۶۴۸- جناب عبداللہ بن ظالم مازنی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا جب فلاں کو نے میں آیا اور اس نے فلاں کو خطبے کے لیے کھڑا کیا (عبداللہ نے کہا) تو سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ دبائے اور کہا: کیا تم اس ظالم (خطیب) کو نہیں دیکھتے ہو (عالباً وہ خطیب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ کہہ رہا تھا۔) میں نو افراد کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اگر دوسویں کے بارے میں بھی کہوں تو گناہ گار نہیں ہوں گا..... ابن ادریس نے کہا: عرب لوگ [اَنَّمْ] کا لفظ بولتے ہیں (جبکہ حضرت سعید نے [لَمْ اَیْتَم] کہا)..... عبداللہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: وہ نو افراد

۴۶۴۷- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۴۶۴۸- تخريج: [حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه، ح: ۳۷۵۷، وابن ماجه، ح: ۱۳۴ من حديث حصين به، وقال الترمذي: "حسن صحيح".

کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء پر کھڑے ہوئے تھے: ”اے حراٹھہر جا! تجھ پر سوائے نبی کے یا صدیق کے یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے۔“ میں نے کہا اور وہ نو کون کون ہیں؟ کہا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص (مالک) اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا اور دوسواں کون ہے؟ تو وہ لمحہ بھر کے لیے ٹھٹھکے پھر کہا: میں۔

قال ابن إدريس: وَالْعَرَبُ تَقُولُ أَنَّمَا - قُلْتُ: وَمَنِ الشُّعْبَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: «أَبْتُ حِرَاءَ! إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا زَيْبٌ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ»، قُلْتُ: وَمَنِ الشُّعْبَةُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حدیث کو اشجعی نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن حیان سے انہوں نے عبد اللہ بن ظالم سے اسی کی سند سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا ہے۔

قال أبو داؤد: رَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ ظَالِمٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

☀️ فائدہ: معلوم ہوتا ہے کہ خطیب نے اشارے کنائے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نامناسب انداز اختیار کیا، تو حضرت سعید بن زید نے عشرہ مبشرہ کی فضیلت بیان کر کے جن میں سے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اس خطیب کی تردید کی۔ اگلی روایات میں اس بات کی مزید صراحت ہے۔

۴۶۴۹- جناب عبدالرحمن بن الاضخس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے: ”دس اشخاص جنتی ہیں۔ نبی ﷺ جنت میں ہیں، ابوبکر جنت

۴۶۴۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمِرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَحْنَسِ: أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا فَقَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: النَّبِيُّ ﷺ فِي

۴۶۴۹- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب مناقب أبي الأعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو ابن نفيل رضي الله عنه، ح: ۳۷۵۷ من حديث شعبة به، وقال: "حسن".



میں ہیں، عمر جنت میں ہیں، عثمان جنت میں ہیں، علی جنت میں ہیں، طلحہ جنت میں ہیں، زبیر بن عوام جنت میں ہیں، سعد بن مالک جنت میں ہیں اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں ہیں۔“ اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ تو وہ خاموش ہو رہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کون ہے تو انہوں نے کہا: وہ سعید بن زید ہے۔

الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ.



فائدہ: ان روایات کے علاوہ بھی اس مضمون میں بہت سی روایات کتب سنت میں موجود ہیں جبکہ کتاب اللہ میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح و ستائش بصراحت آئی ہے۔ مثلاً: ﴿وَالسِّبْقُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَالَّذِينَ اتَّبَعَتْهُمْ مِنْ الْمُتَّبِعِينَ وَالْأَنْصَارَ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۱۰۰) ”وہ مہاجرین و انصار جنہوں نے (سب سے پہلے ایمان لانے میں) سبقت کی اور وہ لوگ جنہوں نے احسن انداز میں ان کا اتباع کیا“ اللہ ان (سب) سے راضی ہوا اور وہ اس (اللہ) سے راضی ہوئے۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور ﴿لَكِنَّ الرُّسُولَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَأُولَئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ ○ ﴿أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة: ۸۸، ۸۹) ”لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ذریعے سے جہاد کیا انہی لوگوں کے لیے ساری بھلائیاں ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جن میں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔“ اور سورۃ الفتح میں ہے: ﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸) ”تحقیق اللہ راضی ہو گیا مومنوں سے جب کہ وہ آپ سے اس درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پس اس نے اس (خلوص) کو جان لیا جو ان کے دلوں میں تھا اس نے ان پر اطمینان نازل کیا اور بدلے میں انہیں جلد ہی فتح دے دی۔“ بعد کے دور میں صحابہ کے مابین جو چپقلش ہوئی ہے وہ بشری تقاضوں کے تحت ان کے اجتہادات کی بنا پر ہوئی۔ اللہ انہیں معاف کرنے والا ہے۔ اہل السنۃ و الجماعۃ قطعاً جائز نہیں سمجھتے کہ ان امور کو سرعام موضوع بحث بنایا جائے۔ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ.



۴۶۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ : حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ : حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى  
التَّخَعُمِيُّ : حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَّاحُ بْنُ الْحَارِثِ  
قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ فُلَانٍ فِي مَسْجِدِ  
الْكُوفَةِ وَعِنْدَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فَجَاءَ سَعِيدُ بْنُ  
زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ فَرَحَّبَ بِهِ وَحَيَّاهُ  
وَأَفْعَدَهُ عِنْدَ رَجُلِهِ عَلَى السَّرِيرِ، فَجَاءَ  
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ: قَيْسُ بْنُ  
عَلْقَمَةَ فَاسْتَقْبَلَهُ فَسَبَّ وَسَبَّ، فَقَالَ  
سَعِيدٌ: مَنْ يَسُبُّ هَذَا الرَّجُلُ؟ قَالَ: يَسُبُّ  
عَلِيًّا. قَالَ: لَا أَرَى أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ يُسَبُّونَ عِنْدَكَ ثُمَّ لَا تُنْكِرُ وَلَا تُعَيِّرُ أَنَا  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ- وَإِنِّي لَعَنِي  
أَنْ أَقُولَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ فَيَسْأَلْنِي عَنْهُ عَدَا  
إِذَا لَقِيْتُهُ -: «أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي  
الْجَنَّةِ»، وَسَاقَ مَعْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: لَمَشْهَدُ  
رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْبرُ فِيهِ  
وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَهُ وَلَوْ  
عُمَرَ عُمُرُ نُوحٍ .

۴۶۵۰- ریاح بن حارث کا بیان ہے کہ میں کوفہ کی  
مسجد میں فلاں کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ (اشارہ ہے  
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرف) اور ان کے پاس  
اہل کوفہ کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ تو حضرت  
سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پس  
انہوں (مغیرہ) نے ان کو مرحبا اور خوش آمدید کہا اور پھر  
انہیں اپنی چارپائی کی پستی کی طرف بٹھالیا۔ پھر اہل  
کوفہ میں سے ایک شخص آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تھا۔  
انہوں نے اس کا بھی استقبال کیا۔ پھر اس نے بدگوئی کی  
اور بدگوئی کی۔ سعید نے پوچھا یہ کسے گالیاں دے رہا ہے؟  
کہا: حضرت علی کو۔ رضی اللہ عنہ۔ تو سعید نے کہا: (تجب ہے)  
میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے سامنے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو برا بھلا کہا جا رہا ہے اور آپ ہیں کہ اسے ٹوکتے ہی  
نہیں اور نہ سمجھاتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
سنا ہے آپ فرما رہے تھے..... اور مجھے کوئی ایسی نہیں پڑی  
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسی بات کہہ دوں جو آپ نے نہ کہی  
ہو پھر کل جب آپ سے میری ملاقات ہو اور وہ مجھ سے  
پوچھ لیں..... ”ابو بکر جنت میں ہے عمر جنت میں ہے۔  
“ اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ پھر کہا:  
ان میں سے کسی ایک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد  
میں) حاضر رہنا اور اس کے چہرے کا غبار آلود ہو جانا  
تمہاری ساری زندگی کے اعمال سے کہیں بہتر ہے خواہ  
تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی ہی کیوں نہ مل جائے۔

۴۶۵۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب في فضائل أصحاب رسول الله ﷺ، (۸/ ۱۱)  
فضائل العشرة رضي الله عنهم، ح: ۱۳۳ من حديث صدقة بن المثنى به، وأورده الضياء في المختارة:  
۲۸۲/۳-۲۸۵، ح: ۱۰۸۳، ۱۰۸۴.

۳۶۵۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے تو حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے پیچھے چلے گئے، پس پہاڑ نے حرکت کی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا: ”اُحد! ٹھہر جا! (تیرے اوپر) ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“

۳۶۵۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے، میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت داخل ہوگی۔“ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں پسند کرتا ہوں کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا حتیٰ کہ اسے دیکھ لیتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اے ابوبکر! یقیناً میری امت کے وہ فرد ہو جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔“

۳۶۵۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ

۴۶۵۱- تخريج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عثمان بن عفان أبي عمرو القرشي رضي الله عنه، ح: ۳۶۹۷ عن مسند به.

۴۶۵۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبدالله بن أحمد في فضائل الصحابة: ۱/ ۲۲۱، ۲۲۲، ح: ۲۵۸ من حديث عبدالرحمن بن محمد المحاربي به، \* أبو خالد مولى آل جعدة مجهول (تقريب).

۴۶۵۳- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ماجاء في فضل من بايع تحت الشجرة، ح: ۳۸۶۰ عن قتيبة به، وقال: "حسن صحيح".

۴۶۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى قَالَا: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَعِدَ أَحَدًا فَتَبِعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضْرَبَهُ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِرِجْلِهِ وَقَالَ: «اثْبُتْ أَحَدًا! نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ».

۴۶۵۲- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّلَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى آلِ جَعْدَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي»، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ! أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي».

۴۶۵۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ



ابن خَالِدِ الرَّمْلِيِّ أَنَّ اللَّيْثَ حَدَّثَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعَةِ بَدْرٍ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ».

ابن خَالِدِ الرَّمْلِيِّ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْعَةِ بَدْرٍ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ہے ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا۔“

☀️ فائدہ: سن ۶ ہجری میں حدیبیہ کے مقام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کیے جانے کی افواہ پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو بیعت لی گئی تھی وہ نیکر کے ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی۔ حدیث میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ نے خود اس درخت کا ذکر فرما کر بیعت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا: ﴿رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ اس لیے اسے بیعت رضوان کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں صحابہ کی تعداد چودہ پندرہ تھی۔ (صحیح البخاری، المغازی، حدیث: ۴۱۵۳)

۴۶۵۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - قَالَ مُوسَى : «فَلَعَلَّ اللَّهُ» وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ - : «اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ : اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ» .

۴۶۵۴- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : - قَالَ مُوسَى : «فَلَعَلَّ اللَّهُ» وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ - : «اطَّلَعَ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ : اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ عَفَرْتُ لَكُمْ» .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر نظر فرمائی ہے اور کہا ہے کہ جو چاہے عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① جب دین کی سر بلندی کے لیے یہ لوگ خود کو قربان کرنے پر تمل گئے تو ان کو اخلاص اور ایمان کا اعلیٰ ترین معیار حاصل ہو گیا۔ اس لیے ان کو ایسی عظیم خوش خبری دی گئی۔ ان کا یہ عظیم عمل ان کے باقی تمام اعمال سے چاہے وہ مثبت ہوں یا منفی بہت بڑا تھا۔ ② حدیث میں مذکور فرمان کا یہ مفہوم ہرگز نہیں تھا کہ وہ شرعی اور اخلاقی حدود و قیود سے مبرا ہو گئے تھے۔ نہیں بلکہ اس بیان میں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر صادق ہے کہ یہ لوگ تاحیات دین و شریعت کے تقاضے پورے کرتے رہیں گے اور ان سے کوئی ایسا عمل سرزد نہیں ہوگا جو ان کے لیے اللہ عزوجل کی ناراضی یا جہنم میں جانے کا باعث ہو۔ اس میں ان کے معصوم عن الخطا ہونے کا مفہوم نہیں ہے بلکہ بشارت ہے کہ ان کی تمام تقصیرات معاف کر دی جائیں گی۔ توحیف ہے ان لوگوں پر جو ان کی اجتہادی

۴۶۵۴- تخریج: [مسنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۹۵، ۲۹۶ عن يزيد بن هارون به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۲۲۰، والحاكم: ۴/۷۷، ۷۸، ووافقه الذهبي.

خطاؤں کو نمایاں کرتے اور ان پر طعن و تشنیع کرنا اسلام اور تاریخ کی خدمت سمجھتے ہیں۔ فَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

۴۶۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ

مُحَمَّدَ بْنَ ثَوْرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمَسُورِ ابْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحَدِيثِيَّةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَأَتَاهُ يَعْنِي عُرْوَةَ بْنُ مَسْعُودٍ، فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْمِعْفَرُ فَضْرَبَ يَدَهُ بِتَغْلِ السَّيْفِ وَقَالَ: أَخْرَيْدَكَ عَنْ لِحْيَتِهِ فَرَفَعَ عُرْوَةَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

۴۶۵۵- حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے دنوں میں روانہ ہوئے..... اور حدیث بیان کی..... کہا کہ..... پھر (مشرکین کی طرف سے) عروہ بن مسعود آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگا اور اس اثنا میں وہ آپ کی ڈاڑھی مبارک کو بھی ہاتھ لگاتا تھا۔ جبکہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں تلوار اور سر پر خود تھی۔ تو انہوں نے اپنی تلوار کے دستے سے عروہ کے ہاتھ کو ٹھوکا دیا اور کہا: آپ کی ڈاڑھی مبارک سے اپنا ہاتھ دور رکھ۔ عروہ نے اپنا سراو پراٹھایا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ حضرت مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)



☀️ فائدہ: امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کے اسلوب سے واضح ہوتا ہے کہ اوپر کی احادیث میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جو سیاسی حمایت کی ہے وہ ان کے شرف صحابیت اور اللہ کے ہاں ان کے مقام کے منافی نہیں ہے۔ صرف یہ ہی نہیں بلکہ دیگر کتنے ہی صحابہ تھے جو اپنی اپنی سوچ کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حامی یا مخالف تھے اور یہ سب ان کے اجتہادات تھے۔ اس لیے ہم کسی کو بھی صراحت سے غلط کہنے کے مجاز نہیں۔ اگر کوئی بات تاریخ کی روایات میں ایسی ہو جو صحابہ کرام کے مجموعی شرف و وقار کے خلاف ہو تو ان کے شرف صحابیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کی وفا شعاری اور ان بشارتوں کے پیش نظر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمائی ہیں صرف نظر کرنا اور ان کے افعال کی تاویل کرنا واجب ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارضاهم.

۴۶۵۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو أَبُو

عُمَرَ الصَّرِيرُ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِيَّاسَ الْجَرِيرِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ

۴۶۵۶- سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مؤذن جناب اقرع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے عیسائیوں کے مذہب ہی سردار کے پاس بھیجا۔ میں اسے بلا لایا۔ حضرت

۴۶۵۵- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۷۶۶، ۲۷۶۵.

۴۶۵۶- تخریج: [إسناده صحيح] \* الأقرع ثقة، وحماد بن سلمة سمع من الجريري قبل اختلاطه.

اصحاب رسول کی فضیلت کا بیان

عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم اپنی کتاب میں میرا ذکر پاتے ہو؟ کہا: ہاں۔ پوچھا: کیسے؟ کہا: میں پاتا ہوں کہ آپ ایک قرن ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا درہ اس پر بلند کیا اور پوچھا: ”قرن“ سے کیا مراد ہے؟ کہا: بہت سخت فولادی قلعہ انتہائی امین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو میرے بعد آئے گا اس کے بارے میں کیا پاتے ہو؟ کہا: وہ ایک صالح خلیفہ ہوگا، صرف اتنا ہوگا کہ وہ اپنے قرابت داروں کو ترجیح دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، تین بار کہا۔ پھر پوچھا: ان کے بعد جو آئے گا اس کے بارے میں کیا پاتے ہو؟ کہا: میں اسے پاتا ہوں کہ وہ لوہے کا زنگ ہو گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھ لیا اور کہا: اے بدبودار! اے بدبودار! (کیا کہہ رہے ہو؟) تو اس نے کہا: امیر المؤمنین! یہ صالح خلیفہ ہوگا مگر جب اسے یہ منصب ملے گا تو تلواریں نکلی ہوئی ہوں گی اور خون بہائے جا رہے ہوں گے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ [الدفن] کے معنی ہیں:

”بدبو“۔

☀️ فائدہ: مسلمانوں میں اہل کتاب کی اس قسم کی روایات کی بصراحت تصدیق یا تکذیب نہیں کی جاتی صرف

روایت کی اجازت ہے۔

باب: ۹- اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

(المعجم ۹) - بَابُ: فِي فَضْلِ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (التحفة ۱۰)

۴۶۵۷- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے

۴۶۵۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ:

۴۶۵۷- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة، ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ح: ۲۵۳۵ من حديث أبي عوانة به، ورواه البخاري، ح: ۲۶۵۱ من طريق آخر عن عمران بن حصين به.

اصحاب رسول کو سب و شتم کرنے کی حرمت کا بیان

ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا بہترین زمانہ یہی ہے جس میں میں مبعوث کیا گیا ہوں پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے اور پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے..... واللہ أعلم آپ نے یہ تیسری بار فرمایا کہ نہیں..... پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہیاں دیں گے حالانکہ ان سے گواہی مانگی نہ گئی ہوگی نذریں مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ خیانتیں کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کیا جائے گا اور ان میں موٹا پاپا بھی عام ہوگا۔“

أخبرنا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» - وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا - «ثُمَّ يَنْظَهُرُ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ، وَيَحْوَنُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَفْشَوْنَ فِيهِمُ السَّمَنُ».

فوائد و مسائل: ① اس صحیح حدیث میں صحابہ کرامؓ تابعین عظام اور تبع تابعین کے ادوار کے متعلق اجمالی اور مجموعی طور پر بھلائی کی خبر دی گئی ہے۔ ② ان کے بعد وقار میں کمی ہوگی۔ دینداری میں ضعف آجائے گا اور آخرت کی فکر کم ہو جائے گی۔ ③ اطباء کے قول کے مطابق آدمی کے جسم میں موٹا پاپا عام طور پر خوش خوراک کی علاوہ بے فکری اور بے خوفی کی بنا پر آتا ہے۔



باب: ۱۰- رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو سب و شتم کرنا حرام ہے

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (التحفة ۱۱)

فائدہ: حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرامؓ نبی ﷺ بنی نوع انسان اور امت محمدیہ کا بہترین اور افضل ترین طبقہ ہیں۔ انہوں نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے دین و ایمان حاصل کیا۔ نبی ﷺ کے ذریعے سے ان کا تزکیہ کیا گیا۔ ان کی قربانی اور جان نثاری سے اسلامی حکومت مستحکم ہوئی اور پھر انہوں نے دین کی عظیم امانت اگلی نسلوں کو منتقل کی۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ یہ طبقہ من حیث المجموع انتہائی عادل اور معتمد علیہ ہے۔ دین میں ان کا فہم حجت ہے اور ان کے شرف و کرامت کی حفاظت امت پر واجب ہے۔ اہل ابواء کی یادہ گوئی کے مطابق بقرض محال اگر اس اولین طبقہ ہی کو مجروح اور ناقابل اعتماد باور کر لیا جائے تو کوئی ایسی قابل اعتماد بنیاد باقی نہیں رہ جاتی جس سے انسان دین و ایمان کی معرفت حاصل کر سکے۔

۴۶۵۸- حضرت ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ نے بیان

۴۶۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو

۴۶۵۸- تخریج: أخرجه البخاري، فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب بعد باب قول النبي ﷺ: "لو كنت متخذاً"

اصحاب رسول کو سب و شتم کرنے کی حرمت کا بیان

کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے صحابہ کی بدگوئی مت کرو۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر ڈالے تو وہ ان کے ایک مُد یا آدھے کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔“

[حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں عطاروی نے حدیث بیان کی اس نے کہا: ہمیں ابو معاویہ نے بیان کیا اور حدیث بیان کی۔]

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ» [قال أبو سعيد: حَدَّثَنَا الْعُطَارِدِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ].

۴۶۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ التَّفَيْي: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسِ الْمَاصِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ قَالَ: كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَنْاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِي الْعَصَبِ، فَيَتَلَقُّ نَاسٌ مِمَّنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنْ حُذَيْفَةَ فَيَأْتُونَ سَلْمَانَ وَيَذْكُرُونَ لَهُ قَوْلَ حُذَيْفَةَ، فَيَقُولُ سَلْمَانُ: حُذَيْفَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ، فَيَرِجَعُونَ إِلَى حُذَيْفَةَ فَيَقُولُونَ لَهُ: قَدْ ذَكَرْنَا قَوْلَكَ لِسَلْمَانَ فَمَا صَدَقَكَ وَلَا كَذَبَكَ، فَأَتَى حُذَيْفَةَ سَلْمَانٌ وَهُوَ فِي مَقَلَةٍ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ! مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَدِّقَنِي بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ

۴۶۵۹- عمرو بن ابوقرہ نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن میں تھے اور ابی ہاتھ میں بیان کر دیا کرتے تھے جو رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ سے ناراضی کی حالت میں کہی تھیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ باتیں سنی ہوئیں وہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو آ کر بتاتے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جو کہتے ہیں انہیں ہی ان کا زیادہ پتا ہوگا۔ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے اور کہتے کہ ہم نے آپ کی بات حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے آپ کی تصدیق کی نہ تکذیب۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جبکہ وہ مزنی کے ایک کھیت میں تھے۔ انہوں نے کہا: سلمان! آپ کو کیا مانع ہے کہ جو باتیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں آپ ان میں میری تصدیق نہیں کرتے ہیں؟ حضرت

«خليفة»، ح: ۳۶۷۳، ومسلم، فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم، ح: ۲۵۴۱ من حديث أبي معاوية الضرير به.

۴۶۵۹- تخریج: [سنادہ حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۷/۵ من حديث زائدة به.



اصحاب رسول کو سب و شتم کرنے کی حرمت کا بیان

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض بھی ہو جایا کرتے تھے اور اس حالت میں اپنے صحابہ سے کچھ کہہ بھی دیا کرتے تھے اور خوش بھی ہوتے تھے اور اس حالت میں بھی اپنے صحابہ سے کچھ کہتے تھے تو کیا آپ اپنے اس انداز سے باز نہیں آسکتے۔ کیا آپ لوگوں کے دلوں میں کچھ کی محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں اور کچھ کے متعلق بغض ڈال دینا چاہتے ہیں؟ اس طرح تو آپ ان لوگوں میں اختلاف و افتراق پیدا کر دیں گے حالانکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ دیا اور فرمایا تھا: ”(اے اللہ!) اپنی امت کے جس کسی کو میں نے کبھی کوئی برا بھلا کہا ہو یا ناراضی کی حالت میں لعنت کی ہو تو میں بھی آدم زاد ہوں، جس طرح وہ غصے میں آجاتے ہیں میں بھی آجاتا ہوں اور مجھے جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے (یا اللہ! میری ان باتوں کو) ان کے لیے قیامت کے روز رحمت بنا دے۔“ (اے حذیفہ!) اللہ کی قسم! تم باز آ جاؤ یا میں عمر کو لکھ بھیجوں گا۔ پھر کچھ لوگوں نے ان سے سفارش کی تو انہوں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہ لکھا۔ اور کفارہ بھی قسم توڑنے سے پہلے دیا۔

قال أبو داؤد: قَبِلُ وَبَعْدُ كُلُّهُ جَائِزٌ. امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم کا کفارہ، قسم توڑنے

سے پہلے ادا کرنا یا بعد میں ادا کرنا سب جائز ہے۔

☀️ فائدہ: کسی بھی شخص کو خواہ وہ ذاتی طور پر کتنا بھی خیر و صلاح کے درجے پر فائز ہو اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ عوام میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تقصیرات کی اشاعت کرے کہ ان میں سے کچھ کے متعلق محبت اور کچھ کے متعلق بغض کے جذبات پیدا ہو جائیں اور لوگ اس قدسی جماعت کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہوں اور ان میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ تاہم ایک محدود خاص علمی حلقے میں قابل اعتماد اصحاب علم و فضل کے سامنے ان امور کا تذکرہ بطور افہام و تفہیم جائز ہے۔



## باب: ۱۱- سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان

(المعجم (۱) - بَابُ: فِي  
اسْخِلَافِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
(التحفة ۱۲)

۴۶۶۰- جناب عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی تکلیف بہت بڑھ گئی اور میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا۔ آپ نے فرمایا: ”کسی سے کہہ دو وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔“ عبد اللہ بن زعمہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے جب کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے۔ میں نے کہا: اے عمر! اٹھیے اور لوگوں کو نماز پڑھا دیجیے۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی۔ (ادھر) جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سنی..... اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز آدی تھے..... تو فرمایا: ”ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی۔ اللہ اس کا انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی۔“ پس آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا تو وہ آگئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا چکے تھے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وہی نماز پڑھائی۔

۴۶۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّضَلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: لَمَّا اسْتَعَزَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفْرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ: «مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ»، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا، فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ! قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ - وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُجْهَرًا - قَالَ: «فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَا بِي اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَا بِي اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ» فَبَعَثَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلَّى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ.

۴۶۶۱- جناب عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ نے یہ خبر بیان کی کہ جب نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز سنی تو

۴۶۶۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

۴۶۶۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۳۲۲ من حديث محمد بن إسحاق بن يسار به.

۴۶۶۱- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

ایام فتن میں کنارہ کش رہنے کا بیان

آپ تشریف لائے اپنا سر مبارک حجرے سے نکالا اور فرمایا: ”نہیں۔ نہیں۔ نہیں۔ ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ آپ نے یہ بات ناراضی کی کیفیت میں فرمائی۔

يَعْقُوبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَطْلَعَ رَأْسَهُ مِنْ حُجْرَتِهِ ثُمَّ قَالَ: «لَا، لَا، لَا، لَا، لِيُصَلَّ لِلنَّاسِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ»، يَقُولُ ذَلِكَ مُغْضَبًا.

**سُورَةُ** فوائد ومسائل: ① رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری کے ایام میں پہلی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی بعد ازاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھاتے رہے اور نبی ﷺ کی حیات مبارکہ میں ان کی پڑھائی ہوئی نمازوں کی تعداد سترہ ہے۔ ② رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے اصرار خصوصاً یہ لفظ کہ (اس سے اللہ انکار فرماتا ہے اور مسلمان انکار کرتے ہیں کہ ابوبکر کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھائے) ان کے خلیفہ ہونے کا واضح اشارہ بلکہ اس بات کی شہادت تھی کہ وہ مسلمانوں کا فطری انتخاب ہیں۔ ③ اس واقعہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کوئی تنقیص نہیں ہوئی بلکہ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ شرف تھا جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے پہلے بھی تسلیم کرتے تھے۔



(المعجم ۱۲) - بَابُ مَا يَدُلُّ عَلَى تَرْكِ الكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ (التحفة ۱۳) باب: ۱۲- فتنے کے دنوں میں ان باتوں کو عام موضوع بحث نہیں بنانا چاہیے

۳۶۶۲- حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا: ”میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے میری امت کے دو گروہوں میں صلح کرا دے گا۔“ حماد کی روایت کے الفاظ ہیں: ”اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔“

۴۶۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُسْلِمٌ بِنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَسَنِ بْنِ

۴۶۶۲- تخريج: [صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب [إن ابني هذا سيد . . .]، ح: ۳۷۷۳ من حديث محمد بن عبد الله الأنصاري به، ورواه البخاري، ح: ۳۶۲۹ من حديث الحسن البصري به.

عَلِيٍّ: «إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ اللَّهُ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي». وَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ: «وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظِيمَتَيْنِ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت علیؑ کے دور میں سیدنا عثمانؓ کی شہادت کی بنا پر مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے تھے۔ ایک طرف حضرت علیؑ تھے اور دوسری طرف حضرت معاویہؓ اور دونوں ہی اپنی اپنی ترجیحات میں برحق تھے، تاہم سیدنا علیؑ کا موقف اہل الحق تھا۔ ② سیدنا حسنؓ نے اپنی خلافت سے دست بردار ہو کر ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور اس کی وجہ سے ان کے شرف ”سیادت“ میں اور اضافہ ہو گیا۔ مگر کچھ لوگوں کو اب تک ان کا یہ عمل ناپسند ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ نے دونوں اطراف کے لوگوں کو ”اپنی امت کے مسلمان“ قرار دیا ہے اور کسی کو بھی گمراہ یا باطل نہیں فرمایا۔ ④ صحابہ کرام یا پھر فقہاء و ائمہ کی اجتہادی غلطیوں کی اشاعت کرنا بہت بڑا اور برا فتنہ ہے۔ صرف خاص محدود علمی حلقہ میں ان کے مسائل کی علمی تفہیم جائز ہے۔

۴۶۶۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ حُدَيْفَةُ: مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيْهِ إِلَّا مُحَمَّدُ ابْنِ مَسْلَمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَضْرُكُ الْفِتْنَةُ».

۴۶۶۳ - جناب محمد بن سیرینؒ نے روایت کیا کہ حضرت حدیفہؓ نے کہا کہ لوگوں میں کوئی ایسا نہیں کہ اسے کوئی فتنہ درپیش ہو (اور وہ اس سے محفوظ رہے) مجھے اندیشہ رہتا ہے کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے گا سوائے محمد بن مسلمہؓ کے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ (انہیں) فرما رہے تھے: ”تجھے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔“

🌞 فائدہ: اس کی واحد وجہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بعد ان کا ان فتنوں سے الگ تھلگ رہ کر تنہائی اختیار کر لینا تھا جیسے کہ درج ذیل روایت میں آرہا ہے۔ لیکن اس کا یہ مفہوم بھی نہیں کہ انسان لوگوں پر موثر ہو سکتا ہو اس کی بات سنی جاتی ہو تو بھی وہ خاموش تماشائی بنا رہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام نہ دے بلکہ یہ اس صورت میں ہے جب آدمی کوئی اہم کردار ادا کرنے کی حالت میں نہ ہو تو اس وقت الگ تھلگ رہنے ہی میں عافیت ہوتی ہے۔

۴۶۶۳ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۱۵ / ۵۰ عن يزيد بن هارون به هـ هشام بن حسان مدلس وعن.

ایام فتن میں کنارہ کش رہنے کا بیان

۴۶۶۴- جناب ثعلبہ بن ضبیعہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے تو انہوں نے کہا: میں یقیناً اس آدمی کو جانتا ہوں جسے فتنے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ کہا کہ پھر ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہمیں ایک خیمہ نظر آیا، ہم اس میں چلے گئے تو دیکھا کہ اس میں حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہم نے ان سے اس (تنہائی اور گوشہ گیری) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نہیں چاہتا کہ تمہارے شہروں کا کوئی فتنہ مجھے اپنی لپیٹ میں لے لے حتیٰ کہ یہ صورت حال صاف ہو جائے۔ (فتنے ختم ہو جائیں۔)

۴۶۶۵- ابوردہ نے بیان کیا کہ ضبیعہ بن حصین ثعلابی نے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۶۶۶- جناب قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کا (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) کے مقابلے میں (نکلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بنا پر ہے یا یہ آپ کی اپنی ذاتی رائے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں فرمایا تھا، بلکہ یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے۔

۴۶۶۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى حُدَيْفَةَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتْنُ شَيْئًا، قَالَ: فَخَرَجْنَا فَإِذَا فَسْطَاطٌ مَضْرُوبٌ، فَدَخَلْنَا فَإِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: مَا أُرِيدُ أَنْ يَسْتَمِلَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أَمْصَارِكُمْ حَتَّى تَنْجَلِي عَمَّا انْجَلَتْ.

۴۶۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ ضُبَيْعَةَ بْنِ حُصَيْنِ الثَّعْلَبِيِّ بِمَعْنَاهُ.

۴۶۶۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَدَلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ: أَخْبِرْنَا عَنْ مَسِيرِكَ هَذَا أَعَهْدُ عَهْدَهُ إِلَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ، لَكِنَّهُ رَأَيْتُهُ.



۴۶۶۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۴۳۳/۳، ۴۳۴ من حديث شعبة به، \* ثعلبة بن ضبيعة وثقه ابن حبان وحده.

۴۶۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن سعد: ۴۴۴/۳، ۴۴۵ عن أبي عوانة به، ودلسه الثوري عند الحاكم: ۴۳۴/۳، وصححه، ووافقه الذهبي، وسنده ضعيف.

۴۶۶۶- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۵۳۰، وللحديث شواهد.

انبیائے کرام کے مابین فضیلت کا مسئلہ

🌞 فائدہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تنازعات ان کی اپنی اجتہادی آراء تھیں۔ جن میں سے ایک فریق برحق اور دوسرا اس کے برخلاف تھا۔ مگر بوجہ اخلاص اور حسن نیت دونوں ہی ماجور تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اقرب الی الحق تھے۔

۴۶۶۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمانوں میں افتراق کے  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وقت ایک فتنہ انگیز جماعت نکلے گی جسے مسلمانوں کا وہ  
«تَمْرُقٌ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔“  
يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ» .

🌞 فوائد و مسائل: ① مسلمانوں میں مختلف آراء کے حامل افراد یا جماعتوں کا وجود ہو سکتا ہے جن میں سے یقیناً ایک ہی حق پر ہوگا اور دوسرا اس سے بعید۔ مگر جب تک کوئی واضح صریح باطل فکر و عمل سامنے نہ آئے ان کی ضلالت کا حکم نہ لگایا جائے۔ بلکہ علم و حکمت سے تفہیم ہونی چاہیے اور حتی الامکان ان کی اشاعت اور تشہیر سے خاموشی اختیار کی جائے۔ اسی سے وہ فتنہ دب سکے گا۔ ② اس حدیث میں خوارج کے ظہور کی پیشین گوئی کا بیان ہے۔ یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک دلیل ہے کیونکہ خوارج کا جس وقت ظہور ہوا وہ اس حدیث کے عین مطابق ہے۔ یہ ۳۶، ۳۷ ہجری کا واقعہ ہے جب حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان لڑائی جاری تھی۔ اس وقت نہروان سے فرقہ خوارج کا ظہور ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کی اور انہیں شکست فاش دی۔ اسی قسم کی احادیث کی بنا پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں اقرب الی الحق کہا جاتا ہے۔ ③ اس میں باہم لڑنے والے دونوں گروہوں کو مسلمان کہا گیا ہے اس لیے حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں طعن و تشنیع کی بجائے کف لسان (خاموشی) ضروری ہے کیونکہ دونوں ہی مسلمان اور حق پر تھے گواہِ حق (زیادہ صحیح) تھا۔ ④ فتنہ انگیز یارین سے نکل جانے والا گروہ خوارج کا تھا نہ کہ حضرت علی یا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا گروہ وہ دونوں تو مسلمانوں کے عظیم گروہ تھے۔

(المعجم ۱۳) - بَابٌ فِي التَّخْيِيرِ بَيْنَ ابْنِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (التحفة ۱۴)  
باب ۱۳- انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم میں فضیلت دینے کا مسئلہ

🌞 فائدہ: انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے سے بھی امت میں افتراق کا فتنہ پیدا ہونا ممکن ہے۔ ایک کسی نبی کو افضل کہے گا تو دوسرا کسی اور کو۔ جس نبی کو کسی نے مفضل قرار دیا ہوگا اس کے ماننے والے خواہ مخواہ

۴۶۶۷- تخريج: أخرجه مسلم، الزكوة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ح: ۱۰۶۵ من حديث القاسم بن الفضل به.

دوسرے انبیاء کے بارے میں ناروا باتیں کریں گے۔ یہ سارا معاملہ فتنہ انگیز ہے، اس لیے نبی اکرم ﷺ نے کسی نبی کو دوسرے پر فضیلت دینے کا سلسلہ ہی بند کر دیا۔

۴۶۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَيَعْنِي ابْنَ يَحْيَى، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء کو ایک دوسرے پر عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُحَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ».

☀️ فائدہ: بلاشبہ انبیاء و رسل ﷺ میں بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور قرآن مجید نے واضح طور پر بیان کیا ہے کہ ﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ (البقرہ: ۳۵۳) مگر ان کے فضائل کا اس انداز سے تقابلی بیان کہ دوسروں کی تنقیص لازم آئے حرام ہے۔

۴۶۶۹- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

۳۶۶۹- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی بندے کو لائق نہیں کہ وہ یوں کہے کہ میں (محمد ﷺ) حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں۔“

☀️ فائدہ: ”کسی بندے کو لائق نہیں“ ان الفاظ سے سمجھا جا سکتا ہے کہ نبی ﷺ کے علاوہ کسی اور کو اس طرح کہنا جائز نہیں اور اگر نبی ﷺ خود بھی اس میں شامل ہوں جیسے کہ درج ذیل روایت میں ہے تو اس میں آپ کی از حد تواضع کا اظہار ہے۔

۴۶۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَائِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

۳۶۷۰- حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”کسی نبی کو لائق نہیں کہ یوں کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے

۴۶۶۸- تخریج: أخرجه البخاري، الخصومات، باب ما يذكر في الأشخاص والخصومة بين المسلم واليهود، ح: ۲۴۱۲ عن موسى بن إسماعيل، ومسلم، الفضائل، باب من فضائل موسى ﷺ، ح: ۲۳۷۴ من حديث عمرو بن يحيى المازني به.

۴۶۶۹- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ﴿وإن يونس لمن المرسلين...﴾ الخ، ح: ۳۴۱۳ عن حفص بن عمر، ومسلم، الفضائل، باب في ذكر يونس عليه السلام... الخ، ح: ۲۳۷۷ من حديث شعبة به.

۴۶۷۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۲۰۵ من حديث محمد بن سلمة به \* محمد بن إسحاق عن عن.

حَکِيم، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى».

🌞 فائدہ: حضرت یونس کا نام اس لیے لیا کہ انہی کے بارے میں وضاحت آتی ہے کہ وہ بغیر اجازت ہستی چھوڑ کے چلے گئے اس پر وہ پھچلی کے پیٹ میں پہنچا دیے گئے اور ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔“ (الانبیاء: ۸۷) کا ورد کرتے رہے اس کے نتیجے میں انہیں نجات مل گئی اور کسی نبی کے بارے میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے یہ بھی گوارا نہیں فرمایا کہ ان سے آپ کا مقابل کر کے آپ کی فضیلت کا اظہار کیا جائے۔



۴۶۷۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو ایک مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ وہ یہودی نبی ﷺ کے پاس چلا آیا اور آپ کو بتایا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔ بلاشبہ (قیامت برپا ہونے پر) جب لوگ بے ہوش کیے جائیں گے تو میں ہی ہوں گا جو سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ معلوم نہیں وہ بے ہوش ہوئے ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے ہوں گے یا یہ ان افراد میں سے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ رکھا ہوگا۔“

۴۶۷۱- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ فَارِسٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ: وَالَّذِي اضْطَفَىٰ مُوسَىٰ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلَىٰ مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَىٰ بَاطِشٌ فِي جَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ

۴۶۷۱- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب من فضائل موسى ﷺ، ح: ۲۳۷۳ من حدیث یعقوب بن ابراہیم ابن سعد، والبخاری، الخصومات، باب ما یذکر فی الأشخاص والخصومة بین المسلم والیہود، ح: ۲۴۱۱ من حدیث ابراہیم بن سعد بہ.



اسْتَنْتَى اللهُ تَعَالَى.»

قال أبو داود: وَحَدِيثُ ابْنِ يَحْيَى أُمَّمُ .  
امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن یحییٰ کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

۴۶۷۲- حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ يَذْكُرُ عَنْ أَنَسِ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ» .  
۴۶۷۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے یوں خطاب کیا [یا خیر البریۃ] ”اے مخلوق میں سب سے افضل شخصیت!“ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔“

☀ فائدہ: اس میں بھی کسی نبی سے آپ کا تقابل نہیں۔ ساری مخلوق میں آپ کے مرتبے کا ذکر ہے۔

۴۶۷۳- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ : حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرُوخَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «أَنَا سَيِّدُ وَوَلَدِ آدَمَ وَأَوَّلُ مَنْ تَنَسَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ ، وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ» .  
۴۶۷۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور پہلا شخص ہوں گا جس سے زمین چھٹے گی، میں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور میری سفارش ہی سب سے پہلے قبول ہوگی۔“

☀ فائدہ: آپ ﷺ نے حقائق بیان فرمائے لیکن ایسا انداز ہرگز اختیار نہیں فرمایا جس میں دوسرے انبیاء کی تنقیص ہو یا کوئی تقابل ہی سامنے آئے۔

۴۶۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدِ الشَّعِيرِيِّ ،  
۴۶۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”[تبع] کے متعلق مجھے نہیں

۴۶۷۲- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب من فضائل إبراهيم الخليل ﷺ، ح: ۲۳۶۹ من حديث عبدالله بن إدريس به .

۴۶۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق، ح: ۲۲۷۸ من حديث الأوزاعي به .

۴۶۷۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۵۳ من حديث عبدالرزاق به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲/ ۱۴، ووافقه الذهبي .

انبیائے کرام کے مابین فضیلت کا مسئلہ

المَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَدْرِي أَتَّبِعُ لَعِينٍ هُوَ أَمْ لَا، وَمَا أَدْرِي أُعْزِرُ نَبِيَّ هُوَ أَمْ لَا».

فوائد و مسائل: ① قوم سبا کا قبیلہ ”عمیر“ اپنے بادشاہ کو ”شیع“ کہتا تھا۔ یہ قوم تکذیب انبیاء اور شرک کی وجہ سے ہلاک ہوئی تھی جیسے کہ سورہ دخان میں ان کا ذکر آیا ہے: ﴿أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمٌ تُبِعَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ﴾ (الدخان: ۳۷) ”کیا یہ (شرکین مکہ) بہترین ہیں یا قوم شیع اور جو ان سے بھی پہلے تھے؟ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ مجرم تھے۔“ اور سورہ ق میں ہے: ﴿وَاصْحَابِ الْأَيْكَةِ وَقَوْمِ تُبُعِ كُلُّ كَذَّبَ الرَّسُولِ فَحَقَّ وَعَبِيدٌ﴾ (ق: ۱۳) ”ایک (بستی) والوں نے اور قوم شیع نے (ان) سب نے (ہمارے) رسولوں کی تکذیب کی (ان سب) پر میری وعید ثابت ہوگئی۔“ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن عند اللہ اچھائی یا برائی میں کون کس درجے کا ہوگا اس پر کچھ نہیں کہا جاسکتا نیز یہ کہ جن اشخاص کے بارے میں قرآن میں وضاحت نہیں ان کو اپنی طرف سے نبی قرار دینے کی کسی کو اجازت نہیں۔ ایک شیع کے متعلق آتا ہے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا اسے برا نہ کہا جائے۔ ② مستدرک حاکم اور ابن عساکر وغیرہ کی روایات میں عزیر کی بجائے ذوالقرنین کا ذکر ہے نہیں معلوم وہ نبی تھا یا نہیں۔ حضرت عزیر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ نبی تھے۔ واللہ اعلم۔

۴۶۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي يُونُسُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، الْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عَمَلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ».

۴۶۷۵- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام، ح: ۲۳۶۵ من حدیث عبد اللہ بن وہب، والبخاری، أحادیث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ﴿وَإِذْ كَرَّمْنَا مَرْيَمَ...﴾ الخ، ح: ۳۴۴۲ من حدیث ابن شہاب الزہری بہ.

☀️ فائدہ: انبیاء ﷺ کا علاقائی بھائی (باپ کی طرف سے بھائی) ہونے کے معنی یہ ہیں کہ ان کی دعوت کے اصول ایک ہیں، یعنی توحید، نبوت اور بعثت قیامت الہیہ دیگر مسائل شرعیہ میں اختلاف رہا ہے۔ آپ نے خود انبیاء کو اخی (یوسف) کہہ کر یاد فرمایا، انبیاء کا تذکرہ بہت محبت سے اور خوبصورت انداز سے فرمایا۔ پھر امت کے لیے کیسے روا ہو سکتا ہے کہ وہ تفصیل دینے کے انداز میں ان کا تذکرہ کرے یا کسی کو افضل اور کسی کو مفضول قرار دے۔

(المعجم ۱۴) - بَابُ: فِي رَدِّ الْإِرْجَاءِ  
باب: ۱۴ - مرجہ کی تردید  
(التحفة ۱۵)

☀️ فائدہ: مرجہ سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نظریہ یہ رہا ہے کہ اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں اور کلمہ توحید و رسالت ادا کر لینے کے بعد کسی گناہ کا کوئی نقصان نہیں اور مرتکب کبیرہ کا معاملہ آخرت تک مؤخر ہے۔ دنیا میں ان کے بارے میں نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ اور کچھ نے کہا کہ ایمان بڑھتا ہے لیکن کم نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ اللہ عزوجل انسانی صورت پر ہے اور تقدیر کا خیر و شر ہونا بندے کی طرف سے ہے۔ (الملل و النحل از شہرستانی)



۴۶۷۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی ستر اور کچھ شائیں ہیں۔ سب سے افضل ”لا الہ الا اللہ“ کہنا ہے اور سب سے نیچے یہ ہے کہ کوئی راستے میں پڑی ہڈی دور کر دے۔ اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

۴۶۷۶ - حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ، أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْعَظْمِ عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ».

☀️ فوائد و مسائل: ① سلف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین کے نزدیک ایمان زبان کے قول، دل کی حقیقی تصدیق اور اعضاء کے اعمال کا نام ہے۔ شیخ محی الدین کا قول ہے: یہ بات واضح اور راجح ہے کہ زیادہ سے زیادہ غور و فکر اور واضح سے واضح تردیل کی وجہ سے تصدیق قلب میں زیادتی ہوتی ہے۔ جب مقام صدیقیت حاصل ہو تو اس کا ایمان دوسروں سے زیادہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ تصدیق قلب کا عمل ہے۔ باقی اعضاء کے عمل بھی زیادہ کم ہوں گے تو یہ ایمان کی کمی یا اضافے کا سبب ہوں گے کیونکہ عمل ایمان کے کمال میں شامل ہے۔ سلف صالحین کے نزدیک دیگر اعضاء

۴۶۷۶ - تخريج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان عدد شعب الإيمان وأفضلها أذناها... الخ، ح: ۳۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به، ورواه البخاري، ح: ۹ من طريق آخر عن عبدالله بن دينار به.

مرحہ کی تردید کا بیان

(اعضائے ظاہری) کے عمل کمال ایمان کی شرط ہیں البتہ معتزلہ کے نزدیک یہ اعمال ایمان کی صحت کی شرط ہیں۔ (فتح الباری، کتاب الإیمان) ⑤ سو جو کوئی جس قدر شرعی اعمال بجالائے گا اسی قدر اس کا ایمان کامل ہوتا جائے گا، ورنہ اسی قدر ناقص رہے گا۔ جب آپ نے ایمان کے مدارج بیان فرمائے ہیں تو مرحہ کا یہ قول کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ایمان کم و بیش نہیں ہوتا۔ ⑥ سب سے افضل اور اعلیٰ عمل لا الہ الا اللہ (توحید) کا اقرار ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار اس کا لازمی حصہ ہے کیونکہ توحید وہی معتبر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے لہذا جو شخص رسالت کا منکر ہو اس کی توحید بھی معتبر نہیں جیسے کہ درج ذیل حدیث میں وضاحت آ رہی ہے۔

۴۶۷۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۳۶۷۷- ابو جرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے فرمایا: جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے انہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ آپ نے ان سے پوچھا: ”کیا جانتے ہو اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”صرف ایک اللہ کے معبود حقیقی ہونے اور محمد کے رسول اللہ ہونے کی گواہی دینا نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔“

حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ ، قَالَ : «أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟» قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : «شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ تُعْطُوا الْخُمْسَ مِنَ الْمَغْنَمِ» .

☀️ فائدہ: ”ایمان“ صرف زبانی اقرار نہیں اور نہ محض دل کی تصدیق کا نام ہے بلکہ زبان کے اقرار دل کی تصدیق اور اعضاء سے عمل کے مجموعے کو ایمان کہا گیا ہے۔ اس قصے میں حج کا ذکر اس لیے نہیں کیا اس وقت تک حج فرض نہیں ہوا تھا۔

۴۶۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :

۳۶۷۸- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ،

۴۶۷۷- تخريج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۶۹۲، أخرجه البخاري، الإیمان، باب أداء الخمس من الإیمان، ح: ۵۳، ومسلم، الإیمان، باب الأمر بالإیمان بالله تعالیٰ ورسوله ﷺ . . . الخ، ح: ۱۷ من حدیث شعبۃ به، وهو فی مسند أحمد: ۱/۲۲۸ .

۴۶۷۸- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الإیمان، باب ما جاء في ترك الصلوة، ح: ۲۶۲۰ من حدیث وکیع به، ورواه مسلم، ح: ۸۲ من حدیث أبي الزبير به .



عن جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «بَيْنَ جَهْوُودٍ وَدِينَا هُـ»  
الْعَبْدُ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ».

🌞 فائدہ: معلوم ہوا کہ عمل ایمان کا حصہ ہے۔ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نماز چھوڑنے کی تین صورتیں ہیں:  
① مطلقاً نماز کا انکار کرنا یعنی یہ سمجھنا کہ یہ دین کا کوئی حصہ نہیں۔ یہ عقیدہ اجماعی طور پر صریح کفر ہے بلکہ اس طرح سے دین میں ثابت کسی بھی چیز کا انکار کفر ہے۔ ② غفلت اور بھول سے نماز چھوڑ دینا ایسا آدمی بہ اجماع امت کافر نہیں ہے۔ ③ عمداً نماز چھوڑے رہنا مگر انکار بھی نہ کرنا ایسے شخص کے بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ ابراہیم نخعی ابن مبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ بلا عذر عمداً تارک صلاۃ حتیٰ کہ اس کا وقت نکل جائے کافر ہے۔ امام احمد کا کہنا ہے کہ ہم تارک صلاۃ کے سوا کسی کو کسی گناہ پر کافر نہیں کہتے۔ زیادہ سخت موقف امام مکحول اور امام شافعی کا ہے کہ تارک صلاۃ کو اسی طرح قتل کیا جائے جیسے کافر کو کیا جاتا ہے لیکن اس سبب سے وہ ملت سے خارج نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہوگا۔ اس کے اہل اس کے وارث ہوں گے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے کئی اصحاب نے کہا کہ اس کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب کا کہنا ہے کہ تارک صلاۃ کو قید کیا جائے اور جسمانی سزا دی جائے حتیٰ کہ وہ نماز پڑھنے لگے۔

۴۶۷۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کو خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والی کو نہیں پایا جو تم سے بڑھ کر عقل مند بندے کو بے عقل بنا دینے والی ہو۔“ ایک عورت بولی: ”عقل اور دین میں کمی اور نقص کیسے ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”عقل کی کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور دین میں کمی یوں ہے کہ بلاشبہ عورت رمضان کے دوران میں روزے چھوڑ دیتی ہے اور کئی کئی دن نماز نہیں پڑھتی۔“

۴۶۷۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مَضَرَ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَلَا دِينٍ أَغْلَبَ لِيذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ». قَالَتْ: «وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالِدِّينِ؟» قَالَ: «أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَأَمَّا نُقْصَانُ الدِّينِ فَإِنَّ إِحْدَاكُنَّ تُفْطِرُ رَمَضَانَ وَتُقِيمُ أَيَّامًا لَا تُصَلِّي».

🌞 فوائد و مسائل: ① عورت کا نماز اور روزے چھوڑ دینا اگرچہ شرعی، معقول و مقبول عذر ہے مگر مجموعی لحاظ سے اس

۴۶۷۹- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بنقص الطاعات... الخ، ح: ۷۹ من حديث عبدالله بن وهب به.

ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

کے اعمال بندگی پر اس کا اثر بھی ضرور مرتب ہوتا ہے کہ بجا ایک مرد بلا توقف مسلسل عمل کرتا رہتا ہے جب کہ عورت کے اعمال میں تسلسل نہیں رہتا اور یہی اس کے نقصان دین اور مرد کے کمال دین کی علامت ہے۔ (۲) نبی ﷺ نے عورت کی گواہی کو آدھی گواہی اس لیے قرار دیا ہے کہ ان کی یادداشت اور حافظہ کمزور ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿أَنَّ تَضَلُّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى﴾ (البقرہ: ۲۸۲) ”ایک عورت اگر بھول جائے تو ان میں سے دوسری اسے یاد دلائے۔“ یہ بھول جانا ہی ان کا نقصانِ عقل ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا تجدد پسند چاہے انکار کرتے رہیں لیکن ان کے آقا یان مغرب کے بہت سے مفکرین نے بھی اس کو تسلیم کیا اور اس کا برملا اظہار کیا ہے۔

(المعجم ۱۵) - **بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى زِيَادَةِ**  
**الإيمان ونقصانه (التحفة ۱۶)**

۳۶۸۰ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (تحویل قبلہ کے موقع پر) جب نبی ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر لیا تو صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کا کیا ہوگا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ ”اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے۔“

۴۶۸۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الكَعْبَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرہ: ۱۴۳].

🌟 فائدہ: اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے ایک عمل نماز کو ایمان سے تعبیر فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اعمال ایمان کا جز ہیں۔ اور اعمال کے کمال سے ایمان کامل ہوتا ہے ورنہ کمی آ جاتی ہے۔

۳۶۸۱ - حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے اللہ کی خاطر محبت کی، اللہ کی خاطر غصہ کیا، اللہ کے لیے دیا، اور اللہ کی رضا

۴۶۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الأَنْبَارِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الكَعْبَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضَيِّعَ إِيمَانَكُمْ﴾ [البقرہ: ۱۴۳].

۴۶۸۰ - تخريج: [حسن] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، ح: ۲۹۶۴ من حديث سماك به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد وهو بها حسن.  
۴۶۸۱ - تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۲۰۸/۸، ح: ۷۷۳۷ من حديث يحيى بن الحارث به.



۳۹- کتاب السنۃ ..... ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

أَمَامَةً عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ، وَأَبْغَضَ لِلَّهِ، وَأَعْطَى لِلَّهِ، وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ».

امامہ عن رسول اللہ ﷺ انہ قال: «من أحب لله، وأبغض لله، وأعطى لله، ومنع لله فقد استكمل الإيمان».

☀️ فائدہ: محبت کرنا یا بغض رکھنا دل کے اعمال ہیں اور کسی کو کوئی چیز دینا یا نہ دینا ہاتھ کے اعمال ہیں اور یہ سب ایمان کے مکمل کرنے یا ناقص رکھنے کے اسباب ہیں۔

۴۶۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا».

۴۶۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اہل ایمان میں سب سے بڑھ کر کامل ایمان والا وہی ہے جو اخلاق میں سب سے بڑھ کر ہو۔“

☀️ فائدہ: [اخلاق، خُلُق] کی جمع ہے۔ ”خا“ اور ”لام“ کے پیش کے ساتھ۔ اور اس سے مراد انسان کی عادات اور اعمال ہیں۔ عمدہ عادات کو ایمان کا کامل کہا گیا ہے۔ جس شخص کی عادات اور دوسروں کے ساتھ معاملات غلط ہوں وہ اتنا ہی ایمان میں ناقص ہوتا ہے۔



۴۶۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوَيْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَلَا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟

۴۶۸۳- جناب عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک بار) نبی ﷺ نے بعض لوگوں کو کچھ عنایت فرمایا اور ایک آدمی کو کچھ نہ دیا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فلاں فلاں کو عنایت فرمایا ہے اور فلاں کو کچھ نہیں دیا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”یا مسلم ہے۔“ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین

۴۶۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الرضاع، باب ماجاء في حق المرأة على زوجها، ح: ۱۱۶۲ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وضححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۶، والحاكم: ۳/۱، ووافقه الذهبي، وهو في مسند أحمد: ۴۷۲/۲.

۴۶۸۳- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: إذا لم يكن الإسلام على الحقيقة... الخ، ح: ۲۷، ومسلم، الإيمان، باب تألف قلب من يخاف على إيمانه لضعفه... الخ، ح: ۱۵۰ من حديث الزهري به.

ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

بارکبی اور نبی ﷺ یا مسلم ہے، مسلم ہے فرماتے رہے اور پھر کہا: ”میں بعض آدمیوں کو دیتا ہوں اور بعض کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ وہ مجھ ان کی نسبت زیادہ محبوب ہوتے ہیں اس اندیشے سے کہ کہیں وہ اپنے منہوں کے بل آگ میں نہ ڈال دیے جائیں۔“

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ مُسْلِمٌ»، حَتَّىٰ أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «أَوْ مُسْلِمٌ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي أُعْطِي رَجُلًا وَأَدْعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكُفُّوا فِي النَّارِ عَلَيَّ وَجُوهِهِمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ایمان اور اسلام اگرچہ آپس میں لازم و ملزوم ہیں مگر ایمان اعضائے باطن و ظاہر کے اعمال (تصدیق عمل قلب ہے اور نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ تمام اعمال صالحہ اعضائے ظاہر کے عمل ہیں) کا نام ہے جبکہ اسلام کا تعلق ظاہری افعال سے۔ اس لیے ہم ظاہری اعمال کی روشنی میں کسی کو صاحب اسلام تو کہہ سکتے ہیں لیکن صاحب ایمان ہونے کا دعویٰ درست نہیں۔ یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ اعضائے ظاہری کے ان اعمال کے ساتھ تصدیق بالقلب کی حالت کیا ہے۔ ② اسلام قبول کرنے والے نو مسلم لوگوں کو اسلام میں راح اور مطمئن کرنے کے لیے مادی تعاون دینا ضروری ہے تاکہ اسلامی معاشرے کے شرعی اعمال ان کی روح میں اتر جائیں۔ ایسے لوگوں کو اصطلاحاً مؤلفۃ القلوب کہا جاتا ہے۔

۴۶۸۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: جَنَابُ ابْنِ شَهَابٍ زَهْرِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي آيَةِ كَرِيمَةٍ «قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا» "کہہ دیجیے! (اے بدویو!) تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم نے اسلام قبول کیا ہے۔" کی تفسیر میں بیان کیا کہ ہم سمجھتے ہیں اسلام سے مراد زبانی اقرار ہے اور ایمان سے مراد عمل ہے۔

🌞 فائدہ: یہ امام زہری رضی اللہ عنہ کی تعبیر ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ اعضائے باطنی اور اعضائے ظاہری جن میں زبان بھی شامل ہے کے اعمال کا نام ایمان ہے۔ اگر صرف زبان نے اقرار کیا ہے تو ہم اسے اسلام کہہ سکتے ہیں ایمان نہیں۔

۴۶۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: جَنَابُ عَامِرِ بْنِ وَالِدِ حَضْرَتِ سَعْدِ بْنِ



ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

ابن وقاص (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسلمانوں میں کچھ مال تقسیم کیا تو میں نے عرض کیا: فلاں کو بھی دیکھیے بلاشبہ وہ مومن ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یا مسلم ہے بے شک میں کسی شخص کو کوئی عطیہ دیتا ہوں حالانکہ اس کے بجائے کوئی دوسرا مجھے زیادہ محبوب ہوتا ہے“ (اسے کچھ نہیں دیتا) میں اس اندیشے سے اسے دیتا ہوں کہ کہیں اوندھے منہ نہ گرا دیا جائے۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْمَعْنَى قَالًا: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ غَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ قِسْمًا فَقُلْتُ: أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمٌ، إِنِّي لَأَعْطِي الرَّجُلَ الْعَطَاءَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يَكْبَبَ عَلَيَّ وَجْهَهُ».

۳۶۸۶- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا: ”کہیں میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔“

۴۶۸۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: وَقَدْ بَنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ».

☀️ فائدہ: اعمال سیر سے ایمان میں کمی آتی ہے۔ مسلمانوں کا آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنا بدترین اعمال میں سے ہے، یہ ایمان کی کمی کی دلیل ہے جسے کفر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ لیکن اس وجہ سے انسان ملت سے خارج نہیں ہوتا ہے۔

۳۶۸۷- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو کافر کہا، تو اگر وہ (فی الواقع) کافر ہوا تو فقہا ورنہ کہنے والا ہی کافر ہے۔“

۴۶۸۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْفَرَّ رَجُلًا مُسْلِمًا،

۴۶۸۶- تخریج: أخرجه البخاري، الدييات، باب: ﴿ومن أحيها﴾، ح: ۶۸۶۸، ومسلم، الإیمان، باب بیان معنی قول النبي ﷺ: "لا ترجعوا بعدي كفراً يضرب بعضكم رقاب بعض"، ح: ۶۶ عن أبي الوليد الطيالسي به.  
 ۴۶۸۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۲۳ من حديث فضيل بن غزوان به، ورواه مسلم، ح: ۶۰ من حديث نافع به \* جرير هو ابن عبد الحميد الضبي.



ایمان کے کم و بیش ہونے کے دلائل

فَإِنْ كَانَ كَافِرًا وَإِلَّا كَانَ هُوَ الْكَافِرُ» .

☀️ فائدہ: زبان کا بول بے کار نہیں جاتا کسی بھی مسلمان کو بغیر کسی واضح شرعی دلیل کے کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اگر مخاطب فی الواقع اس کا مستحق نہ ہو تو کہنے والا ضرور اس سے متاثر ہوتا ہے۔ مگر یہ کفر، کفر اکبر سے کم درجے کا ہے۔ کبیرہ گناہ ہے۔ جس کے مرتکب کو اسی معنی میں کافر قرار دیا گیا ہے جس معنی میں اوپر کی حدیث میں کہا گیا ہے۔

۴۶۸۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”چار خصلتیں جس شخص میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہوتا ہے اور جس میں ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ یعنی جب بات کرے تو جھوٹ بولے وعدہ کرے تو خلاف کرے عہد معاہدہ کرے تو دھوکہ دے اور اگر جھگڑا ہو جائے تو بدزبانی (گالی گلوچ) پراتر آئے۔“

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ خَالِصٌ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبًا، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» .

☀️ فائدہ: نفاق بنیادی طور پر قول و عمل کے شدید تضاد کا نام ہے۔ اگر کسی نے اقرار باللسان کیا لیکن اس کے اعمال اس کے برعکس ہیں تو اس کا اقرار غیر حقیقی یا انتہائی کمزور ہے۔ آپ ﷺ نے جن چیزوں کو علامات نفاق قرار دیا ہے وہ اعمال شنیعہ ہی ہیں۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اعمال سے ایمان میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اگرچہ کسی پر مسلمان ہونے یا نہ ہونے کا حکم اس کے دعویٰ اور اعمال کے مطابق لگایا جاسکتا ہے لیکن بعض بنیادی عمل ایسے ہیں کہ صرف زبانی اقرار والے عموماً ان کا اہتمام نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ بڑے بڑے اعمال جیسے نماز وغیرہ کا اہتمام کرتے بھی ہوں۔ جہاں ہر نیکی ایمان میں اضافے اور ترقی کا باعث بنتی ہے تو وہاں ہر گناہ اور برائی ایمان میں کمی لاتی ہے اور کسی مسلمان میں نفاق کی علامتوں کا پایا جانا بہت ہی قبیح اور بڑا عیب ہے۔

۴۶۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَنْطَلَقِيُّ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول

۴۶۸۸- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب خصال المنافق، ح: ۵۸ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف له: ۴۰۶، ۴۰۵/۸، ورواه البخاري، ح: ۳۴ من حديث الأعمش به.

۴۶۸۹- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب إثم الزناة وقول الله تعالى: ﴿وَلَا يَزْنُونَ﴾، ح: ۶۸۱۰، ومسلم، الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي... الخ، ح: ۱۰۴/۵۷ من حديث الأعمش به.

اللہ ﷻ نے فرمایا: ”بدکار زانی جس وقت زنا کر رہا ہو ایماندار نہیں ہوتا۔ چور جس وقت چوری کر رہا ہو ایمان والا نہیں ہوتا“ اور شرابی جب شراب پی رہا ہو مومن نہیں ہوتا“ اس کے بعد تو بہ اس کے سامنے ہے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ».

۴۶۹۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷻ نے فرمایا: ”آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے اور اس کے اوپر چھتری کی مانند ہو جاتا ہے۔ پس جب وہ اپنی بدکاری سے نکل آتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے۔“

۴۶۹۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زَنَى الرَّجُلُ حَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظَّلَّةِ، فَإِذَا انْقَلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ».



☀ فائدہ: ان احادیث میں مذکورہ افعال بد کی شاعت اور برائی اور ان کے مرتکب کی بدنیتی کا بیان ہے جو کسی بھی ایماندار کے شایان شان نہیں۔ بالفرض ایسا آدمی اگر اسی حالت میں مر جائے تو غور کریں وہ کس حال میں مرا۔ فرقہ خوارج نے اس کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ ایسا آدمی ایمان سے خارج اور حتی طور پر کافر ہو جاتا ہے۔ مگر ان احادیث میں اس انتہا پسندانہ موقف اور غلو کی تردید ہوتی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک یہ اعمال کفریہ ہیں مگر قطعی طور پر ملت سے اخراج کا سبب نہیں بنتے جس وقت کوئی ایسے اعمال میں مبتلا نہیں ہوتا اس وقت وہ کافر نہیں ہوتا بلکہ اگر وہ توبہ کر لے تو ایمان کی کمی یا عارضی طور پر ایمان کی نفی کی کیفیت سے نکل آتا ہے۔ جسے کہ [کفر دون کفر] سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یعنی بڑے کفر سے چھوٹا کفر۔

(المعجم ۱۶) - بَابُ فِي الْقَدْرِ (التحفة ۱۷)

☀ فائدہ: اللہ عزوجل کے اپنی مخلوق کے بارے میں تمام تفصیلی اور جزوی ازلی علم کو ”تقدیر“ کہتے ہیں۔ اس بنا پر کچھ لوگوں نے انسان کو مجبور محض سمجھا ہے اور وہ تاریخ مذاہب میں جبر یہ کہلاتے ہیں۔ اور کچھ نے تقدیر کا انکار

۴۶۹۰- تخریج: [استنادہ صحیح] أخرجه ابن منده في الإيمان، ح: ۵۱۹ من حديث سعيد بن أبي مریم به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۲/۱، ووافقه الذهبي.

کرتے ہوئے انسان کو کلی مختار سمجھا ہے ایسے لوگوں کو قدر یہ کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت ان دونوں کے بین بین ہے۔ یعنی انسان مجبور محض ہے نہ مختار کل وہ اللہ کے علم اور فیصلوں سے باہر نہیں۔ بندہ جو کچھ کرتا ہے اپنے اس اختیار سے کرتا ہے جو اللہ عزوجل کا دیا ہوا ہے اس سے نیکی صادر ہو تو یہ اللہ کا فضل ہوتا ہے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اس پر ثابت قدم رہا جائے۔ اور اگر برائی ہو تو یہ بھی اللہ عزوجل کے ارادے اور مشیت کے بغیر نہیں ہوتی، مگر یہ انسان کا اپنا فعل اور شیطان کا حملہ ہوتا ہے۔ چاہیے کہ اس سے توبہ کی جائے اور باز رہا جائے۔ یہ مسئلہ انتہائی اہم اور نازک ہے۔ اس کی تفصیلات کے لیے امام ابن ابی العزہنی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح عقیدہ طحاویہ اور امام ابن تیمیہ اور ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کا تفصیل سے مطالعہ کرنا چاہیے۔

۴۶۹۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: ﷺ نے فرمایا: ”قدریہ (تقدیر کا انکار کرنے والے) اس  
حدثني يُمَيْسِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْقَدَرِيَّةُ مَجْسُوسٌ هَذِهِ امت کے مجوسی ہیں۔ اگر بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کو  
الْأُمَّةُ، إِنْ مَرَضُوا فَلَا تَعُوذُوهُمْ، وَإِنْ مت جاؤ اور اگر مر جائیں تو جنازے میں شریک نہ ہو۔“  
مَاتُوا فَلَا تَشْهَدُوهُمْ».

🌞 نوآند و مسائل: ① مجوسی دو الہوں کے قائل ہیں۔ ایک خالق خیر جسے وہ ”یزداں“ کہتے ہیں اور دوسرا خالق شر جسے وہ ”اہرمن“ کا نام دیتے ہیں۔ اسی طرح تقدیر کے منکر خیر کو اللہ کی اور شر کو غیر اللہ کی خلق سمجھتے ہیں حالانکہ خلق اور ایجاد میں اللہ عزوجل کا کوئی شریک و سہم نہیں ہے نہ کوئی اس پر غالب ہے۔ اس نے اپنی حکمت کے تحت شر اور شیطان کو پیدا کیا ہے۔ اور انسان اللہ عزوجل کی مشیت اور ارادے ہی سے سب کچھ کرتا ہے۔ مشیت اور ارادے کے معنی ہمیشہ رضامندی نہیں ہوتے اس لیے کہ مشیت اور رضامندی الگ الگ دو چیزیں ہیں۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ یقیناً مشیت الہی ہی سے ہوتا ہے اس کے بغیر اچھا یا برا، کوئی کام بھی نہیں ہوتا، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ کو تو صرف وہی کام پسند ہیں جن کے کرنے کا اس نے حکم دیا ہے۔ باقی کام ناپسندیدہ ہیں، گو ہوتے وہ بھی اس کی مشیت ہی سے ہیں۔ ② اسلامی معاشرے میں شرعی اقدار کا تحفظ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ طحاوی اور بد عقیدہ لوگوں سے مقاطعہ کیا جائے تاکہ صاحب ایمان کی غیرت کا اظہار ہو اور انہیں مومنین سے جدا ہونے کا احساس رہے۔ مگر اہل علم پر لازم ہے کہ ان کے سامنے حق کا اظہار اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کریں۔ ③ بعض حضرات نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، حدیث: ۲۷۲۸)

۴۶۹۱ - تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الحاكم: ۸۵/۱ من حديث موسى بن إسماعيل به، والسند منقطع، وللحديث شواهد ضعيفة.

۳۶۹۲- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ ہیں جو تقدیر کے منکر ہیں۔ ان میں سے جو مر جائے اس کے جنازے میں مت جاؤ اور جو بیمار ہو اس کی عیادت کے لیے مت جاؤ۔ یہی لوگ دجال کے حامی ہوں گے اور اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملائے۔“

۴۶۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ. مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ وَحَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُلْحِقَهُمُ بِالْدَّجَالِ».

۳۶۹۳- حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے آدم کو ایک مٹھی مٹی سے پیدا کیا ہے جسے اس نے تمام روئے زمین سے جمع فرمایا تھا۔ چنانچہ آدم کی اولاد اس مٹی کے لحاظ سے ہوئی ہے، کئی سرخ ہیں اور کئی سفید، کئی سیاہ ہیں اور کئی ان کے بین بین، کئی نرم خو ہیں اور کئی سخت طبیعت۔ کئی بری طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور کئی اچھی اور عمدہ طبیعت والے۔“ یحییٰ بن سعید کی روایت میں اضافہ ہے: ”اور کئی ان کے درمیان درمیان ہیں۔“ (یزید بن زریج) کی روایت میں [اخبرنا] کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

۴۶۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ زُرَيْعٍ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَانَاهُمْ قَالَا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ: حَدَّثَنَا قَسَامَةُ بْنُ زُهَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ جَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْحَبِيثُ وَالطَّيِّبُ» زَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى: «وَبَيْنَ ذَلِكَ» وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ.

فائدہ: اس حدیث میں مجبور اور صاحب اختیار ہونے کا مسئلہ حل فرمایا گیا ہے۔ انسان کا گورایا کالا ہونا اس کی

۴۶۹۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۰۶/۵، ۴۰۷، ح: ۲۳۸۴۹ من حديث سفيان الثوري عن عمر ابن محمد به، \* رجل مجهول، لم تعرف اسمه.

۴۶۹۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة، ح: ۲۹۵۵ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۲/۲۶۱، ۲۶۲، ووافقه الذهبي.

طبیعت کا سخت یا نرم ہونا۔ ایسا معاملہ ہے جس میں اس کا اپنا کوئی اختیار نہیں؛ اس میں وہ مجبور محض ہے۔ مگر اسے اختیار ہے کہ اپنی طبیعت کی نرمی کو اہل ایمان کے لیے اور سختی کو کفار کے مقابلے میں استعمال کرے۔ اسی طرح جس میں خیر اور بھلائی کا عنصر ہے اسے اپنے خالق کا بہت زیادہ شکر کرتے ہوئے اپنی اس خیر اور بھلائی کی حفاظت کرنی چاہیے اور جس میں دوسری کیفیت ہو اسے چاہیے کہ رب ذوالجلال کی طرف رجوع کرے اور توفیق طلب کرے کہ وہ اس کی اس حالت کو بدل دے۔ مگر اپنی غلط عادات پر ڈٹے رہنا اور تقدیر کو مورد الزام ٹھہرانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اگر تقدیر کے معنی جبری ہوں تو یہ لوگ اپنی بدتماشیوں میں کیوں محنت کرتے ہیں؟ یہ محنت اور کوشش نیکی اور خیر کے لیے بھی تو ہو سکتی ہے! وہ بدتماشی یا مادی فائدہ اپنی محنت کے ثمرات سمجھتے ہیں تو ان کے ذمہ دار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زندگی، صحت، عافیت، فہم و فراست اور صلاحیت اور اچھائی سے فطری محبت جیسی تمام نعمتوں سے ہر انسان کو نیکی کی توفیق دی ہوئی ہے۔ نیکی ہی کے راستے پر ہر ایک کو آگے بڑھنا چاہیے۔

۴۶۹۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بتبع

غرقہ کے قبرستان میں ایک جنازے میں تھے جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے، آپ کے ہاتھ میں کھوٹی تھی۔ آپ ﷺ اس سے زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ہر جہان کا مقام جہنم یا جنت میں لکھ دیا ہے اور اس کے بارے میں لکھا جا چکا ہے کہ وہ بد بخت ہے یا سعادت مند۔“ تو قوم میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! تو کیا پھر ہم اپنے اس لکھے ہوئے پر نہ رک جائیں اور عمل چھوڑ دیں۔ جو اہل سعادت میں سے ہوگا اپنی سعادت کو پا لے گا اور جو بد بخت ہوگا اپنی بد بختی کو پالے گا۔ آپ نے فرمایا: ”عمل کیے جاؤ۔ ہر ایک توفیق دیا گیا ہے۔ نیک بختوں کو سعادت کے اعمال کی توفیق دی جاتی ہے اور

۴۶۹۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ بْنُ مُسْرَهْدٍ:

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةِ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَجَعَلَ يَنْكُثُ بِالْمِخْصَرَةِ فِي الْأَرْضِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كَتَبَ اللَّهُ مَكَانَهَا مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا قَدْ كَتَبَتْ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَفَلَا نَمَكُّثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ

۴۶۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، الجنائز، باب موعظة المحدث عند القبر وقعود أصحابه حوله، ح: ۱۳۶۲، ومسلم، القدر، باب كيفية خلق الأدمي في بطن أمه... الخ، ح: ۲۶۸۷ من حديث منصور بن المعتمر به.

لِيَكُونَنَّ إِلَى السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقْوَةِ لِيَكُونَنَّ إِلَى الشَّقْوَةِ فَقَالَ: «اعْمَلُوا فَكُلُّ مُيَسَّرٍ، وَأَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلْسَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقْوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِلشَّقْوَةِ»، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَآتَى وَوَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ○ فَسَيُسِّرُهُ لِلْيُسْرَى ○ وَأَمَّا مَنْ حَيَلَّ وَاسْتَفْتَى ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ○ فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرَى» [الليل: ۵-۱۰]

بدبختوں کو بدبختوں والے اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ نے یہ آیات پڑھیں: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى... فَسَيُسِّرُهُ لِلْعُسْرَى﴾ ”اور جس نے (اللہ کے لیے مال) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی تصدیق کی، ہم اسے آسان منزل کی توفیق دیتے ہیں۔ اور جس نے حیل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیکی کو جھٹلایا، تو ہم اسے تنگی والی منزل کی توفیق دیتے ہیں۔“



فائدہ: ”تقدیر“ اللہ عزوجل کے ازلی وابدی علم کا نام ہے۔ اور ہر ایک شخص کے بارے میں ریکارڈ ہو چکا ہے کہ کون کہاں جانے والا ہے جنت میں یا دوزخ میں۔ اور اللہ عزوجل کا یہ علم ازلی غلط نہیں ہو سکتا۔ وہ علیم وخبیر ہے۔ اس کے علم میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔ مگر کوئی اس مستقبل کے ریکارڈ کو اپنے لیے عذر بنالے..... حالانکہ اس کو خبر نہیں کہ کیا لکھا ہے تو یہ لغو محض ہے۔ تعجب ہے کہ لوگ شرعی تکلیفات میں تقدیر کو بہانہ بناتے ہیں مگر اپنی ہوا و ہوس کے معاملات میں سر توڑ محنت اور کوشش کرتے ہیں اور ان سے باز نہیں رہتے۔ آخرت کے انجام کے سلسلے میں اس دنیا میں ایک علامت ضرور رکھ دی گئی ہے کہ نیکی کا عزم رکھنے والے اور اس میں محنت کرنے والے کو نیکی کے احوال و ظروف کی تائید ملتی رہتی ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں امید کرنی چاہیے کہ اس کی عاقبت بھی بفضل اللہ عمدہ ہوگی۔ اور جو شخص بد عملی میں ملوث اور اس کے لیے سرگردان ہو اسے انہی مقاصد کے لیے احوال و ظروف کی تائید مہیا ہو جاتی ہے۔ باوجودیکہ سب کچھ پہلے سے ریکارڈ کر لیا گیا ہے لیکن انسان خود اس کے متعلق بالکل بے خبر ہے وہ اپنی مرضی سے اپنی راہ خود چنتا ہے اور خود اس پر چلتا ہے۔ اب یہ اس کا اپنا فیصلہ اور اختیار ہے کہ وہ کونسی راہ اپناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أَنَا هَدَيْتُهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (الذھر: ۳) ”ہم نے انسان کو رستے کی رہنمائی کر دی ہے خواہ شکر گزار بن جائے یا ناشکر۔“ اور فرمایا: ﴿تَوَلَّيْهِ مَا تَوَلَّى﴾ (النساء: ۱۱۵) ”ہم انسان کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں جدھر کا وہ رخ کرتا ہے۔“

۴۶۹۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: ۳۶۹۵- یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا کہ (مسلمانوں) حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ، (میں) سب سے پہلے جس نے تقدیر کا انکار کیا وہ بھرے

۴۶۹۵- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بیان الإيمان والإسلام والإحسان... الخ، ح: ۸ من حدیث كهمس به.

کا معبد جہنمی تھا۔ چنانچہ میں اور حید بن عبدالرحمن حمیری حج یا عمرے کے لیے روانہ ہوئے تو ہم نے کہا: کاش رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی سے ہماری ملاقات ہو جائے جس سے ہم ان لوگوں کے بارے میں پوچھ سکیں جو تقدیر میں کلام کرتے ہیں۔ (انکار کرتے ہیں۔) تو اللہ کا کرنا ایسے ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے مل گئے۔ چنانچہ میرے ساتھی اور میں نے ان کو اپنے پہلوؤں میں لے لیا اور مجھے خیال ہوا کہ میرا ساتھی مجھے بات کرنے دے گا۔ چنانچہ میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمن! (عبداللہ بن عمر) ہمارے ارد گرد کچھ ایسے لوگ نمودار ہوئے ہیں جو قرآن پڑھ کر علم کی باریکیاں نکالتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور معاملات ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: تم جب ان سے ملو تو انہیں بتا دینا کہ میں (عبداللہ بن عمر) ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ قسم ہے اس ذات عالی کی جس کی عبداللہ بن عمر قسم اٹھایا کرتا ہے! (اللہ تعالیٰ کی!) ان میں سے کوئی اگر احد پہاڑ جتنا سونا بھی خرچ کر ڈالے تو اللہ اسے قبول نہیں کرے گا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لے آئے۔ پھر کہا: مجھ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی آ گیا جس کے کپڑے انتہائی سفید اور بال نہایت کالے تھے، اس پر سفر کے کوئی آثار دکھائی نہ دیتے تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ وہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے گھٹنے

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبُدُ الْجُهَيْثِيِّ فَأَنْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمِيرِيُّ حَاجِّينَ أَوْ مُعْتَمِرِينَ فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدْرِ، فَوَقَّ اللَّهُ تَعَالَى لَنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ دَاخِلًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَكْتَفَمْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي، فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَبَّكَلُ الْكَلَامِ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلْنَا نَاسٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَفَقَّرُونَ الْعِلْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّ لَا قَدَرَ وَالْأَمْرُ أَنْفٌ؟ فَقَالَ: إِذَا لَقَيْتَ أَوْلِيكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَهُمْ بَرَاءٌ مِنِّي وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ، شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا نَعْرِفُهُ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَدْرَكْتَنِي إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَيَّ فَخَذَنِي فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ،



آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملایے اور اپنی ہتھیلیاں بھی آپ کی رانوں پر رکھ دیں اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتلائیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس تک پہنچنے کی استطاعت ہو۔“ کہنے لگا: آپ نے سچ فرمایا، ہمیں اس پر بہت تعجب ہوا کہ آپ سے سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر کہنے لگا: آپ مجھے ایمان کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”(ایمان یہ ہے) کہ تم اللہ پر اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تقدیر کے اچھے اور برے ہونے پر بھی ایمان لاؤ۔“ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر بولا: مجھے احسان کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی عبادت اس طرح سے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت حاصل نہ ہو تو یہ ہو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔“ اس نے کہا کہ مجھے قیامت کے متعلق بتلائیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کی بابت جس سے پوچھ رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔“ تب اس نے کہا: اچھا مجھے اس کی علامات بتا دیں؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ لوٹنڈی اپنی مالک کو جنم دے اور تم دیکھو کہ پاؤں اور جسم سے ننگے فقیر اور بکریوں کے چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے لگ جائیں۔“ پھر وہ چلا گیا۔ پھر میں (عمر بن خطاب) تین دن رکا رہا تو آپ نے فرمایا: ”اے عمر! کیا

وَتُوتِي الرِّكَاءَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتُحِجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ». قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَلِدَ الْأُمُّهُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: «يَا عَمْرُ! هَلْ تَدْرِي مَنْ السَّائِلُ؟» قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ».



تمہیں خبر ہے وہ سائل کون تھا؟“ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک وہ جبریل تھا جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آیا تھا۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① بالخصوص فتوؤں کے دنوں میں ضروری ہے کہ انسان علمائے راہنہ سے رابطے میں رہے۔ ان سے استفادہ کر کے ہی وہ اپنے ایمان و عمل کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلے کی اولین کڑی ہیں۔ ② ”الولاء والبراء“ ایک اہم ترین مسئلہ ہے ہر مومن کے لیے اس سے آگاہی اور اس پر عمل ضروری ہے یعنی اہل ایمان سے محبت اور اہل کفر اور ملحدین سے بغض اور اعراض۔ ③ ایمانیات کی تمام تر جزئیات تسلیم اور قبول کیے بغیر کوئی نیکی و درجہ قبول نہیں پاسکتی ان میں سے ایک اہم مسئلہ تقدیر بھی ہے۔ ④ لازمی ہے کہ علم شریعت قوت اور شباب (جوانی) کے دنوں میں حاصل کیا جائے۔ طالب علم کا لباس انتہائی صاف ستھرا ہو اور وہ اپنے مشائخ سے از حد تواضع کا معاملہ رکھے۔ ⑤ ایمان اعضائے باطنی اور اعضائے ظاہری دونوں کے عمل یعنی تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان و اعمال صالحہ کا نام ہے جبکہ اسلام اعضائے ظاہری کے اعمال یعنی اقرار باللسان و اعمال صالحہ کا نام ہے۔ ایمان میں اسلام بھی شامل ہے۔ مگر جہاں ان کی الگ الگ پہچان کرنا مقصود ہو وہاں اسلام کا اطلاق ظاہری اعمال پر اور ایمان کا اطلاق باطنی امور پر ہوتا ہے جن کو ظاہری اعمال خود بخود متلزم ہوتے ہیں۔ ⑥ ”صفت احسان“ یعنی بندے کا یہ تصور ہو کہ وہ اپنے اللہ کو دیکھ رہا ہے یا کم از کم یہ کہ اللہ اسے دیکھ رہا ہے ایمان اور اسلام کے کمال کی نشانی ہے۔ ⑦ قیامت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔ ⑧ اولادوں کا نافرمان ہونا اور بلند سے بلند تر عمارتوں کی تعمیر میں مقابلہ بالخصوص قرب قیامت کی علامات میں سے ہے۔ ⑨ فرامین رسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث و سنت شرعی حجت ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی انسان خواہ کتنا ہی صاحب عظمت ہو شریعت میں اس کے قول و فعل کی کوئی حیثیت نہیں جب تک کہ صادق و المصدق صلی اللہ علیہ وسلم کی توثیق نہ ہو۔ جس طرح کہ جبریل امین علیہ السلام نے دین کی سب تفصیلات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ادا کروائیں۔ براہ راست کچھ نہیں کہا..... اور اگر بالفرض وہ کہہ بھی دیتے تو امت کے لیے یہ حجت نہ ہوتا۔ ⑩ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آنے والے کی شخصیت کا پتہ نہ تھا اس کا مطلب ہے کہ اولیاء اللہ غیب نہیں جانتے۔ ⑪ لفظ ”دین“ شریعت کے تمام ظاہری اور باطنی امور کو محیط ہے۔

۴۶۹۶ - جناب یحییٰ بن یحیر اور حمید بن عبدالرحمن

۴۶۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملے اور ان سے تقدیر اور دیگر مسائل جو وہ لوگ بولتے تھے دریافت کیے..... تو مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیے اور

عَنْ عُمَانَ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍ

۴۶۹۶ - تخريج: [صحيح] انظر الحديث السابق، و أخرجه البيهقي في الفضاء والقدر، (ق ۷) من حديث أبي داود به.

مزید کہا: مزینہ یا جبینہ کے آدمی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! ہم عمل کس بنا پر کریں؟ کیا یہ جان کر کہ سب کچھ طے ہو چکا ہے یا یہ سمجھ کر کہ معاملہ نیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ سمجھ کر کہ سب کچھ طے ہو چکا ہے۔“ تو قوم میں سے ایک نے کہا: تو پھر عمل کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ جنتی اہل جنت کے عملوں کی توفیق دیے جاتے ہیں اور دوزخی اہل جہنم کے عملوں کی توفیق دیے جاتے ہیں۔“

فَذَكَّرْنَا لَهُ الْقَدَرَ وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. زَادَ قَالَ: وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ مُرَيْتِهِ أَوْ جُهَيْنَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِيمَا نَعْمَلُ؟ أَفِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا أَوْ مَضَى أَوْ فِي شَيْءٍ يُسْتَأْنَفُ الْآنَ؟ قَالَ: «فِي شَيْءٍ قَدْ خَلَا وَمَضَى»، فَقَالَ الرَّجُلُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ: فَفِيمَ الْعَمَلِ؟ قَالَ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ مُيسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ مُيسَّرُونَ لِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ».

🌞 قاعدہ: مسلسل عمل کرنا انسانی فطرت کا لازمی حصہ ہے۔ تو جو کوئی اپنے اعمال میں خیر پائے اسے اللہ کا شکر کرتے ہوئے ثابت قدم رہنا چاہیے اور مزید محنت کرنی چاہیے اور جس کے اعمال غلط ہوں تو وہ توبہ کرے اور اپنے اعمال بدل کر خیر رہائے۔ اللہ عزوجل توبہ قبول کرنے والا اور نیکی کی توفیق دینے والا ہے۔ غلط سے صحیح کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی معلوم ہے۔

۴۶۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْفَرِّيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ، عَنِ ابْنِ يَعْمَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ: قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ».

۴۶۹۷- جناب سلیمان بن بریدہ نے ابن یحیر سے یہ روایت نقل کی جس میں کچھ کمی بیشی ہے (اس کے الفاظ میں۔) کہا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: ”نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور جنابت سے غسل کرنا۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ علقمہ (بن مرثد) کا تعلق فرقہ مرجہ سے تھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① اسلام اللہ کی رضا کے لیے ظاہری اعضاء کے صالح اعمال کا نام ہے۔ ② جنابت سے غسل

فرض ہے فرمایا: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَأَطْهَرُوا﴾ (المائدة: ۶) ”اگر تم جنابت سے ہو تو غسل کر لیا کرو۔“ ① اعمال ایمان اور اسلام کا لازمی حصہ ہیں۔ ② بد عقیدہ لوگ اگر روایات کی نقل میں سچے ہوں اور اپنی بدعت کے داعی نہ ہوں تو ان کی روایات مقبول ہوتی ہیں بلکہ اس روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو حدیث علقمہ کو پہنچی وہ اس کے عقائد کے برعکس تھی تو بھی اس نے من و عن بیان کر دی۔ سچا ہونے کی وجہ سے اس راوی کی روایت بلند پایہ محدثین نے قبول کی۔

۴۶۹۸- حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا

بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کوئی نو وارد آتا تو وہ آپ کو پہچان نہ پاتا تھا حتیٰ کہ آپ کے متعلق پوچھتا (کہ رسول اللہ کون ہیں؟) تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کے لیے خاص جگہ بنا دیں تاکہ نو وارد جب آئے تو آپ کو پہچان لیا کرے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک چبوترہ سا بنا دیا اور آپ اس پر بیٹھنے لگے اور ہم اس کے اطراف میں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور مذکورہ بالا خبر (حدیث) کی مانند بیان کیا۔ چنانچہ ایک آدمی آیا اور اس کی شکل و صورت بیان کی حتیٰ کہ اس نے جماعت کی ایک جانب سے سلام کیا اور کہا: السلام علیک یا محمد! نبی ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔

۴۶۹۸- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْعَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ، فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْعَرِيبُ إِذَا آتَاهُ. قَالَ: فَبَيَّنَّا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَكُنَّا نَجْلِسُ بِجَنْبَيْهِ وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَبِيرُ. فَأَقْبَلَ رَجُلٌ - وَذَكَرَ هَيْئَتُهُ - حَتَّى سَلَّمَ مِنْ طَرَفِ السَّمَاطِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدًا! قَالَ: فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.

☀️ فائدہ: حسب ضرورت اور مصلحت رئیس مجلس اور شیخ یا استاذ کو دوسروں کی نسبت نمایاں یا بلند جگہ پر بیٹھنا جائز ہے، بشرطیکہ تکبر کا اظہار نہ ہو۔

۴۶۹۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

۴۶۹۹- جناب (عبداللہ بن فیروز) ابن دلیلی نے

۴۶۹۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الإيمان، باب صفة الإيمان والإسلام، ح: ۴۹۹۴ من حديث

جرير بن عبد الحميد به، وأصله عند مسلم، ح: ۹.

۴۶۹۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: في القدر، ح: ۷۷ من حديث أبي سنان سعيد

ابن سنان به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۱۷ \* سفیان الثوري صرح بالسماع.

تقدیر کا بیان

کہا: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ شبہ سا ہے۔ مجھے کوئی حدیث بیان کیجیے تاکہ اللہ تعالیٰ میرے دل سے یہ وسوسہ دور کر دے۔ چنانچہ انہوں نے کہا: اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام آسمان والوں اور اپنے تمام زمین والوں کو عذاب دینا چاہے تو وہ ان پر ظالم نہیں ہوگا اور اگر وہ ان پر رحمت کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے اعمال سے بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم احد پہاڑ جتنا سونا بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر ڈالو تو جب تک تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اللہ تعالیٰ اسے تم سے قبول نہیں کرے گا اور (جب تک) یہ نہ جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے وہ کسی صورت فوت نہیں ہو سکتا تھا اور جو حاصل نہیں ہوا وہ کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر تم اس عقیدے کے سوا کسی اور پر مر گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ (ابن ولیم) کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔ انہوں نے کہا: پھر میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے بھی ایسے ہی کہا۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے بھی مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل بیان کیا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي سَيَانَ، عَنْ وَهَبِ ابْنِ خَالِدِ الْجَمْصِيِّ، عَنْ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ فَحَدَّثْتَنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُذَهَبَهُ مِنْ قَلْبِي، فَقَالَ: تَوَّأَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ. وَلَوْ أَنْفَقْتَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا قَبِلَهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْكَ حَتَّى تَوَّأَنَّ بِالْقَدْرِ وَتَعَلَّمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَلَوْ مِثَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا لَدَخَلَتِ النَّارَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثْتَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ.

☀️ فائدہ: دین و ایمان کے مسائل میں حق الیقین حاصل کرنے کے لیے مختلف علمائے راہین سے رجوع کرتے

رہنا چاہیے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور جو سفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں ہے وہ اور کہیں نہیں۔

۴۷۰۰- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ۴۷۰۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے

۴۷۰۰- تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي: ۲۰۴/۱۰ من حديث أبي داود به، وله شاهد عند أبي يعلى،

ح: ۲۳۲۹.

الْهُدَلِيِّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا  
الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عُبَلَةَ،  
عَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ  
الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ! إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ  
حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ  
يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ  
لِيُصِيبَكَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
«إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ:  
اكْتُبْ، فَقَالَ: رَبِّ وَمَاذَا أَكْتُبُ؟ قَالَ:  
اكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ»،  
يَا بُنَيَّ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
«مَنْ مَاتَ عَلَى غَيْرِ هَذَا فَلَيْسَ مِنِّي».

بیٹے سے کہا: میرے بیٹے! تو اس وقت تک ایمان کی  
حقیقت نہیں پاسکتا جب تک یہ یقین نہ کر لے کہ جو کچھ  
تمہیں حاصل ہو چکا ہے یہ تم سے رہ نہیں سکتا تھا اور جو  
حاصل نہیں ہوا ہے وہ ل نہیں سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ  
ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”سب سے پہلی چیز  
جو اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم تھی۔ پھر اس سے فرمایا کہ لکھو  
اس نے کہا: اے میرے رب! کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا: قیامت قائم ہونے تک ہر ہر چیز کی تقدیر لکھ۔“  
اے میرے بیٹے! بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جو شخص اس کے سوا (کسی اور  
عقیدے) پر مر گیا وہ مجھ سے نہیں۔“

۴۷۰۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ  
الْمَعْنَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ:  
سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى، فَقَالَ مُوسَى:  
يَا آدَمُ! أَنْتَ أَبُوْنَا خَيْبَتِنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ  
الْجَنَّةِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ  
اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ تَلُومُنِي  
عَلَى أَمْرِ قَدْرَهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي  
بَارَبَعِينَ سَنَةً؟ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى».

۴۷۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے  
روایت کیا۔ آپ نے بیان فرمایا: ”حضرت آدم اور حضرت  
موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہو گئی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم!  
آپ ہمارے والد ہیں آپ نے ہمیں بہت گھانا دیا اور  
جنت سے نکال دیا۔ آدم نے کہا: تم موسیٰ ہو اللہ نے تمہیں  
اپنے ساتھ ہم کلام ہونے کا شرف بخشا اور تمہارے لیے  
اپنے ہاتھ سے تورات لکھی۔ تم مجھے ایک ایسی بات  
(تقدیر) پر ملامت کر رہے ہو جو اس نے میرے پیدا  
ہونے سے چالیس سال پہلے ہی میرے لیے مقدر کر دی  
تھی۔ چنانچہ آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔“

۴۷۰۱- تخریج: أخرجه البخاري، القدر، باب: تخاصم آدم وموسى عند الله، ح: ۶۶۱۴، ومسلم، القدر، باب  
حجاج آدم وموسى ﷺ، ح: ۲۶۵۲ من حديث سفيان بن عيينة به.

احمد بن صالح نے سند یوں بیان کی..... عَنْ عَمْرِو  
عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: عَنْ عَمْرِو عَنْ  
طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ.

۴۷۰۲- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی:  
اے میرے رب! ہمیں آدم علیہ السلام دکھلاؤ جنہوں نے ہمیں اور  
اپنے آپ کو بھی جنت سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ  
نے ان کو آدم علیہ السلام دکھلا دیے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا:  
آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے  
کہا: ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی وہ ہیں جس میں اللہ  
نے اپنی روح پھونکی تھی اور تمام چیزوں کے نام تعلیم  
فرمائے تھے اور تمام فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو  
سجدہ کیا تھا؟ کہا: ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ کو کس چیز  
نے آمادہ کیا کہ آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت  
سے نکال باہر کیا؟ آدم علیہ السلام نے ان سے کہا: اور تم کون  
ہو؟ انہوں نے کہا: میں موسیٰ ہوں۔ کہا: تم ہی بنی  
اسرائیل کے وہ نبی ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے پردے کے  
پیچھے سے کلام فرمایا تھا اور اپنے اور تمہارے درمیان اپنی  
مخلوق میں سے کسی کو واسطہ نہیں بنایا تھا؟ کہا: ہاں۔ آدم  
علیہ السلام نے کہا: کیا تم نے نہیں پایا کہ یہ سب کچھ میرے پیدا  
کیے جانے سے پہلے ہی کتاب اللہ میں (ایسے ہی) تھا؟  
موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا: تو پھر تم مجھے کس  
چیز پر ملامت کرتے ہو حالانکہ وہ مجھ سے پہلے ہی اللہ کے  
فیصلے میں تھی۔“ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدم  
علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر دلیل میں غالب آگئے۔“

۴۷۰۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمَرَ بْنَ  
الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ  
مُوسَى قَالَ: يَا رَبِّ! أَرْنَا آدَمَ الَّذِي  
أُخْرِجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَرَاهُ اللَّهُ آدَمَ  
فَقَالَ: أَنْتَ أَبُوْنَا آدَمَ؟ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: نَعَمْ.  
قَالَ: أَنْتَ الَّذِي نَفَّخَ اللَّهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ  
وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ  
فَسَجَدُوا لَكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَمَا  
حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أُخْرِجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ  
الْجَنَّةِ؟ قَالَ لَهُ آدَمُ: وَمَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا  
مُوسَى. قَالَ: أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي  
كَلَّمَكَ اللَّهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ  
بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.  
قَالَ: أَفَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذَلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ  
اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فِيمَ  
تَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ  
الْقَضَاءُ قَبْلِي». قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ  
ذَلِكَ: «فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، فَحَجَّ آدَمُ  
مُوسَى، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ».



☀️ فائدہ: ”تقدیر“ یعنی اللہ عزوجل کا ازلی اور ابدی علم عین برحق ہے۔ کہیں بھی اس سے ذرہ برابر کچھ مختلف نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ علم بندوں کو مجبور نہیں کرتا۔ انسانوں کے لیے جائز نہیں کہ اپنے آئندہ کے امور میں تقدیر کو بطور عذر اور بہانہ پیش کریں، کیونکہ ہر ایک کو صحیح راہ اختیار کرنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے، لیکن ماضی کے حقائق میں تقدیر کا بیان بطور عذر مباح ہے۔

۴۷۰۳- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ .....﴾ الخ ”اور جب تیرے رب نے بنو آدم کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں خود انہی پر گواہ ٹھہرایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: ہاں، ہم اقرار کرتے ہیں۔“ کی تفسیر پوچھی گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر اپنا داہنا ہاتھ اس کی پشت پر پھیرا اور اس سے اس کی اولاد نکالی اور فرمایا: ان کو میں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اس کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس سے اس کی اولاد نکالی اور فرمایا: ان کو میں نے دوزخ کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں والے عمل کریں گے۔“ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کیونکر ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے جب بندے کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے اہل جنت والے عمل کروا تا ہے حتیٰ کہ وہ اہل جنت کے

۴۷۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ﴾ [الأعراف: ۱۷۲] - قَالَ: قَرَأَ الْقَعْنَبِيُّ الْآيَةَ - فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ قَال: خَلَقَتْ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةَ قَال: خَلَقَتْ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فِيمَ الْعَمَلُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ

۴۷۰۳- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة الأعراف، ح: ۳۰۷۵ من حديث مالك به، وقال: "حسن، ومسلم بن يسار لم يسمع من عمر" وهو في الموطأ: ۸۹۸/۲، ۸۹۹، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱/۲۷ و ۲/۵۴۵، ۵۴۵، ووافق الذهبي، وقال في الرواية الأخيرة "فيه إرسال"، فالسند ضعيف \* مسلم بن يسار سمعه من نعيم بن ربيعة وهو رجل مجهول، وثقه ابن حبان وحده عن عمر.



الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهُ بِه الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ  
لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ  
عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهُ بِه  
النَّارَ.

عمل کرتا ہو مر جائے گا تو اللہ انہی اعمال کی وجہ سے  
اسے جنت میں داخل فرمادے گا اور جب کسی بندے کو  
آگ کے لیے پیدا کیا ہے تو اس سے دوزخیوں والے  
عمل کرواتا ہے حتیٰ کہ وہ دوزخیوں والے عمل کرتا ہو امر  
جائے گا تو اللہ اسی کے سبب سے اسے آگ میں ڈال  
دے گا۔“

☀ فائدہ: اولاد آدم کے ایک طبقہ کا جنت کے لیے اور دوسرے کا جہنم کے لیے پیدا کیے جانے کا مطلب یہ ہے کہ  
اللہ کے علم کے مطابق ایک گروہ اچھے عمل کرتے جنت میں اور دوسرا برے عمل کرتے جہنم میں جائے گا۔  
جس طرح اللہ کا علم ہے، یقینی اور حتمی طور پر ایسا ہی ہوگا۔ اس بات کو اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ ایک گروہ جنت کے لیے  
اور دوسرا جہنم کے لیے پیدا کیا گیا۔ مگر اس سے یہ سمجھنا صحیح نہیں کہ انسان مجبور محض ہے، کیونکہ انسان کو پورا اختیار اور  
عمل کی تمام تر صلاحیتیں دے کر پیدا کیا گیا ہے۔ انسان جو کچھ کرتا ہے، وہ یقیناً اللہ کی مشیت کے دائرے کے اندر رہ  
کر کرتا ہے، لیکن اپنے اس اختیار سے کرتا ہے جو اسے ودیعت کیا گیا ہے اور اسی پر بزا دوسرا مرتب ہونے والی ہے۔  
بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔



۴۷۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى :  
حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ جُعْثَمِ  
الْقُرَشِيُّ : حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ  
عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُسْلِمِ  
ابنِ يَسَارٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : كُنْتُ  
عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِهَذَا الْحَدِيثِ،  
وَحَدِيثِ مَا لِكَ أُمَّمُ .

۴۷۰۴- جناب نعیم بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت  
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس تھا..... اور حدیث روایت  
کی اور (مذکورہ بالا) حدیث مالک زیادہ مکمل ہے۔

۴۷۰۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ : حَدَّثَنَا  
المُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَقِيبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ،  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ

۴۷۰۵- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ لڑکا جسے خنزیر نے قتل کیا تھا  
وہ کافر پیدا کیا گیا تھا۔ اگر زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو

۴۷۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق .

۴۷۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۱ عن القعنبي به .

ابن عَبَّاسٍ، عن أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْغُلَامُ الَّذِي فَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعٌ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لِأَرْهَقَ أَبُوْنِهِ طَغْنَانًا وَكُفْرًا».

🌟 فوائد و مسائل: ① "وہ کافر پیدا کیا گیا تھا" کا مطلب یہی ہے کہ اس نے اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ اختیار سے کام لیتے ہوئے کفر ہی کرنا تھا اور یہ بات اللہ کو پہلے سے معلوم تھی۔ ② حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دلچسپ واقعہ سورہ کہف (۸۲: ۶۰) میں اور اس کی تفصیلات صحیحین میں موجود ہیں۔ (صحیح البخاری، التفسیر، حدیث: ۴۷۲۵ و صحیح مسلم، الفضائل، حدیث: ۲۳۸۰) ③ حضرت خضر اللہ کی طرف سے عطا کردہ خاص علم کے حامل اور کچھ کاموں کے مکلف تھے اس لیے اس پر کوئی قیاس نہیں ہو سکتا۔

۴۷۰۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْفَرِّبَابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي بِنُ كَعْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ: «وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبُوَاهُ مُؤْمِنِينَ» ﴿۸۰﴾ [الكهف: ۸۰] «وَكَانَ طَبَعٌ يَوْمَ طَبَعٌ كَافِرًا».

۴۷۰۶- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبُوَاهُ مُؤْمِنِينَ﴾ اور اس لڑکے کے ماں باپ مومن تھے۔ کی تفسیر میں فرما رہے تھے: "وہ لڑکا جس دن پیدا کیا گیا کافر پیدا کیا گیا تھا۔"

🌟 فوائد و مسائل: ① وہ اس کے مطابق ہی پیدا ہوا جو اس کے لیے اللہ کے علم میں تھا کہ وہ کفر کرے گا۔ ② ہر مسلمان کو اپنی عاقبت کے بارے میں فکر مند رہنا چاہیے۔ ہمیشہ برے انجام سے پناہ اور خیر و سعادت کی دعا کرتے رہنا چاہیے۔ [اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَاجْرُنَا مِنْ بَحْرِي الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ] (مسند احمد: ۱۸۱/۳) "اے اللہ! تمام امور میں ہمارا انجام بہترین بنا اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں بچالے۔"

۴۷۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ - حَدَّثَنَا ابْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيَّنَّ

۴۷۰۶- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۸۰ الف) من حديث أبي داود به.

۴۷۰۷- تخریج: أخرجه البخاري، العلم، باب ما يستحب للعالم إذا سئل: أي الناس أعلم؟ في كل العلم إلى الله، ح: ۱۲۲، ومسلم، الفضائل، باب: من فضائل الخضر، ح: ۲۳۸۰ من حديث سفیان بن عیینة به، مطولاً.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو دیکھا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ تو انہوں نے اس کا سر پکڑ کر مروڑ دیا۔ تو موسیٰ علیہ السلام بولے: ”آپ نے ایک پاک جان کو قتل کر ڈالا ہے۔“

الرَّازِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أَبْصَرَ الْخَضِرُ غُلَامًا يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَتَنَّاوَلَّ رَأْسَهُ فَقَلَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: (أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً) الْآيَةَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی شریعت کے پابند تھے بظاہر ایک برائی کو دیکھ کر اس کی مخالفت کرنا ان کا فرض تھا مگر معاملہ درحقیقت اور تھا جس سے وہ آگاہ نہ تھے۔ حضرت خضر علیہ السلام آگاہ تھے۔ ② اللہ ہی کے پاس ہر غیب کا علم ہے۔ اس کی مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی غیب کا علم نہیں ہے خواہ کوئی رسول اور نبی ہو یا صالح بزرگ اور ولی سوائے اس کے جس پر اللہ نے اپنے انبیاء و رسل کو مطلع کر دیا۔ قرآن مقدس کا یہ مقام اس بات کی مکمل صراحت کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ السلام کو ایک بات کی خبر دے دی تو وہ ان کو معلوم ہو گئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے حلیل القدر پیغمبر نبوت و رسالت کے ساتھ ساتھ ”کلم اللہ“ جیسے اونچے مقام کے حامل انسان کو اس کی خبر نہیں دی تو انہیں اس کا کچھ بھی علم نہ ہو سکا۔ واللہ اعلم.

۴۷۰۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا اور آپ صادق اور مصدوق ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے ملائکہ انبیاء و رسل اور مومنین کی جانب سے آپ کی تصدیق کی گئی ہے) ”تمہاری پیدائش کے مراحل میں نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک مجتمع رہتا ہے پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون (توہڑا) بن جاتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں کے لیے گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے۔ وہ اس کا رزق اجل (عمر یا

۴۷۰۸- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ التَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ - الْمَعْنَى وَاحِدٌ، وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ - عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: «أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْهِ

۴۷۰۸- تخريج: أخرجه البخاري، القدر، باب: ۱، ح: ۶۵۹۴، ومسلم، القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه... الخ، ح: ۲۶۴۳ من حديث شعبة به.

موت) عمل اور یہ کہ وہ خوش بخت ہوگا یا بد بخت یہ سب لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ چنانچہ یقیناً تم میں سے کوئی اہل جنت والے عمل کرتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور اس (جنت) کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر اس سے پہلے جس طرح لکھا ہوا ہے اس کے مطابق دوزخیوں والے عمل شروع کر دیتا ہے اور دوزخ میں جا پڑتا ہے۔ اور بے شک تم میں سے کوئی دوزخیوں والے عمل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس سے پہلے جو لکھا ہے اس کے مطابق وہ جنتیوں والے عمل کر لیتا ہے اور جنت میں چلا جاتا ہے۔“

مَلَكًا فَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاجَلَهُ وَعَمَلَهُ، ثُمَّ يَكْتُبُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ - أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ - فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ - أَوْ قِيدُ ذِرَاعٍ - فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا» .

🌞 فوائد و مسائل: ① بظاہر اگر کوئی انسان ایک راہ پر جا رہا ہے تو یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ اسی راہ پر چلا رہے گا۔ اس نے اگر آخر میں جا کر بھی راستہ بدل لینا ہے تو یہ سب پہلے سے اللہ کے علم کے مطابق لکھا ہوا ہے۔ ② تقدیر کا معاملہ سراسر غیب کا معاملہ ہے۔ انسان کو خود بھی خیر کے عمل کر کے دھوکے میں نہیں پڑنا چاہیے کہ بس بخشا گیا یا غلط ہونے کی وجہ سے بالکل ہی مایوس نہیں ہو جانا چاہیے کہ بس مارا گیا بلکہ ہمیشہ اللہ الرحمن الرحیم سے بھلائی کی توقع مانگتے رہنا چاہیے اور غلط کیشی سے فوراً توبہ کرنی چاہیے اور یہ دعا بھی کرنی چاہیے: [يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! تَبِّتْ قَلْبِي عَلَىٰ دِينِكَ .....] (جامع الترمذی الدعوات، باب [دعاء: ((يا مقلب القلوب))])، حدیث: (۳۵۲۲) [اللَّهُمَّ! مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قَلْبِي عَلَى طَاعَتِكَ] (صحیح مسلم، القدر، باب تصريف الله تعالى القلوب كيف يشاء، حدیث: (۲۶۵۳) ”اے دلوں کے بدلنے والے! مجھے اپنے دین کی اطاعت پر ثابت قدم رکھ..... اور اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنی اطاعت کی طرف پھیر دے۔“

۴۷۰۹- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۷۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا دوزخیوں کے مقابلے میں جنتیوں کو جانا چاہیے؟

ابن زید عن يزيد الرشك: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ  
عن عمران بن حصين قال: قيل لرسول الله

۴۷۰۹- تخريج: أخرجه مسلم، القدر، باب كيفية خلق آدمي في بطن أمه... الخ، ح: ۲۶۴۹ من حديث حماد ابن زيد، والبخاري، القدر، باب جف القلم على علم الله، ح: ۶۵۹۶ من حديث يزيد الرشك به.

مشرکوں کی اولاد کا بیان

ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْلِمَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، قَالَ: فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: «كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ» .  
 آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ کہا گیا: تو پھر عمل کرنے والے کیونکر عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔“

☀️ فائدہ: اس حدیث میں تقدیر کو صراحتاً (اللہ کا) علم قرار دیا گیا ہے۔ اس معنی کی احادیث میں اہل خیر کو ایک حد تک خیر کی بشارت اور امید دلائی گئی ہے۔ اور دوسروں کے لیے تنبیہ اور توبہ کی دعوت ہے۔

۴۷۱۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”منکرین تقدیر کے ساتھ مت بیٹھا کرو اور نہ ان سے بات چیت (یا مناظرے) کی ابتدا کیا کرو۔“

۴۷۱۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيءُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكَ الْهَدَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ رَيْبَعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ» .

باب: ۱۷- مشرکوں کی اولاد کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ فِي ذَرَارِي

الْمُشْرِكِينَ (التحفة ۱۸)

۴۷۱۱- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا (جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں) تو آپ نے فرمایا: ”اللہ کو خوب علم ہے کہ وہ (بڑے ہو کر) کیا عمل کرنے والے تھے۔“

۴۷۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ» .



۴۷۱۰- تخريج: [إسناده ضعيف] وهو في مسند أحمد: ۱/۳۰، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۲۵ \* حكيم بن شريك مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

۴۷۱۱- تخريج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنى كل مولود يولد على الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۰ من حديث أبي عوانة، والبخاري، الجنائز، باب ما قيل في أولاد المشركين، ح: ۱۳۸۳ من حديث أبي بشر به.

۴۷۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ وَكَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَدْحَجِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْمَعْنَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَرِيَّتِي الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: «هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَرِيَّتِي الْمُشْرِكِينَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ»، قُلْتُ: بِلَا عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

۴۷۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مومنوں کی اولادوں کا کیا انجام ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا: ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں۔“ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! عمل کے بغیر ہی؟ فرمایا: ”اللہ کو خوب علم ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مشرکوں کی اولادوں کا انجام کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”وہ اپنے آباء میں سے ہیں“ میں نے کہا: عمل کے بغیر ہی؟ فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔“

فائدہ: بچوں کا انجام کیا ہوگا؟ یہ ایک قابل غور مسئلہ ہے۔ وہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتے ہیں چاہے مسلمان کے گھر پیدا ہوں چاہے کافر کے۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الروم، باب: ﴿لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ﴾ حدیث: ۴۷۱۵) کفار اپنے بچوں کو اپنے دین کے مطابق ڈھال کر کافر بنا لیتے ہیں۔ اس باب کی احادیث: ۴۷۱۳ اور ۴۷۱۶ سے یہ حقیقت واضح ہے۔ غیر مسلموں اور مشرکوں کے بچے جن تیز سے پہلے فوت ہو جائیں اور ان کے والدین کافر ہوں تو دنیا میں ان کا حکم کافروں کا ہوگا انہیں نہ غسل دیا جائے گا نہ کفن دیا جائے گا نہ جنازہ پڑھا جائے گا اور نہ انہیں مسلمانوں کے ساتھ دفن ہی کیا جائے گا، کیونکہ وہ اپنے والدین کے ساتھ کافر ہی ہیں اور آخرت میں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جب مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: [اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ] (صحیح البخاری، القدر، باب: اللہ اعلم بما كانوا عاملين، حدیث: ۶۵۹۷) ”اللہ تعالیٰ ان کی بابت زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے؟“ ان کے بارے میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انہیں کوئی حکم دے کر ان کی آزمائش کرے گا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کر دے گا اور اگر وہ نافرمانی کریں گے تو پھر

۴۷۱۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي في القضاء والقدر، (ق ۱۰۳ ب) من حديث أبي داود به بقبية صرح بالسماع المسلسل عند الأجرى في الشريعة، ص: ۱۹۵، وتابعه محمد بن حرب، وله طريق آخر عند أحمد: ۸۶/۴.

اللہ تعالیٰ انہیں جہنم رسید کر دے گا۔

صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ اہل فترہ (جن کے پاس انبیاء کی دعوت نہ پہنچی ہوگی۔) کا قیامت کے دن امتحان ہوگا اہل فترہ کی بابت سب سے زیادہ صحیح اور راجح قول یہی ہے جسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ امام ابن قیم فضیلہ الشیخ محمد بن صالح العثیمین اور فضیلہ الشیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز رحمہم نے بھی اختیار کیا ہے۔ اسی طرح جو لوگ ان کے حکم میں ہوں گے مثلاً مشرکوں کے بچے ان کا بھی امتحان ہوگا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (نبی سرائل: ۱۵) ”اور جب تک ہم پیغمبر نہ بھیجیں ہم عذاب نہیں دیا کرتے۔“ (مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو سنن ابوداؤد کتاب الجہاد حدیث: ۲۵۴۱)

۴۷۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے کہا: نبی ﷺ کے پاس انصاریوں کا ایک بچہ لایا گیا کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مبارک ہو اسے! اس نے کوئی برا عمل نہیں کیا، نہ برے عملوں کی اسے کوئی خبر ہی ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! یا پھر اس سے مختلف؟ بے شک اللہ عزوجل نے جنت پیدا فرمائی تو اس کے لیے مخلوق بھی پیدا کر دی اور اس جنت کو انہی کے لیے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں۔ اور آگ (جہنم) پیدا کی تو اس کے لیے مخلوق بھی پیدا کر دی اور اس جہنم کو ان ہی لوگوں کے لیے بنایا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں۔“

۴۷۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أُنْبِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَبِيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا، لَمْ يَعْمَلْ شَرًّا وَلَمْ يَدْرِ بِهِ فَقَالَ: «أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ؟ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا، وَخَلَقَهَا لَهُمْ وَهُمْ فِي أَضْلَابِ آبَائِهِمْ».

۴۷۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے (دین حق اسلام اور تو حید کا حامل ہوتا ہے۔) پھر اس

۴۷۱۴- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ

۴۷۱۳- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة... الخ، ح: ۲۶۶۲ من حدیث سفیان بہ.

۴۷۱۴- تخریج: أخرجه مسلم، القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة... الخ، ح: ۲۶۵۹ من حدیث أبي الزناد به، وهو في الموطأ (یحیی): ۲۴۱/۱، ومن طريقه رواه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۱۳۳.



کے ماں باپ سے یہودی اور عیسائی بنا دیتے ہیں جیسے اونٹ کا بچہ صحیح سالم جنم لیتا ہے کیا تم کسی کوکان کٹا پاتے ہو؟“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس کے متعلق فرمائیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرتے۔“

عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبْوَاهُ يَهُودًا يَهُودَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنَاتِحُ الْإِبِلِ مِنْ بَهِيمَةِ جَمْعَاءَ هَلْ تُحْسِنُ مِنْ جَدْعَاءَ؟“ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

فائدہ: بچہ بنیادی طور پر دینِ فطرت یعنی معرفت اللہ سے آگاہ ہوتا ہے یعنی اگر وہ والدینِ اساتذہ اور ماحول سے متاثر نہ ہو تو دینِ حق ہی پر پروان چڑھے۔ مگر برے ماحول اور غلط تربیت کے زیر اثر وہ دینِ حق سے دور ہو جاتا ہے۔

۴۷۱۵- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ اہل اہواء یعنی بدعتی لوگ یہ مذکورہ حدیث ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں (انکار تقدیر اور اثبات جبر میں...) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تم اسی حدیث کے آخری حصے کو ان پر لٹا دیا کرو۔ (جس میں ہے کہ) لوگوں نے کہا: اس بچے کے متعلق فرمائیں جو چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کو بہتر علم ہے جو وہ عمل کرتے۔“

۴۷۱۵- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قُرِيَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا شَاهِدٌ، أَخْبَرَكَ يُوسُفُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَهْلَ الْأَهْوَاءِ يَحْتَجُّونَ عَلَيْنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ مَالِكٌ: احْتَجَّ عَلَيْهِمْ بِأَخْرِهِ. قَالُوا: أَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: «اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ».

فائدہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب سے واضح ہوا کہ ان کا فیصلہ ان کے اس عمل اور امتحان پر ہوگا جو مشرک میں ہوگا اور اس میں جبر کی مکمل طور پر نفی ہے۔

۴۷۱۶- جناب حماد بن سلمہ نے حدیث: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔“ کی تشریح میں کہا: اس کا مفہوم ہمارے نزدیک یہ ہے کہ یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ عزوجل نے رُوحوں سے عہد لیا جبکہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اس وقت کہا تھا ﴿الْكُفْرُ بِرَبِّكُمْ﴾ ”کیا میں تمہارا

۴۷۱۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: سَمِعْتُ حَمَادَ بْنَ سَلْمَةَ يُفَسِّرُ حَدِيثَ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ» قَالَ: هَذَا عِنْدَنَا حَيْثُ أَخَذَ اللَّهُ الْعَهْدَ عَلَيْهِمْ فِي

۴۷۱۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي ۶/ ۲۰۳ من حديث أبي داود به.

۴۷۱۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي ۶/ ۲۰۳ من حديث أبي داود به.



أَصْلَابِ آبَائِهِمْ حَيْثُ قَالَ: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ [الأعراف: ۱۷۲] قَالُوا: بَلَىٰ.

۴۷۱۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَائِدَةُ وَالْمَوْوُدَّةُ فِي النَّارِ».

۴۷۱۷- جناب عامر شعیبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بچے کو زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن ہونے والی (دونوں) آگ میں ہیں۔“

قال يَحْيَىٰ بْنُ زَكَرِيَّا: قَالَ أَبِي: فَحَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُ بِذَلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا کہ میرے والد نے کہا کہ مجھے ابو اسحاق نے بیان کیا کہ عامر نے اس کو یہ حدیث بواسطہ علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی تھی۔

 فائدہ: جس کو کم سن میں ظلماً دفن کر دیا گیا وہ جہنم کی مستحق نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وضاحت سے کہا ہے کہ یہ موؤدہ کے جہنمی ہونے کا نظریہ درست نہیں۔ انہوں نے فرمایا آیت: ﴿مَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾ (بنی اسرائیل: ۱۵) کے مطابق عاقل و بالغ کو اگر اسے دعوت نہ پہنچی ہو عذاب نہیں دیا جاسکتا تو غیر عاقل کو کیسے دیا جاسکتا ہے۔ (۱) (بن کثیر: ۳۵۷/۱۸) پہلے یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ مشرکین کی اولاد کو بھی عذاب نہ ہوگا۔ حدیث: ۴۷۱۷ ایک طویل حدیث کا ایک حصہ ہے۔ اصل حدیث میں تفصیل ہے کہ سلمہ بن یزید بھی اور ان کے بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہماری والدہ ملکیہ (جو جاہلیت میں مر گئیں) اچھی خاتون تھیں صلہ رحمی اور مہمان نوازی کرنے والی تھیں کیا ان باتوں کا ان کی والدہ کو فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔“ انہوں نے پوچھا ہماری ماں نے ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا کیا اسے کوئی فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”(یہ) زندہ دفن کرنے والی اور زندہ دفن ہونے والی دونوں آگ میں ہیں۔ گویا آپ کا جواب ایک خاص موؤدہ کے بارے میں تھا۔ یہ عام حکم نہ تھا۔ غالباً یہ موؤدہ کفر کے عالم میں ہی بالغ ہو چکی تھی۔ (ہدایۃ الروایۃ الیٰ تخریج احادیث المصائب والمسکاة، تحقیق الألبانی، کتاب الإیمان: تعلق حدیث: ۱۰۸)

۴۷۱۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوَائِدَةُ وَالْمَوْوُدَّةُ فِي النَّارِ».

۴۷۱۷- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۱۴/۱۰، ح: ۱۰۰۵۹ من حدیث یحییٰ بن زکریا بن ابی زائده به، وللحدیث شواهد، انظر تفسیر ابن کثیر: ۵۰۹/۴.

۴۷۱۸- تخریج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان أن من مات علی الکفر فهو فی النار... الخ، ح: ۲۰۳ من حدیث حماد بن سلمة به.



مشرکوں کی اولاد کا بیان

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: «أَبُوكَ فِي النَّارِ»، فَلَمَّا قَفَى قَالَ: «إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ».

نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تیرا باپ آگ میں ہے۔“ جب اس نے گردن پھیری تو آپ نے فرمایا: ”میرا باپ اور تیرا باپ جہنم میں ہیں۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① ایمان و اعمال کے بغیر محض نسب اور قرابت داری کسی کے لیے باعث نجات نہیں۔ ② ایسی تمام روایات جن میں رسول اللہ ﷺ کے والدین کو دوبارہ زندہ کیے جانے اور ان کے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہے ضعیف اور ناقابل حجت ہیں۔ ③ اس بارے میں بحث و گفتگو کی بجائے سکوت (خاموشی) بہتر ہے۔

۴۷۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ».

۴۷۱۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ شیطان ابن آدم کے جسم میں اس طرح گردش کرتا ہے جیسے خون۔“

☀️ فائدہ: انسان کے جسم میں شیطان کی گردش کا نتیجہ اوبام و وساوس اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ اس کے فتنوں سے بچنے کا واحد ذریعہ ایمان اور عمل صالح کے ساتھ ساتھ کثرت ذکر ہے ورنہ اس کے حملوں سے بچنا بہت مشکل ہے۔ اور یہ سب اللہ عزوجل کی تقدیر اور مشیت سے ہے۔

۴۷۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهَيْعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهَذَلِيِّ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ

۴۷۲۰- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”منکرین تقدیر کی صحبت سے بچو اور ان سے بات چیت (اور مناظرے) میں ابتدائے کیا کرو۔“

۴۷۱۹- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب بيان أنه يستحب لمن رئي خاليًا بامرأة... الخ، ح: ۲۱۷۴ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۷۲۰- تخریج: [ضعيف] تقدم، ح: ۴۷۱۰، وأخرجه أحمد: ۱/۳۰ من حديث سعيد بن أبي أيوب، والبيهقي في القضاء والقدر، (ق ۱۱ الف) من حديث أبي داود به.

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ  
الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ» الحديث.

(المعجم ۱۸) - بَابُ: فِي الْجَهْمِيَّةِ  
(التحفة ۱۹)

🌞 فائدہ: یہ فرقہ جہم بن صفوان سمرقندی کی طرف منسوب ہے۔ ان کے گمراہ کن عقائد مختصر اُس طرح ہیں: یہ لوگ اللہ عزوجل کی صفات ازلیہ کا انکار کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ کی کوئی ایسی صفت نہیں ہو سکتی جو مخلوق کی بھی صفت ہو۔ اسے جنت میں جانے کے بعد بھی دیکھا نہیں جائے گا۔ کلام الہی (قرآن) مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال سے اس وقت تک باخبر نہیں ہوتا جب تک بندے کام کر نہ لیں۔ انسان اپنے افعال میں مجبور ہے۔ اسی طرح ثواب و عقاب بھی جبر ہے۔ ایمان ایک بسیط شے ہے (صرف معرفت کا نام ایمان ہے اور زبانی اقرار اور اعمال ایمان میں سے نہیں ہیں)۔ ایمان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوتی۔ انبیاء اور امت کا ایمان ایک سا ہوتا ہے ایک بار ایمان ثابت ہو جائے تو پھر انکار سے زائل نہیں ہوتا۔ جنت دوزخ فنا ہونے والی ہیں۔ اور اسی طرح اہل جنت اور اہل نار بھی ختم ہو جائیں گے۔ (الملل والنحل۔ از شہرستانی) امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اس باب میں سب سے پہلے دو ایسی حدیثیں بیان کی ہیں جو عقل کے ذریعے سے ان امور میں بحث سے منع کرتی ہیں جو امور عقل سے ماوراء ہیں اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتی ہیں۔ اس کے بعد کے ابواب میں عقائد باطلہ کے حوالے سے الگ موضوعات بنا کر احادیث بیان کی ہیں تاکہ ان کے ہر عقیدہ باطل کی تردید ہو جائے۔



۴۷۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگ سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا: یہ مخلوق اللہ نے پیدا کی ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ سو جو کوئی اس قسم کی بات کرے (یا وہم پائے) تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: ”میں اللہ پر ایمان لایا۔“

۴۷۲۱- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا: خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللَّهِ.»

۴۷۲۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے و

۴۷۲۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ح: ۱۳۴ عز هارون بن معروف به، ورواه البخاري، ح: ۳۲۷۶ من طريق آخر عن عروة أبي هشام به.

۴۷۲۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۴۹۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۶۶۱ مز حديث سلمة بن الفضل به.

کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہتے تھے..... اور مذکورہ بالا کی مانند بیان کیا۔ کہا: ”جب وہ لوگ یہ کہیں تو تم کہو: اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے جنا اور نہ وہ جنا گیا اور کوئی نہیں جو اس کی برابری کر سکے۔ پھر چاہیے کہ بائیں جانب کچھ لعاب تھوکے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔“

حَدَّثَنَا سَلْمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ: «فَإِذَا قَالُوا ذَلِكَ فَقُولُوا: اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، ثُمَّ لِيَتَّقِلْ عَن يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلِيَسْتَعِذَّ مِنَ الشَّيْطَانِ».

۴۷۲۳- سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں: میں وادی نطحاء میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے وہاں سے بادل کا ایک ٹکڑا گزرا۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا: ”تم لوگ اسے کیا کہتے ہو؟“ انہوں نے کہا: ”سحاب“ آپ نے فرمایا: ”اور ”مُزْن“ بھی؟“ انہوں نے کہا: ہاں ”مُزْن“ بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اور ”عَنَان“ بھی؟“ انہوں نے کہا: ہاں ”عنان“ بھی کہتے ہیں۔

۴۷۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبِرَّازُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَن سِمَاكٍ، عَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَرَّتْ بِهِمْ سَحَابَةٌ فَتَنَظَّرَ إِلَيْهَا فَقَالَ: «مَا تُسْمُونَ هَذِهِ؟» قَالُوا: السَّحَابَ. قَالَ: «وَالْمُزْنَ؟» قَالُوا: وَالْمُزْنَ. قَالَ: «وَالْعَنَانَ؟» قَالُوا: وَالْعَنَانَ.

..... امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے [العنان] کا ذکر کوئی زیادہ اچھی طرح یاد نہیں ہے..... آپ نے فرمایا: ”کیا جانتے ہو آسمان اور زمین میں کتنا فاصلہ ہے؟“

- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ أَتَقِنِ الْعَنَانَ جَيِّدًا - قَالَ: «هَلْ تَدْرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟» قَالُوا: لَا نَدْرِي: قَالَ: «إِنَّ

۴۷۲۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ح: ۱۹۳ عن محمد بن الصباح به، وحسنه الترمذي، ح: ۳۳۲۰ \* سماك اختلط، وعبدالله بن عميرة لا يعرف له السماع من الأحنف قاله البخاري.



انہوں نے کہا: ہمیں معلوم نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہتر سال کا فاصلہ ہے۔ پھر اس کے بعد دوسرے آسمان کا بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔“ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان شمار کیے۔ پھر فرمایا: ”ساتویں کے اوپر سمندر ہے جس کی گہرائی اور اونچائی اس قدر ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اس کے اوپر آٹھ بکرے ہیں جن کے کھروں اور گھٹنوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر ان کی پشتوں پر عرش ہے جس کی تہہ اور اونچائی میں اتنا ہی فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک۔ پھر اس سے اوپر اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔“

۴۷۲۳- جناب عمرو بن ابوقیس نے بواسطہ سماک اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔

۴۷۲۵- جناب ابراہیم بن طہمان نے بواسطہ سماک اس کی سند سے مذکورہ بالا طویل حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

۴۷۲۶- جناب جبیر بن محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد محمد سے وہ دادا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَانِ أَوْ ثَلَاثَ وَسَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ السَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذَلِكَ» حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ «ثُمَّ فَوْقَ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَرُكْبِهِمْ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِمُ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ تَعَالَى فَوْقَ ذَلِكَ».

۴۷۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ سِمَاكِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ .

۴۷۲۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ : حَدَّثَنِي أَبِي : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سِمَاكِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ .

۴۷۲۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

۴۷۲۴- تخریج: [ضعیف] انظر الحديث السابق .

۴۷۲۵- تخریج: [ضعیف] انظر الحديثين السابقين .

۴۷۲۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۱۰۳ عن محمد بن بشار به ❁ محمد بن إسحاق لم أجد تصريح سماعه، وجبیر بن محمد مستور، لم يوثقه غير ابن حبان.



کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جانوں پہ بن آئی ہے ہال بچے ہلاک ہو رہے ہیں مال ختم ہو گئے ہیں اور مویشی مر رہے ہیں اللہ سے ہمارے لیے بارش طلب کیجیے۔ ہم اللہ کے حضور آپ کی سفارش پیش کرتے ہیں اور اللہ کو آپ کے حضور سفارش لاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر! کیا جانتے ہو کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟“ اور رسول اللہ ﷺ مسلسل تسبیح (سبحان اللہ) کہتے رہے حتیٰ کہ اس (خوف کے اثر) کو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہروں میں محسوس کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس تجھ پر! اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق میں سے کسی کے ہاں سفارش پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی شان اس سے کہیں زیادہ باعظمت (اور برتر) ہے۔ افسوس تجھ پر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کی کیا شان ہے؟ بلاشبہ اس کا عرش آسمانوں پر اس طرح ہے۔“ اور آپ نے اپنی انگلیوں سے قبے کی سی شکل بنائی۔ اور فرمایا: ”وہ عرش اس طرح سے چرچر رہا ہے جیسے پالان اپنے سوار کے ساتھ چرچراتا ہے۔“ ابن بشار نے اپنی روایت میں کہا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے اوپر ہے۔ اور اس کا عرش اس کے آسمانوں سے اوپر ہے۔“..... بواسطہ یعقوب بن عتبہ اور جبیر بن محمد بن جبیر اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی۔

وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَبْرِ، - قَالَ أَحْمَدُ: كَتَبْنَا مِنْ نُسخَتِهِ وَهَذَا لَفْظُهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَضَاعَتِ الْعِيَالُ وَنُهَكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَشَقَّ اللَّهُ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفَعُ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا تَقُولُ؟» وَسَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتَّى عُرِفَ ذَلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: «وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، وَيَحَكَ أَتَدْرِي مَا اللَّهُ؟ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ لَهَكَذَا»، وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ، وَ«إِنَّهُ لَيَبْطُ بِهَ أَطِيطُ الرَّحْلِ بِالرَّابِ». قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ: «إِنَّ اللَّهَ فَوْقَ عَرْشِهِ، وَعَرْشُهُ فَوْقَ سَمَوَاتِهِ». وَسَاقَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى وَابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ وَجُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَالْحَدِيثُ بِإِسْنَادِ أَحْمَدَ

امام ابوداؤد نے کہا: اور حدیث احمد بن سعید کی

سند سے ہی صحیح ہے۔ اور جماعت محدثین نے اس کی موافقت کی ہے جن میں یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی بھی ہیں۔ اور ایک جماعت نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے احمد نے کہا اور جیسے کہ مجھے روایت پہنچی ہے عبدالاعلیٰ ابن شمیٰ اور ابن بشار کا سماع ایک ہی نسخے سے ہے۔

ابن سعید ہُوَ الصَّحِيحُ وَوَافَقَهُ عَلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ. وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ أَيْضًا، وَكَانَ سَمَاعُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَابْنِ الْمُثَنَّى وَابْنِ بَشَّارٍ مِنْ نُسْخَةٍ وَاحِدَةٍ فِيمَا بَلَغَنِي.

۴۷۲۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے کہا گیا ہے کہ میں تمہیں حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کے متعلق بتاؤں۔ بلاشبہ اس کے کانوں کی لو سے اس کے کندھے تک کا فاصلہ سات سو سال کے سفر کے برابر ہے۔“

۴۷۲۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُثَنِّدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «أُذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ، إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ».

🌞 فائدہ: جب اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے ایک فرشتے کی بڑائی کا یہ حال ہے تو اللہ عزوجل کی عظمت و کبریائی اور بڑائی کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ جو بلاشبہ ہمارے لیے ناقابل تصور ہے اور وہ بے مثل و بے مثال ہے۔ ﷻ

۴۷۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا..... سَمِعْنَا بِصَبْرٍ﴾ ”بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو پہنچا دو اور جب لوگوں

۴۷۲۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ الْمَعْنَى قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ: حَدَّثَنَا حَزْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ سَلِيمٌ

۴۷۲۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۲/ ۴۲۵، ح: ۱۷۳۰ و ۲۱۲/ ۵، ح: ۴۴۱۸ من حديث أحمد بن حفص به، وقال: "نفرد به أحمد بن حفص" وهذا في مشيخة إبراهيم بن طهمان: ۲۱، وصححه الذهبي في العلو، ص: ۷۸.

۴۷۲۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۴۲، ۴۳، ح: ۴۶ من حديث عبدالله بن يزيد المقرئ به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۷۳۲، والحاكم: ۱/ ۲۴، ووافقه الذهبي.

کے درمیان فیصلہ کر دو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو اللہ اچھی نصیحت کرتا ہے بلاشبہ اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنا انگوٹھا اپنے کان پر اور ساتھ والی انگلی اپنی آنکھ پر رکھ رہے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس آیت کو پڑھتے ہوئے اپنی انگلیاں (کان اور آنکھ پر) رکھ رہے تھے۔ ابن یونس نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن یزید مقرئ نے کہا: مقصد یہ ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے یعنی وہ خوب سنتا اور خوب دیکھتا ہے۔

ابن جُبَيْر مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿سَمِيمًا بَصِيرًا﴾ [النساء: ۵۸] قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ إِبْهَامَهُ عَلَىٰ أُذُنِهِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَىٰ عَيْنِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا وَيَضَعُ إِصْبَعِيهِ. قَالَ ابْنُ يُونُسَ: قَالَ الْمُقْرِيءُ: يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ يَعْنِي أَنَّ اللَّهَ سَمِعًا وَبَصِيرًا.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا رَدٌّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس میں جہمیہ کی تردید ہے (اللہ عزوجل ان صفات سے فی الواقع متصف ہے۔)

فائدہ: یہ اور اس معنی کی دیگر احادیث میں نبی ﷺ کا کان اور آنکھ کی طرف اشارہ کرنا تشبیہ کے لیے نہیں بلکہ صفت ”سمیع اور بصیر“ کے اثبات اور سامعین کے لیے تقریب معنی کے لیے تھا۔ کیونکہ قرآن کریم میں بصراحت وارد ہے: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری: ۱۱) ”اس کی مثل کوئی چیز نہیں وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔“

(المعجم ۱۹) - بَابُ فِي الرُّؤْيَةِ

(التحفة ۲۰)

۴۷۲۹- حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے چاند کی طرف نظر اٹھائی جبکہ رات چودھویں کی تھی اور چاند خوب چمک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”تم

۴۷۲۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ

۴۷۲۹- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة ق، باب قوله: ﴿وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل الغروب﴾، ح: ۴۸۵۱ من حديث جرير بن عبد الحميد، ومسلم، المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، ح: ۶۳۳ من حديث وكيع وأبي أسامة به.



اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس کو دیکھ رہے ہو اس کے دیکھنے میں کوئی جھگھکا نہیں ہوگا چنانچہ اگر کر سکتے ہو تو یہ کرو کہ سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں میں مغلوب نہ ہو جاؤ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ ”پس اپنے رب کی حمد بیان کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔“

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جُلُوسًا فَنظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْلَةَ أَرْبَعِ عَشْرَةَ، فَقَالَ: «إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرُونَ هَذَا لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ، فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا» ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ [طہ: ۱۳۰].

فوائد و مسائل: ① قیامت میں اور جنت میں رب ذوالجلال کا دیدار عین حق ہے اور یہ شرف اہل ایمان کو انتہائی آسانی کے ساتھ اور بغیر کسی دھکم پیل کے حاصل ہوگا۔ مگر وہی ایمان دار اس سے بہرہ ور ہوں گے جو نمازوں کی پابندی کرنے والے ہوں گے۔ ② جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے فجر اور غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر کی پابندی کر لے وہ دیگر نمازوں سے بھی غافل نہیں رہ سکتا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کا چاند کی طرف دیکھ کر یہ مسئلہ بیان کرنا نظر کو نظر سے تشبیہ دینے کے لیے تھا۔ ورنہ اللہ عزوجل کے مثل کوئی شے نہیں ہے۔



۴۷۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”بھلا عین دو پہر کے وقت جب فضا میں کوئی بادل وغیرہ نہ ہو تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی الجھن یا مشکل ہوتی ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں چودھویں کی رات میں جب کوئی بادل وغیرہ نہ ہو چاند کے دیکھنے میں کوئی دقت ہوتی ہے؟“ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تمہیں اس کے دیکھنے میں کوئی دقت اور مشکل نہیں ہوگی مگر اتنی ہی جنتی چاند یا سورج

۴۷۳۰- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ نَاسٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْزَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: «هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيِيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «هَلْ تَضَارُونَ فِي رُؤْيِيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيَيْهِ إِلَّا كَمَا تَضَارُونَ فِي رُؤْيِيَةِ أَحَدِهِمَا».

جمہیہ کی تردید کا بیان  
کے دیکھنے میں ہوتی ہے۔“ (کوئی مشکل نہیں ہوگی۔)

☀️ فائدہ: سورج کے دیکھنے سے مراد محض دیکھنا ہے لکن کلی لگا کر مسلسل اسی کی طرف دیکھتے ہی رہنا نہیں۔

۴۷۳۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح : وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ الْمَعْنَى ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعٍ - قَالَ مُوسَى : ابْنُ حُدْسٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ - قَالَ مُوسَى الْعُقَيْلِيُّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَكَلْنَا بَرِيَّ رَبِّهِ؟ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ : مُحَلِيًّا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَا آيَةٌ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ؟ قَالَ : «يَا أَبَا رَزِينٍ ! أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ؟» قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ : «لَيْلَةَ الْبَدْرِ مُحَلِيًّا بِهِ» ثُمَّ اتَّفَقَا - قُلْتُ : بَلَى . قَالَ : «فَاللَّهُ أَعْظَمُ» . قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ : «فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ ، فَاللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ» .

۴۷۳۱- حضرت ابوزین (لقیط بن عامر) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب اپنے رب کو دیکھیں گے؟ عبید اللہ بن معاذ کے الفاظ ہیں: کیا ہم سب قیامت کے روز اسے الگ الگ دیکھیں گے تو مخلوق میں اس کی کیا علامت ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اے ابوزین! کیا تم میں سے ہر کوئی چاند کو نہیں دیکھتا ہے؟“ ابن معاذ کے الفاظ ہیں: ”کیا چودھویں کی رات کو ہر کوئی اسے اکیلے اکیلے نہیں دیکھتا ہے؟“..... پھر دونوں راویوں کا اتفاق ہے..... میں نے کہا: کیوں نہیں (اس کو دیکھنے میں دقت یا ازدحام نہیں ہوتا)۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کی شان بہت بلند ہے۔“ ابن معاذ کے الفاظ ہیں آپ نے فرمایا: ”یہ تو اللہ کی ایک مخلوق کا حال ہے اور اللہ کی شان بے انتہا بلند ہے۔“

باب:---- جمہیہ کی تردید

(المعجم . . .) - بَابُ فِي الرَّدِّ عَلَى

الْجَهْمِيَّةِ (التحفة ۲۱)

☀️ فائدہ: اس باب میں اللہ کے ہاتھ اور اس کے نزول اس کے ندادینے کے حوالے سے احادیث ہیں۔ ان صفات کا جمہیہ انکار کرتے ہیں۔

۴۷۳۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ أَبَا أُسَامَةَ أَخْبَرَهُمْ

۴۷۳۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

۴۷۳۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: فيما أنكرت الجهمية، ح: ۱۸۰ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم: ۴/ ۵۶۰، ووافقه الذهبي.

۴۷۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، صفات المنافقين، باب صفة القيامة والجنة والنار، ح: ۲۷۸۸ من حديث أبي أسامة به، وعلقه البخاري، ح: ۷۴۱۳ من حديث عمر بن حمزة به.

آسمانوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور کہے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جاہر؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر زمینوں کو لپیٹ لے گا اور انہیں پکڑے گا۔ ابن العلاء نے کہا: انہیں دوسرے ہاتھ میں پکڑے گا اور فرمائے گا: میں ہی بادشاہ ہوں۔ کہاں ہیں جاہر؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟“

عن عُمَرَ بْنِ حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَطْوِي اللَّهُ تَعَالَى السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضِينَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ». قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ: «بِيَدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ، أَيُّنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيُّنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟»

🌞 فائدہ: ① اللہ عزوجل کی صفات میں وارد الفاظ واضح اور صریح ہیں۔ ہم انہیں اپنے رب تعالیٰ کے حق میں بلا تہجک استعمال کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ لیکن ان کی حقیقت کا ہمیں کوئی ادراک نہیں کیونکہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ: ۱۱) ② اللہ کے دو ہاتھ ہیں اور دونوں ہی داہنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کلام کرنے سے موصوف ہے۔ ③ حقیقی بادشاہ تو اب بھی اللہ عزوجل ہی ہے مگر دنیا میں نام کے بادشاہ موجود ہیں اور ان میں جبار اور تکبر بھی ہیں۔ لیکن محشر میں کسی کا کوئی وجود نہیں ہوگا اور بادشاہت صرف ایک اکیلے اللہ کی ہوگی۔



۴۷۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہر رات جب اس کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو ہمارا رب تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور ندا دیتا ہے: کون ہے جو مجھے پکارے؟ میں اس کی سنوں اور قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے اور میں اس کو بخش دوں؟“

۴۷۳۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① اللہ عزوجل کا آسمان دنیا پر تشریف لانا حق ہے۔ اس کا ندا دینا بھی حق ہے اور اس کی ان صفات کی حقیقت ویسی ہی ہے جو اس کی شان عظمت و جلال کے لائق ہے۔ ان پر ایمان رکھنا واجب ان کا انکار کفر

ان کی تائید حرام اور ان صفات کی حقیقت کی ٹوہ لگانا یا اس کا سوال کرنا بدعت ہے۔ ⑤ فرض نمازوں کے بعد نوافل کے لیے رات کا آخری پہر اللہ سے لو لگانے اور دعا کی قبولیت کا انتہائی شاندار وقت ہوتا ہے۔

(المعجم ۲۰) - **بَابُ: فِي الْقُرْآنِ**  
(التحفة ۲۲)

۴۷۳۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ابتداءً بحث کے دنوں میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے اور کہتے تھے: ”سنو! کوئی مجھے اپنی قوم کی طرف لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کا کلام پہنچانے سے روک دیا ہے۔“

أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ: عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِضُ نَفْسَهُ عَلَى النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ: «أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ فَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبْلَغَ كَلَامَ رَبِّي.»

☀️ فائدہ: ① اللہ عزوجل صفت ”کلام“ سے موصوف ہے۔ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولین دعوت میں اظہار فرمایا اور لوگوں نے بھی اس کے ظاہری معنی ہی سمجھے۔ اس پر ہمارا ایمان ہے مگر کلام کرنے کی کیفیت سے ہم آگاہ نہیں اور قرآن مجید بھی اسی کا کلام ہے جو جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں اتارا مسلمان اسے پڑھتے یاد کرتے اور مصحف کے اوراق میں لکھتے ہیں۔ ② اللہ تعالیٰ کی ذات جس طرح قدیم ہے اسی طرح اس کی تمام صفات بھی قدیم ہیں۔ بنا بریں قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو یہ بھی اس کی قدیم اور غیر حادث صفت ہوئی۔ اسی لیے امام احمد بن حنبل اور دیگر محدثین رضی اللہ عنہم اسے غیر مخلوق کہتے تھے اور معتزلہ اسے مخلوق قرار دیتے تھے۔ اس مسئلے میں امام احمد رضی اللہ عنہ کی استقامت اور اس کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا مشہور معروف ہے۔ رحمہ اللہ رحمة واسعة۔ ③ عالم اسباب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی افراد کے تعاون کی ضرورت تھی جو اس تبلیغ حق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون بنتے جو بالآخر مہاجرین و انصار کی صورت میں آپ کو مل گئے۔ اسی طرح ہر داعی کی بھی یہی ضرورت ہے۔ سو سعادت مند ہیں وہ عظیم لوگ جو داعیان حق کے دست و بازو بنتے ہیں۔ ④ ظاہری اسباب کے مطابق ایک دوسرے سے مدد مانگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی

۴۷۳۴- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، فضائل القرآن، باب: ألا رجل يحملني إلى قومه لأبليغ كلام ربي، باب: ۲۴، ح: ۲۹۲۵ عن محمد بن كثير به، وقال: "حسن صحيح غريب" ورواه ابن ماجه، ح: ۲۰۱ من حديث إسرائيل به.

مدد کرنا فرض ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ سمیت انبیاء کرام ﷺ نے بھی تبلیغ و دعوت کے کام میں لوگوں سے تعاون طلب کیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ تعاون کیا۔ البتہ ماورائے اسباب طریقے سے کسی سے مدد طلب کرنا شرک ہے کیونکہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مدد کرنے پر قادر نہیں ہے۔

۴۷۳۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ

المَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ:

أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ:

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ

وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ، وَكُلُّ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ

الْحَدِيثِ قَالَتْ: وَلَسْنَا فِي نَفْسِي كَانَ

أَحَقَّرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُثَلَى.

۴۷۳۵- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اپنے آپ کو اس بات سے بہت سچ سمجھتی تھی کہ اللہ عزوجل میری براءت کے سلسلے میں کوئی ایسا کلام فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی۔



🌞 فوائد و مسائل: ① غزوہ بنی مصطلق ۶ یا ۵ ہجری میں منافقین نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان کا ایک بہت بڑا پہاڑ توڑ دیا تھا جو خود سیدہ کے لیے رسول اللہ ﷺ اور دیگر تمام اہل ایمان کے لیے انتہائی کرب و اذیت کا باعث بنا۔ مگر اس کا انجام اس اعتبار سے بہت ہی مسرت افزا رہا کہ ان کی براءت میں سولہ آیتیں نازل ہوئیں (سورۃ النور: آیت ۱۱-۲۶ تک) جو ان کی مدح و ستائش میں قیامت تک تلاوت ہوتی رہیں گی۔ ② اس واقعہ اور روایت میں اللہ عزوجل کی صفت کلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ ③ مذکورہ واقعہ ایک حادثہ تھا مگر کلام اللہ حادث نہیں ہے۔

۴۷۳۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ:

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي

زَائِدَةَ عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرِ يَعْنِي الشَّعْبِيِّ،

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَهْرِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ التَّجَاشِيِّ

فَقَرَأَ ابْنُ لَهْ آيَةَ مِنَ الْإِنْجِيلِ فَصَحَّحْتُ

۴۷۳۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه اللالكائي في شرح السنة: ۲/ ۳۳۵، ح: ۵۵۰ من حديث أبي داود به،

ورواه البخاري، ح: ۷۵۰۰، ومسلم، ح: ۲۷۷۰ من حديث يونس بن يزيد به، مطولاً.

۴۷۳۶- تخریج: [ضعيف] تقدم، ح: ۳۰۲۷، وأخرجه أحمد: ۴/ ۲۶۰ من حديث مجالد بن سعيد به، وهو

ضعيف.

فَقَالَ: أَتَضَحَّكَ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ تَعَالَى.

☀️ فائدہ: عیسائیوں کے نزدیک بھی اللہ عزوجل صفت کلام سے موصوف ہے۔ بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۷۳۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَثُورٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: «أُعِيدُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِئَةٍ». ثُمَّ يَقُولُ: «كَانَ أَبُوكُمْ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ».

۴۷۳۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو ان الفاظ سے دم کیا کرتے تھے: [أُعِيدُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِئَةٍ] "میں تم دونوں کو اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں کہ ہر شیطان ہر موزی اور ہر بد نظر کے شر سے محفوظ رہو۔" پھر فرماتے: "تمہارے ابا (سیدنا ابراہیم علیہ السلام) حضرت اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کو ان کے ذریعے سے پناہ دیا کرتے تھے۔"

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِمَخْلُوقٍ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دلیل ہے کہ قرآن کریم مخلوق نہیں۔

☀️ فوائد و مسائل: ① کیونکہ سیدنا خلیل الرحمن یا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے متعلق تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ وہ کسی مخلوق کی پناہ حاصل کریں۔ ② جب انبیاء علیہم السلام کی صالح اولاد اللہ کی امان اور پناہ سے مستغنی نہیں تو دوسرے لوگوں کو تو اس کی احتیاج اور بھی زیادہ ہے۔ ③ مستحب ہے کہ بچوں کو ان مبارک کلمات سے ہمیشہ دم کیا جائے۔

۴۷۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنِ مَسْرُوقٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

۴۷۳۸- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اللہ عزوجل کسی وحی کا کلام فرماتا ہے تو آسمان والے آسمان میں ایک آواز سنتے ہیں جیسے پتھر پر زنجیر گھسیٹی جا رہی ہو اس سے وہ بے ہوش ہو جاتے ہیں اور پھر اسی کیفیت میں رہتے ہیں حتیٰ

۴۷۳۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب: ۱۰، ح: ۳۳۷۱ عن عثمان بن أبي شيبة به.

۴۷۳۸- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن خزيمة في التوحيد، ص: ۱۴۵ عن علي بن الحسين به، وللحديث شواهد عند البخاري، ح: ۷۴۸۱ وغيره.

کہ ان کے پاس جبریل آتے ہیں ان کے آنے سے ان کے دلوں سے یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے اور وہ جبریل سے پوچھتے ہیں: تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں: حق فرمایا۔ تو وہ بھی کہتے ہیں: حق فرمایا، حق فرمایا۔“

﴿إِذَا تَكَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ لِلسَّمَاءِ صَلَصلةً كَجَرِّ السُّلْسِلَةِ عَلَى الصِّفَا فَيُصْعَقُونَ فَلَا يَزَالُونَ كَذَلِكَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ جِبْرِيْلُ حَتَّى إِذَا جَاءَهُمْ جِبْرِيْلُ فُرِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَا جِبْرِيْلُ! مَاذَا قَالَ رَبُّكَ فَيَقُولُ: الْحَقُّ، فَيَقُولُونَ: الْحَقُّ الْحَقُّ﴾.

☀️ فائدہ: وحی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اللہ عزوجل کے کلام میں ”آواز“ بھی ہے۔ جسے جبریل امین علیہ السلام اور دیگر فرشتے سنتے ہیں۔ کئی لوگوں کا یہ کہنا کہ اللہ کا کلام آواز سے معرّی ہے درست نہیں حالانکہ کلام آواز ہی سے سنا جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا: ﴿فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (القصص: ۳۰) ”پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان کے دائیں کنارے پر درخت میں سے آواز دیے گئے: اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔“ ﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ﴾ (الصّٰفّٰت: ۱۰۴) ”اور ہم نے اس کو آواز دی: اے ابراہیم!“ اور اللہ کی یہ آواز بے مثل و بے مثال تھی اور ہے۔

باب: ۲۱۴۰- شفاعت کا بیان

(المعجم ۲۰، ۲۱) - بَابُ فِي

الشَّفَاعَةِ (التحفة ۲۳)

۴۷۳۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری سفارش میری امت کے ان لوگوں کے لیے ہوگی جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔“ قَالَ: «شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايِرِ مِنْ أُمَّتِي».

☀️ فوائد و مسائل: ① گناہ گاروں کو امید رکھنی چاہیے کہ ان کی سفارش ہوگی اور انہیں معاف کر دیا جائے گا مگر ساتھ ہی شدید خوف بھی چاہیے کیونکہ یہ بھی معلوم نہیں کہ کس کس گناہ گار کی شفاعت ہوگی اور کون اس سے محروم رہے گا یا کس کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی؟ کیونکہ یہ معاملہ سارے کا سارا اللہ رب العالمین کی اپنی مشیت پر ہے۔

۴۷۳۹- تخريج: [صحيح] أخرجہ أحمد: ۲۱۳/۳ عن سليمان بن حرب به، وللحديث طرق عند الترمذي، ح: ۲۴۳۵ وغيره.

اگر مشیت ہوئی تو فیہا ورنہ شدید عقاب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾ (النساء: ۴۸) ”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔“ اور ارشاد ہے: ﴿وَ كُمْ مِنْ مَلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَ يَرْضَى﴾ (النجم: ۲۲) ”اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں جن کی سفارش کچھ نفع نہیں دے سکتی، مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اور پسند فرمائے تو اجازت دے دے۔“ ﴿يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَ رَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾ (طہ: ۱۰۹) ”اس دن سفارش کچھ کام نہیں آئے گی مگر جسے رحمن اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔“ اور یہ لوگ صرف اہل توحید ہوں گے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ سفارش کرنے کی اجازت دے گا۔ (نیز دیکھیے سورہ انبیاء: ۲۸، سورہ سبأ: ۲۳، سورہ نباہ: ۳۸ اور آیت الکرسی وغیرہ۔) ⑤ اس خوشخبری کا مطلب یہ نہیں کہ انسان گناہوں کے ارتکاب میں جری ہو جائے۔ بلکہ خوف کے پہلو کو غالب رکھنا چاہیے کیونکہ میدان حشر کی تکلیف ہی ناقابل برداشت ہوگی جہنم تو اس سے بہت زیادہ سخت ہے۔ پھر یہ بھی معلوم نہیں کہ شفاعت قبول ہوتے ہوتے کتنی مدت لگ جائے۔ والعیاذ باللہ۔ (اگلی حدیث پر مزید غور کیا جائے۔)

۴۷۴۰- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک گروہ جہنم میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے نکلے گا اور وہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا نام ”جہنمیین“ ہوگا۔“

۴۷۴۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ».

فائدہ: یہ لقب جنت میں ان کے لیے اذیت کا باعث نہیں ہوگا۔ اس نام سے محض یہ پتہ چلے گا کہ یہ لوگ جہنم سے آزاد شدہ ہیں۔

۴۷۴۱- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ”بلاشبہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے۔“

۴۷۴۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي شَفِيَّانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

۴۷۴۰- تخریج: أخرجه البخاري، الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ح: ۶۵۶۶ عن مسدد به.

۴۷۴۱- تخریج: أخرجه مسلم، الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب: في صفات الجنة وأهلها وتسيحهم فيها بكرة وعشيا، ح: ۲۸۳۵ عن عثمان بن أبي شيبة به.



۳۹- کتاب السنۃ ..... فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکے جانے کا بیان

اللہ ﷻ یَقُولُ: «إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ» .

☀️ فائدہ: آخرت میں جنت کی نعمتیں یا دوزخ کا عذاب کوئی وہی باتیں نہیں ہیں بلکہ حقیقی امور ہیں۔ البتہ انہیں اس دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(المعجم . . .) - **بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ** ..... فنا کے بعد جی اٹھنے اور صور پھونکے جانے کا بیان  
وَالصُّورِ (التحفة ۲۴)

۴۷۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْلَمٌ عَنْ يَشْرِ بْنِ شَعَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الصُّورُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ» .  
۴۷۴۲- حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں صور لیے امر الہی کے منتظر کھڑے ہیں۔ جب حکم ہوگا تو وہ اس میں پھونک ماریں گے اور ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر اللہ کے حکم سے دوبارہ پھونکیں گے تو سب جی اٹھیں گے۔

☀️ فائدہ: حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں صور لیے امر الہی کے منتظر کھڑے ہیں۔ جب حکم ہوگا تو وہ اس میں پھونک ماریں گے اور ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔ پھر اللہ کے حکم سے دوبارہ پھونکیں گے تو سب جی اٹھیں گے۔

۴۷۴۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُ الْأَرْضُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ، مِنْهُ خُلِقَ، وَفِيهِ يُرَكَّبُ» .  
۴۷۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ابن آدم کے سارے جسم کو مٹی کھا جائے گی مگر دم کی جڑ کا آخری حصہ بچ رہے گا۔ اسی سے پیدائش کی ابتدا ہوتی ہے اور اسی سے دوبارہ جسم مرکب ہوں گے۔“

☀️ فائدہ: صحیح احادیث کے مطابق انبیاء و رسل ﷺ کے جسم مٹی کے کھائے جانے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(مسند احمد: ۸/۳ و سنن ابو داؤد، الصلاة، حدیث: ۱۰۴۷)

۴۷۴۲- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، تفسير القرآن، باب: ومن سورة الزمر، ح: ۳۲۴۴ من حديث سليمان التيمي أبي المعتمر به، وقال: "حسن"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۷۰، والحاكم ۵۰۶/۲ و ۵۶۰/۴، ووافقه الذهبي.

۴۷۴۳- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، الجنائز، باب أرواح المؤمنين، ح: ۲۰۷۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲۳۹/۱، ورواه مسلم، ح: ۲۹۵۵ من حديث أبي الزناد، والبخاري، ح: ۴۸۱۴ من طريق آخر عن أبي هريرة به.

جنت اور دوزخ کے پیدا کیے جانے کا بیان

باب: ۲۲، ۲۱- جنت اور دوزخ کے

پیدا کیے جانے کا بیان

۴۷۴۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا کیا تو جبریل امین سے کہا: جاؤ اور اسے دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور اسے دیکھا پھر آئے تو کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! اس کے متعلق جو کوئی بھی سنے گا اس میں داخل ہونا چاہے گا۔ پھر اللہ نے اس کو مکروہات کے گھیرے میں دے دیا۔“ (اس میں آنے والوں کو جو عمل کرنے ہوں گے اور جن شرعی پابندیوں کو قبول کرنا ہوگا) عمومی طور پر ان کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی یا حتیٰ کی راہ پر تھے رہنے کی وجہ سے تکلیفیں اٹھانی ہوں گی۔) پھر فرمایا: جبریل! جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ۔ پس وہ گئے اور اس کو دیکھا۔ پھر آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب دوزخ کو پیدا کیا تو جبریل سے کہا: جاؤ اور دوزخ کو دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور دیکھ کر آئے۔ واپس آ کر کہا: اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! کوئی نہیں جو اس کے متعلق سنے اور پھر اس میں داخل ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو نفسانی خواہشات اور مرغوبات کے گھیرے میں دے دیا۔ پھر فرمایا: اے جبریل! جاؤ اور اسے دیکھ کر آؤ۔ وہ گئے اور اسے دیکھا۔

(المعجم ۲۱، ۲۲) - بَابُ: فِي خَلْقِ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ (التحفة ۲۵)

۴۷۴۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: «لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ: **يَهْبُ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ**

جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا،

فَذَهَبَ فَنظَرَ - إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ! لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ». قَالَ: «فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى النَّارَ

قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ

وَعِزَّتِكَ! لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ. ثُمَّ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ!

اذْهَبْ فَانظُرْ إِلَيْهَا، فَذَهَبَ فَنظَرَ إِلَيْهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ! لَقَدْ

خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا».

۴۷۴۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، الأيمان والنذور، باب الحلف بعة الله تعالى، ح: ۳۷۹۴،

الترمذي، ح: ۲۵۶۰ من حديث محمد بن عمرو الليثي به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم على شرط البخاري: ۲۷، ۲۶/۱، ووافقه الذهبي.

پھر آئے اور کہا: اے میرے رب! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں داخل ہونے سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① جنت اور اس کی نعمتیں دوزخ اور اس کا عذاب فی الواقع پیدا کیے جا چکے ہیں۔ ② جنت کا داخلہ شرعی پابندیوں پر عمل کرنے ہی سے ممکن ہے۔ اور ان کے بالمقابل نفسانی خواہشات کی بیروی اور شرعی پابندیوں سے آزادی جہنم میں جانے کا باعث ہیں لہذا ضروری ہے کہ انسان نفسانی خواہشات کی بیروی سے دور رہے۔

(المعجم ۲۲، ۲۳) - **بَابُ فِي**  
الْحَوْضِ (التحفة ۲۶)

۴۷۴۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تمہارے آگے (مختر میں) ایک حوض ہے۔ اس کے کنارے اس قدر لمبے ہیں جیسے جرباء اور اذرح کے مابین فاصلہ ہے۔ (یہ علاقہ شام کے دو مقام ہیں ان کے درمیان پرانے زمانے میں تین راتوں کے سفر کا فاصلہ تھا۔)

۴۷۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاجِيَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ».

۴۷۴۶- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک منزل پر پڑاؤ کیا تو آپ نے فرمایا: ”تم لوگ میرے پاس حوض پر آنے والے لوگوں کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔ ابو حمزہ کہتے ہیں میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ کہا: سات آٹھ سو۔“

۴۷۴۶- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ التَّمَرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا قَالَ: «مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضِ». قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: سَبْعِمِائَةٍ أَوْ ثَمَانِمِائَةٍ.

۴۷۴۵- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ، ح: ۲۲۹۹ من حديث حماد بن زيد به، وأصله عند البخاري، ح: ۶۵۷۷ من حديث نافع به.

۴۷۴۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴/۳۶۹ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱/۷۶، ۷۷.

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی امت کئی میں سب امتوں سے بڑھ کر ہے۔ اور اہل ایمان و توحید ہی اس حوض کے پانی سے مستفید ہوں گے۔ یعنی وہ خوش بخت عظماء اور اچھے نصیبی والے لوگ جو شرک و بدعات سے محفوظ رہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ. آمین يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

۴۷۴۷- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلَيْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : أَعْفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِعْفَاءً، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فِيمَا قَالَ لَهُمْ وَإِمَّا قَالُوا لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! لِمَ ضَحِكْتَ؟ فَقَالَ : «إِنَّهُ أَنْزَلَتْ عَلَيَّ آيَاتًا سُورَةً» فَقَرَأَ : بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴿ إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَوْثَرِ ﴾ حَتَّى خَتَمَهَا، فَلَمَّا قَرَأَهَا قَالَ : «هَلْ تَذَرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟» قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : «فَإِنَّ نَهْرًا وَعَدْيِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ وَعَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، عَلَيْهِ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، آيَتُهُ عَدَدُ الْكُوكَبِ».

۴۷۴۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آگئی۔ پھر آپ نے مسکراتے ہوئے اپنا سر اٹھایا۔ آپ نے صحابہ سے کہا یا صحابہ نے آپ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ فرمایا: ”مجھ پر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے۔“ تو آپ نے پڑھا: ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ..... إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَوْثَرِ.....﴾ آخر تک۔ جب آپ نے اسے پڑھ لیا تو فرمایا: ”کیا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟“ صحابہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ ایک نہر ہے جو میرے رب عزوجل نے مجھے جنت میں دینے کا وعدہ فرمایا ہے اور اس پر خیر کثیر ہوگی اس پر ایک حوض ہوگا جس پر قیامت کے روز میری امت کے لوگ آئیں گے اس کے پینے کے برتن (پيالے) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① میدان حشر کا حوض نہر کوثر کا ایک حصہ ہوگا۔ ② اس حدیث میں دلیل ہے کہ [بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ] ہر سورت کا جزو اور اس کی ایک آیت ہوتی ہے۔ مگر دوسرا فریق دوسرے دلائل سے اس کو مرجوح کہتا ہے۔ ایک تیسرا مسلک یہ ہے کہ بسم اللہ صرف سورۃ فاتحہ کی آیت ہے۔ دوسری سورتوں میں اس کو تبرک اور فصل کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں اسے سورۃ فاتحہ کی ایک آیت قرار دیا گیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے (الصحيحه: ۱۷۹/۳، رقم: ۱۱۸۳)

۴۷۴۸- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ : حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَعِيدٌ

۴۷۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۴۰۰، ح: ۲۳۰۴ من حديث محمد بن فضيل به، تقدم، ح: ۷۸۴.

۴۷۴۸- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة: ﴿إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَى الْكَوْثَرِ﴾، ح: ۴۹۶۴، والترمذي، ح: ۳۳۵۹

ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ کو معراج کے موقع پر جنت میں لے جایا گیا تو آپ کو ایک نہر دکھائی گئی جس کے کنارے ایسے یاقوت کے تھے جو خول دار تھے۔ تو وہ فرشتہ جو آپ کے ساتھ تھا اس نے (اس کی تہہ میں) ہاتھ مارا اور کستوری نکالی۔ تو حضرت محمد ﷺ نے اس فرشتے سے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ عزوجل نے آپ کو دی ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا عُرِجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَجَّةِ - أَوْ كَمَا قَالَ - عَرِضَ لَهُ نَهْرٌ حَافَتَاهُ الْيَاقُوتُ الْمُجِيبُ - أَوْ قَالَ الْمُجَوَّفُ - فَضَرَبَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعَهُ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا مِسْكًَا فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ لِلْمَلَكِ الَّذِي مَعَهُ: «مَا هَذَا؟» قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۷۳۹- مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہمیں عبد السلام بن ابوحازم ابوطالوت نے بیان کیا اور کہا کہ میں نے ابو برزہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ (یزید بن معاویہ کی جانب سے کوفہ کے امیر) عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے۔ عبد السلام نے کہا: مجھے ایک شخص نے بیان کیا جو اس مجلس میں شریک تھا۔ (ابوداؤد کہتے ہیں) مسلم بن ابراہیم نے اس کا نام بھی لیا تھا۔ عبید اللہ نے جب حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو بولا: اپنے اس موٹے ٹھٹھکے محمدی کو دیکھو۔ شیخ اس کی بات سمجھ گئے (کہ اس نے طعنہ دیا ہے) تو انہوں نے کہا: مجھے یہ امید نہیں تھی کہ میں اس قوم میں باقی رہوں گا جو مجھے حضرت محمد ﷺ کی صحابیت پر طعنہ دے گی۔ تو عبید اللہ نے ان سے کہا: بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کی صحبت تمہارے لیے باعث عزت ہے۔ اس میں کوئی عیب کی بات نہیں ہے۔ پھر کہا: میں نے آپ کو

۴۷۴۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَبُو طَالُوتٍ قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا بَرَزَةَ دَخَلَ عَلَيَّ عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فَلَانٌ - بِاسْمِهِ سَمَاءُ مُسْلِمٍ - وَكَانَ فِي السَّمَاطِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَاهُ عَبِيدُ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدَ بَيْتِكُمْ هَذَا الدَّحْدَاحُ، فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقَى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبِيدُ اللَّهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا بَعَثَ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ أَبُو بَرَزَةَ: نَعَمْ لَامْرَأَةٍ وَلَا نِثْتَيْنِ وَلَا ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا وَلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَبَ بِهِ فَلَا سَقَاهُ



﴿ من حدیث قتادہ بہ، مختصرًا.﴾

۴۷۴۹- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۴۲۱ من حدیث أبي طالوت به، وله طریق آخر عنده: ۴/۴۲۴، وللحدیث شواهد عنده: ۴/۴۱۹، ۴۲۵، ۴۲۶.

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

اللہ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضِبًا. اس لیے بلا بھیجا ہے کہ آپ سے حوض کے متعلق دریافت کروں۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں کچھ کہتے سنا ہے؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ کوئی ایک دو تین چار یا پانچ بار نہیں (بلکہ بارہا سنا ہے) تو جو اس کو جھٹلائے اللہ اس کو اس سے نہ پلوائے پھر غصے سے باہر نکل آئے۔

🌞 فائدہ: میدان حشر میں حوض کوثر کا وجود صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے اس کا انکار کفر ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے: (صحیح البخاری، الرقاق؛ حدیث: ۶۵۸۲، ۶۵۸۳ وغیرہ، و صحیح مسلم، الفضائل؛ حدیث: ۲۳۰۳، ۲۳۰۴ وغیرہ)

باب: ۲۳، ۲۴- قبر میں سوال جواب اور عذاب کا بیان

(المعجم ۲۳، ۲۴) - بَابُ الْمَسْأَلَةِ فِي الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ (التحفة ۲۷)

۴۷۵۰- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ شہادت دیتا ہے کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور یہی مصداق ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ ”اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو پختہ بات کے ساتھ دنیا میں ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔“

۴۷۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ فَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾». [إبراهيم: ۲۷].

🌞 فائدہ: قبر کے سوال و جواب کا مسئلہ قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں بیان ہوا ہے اور متعدد صحیح احادیث میں وارد ہے۔ اس لیے اس کا انکار کفر ہے۔ (صحیح البخاری، التفسیر؛ حدیث: ۴۶۹۹)

۴۷۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة إبراهيم عليه الصلاة والسلام، باب: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾، ح: ۴۶۹۹ عن أبي الوليد الطيالسي، ومسلم، الجنة وصفة نعيمها، باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه... الخ، ح: ۲۸۷۱ من حديث شعبة به.

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

۴۷۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

ﷺ بنو نجار کے ایک نخلستان میں داخل ہوئے۔ آپ نے ایک آواز سنی اور گھبرا گئے اور پوچھا: یہ قبروں والے کون ہیں؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ تھے جو دور جاہلیت میں مر گئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے آگ کے عذاب اور دجال کے فتنے سے امان مانگو۔“ انہوں نے کہا: اور یہ کیسے ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ مومن آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے وہ اس سے پوچھتا ہے تو کس کی عبادت کرتا تھا؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس سے اس کے علاوہ کچھ اور نہیں پوچھا جاتا۔ چنانچہ اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے جو اس کے لیے دوزخ میں مقرر تھا اور اس سے کہا جاتا ہے: (دیکھ) دوزخ میں یہ تیرا گھر تھا لیکن اللہ نے تجھ کو بچا لیا ہے اور تجھ پر رحم کیا ہے اور اس کے بدلے تجھے جنت میں گھر دے دیا ہے۔ تو وہ کہتا ہے: مجھے چھوڑو کہ جاؤں اور اپنے گھر والوں کو خوشخبری دے آؤں تو اسے کہا جاتا ہے آرام کرو۔ اور کافر آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس کو تھپرتا ہے اور پوچھتا ہے: تو کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: نہ تو نے

۴۷۵۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، أَبُو نَصْرِ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ فَسَمِعَ صَوْتًا فَفَزِعَ فَقَالَ: «مَنْ أَصْحَابُ هَذِهِ الْقُبُورِ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَاسٌ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ: «تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ». قَالُوا: وَمِمَّ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هَدَاهُ، قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ، فَيَقَالُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَمَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا فَيَنْطَلِقُ بِهِ إِلَى بَيْتٍ كَانَ لَهُ فِي النَّارِ، فَيَقَالُ لَهُ: هَذَا بَيْتُكَ كَانَ لَكَ فِي النَّارِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ عَصَمَكَ وَرَحِمَكَ فَأَبْدَلَكَ بِهِ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: دَعُونِي حَتَّى أَذْهَبَ فَأُبَشِّرَ أَهْلِي» فَيَقَالُ لَهُ: اسْكُنْ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ فَيَنْتَهَرُهُ، فَيَقُولُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، فَيَقَالُ لَهُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، فَيَقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيَضْرِبُهُ

قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

جانا اور نہ پڑھا۔ پھر اس سے پوچھا جاتا ہے: تو اس آدمی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ تو وہ فرشتہ لوہے کے ایک بھاری بھر کم ہتھوڑے (گرز) کے ساتھ اس کے کانوں کے درمیان مارتا ہے تو وہ اس سے اس قدر چنچتا چلا تا ہے کہ جنوں اور انسانوں کے علاوہ ساری مخلوق اس کی آواز سنتی ہے۔“

بِمِطْرَاقٍ مِنْ حَدِيدٍ بَيْنَ أَدْنِيهِ، فَيَصِيحُ صَاحِبَهُ يَسْمَعُهَا الْخَلْقُ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .

۴۷۵۲- محمد بن سلیمان نے عبد الوہاب سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند روایت کیا۔ کہا: ”جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس آنے لگتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آہٹ سنتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں.....“ اور پہلی حدیث کے قریب قریب بیان کیا۔ اس میں کہا: ”کافر اور منافق کہتے ہیں.....“ اس میں ”منافق“ کا لفظ زیادہ ہے۔ نیز یہ کہا: ”اس کی چیخ کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ قریب قریب کی سب مخلوق سنتی ہے۔“

۴۷۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِ هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرَعَ نِعَالِهِمْ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقُولَانِ لَهُ»، فَذَكَرَ قَرِيبًا مِنْ [حَدِيثِهِ] الْأَوَّلِ قَالَ فِيهِ: «وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيَقُولَانِ لَهُ»، زَادَ «الْمُنَافِقُ» وَقَالَ: يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ .

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ بظاہر جو اختلاف نظر آتا ہے مختلف افراد کے احوال کی بنا پر ہے۔ صالح بندے کے پاس ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور نرمی کا معاملہ کرتا ہے اور دوسرے کے پاس دو آتے ہیں اور یہ فرشتے بھی لوگوں کے جانے سے پہلے آ جاتے ہیں اور دونوں ہی سوال کرتے ہیں تاکہ قبر کے سوالات اور وہاں کے امتحان کی ہیئت اور شدت میں سختی کا اظہار ہو۔ (عون، التذکرۃ للقرطبی)

۴۷۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۷۵۲- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۳۲۳۱.

۴۷۵۳- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۲۱۲، وأخرجه أحمد: ۴/ ۲۸۷ عن أبي معاوية الضرير به، ورواه النسائي، ح: ۲۰۰۳، وابن ماجه، ح: ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، وهو في الزهد لهناد بن السري: ۱/ ۲۰۵-۲۰۷، ح: ۳۳۹، ورواه البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۲۰ (بتحقيقي) من حديث أبي داود به، وصححه في شعب الإيمان، ح: ۳۹۵ وغيره.



قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ ہم قبر کے پاس پہنچے تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ گویا کہ ہمارے سروں پر بندے ہوں (نہایت پرسکون اور خاموشی سے بیٹھے تھے)۔ آپ کے ہاتھ میں چھری تھی آپ اس سے زمین کرید رہے تھے۔ آپ نے اپنا سراٹھایا اور فرمایا: ”اللہ سے قبر کے عذاب کی امان مانگو۔“ آپ نے یہ دو یا تین بار فرمایا۔ جریر کی روایت میں یہاں یہ اضافہ ہے..... ”جب لوگ واپس جاتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے جبکہ اس سے یہ پوچھا جا رہا ہوتا ہے: اے فلاں! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟“ ہنار نے کہا: فرمایا: ”اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ پوچھتے ہیں: یہ آدی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں۔“ پھر وہ کہتے ہیں: تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، میں اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔“ جریر کی روایت میں مزید ہے: ”یہی (سوال جواب ہی) مصداق ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کا ﴿يَسْتَبِثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ پھر وہ دونوں روایت کرنے میں متفق ہیں۔ فرمایا: ”پھر آسمان سے منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے: تحقیق میرے بندے نے سچ کہا ہے اسے جنت

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا هَنَادٌ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ - وَهَذَا لَفْظُ هَنَادٍ: عَنِ الْأَعْمَشِ - عَنِ الْمُنْهَالِ، عَنِ زَادَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَنْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ هُنَا، وَقَالَ: «وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نَعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ حِينَ يُقَالُ لَهُ: يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ». قَالَ هَنَادٌ: قَالَ: «وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: دِينِي الْإِسْلَامُ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَيَقُولَانِ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: «فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿يَسْتَبِثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾» [إبراهيم: ۲۷] الْآيَةَ - ثُمَّ اتَّفَقَا - قَالَ: «فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صَدَّقَ عَبْدِي فَأَقْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْبِسْوَةَ



قبر میں سوال جواب اور عذاب قبر کا بیان

کا بستر بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف سے دروازہ کھول دو۔“ فرمایا: ”جنت کی طرف سے وہاں کی ہوائیں اور رحمتیں اور خوشبو آئے لگتی ہیں اور اس کی قبر کو انتہائے نظر تک وسیع کر دیا جاتا ہے۔“ پھر کافر اور اس کی موت کا ذکر کیا اور فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے اور وہ اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں:

تیرا دین کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: یہ آدمی کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: ہاہ! ہاہ! مجھے خبر نہیں۔ تو منادی آسمان سے ندا دیتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اسے آگ کا بستر بچھا دو اسے آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دو۔ فرمایا کہ پھر اس جہنم کی طرف سے اس کی پیمش اور سخت گرم ہوا آنے لگتی ہے اور اس پر قبر کو تنگ کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔“ جریر کی روایت میں مزید ہے: ”پھر اس پر ایک اندھا گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے پاس بھاری گرز ہوتا ہے۔ اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو وہ (پہاڑ) مٹی مٹی ہو جائے۔ پھر وہ اسے اس کے ساتھ ایسی چوٹ مارتا ہے جس کی آواز جنوں اور انسانوں کے علاوہ مشرق و مغرب کے درمیان ساری مخلوق سنتی ہے۔ اور پھر وہ مٹی (ریزہ ریزہ) ہو جاتا ہے۔“ فرمایا: پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے۔“

۴۷۵۳- ابو عمر زاذان نے کہا کہ میں نے حضرت

مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ. قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا». قَالَ: «وَيُفْتَحُ لَهُ فِيهَا مَدَّ بَصْرِهِ». قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ»، فَذَكَرَ مَوْتَهُ. قَالَ: «وَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِيهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِينُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهُ هَاهُ لَا أَدْرِي؟ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كَذَبَ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ» قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا». قَالَ: «وَيُبْضِقُ عَلَيْهِ قَبْرَهُ حَتَّى تَحْتَلِفَ فِيهِ أَضْلَاغُهُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ: «ثُمَّ يُبْضِقُ لَهُ أَعْمَى أَبْكُمْ مَعَهُ مِرْزَبَةً مِنْ حَدِيدٍ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا». قَالَ: «فَيَضْرِبُ بِهَا ضَرْبَةً يَسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَصِيرُ تُرَابًا». قَالَ: «ثُمَّ تُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ».

۴۷۵۴- حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ: حَدَّثَنَا

۴۷۵۴- [حسن] انظر الحديث السابق، أخرجه البيهقي في إثبات عذاب القبر، ح: ۲۴ (بتحقيقي) من ۴۴

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا  
 الْبَرَاءُ عَنِ أَبِي عُمَرَ زَادَانَ قَالَ: سَمِعْتُ  
 الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.  
 براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے  
 اس کی مانند روایت کیا۔

(المعجم ۲۴، ۲۵) - **بَابُ: فِي ذِكْرِ**  
**الْمِيزَانِ (التحفة ۲۸)**  
 باب: ۲۳/۲۵- ترازو کا بیان

☀️ **فائدہ:** قیامت میں اعمال کا تولا جانا حق ہے۔ اس کے لیے ترازو قائم کی جائے گی اور اس کے دو پلڑے ہوں گے۔ درج ذیل آیات میں اس کی صراحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾ (الانبیاء: ۴۷) ”قیامت کے دن ہم انصاف کی ترازو میں قائم کریں گے کسی جان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوا تو ہم اسے لے آئیں گے اور حساب لینے کو ہم کافی ہیں۔“ ﴿وَالْوِزْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَحْنُ نَقُصُّ مَوَازِينَهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الاعراف: ۹۸) ”اس دن وزن کیا جانا حق ہے تو جس کے تول بھاری ہو گئے وہی کامیاب ہیں اور جن کے تول ہلکے رہے تو یہ وہی ہیں جنہوں نے ہماری آیتوں کی حق تلفی کی اور اپنے آپ کو گھانا دیا۔“ ﴿فَأَمَّا مَنْ نَقُصَّتْ مَوَازِينُهُ﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ﴿وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ﴾ فَأَمُّهُ هَارِيَةٌ ﴿فَالْقَارِعَةُ﴾ (۹۶-۹۷) ”جس کے تول بھاری رہے تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا اور جس کے تول ہلکے رہے تو اس کا ٹھکانا ہادیہ (جہنم) ہوگا۔“



۴۷۵۵-۱۱م المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ انہوں نے جہنم کا ذکر کیا اور رونے لگیں، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ”تجھے کس چیز نے رلایا ہے؟“ کہنے لگیں: مجھے جہنم یاد آئی ہے تو رونے لگی ہوں۔ تو کیا بھلا آپ قیامت کے روز اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ تو رسول ﷺ نے فرمایا: ”تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا: ترازو کے پاس حتیٰ

۴۷۵۵- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ  
 حَدَّثَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ،  
 عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتْ، فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا يُبْكِيكَ؟» قَالَتْ:  
 ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيتُ، فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا فِي

◀️ حديث أبي داود به.

۴۷۵۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الاعتقاد، ص: ۲۱۰ من حديث أبي داود، وأحمد:  
 ۱۰۱/۶ من حديث الحسن البصري به، وعن عن.

کہ اسے پتا چل جائے کہ اس کا تول ہلکا ہوا یا بھاری نامہ اعمال ملنے کے وقت جب کہا جائے گا ﴿هَاتُوا أقرءُ وَا كِتَابِيَهٗ﴾ ”آؤ میرا نامہ اعمال پڑھو“ حتیٰ کہ جان لے کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں میں یا کمر کے پیچھے سے اور (تیسرا مقام) پل صراط ہے جب اسے جہنم پر عین وسط میں ٹکایا جائے گا۔“

ثَلَاثَةَ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا، عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّىٰ يَعْلَمَ أَيَّخَفُ مِيزَانُهُ أَوْ يُثْقَلُ، وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ ﴿هَاتُوا أقرءُ وَا كِتَابِيَهٗ﴾ [الحاقہ: ۱۹] حَتَّىٰ يَعْلَمَ أَيَّنَ يَقَعُ كِتَابُهُ، أَفِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصَّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ».

يعقوب نے عن يونس کے الفاظ سے روایت کی اور یہ حدیث اسی کے الفاظ میں ہے۔

قَالَ يَعْقُوبُ عَنْ يُونُسَ، وَهَذَا لَفْظٌ حَدِيثُهُ.

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ محشر کے سارے ہی مراحل دہشت ناک ہیں مگر یہ مذکورہ احوال زیادہ سخت ہوں گے۔

باب: ۲۶، ۲۵- دجال کا بیان

(المعجم ۲۵، ۲۶) - بَابُ فِي

الدَّجَالِ (التحفة ۲۹)

فائدہ: دجال کا لفظ دجل سے اسم مبالغہ ہے اور معنی ہیں: ”انتہائی فریبی“۔ قیامت سے پہلے ایک شخص ظاہر ہوگا جو مختلف شعبہ بازیوں سے لوگوں کے ایمان پر حملہ آور ہوگا اور اپنی الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ اس کا یہ فتنہ سب فتنوں سے بڑھ کر ہوگا۔ اس کی ظاہر علامات اور اس کے اعمال کا بیان احادیث کی سب کتب میں موجود ہے۔ آخر میں اس کا نقل سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوگا۔

۴۷۵۶- حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”تحقیق نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آیا اس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں۔“ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی علامات بیان فرمائیں اور کہا: ”ممکن ہے کہ اسے وہ آدمی پالے جس نے مجھے

۴۷۵۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرَّاقَةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ الدَّجَالَ قَوْمَهُ وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْوهٗ»،

۴۷۵۶- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء في الدجال، ح: ۲۲۳۴ من حديث حماد بن سلمة، وقال: "حسن غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۸۹۵، والحاكم: ۵۴۲/۴، ۵۴۳، ووافقه الذهبي.

دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ کیا بھلا ایسے ہی ہوں گے جیسے کہ آج ہیں؟ فرمایا: ”یا اس سے بہتر۔“

فَوَصَّفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: «لَعَلَّهُ سَيُذَرِّكُهُ مَنْ قَدْ رَأَى وَسَمِعَ كَلَامِي». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ، أَمْثَلُهَا الْيَوْمِ. قَالَ: «أَوْ خَيْرٌ».

۴۷۵۷- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کے لائق ہے۔ پھر آپ نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: ”میں تمہیں اس سے ڈرا رہا ہوں اور جو بھی نبی آیا ہے اس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ یقیناً نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا، لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایسی بات کہہ رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ عز و جل قطعاً کانا نہیں ہے۔“

۴۷۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، فَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: «إِنِّي لَا نُذِرُكُمْوَهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلِكِنِّي سَأَفُوقُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ، تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ».



🌞 فوائد و مسائل: ① ”دجال“ کا سب سے بڑا دجل اور فتنہ مختلف شعبہ دے دکھا کر اپنی الوہیت کا اقرار کرانا ہوگا۔

② اللہ عز و جل صفت عین (آنکھ) سے موصوف ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہیں اور دجال کا عیب یہ بتایا گیا ہے کہ وہ داہنی آنکھ سے کانا ہوگا۔ وصف باری تعالیٰ کی بابت قرآن مجید میں ہے: ﴿وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا﴾ (الطور: ۳۸) ”اللہ کے حکم کے مطابق صبر کیجیے۔ بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔“ اللہ عز و جل کی تمام صفات پر ہم اہل السنۃ والجماعۃ کا ایمان ہے۔ ہم ان کی کوئی تاویل نہیں کرتے۔ ہم نہ ان کو معطل سمجھتے ہیں نہ انکار کرتے ہیں اور نہ تشبیہ دیتے ہیں بلکہ یہ ویسی ہی ہیں جیسی اس کی ذات والا نشان کے لائق ہیں۔ ان کی حقیقت کی ٹوہ میں لگنا اور ان کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔ اس لیے کہ ہماری عقل اور ادراک اس کو پائی نہیں سکتے۔ ٹوہ لگانے سے محض پریشان خیالی پیدا ہوگی۔

باب: ۲۶- خوارج کا بیان

(المعجم ۲۶، ۲۷) - بَابُ: فِي

الْخَوَارِجِ (التحفة ۳۰)

☀️ **فائدہ:** [خوارج، حارجہ] کی جمع ہے۔ اس طائفہ کی ابتدا اس وقت ہوئی جب کچھ لوگوں نے سیدنا علیؑ کی اطاعت سے سرکشی کرتے ہوئے خروج (بغوات) کیا اور معاملہ حکیم کے تحت ان پر الزام یہ لگایا کہ آپ نے کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے لوگوں کو فیصل بنایا ہے۔ اور بہانہ یہ بتایا کہ [إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ] "فیصلہ صرف اللہ کا ہے۔" یہ الفاظ برحق مگر ان کا مقصود باطل تھا۔ اللہ کے فرمان (قرآن) کے مطابق فیصلہ بہر حال کوئی قاضی یا حاکم کرے گا قرآن میں ہے: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (المائدہ: ۴۴) "جنہوں نے اللہ کی اتاری ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہ کیا وہ کافر ہیں۔" اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ قرآن کے مطابق فیصلہ انسانوں ہی نے کرنا ہے۔ ان لوگوں کے متعدد فریق ہیں جب کہ ان کے بنیادی نظریات یہ ہیں: سیدنا عثمان اور سیدنا علیؑ سے براءت کا اظہار، کبیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے، اور امام المسلمین جب سنت کے خلاف کرے تو اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہونا واجب ہے۔ (الملل والنحل، از شہرستانی)

۴۷۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے جماعت سے باشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام کی رسی کو اپنے گلے سے اتار پھینکا۔"

۴۷۵۹- حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَمَنْدَلُ بْنُ عَطْرَفٍ، عَنْ أَبِي جَهْمٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قَيْدَ شَيْبٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ».

☀️ **نوٹد مسائل:** ① جماعۃ سے مراد "اہل السنۃ والجماعۃ" ہیں جو عقیدہ توحید اور تمسک بالسنۃ کو دین کی بنیاد مانتے ہیں۔ اسی پر آپس میں متحد و متفق ہیں۔ ② مسلمانوں کے حاکم سے کوئی گناہ اور غلطی ہو جائے تو اس کے خلاف بغوات کرنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ "صریح کفر" کا مرتکب ہو یا جب وہ نفاذ دین کے راستے سے انحراف کریں۔

۴۷۵۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُطَرَفُ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ، عَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كَيْفَ

۴۷۵۸- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے بعد تمہارا کیا حال ہو گا جبکہ امام (خليفة) اس مال نے اور نعمت کو ذاتی مال سمجھیں گے۔" ذیجی شری نقاحوں کے مطابق خرچ اور

۴۷۵۸- [حسن] أخرجه أحمد / ۵ / ۱۸۰ من حديث زهير به، ورواه ابن أبي عاصم في السنة، ح: ۱۰۵۳

یاسناد صحیح عن زهير بلفظ: "من فارق الجماعة والاسلام فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقه".

۴۷۵۹- [حسن] أخرجه أحمد / ۵ / ۱۷۹ من حديث زهير به.

تقسیم نہیں کریں گے۔) میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ (سچا پیغمبر بنا کے) بھیجا تب تو میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا اور اس سے ماروں گا حتیٰ کہ آپ سے آملوں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتا دوں؟ صبر کرنا حتیٰ کہ مجھے سے آملو۔“

أَنْتُمْ وَأَيْمَةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْفِيءِ»  
قُلْتُ: أَمَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! أَضَعُ  
سَيْفِي عَلَى عَائِقِي ثُمَّ أَضْرِبُ بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ  
- أَوْ أَلْحَقَكَ - قَالَ: «أَوْ لَا أَذْكَ عَلَى خَيْرٍ  
مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي».

۶۰-۳۷۱- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم پر ایسے امام (امیر) مقرر ہوں گے جن کی کچھ باتیں تمہیں بھلی لگیں گی اور کچھ بری بھی جانو گے۔ تو جس نے انکار کیا..... بالفاظ ہشام..... اپنی زبان سے انکار کیا تو وہ بری ہوا اور جس نے دل سے انکار کیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی رہا اور ان کا تیج بنا۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! تو کیا ہم ان کو قتل نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں! جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔“ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟

۴۷۶۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَلِيمَانُ بْنُ  
دَاوُدَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ  
الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ وَهَشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ  
الْحَسَنِ، عَنْ صَبَّهِ بْنِ مِحْصَنٍ، عَنْ أُمِّ  
سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صلی اللہ علیہ وسلم: «سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةٌ تَعْرِفُونَ مِنْهُمْ  
وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ  
هَشَامٌ: «بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِيءٌ، وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ  
فَقَدْ سَلِمَ وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ» فَقِيلَ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: «لَا، مَا  
صَلَّوْا» قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟

☀️ فوائد و مسائل: ① نماز ایک ایسا عمل ہے کہ اس کی پابندی انسان کے لیے بڑے سے بڑے گناہ سے بھی قتل و قتال سے رکاوٹ بن جاتی ہے سوائے اس کے کہ معروف حدود کا ارتکاب کرے۔ ② اور ایسے امراء جو نماز پڑھتے ہوں ان کے خلاف خروج (بغاوت) جائز نہیں۔ نماز ترک کر دیں تو مسئلہ اختلافی ہے۔ ③ شرعی منکرات اور رعیت پر ظلم کو آدمی قوت سے بدلنے پر قادر نہ ہو تو زبان سے یا کم از کم دل سے ان کو برا کہنا اور جاننا فرض ہے ورنہ ایمان نہیں۔ ④ ظالموں کے ظلم پر راضی رہنا اور ان کا معاون بننا دنیا اور آخرت کی ہلاکت کا باعث ہے۔

۴۷۶۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا

۶۱-۳۷۱- ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۷۶۰- تخریج: أخرجه مسلم، الإمامة، باب وجوب الإنكار على الأمراء فيما يخالف الشرع... الخ،

ح: ۱۸۵۴ عن سليمان بن داود أبي الربيع العتكي به.

۴۷۶۱- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۱۵۸/۸ من حديث أبي داود به.

خوارج سے قتال کا بیان

سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ آپ نے فرمایا: ”جس نے دل سے ناپسند جانا اور کمروہ سمجھا وہ بری ہو اور جس نے انکار کیا وہ محفوظ رہا۔“ قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مقصد یہ ہے کہ دل سے انکار کیا اور دل سے برا جانا۔

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنِ الْعَنْزِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: «فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِيَ، وَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ». قَالَ قَتَادَةُ: يَعْنِي مَنْ أَنْكَرَ بِقَلْبِهِ وَمَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ.

☀️ فائدہ: ”دل سے برا جانے“ کا مفہوم یہ ہے کہ ایسے آدمی کو عزم رکھنا چاہیے کہ آج تو نہیں کل کا اس جب ممکن ہو اس برائی کا قلع قمع کر کے رہوں گا۔

۴۷۶۲- حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری امت میں فتنے ہوں گے، فتنے اور فتنے۔ چنانچہ جس نے چاہا کہ مسلمانوں کے معاملے میں تفرقہ ڈال دے جبکہ وہ متحد و متفق ہوں تو ایسے کو تلوار سے قتل کر دینا خواہ کوئی بھی ہو۔“

۴۷۶۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرَفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفْرَقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَأَنَّمَا مَنْ كَانَ».

☀️ فائدہ: یہ فتنہ سب سے پہلے انہی لوگوں نے ڈالا جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی جو متفق علیہ خلیفہ راشد تھے۔ بعد میں انہی لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج (بغاوت) کیا۔

باب: ۲۸۲۷- خوارج سے قتال کا بیان

(المعجم ۲۷، ۲۸) - بَابُ: فِي قِتَالِ

الْخَوَارِجِ (التحفة ۳۱)

۴۷۶۳- جناب عبیدہ سلمانی نے روایت کیا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ ان میں ایک آدمی ہوگا جس کا ایک ہاتھ چھوٹا ہوگا یا اس میں نقص

۴۷۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى الْمَعْنِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

۴۷۶۲- تخریج: أخرجه مسلم، الإمارة، باب حکم من فرق أمر المسلمین وهو مجتمع، ح: ۱۸۵۲ من حدیث شعبة به.

۴۷۶۳- تخریج: أخرجه مسلم، الزکوة، باب التحریض علی قتل الخوارج، ح: ۱۰۶۶ من حدیث حماد بن زید به.



ہوگا یا ایسے ہوگا جیسے عورت کا پستان، اگر مجھے اندیشہ نہ ہو کہ تم لوگ خوشی میں آکر بہت آگے بڑھ جاؤ گے تو میں تمہیں وہ ضرور بتا دیتا جو اللہ عزوجل نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی ان سے قتال کرنے والے کے بارے میں وعدہ فرمایا ہے۔ عبیدہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ فرمان آپ نے نبی ﷺ سے سنا تھا؟ فرمایا: ہاں رب کعبہ کی قسم!

عَبِيدَةَ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ أَهْلَ النَّهْرَوَانَ فَقَالَ: فِيهِمْ رَجُلٌ مُودِنُ الْيَدِ أَوْ مُخَدِّجُ الْيَدِ أَوْ مُتَدُونُ الْيَدِ: لَوْلَا أَنْ تَبَطَّرُوا لَنَبَأْتُكُمْ مَا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ يُقْتُلُونَهُمْ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ؟ قَالَ: إِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!

۴۷۶۴- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جو ابھی صاف نہیں کیا گیا تھا۔ آپ نے اسے اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی، عیینہ بن بدر فزاری، بنو نبھان کے زید الخیل الطائی اور بنو کلاب کے علقمہ بن علاشہ عامری چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ تو قریشیوں اور انصاریوں کو اس پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا: اہل نجد کے بڑوں کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تو ان کی تالیف قلب کرنا چاہتا ہوں (تاکہ اسلام میں ان کا دل جم جائے)۔“ تو اس اثنا میں ایک آدمی آیا جس کی آنکھیں گہری (اندر کو دھنسی ہوئی) تھیں رخسار ابھرے ہوئے پیشانی اوپر کو اٹھی ہوئی ڈاڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا کہنے لگا: اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کرنے لگوں تو کون اس کی اطاعت کرے گا؟ اللہ عزوجل تو مجھے زمین والوں کے لیے امین بنائے اور تم

۴۷۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِذَهَبِيَّةٍ فِي تَرْبِيئِهَا فَكَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ بَيْنَ الْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسِ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَبَيْنَ عَيْيَنَةَ بْنِ بَدْرِ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ، ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ، قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالَتْ: يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعَعْنَا، فَقَالَ: «إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ» قَالَ: فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْتَنِينِ نَاتِيءُ الْجَبِينِ كَثُّ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقٌ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: «مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ؟ أَيَأْمَنِيَّ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ؟»

۴۷۶۴- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى ﴿وإلى عاد أخاهم هوذا﴾ ح: ۳۳۴۴ عن

محمد بن كثير العبدی، ومسلم، الزکوة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ح: ۱۰۶۴/۱۴۳ من حديث سعيد بن مسروق أبي سفیان به.

مجھے امین نہیں سمجھتے ہو؟“ راوی نے کہا: اس پر ایک شخص نے پوچھا: کیا میں اس کو قتل کر دوں؟ میرا خیال ہے وہ خالد بن ولید تھے۔ مگر آپ ﷺ نے اسے روک دیا۔ پھر جب وہ کمر پھیر کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اس شخص کی نسل میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا“ اسلام سے ایسے نکلیں گے جیسے تیر اپنے شکار سے نکل جاتا ہے یہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو پایا تو انہیں قوم عاد کی مانند قتل کروں گا۔“

ولا تأمنونی؟» قال: فسأل رجل قتله - أخسبه خالد بن الوليد - قال: فمتمه قال: فلما ولي، قال: «إن من ضئضئ هذنا» أو «في عقب هذنا قوم يقرؤون القرآن لا يجاوز حناجرهم، يمرقون من الإسلام مروق السهم من الرمية يقتلون أهل الإسلام، ويدعون أهل الأوثان، لئن أنا والله! أدركتهم لأقتلنهم قتل عاد».

فائدہ: رسول اللہ ﷺ انتہائی حلیم و متحمل مزاج تھے اور بے ادب و گستاخ لوگوں سے بھی صرف نظر کرتے تھے۔ چنانچہ حکام قضاة اور اصحاب منصب کو بھی چاہیے کہ پہلے جاہلوں کی اصلاح کی کوشش کریں لیکن اگر وہ علانیہ فساد پھیلانے لگیں تو ان کا قلع قمع کریں۔

۴۷۶۵- حضرت ابو سعید خدری اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں اختلاف و افتراق آجائے گا۔ ایک قوم باتیں بہت اچھی اچھی کرے گی مگر کام ان کے بہت برے ہوں گے۔ قرآن پڑھتے ہوں گے مگر وہ ان کی ہنسلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف (شکار) سے نکل جاتا ہے۔ ان کا حق کی طرف لوٹنا ایسے ہی محال ہوگا جیسے تیر کا اپنی کمان پر واپس آنا۔ وہ انسانوں میں اور مخلوقات میں سب سے برے ہوں گے۔ مبارک ہو ایسے شخص کو جو

۴۷۶۵- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَمُبَشَّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيِّ، بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو، قَالَ: يَعْنِي الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَأَنْسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقَيْلَ وَيُسَيِّئُونَ الْفِعْلَ، يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مِرْوَقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يَرْتَدَّ

۴۷۶۵- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث الآتي، وأخرجه أحمد ۳/ ۲۲۴ من حديث أبي عمرو الأوزاعي به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين ۲/ ۱۴۷، ۱۴۸، ووافقه الذهبي \* قتادة عنعن.

خوارج سے قتال کا بیان

انہیں قتل کرے اور وہ اسے قتل کریں۔ (شہادت پا جائے۔) وہ بظاہر اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے مگر ان کا کوئی تعلق اس کتاب سے نہیں ہوگا۔ جو ان سے قتال کرے گا وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوگا۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان کی علامت کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ”سرمنڈانا۔“

عَلَى فَوْقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَيَكْفُرُونَ بِهِ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَىٰ بِاللَّهِ تَعَالَىٰ مِنْهُمْ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا سِيمَاهُمْ قَالَ: «التَّحْلِيْقُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سندا اضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین اس کو صحیح قرار

دیتے ہیں اور انہی کی رائے اقرب الی الصواب محسوس ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة — مسند امام احمد: ۵۲۵۱/۲۱: حدیث: ۱۳۳۳۸) ② انسان کے قول و فعل میں تضاد ہونا ایسی قبیح بات ہے جو اللہ عزوجل کے انتہائی غضب اور اس کی ناراضی کا باعث ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿كَبِيرٌ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ (الصف: ۳) ”اللہ عزوجل کے نزدیک انتہائی ناپسند ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں۔“ ③ دین کی من مانی تعبیر فسق و فجور اور بدعات اور ان میں غلو کی نحوست یہ ہے کہ انسان تو بہ اور حق کی طرف لوٹنے کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبِّي. ④ دین کا وہی فہم اور وہی تعبیر مقبول و معتبر ہے جو جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔ ⑤ خلیفۃ المسلمین کا فرض ہے کہ دین اور مسلمانوں میں فتنہ اور انتشار پیدا کرنے والوں کا قلع قمع کرے اور ان سے قتال کرنے والے یا اس میں شہید ہو جانے والے لوگ افضل لوگ ہوتے ہیں۔ ⑥ سر کے بال بڑھا کر رکھنا منڈانے کی نسبت زیادہ افضل ہے تاکہ ایسے لوگوں سے مشابہت نہ رہے۔ ویسے منڈانا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا البتہ خوارج اس کا التزام کرتے تھے اور یہ ان کی پہچان بن گئی تھی۔



٤٧٦٦- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: جناب قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔ اس روایت میں ہے: ”ان (خوارج) کی علامت سرمنڈانا اور بال دور کرنا ہے۔ جب تم انہیں پاؤ تو انہیں سلا (قتل کر) دینا۔“

٤٧٦٦- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المقدمة، باب: في ذكر الخوارج، ح: ١٧٥ من حديث عبدالرزاق به، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ١٨٦٦٩ مرسل، لم يذكر أنسا، وصححه الحاكم على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي، انظر الحديث السابق: ٤٧٦٥ \* قتادة عنن.

خوارج سے قتال کا بیان

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حدیث میں وارد لفظ [التَّسْبِيدُ] کے معنی ہیں: [اِسْتِغْصَالُ الشَّعْرِ] "بالوں کو جڑوں سے اکھیڑنا یا جڑوں سے مونڈنا۔"

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: التَّسْبِيدُ: اسْتِغْصَالُ الشَّعْرِ].

۴۷۶۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں (تو اس میں کوئی نغصا نہیں ہوتا بالکل حق اور صاف ہوتی ہے) مجھے آسمان سے گرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کی نسبت بہت زیادہ پسند ہے اور جب میں تم سے آپس کی کوئی بات کرتا ہوں تو (یاد رکھو) لڑائی چال کا نام ہے (بہت سی مصلحتیں ملحوظ رکھنی ضروری ہیں اس لیے ان باتوں کو عام نہیں کرنا چاہیے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: "آخری زمانے میں لوگ آئیں گے جو عمروں میں نوجوان ہوں گے مگر بے عقل، مخلوق میں سب سے افضل ترین شخصیت (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتیں کرتے ہوں گے مگر دین سے ایسے گزر جائیں گے جیسے کہ تیرا پنے شکار سے نکل جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا ہوگا۔ تم ان سے جہاں بھی ملو انہیں قتل کر دینا۔ بلاشبہ ان کے قتل میں ان کے قاتل کے لیے قیامت کے روز بہت بڑا اجر ہوگا۔"

۴۷۶۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْمَةَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا فَلَا أَنْ أَحَبَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّمَا الْحَرْبُ خَدَعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حَدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفْهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقَيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۴۷۶۸- زید بن وہب جہنی نے بیان کیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس لشکر میں شریک تھا جو خارجیوں کی طرف گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو!

۴۷۶۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي

۴۷۶۷- تخریج: أخرجه البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ح: ۳۶۱۱ عن محمد بن كثير، ومسلم، الزكوة، باب التحريض على قتل الخوارج، ح: ۱۰۶۶ من حديث سفیان به.

۴۷۶۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبد الرزاق به، انظر الحديث السابق، وهو في المصنف، ح: ۱۸۶۵.

خوارج سے قتال کا بیان

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے۔ تمہاری قراءت ان کی قراءت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہوگی نہ تمہاری نمازیں ان کی نمازوں کے مقابلے میں کچھ ہوں گی نہ تمہارے روزے ان کے روزوں کے مقابلے میں کچھ حیثیت رکھتے ہوں گے وہ قرآن پڑھتے ہوں گے اور سمجھیں گے کہ یہ ان کے حق میں دلیل اور تائید ہے، حالانکہ وہ ان کے خلاف ہوگا۔ ان کی نمازیں ان کی ہنسیوں سے آگے نہیں بڑھیں گی۔ اسلام سے ایسے گزر جائیں گے جیسے تیرا اپنے شکار میں سے نکل جاتا ہے۔“ اگر اس لشکر کو جوان (خارجیوں) کو قتل کرے گا ان فضائل کا علم ہو جائے جو اللہ نے ان کے نبی ﷺ کی زبانی ان کے لیے مقدر فرمائے ہیں تو وہ اسی پر تکیہ کر لیں اور ان (خارجیوں) کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک ایسا آدمی ہوگا جس کی کہنی سے اوپر کا بازو تو ہوگا کہنی سے نیچے کلائی نہیں ہوگی۔ اوپر کے بازو کا آخر پستان کی بھٹنی کی طرح ہوگا۔ اس پر سفید بال ہوں گے۔ کیا بھلا تم لوگ معاویہ اور اہل شام کی طرف جانا چاہتے ہو اور ان (خارجیوں) کو اپنی اولادوں اور مال و اسباب میں پیچھے چھوڑ دینا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! مجھے امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ (جن کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی) انہوں نے حرام خون بہایا اور لوگوں کے محفوظ علاقے (جان عزت مال) لوٹی۔ چنانچہ اللہ کا نام لے کر (ان کے مقابلے میں) چلو۔ سلمہ بن کہیل نے کہا کہ زید بن وہب مجھے منزل بمنزل لے کر چلتے گئے حتیٰ کہ ہم

زَيْدُ بْنُ وَهَبِ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَيْشِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي سَارُو إِلَى الْخَوَارِجِ فَقَالَ عَلِيُّ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَيْسَتْ قِرَاءَتُهُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صَلَاتُهُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ شَيْئًا، وَلَا صِيَامُهُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ شَيْئًا، يَفْرَهُونَ الْقُرْآنَ، يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَهُمْ وَهُوَ عَلَيْهِمْ، لَا تَجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ»، لَوْ يَعْلَمُ الْجَيْشُ الَّذِينَ يُصِيبُونَهُمْ مَا قُضِيَ لَهُمْ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ ﷺ لَا تَكْلُؤًا عَلَى الْعَمَلِ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنَّ فِيهِمْ رَجُلًا لَهُ عَضُدٌ، وَلَيْسَتْ لَهُ ذِرَاعٌ عَلَى عَضُدِهِ مِثْلُ حَلْمَةِ الثَّدْيِ عَلَيْهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ، أَفْتَدَاهُ بُونَ إِلَى مُعَاوِيَةَ وَأَهْلِ الشَّامِ وَتَتَرَكُونَ هَؤُلَاءِ يَخْلِفُونَكُمْ إِلَى ذَرَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ؟ وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَكُونُوا هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَإِنَّهُمْ قَدْ سَفَكُوا الدَّمَ الْحَرَامَ وَأَغَارُوا فِي سَرْحِ النَّاسِ فَيَسِيرُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ، قَالَ سَلَّمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ: فَتَرَلَّنِي زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ مَنَزِلًا مَنَزِلًا حَتَّى مَرَرْنَا عَلَى قَنْطَرَةٍ. قَالَ: فَلَمَّا التَّقَيْنَا وَعَلَى الْخَوَارِجِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبِ الرَّاسِبِيُّ، فَقَالَ لَهُمْ: أَلْقُوا الرَّمَاخَ وَسَلُّوا



خوارج سے قتال کا بیان

ایک پل سے گزرے پھر بتایا کہ جب ہم ان کے مقابل ہوئے اور خارجیوں کا سردار عبداللہ بن وہب راہی تھا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا: نیزے پھینک دو اور تلواریں اپنی میانوں سے نکال لو۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ تم سے اسی طرح مقابلہ کریں گے جیسے حروراء والے دن کیا تھا۔ کہا: چنانچہ ان لوگوں نے اپنے نیزے پھینک دیے اور تلواریں کھینچ لیں تو لوگوں نے ان کو اپنے نیزوں سے چھلنی کرنا شروع کر دیا اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر قتل کیا۔ جبکہ حضرت علیؑ کے لشکر میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے۔ تو حضرت علی نے کہا: تلاش کرو ان میں ایک لٹچا ہوگا، مگر انہیں نہ ملا۔ تو حضرت علیؑ خود اٹھے حتیٰ کہ ان میتوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا: انہیں نکالو۔ چنانچہ انہوں نے اسے پالیا جو کہ سب سے نیچے زمین پر پڑا تھا۔ حضرت علیؑ نے اللہ اکبر پکارا اور کہا: اللہ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا۔ پس جناب عبیدہ سلمانی ان کی طرف کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! قسم اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کیا یہ بیان آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے تین بار قسم دی اور حضرت علیؑ نے بھی تین بار قسم سے جواب دیا۔

امام ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ امام مالک نے فرمایا: یہ علم کی اہانت ہے کہ عالم ہر پوچھنے والے کا جواب دینے لگے۔

السُّيُوفَ مِنْ جُفُونِهَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُنَاشِدُوكُمْ كَمَا نَاشَدُوكُمْ يَوْمَ حُرُورَاءَ . قَالَ: فَوَحَّشُوا بِرِمَاحِهِمْ وَاسْتَلُّوا السُّيُوفَ وَشَجَرَهُمُ النَّاسُ بِرِمَاحِهِمْ . قَالَ: وَقَتَلُوا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، قَالَ: وَمَا أُصِيبَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ إِلَّا رَجُلَانِ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: التَّمِسُوا فِيهِمُ الْمُخَدَّجَ ، فَلَمْ يَجِدُوا ، قَالَ: فَقَامَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قَتَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، فَقَالَ: أَخْرَجُوهُمْ ، فَوَجَدُوهُ مِمَّا يَلِي الْأَرْضَ ، فَكَبَّرَ وَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَبَلَغَ رَسُولُهُ ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبِيدَةُ السَّلْمَانِيُّ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ! حَتَّى اسْتَحَلَفَهُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَحْلِفُ .

[قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: ذُلٌّ لِّلْعَلْمِ أَنْ يُجِيبَ الْعَالِمُ كُلَّ مَنْ سَأَلَهُ.]

🌞 فوائد و مسائل: ① جو اعمال ایمان و اخلاص اور تقویٰ و سنت کے مطابق نہ ہوں، وہ مقدر میں خواہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اللہ کے ہاں ان کی کوئی قدر نہیں۔ ② عام سیاسی مخالف اور دینی دشمن مقابلے میں ہوں تو مسلمان کو اپنی نظر دینی دشمن پر رکھنی چاہیے۔ ③ حضرت علیؑ وہ خلیفہ راشد تھے جنہوں نے خارجیوں کا قلع قمع کرنے میں سرتوڑ کوشش فرمائی۔ ④ امام مالک کے قول کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت علیؑ نے سب کے سامنے ایک حقیقت واضح کرنے کے لیے بار بار قسم کے ساتھ جواب دیا یہ ضرورت کے مطابق تھا لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ کسی عام سی بات کو اس طرح کوئی پوچھے تو جواب دینا ضروری ہے۔

۴۷۶۹- ابووضی نے بیان کیا کہ حضرت علیؑ نے فرمایا: اس لئے کوتلاش کرو۔ اور حدیث بیان کی۔ چنانچہ اسے مقتولین کے نیچے سے نکال لیا گیا جو کچھڑ میں لت پت پڑا تھا۔ ابووضی نے کہا: میں گویا اسے دیکھ رہا ہوں جسٹی آدمی تھا اس پر قباحتی اس کا ایک ہاتھ ایسے تھا جیسے عورت کے پستان پر بھٹنی۔ اس پر چند بال تھے جیسے جنگلی چوہے کی دم پر ہوتے ہیں۔

۴۷۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَوَيْلِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَضِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: اَطْلُبُوا الْمُخَدَجَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَاسْتَحْرَجُوهُ مِنْ تَحْتِ الْقَتْلِ فِي طِينٍ، قَالَ أَبُو الْوَضِيِّ: فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَبْسِي عَلَيْهِ قُرَيْطُقٌ لَهُ، إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ تَدْيِ الْمَرْأَةِ عَلَيْهَا شَعِيرَاتٌ مِثْلُ شَعِيرَاتِ الَّتِي تَكُونُ عَلَى ذَنْبِ الْيَرْبُوعِ.

۴۷۷۰- ابو مریم نے کہا: تحقیق یہ لہجہ آدمی ان دنوں ہمارے ساتھ مسجد میں ہوتا تھا۔ دن رات ہم اس کے ساتھ بیٹھے تھے فقیر آدمی تھا۔ میں نے اسے مسکینوں کے ساتھ دیکھا جو حضرت علیؑ کے طعام میں شریک ہوتا تھا جو وہ لوگوں کے ساتھ تناول کرتے تھے۔ اور میں نے اس کو اپنا اور روٹ بھی دیا تھا۔ ابو مریم نے کہا: اس لئے کو نافع ذو الندیۃ (پستان والا) کہا جاتا تھا۔ اس کے بازو پر عورت کے پستان کی طرح پستان سا تھا اور

۴۷۷۰- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: إِنَّ كَانَ ذَلِكَ الْمُخَدَجُ لَمَعَنَا يَوْمَئِذٍ فِي الْمَسْجِدِ، يُجَالِسُهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَكَانَ فَقِيرًا وَرَأَيْتُهُ مَعَ الْمَسَاكِينِ يَشْهَدُ طَعَامَ عَلِيٍّ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ كَسَوْتُهُ بُرْنَسًا لِي، قَالَ أَبُو مَرْيَمَ: وَكَانَ الْمُخَدَجُ يُسَمَّى نَافِعًا ذَا النَّدْيَةِ، وَكَانَ فِي يَدِهِ مِثْلُ

۴۷۶۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه عبد الله بن أحمد في زوائد المسند: ۱/ ۱۳۹ من حديث حماد بن زيد به .

۴۷۷۰- تخریج: [إسناده حسن] \* أبو مریم الثقفی ثقة، و نعیم بن حکیم حسن الحدیث علی الرجح .

چوراچکوں سے قتال کا بیان

اس کے سرے پر بھنٹی بھی تھی۔ اور اس پر بلی کی مونچھوں کی طرح کچھ بال تھے۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں اس کا نام حر قوس معروف ہے۔

تَدِي الْمَرْأَةُ عَلَى رَأْسِهِ حَلْمَةً مِثْلُ حَلْمَةِ الثَّدْيِ، عَلَيْهِ شُعَيْرَاتٌ مِثْلُ سِبَالَةِ السُّنُورِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ عِنْدَ النَّاسِ اسْمُهُ حَرْقَوْسٌ.

باب: ۲۸، ۲۹- چوراچکوں سے قتال کا بیان

(المعجم ۲۸، ۲۹) - بَابُ فِي قِتَالِ

اللُّصُوصِ (التحفة ۳۲)

۴۷۷۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کسی کا مال ناحق طور پر چھیننے کی کوشش کی گئی اور پھر اس نے قتال کیا اور اس میں وہ قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔“

۴۷۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ سُوْفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ».

۴۷۷۲- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت یا خون یا دین کے دفاع میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔“

۴۷۷۲- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يَعْنِي أَبَا أَيُّوبَ الْهَاشِمِيُّ عَنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِيهِ، أَوْ دُونَ دِينِهِ، فَهُوَ شَهِيدٌ».

۴۷۷۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب من قتل دون ماله، ح: ۴۰۹۳ من حديث

يحيى القطان، والترمذي، ح: ۱۴۱۹، ۱۴۲۰ من حديث عبدالله بن الحسن به، وقال: "حسن صحيح".

۴۷۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، تحريم الدم، باب من قاتل دون أهله، ح: ۴۰۹۹، ۴۱۰۰ من

حديث إبراهيم بن سعد به، وهو في مسند أبي داود الطيالسي، ح: ۳۳۳، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۵۸۰، والترمذي، ح: ۱۴۲۱، وقال: "حسن صحيح".



☀️ فائدہ: چوراچکے اور ڈاکو جو انسان کے محض مال یا جان یا آبرو لوٹنے کے درپے ہوں تو ان سے دفاع حق ہے۔ اگر قتل ہو جائے تو شہید ہے اور حملہ آور آگ میں ہے۔ جان اور عزت و آبرو کے معاملے میں تو کبھی پسیائی اختیار نہیں کی جاسکتی البتہ مال کے معاملے میں جب موثر نظام تحفظ اور انصاف موجود نہ ہو تو جائز ہے کہ انسان مال سے دست بردار ہو کر اپنی جان اور آبرو محفوظ کر لے۔ اور اگر حملہ آور محض فتنہ پرور ہوں کہ مال یا آبرو نہ چاہتے ہوں ان کا مقصد مسلمانوں میں فتنہ ڈالنا اور اس کی حمایت اور تائید چاہنا ہو اور اپنے کسی فریق یا حاکم کی تائید یا کسی کی مخالفت کا مطالبہ کرتے ہوں تو اس صورت میں یہ راستہ ہے کہ انسان کسی مسلمان کے خلاف تلوار نہ اٹھائے بلکہ اسے کند کر لے اور خود کسی گروہ کے ساتھ شامل ہو کر فتنے میں اضافے کا سبب نہ بنے اور اس طرح اگر جان چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

حدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرَيْشٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ نُعَيْمَ بْنَ حَمَادٍ يَقُولُ: الْمُعْتَزِلَةُ تَرُدُّونَ أَلْفِيَّ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ نَحْوِ أَلْفِيَّ حَدِيثٍ.

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن قریش بخاری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے نعیم بن حماد سے سنا وہ کہتے تھے کہ فرقہ معتزلہ کے لوگ نبی ﷺ کی تقریباً دو ہزار احادیث رد کرتے ہیں۔

☀️ فائدہ: معتزلہ اور جمہیہ معروف گمراہ فرقے ہیں۔ اسمائے الہیہ اور صفات باری تعالیٰ کے مسئلہ میں ان کا مسلک اعتدال اور اہل السنۃ والجماعۃ سے مختلف ہے۔ جمہیہ اسماء و صفات کے منکر ہیں۔ معتزلہ اسماء کا اقرار لیکن صفات کا انکار کرتے ہیں۔ یا اپنی اپنی عقل کو معیار مقرر کر کے باطل تاویلات کرتے ہیں۔ اس طرح آیات قرآنیہ کے علاوہ تقریباً دو ہزار احادیث کے منکر ہیں۔ (ان کے عقائد و نظریات سے آگاہی کیلئے مراجعہ ہو: فتاویٰ ابن تیمیہ اور مقالات الاسلامیین للشیخ ابی الحسن اشعری) اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ منکر حدیث ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ سب احادیث کا انکار کرنے بلکہ منکر حدیث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جس حدیث کو چاہے قبول کر لے اور جسے چاہے رد کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی حدیث کا منکر علی الاطلاق حدیث کا انکار نہیں کرتا بلکہ سب حدیث کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن جس حدیث کو چاہتے ہیں اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ نقد و تحقیق کے مدعا نہ اصول کی بجائے اپنے من مانے طریقے سے احادیث کا رد و قبول اسی کا نام انکار حدیث ہے۔ سرسید سے لے کر امین احسن اصلاحی اور غامدی تک سب اسی معنی کے اعتبار سے حدیث کے منکر ہیں اور وہ بجا طور پر اس لقب کے مستحق ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ عَنْ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ

جناب عوف بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نے حجج (بن یوسف) کو سنا وہ خطبہ دیتے

چوراچکوں سے قتال کا بیان

ہوئے کہہ رہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مثال اللہ کے ہاں عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی مانند ہے۔ پھر اس نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَعْيسَى ابْنُ مَرْيَمَ... الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ ”اور جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تجھے پورا (جسم و جان سمیت) اپنے پاس لانے والا ہوں، تجھے اپنی جانب اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔“ پھر اس کی تفسیر کرتے ہوئے وہ اپنے ہاتھ سے ہماری اور اہل شام کی طرف اشارہ کرتا تھا۔

يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّ مَثَلَ عُثْمَانَ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ يَقْرُؤُهَا وَيُفَسِّرُهَا: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَعْيسَى ابْنِ مَرْيَمَ... الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [آل عمران: ۵۵] يُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ وَإِلَى أَهْلِ الشَّامِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① جناب عوف بن مالک بن نضله رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر تابعی ہیں جن کو خوارج نے حجاج کے ولایت عراق کے زمانے میں قتل کیا تھا۔ ② حجاج نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی حمایت میں انتہائی غلو سے کام لیتے ہوئے انہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی جو کسی طرح جائز نہیں۔ اس طرح اس نے غالباً اہل شام کو کناہتا کافر کہا اور یہ بھی انتہائی ناجائز بات تھی۔ واللہ اعلم.

جناب وہب بن منبہ اپنے بھائی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سفارش کرو اجر پاؤ گے، بلاشبہ میں کسی معاملے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے نالتا رہتا ہوں تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب کے مستحق بنو۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو اجر پاؤ گے۔“

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنِ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ، عَنْ أُخْبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: اشْفَعُوا تَوْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ فَأَوْحِرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتَوْجَرُوا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «اشْفَعُوا تَوْجَرُوا».

جناب ابو معمر اپنی سند سے بواسطہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جناب ابو معمر اپنی سند سے بواسطہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اس کے مثل روایت کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ.

🌞 فائدہ: انسان کو اللہ تعالیٰ نے ”صاحب ارادہ“ بنایا ہے۔ مگر انسان مخلوق ہے تو اس کا ارادہ بھی مخلوق ہے۔ اسی طرح اس کے سب اعمال مخلوق، حادث، فانی اور عارضی ہیں۔ انسان اپنے اعمال کا محض کمانے والا (مرکب) ہوتا ہے۔ ان کا خالق اللہ عزوجل ہے۔ اللہ عزوجل کے کچھ اسماء و صفات میں سے بعض الفاظ بندوں کے لیے بھی مستعمل

چوراچکوں سے قتال کا بیان

ہیں جو صرف لغوی لحاظ سے مشترک استعمال ہوتے ہیں، وہ حقیقی معانی کے اعتبار سے اللہ عزوجل کے اسماء و صفات ہیں: ﴿كَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٍ﴾ (الشوری: ۱۱) اور انسان اور ان کے سبھی اعمال مخلوق، حادث، فانی اور عارضی ہیں۔ ہر صاحب ایمان کو اس فرق سے آگاہ رہنا چاہیے۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ فرماتے تھے: عفان بن مسلم نے کہا کہ یحییٰ بن سعید القطان، ہمام بن یحییٰ سے روایت نہیں کرتے تھے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: عفان (بن مسلم) نے بتایا کہ جب معاذ بن ہشام (دستواری) نے اور احادیث بیان کیں، جن سے ہمام کی مرویات کی تائید ہوئی (تو یحییٰ بن سعید نے ان کے بارے میں اپنی رائے بدل لی) چنانچہ اس کے بعد یحییٰ یوں پوچھا کرتے تھے: ہمام نے اس بارے میں کیا کہا ہے؟

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، وہ کہتے تھے کہ عفان اور ان کے ساتھیوں کا ہمام سے سماع عبدالرحمن بن مہدی کے (ہمام سے) سماع سے بہت بہتر ہے۔ (اور عفان سماع کے بعد) کتابوں کا مراجعہ کرتے رہتے تھے۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عفان نے ان شاء اللہ ہمیں بتایا کہ مجھے ہمام بن یحییٰ نے کہا: میں غلطی کرتا رہا کہ مراجعہ نہیں کرتا تھا اور اس بات پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن عبد اللہ (المدینی) سے سنا، وہ کہتے تھے: اپنی سماع کردہ احادیث سے بخوبی آگاہ ہونے اور ان کے مراجعہ میں شعبہ سب

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: قَالَ عَفَّانُ: كَانَ يَحْيَى لَا يُحَدِّثُ عَنْ هَمَّامٍ.

قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ عَفَّانُ: فَلَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَافَقَ هَمَّامًا فِي أَحَادِيثَ كَانَ يَحْيَى رُبَّمَا قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ: كَيْفَ قَالَ هَمَّامٌ فِي هَذَا؟

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: سَمِعْتُ هَمَّامَ هُوَ لِأَيِّ عَفَّانَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ هَمَّامٍ أَضْلَحَ مِنْ سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَانَ يَتَعَاهَدُ كُتُبَهُ بَعْدَ ذَلِكَ.

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ: قَالَ لِي هَمَّامٌ: كُنْتُ أَخْطِئُ وَلَا أَرْجِعُ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى.

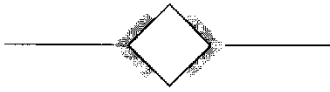
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أَعْلَمُهُمْ بِإِعَادَةِ مَا يَسْمَعُ مِمَّا لَمْ يَسْمَعْ شُعْبَةَ وَأَرَوَاهُمْ هِشَامٌ وَأَحْفَظُهُمْ

۳۹- کتاب السنۃ ..... چوراچکوں سے قتال کا بیان  
سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ .  
سے بڑھ کر ہیں اور روایت کرنے میں سب سے عمدہ  
ہشام (دستواری) اور حفظ میں سعید بن ابی عروبہ سب  
سے بڑھ کر ہیں۔

☀️ فائدہ: مراجعہ کا مطلب ہے، لکھے ہوئے رجسٹروں کو دیکھنا، یعنی راویان حدیث اساتذہ سے حدیثیں سن کر انہیں  
لکھ لیا کرتے تھے، پھر جن کا حافظہ قوی ہوتا تھا وہ بغیر دیکھے بھی اپنے حافظے کی بنیاد ہی پر احادیث بیان کر دیتے تھے  
لیکن جو حفظ و ضبط میں کمزور ہوتے تو وہ مراجعہ کر کے یعنی لکھی ہوئی حدیثوں کو دوبارہ دیکھنے کے بعد بیان کرتے تھے  
تا کہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَحْمَدَ  
فَقَالَ: سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ فِي قِصَّةِ هِشَامٍ:  
هَذَا كُلُّهُ يَحْكُونَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، أَيْنَ  
كَانَ يَقَعُ هِشَامٌ مِنْ سَعِيدٍ لَوْ بَرَزَ لَهُ.  
امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام  
احمد رحمہ اللہ کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے کہا کہ سعید بن  
ابی عروبہ نے ہشام (دستواری) کے بارے میں جو کچھ کہا  
ہے وہ سب (اس کے بیٹے) معاذ بن ہشام سے بیان  
کرتے ہیں۔ اور ہشام کا سعید سے کیا مقابلہ اگر وہ اس  
سے موازنہ کیا بھی جائے!

☀️ فائدہ: ان رجال کے متعلق تفصیلات مطولات میں ملاحظہ ہوں۔ تہذیب التہذیب اور سیر اعلام النبلاء  
وغیرہ۔ بالجملہ یہ سبھی حضرات انتہائی ثقہ اور شہت تھے البتہ ہر ایک صاحب کمال سے زیادہ باکمال بھی کوئی ہوتا ہے  
.....رحمہم اللہ تعالیٰ.....



## اسلامی آداب کی اہمیت و فضیلت

\* ادب کے لغوی اور اصطلاحی معنی: لغت میں ”ادب“ سے مراد ہیں اخلاق، اچھا طریقہ، شائستگی، سلیقہ شعاری اور تہذیب۔ اصطلاح میں ادب کی تعریف یوں کی گئی ہے: (الْأَدَبُ : هُوَ اسْتِعْمَالُ مَا يُحْمَدُ قَوْلًا وَفِعْلًا) ”قابل ستائش قول و فعل کو اپنانا ادب ہے۔“

اسلامی تعلیمات کے روشن ابواب پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یہ حقیقت پوری طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام ادب و تربیت نہایت شاندار ہے۔ دنیا کا کوئی بھی مذہب یا تہذیب اس کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو زندگی کے ہر شعبے میں سلیقہ شعاری اور مہذب انداز اپنانے کے لیے خوبصورت آداب کی تعلیم دی ہے۔ ان آداب کو اپنی زندگی کا جزو لاینفک بنا کر ہی مسلمان دنیا و آخرت میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ دنیا و آخرت کی کامیابی و کامرانی دین سے وابستگی کے ساتھ ممکن ہے اور دین حنیف سراپا ادب ہے۔

⊗ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (الْأَدَبُ هُوَ الدِّينُ كُلُّهُ) ”دین (محمدی) سراپا ادب ہے۔“ (مدارج

(السالکین: ۲/۳۶۳)

❊ اسلامی آداب کی اہمیت کے پیش نظر امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (نَحْنُ إِلَى قَلِيلٍ مِّنَ الْأَدَبِ أَحْوَجُ مِمَّا إِلَى كَثِيرٍ مِنَ الْعِلْمِ) ”ہمیں بہت زیادہ علم کی بجائے تھوڑے سے ادب کی زیادہ ضرورت ہے۔“ (مدارج السالکین: ۳/۳۵۶)

❊ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آگ سے بچنے اور اپنی اولاد کو بچانے کا حکم دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: ۶) ”اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔“

❊ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (أَدَبُكُمْ وَعَلْمُكُمْ) ”اپنے گھر والوں کو اسلامی آداب سکھاؤ اور اسلامی تعلیمات دو۔“ (تفسیر ابن کثیر، تفسیر سورہ تحریم، آیت: ۶)

❊ ادب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے جناب یوسف بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ادب ہی کے ساتھ علم کی فہم و فراست ملتی ہے اور علم ہی کے ساتھ اعمال درست ہوتے ہیں اور حکمت کا حصول اعمال پر منحصر ہے جبکہ زہد و تقویٰ کی بنیاد بھی حکمت ہی پر ہے دنیا سے بے رغبتی زہد و تقویٰ ہی سے حاصل ہوتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی آخرت میں دلچسپی کی چابی ہے اور آخرت کی سعادت کے ذوق و شوق ہی سے اللہ تعالیٰ کے ہاں رتبے ملتے ہیں۔“

الغرض آداب مسلمان کی زندگی کا لازمی جز ہیں اور یہ اس کی زندگی کی تمام سرگرمیوں پر حاوی ہیں؛ مثلاً: آدابِ الہی ❊ آدابِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ❊ آدابِ قرآن حکیم ❊ آدابِ حقوق العباد ❊ آدابِ سفر و حضر ❊ آدابِ تجارت ❊ آدابِ تعلیم و تعلم ❊ آدابِ طعام و شراب ❊ آدابِ مجلس و محفل ❊ آدابِ لباس ❊ آدابِ نیند ❊ آدابِ مہمان نوازی ❊ آدابِ والدین و اساتذہ ❊ آدابِ سیاست و حکمرانی وغیرہ۔ ان آدابِ زندگی کو اپنانا دنیا و آخرت کی سعادت کا باعث ہے؛ جبکہ ان آداب سے تہی دامن درحقیقت اصل محرومی اور بد نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلامی آداب اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(المعجم ۴۰) - كِتَابُ الْأَدَبِ (التحفة ۳۵)

### آداب و اخلاق کا بیان

(المعجم ۱) - بَابُ فِي الْحِلْمِ  
وَأَخْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ (التحفة ۱)

باب ۱- نبی ﷺ کے علم اور اخلاق کا بیان

۴۷۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر عمدہ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ نے ایک روز مجھے کسی کام کے لیے بھیجا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا، حالانکہ میرے دل میں تھا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے میں اس کے لیے جاؤں گا۔ کہتے ہیں: پس میں نکلا حتی کہ بچوں کے پاس سے میرا گزر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ تو اچانک (کیا دیکھتا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ مجھے میرے پیچھے سے میری گدی پکڑے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ”اُنہیں! ادھر جاؤ جہاں کا میں نے تمہیں کہا ہے۔“ میں نے عرض کیا: ہاں اے اللہ کے رسول! جا رہا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اللہ کی! میں نے سات سال آپ کی خدمت کی ہے یا نو سال مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے مجھے کسی کام پر جو میں نے کیا ہو، کبھی

۴۷۷۳- حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنَا [عُمَرُ] بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا، فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ! لَا أَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمُرَّ عَلَى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، فَتَنَظَّرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: «يَا أَنَسُ! أَذْهَبَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ». قُلْتُ: نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أَنَسٌ: وَاللَّهِ! لَقَدْ خَدَمْتُهُ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُ، قَالَ لِشَيْءٍ

۴۷۷۳- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب - حسن خلقه ﷺ، ح: ۲۳۱۰ من حدیث عمر بن یونس به.

۴۰- کتاب الأدب

صَنَعْتُ: لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ يوں کہا ہو: ”تو نے ایسے کیوں کیا؟“ یا کوئی کام جو میں نے چھوڑ دیا ہو تو کہا ہو کہ ”ایسے ایسے کیوں نہیں کیا؟“

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ حلم اور اخلاق حسنة کی شاندار تصویر تھے اور بچوں کی نفسیات سے خوب آگاہ تھے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی کبھی نبی اکرم ﷺ کو کوئی ایسا موقع نہیں دیا تھا جو آپ کے ذوق اور مزاج کے لیے گرائی کا باعث بنا۔

۴۷۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں دس سال تک خدمت کی جبکہ میں ایک نوخیز لڑکا تھا۔ میرے سب کام اس معیار کے نہیں ہوتے تھے جیسے میرے حبیب ﷺ کی خواہش ہوتی تھی۔ (اس کے باوجود) آپ نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا اور نہ یوں کہا: تو نے یہ کیوں کیا؟ اور اس طرح کیوں نہیں کیا؟

☀️ فائدہ: بعض نوخیز بچے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کو ان کے کاموں میں حوصلہ اور اعتماد دیا جائے تو اس طرح ان کی عملی زندگی انتہائی کامیاب رہتی ہے۔ تاہم سارے بچے اس طرح ذہین ہی ہوتے ہیں نہ زیادہ سمجھ دار ہی ان کو آداب سکھانے کے لیے کچھ نہ کچھ سرزنش بھی کرنی پڑتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اول الذکر قسم کے بچے تھے وہ بچہ ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ کو شکایت کا موقع نہیں دیتے تھے اور نبی کریم ﷺ تو تھے ہی سراپا شفقت اور مجسم رحمت۔ آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہمیشہ شفقت و پیار والا معاملہ ہی کیا۔

۴۷۷۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے اور باتیں کرتے رہتے تھے۔ جب آپ اٹھتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تھے حتیٰ کہ ہم دیکھتے کہ آپ اپنی کسی اہلیہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک دن

حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَلَالٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُنَا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ مَعَنَا فِي الْمَسْجِدِ يُحَدِّثُنَا، فَإِذَا قَامَ قُمْنَا

۴۷۷۴- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۹۵/۳ من حديث سليمان بن المغيرة به، وأصله عند البخاري، ح: ۶۰۲۸، ومسلم، ح: ۲۳۰۹ من حديث ثابت البناني به.  
۴۷۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، القسامة، باب القود من الجذبة، ح: ۴۷۸۰ من حديث محمد ابن هلال به \* وأبوہ مستور، لم يوثقه من المتقدمين أحد غير ابن حبان، وقال الذهبي: لا يعرف.





۳۷۷۶- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نیک چلن، عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔“

۴۷۷۶- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْإِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ» .

☀️ فائدہ: یہ وہ عظیم اور اہم عمل ہیں جن سے انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم موصوف رہے ہیں اور اپنی امتوں کو ان کے اختیار کرنے کی دعوت دیتے رہے ہیں۔

باب ۳- غصہ پی جانے کا بیان

(المعجم ۳) - باب مَنْ كَظَمَ غَيْظًا

(التحفة ۳)

۳۷۷۷- جناب سہل بن معاذ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص غصہ پی جائے جبکہ وہ اس پر عمل در آمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ اسے قیامت کے دن برسر مخلوق بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ جنت کی حور عین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے۔“

۴۷۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ : حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ مِنْ أَيِّ الْحُورِ الْعِينِ شَاءَ» .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سند کے راوی ابو مرحوم کا نام عبد الرحمن بن میمون ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : اسْمُ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْمُونٍ .

☀️ فائدہ: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ (آل عمران ۱۳۴) کے الفاظ سے غصہ پی جانے کو اہل ایمان کی اہم صفات میں سے شمار کیا ہے۔

۴۷۷۶- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱/۲۹۶ من حديث زهير به، وسنده ضعيف، وله شاهد عند الترمذي، ح: ۲۰۱۰ وقال: "حسن غريب".

۴۷۷۷- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الزهد، باب الحلم، ح: ۴۱۸۶ من حديث عبدالله بن وهب، والترمذي، ح: ۲۰۲۱ من حديث سعيد بن أبي أيوب به، وقال: "حسن غريب".



غصے سے متعلق احکام و مسائل

۴۷۷۸- حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ بَشْرِ يَعْنِي ابْنَ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَتْبَاءِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، نَحْوَهُ قَالَ: «مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا» لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ: «دَعَاهُ اللَّهُ». زَادَ: «وَمَنْ تَرَكَ لَيْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ» - قَالَ بَشْرٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: «تَوَاضَعَا، كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ اللَّهُ تَوَجُّهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ».

۴۷۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ فِيكُمْ؟» قَالُوا: الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجَالُ. قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ».

باب (المعجم . . .) - باب مَا يُقَالُ عِنْدَ الْغَضَبِ (التحفة ٤)

۴۷۸۰- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنِ ابْنِ مَنصُورٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنِ الرَّجُلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَلَأَهُ اللَّهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا» لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ: «دَعَاهُ اللَّهُ». زَادَ: «وَمَنْ تَرَكَ لَيْسَ ثَوْبٍ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ» - قَالَ بَشْرٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: «تَوَاضَعَا، كَسَاهُ اللَّهُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ، وَمَنْ زَوَّجَ اللَّهُ تَوَجُّهُ اللَّهُ تَاجَ الْمُلْكِ».

۴۷۷۸- ۳۷۷۸- اصحاب نبی ﷺ میں سے کسی کے بیٹے نے اپنے والد سے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور مندرجہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔ کہا: ”اللہ اسے امن اور ایمان سے بھر دے گا۔“ مگر اس میں یہ نہیں: ”اللہ اسے بلائے گا۔“ مزید کہا: ”جس شخص نے زینت اور جمال والالباس ترک کیا حالانکہ وہ اس کی استطاعت رکھتا ہو.....“ بشر بن منصور نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا:..... ”وہ اس نے تواضع کی وجہ سے چھوڑا ہو تو اللہ اسے عزت اور کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے نکاح کر دیا ہو تو اللہ اسے تاج شاہی پہنائے گا۔“

۴۷۷۹- ۳۷۷۹- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ زبردست پہلوان (بہت زیادہ پچھانے والا) کسے کہتے ہو؟“ صحابہ نے کہا: جسے لوگ پچھاؤ نہ سکیں۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں! پہلوان وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔“

باب: ..... غصہ آئے تو کیا کہا جائے؟

۴۷۸۰- ۳۷۸۰- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

- ۴۷۷۸- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۳۰۴ من حديث أبي داود به \* سويد بن وهب مجهول، ومحمد بن عجلان عن ابن مهدي عن ابن منصور عن ابن وهب عن الرجل عن النبي ﷺ قال: «ملأه الله أمنًا وإيمانًا» لم يذكر قصة: «دعاؤه الله». زاد: «ومن ترك ليس ثوب جمال وهو يقدر عليه» - قال بشر: أحسبه قال: «تواضعا، كساها الله حلة الكرامة، ومن زوج الله توجهه الله تاج الملك».
- ۴۷۷۹- [تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب . . . الخ، ح: ۲۶۰۸ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۳۴۴/۸.
- ۴۷۸۰- [تخریج: [صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ما يقول عند الغضب، ح: ۳۴۵۲ من حديث

غصے سے متعلق احکام و مسائل

دو آدمی نبی ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ ان میں ایک اس قدر غضبناک ہو گیا کہ میں نے سمجھا کہ انتہائی غصے سے اس کی ناک ہی چر جائے گی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، اگر یہ کہہ لے تو اس کا یہ غصہ دور ہو جائے۔“ (معاذ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یوں کہہ لے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ]“ اے اللہ! میں شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس شخص سے کہنے لگے کہ یہ کلمہ پڑھ لے مگر اس نے انکار کر دیا بلکہ اور لڑنے لگا اور غصے ہونے لگا۔

۴۷۸۱- جناب سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی ﷺ کے سامنے ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے حتیٰ کہ ایک کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے ایک کلمہ معلوم ہے، اگر یہ شخص وہ کلمہ کہہ لے تو اس سے یہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ (اور وہ کلمہ یہ ہے: [أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ] ”میں شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔“ مگر وہ آدمی کہنے لگا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں مجنون ہوں؟

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى حُيِّلَ إِلَيَّ أَنْ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ»، فَقَالَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «يَقُولُ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ» قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاذٌ بِأَمْرِهِ فَأَبَى وَمَجَّحَ وَجَعَلَ يَزِدُّ غَضَبًا.

۴۷۸۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحَمَّرَ عَيْنَاهُ وَتَشْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا هَذَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: هَلْ تَرَى يَوْمًا مِنْ جُنُونٍ؟!

نوائد و مسائل: ① شرعی غیرت کے علاوہ بے انتہا غصہ شیطانی اثر ہوتا ہے اور اس کا علاج تعوذ ہے۔ بشرطیکہ

«عبد الملك بن عمير به، وقال: "وهذا حديث مرسل، ابن أبي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل"، وله شاهد عند النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۲۳، وسنده صحيح.

۴۷۸۱- تخريج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل من يملك نفسه عند الغضب... الخ، ح: ۲۶۱۰ من حديث أبي معاوية الضرير، والبخاري، بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ح: ۲۳۸۲ من حديث الأعمش به.

غصے سے متعلق احکام و مسائل

بندہ اس حقیقت کا ادراک رکھتا ہوں۔ ① غیر شرعی غصے کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ انسان حق قبول نہیں کرتا ہے۔

۴۷۸۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ :  
حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي  
هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ  
أَبِي ذَرٍّ قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنَا :  
« إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ ،  
فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ » .

۳۷۸۲- حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہا: تحقیق رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”جب تم  
میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا ہو تو بیٹھ جائے  
اس طرح اگر اس کا غصہ فرو ہو جائے (تو بہتر) ورنہ  
لیٹ جائے۔“

۴۷۸۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ  
خَالِدٍ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ بَكْرِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ .

۳۷۸۳- جناب بکر (بن عبداللہ) سے روایت ہے  
کہ نبی ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو (کسی کام سے)  
بھیجا اور یہ حدیث بیان کی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ : وَهَذَا أَصَحُّ الْحَدِيثَيْنِ .

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث (باوجودیکہ  
مرسل ہے) صحیح تر ہے۔

☀️ فائدہ: غصہ آجانے کی صورت میں آدمی کو چاہیے کہ ہر طرح سے پرسکون رہنے کی کوشش کرے اور اپنی بیعت کو  
بدل لے۔ اور وضو کر لینا بہترین حل ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث میں آ رہا ہے۔

۴۷۸۴- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ  
وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، الْمَعْنَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا  
إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنَا أَبُو وَائِلِ الْقَاصِ  
قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بِنِ مُحَمَّدٍ  
السَّعْدِيَّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ

۳۷۸۴- ابو وائل القاص (واعظ) کہتے ہیں کہ ہم  
جناب عروہ بن محمد سعدی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ ایک آدمی  
نے ان سے کوئی بات کی تو انہیں غصہ آ گیا تو وہ اٹھے اور  
وضو کیا پھر (وضو کر کے) واپس آئے اور بیان کیا کہ مجھے  
میرے والد نے میرے دادا عقیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ

۴۷۸۲- تخریج : [صحیح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان ، ح : ۸۲۸۴ ، والبخاري في شرح السنة ، ح : ۳۵۸۴  
من حديث أبي داود به ، وهو في مستند أحمد : ۱۵۲/۵ ، وأطراف المسند : ۱۹۹/۶ ، وصححه ابن حبان ،  
ح : ۱۹۷۳ .

۴۷۸۳- تخریج : [صحیح] انظر الحديث السابق ، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان ، ح : ۸۲۸۴ من حديث أبي  
داود به .

۴۷۸۴- تخریج : [سناده حسن] أخرجه أحمد : ۲۲۶/۴ من حديث إبراهيم بن خالد به ، \* عروة وأبوہ وثقهما ابن  
حبان ، والحاكم ، والذهبي : ۴/۳۲۷ ، ۳۲۸ ، وغيرهما ، فحديثهما لا ينزل عن درجة الحسن .

۴۰- کتاب الأدب

عفو و درگزر کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بلاشبہ غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے۔ سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔“

ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ، وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ».

باب ۴۰- عفو و درگزر کا بیان

(المعجم ۴) - بَابُ: فِي التَّجَاوُزِ فِي الْأَمْرِ (التحفة ۵)

۳۷۸۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ہمیشہ آسان ہی کو اختیار فرمایا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور ہونے والے ہوتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا، سوائے اس کے کہ اللہ کی حرمتوں کی پامالی ہوتی ہو تو اس میں اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

۴۷۸۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خَيْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ حُرْمَةً اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ اللَّهُ بِهَا.



فوائد ومسائل: ① معاملات دین کے ہوں یا دنیا کے بندے کو چاہیے کہ آسان جانب اختیار کرے اور پھر اخلاص اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہے۔ یہ اس سے زیادہ افضل ہے کہ بڑے مشقت عمل ایک دو بار کر کے چھوڑ دیا جائے۔ ② انسان اپنی ذات کے لیے انتقام سے بالاتر ہو جائے تو اس میں بڑی فضیلت ہے۔ ③ اللہ کی حرمتوں کی پامالی پر اللہ کے لیے غضبناک ہونا ایمان کا حصہ ہے۔

۳۷۸۶- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

۴۷۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ

۴۷۸۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب قول النبي ﷺ: "يسروا ولا تعسروا"، ح: ۶۱۲۶ عن عبد الله بن مسلمة القعني، ومسلم، الفضائل، باب مباحته ﷺ للأثم واختياره من المباح أسهله... الخ، ح: ۲۳۲۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۰۲/۲، ۹۰۳.

۴۷۸۶- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۲۳۲/۶ من حديث معمر به، وأصله عند مسلم، ح: ۲۳۲۸ من حديث عروة به.



۴۰- کتاب الأدب

باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان

عن مَسْرُوقٍ، عن عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَلَغَهُ مِنَ الرَّجُلِ الشَّيْءُ لَمْ يَقُلْ: مَا بَالُ فُلَانٍ يَقُولُ وَلَكِنْ يَقُولُ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا؟».

کرتا ہے؟ بلکہ یوں فرماتے: ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایسے کہتے ہیں یا کرتے ہیں۔“

فائدہ: نصیحت کا پہلا اور عمدہ ترین ادب یہی ہے کہ اشارے اور کنائے سے بات ہو اور ایسے ہی خطیب کو بھی کسی فرد کی بصراحت نشانہ ہی سے پچنا چاہیے۔

۴۷۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا جبکہ اس پر زرد رنگ کا کچھ نشان تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کسی شخص کو اس کے منہ پر بہت کم ایسی بات کہتے تھے جو اس کو ناگوار ہو۔ (یعنی اس کی غلطی پر اس کو نہ ٹوکتے تھے۔) جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم ہی اس کو کہہ دو کہ اس (رنگ) کو دھو ڈالے (تو بہتر ہو۔)“

۴۷۸۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا سَلْمُ الْعَلَوِيُّ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَّ مَا يُوَاجِهُهُ رَجُلًا فِي وَجْهِهِ بَشِيءٌ يَكْرَهُهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ: «لَوْ أَمَرْتُمْ هَذَا أَنْ يَغْسِلَ ذَا عَنَّهُ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کا راوی ”سلم علوی“ حقیقت میں اولاد علی میں سے نہیں (یہ دوسرا شخص ہے۔ اس کا نام سلم بن قیس ہے اور یہ بصری ہے چونکہ ستارے اوپر ہوتے ہیں) ستاروں پر نظر رکھنے کی وجہ سے اسے علوی کہا جانے لگا۔ اس نے حضرت عدی بن اریطہ کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو انہوں نے قبول نہ کی۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَلْمٌ لَيْسَ هُوَ عَلَوِيًّا كَانَ يُبْصِرُ فِي النُّجُومِ وَشَهِدَ عِنْدَ عَدِيِّ بْنِ أَرِطَاءَةَ عَلَى رُؤْيَةِ الْهَلَالِ فَلَمْ يَجِزْ شَهَادَتَهُ.

۴۷۹۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ:

۴۷۹۰- نصر بن علی اور محمد بن متوکل عسقلانی دونوں

۴۷۸۹- تخریج: [ضعیف] تقدم، ح: ۴۱۸۲.

۴۷۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في البخل، ح: ۱۹۶۴ من حديث عبدالرزاق به، وسنده ضعيف \* رجل هو يحيى بن أبي كثير، مشكل الآثار: ۲۰۲/۴، و"الغرا" في كلام العرب: هو الذي لا غائلة معه ولا باطن له يخالف ظاهره، والفاخر ظاهره خلاف باطنه، قاله الطحاوي \* رجل مجهول، ويحيى



باہمی امور میں حسن اخلاق کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے اور فاجر آدمی فریبی اور خیل ہوتا ہے۔“

أخبرني أَبُو أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَفَعَاهُ جَمِيعًا - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ غَيْرٌ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ رَجُلٌ لَيْسَ».

☀️ فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔



۴۷۹۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا: ”کنبہ کا بہت برا آدمی ہے۔“ پھر فرمایا: ”اسے اجازت دے دو (بالو۔)“ جب وہ اندر آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ نہایت نرمی کے ساتھ باتیں کیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی کے ساتھ باتیں کی ہیں حالانکہ آپ نے اس کے متعلق ایسے فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے برا وہ آدمی ہوگا جسے لوگوں نے اس کی بدگلامی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو۔“

۴۷۹۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُثَنِّكِدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «يَسُّ ابْنِ الْعَشِيرَةِ»، أَوْ «يَسُّ رَجُلِ الْعَشِيرَةِ»، ثُمَّ قَالَ: «الْأَذْنُو لَهُ»، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ وَقَدْ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ، قَالَ: «إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ - أَوْ تَرَكَهُ - النَّاسُ لِاتِّقَاءِ فُحْشِهِ».

◀️ ابن أبي كثير مدلس، وبشر بن رافع ضعيف.

۴۷۹۱- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من اغتيا ب أهل الفساد والريب، ح: ۶۰۵۴، ومسلم، البر والصلة، باب مداراة من يتقى فحشه، ح: ۲۵۹۱ من حديث سفيان بن عيينة به، وهو في جزئه، ح: ۲.

۴۷۹۲- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک شخص نے نبی ﷺ کے ہاں آنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا: ”کنبے کا بہت برا آدمی ہے۔“ پھر جب وہ آپ کے پاس آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی فراخدلی کے ساتھ باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب اس نے اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا: ”کنبے کا برا آدمی ہے۔“ جب وہ آ گیا تو آپ نے اس کے ساتھ بڑی فراخدلی کے ساتھ باتیں کی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی بدگو، تکلف سے بدگوئی کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔“

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے نبی ﷺ کے فرمان [بُسْ أَوْ أَوْ الْعَشِيرَةَ] کے معنی کی بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ نبی ﷺ کا خاصہ ہے۔

۴۷۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «بِسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ، فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَا اسْتَأْذَنَ قُلْتُ: «بِسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَلَمَّا دَخَلَ انْبَسَطَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ».

[سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «بِسْ أَخُو الْعَشِيرَةِ»، فَقَالَ: ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً].

☀️ فوائد و مسائل: ① قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ شخص عینہ بن حصن فزاری تھا جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسلمان ہوا تھا مگر دو روایوں میں مرتدین سے جا ملا اور پھر اسے قیدی بنا کر لایا گیا تھا۔ ② علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص علی الاعلان فسق و فجور اور ظلم کا مرتکب ہوتا ہے یا کسی بدعت کا داعی ہو اس کی غیبت کرنا جائز ہے۔ اور اس قسم کے لوگوں کے شر سے بچنے کے لیے ان کے ساتھ مدارات، یعنی رواداری کا معاملہ کرنا مباح ہے بشرطیکہ دین میں ”مداہنت“ لازم نہ آتی ہو۔ ③ ”مدارات“ اور ”مداہنت“ میں فرق یہ ہے کہ دینی یا دنیاوی فوائد کے لیے کسی کے ساتھ اپنے شخصی اور دنیاوی حقوق نظر انداز کر دینا ”مدارات“ ہوتی ہے۔ یہ ایک جائز امر ہے بلکہ بعض دفعہ مستحب ہے۔ جبکہ ”مداہنت“ یہ ہے کہ انسان کسی کے ساتھ محض دنیاوی مفادات کے لیے دین کے تقاضوں کو نظر انداز کر دے۔ یہ کسی صورت میں جائز نہیں۔

۴۷۹۳- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس قصے میں بیان کیا

۴۷۹۳- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ :

۴۷۹۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۵۵ عن موسى بن إسماعيل به، وله شاهد حسن عند أحمد: ۲۵۸/۶.

۴۷۹۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۱۱/۶ عن أسود بن عامر به، \* شريك القاضي وسليمان

کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! بدترین ہیں وہ لوگ جن کی زبان کے شر سے بچنے کے لیے عزت کی جائے۔“

حَدَّثَنَا أَبُو سُوْدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا شَرِيْكَ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ فِي هَذِهِ الْفُصَّةِ قَالَتْ: فَقَالَ تَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَاعَائِشَةُ! إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ الَّذِينَ يُكْرَمُونَ اتِّقَاءَ أَلْسِنَتِهِمْ».

۴۷۹۴- حضرت انس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے نبی ﷺ کے کان میں سرگوشی کرنا چاہی ہو تو آپ نے اس سے اپنا سر دور کر لیا ہو حتیٰ کہ وہ آدمی خود ہی آپ سے اپنا سر دور کرتا تھا۔ اور میں نے نہیں دیکھا کہ کسی نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو تو آپ نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا ہو حتیٰ کہ وہ از خود آپ کا ہاتھ چھوڑتا تھا۔

۴۷۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ: أَخْبَرَنَا مَبَارَكٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا التَّقَمَّ أُذُنَ نَبِيِّ ﷺ فَيَنْحِي رَأْسَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يُنْحِي رَأْسَهُ، وَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَفَرَكَ يَدَهُ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَدْعُ يَدَهُ.



☀️ فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک سنداً ضعیف ہے اور بعض کے نزدیک حسن درجے کی ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۲۳۸۵)

باب ۶- صفت حیا کا بیان

(المعجم ۶) - **بَابُ: فِي الْحَيَاءِ**  
(التحفة ۷)

☀️ فائدہ: ”حیا“ ایک خاص طبعی کیفیت کا نام ہے جو دین و دنیا کے بعض معروف اور غیر معروف کام کرنے کی صورت میں دل میں گھٹن کی وجہ سے محسوس اور نمایاں ہوتی ہے جو سراسر خیر ہے اور بعض اوقات لوگ کسی نیک کام اور عمدہ خصلت کا مظاہرہ نہ کر سکتے کبھی ”حیا“ کا نام دے دیتے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ ”حیا“ نہیں بزدلی اور عدم جرات کی کیفیت ہوتی ہے۔

۴۷۹۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

۴۷۹۵- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ،

«الأعمش عننا.

۴۷۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في دلائل النبوة: ۱/ ۳۲۰ من حديث أبي داود به، وصححه ابن حبان (الإحسان)، ح: ۶۴۰۱ \* مبارك بن فضالة لم يصرح بالسماع المسلسل، وكان يدلّس تدليس التسوية، ولبعض الحديث شاهد ضعيف عند ابن ماجه، ح: ۳۷۱۶ من غير ذكر الأذن.

۴۷۹۵- تخریج: أخرجه البخاري، الإيمان، باب: الحياء من الإيمان، ح: ۲۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/ ۹۰۵، ورواه مسلم، ح: ۳۶ من حديث ابن شهاب الزهري به.

عن ابن شہاب، عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عن ابنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ».

کہ نبی ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جب کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں وعظ کر رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے چھوڑ دو۔ بلاشبہ ”حیا“ ایمان سے ہے۔“

🌞 فائدہ: ”حیا“ اگرچہ ایک طبعی اور فطری عمل ہوتا ہے۔ مگر اس کے باوجود شرعی امور میں اور شرعی طور پر اس کے اظہار و استعمال کے لیے قصد کب اور علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے ایمان میں سے شمار کیا گیا ہے۔

۴۷۹۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي قَنَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَتَمَّ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ فَحَدَّثَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ» - أَوْ قَالَ: «الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ» - فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا نَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةٌ وَوَقَارًا وَمِنْهُ ضَعْفٌ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ، فَأَعَادَ بُشَيْرٌ الْكَلَامَ، قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: أَلَا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ كُتُبِكَ، قَالَ: قُلْنَا: يَا أَبَا نُجَيْدٍ! إِنَّهُ إِيه.

۴۷۹۶- جناب ابوقنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جبکہ وہاں بشیر بن کعب بھی تھے (با کے ضمہ کے ساتھ) حضرت عمران بن حصین نے حدیث بیان کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حیا سراسر خیر ہے۔“ بشیر بن کعب نے کہا: ہمیں کئی کتابوں میں ملتا ہے کہ بعض حیا اطمینان اور وقار کی وجہ سے ہوتی ہے اور بعض حیا کمزوری اور بزدلی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ تو حضرت عمران نے حدیث رسول دوبارہ دہرائی اور پھر بشیر نے بھی اپنی بات دہرائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ اس قدر غصے میں آگئے کہ ان کی آنکھیں سرخ ہو گئی اور بولے: میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تو مجھے اپنی کتابوں سے بتائے جا رہا ہے۔ ہم نے کہا: اے ابونجید! بس کیجیے۔ بس کیجیے۔ (اسے یہی تنبیہ کافی ہے۔)

🌞 نوآمد و مسائل: ① ابونجید حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ ② حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان اپنے ظاہر معانی میں جامع و مانع ہے لہذا کسی صاحب ایمان کو کسی طرح روا نہیں کہ آپ ﷺ کے فرمان کی بے مقصد

۴۷۹۶- تخریج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان وأفضلها، ح: ۳۷ من حدیث حماد بن زید به، وأصله عند البخاری، ح: ۶۱۱۷ من حدیث عمران به.

تاول کرے۔ ⑤ صاحب ایمان کو نصیحت کرتے ہوئے مناسب حد تک غصہ کرنا چاہیے۔ حد سے زیادہ غصے کی وجہ سے بعض اوقات غلط نتائج نکلتے ہیں۔

۴۷۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ : حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ؛ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأُولَى : إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ» . انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ انبیاء کی تعلیمات میں سے جو بات لوگوں کے پاس محفوظ رہی ہے وہ یہی ہے کہ جب حیاء نہ رہے تو جو جی چاہے کر۔“ (بے حیاباش و ہرچہ خواہی کن۔)

[سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ : أَعِنْدَ الْقَعْنَبِيِّ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ ؟ قَالَ : لَا] . امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا قعنبی کے پاس شعبہ کے واسطے سے اس حدیث کے سوا کوئی اور حدیث بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

☀ فائدہ: اس کلام میں وعید اور تہدید کے معنی یہ ہیں کہ ”حیا کرو ورنہ عتاب ہوگا۔“ یا ترغیب کا مفہوم ہے کہ اقدام سے پہلے سوچ لو کہ اگر کام بے حیائی کا ہے تو باز رہو۔

باب: ۷- حسن اخلاق کا بیان

(المعجم ۷) - بَابٌ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ

(التحفة ۸)

☀ فائدہ: اخلاق ”خلق کی جمع ہے اور اس کے معنی ہیں ”عادات۔“

۴۷۹۸- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي الْإِسْكَندَرَانِيَّ عَنْ عَمْرِو ، عَنْ الْمُطَّلِبِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُذْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ» . ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بلاشبہ مومن اپنے حسن اخلاق (عمدہ عادات) کی بنا پر روزہ دار/شب زندہ دار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔“

☀ فائدہ: ”حسن خلق“ سے مراد وہی عادات ہیں جن کا اعتبار شریعت اسلامیہ نے کیا ہے اور عرف میں ان کو عمدہ سمجھا

۴۷۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، أحاديث الأنبياء، باب، بعد باب حديث الغار، ح: ۳۴۸۴ من حديث شعبة به.

۴۷۹۸- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۱۳۲/۶ من حديث يعقوب الإسكندراني به، و صححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۷، والحاكم: ۶۰/۱، ووافقه الذهبي.

جاتا ہے۔ اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ایسا حسن خلق جو حقوق اللہ کی ادائیگی سے عاری ہو معتبر نہیں۔ یا اگر کوئی حقوق اللہ تو ادا کرتا ہو مگر حقوق العباد میں افراط و تفریط کا شکار ہو تو بھی کسی طرح مقبول و مدوح نہیں۔

۳۷۹۹- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میزان میں حسن خلق سے بڑھ کر اور کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی۔“

۴۷۹۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّبَالِيُّ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا: حَدَّثَنَا [شُعْبَةُ]؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ أَبِي بَرَّةَ، عَنِ عَطَاءِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ»

ابو ولید طیلسی کہتے ہیں (قاسم بن ابی بڑہ کی سند میں تصریح ہے کہ) میں نے عطاء کینداری سے سنا ہے۔

قال أبو الوليد: قال سمعتُ عطاءَ الكنديِّ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ عطاء بن یعقوب ہیں اور ابراہیم بن نافع کے ماموں ہیں۔ ان کی نسبت ”کینداری اور کوخارانی“ دونوں طرح بیان کی جاتی ہے۔

قال أبو داؤد: وهو عطاء بن يعقوب، وهو خال إبراهيم بن نافع يُقال: كينداری وكونداری.

۳۸۰۰- سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ذمہ دار ہوں ایک محل کا جنت کی ایک جانب میں اس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو۔ اور ایک محل کا جنت کے درمیان میں اس شخص کے لیے جو جھوٹ چھوڑ دے اگرچہ مزاح ہی میں ہو اور جنت کی اعلیٰ منازل میں ایک محل کا اس شخص کے لیے جو اپنے اخلاق کو عمدہ بنالے۔“

۴۸۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدَّمَشْقِيُّ أَبُو الْجَمَاهِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَعْبٍ أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيُّ: حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا زَعِيمٌ بَيْتٍ فِي رَبْضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبَيْتٍ فِي وَسْطِ

۴۷۹۹- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ماجاء في حسن الخلق، ح: ۲۰۰۳ من حديث عطاء الكينداری، وقال: "غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۲۱، وللحديث شواهد. ۴۸۰۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۱۰/۲۴۹ من حديث أبي داود به.

۴۰- کتاب الأدب ..... ڈیگیں مارنے اور برتری کے اظہار کی ممانعت کا بیان

الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكُذِبَ وَإِنْ كَانَ مَا زَحَا،  
وَبَيَّبَتْ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ».

🌞 فوائد و مسائل: ① حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دینا انتہائی عزیمت کا عمل ہے اور اس کا اجر جنت میں شاندار عمل کی صورت میں حاصل ہوگا۔ ② مومن کے لیے جھوٹ بولنا کسی طرح روا نہیں۔ سوائے اس کے کہ زمین میں یا دو مسلمان بھائیوں میں صلح صفائی کی غرض سے کوئی مناسب بات بنالی جائے۔

۴۸۰۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا  
أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ،  
عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ  
الْجَنَّةَ الْجَوَّاطُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ».

۳۸۰۱- حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ترش رو بدرمجان جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ تکبر سے چلنے والا۔“

🌞 فائدہ: لفظ [جَعْظَرِي] کے کئی معانی آتے ہیں مثلاً: موٹا، تکبرانہ چال چلنے والا، پیٹو جسے سر درد نہ ہوتا ہو خود آراء پلے کچھ نہ ہو مگر باتیں بہت بنائے اور پست قدم ہو۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۸) - **بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ الرَّفْعَةِ**  
فِي الْأُمُورِ (التحفة ۹)

باب: ۸- ڈیگیں مارنے اور برتری کے اظہار کی ممانعت کا بیان

۴۸۰۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ:  
كَانَتْ الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى  
قَعُودٍ لَهُ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا الْأَعْرَابِيُّ فَكَانَ  
ذَلِكَ شَوْقًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۸۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی) عضباء ہمیشہ سب سے آگے رہتی تھی کوئی اس سے آگے نہ بڑھتا تھا۔ ایک بدوی اپنے ایک جوان اونٹ پر آیا اور اس اونٹنی سے مقابلہ کیا اور اس سے آگے بڑھ گیا۔ اس سے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو گویا ناگواری

۴۸۰۱- **تخریج:** [صحیح] أخرجه أبو يعلى في مسنده، ح: ۱۴۷۶ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۳۲۸/۸، وللحديث شواهد عند الحاكم: ۱/۶۰، ۶۱ وغيره.

۴۸۰۲- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه ابن حجر في تعلق التعلیق: ۳/۴۰۰ من حديث أبي داود به، وعلقه البخاري في صحيحه، الجهاد، باب ناقة النبي ﷺ، ح: ۲۸۷۲ عن موسى بن إسماعيل به.

۴۰- کتاب الأدب

فقَالَ: «حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ» .  
 ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ پر یہ حق ہے کہ جو کوئی بھی دنیا میں اونچا ہوتا ہے تو وہ اسے نیچا دکھا دیتا ہے۔“

۴۸۰۳- حَدَّثَنَا التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ» .  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ قصہ مروی ہے۔ اس میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ پر حق ہے کہ دنیا میں جو چیز بھی سراونچا اٹھاتی ہے تو وہ اسے نیچا دکھا دیتا ہے۔“

🌞 فائدہ: تواضع اور انکسار میں ہمیشہ خیر اور برکت ہوتی ہے۔ البتہ اثنائے جہاد میں کفار کے مقابلے میں اسلام اور مسلمانوں کی رفعت کا اظہار کرنے کے لیے اترانا اور بڑائی کا اظہار کرنا جائز ہے۔

باب ۹- ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان  
 (المعجم ۹) - بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ التَّمَادِحِ (التحفة ۱۰)

۴۸۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَأَتَنِي عَلَى عُثْمَانَ فِي وَجْهِهِ، فَأَخَذَ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ ثُرَابًا فَحَثَّ فِي وَجْهِهِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا لَقَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ» .  
 جناب ہمام (بن حارث رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منہ پر ان کی تعریف شروع کر دی۔ تو حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب تمہارا سامنا ایسے لوگوں سے ہو جو مدح سرائی اور خوشامد کرنے والے ہوں تو ان کے مونہوں میں مٹی ڈالو۔“

🌞 فائدہ: یہ مذمت اور یہ معاملہ ایسے لوگوں کے لیے معلوم ہوتا ہے جن کا وتیرہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لوگوں کی خوشامد اور مدح سرائی کر کے مال کھاتے اور اپنے کام نکالتے ہیں، لیکن اگر کسی کی حوصلہ افزائی اور ترغیب و تشویق کے لیے اس کے اعمال خیر کی مناسب حد تک مدح کر دی جائے تو ان شاء اللہ مباح ہے، بہر حال حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری معنی ہی لیتے تھے۔ جو بلاشبہ حق اور سچ ہے۔

۴۸۰۳- تخریج: أخرجه البخاري، الرقاق، باب التواضع، ح: ۶۵۰۱ من حديث زهير به.

۴۸۰۴- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط... الخ، ح: ۳۰۰۲ من حديث سفیان الثوري به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/۹.



ایک دوسرے کی مدح سرائی کی کراہت کا بیان

۳۸۰۵- جناب عبدالرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی موجودگی میں دوسرے کی تعریف کی تو آپ نے اس سے فرمایا: ”تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔“ آپ نے یہ تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: ”اگر کوئی اپنے کسی ساتھی کی مدح کرنا ہی چاہتا ہو تو چاہیے کہ یوں کہے: ”میں اسے یوں سمجھتا ہوں..... کہ وہ ایسے ایسے ہے..... اور اللہ کے علم کے مقابلے میں میں اس کی صفائی نہیں دیتا۔“

۳۸۰۶- جناب مطرف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد (عبداللہ بن شحیر رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ میں بنو عامر کے وفد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو ہم نے کہا: آپ ہمارے (سید) سردار ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”سید (اور حقیقی سردار) اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔“ ہم نے کہا: آپ ہمارے صاحب فضل و فضیلت اور صاحب جو دو ستا ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تم اس طرح کی بات کہہ سکتے ہو۔ مگر کہیں شیطان تمہیں اپنا وکیل نہ بنا لے۔ (کہ کوئی ایسی بات کہہ گزرو جو میری شان کے مطابق نہ ہو۔“)

☀️ فائدہ: لفظ ”السید“ اپنے حقیقی معانی میں اللہ عزوجل ہی کے لیے زیا ہے تاہم مجازی طور پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے لیے استعمال فرمایا ہے اور خوردی ہے: [أَنَا سَيِّدٌ وَلِدِ آدَمَ وَلَا فَخْرًا] (سنن ابن ماجہ، الزہد، حدیث: ۳۳۰۸) ”میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی ناز نہیں۔“ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ”حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سید ہیں اور انہوں نے ہمارے سید حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔“ (صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ حدیث: ۳۷۵۳) معلوم ہوا اصحاب علم و فضل کے لیے مجازی یہ لفظ استعمال ہو سکتا ہے۔ خیال

۴۸۰۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يكره في التمداح، ح: ۶۰۶۱، ومسلم، الزهد، باب النهي عن المدح إذا كان فيه إفراط... الخ، ح: ۳۰۰۰ من حديث خالد الحذاء به.

۴۸۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۱ عن مسدد به.

رہے کہ درود شریف کے الفاظ میں ”سیدنا“ کا لفظ کسی صحیح روایت میں ثابت نہیں ہے۔

(المعجم ۱۰) - بَابُ: فِي الرَّفْقِ

باب: ۱۰- نرم خوئی کا بیان

(التحفة ۱۱)

۳۸۰۷- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۸۰۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل رفیق اور نرمی سے موصوف ہے اسے نرمی اور نرم خوئی پسند ہے۔ وہ اس پر وہ کچھ عنایت فرماتا ہے جو ترشی اور کھٹکی پر نہیں دیتا۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ وَحَمِيدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ».

۳۸۰۸- جناب مقدم بن شرح اپنے والد سے

۴۸۰۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جنگل میں جانا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ان ٹیلوں کی طرف نکل جایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک بار ارادہ کیا کہ جنگل میں جائیں تو آپ نے میرے پاس صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی بھیجی جس پر ابھی سواری نہیں ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ! نرمی اختیار کیا کرو بلاشبہ نرمی جس چیز میں بھی ہو وہ اسے مزین اور خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جائے اسے بدصورت اور بھدا بنا دیتی ہے۔“

أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبِرَّازُ قَالُوا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْبِدَاوَةِ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْدُو إِلَى هَذِهِ التَّلَاعِ وَإِنَّهُ أَرَادَ الْبِدَاوَةَ مَرَّةً فَأَرْسَلَ إِلَيَّ نَاقَةً مُحْرَمَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِي: «يَا عَائِشَةُ! ارْفِقِي فَإِنَّ الرَّفْقَ لَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ وَلَا نَزَعَ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ».



ابن صباح نے اپنی حدیث میں واضح کیا کہ [مُحْرَمَةً]

قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِي حَدِيثِهِ: مُحْرَمَةً

سے مراد ایسی اونٹنی ہے جس پر باقاعدہ سواری نہ ہوئی ہو۔

يَعْنِي لَمْ تُرَكَّبْ.

۴۸۰۷- تخریج: [صحیح] أخرجه البخاري، في الأدب المفرد، ح: ۴۷۲ عن موسى بن إسماعيل به، وله شاهد

عند مسلم، ح: ۲۵۹۳.

۴۸۰۸- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۲۴۷۸، أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۵۸۰ عن محمد بن الصباح

به، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۳۲۲/۸، ۳۲۳.

🌞 نوائد و مسائل: ① تدریجی الأفس والافاق کی نیت سے آدمی کسی وقت عزت اختیار کرے تو مفید ہے جس کی مشروع صورت اعتکاف ہے نہ کہ صوفیاء کی سیاحت۔ ② حیوانات کے ساتھ نرم خوئی ممدوح اور مطلوب ہے تو انسانوں کے ساتھ یہ معاملہ اور بھی زیادہ باعث اجر و ثواب ہے۔

۴۸۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص نرم خوئی سے محروم ہو وہ سب بھلائیوں سے محروم ہوا۔“

۴۸۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «مَنْ يُحْرَمِ الرَّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ كُلَّهُ».

۴۸۱۰۔ جناب مصعب اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں۔ اعمش کہتے ہیں اور مجھے ایسے ہی معلوم ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: ”کسی کام میں جلد بازی نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ آخرت کا کام ہو۔“

۴۸۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ الْأَعْمَشُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: «التَّوَدُّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ».

🌞 فائدہ: ایسے تمام اعمال جو اللہ کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہوں، حقوق اللہ ہوں یا حقوق العبادان کی انجام دہی میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ دنیاوی کاموں میں سوچ بچار اور مشورے سے اقدام کرنا چاہیے۔ یہ حدیث بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحة، حدیث: ۱۷۹۳)

باب: (۱۱) - باب: فِي شُكْرِ  
باب: ۱۱۔ احسان اور کار خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان

المُعْرُوفِ (التحفة ۱۲)

۴۸۰۹۔ تخریج: أخرجه مسلم، البروالصلة، باب فضل الرفق، ح: ۲۵۹۲ عن أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف له: ۳۲۲/۸.

۴۸۱۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۹۴/۱۰ من حديث عفان به، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱/۶۳، ۶۴، ووافقه الذهبي \* سليمان الأعمش لم يصرح بالسماع عن ثقة.

۴۰۔ کتاب الأدب

احسان اور کار خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان

۴۸۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا، وہ زیاد، عن أبي هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال: «لا يشكر الله من لا يشكر الناس».

🌞 فائدہ: لوگوں کے اچھے معاملے اور احسان پر شکر یہ کا اظہار انسان کے صاحبِ خلق ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ عزوجل کا شکر عبادت اور عبودیت کا حصہ ہے۔ لوگ جو آپ کے ساتھ کوئی احسان کرتے ہیں وہ درحقیقت اللہ عزوجل کے تصرف ہی سے کرتے ہیں لہذا حقیقی شکر گزاری تو رب تعالیٰ ہی کا حق ہے۔ تاہم بالتبع لوگوں سے احسان مندی کا اظہار بھی لازمی طور پر مشروع اور مسنون ہے۔

۴۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! سارا اجر تو انصار لے گئے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں! جب تم تم اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے دعائیں کرتے رہو گے اور ان سے احسان مندی کا اظہار کرو گے۔“ (اس طرح ان کو اجر ملنے کے ساتھ ساتھ تمہیں بھی ملے گا۔)

🌞 فائدہ: زبانی اور عملی احسان مندی اور شکر یہ کے ساتھ ساتھ اہم عمل یہ ہے کہ انسان اپنے محسن کے لیے اللہ سے دعائیں کیا کرے۔ یعنی محض زبان سے ”شکر یہ“ کا لفظ نہ کہے بلکہ یہ دعائیں کلمات کہے: جَزَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ ”اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔“ اس کے علاوہ اپنے محسنوں کے لیے غائبانہ طور پر خصوصی دعائیں بھی کرتا رہے۔

۴۸۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ: جناب عمارہ بن غزیہ نے بیان کیا کہ میری

۴۸۱۱۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ما جاء في الشكر لمن أحسن إليك، ح: ۱۹۵۴ من حديث الربيع بن مسلم به، وقال: "صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۷۰.

۴۸۱۲۔ تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۷ عن موسى بن إسماعيل به، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۶۳/۲، ووافقه الذهبي.

۴۸۱۳۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى، ح: ۲۱۳۷ من حديث بشر بن المفضل به، وللحديث شواهد ضعيفة عند الترمذي، ح: ۲۰۳۴، وأحمد: ۹۰/۶، وغيرهما \* حديث يحيى بن أيوب، رواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۵ \* فيه شرح حليل بن سعد ضعفه الجمهور، انظر مجمع الزوائد: ۱۱۵/۴ وغيره.

احسان اور کار خیر پر شکر یہ ادا کرنے کا بیان

قوم کے ایک آدمی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے کوئی عطیہ اور ہدیہ دیا جائے تو اگر ہمت ہو اور میسر ہو تو اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائے تو اس کی مدح و ثنا کرے۔ جس نے اپنے محسن کی مدح کی اس نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور جس نے اس (کے احسان) کو چھپایا اس نے اس کی ناشکرگی کی۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے بواسطہ عمارہ بن غزیہ رضی اللہ عنہ شرمیل سے اور اس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سند میں عمارہ بن غزیہ نے جس آدمی کا نام لیا اور یوں کہا ہے کہ ”میری قوم کے ایک آدمی نے مجھ سے بیان کیا۔“ وہ شرمیل ہی ہے۔ گویا انہوں نے اس کا نام ذکر کرنا پسند نہیں کیا۔

حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ شَرْمِيلَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ شَرْمِيلُ، يَعْنِي رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، كَانَتْهُمْ كَرَاهُوهُ فَلَمْ يُسْمُوهُ.

فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن ہے۔

۴۸۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَرَّاحِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أُبْلِيَ بَلَاءً فَذَكَرَهُ فَقَدْ شَكَرَهُ، وَإِنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ».

۴۸۱۳- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی پر کوئی احسان کیا پھر اس دوسرے نے اس کا ذکر کیا تو یہ اس کا شکر یہ ادا کرنا ہے اور اگر اس (دوسرے) نے اسے چھپایا تو یہ اس کی ناشکرگی اور ناقدری کی۔“

فائدہ: مناسب مقام اور مناسب انداز سے منعم اور محسن کے احسان کا ذکر خیر کرنا حق ہے اور قدر دانی میں شمار ہے۔ اس سے الفت بڑھتی ہے۔ اور اس کے برخلاف میں کبیدگی آتی ہے۔ یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة، حديث: ۶۱۸)

۴۸۱۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو نعيم في أخبار أصبهان: ۱/۲۵۹ من حديث جرير به، \* الأعمش عن، وله شاهد ضعيف عند ابن عساکر.

(المعجم ۱۲) - بَابُ: فِي الْجُلُوسِ

بِالطَّرَاقَاتِ (التحفة ۱۳)

۴۸۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ  
يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ  
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
«إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرَاقَاتِ» فَقَالُوا: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! مَا بَدَّلْنَا مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ  
فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ أَبَيْتُمْ  
فَاعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ  
الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «عَضُّ الْبَصْرِ،  
وَكُفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَالْأَمْرُ  
بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ».

راستوں پر بیٹھنے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۲- راستوں پر بیٹھنا (نالپسندیدہ ہے)

۳۸۱۵- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”راستوں پر بیٹھنے سے احتراز  
کرو۔“ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں تو اس  
سے چارہ نہیں ہے ہم نے آپس میں بات چیت کرنی  
ہوتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اس سے انکار  
کرتے ہو تو پھر راستے کے حق کا خیال رکھو۔“ انہوں نے  
پوچھا اے اللہ کے رسول! راستے کا کیا حق ہے؟ آپ  
نے فرمایا: ”نظر نیچی رکھنا“ تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا، سلام کا  
جواب دینا، بھلی بات کہنا اور برائی سے روکنا۔“

☀️ فائدہ: راستوں اور چوکوں پر بلاوجہ معقول دھرنا مار کے بیٹھے رہنا شرفاء کا کام نہیں۔ ضرورت اور مجبوری کی  
کیفیت الگ چیز ہے۔ اس سے پردہ دار خواتین کو بالخصوص اذیت ہوتی ہے۔ اصحاب مجلس اگر دین و تقویٰ سے  
موصوف نہ ہوں تو راہ گزرنے والوں پر بے جا تبصرے بھی ہوتے ہیں جو مسلمانوں کو کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔  
اور اگر کوئی بطور مہمان آیا ہو تو اس کے ساتھ سر راہ ہی مجلس لگایا اس کا اکرام نہیں ہے۔ بہر حال سر راہ بیٹھنے کی صورت  
میں مندرجہ بالا شرعی ہدایات کا پاس رکھنا لازم ہے۔

۴۸۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ

يَعْنِي ابْنَ الْمُفْضَلِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي  
۳۸۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اس  
قصے (حدیث) میں بیان کیا ”آپ نے فرمایا: ”راہ گیر کی  
رہنمائی کرنا (بھی راستے کے حق میں شامل ہے۔“)

۴۸۱۵- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن الجلوس في الطرق، وإعطاء الطريق حقه،  
ح: ۲۱۲۱ من حديث عبدالعزیز الدر اوردي، والبخاري، المظالم، باب أفنية الدور والجلوس فيها . . . الخ،  
ح: ۲۴۶۵ من حديث زيد بن أسلم به.

۴۸۱۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۱۴ من حديث عبدالرحمن بن إسحاق  
المدني به.

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَأِرْشَادُ السَّبِيلِ».

۴۸۱۷- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس قصے

(حدیث) میں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پریشان حال کی مدد کرو اور رستہ بھول جانے والے کی رہنمائی کرو۔“

۴۸۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَيْسَى التَّيْسَابُورِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ: «وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ».

☀️ فائدہ: ان صفات وخصائل کو معمولی اور اضافی صفات نہیں سمجھنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صفات ایمان و اسلام کو کمال کرتی ہیں۔ یہ روایت بعض کے نزدیک صحیح ہے۔

۴۸۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک

عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ نے اس سے فرمایا: ”اے ام فلاں! کسی گلی کے کونے پر بیٹھ جاؤ میں تیرے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں (تیری بات سن سکتا ہوں۔)“ چنانچہ وہ بیٹھ گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے حتیٰ کہ اس نے اپنا مقصد پالیا۔ ابن عسلی نے [حتیٰ قَضَتْ حَاجَتَهَا] کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ اور کثیر (بن عبید) نے اپنی سند میں (معنعنہ سے روایت کرتے ہوئے) عن حمید عن انس کہا۔

۴۸۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ وَكَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: قَالَ ابْنُ عَيْسَى: قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، فَقَالَ لَهَا: «يَا أُمَّ فَلَانٍ! اجْلِسِي فِي أَيِّ نَوَاحِي السُّكَّكِ شِئْتِ حَتَّى أَجْلِسَ إِلَيْكَ» قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَيْسَى: حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا وَقَالَ كَثِيرٌ: عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ.

۴۸۱۷- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البزار في البحر الزخار: ۱/ ۴۷۲ من حديث عبدالله بن المبارك به \* ابن حجر مستور (تقریب).

۴۸۱۸- [تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۱۱۹ عن مروان بن معاوية الفزاري به، ورواه الترمذي في الشمائل، ح: ۳۳۰ (بتحقيق) من حديث حميد الطويل به، والحديث الآتي شاهد له.

مجلس کو وسیع بنا لینے کا بیان

۴۸۱۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس عورت کی عقل میں کوئی کمی تھی۔ اور مذکورہ بالا کے ہم معنی بیان کیا۔  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ بِمَعْنَاهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① کسی ضرورت کی بنا پر کہیں سرراہ بیٹھنا پڑ جائے تو کوئی معیوب نہیں۔ اس حدیث کا یہ مفہوم بھی لیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے سرراہ بیٹھنے کی بجائے کسی ایک طرف الگ ہو کر بیٹھنے کا کہا تھا۔ ② سادہ لوح اور بے عقل قسم کے لوگوں کی ولداری کرنا بھی شرعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔ اس طرح یہ لوگ کافی حد تک خوش اور پرسکون ہو جاتے ہیں۔ ورنہ پریشان ہونے کی وجہ سے کئی طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے استہزا کرنا اور انہیں مسخرہ بنانا قطعاً روا نہیں۔ ایسا عمل ان پر بہت بڑا ظلم ہے اور ایسا کرنے والے بہت بڑے ظالم ہوتے ہیں۔ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ ③ ”فضاء الحاجة“ ایک عام ترکیب اور جملہ ہے جیسے اس روایت میں آیا ہے اور اس کے معنی بھی واضح ہیں کہ وہ جو بات کرنا چاہتی تھی وہ اس نے کر لی۔



(المعجم . . .) - باب: فِي سَعَةِ الْمَجْلِسِ (التحفة ۱۴)

۴۸۲۰- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا».

۴۸۲۰- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بہترین مجلس وہ ہے جو وسیع اور کھلی ہو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ.  
امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ راوی حدیث عبد الرحمن بن عمرو بن ابی عمرو کا صحیح نسب یوں ہے: ”عبد الرحمن بن عمرو بن ابو عمرو الانصاری۔“

۴۸۱۹- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب قربه ﷺ من الناس وتبركهم به، وتواضعه لهم، ح: ۲۳۲۶ من حدیث یزید بن ہارون بہ.  
۴۸۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۹۸۱ عن القعنبي به، ورواه أحمد: ۱۸/۳، و صححه الحاكم على شرط البخاري: ۲۶۹/۴.



۴۰- کتاب الأدب ..... دھوپ چھاؤں میں اور مختلف حلقے بنا کر بیٹھنے کا بیان  
 ﷺ فائدہ: مجلس میں اگر افراد زیادہ ہوں تو حسن ادب اور وقار کا تقاضا ہے کہ حلقہ وسیع کر لیا جائے۔ اور اس قسم کے  
 اعمال میں اتباع فرمان رسول ﷺ کی نیت شامل ہو تو مزید ثواب ملتا ہے۔

(المعجم ۱۳) - بَابٌ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظَّلِّ (التحفة ۱۵)  
 باب: ۱۳- دھوپ اور چھاؤں میں بیٹھنے کا بیان

۴۸۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكْدِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ - وَقَالَ مَخْلَدٌ: فِي الْفَيْءِ - فَقَلَّصَ عَنْهُ الظِّلَّ وَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ.

۴۸۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَهَكَذَا فِي الشَّمْسِ، فَأَمَرَ بِهِ فُحِّوْا إِلَى الظِّلِّ.

۴۸۲۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدنا ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جب کوئی شخص دھوپ میں بیٹھا ہو..... مخلد کے الفاظ ہیں اگر کوئی سائے میں بیٹھا ہو..... اور پھر اس سے سایہ ٹل جائے اور وہ کچھ دھوپ میں آجائے اور کچھ سائے میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔“

۴۸۲۲- جناب قیس (بن ابو حازم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو یہ دھوپ میں کھڑے ہو گئے تو آپ نے انہیں حکم دیا تو سائے میں چلے گئے۔

ﷺ فائدہ: اطباء بھی یہی کہتے ہیں کہ انسان سارے کا سارا دھوپ میں ہو یا سارا ہی سائے میں ہو۔ آدھا دھوپ میں اور آدھا سائے میں ہونا طبی طور پر نقصان دہ ہے۔ خاص طور پر شدید گرمی والے علاقوں میں۔

(المعجم ۱۴) - بَابٌ فِي التَّحَلُّقِ (التحفة ۱۶)  
 باب: ۱۴- مختلف حلقے بنا کر بیٹھنے کا بیان

۴۸۲۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

۴۸۲۱- تخریج: [حسن] سندہ ضعیف، وللحدیث شاهد عند ابن ماجہ، ح: ۳۷۲۲، وسندہ حسن، وللحدیث ألوان أخرى عند الحمیدی، ح: ۱۱۴۵ (تحقیقی)، وأحمد: ۳۸۳/۲، وغیرهما۔  
 ۴۸۲۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۴۲۶/۳ عن يحيى القطان به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۴۵۳، وانظر، ح: ۳۰۴۵.

۴۸۲۳- تخریج: [صحيح] تقدم طرفه، ح: ۶۶۱، وح: ۹۱۲، ورواه مسلم من حديث الأعمش، والبيهقي في الأداب، ح: ۳۳۳ من حديث أبي داود به.

۴۰- کتاب الأدب

دھوپ چھاؤں میں اور مختلف حلقے بنا کر بیٹھے کا بیان

کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے جب کہ صحابہ ٹولیاں بنائے بیٹھے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ”کیا بات ہے کہ تم ٹولیوں میں جدا جدا بیٹھے ہو؟“

عن الأعمش: حَدَّثَنِي الْمُسَيْبُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ وَهُمْ جَلَسُوا فَقَالَ: «مَالِي أَرَأَيْكُمْ عَزِينَ؟».

۴۸۲۳- جناب اعمش رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کی اور

۴۸۲۴- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ

کہا: گویا آپ ﷺ نے اجتماعیت کو پسند فرمایا۔

الأعلى عن ابن فضال، عن الأعمش بهذا قال: كَأَنَّهُ يُحِبُّ الْجَمَاعَةَ.

☀️ فائدہ: اگر اہل اجتماع کا موضوع ایک ہو تو افضل اور مستحب یہی ہے کہ ایک حلقے میں بیٹھیں۔ لیکن اگر موضوعات مختلف ہوں تو حلقے بنا لینا جائز ہے جیسے کہ طلبہ علم یا اصحاب ذوق میں ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ نماز کی جماعت کے انتظار میں حلقے بنا کر بیٹھنا معیوب ہے چاہے کہ ترتیب سے صف میں جگہ بنا کر بیٹھا جائے۔

۴۸۲۵- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۸۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

کہ ہم جب نبی ﷺ کی مجلس میں آتے تھے تو جہاں مجلس پہنچی ہوتی وہیں (آخر میں) بیٹھ جایا کرتے تھے۔

الْوُرْكَانِي وَهَذَا أَنَّ شَرِيكَاً أَخْبَرَهُمْ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسْنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

☀️ فوائد و مسائل: ① یہ بات انتہائی معیوب ہوتی ہے کہ آدمی دیر سے آئے اور پھر پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے جگہ لینے کی کوشش کرے۔ ہاں اگر پہلے آنے والوں نے مجلس کا ادب ملحوظ نہ رکھا ہو کہ آگے جگہ خالی چھوڑ دی ہو اور راستے میں بیٹھ گئے ہوں تو گردنیں پھلانگنا جائز ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے از خود اپنا وقار ضائع کیا ہوتا ہے۔ ② یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سندا ضعیف ہے تاہم معنوی طور پر یہ روایت صحیح ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں اس بات کی وضاحت کی ہے علاوہ ازیں شیخ البانی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

۴۸۲۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۲۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب في الثلاثة الذين أفلوا في مجلس النبي ﷺ وحديث جلوسهم في المجلس حيث انتهوا، ح: ۲۷۲۵ من حديث شريك القاضي به، وقال: 'حسن صحيح غريب'، وللحديث شواهد \* شريك عنمن، ولم أجد رواية زهير بن معاوية، وللحديث شاهد ضعيف في المعجم الكبير ۷/ ۳۰۰، ۳۰۱، ح: ۷۱۹۷، وحديث البخاري، ح: ۶۶، ومسلم، ح: ۲۱۷۶، يعني عنه.

حلقے کے بیچ میں بیٹھنے اور دوسرے کے لیے اپنی جگہ چھوڑ دینے کا بیان

(المعجم . . .) - باب الْجُلُوسِ وَسَطِ  
الْحَلْفَةِ (التحفة ۱۷)

۴۸۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنِي أَبُو مَجْلَزٍ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ جَلَسَ وَسَطَ الْحَلْفَةِ.

۲۸۲۶- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے ایسے آدمی پر جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

(المعجم ۱۵) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُومُ  
لِلرَّجُلِ مِنْ مَجْلِسِهِ (التحفة ۱۸)

باب: ۱۵- اگر کوئی کسی دوسرے کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جائے تو؟

۴۸۲۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى لَآلِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَنَا أَبُو بَكْرَةَ فِي شَهَادَةِ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَا، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبٍ مَنْ لَمْ يَكْسُهُ.

۲۸۲۷- جناب سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہما ایک گواہی کے سلسلے میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو مجلس میں سے ایک آدمی ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار کر دیا اور کہا: تحقیق نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اور نبی ﷺ نے اس سے بھی روکا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے کپڑے سے جو اس نے اسے نہ پہنایا ہو اپنا ہاتھ پونچھے۔

☀️ نوآمد مسائل: ① یہ روایت سداً ضعیف ہے تاہم اس میں بیان کردہ باتیں دیگر احادیث سے ثابت ہیں۔  
② پہلے سے بیٹھا ہو شخص ہی زیادہ حقدار ہے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے۔ دیگر احادیث کی روشنی میں اگر اٹھنے والا دلی خوشی سے ایسا کرے تو مباح بھی ہے جیسے کہ کتاب الصلوٰۃ میں گزرا ہے کہ کسی کی عزت کی جگہ پر بیٹھنا جائز نہیں الا یہ کہ وہ از خود اجازت دے۔ ③ دوسرے کے کپڑے سے بلا اجازت ہاتھ پونچھنا کسی طرح روا نہیں کہ یہ دوسرے کے مال

۴۸۲۶- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية القعود وسط الحلقة، ح: ۲۷۵۳ من حديث قتادة به، وقال: "حسن صحيح" \* أبو مجلز متهم بالتدليس، وقال شعبة: لم يدرك حذيفة، جامع التحصيل، ص: ۲۹۶.

۴۸۲۷- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴/۵ من حديث شعبة به، \* أبو عبد الله مولى آل أبي بردة مجهول (تقريب).

اجھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

میں تصرف ہے۔ سوائے اس کے کہ دوسرا زیرِ تولیت ہو مثلاً اپنا بیٹا، غلام یا بیوی۔ کیونکہ ان کا کپڑا اور مال ولی کا مال ہی ہوتا ہے۔

۴۸۲۸- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو ایک آدمی اس کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا وہ (آنے والا) وہاں بیٹھنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمادیا۔

۴۸۲۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْخَصِيبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيهِ، فَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو خصیب کا نام زیاد بن عبد الرحمن ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو الْخَصِيبِ اسْمُهُ زِيَادُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

**🌞 نوادہ مسائل:** ① یہ ممانعت بھی احتیاط کے طور پر ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے کی جگہ پر نہ بیٹھیں۔ ورنہ اگر کوئی شخص احتراماً کسی دوسرے کو اپنی جگہ بیٹھنے کی پیشکش کرتا ہے تو دیگر دلائل کی رو سے اس کا جواز ہے۔ ② یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک سندا ضعیف ہے تاہم معنوی طور پر صحیح ہے جیسا کہ خود انہوں نے اپنی تحقیق میں بخاری و مسلم کی روایات کا حوالہ درج کرنے کے بعد ”یعنی عنہ“ یعنی بخاری و مسلم کی روایات کفایت کرتی ہیں کہا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رضی اللہ عنہ نے بھی اسے حسن کہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه) حدیث: ۲۳۸)

(المعجم ۱۶) - باب مَنْ يُؤْمَرُ أَنْ يُجَالِسَ (التحفة ۱۹)

۴۸۲۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مومن جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ اور وہ خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ اور مومن جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ عمدہ

۴۸۲۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْجُرِجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

۴۸۲۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲ / ۸۴ عن محمد بن جعفر به، وسنده ضعيف \* أبو الخصيب وثقه ابن حبان وحده، وحدث البخاري، ح: ۶۲۶۹، ومسلم: ۲۹ / ۲۱۷۷، والحاكم: ۴ / ۲۷۲، ح: ۷۷۱۳ یعنی عنہ۔  
۴۸۲۹- تخریج: [صحيح] انظر الحديث الآتي.

ایچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی۔ اور فاجر آدمی جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحان (نازبو) کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور فاجر آدمی جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل (اندراکن۔ کوڑتمہ) کی سی ہے کہ اس کا ذائقہ کڑوا اور خوشبو کوئی نہیں ہوتی۔ اور نیک اور صالح ساتھی کی مثال کستوری والے کی مانند ہے اگر تجھے اس سے نہ بھی ملی تو اس کی خوشبو تو (ضرور) پہنچے گی اور برے ساتھی کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے اگر تجھے اس کی کالک نہ لگی تو دھواں تو ضرور آئے گا۔

مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ جَلِيسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِنْ لَمْ يُصْبِكْ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ، وَمَثَلُ جَلِيسِ الشُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكَبِيرِ إِنْ لَمْ يُصْبِكْ مِنْ سَوَادِهِ أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① صالح، متقی اور صاحب عمل مومن کی صحبت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اس میں دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ ② فاسق و فاجر لوگوں سے دور رہنا چاہیے کہ ان کی صحبت میں خسار ہی خسار ہے۔ ③ استاذ اور خطیب کو عمدہ مثالوں سے اپنی بات واضح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۴۸۳۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کا پہلا حصہ ”اس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔“ تک بیان کیا۔ اور ابن معاذ نے مزید کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم کہا کرتے تھے کہ صالح ساتھی کی مثال..... اور بقیہ حدیث بیان کی۔

۴۸۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْكَلَامِ الْأَوَّلِ إِلَى قَوْلِهِ: «وَطَعْمُهَا مُرٌّ». وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ: قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَثَلَ جَلِيسِ الصَّالِحِ، وَسَاقَ بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ.

۴۸۳۱- ثُمَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ نے حضرت انس بن مالک

۴۸۳۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ

۴۸۳۰- تخريج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب إثم من رآه يقرأ القرآن... الخ، ح: ۵۰۵۹ عن مسدد، ومسلم، صلوة المسافرين، باب فضيلة حافظ القرآن، ح: ۷۹۷ من حديث يحيى القطان به. ۴۸۳۱- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الحاكم: ۴/ ۲۸۰ من حديث سعيد بن عامر به، وصححه، ووافقه

اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا بیان

ﷺ سے روایت کیا، نبی ﷺ نے فرمایا: ”صالح ساتھی کی مثال.....“ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا۔

۴۸۳۲- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

نبی ﷺ نے فرمایا: ”صرف مومن آدمی کی صحبت اختیار کر اور تیرا کھانا بھی کوئی متقی ہی کھائے۔“

الْعَطَّارُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ» فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۸۳۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ:

أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، - أَوْ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيًّا».

🌞 فوائد و مسائل: ① فارسی میں کہتے ہیں: صحبت صالح تراصل کند صحبت طالح تراطاح کند۔ صحبت اور مجلس سے

انسان اپنے ساتھی کی عادات اور رنگ ڈھنگ اختیار کر لیتا ہے اور دھیرے دھیرے اس کی محبت بھی دل میں گھر کر جاتی ہے اور معاملہ دین و عقیدے تک جا پہنچتا ہے اس لیے صاحب ایمان کے علاوہ فاسق و فاجر کی صحبت سے گریز کرنا واجب ہے۔ ② صدقات و ہدایات میں اولیت اہل ایمان اور اہل تقویٰ کو حاصل ہے دیگر لوگ دوسرے درجے پر ہیں اور ان سے احسان کرنے میں بھی اجر ہے۔ جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَيُطْعَمُونَ عَلَىٰ حَبِّهِ مَسْكِينًا وَ يَتِيمًا وَ أَسِيرًا﴾ (الدھر: ۸) ”اہل ایمان اللہ کی محبت کی بنا پر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔“ اور قیدی ہر طرح کے لوگ ہو سکتے ہیں۔ مسلمان فاسق فاجر اور کافر۔ اسی طرح یتامی اور مساکین کا معاملہ ہے۔

۴۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی

ﷺ نے فرمایا: ”انسان اپنے محبوب ساتھی کے دین پر ہوتا ہے۔ تو تمہیں چاہیے کہ غور کرو کس سے دوستی کر رہے ہو۔“

۴۸۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو

عَامِرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ عَنْ

«الذھبی، وأعل بما لا یقدح.

۴۸۳۲- تخریج: [إسناده صحیح] أخرجه الترمذی، الزھد، باب ماجاء فی صحبة المؤمن، ح: ۲۳۹۵ من حدیث عبدالله بن المبارک به، وقال: "حسن"، و صححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، والمحاكم: ۱۲۸/۴، ووافقه الذھبی.

۴۸۳۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، الزھد، باب [حدیث "الرجل علی دین خلیله..."]، ح: ۲۳۷۸ عن محمد بن بشار به، وقال: "حسن غریب"، وللحدیث شواهد.

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدَكُمْ مَنْ يُخَالِلُ».

۴۸۳۴- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ أَبِي

الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي

ابْنَ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْأَصَمِّ،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَزْعُمُهُ قَالَ: «الْأَرْوَاحُ

جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ،

وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ».

۳۸۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مرفوعاً (نبی ﷺ

سے) بیان کرتے ہیں: ”روحیں (ازل میں) مجتمع لشکر

تھیں، جن کا (وہاں) آپس میں تعارف ہو گیا (دنیا میں)

ان کے اندر الفت ہو جاتی ہے اور جن کی (وہاں) آپس

میں ناواقفی رہی ہو وہ (اس دنیا میں بھی) ایک دوسرے

سے جدا جدا رہتی ہیں۔“

☀️ فائدہ: اگر کسی کو صالحین کی صحبت میسر ہو اور ان کے ساتھ انس بھی ہو تو یہ اللہ کی نعمت ہے۔ اس پر اللہ کا شکر ادا

کرنے کے ساتھ ساتھ اس تعلق کو اور زیادہ مضبوط بنانا چاہیے۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو صاحب ایمان

ہونے کے ناتے چاہیے کہ بندہ اپنے عمل اور مزاج میں تبدیلی لائے۔

باب: ۱۷- جھگڑے فساد کی کراہت کا بیان

(المعجم ۱۷) - بَابُ: فِي كِرَاهِيَةِ

الْمِرَاءِ (التحفة ۲۰)

۳۸۳۵- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو جب اپنے کسی کام کیلئے بھیجا

کرتے تھے تو انہیں فرماتے: ”خوشخبری دینے والے بننا“

نفرت نہ دلانا، آسانی کرنا اور تنگی اور مشقت نہ ڈالنا۔“

۴۸۳۵- حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَعَثَ أَحَدًا مِنْ

أَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ: «بَشِّرُوا وَلَا

تَفْسُرُوا، وَيَسِّرُوا، وَلَا تُعَسِّرُوا».

☀️ فائدہ: قائد اور صاحب منصب کے لیے خاص نبوی ہدایت یہ ہے کہ اپنے ماتحت افراد کے لیے نرمی اور آسانی

کرنے والا بنے۔ بے مقصد سختی مخالفت کا باعث بنتی ہے۔ جو نفرت لاتی ہے اور کسی بھی لطم اور اجتماعیت کے لیے

سم قاتل ہے۔

۴۸۳۴- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب: الأرواح جنود مجندة، ح: ۲۶۳۸ من حديث جعفر بن برقان به.

۴۸۳۵- تخریج: أخرجه مسلم، الجهاد والسير، باب في الأمر بالتيسير وترك التنفير، ح: ۱۷۳۲ من حديث أبي

أسامة به.

۴۸۳۶- حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگ میری مدح اور میرے اعمال کا ذکر کرنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اس کے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہوں۔“ میں نے عرض کیا: آپ نے بجا فرمایا، میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ میرے شراکت دار تھے اور بہت ہی خوب شراکت دار تھے۔ آپ میں مخالفت کرنے یا لڑنے جھگڑنے والی کوئی بات نہیں تھی۔

۴۸۳۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ قَائِدِ السَّائِبِ، عَنْ السَّائِبِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَعَلُوا يُنُونَنِي عَلَيَّ وَيَذْكُرُونَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا أَعْلَمُكُمْ» - يَعْنِي بِهِ - قُلْتُ: صَدَقْتَ، يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي: كُنْتُ شَرِيكِي فَنِعِمَ الشَّرِيكُ، كُنْتُ لَا تُدَارِي وَلَا تُمَارِي.

☀️ فائدہ: نبی ﷺ کے انہی خصائل حمیدہ کی وجہ سے آپ کی نبوت سے پہلے کی زندگی کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ﴾ (یونس: ۱۶) ”بلاشبہ میں تم میں اس سے پہلے ایک عمر گزار چکا ہوں۔ کیا پس تم عقل نہیں کرتے ہو؟“ اور اللہ عزوجل نے آپ کی حیات مبارکہ کی قسم کھائی ہے فرمایا: ﴿الْعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَنَبِيٍّ سَكَرْتَهُمْ يَعْمَهُونَ﴾ (الحجر: ۷۲) ”تیری عمر کی قسم! وہ تو اپنی بدستی میں سرگرداں تھے۔“ یہ روایت سندا ضعیف ہے، لیکن معنا صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(المعجم ۱۸) - باب الْهَدْيِ فِي الْكَلَامِ (التحفة ۲۱)

۴۸۳۷- جناب یوسف رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بیٹھے باتیں کر رہے ہوتے تو آپ کی نظر اکثر آسمان کی طرف ہوتی تھی۔

۴۸۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عْتَبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يُونُسَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ.

۴۸۳۶- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، التجارات، باب الشركة والمضاربة، ح: ۲۲۸۷ من حديث سفيان الثوري به \* قائد السائب لم أجد له ترجمة، وفي السند اضطراب كما في تقريب التهذيب وغيره.

۴۸۳۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الباغندي في مسند عمر بن عبد العزيز، ح: ۳ من حديث محمد بن سلمة به، \* محمد بن إسحاق عن هاهنا، وصرح بالسماع في رواية سفيان بن وكيع، وهو ضعيف.





رسول اللہ ﷺ کے اسلوب گفتگو کا بیان

۳۸۳۸- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے

کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو میں انتہائی ٹھہراؤ ہوتا تھا۔

۴۸۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كَانَ فِي كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْتِيلٌ أَوْ: تَرْسِيلٌ.

۳۸۳۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان کرتی ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو اس قدر واضح ہوا کرتی تھی کہ ہر سننے والا اسے سمجھ لیتا تھا۔

۴۸۳۹- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَلَامًا فَضْلًا يَفْهَمُهُ كُلُّ مَنْ سَمِعَهُ.

فائدہ: جلدی اور تیز گفتگو کرنا باوقار لوگوں کے ہاں ہمیشہ معیوب سمجھا گیا ہے۔ اور از حد تیز بولنے والا خطیب

بھی کامیاب خطیب نہیں سمجھا جاتا۔

۳۸۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر گفتگو جس کی ابتدا اللہ کی حمد و ثنا سے نہ ہو وہ بے برکت ہے۔“

۴۸۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ: زَعَمَ

الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قُرَّةَ، عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ كَلَامٍ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَجْذَمٌ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس روایت کو یونس

عقلی، شعیب اور سعید بن عبد العزیز نے بواسطہ زہری نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ يُونُسُ وَعَقِيلٌ وَشُعَيْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الرَّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

۴۸۳۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۲۰۷/۳ من حديث أبي داود به، \* شيخ مجهول.

۴۸۳۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۶۵۴، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۱۵/۹ \* سفیان الثوري تابعه حميد بن الأسود، تقدم طرفه الصحيح، ح: ۳۶۳۴.

۴۸۴۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، النكاح، باب خطبة النكاح، ح: ۱۸۹۴ من حديث الأوزاعي به \* الزهري عنمن، وقره متكلم فيه، خالفه الجبال الثقات، وروايتهم هي الراجحة.

آداب خطبہ اور حفظ مراتب کا خیال رکھنے کا بیان

☀️ فائدہ: یہ روایت سناضعیف ہے۔ تاہم اس کے بعد آنے والی صحیح روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ اس سے مراد عام گفتگو نہیں بلکہ اہم گفتگو اور خطبہ و تقریر وغیرہ ہے لہذا خطبے کی ابتدا میں حمد و ثنا کرنا تاکیدی امر ہے۔

(المعجم ۱۹) - **بَابُ فِي الْخُطْبَةِ**  
(التحفة ۲۲)

۳۸۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر وہ خطبہ جس میں تشہد (اللہ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر) نہ ہو ایسے ہے جیسے جذام زدہ (ناقص اور عیب دار) ہاتھ۔“

۴۸۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشْهَدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَدْمَاءِ».

☀️ فائدہ: اہم خطبہ، تقریر اور درس کی ابتدا میں تشہد پڑھنا تاکیدی سنت ہے۔



(المعجم ۲۰) - **بَابُ فِي تَنْزِيلِ النَّاسِ مَنَازِلَهُمْ**  
(التحفة ۲۳)

۳۸۴۲- میمون بن ابو شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے ایک سائل گزرا۔ تو آپ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیا۔ پھر ایک دوسرا آدمی گزرا جس نے (اچھے) کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اس کی حالت عمدہ تھی تو انہوں نے اس کو بھلا کر کھلایا۔ ان سے اس فرق کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”ہر شخص کو اس کے مقام پر رکھو۔“

۴۸۴۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْنُ أَبِي خَلْفٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ الْيَمَانِ أَخْبَرَهُمْ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ: أَنَّ عَائِشَةَ مَرَّ بِهَا سَائِلٌ فَأَعْطَتْهُ كِسْرَةً، وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَهَيْئَةٌ فَأَقْعَدَتْهُ فَأَكَلَ، فَقِيلَ لَهَا فِي ذَلِكَ، فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنْزَلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ».

۴۸۴۱- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، النكاح، باب ماجاء في خطبة النكاح، ح: ۱۱۰۶ من حديث عاصم بن كليب به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۴، وح: ۵۷۹.

۴۸۴۲- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۳۲۲ من حديث أبي داود به، \* حبيب بن أبي ثابت عنن، وأشار مسلم إلى ضعف الحديث في أول المقدمة من صحيحه، ص: ۷.

۴۰۔ کتاب الأدب ..... بلا اجازت دو آدمیوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان  
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ يَحْيَى مُخْتَصَرٌ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ کی حدیث مختصر ہے  
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مَيِّمُونَ لَمْ يَدْرِكْ عَائِشَةَ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میمون نے سیدہ  
 عائشہ رضی اللہ عنہا کو نہیں پایا ہے۔

☀️ فائدہ: یہ روایت سنداً اضعیف ہے۔ تاہم معنی صحیح ہے۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے مقام و مرتبے کی رعایت سے  
 معاملہ کرنا چاہیے۔

۴۸۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الصَّوَّافُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمْرَانَ:  
 حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ  
 مِخْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى  
 الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ  
 مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ،  
 وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَالْجَافِي  
 عَنْهُ، وَإِكْرَامَ ذِي السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ».

۴۸۴۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت  
 ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ بوڑھے مسلمان  
 اور صاحب قرآن کی عزت کرنا جو اس میں غلو اور تقصیر  
 سے بچتا ہو اور (اسی طرح) حاکم عادل کی عزت کرنا، اللہ  
 عزوجل کی عزت کرنے کا حصہ ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① جس شخص کی جوانی اسلام پر گزری ہو اور اب بڑھا پا آ گیا ہو تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 بہت مکرم اور باعزت ہوتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں انہیں وقار دیا جانا لازمی ہے۔ ② صاحب قرآن یعنی حافظ  
 قاری مدرس، مفسر اور داعی اسلام جو فی الواقع شرعی حدود کے پابند ہوں، تجاؤز کریں نہ تقصیر کریں، ان کا احترام بھی لازمی  
 ہے۔ ③ حدود اللہ نافذ کرنے والے منصف حاکم کا بھی یہی حق ہے کہ اس کا اعزاز و اکرام کیا جائے۔ ان حضرات کی  
 اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ عزوجل نے ان کے اعزاز و اکرام کو اپنے اعزاز کا حصہ قرار دیا ہے۔ اور یہ بیان بطور تمثیل و  
 مبالغہ کے ہے۔ ④ یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن درجے کی ہے۔ دیکھیے: (صحیح الجامع، حدیث: ۲۱۹۵)

(المعجم ۲۱) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ  
 يَجْلِسُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بغيرِ إِذْنِهِمَا  
 (التحفة ۲۴)

۴۸۴۳۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۶۳/۸ من حديث أبي داود به، وحسنه النووي في رياض  
 الصالحين، ح: ۳۵۵، وابن حجر في التلخيص الحبير ۱۱۸/۲ \* أبو كنانة مجهول ومع ذلك حسنه النووي، وهذا  
 شيء عجيب.

لوگوں کے بیٹھنے سے متعلق احکام و مسائل

۴۸۴۴- جناب عمرو بن شعیب، اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دو آدمیوں کے درمیان گھس کر مت بیٹھا جائے سوائے اس کے کہ وہ اجازت دے دیں۔“

۴۸۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ وَاحِدٍ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُجْلَسُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا».

۴۸۴۵- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی کیلئے حلال نہیں کہ دو آدمیوں کو جدا جدا کر دے (جو مل کر بیٹھے ہوئے ہوں تو ان میں گھس بیٹھے) (اللہ یہ کہ ان دونوں کی اجازت ہو۔“

۴۸۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجْلُ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا».

☀️ فائدہ: دو مسلمانوں کے درمیان جو پہلے سے اکٹھے بیٹھے ہوئے ہوں زور سے گھس بیٹھنا اور ان کے درمیان تفریق کر دینا جائز نہیں ہے۔ دو بھائیوں کے درمیان پھوٹ ڈال دینا تو اور بھی زیادہ بڑا جرم ہے۔

باب: ۲۲- آدمی کے بیٹھنے کی بابت احکام و مسائل

(المعجم ۲۲) - بَابُ فِي جُلُوسِ الرَّجُلِ (التحفة ۲۵)

۴۸۴۶- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھتے تو اپنے گھٹنوں کو سینے سے ملا کر اپنے ہاتھ ان کے گرد لپیٹ لیا کرتے تھے۔

۴۸۴۶- حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ

۴۸۴۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب/ الاستئذان، باب ماجاء في كراهية الجلوس بين الرجلين بغير إذنهما، ح: ۲۷۵۲ من حديث عامر الأحول به، وانظر الحديث الآتي.

۴۸۴۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية الجلوس بين الرجلين بغير إذنهما، ح: ۲۷۵۲ من حديث أسامة بن زيد به، وقال: "حسن صحيح".

۴۸۴۶- تخریج: [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الترمذي في الشمائل، ح: ۱۲۸ عن سلمة بن شبيب به، وحديث البخاري، ح: ۶۲۷۲ يغني عنه.

الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدِ  
الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا  
جَلَسَ احْتَبَى بِكَدِهِ.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سند میں مذکور عبد اللہ  
بن ابراہیم شیخ منکر الحدیث ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
شَيْخٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۴۸۴۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَمَرَ

۴۸۴۷- حضرت قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ ”قرفصاء“  
کی صورت میں بیٹھے ہوئے تھے (کہ ان کے گھٹنے سینے  
سے ملے ہوئے اور ہاتھ ان کے گرد لپٹے ہوئے تھے)  
میں نے جب رسول اللہ ﷺ کو خشوع اور انکسار کی اس  
کیفیت میں دیکھا تو خوف سے لرز اٹھی۔

وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
اللَّهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي  
جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ وَدُحْيَةُ ابْنَتَا عَلِيَّةَ، - قَالَ  
مُوسَى: بِنْتُ حَزْمَلَةَ - وَكَانَتَا رَيْبَتِي قَيْلَةَ  
بِنْتُ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ جَدَّةً أَبِيهِمَا أَنَّهَا  
أَخْبَرْتُهُمَا: أَنَّهَا رَأَتْ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ قَاعِدٌ  
الْقَرْفُصَاءَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
الْمُحْتَشِعَ - وَقَالَ مُوسَى: الْمُحْتَشِعَ -  
فِي الْجَلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرْقِ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① ”احتباء اور قرفصاء“ یہاں دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے یہ بیٹھنے کا ایک انداز ہے جس کی  
وضاحت ترجمے میں موجود ہے آدی اس طرح سے کبھی مجلس میں بھی بیٹھ جاتا ہے۔ اس میں تواضع، انکسار اور خشوع کا  
اظہار ہوتا ہے، مگر خطبہ جمعہ میں اس طرح بیٹھنا ممنوع ہے۔ دیکھیے: (سنن ابی داؤد، الصلاة، حدیث: ۱۱۰۰۰)  
② حضرت قیلہ رضی اللہ عنہا کا لڑزہ براندام ہونا اس تاثر کی وجہ سے تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ جیسی عظیم ہستی کا ظاہری بیٹھنا  
اس قدر خشوع اور انکسار کا مظہر ہے تو باطنی طور پر آپ ﷺ کی کیا کیفیت ہوگی اور ہم عام لوگ کس قدر بے پروا ہیں۔  
③ اس حدیث سے یہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ باوجود تواضع اور خشوع کے انتہائی بارعب اور ہیبت وادب  
والے تھے۔ اور یہ سب للہیت اور خشیت کا نتیجہ تھا۔ ④ ہر صاحب ایمان کو اپنی نشست و برخاست میں تواضع کا انداز  
اختیار کرنا چاہیے۔ اس سے وقار میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ اضافہ ہی ہوتا ہے۔ ⑤ مذکورہ دونوں روایات سنداً ضعیف  
ہیں، لیکن دیگر شواہد کی بنا پر صحیح یا حسن درجے تک پہنچ جاتی ہیں جیسا کہ خود ہمارے فاضل محقق نے ۴۸۴۷ نمبر حدیث کی

۴۰- کتاب الأدب

لوگوں کے بیٹھنے سے متعلق احکام و مسائل

تحقیق میں صحیح بخاری کا حوالہ ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ وہ ”یعنی عنہ“ یعنی بخاری کی روایت اس سے کفایت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی روایت کو صحیح اور دوسری کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

(الصحيحة، حديث: ۸۲۴ و الترمذی، حديث ۲۹۷۹)

(المعجم . . .) - **بَابُ: فِي الْجَلْسَةِ**

**الْمَكْرُوهَةِ (التحفة ۲۶)**

باب: بیٹھنے کا ایک ناپسندیدہ اور

مکروہ انداز

۴۸۴۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ: حَدَّثَنَا

عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ،

عَنْ أَبِيهِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: مَرَّ بِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا جَالِسٌ هَكَذَا وَقَدْ

وَضَعْتُ يَدَيَّ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي

وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي، فَقَالَ: «اتَّقِعْدُ

قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ».

۳۸۳۸- حضرت شرید بن سوید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں

کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ

میں اپنا بائیں ہاتھ کمر کے پیچھے کر کے اٹکوٹھے کی جگہ پر

دباؤ ڈال کر بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم پر

لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر اللہ کا غضب ہوا ہے۔“



☀️ **فائدہ:** کمر کے پیچھے زمین پر ہاتھ کی ٹیک لگا کر بیٹھنا مکروہ ہے۔ اس روایت کو بعض نے صحیح کہا ہے، دیکھیے:

(حجاب المرأة لالبانی ۱۰۰/۲)

(المعجم ۲۳) - **بَابُ: فِي السَّمْرِ بَعْدَ**

**الْعِشَاءِ (التحفة ۲۷)**

باب: ۲۳- عشاء کے بعد بے مقصد باتوں

میں مشغول رہنے کا بیان

۴۸۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْمُنْهَالِ عَنْ

أَبِي بَرزَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى

عَنِ النَّوْمِ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثِ بَعْدَهَا.

۳۸۳۹- حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ

ﷺ منع فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کی نماز سے پہلے سویا

جائے یا اس کے بعد باتوں میں مشغول رہا جائے۔

☀️ **فائدہ:** عشاء کی نماز سے پہلے سوجانے سے اندیشہ ہے کہ عشاء کی نماز یا جماعت فوت ہو جائے اور ایسے ہی عشاء

۴۸۴۸- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۸۸/۴ عن علي بن بحر به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۵۶،

والحاكم: ۲۶۹/۴، ووافقه الذهبي \* ابن جريج عن عمن هاهنا، ولم يصرح بالسمع في السند المتصل، والله أعلم.

۴۸۴۹- **تخریج:** أخرجه البخاري، مواقيت الصلوة، باب ما يكره من السمر بعد العشاء، ح: ۵۹۹ عن مسدد به.

۴۰- کتاب الأدب ..... آلتی پالتی مارکر بیٹھنے اور سرگوشیاں کرنے کا بیان

کی نماز کے بعد بے مقصد باتوں میں مشغول رہنے سے فجر کی نماز یا جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہاں اگر کوئی اہم مقصد ہو تو مشغول ہونا جائز ہے۔ جیسے کہ طلباء کا رات گئے تک مطالعہ و مذاکرہ کرنا یا دیگر اہم ذمہ داریوں کی ادائیگی کی غرض سے جاگنا جائز ہے مگر شرط یہ ہے کہ فجر کی جماعت ضائع نہ ہو۔

(المعجم ۲۶) - **بَابُ فِي الرَّجُلِ**  
يَجْلِسُ مُتْرَبَعًا (التحفة ۲۸)  
باب: ۲۶- آدمی کا آلتی پالتی مارکر  
بیٹھنے کا بیان

۴۸۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز پڑھا لیتے تو اپنی جگہ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھے رہتے، حتیٰ کہ سورج خوب چڑھ آتا۔  
۴۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا.

فوائد و مسائل: ① عام حالت میں آلتی پالتی کی کیفیت میں بیٹھنا جائز ہے حتیٰ کہ مریض اس حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ مگر کھانے کے لیے بعض علماء نے اس طرح بیٹھنے کو مکروہ جانا ہے اور اس کی وجہ ان کے نزدیک یہ ہے کہ اس طرح بیٹھنا ٹیک لگانے کے ضمن میں آسکتا ہے اور ٹیک لگا کر کھانا ممنوع ہے۔ ② مستحب ہے کہ انسان نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک مسجد میں بیٹھے اور ذکر و تسبیح اور قراءت قرآن وغیرہ میں مشغول رہے۔

(المعجم ۲۴) - **بَابُ فِي التَّنَاجِي**  
(التحفة ۲۹)  
باب: ۲۴- سرگوشیاں کرنے کا بیان

۴۸۵۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ؛ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقِ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَ فِي مَا يَأْتِي: ”دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں اس سے وہ رنجیدہ ہوگا۔“

۴۸۵۰- **تخریج:** أخرجه مسلم، المساجد، باب فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح وفضل المساجد، ح: ۶۷۰ من حديث سفیان الثوري به.

۴۸۵۱- **تخریج:** أخرجه مسلم، السلام، باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضا، ح: ۳۸/۲۱۸۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة به.

۴۰- کتاب الأدب

مجلس سے اٹھ کر واپس آ کر بیٹھے کا بیان

عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَنْتَجِي اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ».

۲۸۵۲- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور مذکورہ بالا کی مانند بیان کیا۔

۴۸۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ.

ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا اگر چار افراد ہوں تو؟ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَقُلْتُ لَابْنِ عُمَرَ: فَأَرْبَعَةٌ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ.

فائدہ: چار آدمیوں میں دو دو آدمی آپس میں کوئی خاص بات کریں تو یہ کیفیت گوارا ہو سکتی ہے۔ مگر تین میں دو کا تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کرنا یا کسی ایسی زبان میں بات کرنا جو اس کی سمجھ میں نہ آتی ہو اس کے لیے از حد کلفت کا باعث ہوگی اور یہ صورت اس تیسرے کی عزت و کرامت کے خلاف بھی ہے۔

باب: ۲۵- جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا ہو اور پھر واپس آ جائے

(المعجم ۲۵) - بَابُ: إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ (التحفة ۳۰)

۲۸۵۳- جناب سہیل بن ابی صالح کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس ایک غلام بھی تھا۔ تو وہ اٹھ کر گیا اور پھر واپس آ گیا تو میرے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس لوٹ آئے تو وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔“

۴۸۵۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَالِسًا وَعِنْدَهُ غُلَامٌ، فَقَامَ ثُمَّ رَجَعَ فَحَدَّثْتُ أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ».

فائدہ: یہ حکم ان علمی اور خاص حلقوں کا معلوم ہوتا ہے جہاں لوگ اہتمام سے باقاعدہ بیٹھے ہوں۔ عام اجتماعات

۴۸۵۲- تخريج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۱۸/۲ من حديث الأعمش به، وصرح بالسمع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۶۹.

۴۸۵۳- تخريج: أخرجه مسلم، السلام، باب: إذا قام من مجلسه ثم عاد، فهو أحق به، ح: ۲۱۷۹ من حديث سہیل ابن أبي صالح به.



مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

میں اگر کوئی جا کر واپس آنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی جگہ پر اپنی کوئی علامت چھوڑ جائے۔ جیسے کہ درج ذیل روایت میں آ رہا ہے۔

۳۸۵۳- جناب کعب ایادی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا جایا کرتا تھا۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کسی جگہ) تشریف فرما ہوتے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ جاتے تو اگر آپ اٹھ کر جاتے اور واپس آنے کا ارادہ رکھتے تو اپنا جوتایا جو کچھ آپ پر (کپڑا وغیرہ) ہوتا وہاں چھوڑ جاتے اس سے صحابہ کرام آپ کے واپس آنے کے متعلق جان جاتے اور بیٹھے رہتے۔

باب:..... مجلس میں اللہ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جانے کی کراہت کا بیان

۳۸۵۵- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو لوگ کسی مجلس سے اٹھیں اور انہوں نے اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ ایسے ہیں گویا کسی مردار گدھے پر سے اٹھے ہوں اور (آخرت میں) یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہوگی۔“ (تمنا کریں گے کاش کہ ہم نے اس میں اللہ کا ذکر کر لیا ہوتا۔)

۳۸۵۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

۴۸۵۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ الْحَلْبِيِّ عَنْ تَمَّامِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ كَعْبِ الْإِيَادِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَامَ فَأَزَادَ الرَّجُوعَ نَزَعَ نَعْلَيْهِ أَوْ بَعْضَ مَا يَكُونُ عَلَيْهِ، فَيَعْرِفُ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ فَيَتَّبِعُونَ.

(المعجم . . .) - باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله (التحفة ۳۱)

۴۸۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُكْرِيَّانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُومُونَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا قَامُوا عَنْ مِثْلِ حَيْفَةِ حِمَارٍ! وَكَانَ لَهُمْ حَسْرَةٌ».

۴۸۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

۴۸۵۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي ۱۵۱/۶ (على تصحيح في المطبوع) من حديث أبي داود به \* تمام بن نجیح ضعیف، وکعب ایادی فیہ لین (تقریب).

۴۸۵۵- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۸۹/۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۴۱، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴۰۸ من حديث سهل بن صالح، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴۹۲/۱، ووافقه الذهبي.

۴۸۵۶- تخريج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۳۷ و ۱۰۶۵۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴۰۴ و ۸۱۸ عن قتيبة به، ورواه الحميدي، ح: ۱۱۵۸، وحسنه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۱۹ \* ابن عجلان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی جگہ یا مجلس میں بیٹھا ہو اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔ اور جو کوئی کسی جگہ لیٹا ہو اور اس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو یہ اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت نقصان کا باعث ہوگی۔“

اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ، وَمَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللَّهَ فِيهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللَّهِ تِرَةٌ».

☀️ فائدہ: مومنین مخلصین کا خاص وصف یہی ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (آل عمران: ۱۹۱) ”جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیئے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں و زمین کی خلقت میں تفکر و تدبر کرتے رہتے ہیں۔“ اس کے معنی یہ بھی نہیں کہ بندہ اپنے لازمی واجبات سے پہلو تہی کر کے بس تسبیح لیے بیٹھا رہے بلکہ سنت نبوی کے مطابق موقع بموقع مسنون دعائیں پڑھتے رہنا ہی ”ذکر کثیر“ ہے۔

باب: ۲۷- کفارہ مجلس کی دعا

(المعجم ۲۷) - بَابُ: فِي كَفَّارَةِ الْمَجْلِسِ (التحفة ۳۲)

۴۸۵۷- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چند کلمات ہیں جو کوئی انہیں اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے تین بار پڑھ لے تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائیں گے اور جو کوئی انہیں اپنی مجلس کے دوران میں پڑھ لے وہ مجلس خیر کی ہو یا ذکر کی تو یہ اس کے لیے ایسے ہوں گے جیسے کسی تحریر کو مہر بند کر دیا گیا ہو (اس کے لیے اس کا اجر اور گناہوں کا کفارہ ہونا محفوظ ہوگا۔ وہ کلمات یہ ہیں: ﴿سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ﴾ [اے اللہ!

۴۸۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ، وَلَا يَقُولُهُنَّ فِي مَجْلِسٍ خَيْرٍ وَمَجْلِسٍ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيفَةِ:

«تابعه عبدالرحمن بن إسحاق المدني عند الحاكم ۱/ ۴۹۲».

۴۸۵۷- تخریج: [إسناده صحيح] \* سعيد بن أبي هلال لم يثبت أنه اختلط، ونقل الساجي عن أحمد لا يصح لانتطاعه.

کفارہ مجلس کی دعا

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
نہیں، میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور  
میں تیری ہی طرف رجوع کرنے والا ہوں۔“

☀️ فائدہ: اس روایت میں مذکورہ دعا کو ”تین بار“ پڑھنے کی شرط صحیح نہیں ہے (علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ) بلکہ ایک ہی بار پڑھنے سے مذکورہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

۴۸۵۸- عبد الرحمن بن ابو عمرو نے بواسطہ مقبری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ  
بالاحادیث کی مانند بیان کیا۔

۴۸۵۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو:  
وَحَدَّثَنِي بِنْحُو ذَلِكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي  
عَمْرٍو عَنِ الْمُقْبِرِيِّ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ ذَلِكَ.

۴۸۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس  
سے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے تھے: [سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ  
وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ  
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ] ایک آدمی نے آپ سے پوچھا لیا کہ  
اے اللہ کے رسول! آپ یہ کلمات کہتے ہیں جو پہلے نہیں  
کہا کرتے تھے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا:  
”یہ اس چیز کے کفارے کے لیے ہے جو مجلس میں  
ہو جاتی ہے۔“

۴۸۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ

الْجَرَجَرَانِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،  
الْمَعْنَى، أَنَّ عَبْدَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَهُمْ عَنِ  
الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ أَبِي هَاشِمٍ، عَنِ أَبِي  
الْعَالِيَةِ، عَنِ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأَخْرَجَهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ  
مِنَ الْمَجْلِسِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ،  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ  
لَتَقُولُ قَوْلًا مَا كُنْتَ تَقُولُهُ فِيمَا مَضَى؟  
قَالَ: «كُفَّارَةٌ لِمَا يَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ».

۴۸۵۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۵۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۲۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۵۹، وعمل اليوم  
والليلة، ح: ۴۲۶، والدارمي، ح: ۲۶۶۱ من حديث حجاج بن دينار به، وللحديث طرق كثيرة \* أبو هاشم هو يحيى  
ابن دينار الرماني.

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ تو بے مقصد گفتگو سے برہم تھے آپ کا یہ عمل امت کے لیے تعلیم تھا، لہذا ہر مسلمان کو اس مبارک ورد کا عامل ہونا چاہیے۔ نیز اپنی مجالس کو لغویات سے پاک رکھنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ان میں غیرت، تہمت، جھوٹ، قیل و قال اور تمقہ نہ ہوں۔ اور یہ سمجھ کر کہ میں آخر میں دعائے کفارہ مجلس پڑھ لوں گا جو جی چاہے کہتا اور کرتا رہے ناجائز ہے نہ معلوم دعا کا موقع ملے نہ ملے اور پھر قبول ہو یا نہ۔

(المعجم ۲۸) - بَابٌ: فِي رَفْعِ  
الْحَدِيثِ مِنَ الْمَجْلِسِ (التحفة ۳۳)

۳۸۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی شخص مجھے میرے صحابہ کی بابت کوئی بات نہ پہنچائے۔ میں چاہتا ہوں کہ میں تمہارے پاس آؤں تو میرا سینہ صاف ہو (کسی کے متعلق میرے دل میں کدورت نہ ہو۔“)

۴۸۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا الْفَرَّيَّابِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ الْوَلِيدِ - وَنَسَبَهُ لَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ حُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ إِسْرَائِيلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ - عَنِ زَيْدِ بْنِ زَائِدٍ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يُبْلَغُنِي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِي عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُخْرَجَ إِلَيْكُمْ وَأَنَا سَلِيمٌ الصَّدْرُ».

☀️ فائدہ: انسان کو جب کسی اپنے پرانے کی کوئی غلط بات پہنچتی ہے تو وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ زبان یا عمل سے خواہ اس کا اظہار نہ بھی کرے مگر دل میں ضرور اس کا اثر ہوتا ہے۔ اس لیے بلاوجہ معقول کسی کی غلط بات دوسرے کے سامنے نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں اگر شرعی ضرورت ہو۔ مثلاً کسی واسطے سے اس کی نصیحت اور اصلاح مقصود ہو یا کسی کو متنبہ رکھنا مطلوب ہو تو جائز ہے۔ یا وہ از حد فاسق فاجر اور ظالم ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْحَظَرَ بِالسُّوَاءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلِمَ﴾ (النساء: ۱۳۸) ”برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے۔“ علمائے اخلاق لکھتے ہیں کہ جو آدمی آپ کے سامنے دوسروں پر تبصرے کرتا اور ان کی باتیں نقل کرتا ہے غالب گمان ہے کہ وہ آپ کے متعلق بھی دوسروں کے ہاں باتیں کرتا ہوگا اس لیے ایسے آدمی کی اس عادت کی حوصلہ افزائی نہیں ہونی چاہیے۔

۴۸۶۰۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، المناقب، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ح: ۳۸۹۶ عن محمد ابن يحيى الذهلي به، وقال: "غريب" \* الوليد بن أبي هشام مستور، وزيد بن زائد لم يوثقه غير ابن حبان.

(المعجم ۲۹) - بَابُ: فِي الْحَدَرِ مَنْ  
النَّاسِ (التحفة ۳۴)

باب: ۲۹- لوگوں سے ہوشیار رہنے کا بیان  
(ہر کوئی قابل بھروسہ نہیں ہوتا)

۴۸۶۱- جناب عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلوایا..... جب کہ آپ ﷺ مجھے کچھ مال دے کر مکہ میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ہاں بھیجنا چاہ رہے تھے جو وہ اہل قریش میں تقسیم کر دیتا اور یہ فتح مکہ کے بعد کا واقعہ ہے..... آپ نے مجھے فرمایا: ”کوئی رفیق سفر ڈھونڈ لو۔“ چنانچہ عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہا سنا ہے کہ تم مکہ جانا چاہتے ہو اور رفیق سفر کی تلاش میں ہو۔ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رفیق سفر ڈھونڈ لیا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”کون؟“ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمری۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم اس کی قوم کے علاقے میں اترو تو ہوشیار رہنا۔“ کہنے والے نے کہا ہے کہ بکری (باکے زیر کے ساتھ) تیرا بھائی ہے مگر اس پر اعتماد نہ کرنا۔ چنانچہ ہم نکل پڑے۔ حتیٰ کہ جب میں ابواء مقام پر پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنی قوم سے ایک کام ہے میں وذان جا رہا ہوں تم یہاں رک کر میرا انتظار کرنا۔ میں نے کہا: خیر سلامتی سے جاؤ۔ جب وہ روانہ ہوا تو مجھے نبی ﷺ کا فرمان یاد آیا تو میں اپنے اونٹ پر سوار ہو لیا اور اسے بھگاتا ہوا اصابر تک جا پہنچا۔ تو اچانک

۴۸۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَيَّارِ الْمُؤَدَّبُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْفُغَوَاءِ الْخَزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَنَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ بِقِسْمِهِ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ - فَقَالَ: التَّمَسِّنْ صَاحِبًا، قَالَ: فَجَاءَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ فَقَالَ: بَلَّغْنِي أَنْكَ تَرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا، قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا، قَالَ: فَقَالَ: «مَنْ؟» قُلْتُ: عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاخْذِرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ: «أَخُوكَ الْبِكْرِيُّ فَلَا تَأْمَنَّهُ». فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَبْوَاءِ قَالَ: إِنِّي أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي يَوْذَانَ فَتَلَبَّثْ لِي؟ قُلْتُ: رَاشِدًا، فَلَمَّا وَلَّى ذَكَرْتُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي حَتَّى خَرَجْتُ أَوْضِعَهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَابِرِ إِذَا هُوَ

۴۸۶۱- تخریج: [استادہ ضعیف] أخرجه أحمد: ۲۸۹/۵ من حدیث نوح بن یزید به، \* عبد اللہ بن عمرو بن الفغواء مستور (تقریب).

۴۰- کتاب الأدب

يُعَارِضُنِي فِي رَهْطٍ، قَالَ: وَأَوْضَعْتُ  
فَسَبَقْتُهُ، فَلَمَّا رَأَى أَنْ قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوا  
وَجَاءَنِي فَقَالَ: كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ،  
قَالَ: قُلْتُ: أَجَلٌ، وَمَضَيْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ  
فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ.

پیدل آدمی کی چال کا بیان

دیکھتا ہوں کہ امیہ اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ  
میرے آڑے آ گیا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا اونٹ اور  
تیز بھگا یا حتی کہ ان سے آگے نکل گیا۔ جب انہوں نے  
دیکھا کہ میں ان کے ہاتھوں سے نکل گیا ہوں تو وہ واپس  
ہو گئے۔ پھر وہ (اکیلا) میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ  
مجھے اپنی قوم کے ہاں ایک کام تھا۔ میں نے کہا: ہوگا۔ حتی  
کہ ہم مکہ آ گئے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ  
کے حوالے کر دیا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداً ضعیف ہے، تاہم اس میں بیان کردہ کئی باتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔  
مثلاً سفر میں ساتھی ضرور ہونا چاہیے۔ اکیلے سفر کرنا خطرات سے خالی نہیں۔ ② مخلص ساتھی کے سوا ہر کسی کو اپنا راز دینا  
اور اس پر کئی بھروسہ کر لینا بھی روا نہیں۔ ③ صدقات اور بیت المال سے نئے مسلمانوں کی تالیف قلب ہوتی رہنی  
چاہیے تاکہ وہ اسلام میں راجح ہو جائیں۔ ④ مصلحت کے پیش نظر ایک شہر کے صدقات دوسرے شہروں میں منتقل  
کرنا جائز ہے۔



۳۸۶۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا

نے فرمایا: ”مومن ایک بل سے دوبا رہیں ڈسا جاتا۔“

لَيْثٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ  
وَأَجِدُ مَرَّتَيْنِ».

🌞 فائدہ: آزمائے ہوئے کو آزمانا بہت بڑی غلطی ہوتی ہے۔

باب: ۳۰- پیدل آدمی کی چال کا بیان

(المعجم ۳۰) - بَابُ: فِي هَدْيِ

الرَّجُلِ (التحفة ۳۵)

۳۸۶۳- سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۸۶۳- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا

۴۸۶۲- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۶۱۳۳، ومسلم، الزهد،

باب: لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين، ح: ۲۹۹۸ عن قتية به.

۴۸۶۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أبو الشيخ في أخلاق النبي ﷺ، ص: ۹۳ من حديث وهب بن بقية به،

ورواه الترمذي، ح: ۱۷۵۴ من حديث حميد الطويل به، وصرح بالسماع عند الحاكم: ۴/۲۸۱، ۲۸۱، وصححه

چت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے بیان

خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَسَى كَانَتْهُ يَتَوَكَّأُ.

☀️ فائدہ: یعنی متواضعانہ انداز سے چلتے، بخلاف متکبر لوگوں کی چال کے کہ وہ سینہ نکال کر اکڑ کر چلتے ہیں۔

۴۸۶۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ خُلَيْفٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: كَيْفَ رَأَيْتَهُ؟ قَالَ: كَانَ أبيضَ مَلِيحًا، إِذَا مَسَى كَأَنَّمَا يَهْوِي فِي صَبُوبٍ.

۴۸۶۳- حضرت ابو طفیل (عامر بن واہلہ) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا۔ سعید جریری نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ان کو کیوں دیکھا؟ انہوں نے کہا: آپ سفید رنگ اور انتہائی خوبصورت تھے اور جب چلتے تھے تو لگتا تھا کہ اوپر سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔

☀️ فائدہ: طاقت و صحت مند اور چاق چوند آدمیوں کی چال بالعموم ایسے ہی ہوا کرتی ہے۔ تواضع کے نام سے ایسی ڈھیلی ڈھیلی چال چلنا گویا کوئی مریض جا رہا ہو، مدوح (پسندیدہ) نہیں ہے۔

(المعجم ۳۱) - بَابُ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى (التحفة ۳۶)

باب: ۳۱- لیٹے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ رکھ لینے کا بیان

۴۸۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضَعَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: يَرْفَعُ - الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى. زَادَ قُتَيْبَةُ: وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۴۸۶۵- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنی ٹانگ پر ٹانگ رکھے۔ قتیبہ کی روایت میں اضافہ ہے کہ جب وہ چت لیٹا ہوا ہو۔

◀️ علی شرط الشيخين، ووافقه الذهبي .

۴۸۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب: كان النبي ﷺ أبيض، مליح الوجه، ح: ۲۳۴۰ من حديث عبد الأعلى بن عبد الأعلى به .

۴۸۶۵- تخریج: أخرجه مسلم، اللباس والزينة، باب: في النهي عن اشتغال الصماء والاحباء في ثوب واحد . . . الخ، ح: ۷۲/۲۰۹۹ من حديث قتيبة به .

☀️ **فائدہ:** کیونکہ اس میں بے پردگی کا اندیشہ ہوتا ہے اور مجلس میں دوسروں کے سامنے ایسا عمل ویسے ہی برالگتا ہے۔ تاہم اس کا جواز بھی ہے بالخصوص جب بے پردگی کا اندیشہ نہ ہو جیسے کہ درج ذیل روایات میں آرہا ہے۔

۴۸۶۶- جناب عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید بن عاصم الناصری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ چٹ لیٹے ہوئے تھے۔ تعنی نے کہا: مسجد میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ اپنی ایک ٹانگ دوسری پر رکھے ہوئے تھے۔

۴۸۶۶- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا مَالِكُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا، قَالَ الْقَعْنَبِيُّ: فِي الْمَسْجِدِ، وَأَضْعَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۴۸۶۷- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایسے کر لیا کرتے تھے (لیٹنے کی حالت میں اپنی ایک ٹانگ پر دوسری رکھ لیا کرتے تھے۔)

۴۸۶۷- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ كَانَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ.

باب: ۳۲- بات ازادینا (بہت براہے)

(المعجم ۳۲) - **بَابُ: فِي نَقْلِ**

الْحَدِيثِ (التحفة ۳۷)

۴۸۶۸- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب کوئی تم سے بات کرتے ہوئے ادھر ادھر سے چوکتا ہو رہا ہو (کہ کہیں کوئی سنتا تو نہیں) تو یہ بات امانت ہے۔“

۴۸۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَدَّثَ

۴۸۶۶- **تخریج:** أخرجه البخاري، الصلوة، باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، ح: ۴۷۵ عن القعني به، ومسلم، اللباس والزينة، باب: في إباحة الاستلقاء ووضع إحدى الرجلين على الأخرى، ح: ۲۱۰۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ: ۱/۱۷۲.

۴۸۶۷- **تخریج:** أخرجه البخاري، الصلوة، باب الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، ح: ۴۷۵ عن القعني به، وهو في الموطأ: ۱/۱۷۲.

۴۸۶۸- **تخریج:** [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ماجاء في المجالس بالأمانة، ح: ۱۹۵۹ من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ذئب به، وقال: "حسن"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/۴۰۲.





الرَّجُلُ بِالْحَدِيثِ ثُمَّ التَّمَتَّ فَهِيَ أَمَانَةٌ» .

☀️ فائدہ: مسلمان کو از حد دانا ہونا چاہیے۔ جب آپ کا بھائی آپ سے بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھ رہا ہو تو یہ اشارہ ہوتا ہے کہ یہ خاص بات ہے جس کی آپ نے حفاظت کرنی ہے اور یہ امانت ہے اسے آگے نقل نہیں ہونا چاہیے۔

۴۸۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنْ ابْنِ أَخِي جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مَجَالِسَ : سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ ، أَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ ، أَوْ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ» .

۳۸۶۹- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجالس امانت کے ساتھ ہیں۔ سوائے تین مجلسوں کے جن میں ناحق خون بہانے یا ناحق فحش کاری یا ناحق مال مارنے کی بات ہو۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ مگر حکمت و اخلاق اور دوسرے دلائل کا تقاضا یہی ہے کہ مجلس مشاورت میں ہونے والی گفتگو راز اور امانت ہوتی ہے۔ اس کی حفاظت کرنا اصحاب مجلس پر لازم ہے الّا یہ کہ کسی کی جان و مال یا عزت لوٹنے کی بات ہو تو ایسے رازوں کو راز رکھنا حرام ہے۔

۴۸۷۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ - قَالَ إِبْرَاهِيمُ : هُوَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

۳۸۷۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک قیامت کے روز امانت میں یہ بات بہت بڑی خیانت شمار ہوگی کہ مرد اپنی بیوی کے اور بیوی اپنے شوہر کے قریب ہو اور پھر اس کے راز کو افشا کر دے۔“

۴۸۶۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳/۳۴۲ من حديث عبد الله بن نافع به \* ابن أخي جابر مجهول، لم أجد له ترجمة.

۴۸۷۰- تخریج: أخرجه مسلم، النكاح، باب تحريم إفشاء سر المرأة، ح: ۱۴۳۷ عن أبي كريب محمد بن العلاء به، وهو حديث صحيح.

«إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى أَمْرٍ أَنَّهُ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يُنْشُرُ سِرَّهَا» .

☀️ فائدہ: اللہ عزوجل نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس بنایا ہے تو ان کا آپس کے رازوں کو دوسروں کے سامنے افشا کر دینا بہت قبیح عمل ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی شرعی ضرورت کے تحت قاضی وغیرہ کے سامنے کوئی بات کہنی پڑے۔

باب: ۳۳- چغل خور کا بیان

(المعجم ۳۳) - بَابُ: فِي الْقَتَاتِ

(التحفة ۳۸)

۳۸۷۱- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ

۴۸۷۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔“

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

الأعمش، عن إبراهيم، عن همام، عن

حذيفة قال: قال رسول الله ﷺ: «لا

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ» .



☀️ فوائد و مسائل: ① لوگوں میں فساد ڈالنے کی غرض سے ایک دوسرے کی باتیں ادھر ادھر نقل کرنا بدترین خصلت

ہے۔ لوگوں کے نزدیک بھی اور اللہ کے ہاں بھی۔ ② اس طرح کی احادیث عموماً ایسے ہی بیان کرنی چاہئیں، تاہم

نص قرآنی سے ثابت ہے کہ جنت صرف مشرک پر حرام ہے لیکن بطور سزا کے مسلمان بھی جہنم کا عذاب بھگتیں گے۔

اس لیے بعض اعمال کی بابت جو آتا ہے کہ اس کا مرتکب ”جنت میں نہیں جائے گا۔“ تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ

ابتدائی طور پر جنت میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ سزا و عتاب کے بعد جنت میں جائے گا۔ ③ عربی زبان میں

[قَتَات] اور [نَمَام] میں فرق یہ کیا جاتا ہے کہ [نَمَام] مجلس میں حاضر رہ کر وہاں کی باتیں دوسروں کو جانتا ہے۔

جبکہ [قَتَات] چوری چھپے سن کر نقل کرتا ہے۔

باب: ۳۴- دورے آدی کا بیان

(المعجم ۳۴) - بَابُ: فِي ذِي

الْوَجْهَيْنِ (التحفة ۳۹)

۳۸۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی

۴۸۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سَفْيَانُ

۴۸۷۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان غلط تحريم النيمة، ح: ۱۰۵ عن أبي بكر بن أبي شيبة، ومنا

في المصنف له: ۹۱/۹، والبخاري، الأدب، باب ما يكره من النيمة، ح: ۶۰۵۶ من حديث إبراهيم النخعي به.

۴۸۷۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲/۲۴۵، والحميدي، ح: ۱۱۳۹ (بتحقيقي) عن سفیان بن

عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أن النبي ﷺ قال: «من شر الناس ذو الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجهٍ وهؤلاء بوجهٍ».

عَلَيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا: ”بدترین ہے وہ آدمی جو دو رخا ہو کہ ان کے پاس جائے تو ایک منہ ہو دوسروں کے پاس جائے تو دوسرا منہ۔“

۴۸۷۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ الرَّكِيِّ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ عَمَّارِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا، كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ».

۲۸۷۳- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کے دنیا میں دو منہ ہوئے (جو آدمی دو رخا ہوا) قیامت کے روز اس کی دو زبانیں ہوں گی جو آگ کی ہوں گے۔“

🌞 فائدہ: ایسے لوگ اپنی سمجھ میں بڑے دانائے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مصلحت کیش باور کراتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ انتہائی بزدل اور اخلاقی پستی میں گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کو ”ابن الوقت اور منافق“ کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی ابتدا میں کفار کی مذمت میں صرف دو آیتیں (البقرة: ۶، ۷) ہیں مگر مصلحت کیش منافقین کی مذمت میں تیرہ آیتیں مذکور ہیں۔ دیکھیے: (البقرة: از آیت نمبر: ۲۰ تا ۲۸)

(المعجم ۳۵) - **بَابُ: فِي الْغَيْبَةِ** باب: ۳۵- غیبت کے احکام و مسائل

(التحفة ۴۰)

۴۸۷۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْغَيْبَةُ؟

۲۸۷۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! غیبت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔“ کہا گیا: جو

◀ عیبة بہ، وصرح بالسماع، ورواه مسلم، ح: ۲۵۲۶ من حدیث ابي الزناد به.

۴۸۷۳- **تخریج:** [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۳۱۰، والدارمي، ح: ۲۷۶۷ من حدیث شريك القاضي به، وصرح بالسماع عند ابن أبي الدنيا في كتاب الصمت، ح: ۲۷۴، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۷۹، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۷۰/۸، وللحديث شواهد.

۴۸۷۴- **تخریج:** أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الغيبة، ح: ۲۵۸۹ من حدیث العلاء بن عبد الرحمن بن يعقوب به، ورواه الترمذي، ح: ۱۹۳۴ من حدیث عبد العزيز الدراوردي به.

غیبت سے متعلق احکام و مسائل

بات میں کہہ رہا ہوں اگر وہ میرے بھائی میں (فی الواقع) ہو؟ (تو بھی وہ غیبت ہوگی؟) آپ نے فرمایا: ”اگر اس میں وہ بات موجود ہو اور تم کہو تب ہی تو غیبت ہے۔ اگر تم کوئی ایسی بات کہو جو اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔“

قال: «ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ»، قِيلَ: أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهْتَهُ».

۳۸۷۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ دیا: آپ کو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہی کافی ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے..... مسدّد کے علاوہ دوسرے نے وضاحت کی کہ اس سے ان کی مراد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا پستہ قد ہونا تھا..... تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملا دیا جائے تو کڑوا ہوا جائے۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے سامنے کسی کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا: ”میں کسی کی نقل اتارنا پسند نہیں کرتا“ خواہ مجھے اتنا اتنا مال بھی ملے۔“

۴۸۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةٍ كَذَا وَكَذَا - قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ: تَعْنِي قَصِيرَةً - فَقَالَ: «لَقَدْ قُلْتَ كَلِمَةً لَوْ مَزَجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ»، قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا، فَقَالَ: «مَا أَحِبُّ أَنْي حَكَيْتُ إِنْسَانًا وَإِنْ لِي كَذَا وَكَذَا».



☀️ فائدہ: کسی کی فطری خلقت پر عیب لگانا اور تمسخر اور ٹھٹھا کرنا حرام ہے۔ یہ گویا اللہ عزوجل پر عیب لگانا اور اپنی بڑائی کا اظہار ہے۔ جب فطری امور پر عیب لگانا حرام ہے تو اعمال پر تبصرہ بھی جائز نہیں، الایہ کہ کوئی معصیت کا عمل ہو تاکہ عبرت ہو۔ اگر اس نے توبہ کر لی ہو تو ذکر کرنا بالاولیٰ جائز نہیں۔ البتہ اعمال خیر کا ذکر جائز ہے۔

۴۸۷۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا نَوْفَلُ بْنُ

۳۸۷۶- حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”سب سے بڑا اسود (سب سے بڑی زیادتی) یہ ہے کہ انسان ناحق کسی کی عزت سے کھیلے۔“

۴۸۷۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب [حديث: لو مزج بها ماء البحر... الخ]، ح: ۲۵۰۲ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح".

۴۸۷۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱/ ۱۹۰ عن أبي اليمان به \* عبدالله هو ابن عبدالرحمن بن أبي حسين.

مُسَاجِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَرْبَى الرَّبَا الْاسْتِطَالَةَ فِي عَرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَيْرِ حَقٍّ».

☀️ فائدہ: جس طرح معاملات تجارت میں سود حرام ہے اسی طرح اپنے مسلمان بھائی کی بے عزتی اور بے ادبی کرنا بھی حرام ہے۔

۴۸۷۷- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَايِرِ اسْتِطَالَةَ الْمَرْءِ فِي عَرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَمِنْ الْكِبَايِرِ السَّبْتَانِ بِالسَّبْتِ».

۴۸۷۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک کبیرہ گناہوں میں ایک بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کی ناحق ہتک اور توہین کر دے۔ کبیرہ گناہوں میں یہ بھی ہے کہ کوئی ایک کے بدلے دو گالیاں دے۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم یہ افعال باعتبار شریعت اور اخلاق ہر طرح سے مذموم ہیں۔

۴۸۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ وَأَبُو الْمُغِيرَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَّا عُرْجُ بِي مَرَزَتْ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهُهُمْ وَصُدُورَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جُبَيْرِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ».

۴۸۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزرا ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانے کے تھے جو اپنے چہروں اور سینوں کو چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ ہیں جو دوسرے لوگوں کا گوشت کھاتے اور ان کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔“

۴۸۷۷- تخریج: [إسناده ضعيف] حسنه المحافظ ابن حجر في فتح الباري: ۱۰/۴۱۱، وروي عن أحمد أنه قال في عمرو بن أبي سلمة النيسبي: "روى عن زهير أحاديث بواطيل" (تہذیب).  
۴۸۷۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳/۲۲۴ عن أبي المغيرة به.

غیبت سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ، لَيْسَ فِيهِ أَنْسٌ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو یحییٰ بن عثمان نے بقیہ سے روایت کیا مگر اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں (مرسل روایت کیا۔)

🌞 فائدہ: مسلمان کی غیبت کرنا یا چھوٹی سطح کے مسلمانوں کی عزت و توقیر کو ملحوظ نہ رکھنا سخت خطرناک ہے۔

۴۸۷۹- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ أَبِي عَيْسَى السَّيْلِحِيُّ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُصَنِّفِ.

۳۸۷۹- عیسیٰ بن ابی عیسیٰ السیلعینی نے ابو مغیرہ سے اسی طرح روایت کیا جیسے کہ (مذکورہ بالا حدیث میں) ابن مصنفی نے کہا۔

۴۸۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَعْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ اتَّبَعَ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ».

۳۸۸۰- حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے وہ لوگو جو اپنی زبانوں سے ایمان لائے ہو مگر ایمان ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے! مسلمانوں کی بدگوئی نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیبوں کے درپے ہوا کرؤ بلاشبہ جو ان کے عیبوں کے درپے ہوگا اللہ بھی اس کے عیبوں کے درپے ہوگا۔ اور اللہ جس کے عیبوں کے درپے ہو گیا تو اسے اس کے گھر کے اندر رسوا کر دے گا۔“

🌞 فائدہ: یہ ضروری نہیں کہ انسان باہر ہی جائے تو رسوا ہو گھر کے اندر رہتے ہوئے بھی ذلیل و رسوا ہو سکتا ہے۔

۴۸۸۱- حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْبَصْرِيُّ الْجَمْصِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ابْنِ

۳۸۸۱- حضرت مستورد (بن شداد رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کی

۴۸۷۹- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۴۸۸۰- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۴۲۰ عن أسود بن عامر به، وسنده ضعيف، وله شاهد حسن عند الترمذي، ح: ۲۰۲۲.

۴۸۸۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۴۰ من حديث حيوة به، \* بقية لم يصرح بالسماع المسلسل، ورواه أحمد: ۴/ ۲۲۹، والحاكم: ۴/ ۱۲۷، ۱۲۸ بسند ضعيف عن وقاص بن ربيعة به، وفيه ابن جريج لم يصرح بالسماع في رواية الثقات عنه.

کسی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کے دفاع کرنے کا بیان  
 وجہ سے ایک بھی لقمہ کھایا ہوگا (اس کی غیبت یا تنگ  
 وغیرہ کر کے کسی سے کوئی عوض لیا ہوگا) تو اللہ تعالیٰ اسے  
 جہنم سے اسی طرح کا لقمہ کھلائے گا۔ اور جسے کسی مسلمان  
 کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنایا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے  
 اسی طرح کا کپڑا پہنائے گا۔ اور جس نے کسی کی تشہیر کی  
 اور اسے دکھلاوے کے مقام پر پہنچایا ہو (اس کا چرچا کیا  
 ہو) تو اللہ قیامت کے روز اس کی تشہیر کرے گا اور  
 دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا۔“ (ایسا عذاب دے  
 گا یا ایسی جگہ عذاب دے گا کہ اس کا سب لوگوں میں  
 چرچا ہوگا۔)

ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ  
 وَقَّاصِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُشْتَوْرِدِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ  
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَكَلَ بِرَجُلٍ  
 مُسْلِمٍ أَكَلَهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ  
 جَهَنَّمَ، وَمَنْ كُتِبَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَإِنَّ  
 اللَّهَ يَكْسُوهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ  
 مَقَامَ سَمْعَةَ وَرَبِيَاءَ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُومُ بِهِ مَقَامَ  
 سَمْعَةَ وَرَبِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

☀️ فائدہ: یہ روایت بعض کے نزدیک صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۹۳۴)

۳۸۸۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان کے لیے  
 دوسرے مسلمان کا مال عزت اور خون حرام ہے۔  
 بندے کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان  
 بھائی کو حقیر جانے۔“

۴۸۸۲- حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ  
 الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ  
 هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ  
 أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ  
 حَرَامٌ: مَالُهُ وَعَرْضُهُ وَدَمُهُ، حَسْبُ امْرِئٍ  
 مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ».

☀️ فائدہ: جہاں مسلمان بھائی کی دوسروں کے ہاں بدگوئی کرنا یا توہین کرنا یا اس کا مال مار لینا حرام ہے وہاں اپنے  
 جی میں اسے حقیر جاننا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

باب: ۳۶- کسی مسلمان کی (عدم موجودگی میں  
 اس کی) عزت کا دفاع کرنا

(المعجم ۳۶) - باب الرجل يذُبُّ عَنْ  
 عَرَضِ أَخِيهِ (التحفة ۴۱)

۴۸۸۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ما جاء في شفقة المسلم على المسلم، ح: ۱۹۲۷  
 من حديث أسباط بن محمد، وقال: "حسن غريب"، وله شاهد عند مسلم، ح: ۲۵۶۴، فالحديث صحيح.

## ۴۰- کتاب الأدب

۴۸۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ  
أَسْمَاءَ بْنِ عُيَيْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ  
يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ،  
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى الْمَعَاوِرِيِّ، عَنْ  
سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ  
مُتَنَافِقٍ، أَرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا يَحْمِي  
لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى  
مُسْلِمًا بِشَيْءٍ يُرِيدُ شَيْئَهُ بِهِ حَبَسَهُ اللَّهُ عَلَى  
جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يُخْرَجَ مِمَّا قَالَ».

کسی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کے دفاع کرنے کا بیان  
۴۸۸۳- جناب سہل بن معاذ بن انسؓ نے اپنے  
والد سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس  
نے کسی مومن کا کسی منافق سے بچاؤ کیا..... راوی کہتا  
ہے میرا خیال آپ نے یوں کہا: اللہ عزوجل قیامت کے  
دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس کے گوشت کو جہنم کی آگ  
سے بچائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان پر کسی چیز کی  
تہمت لگائی کہ اس کے ذریعے سے اس نے اس پر عیب  
لگانا چاہا تو اللہ اسے جہنم کے پل صراط پر روک رکھے گا  
حتیٰ کہ اس کے کہے کی سزا پوری ہو جائے۔“

☀️ فائدہ: مسلمان صاحب ایمان کی عزت کا دفاع کرنا، اس کے سامنے ہو یا اس کی غیر موجودگی میں بہت بڑی  
عزیت اور فضیلت کا کام ہے اس سے ایک صالح معاشرہ تشکیل پاتا ہے اور شریعت اور طبعیت افراد کو بچانے کا موقع نہیں ملتا۔  
یہ روایت بعض محققین کے نزدیک حسن درجے کی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (التعلیق الرغیب: ۳۰۲/۳، ۳۰۳  
ومشکوٰۃ، التحقیق الثانی للالبانی، حدیث: ۴۹۸۶)

۴۸۸۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الصَّبَّاحِ:  
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ:  
حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ إِسْمَاعِيلَ  
ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
وَأَبَا طَلْحَةَ بْنَ سَهْلِ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولَانِ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَمْرٍ يَخْذُلُ  
أَمْرًا مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ

۴۸۸۴- حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور ابو طلحہ بن  
سہل انصاریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان کو کہیں بے یار و مددگار چھوڑا  
جہاں کہ وہ بے عزت کیا جا رہا تھا تو اللہ اسے ایسی جگہ بے  
یار و مددگار چھوڑے گا جہاں وہ چاہے گا کہ (کاش) اس  
کی مدد کی جائے۔ اور جس نے کسی مسلمان کی مدد کی (اور  
اس کا دفاع کیا) جہاں اسے بے عزت اور ذلیل کیا جا رہا

۴۸۸۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۱/۳ من حديث عبدالله بن المبارك به، وهو في الزهد له،  
ح: ۶۸۶ \* إسماعيل بن يحيى مجهول، لم يوثقه غير ابن حبان.  
۴۸۸۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۳۰/۴ من حديث الليث بن سعد به، \* يحيى بن سليم،  
وإسماعيل بن بشير مجهولان (راجع التقريب وغيره).



غیبت سے متعلق دیگر احکام و مسائل  
تھا تو اللہ اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ چاہے گا  
کہ اس کی مدد کی جائے۔“

وَيُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ عَرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي  
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نَصْرَتَهُ، وَمَا مِنْ أَمْرٍ  
يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقِصُ فِيهِ مِنْ  
عَرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللَّهُ  
فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نَصْرَتَهُ.

یجی کہتے ہیں: مجھے یہ حدیث عبید اللہ بن عبد اللہ بن  
عمر اور عقبہ بن شداد نے بھی روایت کی ہے۔

قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ عَمْرِو وَعُقْبَةُ بْنُ شَدَادٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ یجی بن سلیم، حضرت  
زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ  
غلام تھے اور اسماعیل بن بشیر بنو مغالہ کے آزاد کردہ غلام  
ہیں اور عقبہ بن شداد کی بجائے عقبہ بھی کہا گیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ هَذَا هُوَ  
ابْنُ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ  
بَشِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَعَالَةَ، وَقَدْ قِيلَ: عُتْبَةُ بْنُ  
شَدَادٍ، مَوْضِعٌ عُقْبَةُ.

☀️ فائدہ: یہ روایت سداضعیف ہے، تاہم صحیح حدیث میں ہے: ”جب تک بندہ اپنے بھائی کی نصرت اور مدد میں  
رہے اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے۔“ (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، حدیث: ۲۶۹۹)

باب ..... ایسے لوگ جن کی برائی کرنا غیبت  
شمار نہیں ہوتا

(المعجم . . .) - **بَابُ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ  
غِيْبَةٌ (التحفة ۴۲)**

۳۸۸۵- حضرت جناب (بن عبد اللہ بکلی رضی اللہ عنہ) سے  
روایت ہے کہ ایک دیہاتی آیا، اس نے اپنی سواری  
بٹھائی، اس کا گھٹنا باندھا پھر مسجد کے اندر آ گیا اور  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سلام پھیرا تو وہ اپنی سواری کے پاس آیا، اسے کھولا، اس  
پر سوار ہوا پھر اونچی آواز میں بولا: اے اللہ! مجھ پر رحم کر اور  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر اور ہماری اس رحمت میں کسی اور

۴۸۸۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ: حَدَّثَنَا  
عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ مِنْ كِتَابِهِ  
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُشَمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا  
جُنْدُبٌ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَتَانَا رَاحِلَتُهُ  
ثُمَّ عَقَلَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى خَلْفَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۸۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۳۱۲ عن عبد الصمد به، وانظر، ح: ۳۸۰ لقصة الأعرابي \*  
ابو عبد الله الجشمي مجهول.

غیبت سے متعلق دیگر احکام و مسائل

آتَى رَاحِلَتَهُ فَأَطْلَقَهَا ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ نَادَى : كوشريك نہ کر۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم کیا اللّٰهُمَّ! ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا أَحَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”نہیں جو وہ کہہ رہا ہے؟“ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں۔ «أَتَقُولُونَ هُوَ أَضَلُّ أُمَّ بَعِيرِهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا إِلَى مَا قَالَ؟» قَالُوا: بَلَى .

☀️ فائدہ: اس روایت کا پہلا حصہ [اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي.....] اے اللہ مجھ پر رحم کر اور حضرت محمد (ﷺ) پر رحم کر اور ہماری اس رحمت میں کسی اور کوشريك نہ کر۔“ صحیح ہے جو پہلے حدیث نمبر: ۳۸۰ میں بھی گزر چکا ہے جبکہ دوسرا حصہ صحیح نہیں ہے۔ بہر حال بطور نصیحت و عبرت جاہلوں کی جاہلیت کا ذکر جائز ہے۔

باب: ..... جو کوئی اپنی غیبت کرنے والوں کو معاف کر دے

(المعجم . . .) - باب مَا جَاءَ فِي

الرَّجُلِ يُحِلُّ الرَّجُلَ قَدِ اغْتَابَهُ (التحفة ۴۳)

۴۸۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ : جناب قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: کیا تم سے ممکن نہیں کہ ابو ضعیف یا ابو ضمضم کی طرح ہو جاؤ۔ نام میں محمد بن عبید کو شبہ ہوا ہے۔ جب صبح ہوتی تو وہ کہا کرتا تھا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت تیرے بندوں کے لیے صدقہ کر دی ہے۔ (جنہوں نے میری کوئی بے عزتی کی ہو میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔)

۴۸۸۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : جناب عبدالرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ابو ضمضم کی طرح ہو جائے؟“ صحابہ نے کہا: ابو ضمضم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم سے پہلے ایک آدمی ہو گزرا ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان



۴۸۸۶- تخریج: [إسناده ضعيف] \* فتادة لم يدرك أبا ضعیف قطعاً، فالخير منقطع، والسند صحيح إلى فتادة.  
 ۴۸۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الخطيب في الموضح: ۲۷/۱ من حديث حماد بن سلمة به \* عبدالرحمن بن عجلان مجهول الحال، والسند مرسل، ومحمد بن عبدالله العمي لين الحديث.

قال: «رَجُلٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قَالَ: عَرْضِي لِمَنْ شِئْتُمُ».  
 کیا۔ کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس کے لیے (صدقہ) ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَمِّيِّ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.  
 امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبد اللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبی ﷺ مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ حَمَادٍ أَصَحُّ.  
 امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ۳۷) - بَابُ فِي التَّجَسُّسِ (التحفة ۴۴)

باب: ۳۷- ٹوہ لگانے کا بیان

۴۸۸۸- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابْنُ عَوْفٍ - وَهَذَا لَفْظُهُ - قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مَعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِنْ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ» أَوْ «كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مَعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا.  
 ۴۸۸۸- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا“..... یا..... ”قرب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔“ تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

☀️ فوائد و مسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۴۸۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الطبراني في الكبير: ۳۷۹/۱۹ من حديث الفريابي به، وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ۱۴۹۵، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۴۸.

مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

۴۸۸۹- جناب جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود رضی اللہ عنہم، حضرت مقدم بن معد یکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”امیر (حاکم وقت) اگر تہمت اور شبہ کی بنا پر لوگوں کے درپے ہوگا تو ان کو بگاڑ دے گا۔“

۴۸۸۹- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو [الْحَضْرَمِيُّ]: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ: حَدَّثَنَا ضَمَّصُمُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَكَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ وَعَمْرٍو بْنِ الْأَسْوَدِ وَالْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ وَأَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ».

☀️ فائدہ: حاکم وقت کو غمخوردگر کر کے کام لینا چاہیے اور خوردہ گیری سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ حدود کے نفاذ میں اسے کسی قسم کی رورعایت نہیں کرنی چاہیے۔

۴۸۹۰- جناب زید بن وہب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ فلاں آدمی ہے اور اس کی ڈاڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ تو عبداللہ نے کہا: ہمیں توہ لگانے سے منع کیا گیا ہے ہاں اگر کوئی بات واضح ظاہر ہو تو ہم اس کا مواخذہ کریں گے۔

۴۸۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقِيلَ: هَذَا فَلَانٌ تَقَطَّرُ لِحْيَتُهُ خَمْرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: «إِنَّا قَدْ نُهِينَا عَنِ التَّجَسُّسِ وَلَكِنْ إِنْ يَظْهَرُ لَنَا شَيْءٌ نَأْخُذُ بِهِ».

باب: ۳۸- مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

(المعجم ۳۸) - بَابُ: فِي الشَّرِّ عَلَى الْمُسْلِمِ (التحفة ۴۵)

۴۸۹۱- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کی کوئی برائی دیکھی اور

۴۸۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ

۴۸۸۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۶ عن سعيد بن عمرو به.

۴۸۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبدالرزاق، ح: ۱۸۹۴۵ من حديث الأعمش، وابن عبدالبر في التمهيد: ۱۸/۲۱، ۲۲ من حديث أبي داود به، \* الأعمش مدلس وعنعن.

۴۸۹۱- تخریج: [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۵۸ من حديث ابن المبارك به، وصححه ابن حبان، ح: ۴۹۳، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۷۲۸۲ من حديث إبراهيم بن نشيط به، \* أبو الهيثم وثقه ابن حبان، وصح له الحاكم: ۴/۳۸۴، والذهبي، وقال ابن يونس المصري 'حديثه معلول' فهو حسن الحديث، وللحديث شواهد.

مسلمانوں کی پردہ پوشی کرنے کا بیان

پھر اس پر پردہ ڈال دیا تو اس نے گویا قبر میں گاڑی گئی لڑکی کو زندہ کر دیا۔“

نَسِيطٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي  
الْهَيْثَمِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: «مَنْ رَأَى عَوْرَةَ فَسَتَرَهَا كَانَ كَأَنَّ  
أَخِيًا مَوْتُهُ وَوَدَّ».

☀️ فائدہ: مسلمان جس سے کبھی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کے راز کو فاش کرنا کسی طرح کی نیکی نہیں، نصیحت ضرور کرنی چاہیے۔ ہاں اگر کوئی عادی مجرم اور فاسق فاجر ہو تو اس کی پردہ پوشی مناسب نہیں، کیونکہ اس سے اس کے فسق و فجور میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ اس لیے اس کی شکایت حاکم اور قاضی تک ضرور پہنچنی چاہیے تاکہ اس کی اصلاح ہو۔

۳۸۹۲- جناب دُصَيْنُ جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہما کے سیکرٹری تھے نے بیان کیا کہ ہمارے کچھ ہمسائے تھے جو شراب پیتے تھے۔ میں نے ان کو منع کیا مگر وہ باز نہ آئے۔ میں نے حضرت عقبہ سے کہا: ہمارے یہ ہمسائے شراب پیتے ہیں میں نے ان کو منع کیا ہے مگر یہ باز نہیں آئے۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: دفع کر انہیں چھوڑ دے۔ میں پھر دوبارہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے ان ہمسایوں نے شراب چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے اور میں پولیس کو بلاتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: افسوس تجھ پر! انہیں چھوڑ دے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اور (مذکورہ بالا) حدیث مسلم (بن ابراہیم) کے ہم معنی بیان کی۔

۴۸۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَسِيطٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ دُخَيْنًا كَاتِبَ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ لَنَا جِيرَانٌ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَتَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: إِنَّ جِيرَانَنَا هَؤُلَاءِ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ وَإِنِّي تَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ، فَقَالَ: دَعُهُمْ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى عُقْبَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ: إِنَّ جِيرَانَنَا قَدْ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشَّرْطَ. قَالَ: وَيَحْكُ، دَعُهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ مَعَنِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ہاشم بن قاسم نے جناب لیث سے اس روایت میں بیان کیا کہ ایسے مت کرو بلکہ

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ  
عَنْ لَيْثٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: لَا

۴۸۹۲- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه أحمد: ۱۵۳/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۷۲۸۳ من حديث الليث بن سعد به.

بھائی چارے اور گالی گلوچ کرنے والوں کا بیان

انہیں نصیحت کرو اور دھمکی دو۔

تَفْعَلْ وَلَكِنْ عِظْهُمْ وَتَهَذِّدْهُمْ.

باب: ..... بھائی چارے کا بیان

(المعجم ... ) - باب الْمَوَاحَاةِ

(التحفة ٤٦)

۳۸۹۳- حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ اسے اس کے حالات پر چھوڑ دیتا ہے (کہ اس کی کوئی پرواہی نہ کرے) جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا (اس کی کوئی ضرورت پوری کرے گا) تو اللہ اس کے کام میں ہوگا (اللہ تعالیٰ بھی اس کی کوئی ضرورت پوری کر دے گا)۔ اور جس نے کسی مسلمان کا ایک دھک دور کیا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کا ایک دھک دور کرے گا، اور جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔“

۴۸۹۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».



فائدہ: دوسرے مسلمان بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور احباب کے احوال کی خبر رکھنی چاہیے اور جہاں تک ہو سکے ان کی معاونت کرنی چاہیے۔ بالخصوص مشکلات میں ان سے بے پروا ہو جانا اور انہیں ان کے احوال پر چھوڑ دینا خلاف شریعت اور بہت بری خصلت ہے۔

باب: ۳۹- گالی گلوچ کرنے والے

(المعجم ۳۹) - باب الْمُسْتَبَانِ

(التحفة ٤٧)

۳۸۹۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آپس میں گالی گلوچ کرنے والے جو بھی کہیں اس کا گناہ ابتدا کرنے والے ہی پر

۴۸۹۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

۴۸۹۳- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الظلم، ح: ۲۵۸۰ عن قتيبة، والبخاري، المظالم، باب: لا يظلم المسلم المسلم ولا يسلمه، ح: ۲۴۴۲ من حديث الليث بن سعد به .  
۴۸۹۴- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن السباب، ح: ۲۵۸۷ من حديث العلاء بن عبد الرحمن به .

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ».

ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔“

☀️ فائدہ: جو شخص کسی گناہ کا سبب بنے تو مقابل کے گناہ کا وبال بھی ابتدا کرنے والے ہی کے سر ہوتا ہے۔ الایہ کہ  
مقابل زیادتی کر جائے۔

(المعجم ۴۰) - بَابُ فِي التَّوَّاضِعِ  
(التحفة ۴۸)

۴۸۹۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ  
عَنْ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَبْغِيَ أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ وَلَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ».

۳۸۹۵- حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ تواضع اور انکسار اختیار کرو حتیٰ کہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر فخر کرے۔“

☀️ فائدہ: سبھی احادیث نبویہ اللہ عزوجل کی جانب سے وحی کا حصہ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۗ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (النجم: ۳۳) ”آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔ مگر سب وحی ہوتا ہے۔“ تو بعض فرامین میں اس قسم کے جملوں کا اضافہ کہ ”اللہ نے مجھے وحی کی ہے“ وہ اس مضمون کی اہمیت اور تاکید کے پیش نظر ہوتا ہے اور ایسی احادیث کو ”احادیث قدسیہ“ کہا جاتا ہے۔

(المعجم ۴۱) - بَابُ فِي الْإِنْتِصَارِ  
(التحفة ۴۹)

☀️ فائدہ: بعض لوگ اس قدر غبی ہوتے ہیں کہ تواضع، انکسار اور عنف و درگزر کے معنی غلط سمجھ لیتے ہیں اور اپنے بالتمام کو بالکل بیچ سمجھتے ہوئے ہر کسی پر زیادتی کرنے میں دلیر ہو جاتے ہیں۔ اگر تجربے سے محسوس ہو کہ زیادتی کرنے والا اپنے مقابل کے حق و حیثیت اور اپنی غلطی کو نہیں سمجھ رہا تو جائز ہے کہ ایسے ظالم کے ہاتھ اور زبان پر بند باندھا جائے تاکہ وہ مزید دلیر نہ ہو اور کمزوروں پر ناحق ظلم نہ کرے۔ سورۃ الشوریٰ میں یہ مضمون یوں بیان ہوا ہے:

۴۸۹۵- تخریج: [صحیح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان: ۶۶۷۲ من حديث أبي داود به، ورواه مسلم، ح: ۶۴/۲۸۶۵ من طريق آخر عن عياض بن حمار به.

﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾ (الشوری: ۳۹-۴۰) ”اور وہ لوگ جب ان پر ظلم و زیادتی ہو تو وہ بدلے لیتے ہیں اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے۔ پھر جو کوئی معاف کرے اور صلح کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے بے شک وہ زیادتی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا۔“

۴۸۹۶- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ بھی تھے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور انہیں اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر دوسری بار اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ اس نے پھر تیسری بار اذیت دی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے بدلے میں کچھ کہا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے بدلہ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آسمان سے ایک فرشتہ اترتا تھا جو اس آدمی کو اس کے کہے پر جھٹلا رہا تھا۔ جب تم نے اس سے بدلہ لیا تو شیطان آ گیا۔ اور جب شیطان آ گیا تو میں نہیں بیٹھ سکتا۔“

۴۸۹۶- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُحَرَّرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ فَأَذَاهُ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أَذَاهُ الثَّانِيَةَ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ أَذَاهُ الثَّلَاثَةَ فَانْتَصَرَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْتَصَرَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْجَدْتُ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكذِّبُ بِمَا قَالَ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْ وَقَعَ الشَّيْطَانُ».



۴۸۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔

۴۸۹۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَادٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّ أَبَا بَكْرٍ وَسَاقَ نَحْوَهُ.

۴۸۹۶- تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۱۷۰ من حديث أبي داود به، وسنده ضعيف، وله شاهد حسن، انظر الحديث الآتي: ۴۸۹۷.  
۴۸۹۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۶/۲ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع.



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، كَمَا قَالَ سُفْيَانُ. ابن عجلان سے ایسے ہی روایت کیا ہے جیسے سفیان نے روایت کیا ہے۔

☀️ فائدہ: مسلمان بھائی اگر کسی وقت تنگی میں آجائے تو حتی الامکان صبر و حلم سے برداشت کرنا چاہیے۔ غلط باتوں کا جواب دینے کے لیے اللہ کے فرشتے مقرر ہیں۔ جب انسان از خود بدلہ لینے پر آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید ختم ہو جاتی ہے۔

۴۸۹۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، الْمَعْنَى وَاحِدٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُ عَنْ الْإِنْتِصَارِ ﴿وَلَمَنْ أَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ﴾ فِي [الشورى: ۴۱] فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، امْرَأَةِ أَبِيهِ، قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَرَزَعُمَا أَنَّهَا كَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: [قَالَتْ:] قَالَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَجَعَلَ يَضَعُ شَيْئًا بِيَدِهِ فَقُلْتُ بِيَدِهِ حَتَّى فَطَنَتْهُ لَهَا، فَأَمْسَكَ وَأَقْبَلَتْ زَيْنَبُ تَقَعَّمُ لِعَائِشَةَ، فَتَهَاها، فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَهِيَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ: «سُبِّهَا» فَسَبَّهَا فَعَلَبَتْهَا، فَأَنْطَلَقَتْ زَيْنَبُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَتْ: إِنَّ عَائِشَةَ وَقَعَتْ بِكُمْ

۴۸۹۸- جناب (عبداللہ) ابن عون ؓ کہتے ہیں کہ میں آیت کریمہ ﴿وَلَمَنْ أَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ﴾ میں وارد [انتصار] کے معنی پوچھتا تھا کہ مجھے علی بن زید بن جدعان نے اپنی سوتیلی والدہ ام محمد سے روایت کیا اور ابن عون نے کہا: ان لوگوں کا خیال تھا کہ ام محمد ام المؤمنین (سیدہ عائشہ) کے ہاں آیا جایا کرتی تھی۔ ام محمد نے کہا: ام المؤمنین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے جبکہ (ام المؤمنین) زینب بنت جحش بھی ہمارے ہاں تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ہاتھ سے چھیڑا (جیسے میاں بیوی میں ہوتا ہے) تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور آپ کو اشارے سے سمجھایا کہ وہ (زینب بھی) ہمارے ہاں موجود ہیں۔ تو آپ رک گئے۔ پھر حضرت زینب ؓ حضرت عائشہ ؓ پر بولنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زینب ؓ کو منع کیا مگر وہ نہ رکیں تو آپ نے حضرت عائشہ ؓ سے کہا کہ اسے جواب دو چنانچہ انہوں نے اسی انداز سے جواب دیا اور

۴۸۹۸- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۶/۱۳۰ من حديث ابن عون به \* علي بن زيد بن جدعان ضعيف، وأم محمد مجهولة.

فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

(سیدہ زینب پر) غالب آگئیں۔ تو سیدہ زینب رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئیں اور کہا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تم لوگوں (بنو ہاشم) کے بارے میں ایسے ایسے باتیں کرتی ہے اور ایسے ایسے کیا ہے۔ تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہا: ”رب کعبہ کی قسم! یہ تمہارے ابا کی چیتھی ہے۔“ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں اور آ کر انہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زینب رضی اللہ عنہا کو) بتایا کہ میں نے آپ کو ایسے ایسے کہا ہے تو آپ نے مجھے ایسے ایسے کہا ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس بارے میں بات کی۔

وَفَعَلْتُ! فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَقَالَ لَهَا: «إِنَّهَا حَبَّةٌ أَيْبِكَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ!» فَأَنْصَرَفَتْ فَقَالَتْ لَهُمْ: «إِنِّي قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لِي كَذَا وَكَذَا. قَالَ وَجَاءَ عَلِيٌّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِي ذَلِكَ.

باب ۴۲- فوت شدگان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

(المعجم ۴۲) - بَابُ فِي النَّهْيِ عَنِ سَبِّ الْمَوْتَى (التحفة ۵۰)

۳۸۹۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تمہارا کوئی فوت ہو جائے تو اسے چھوڑ دو اور اس کی عیب چینی مت کرو۔“

۴۸۹۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَلَا تَقْعُوا فِيهِ».

۳۹۰۰- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اپنے مرنے والوں کی خوبیاں بیان کیا کرو اور ان کی برائیوں سے باز رہو۔“

۴۹۰۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَنَسِ الْمَكِّيِّ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۴۸۹۹- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، المناقب، باب فضل أزواج النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح: ۳۸۹۵ من حديث هشام به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۸۳.

۴۹۰۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الجنائز، باب آخر [في الأمر بذكر محاسن الموتى والكف عن مساويهم]، ح: ۱۰۱۹ عن محمد بن العلاء أبي كريب به، وقال: "غريب، وسمعت محمدًا البخاري يقول: عمران بن أنس المكي منكر الحديث".



۴۰- کتاب الأدب ..... حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَن مَسَاوِيهِمْ».

☀️ **فائدہ:** مرنے والا اپنے کیے ہوئے اعمال کی جزا و سزا پانے کے لیے اگلے جہان جا چکا ہے اب اس کا برا تذکرہ اس کے وارثوں کے لیے اذیت کے علاوہ تمہارے آپس کے درمیان بغض کا باعث بنے گا۔ ہاں شرعی ضرورت کے تحت کسی کا کفر شرک بدعت واضح کرنا ضروری ہو تو بیان کیا جائے تاکہ لوگ متنبہ رہیں جیسے بعض لوگ فاسد عقیدے کی اشاعت کا باعث بنے ہوں یا روایت حدیث میں ضعیف رہے ہوں تو ان کا تذکرہ دین کا حصہ ہے نہ کہ کوئی ذاتی غرض۔

(المعجم ۴۳) - **بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ الْبُغْيِ** (التحفة ۵۱)  
باب: ۴۳- حد سے تجاوز کرنے کی ممانعت کا بیان

۴۹۰۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بنو اسرائیل میں دو آدمی آپس میں بھائی بنے ہوئے تھے۔ ایک گناہوں میں ملوث تھا جب کہ دوسرا عبادت میں کوشاں رہتا تھا۔ عبادت میں راعب جب بھی دوسرے کو گناہ میں دیکھتا تو اسے کہتا کہ باز آ جا۔ آخر ایک دن اس نے دوسرے کو گناہ میں پایا تو اسے کہا کہ باز آ جا۔ اس نے کہا: مجھے رہنے دے میرا معاملہ میرے رب کے ساتھ ہے۔ کیا تو مجھ پر کوئی چوکیدار بنا کر بھیجا گیا ہے؟ تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تجھے معاف نہیں کرے گا یا تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ دونوں فوت ہو گئے اور رب العالمین کے ہاں جمع ہوئے تو اللہ نے عبادت میں کوشش کرنے والے سے فرمایا: کیا تو میرے متعلق (زیادہ) جاننے والا تھا یا جو میرے ہاتھ میں ہے تجھے اس پر قدرت حاصل تھی؟ اور پھر گناہ گار سے فرمایا:

۴۹۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاحِشَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَرَأَى الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلَنِي وَرَبِّي أَبْعَثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَفَرَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لِهُذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا أَوْ كُنْتَ عَلَيَّ مَا فِي يَدِي قَادِرًا، وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: أَذْهَبَ

۴۹۰۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۳۲۳ من حديث عكرمة بن عمار به .

۴۰- کتاب الأدب

فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخِرِ: جَامِرِي رَحْمَتٍ سَ جَنَّتٍ مِثْلٍ دَاخِلٌ هُوَ جَا- اورد دوسرے کے متعلق فرمایا: اَسَ جَهَنَّمِ مِثْلٍ لَ جَاؤُ- حضرت اَبُو هُرَيْرَةَ ؓ كَتَبَتْ بِكَلِمَةٍ اَوْ بَقِيَّتْ فِي نَفْسِي يَدِيهِ! لَتَكَلَّمَنَّ بِكَلِمَةٍ اَوْ بَقِيَّتْ فِي نَفْسِيهِ وَآخِرَتُهُ.

اس کی دنیا اور آخرت تباہ کر کے رکھ دی۔

فوائد ومسائل: ① نیکی خیر، المعروف اور نبی عن المنکر کے مبارک اعمال میں مشغول افراد کو حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہیے۔ نیز انہیں اپنے اعمال خیر پر کسی طرح دھوکا نہیں کھانا چاہیے کہ وہ یقیناً جنت میں چلے جائیں گے اور گناہ گار مسلمانوں کے متعلق یہ وہم نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا یا وہ جنت میں نہیں جائیں گے۔ اللہ عزوجل کا میزان عدل بڑا دقیق اور عجیب ہے۔ اللہ عزوجل نے جو بھی فیصلے فرمائے اور جو فرمائے گا، وہ عدل ہی پر مبنی ہیں اور کوئی نہیں جو اس سے پوچھ سکے اور وہ ہر ایک سے پوچھ سکتا ہے۔ ارشادِ گرامی ہے: ﴿لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ﴾ (الانبیاء: ۲۳) ② جنت سراسر اللہ عزوجل کا فضل اور اس کی عنایت ہے، نیکیوں کا بدلہ یا قیمت نہیں۔ نیکیاں صرف بندگی کا اظہار ہیں۔ بندہ اظہارِ بندگی میں جس قدر آگے بڑھے گا امید کرنی چاہیے کہ اسی قدر زیادہ فضل و عنایت کا مستحق ٹھہرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ڈرتے بھی رہنا چاہیے کہ کہیں یہ سب کچھ نامقبول نہ ہو جائے۔ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَ تَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

۴۹۰۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حضرت ابوبکرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ تَعَالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِثْلُ الْبُعْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ».

۴۹۰۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: [في عظم الوعيد على البغي وقطيعه الرحم]، ح: ۲۵۱۱، وابن ماجه: ۴۲۱۱ من حديث إسماعيل بن علي بن داود، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، والحاكم: ۳۵۶/۲، ۱۶۲، ۱۶۳، ووافقه الذهبي.

🌟 فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بغی و عدوان (ظلم و زیادتی) اور قطع رحمی یہ دونوں جرم ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آخری سزا کے علاوہ دنیا میں بھی عام طور پر جلد ہی ان کی سزا دے دیتا ہے۔ اس لیے قطع رحمی سے بھی بچنا چاہیے اور ظلم و عدوان سے بھی۔

(المعجم ۴۴) - بَابُ: فِي الْحَسَدِ

(التحفة ۵۲)

باب: ۴۴- حسد کے احکام و مسائل

۴۹۰۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَلَاحِ  
الْبُعْدَايِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ يَعْنِي عَبْدُ  
الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَسِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ  
وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا  
تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ».

۴۹۰۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی  
ﷺ نے فرمایا: ”حسد (دوسروں پر چلنے اور کڑھنے) سے  
اپنے آپ کو بچاؤ۔ بلاشبہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے  
جیسے آگ ایندھن کو..... یا فرمایا..... گھاس پھوس کو کھا  
جاتی ہے۔“



🌟 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ تاہم حسد کے براہونے میں کوئی شک نہیں۔ کیونکہ حسد دراصل عقیدہ رضا بالقصنا  
(اللہ کے فیصلوں اور اس کی تقسیم پر راضی رہنے) میں کمی کمزوری کی وجہ سے آتا ہے اس لیے انسان کسی کے پاس کوئی  
نعمت اور خیر دیکھے تو اس پر چلنے کڑھنے کی بجائے اللہ سے دعا کیا کرے کہ اے اللہ! مجھے بھی یہ یا اس سے عمدہ عنایت  
فرما۔ یہ کیفیت رشک اور غبطہ کہلاتی ہے جو ایک ممدوح صفت ہے۔

۴۹۰۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَلَاحِ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الْعُمَيْيَاءِ أَنَّ سَهْلَ  
ابْنَ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَأَبُوهُ  
عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِالْمَدِينَةِ فِي زَمَانِ عُمَرَ  
ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ

۴۹۰۴- جناب کہل بن ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا  
کہ وہ اور اس کا والد مدینہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ  
کے ہاں گئے۔ یہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے دور کی  
بات ہے جبکہ وہ مدینہ کے گورنر تھے۔ ہم حضرت انس  
رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے تو وہ بڑی ہلکی پھلکی نماز پڑھ رہے تھے  
گویا کہ مسافر کی نماز ہو یا اس کے قریب۔ جب انہوں

۴۹۰۳- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۱۴۳۰ عن أبي عامر به، \* جد إبراهيم لا يعرف  
(تقريب)، وقال البخاري في هذا الحديث: "لا يصح".

۴۹۰۴- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى: ۳۶۵/۶، ح: ۳۶۹۴ من حديث ابن وهب به \* سعيد بن  
عبد الرحمن وثقه ابن حبان وحده، ولبعض الحديث شاهد عند البخاري في التاريخ الكبير: ۹۷/۴، وسنده حسن.

نے سلام پھیرا تو میرے والد نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! یہ بتائیں کہ یہ فرض نماز تھی یا آپ نے کوئی نفل پڑھے ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ فرض نماز تھی اور رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسے ہی ہوتی تھی۔ میں نے اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑی سوائے اس کے جو کوئی میں بھول گیا ہوں (تو وہ الگ بات ہے)۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اپنی جانوں پر سختی مت کرو ورنہ تم پر سختی کی جائے گی۔ بلاشبہ کئی قوموں نے اپنی جانوں پر سختیاں کیں تو اللہ نے بھی ان پر سختی کی۔ جنگلوں میں معبدوں کے اندر اور گر جاگھروں میں انہی لوگوں کے بقایا لوگ ہیں (جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے)۔ ان لوگوں نے رہبانیت اختیار کر لی انہوں نے یہ بدعت نکالی، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔“ (الحدید: ۲۷) پھر ہم اگلے دن صبح کے وقت ان کے پاس گئے تو انہوں نے کہا: کیا تم سوار نہیں ہو جاتے کہ کچھ دیکھو اور عبرت پکڑو۔ والد نے کہا: ہاں چلتے ہیں۔ چنانچہ ہم سب سوار ہو لیے۔ تو انہوں نے کچھ بستیاں دکھائیں کہ ان کے لوگ ہلاک ہو گئے تھے مر کھپ گئے تھے اور انہیں برباد کر دیا گیا تھا اور ان کی بستیاں اپنی چھتوں پر گری پڑی تھیں۔ انہوں نے کہا: کیا تم ان بستیوں کو پہچانتے ہو؟ والد نے کہا: نہیں مجھے ان بستیوں کا اور ان لوگوں کا کوئی علم نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ اس قوم کی بستیاں ہیں جن کو بغاوت اور حسد نے ہلاک کر کے رکھ دیا تھا۔ بلاشبہ حسد سے نیکیوں کا نور بجھ جاتا ہے اور بغاوت اس کی تصدیق کرتی ہے یا اسے جھٹلا دیتی

يُصَلِّي صَلَاةً خَفِيفَةً دَقِيقَةً كَأَنَّهَا صَلَاةُ مُسَافِرٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبِي: يَرْحَمُكَ اللَّهُ! أَرَأَيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ أَوْ شَيْءٌ تَنَفَّلْتَهُ؟ قَالَ: إِنَّهَا الْمَكْتُوبَةُ وَإِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْطَأْتُ إِلَّا شَيْئًا سَهَوْتُ عَنْهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «لَا تُشَدُّوْا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيَشَدَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَمَلَكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالذِّيَارِ رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ»، ثُمَّ غَدَا مِنَ الْعَدِ فَقَالَ: أَلَا تَرَكَبُ لِتَنْظُرَ وَلِتَتَعَبَّرَ قَالَ: نَعَمْ فَرَكِبُوا جَمِيعًا فَإِذَا هُمْ بِذِيَارٍ بَادٍ أَهْلِهَا وَانْقَضُوا وَفُتُّوا حَاوِيَةً عَلَى عُرُوشِهَا، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ هَذِهِ الذِّيَارَ؟ فَقَالَ: مَا أَعْرِفُنِي بِهَا وَبِأَهْلِهَا، هَذِهِ ذِيَارُ قَوْمٍ أَهْلَكَهُمُ الْبَغْيُ وَالْحَسَدُ، إِنَّ الْحَسَدَ يُطْفِئُ نُورَ الْحَسَنَاتِ، وَالْبَغْيُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ، وَالْعَيْنُ تَزْنِي وَالْكَفُّ وَالْقَدَمُ وَالْحَسَدُ وَاللِّسَانُ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ.

لعنت سے متعلق احکام و مسائل

ہے۔ آنکھ زنا کرتی ہے اور پھر ہاتھ پاؤں، جسم زبان اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔

☀️ فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ حسد اور بغاوت کی وجہ سے افراد خاندان اور قومیں دنیا کے اندر ہی تباہ ویرباد ہو کر رہ جاتی ہیں۔

باب: ۴۵- لعنت کرنے کا بیان

(المعجم ۴۵) - بَابُ فِي اللَّعْنِ

(التحفة ۵۳)

۴۹۰۵- حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

۴۹۰۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب کسی چیز کو لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی جانب چڑھتی ہے تو اس کے آگے آسمان کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے تو اس کے آگے اس کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں اور بائیں جاتی ہے۔ اگر کوئی جگہ نہ پائے تو جس پر لعنت کی گئی ہو اس پر واقع ہو جاتی ہے بشرطیکہ وہ چیز اس کی حقدار ہو ورنہ اس کے کہنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔“

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَمْرَانَ يَذْكَرُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صُعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ فَتُعْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ فَتُعْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاعًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لَعَنَ فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلًا وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مروان بن محمد نے کہا:

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَرْوَانَ بْنُ مُحَمَّدٍ:

(سند میں مذکور راوی ولید بن رباح دراصل) رباح بن ولید ہے۔ یحییٰ بن حسان کو اس میں وہم ہوا ہے۔

هُوَ رَبَاحُ بْنُ الْوَلِيدِ سَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّ يَحْيَى ابْنَ حَسَّانَ وَهَمَ فِيهِ.

☀️ فائدہ: یہ روایت ہمارے فاضل محقق کے نزدیک ضعیف ہے۔ لیکن معنا صحیح ہے یعنی لعنت کرنا نہایت برا عمل ہے۔

اگر لعنت کردہ چیز اس کی مستحق نہ ہو تو لعنت کرنے والا خود ملعون ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحیحۃ حدیث: ۱۳۶۹) لعنت کے لغوی معنی ہیں: ”اللہ کی رحمت سے دور ہونا۔“

۴۹۰۵- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۶۴/۹ من حديث أبي داود به، وله شاهد عند أحمد:

۴۰۸/۱، وسنده ضعيف \* نمران روى عنه جماعة، ووثقه ابن حبان وحده.

۴۹۰۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ : حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ؛ حَدَّثَنَا هِشَامٌ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمْرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «لَا تَلَا عُنَا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا يَعْضِبُ اللَّهُ وَلَا بِالنَّارِ» .  
 فائدہ: اس روایت کو بھی بعض محققین نے حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۰۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ أَبِي الرَّزْقَاءِ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا هِشَامٌ بْنُ سَعْدٍ عَنِ أَبِي حَازِمٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «لَا يَكُونُ اللَّعَانُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ» .  
 حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جو بہت زیادہ لعنت کرنے والے ہوئے وہ (کسی کے) سفارشی یا گواہ نہیں بن سکیں گے۔“

فائدہ: یہ کس قدر بڑی محرومی ہے کہ کسی بندے کو اس فضیلت سے محروم کر دیا جائے۔ حالانکہ اہل ایمان اپنے عزیزوں اور دوسروں کی سفارش کر سکیں گے اور ان کے لیے گواہ بھی بنیں گے۔

۴۹۰۸- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ : حَدَّثَنَا أَبَانٌ ؛ ح : وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ : حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ عُمَرَ : حَدَّثَنَا أَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ : حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ - قَالَ زَيْدٌ : عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ - وَقَالَ مُسْلِمٌ : إِنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ .  
 حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ہوا کو لعنت کی۔ اور مسلم (بن ابراہیم) کے الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ہوا سے ایک شخص کی چادر اڑ گئی تو اس نے اسے لعنت کر دی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے لعنت مت کرو بلاشبہ یہ (اللہ کے حکم کی) پابند ہے۔ اور بلاشبہ جس نے کسی چیز کو لعنت کی جب کہ وہ اس کی حق دار نہ ہو تو یہ لعنت کرنے والے

۴۹۰۶- [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي ، البر والصلة ، باب ماجاء في اللعنة ، ح : ۱۹۷۶ من حديث هشام به ، وقال : " حسن صحيح " ، وصححه الحاكم : ۴۸ / ۱ ، ووافقه الذهبي \* قتادة عنعن ، وللحديث شاهد ضعيف .

۴۹۰۷- [تخریج : أخرجه مسلم ، البر والصلة ، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها ، ح : ۲۵۹۸ من حديث هشام بن سعد به .

۴۹۰۸- [تخریج : [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي ، البر والصلة ، باب ماجاء في اللعنة ، ح : ۱۹۷۸ عن زيد بن أحزم به ، وقال : " حسن غريب " \* قتادة عنعن ، وله شاهد ضعيف تقدم ، ح : ۴۹۰۵ .



ظالم کو بددعا دینے سے متعلق احکام و مسائل

۴۰- کتاب الأدب

فَلَعْنَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْعَنُهَا فَإِنَّهَا مَأْمُورَةٌ، وَإِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ».

🌞 فائدہ: اس روایت کو بھی بعض نے صحیح کہا ہے، لہذا اللہ کی مخلوق پر لعنت کرنا قطعاً جائز نہیں سوائے ان کے جن پر اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے لعنت کی ہے۔ مثلاً کافرین، ظالمین، کاذبین وغیرہ۔ جیسے کہ دعائے قنوت نازلہ میں ہے: [اللَّهُمَّ الْعِنِ الْكُفْرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكِيدُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَاءَكَ] ”اے اللہ! ان کافروں پر لعنت فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔“

باب: ۳۶- جو کوئی اپنے ظالم کو بددعا کرے

(المعجم ۴۶) - بَابُ: فِيمَنْ دَعَا عَلَى مَنْ ظَلَمَهُ (التحفة ۵۴)

۳۹۰۹- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو وہ (چور کو) بددعا دینے لگیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اس کی سزا کو اس سے ہلکامت کرو۔“

۴۹۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَبِّحِي عَنْهُ».

باب: ۳۷- مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ

(المعجم ۴۷) - بَابُ: فِي هِجْرَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ (التحفة ۵۵)

۳۹۱۰- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”غصہ مت کیا کرو۔ ایک دوسرے سے حسد مت کیا کرو۔ ایک دوسرے کو پیٹھ مت دیا کرو (کہ میل جول چھوڑ دو) بلکہ اللہ کے

۴۹۱۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ

۴۹۰۹- تخريج: [ضعيف] تقدم، ح: ۱۴۹۷، وأخرجه أحمد: ۱۳۶/۶، والسناني في الكبرى، ح: ۷۳۵۹ من حديث سفیان الثوري به.

۴۹۱۰- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الهجرة، ح: ۶۰۷۵، ومسلم، البر والصلة، باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابير، ح: ۲۵۵۹ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (بحی): ۹۰۷/۲.

۴۰۔ کتاب الأدب۔ مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان

– إِخْوَانًا، وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ .  
بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ میل جول چھوڑے رہے۔“

☀️ فائدہ: تین دن رات سے زیادہ قطع تعلق کرنا اور میل جول چھوڑ دینا اس صورت میں ناجائز اور حرام ہے جس شخص اپنی ذات کے لیے ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ کے لیے ہو تو یہ مشروع، محبوب اور مدوح ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے حدیث: ۴۹۱۶ کے آخر میں اصل مسئلے کی وضاحت کر دی ہے۔

۴۹۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ».

۴۹۱۱۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ میل جول چھوڑے رہے کہ جب دونوں کی ملاقات ہو تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی۔ اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں ابتدا کرے۔“



☀️ فائدہ: اگر کہیں شکر رنجی ہو جائے تو تعلقات کو بالکل ہی منقطع کر لینا جائز نہیں۔ ہاں اگر مزید روابط بڑھانا خلاف مصلحت ہوں تو سلام دعا سے بچل نہیں ہو جانا چاہیے۔ اس حدیث اور اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سلام کرنا اور اس کا جواب دینا مقاطعے کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے۔

۴۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ السَّرْحَسِيِّ [الرَّبَاطِيُّ] أَنَّ أَبَا عَامِرٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي

۴۹۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ کسی صاحب ایمان سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کرے۔ اگر تین دن گزر جائیں تو چاہیے کہ اس سے ملے اور اس کو سلام

۴۹۱۱۔ تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الهجرة، ح: ۶۰۷۷ عن عبدالله بن مسلمة القعني، ومسلم، البر والصلة، باب تحريم الهجر فوق ثلاثة أيام . . . الخ، ح: ۲۵۶۰ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۰۷، ۹۰۶/۲.  
۴۹۱۲۔ تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۱۴، والتاريخ الكبير: ۱/۲۵۷ من حديث محمد بن هلال به \* هلال مستور كما تقدم، ح: ۴۷۷۵.

مسلمان بھائی سے میل جول چھوڑ دینے کا بیان

کہے۔ اگر وہ سلام کا جواب دے دے تو اجر و ثواب میں دونوں شریک ہو گئے۔ اگر وہ جواب نہ دے تو اس کا گناہ اسی دوسرے کے ذمے ہے۔“ احمد (بن سعید حسنی) نے مزید کہا: ”سلام کرنے والا مقاطعے کے گناہ سے نکل گیا۔“

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَجِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهِ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدْ اشْتَرَكَ فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ». زَادَ أَحْمَدُ: «وَأَخْرَجَ الْمُسْلِمُ مِنَ الْهَجْرَةِ».

۴۹۱۳- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کو روانہ نہیں کہ کسی مسلمان سے تین دن سے زیادہ مقاطعہ رکھے۔ چنانچہ (چاہیے کہ) جب اس سے ملے تو اسے سلام کہئے تین بار، اگر کسی بار بھی جواب نہ دے تو وہی گناہ گار ہوا۔“

۴۹۱۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنِ عَثْمَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُنِيبِ يَعْنِي الْمَدَنِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكُونُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ، فَإِذَا لَقِيَهِ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ».

۴۹۱۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ میل جول چھوڑے رہے۔ جس نے تین دن سے زیادہ مقاطعہ کیا اور مر گیا تو وہ آگ میں جائے گا۔“

۴۹۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ».

۴۹۱۵- حضرت ابو خراش سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں

۴۹۱۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا

۴۹۱۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أبو يعلى: ۸/ ۶۰، ح: ۴۵۸۳ عن محمد بن المثنى به.

۴۹۱۴- تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۲/ ۳۹۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۱۶۱ من حديث منصور به.

۴۹۱۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۲۰ من حديث حيوة بن شريح به، وصححه الحاكم:

۴/ ۱۶۳، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

ابن وَهْبٍ عن حَيَّوَةَ، عن أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ  
ابن أَبِي الْوَلِيدِ، عن عِمْرَانَ بنِ أَبِي أَنَسٍ،  
عن أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ  
كَسَفْكَ دَمِهِ».

۴۹۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو  
عَوَانَةَ عن سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عن أَبِيهِ،  
عن أَبِي هُرَيْرَةَ عن النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُفْتَحُ  
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ كُلَّ يَوْمٍ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ فَيُغْفَرُ  
فِي ذَلِكَ الْيَوْمَيْنِ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ  
شَيْئًا إِلَّا مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءٌ،  
فَيَقَالُ: أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: النَّبِيُّ ﷺ هَجَرَ بَعْضَ  
نِسَائِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَابْنُ عَمَرَ هَجَرَ ابْنًا  
لَهُ إِلَى أَنْ مَاتَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا كَانَتْ الْهَجْرَةُ لِلَّهِ  
فَلَيْسَ مِنْ هَذَا بَشْيٍ، وَإِنَّ عَمَرَ بْنَ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ عَطَى وَجْهَهُ عَنْ رَجُلٍ.

(المعجم ۴۸) - بَابُ: فِي الظَّنِّ

(التحفة ۵۶)

۴۹۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن

ظن اور گمان کا بیان

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے: ”جس  
نے ایک سال تک اپنے بھائی سے روابط توڑے رکھے تو  
وہ ایسے ہے جیسے اس کا خون بہایا ہو۔“

۴۹۱۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی  
ﷺ نے فرمایا: ”ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے  
دروازے کھولے جاتے ہیں تو ہر وہ بندہ جو اللہ کے  
ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو اسے بخش دیا جاتا ہے۔  
سوائے اس کے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان  
بغض اور ناراضی ہو۔ تو کہا جاتا ہے: انہیں مہلت دو حتی  
کہ صلح کر لیں۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی بعض  
ازواج سے چالیس دن تک میل جول چھوڑ دیا تھا۔ اور  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مرنے تک اپنے ایک بیٹے سے  
مقاطعہ کیے رکھا تھا۔

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: الغرض یہ مقاطعہ اور میل  
جول چھوڑنا اگر اللہ کے لیے ہو تو اس پر یہ وعیدیں نہیں  
ہیں۔ جناب عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ایک آدمی سے  
اپنا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔

باب: ۴۸- ظن اور گمان کا بیان

۴۹۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۹۱۶- تخريج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن الشحناء، ح: ۲۵۶۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۴۹۱۷- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: ﴿يَأْيُهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ...﴾ الخ "۴۹۰"

آپس کے روابط بہتر بنانے کی فضیلت کا بیان

مَالِكُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَظَنُّوا وَلَا تَجَسَّسُوا. «يَا أَيُّهَا هُرَيْرَةُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے آپ کو گمان سے بچاؤ“ بلاشبہ گمان سب سے جھوٹی بات ہے، اور نہ توہ لگاؤ اور نہ چاسوی کرو۔“

🌞 فائدہ: ”ظن“ کا لفظ کئی معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، ظن بمعنی گمان، ظن بمعنی علم و یقین۔ لیکن یہاں ظن سے مراد وہ غلط اور برے گمان ہیں جو کسی کے متعلق دل میں جگہ پا جاتے ہیں اور فی الواقع ان کی کوئی دلیل نہیں ہوتی اور شریعت اس کی تائید نہیں کرتی۔ ”ظن“ کی بحث کے لیے مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”حجیت حدیث“ ایک اہم اور قابل مطالعہ کتاب ہے۔

(المعجم ۴۹) - باب: فِي النَّصِيحَةِ وَالحَيَاةِ (التحفة ۵۷) باب: ۴۹- (مسلمان بھائی کی) خیر خواہی اور حفاظت کا بیان



۴۹۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے، اس کے مال کا نقصان ہوتا ہو تو) بچاؤ کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں اس کی (عزت کی) حفاظت کرتا ہے۔“

۴۹۱۸- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمُؤَدِّدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ سَلِيمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ مِرَاةُ الْمُؤْمِنِ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوطُهُ مِنْ وَرَائِهِ».

🌞 فائدہ: مسلمان بھائی کے عیوب کی تشہیر کرنا جائز نہیں البتہ خاموشی کے ساتھ مناسب انداز میں فہمائش ضرور کر دے تاکہ وہ اپنی اصلاح کر لے۔ نیز اس کی حاضری یا غیر حاضری میں ہر طرح سے اس کی خیر خواہی کرنا واجب ہے۔

(المعجم ۵۰) - باب: فِي إِصْلَاحِ ذَاتِ البَيْنِ (التحفة ۵۸) باب: ۵۰- آپس کے روابط بہتر بنانے کی فضیلت کا بیان

◀ ح: ۶۰۶۶، ومسلم، البر والصلة، باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها، ح: ۲۵۶۳ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۰۸، ۹۰۷/۲.

۴۹۱۸- تخریج: [اسنادہ حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۳۹ من حديث كثير بن زيد به.

۴۹۱۹- حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں روزے نماز اور صدقے سے بڑھ کر افضل درجات کے اعمال نہ بتاؤں؟“ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”آپس کے میل جول اور روابط کو بہتر بنانا۔ (اور اس کے برعکس) آپس کے میل جول اور روابط میں پھوٹ ڈالنا (دین کو) موٹا دینے والی خصلت ہے۔“

۴۹۱۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ»: قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِضْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ».

☀️ فوائد و مسائل: ① فاضل محقق اس روایت کی تخریج کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ البتہ یہی متن سعید بن مسیبؓ کے قول کے حوالے سے موطا امام مالک میں مروی ہے اور یہ سنداً صحیح ہے جبکہ شیخ البانیؒ مذکورہ روایت ہی کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ ② حقوق اللہ میں بنیادی اہم فرائض کے فضائل و درجات کی حفاظت کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان معاشرتی زندگی میں پسندیدہ مسلمان ہو۔ اگر کوئی شخص حقوق اللہ کی ادائیگی میں سرگرم ہو مگر حقوق العباد میں ناکام ہو تو محض حقوق اللہ کی ادائیگی سے کما حقہ مطلوبہ فضائل و درجات حاصل نہیں ہوں گے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ کہیں وہ حسنت بھی ضائع نہ ہو جائیں۔

۴۹۲۰- جناب حمید بن عبدالرحمنؓ اپنی والدہ (ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط) سے روایت کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے دو آدمیوں میں صلح کرانے کی خاطر بات بنا کر کہی ہو اس نے جھوٹ نہیں بولا۔“ احمد بن محمد اور مسدد کی روایت کے الفاظ ہیں: ”جس نے لوگوں میں صلح کرانے کے لیے بھلی بات کہی یا پہنچائی وہ

۴۹۲۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا شُعْبَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنِ شُبَيْهِ المَرُورِيِّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۴۹۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، صفة القيامة، باب: في فضل صلاح ذات البين، ح: ۲۵۰۹ من حديث أبي معاوية الضرير به، وقال: "صحيح" \* الأعمش عنن، وله شواهد ضعيفة عند عبدالله بن المبارك، الزهد، ح: ۴۹۱۹، ومالك في الموطأ: ۲/۹۰۴، ح: ۱۷۴۱ وغيرهما، ورواه مالك: ۲/۹۰۴، ح: ۱۷۴۱ بسند صحيح عن سعید بن المسیب من قوله، وهو الصواب.

۴۹۲۰- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب تحريم الكذب وبيان ما يباح منه، ح: ۲۶۰۵ من حديث معمر، والبخاري، الصلح، باب: ليس الكاذب الذي يصلح بين الناس، ح: ۲۶۹۲ من حديث الزهري به.



۴۰- کتاب الأدب ..... گانے سے متعلق احکام و مسائل

قَالَ: «لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ»  
وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُسَدَّدٌ: «لَيْسَ  
بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ  
نَمَى خَيْرًا».

۴۹۲۱- حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہتی ہیں: میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
جھوٹ کی کہیں اجازت دی ہو مگر تین مواقع پر۔  
رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”میں ایسے آدمی کو جھوٹا  
شمار نہیں کرتا جو لوگوں میں صلح کرانے کی غرض سے کوئی بات  
بناتا ہو اور اس کا مقصد سوائے صلح اور اصلاح کے کچھ نہ ہو  
اور جو شخص لڑائی میں کوئی بات بنائے اور شوہر جو اپنی بیوی  
سے یا بیوی اپنے شوہر کے سامنے کوئی بات بنائے۔“



۴۹۲۱- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ  
الْحَمِيزِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ نَافِعٍ يَعْنِي  
ابْنَ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ  
أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ  
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمَّ كَلْثُومِ بِنْتِ  
عُقْبَةَ قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يُرْحِصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكُذِبِ إِلَّا فِي  
ثَلَاثٍ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا  
أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ، يَقُولُ  
الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ، وَالرَّجُلُ  
فِي الْحَرْبِ، وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ  
وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا».

🌞 نوافل و مسائل: ① مسلمان بھائیوں میں صلح اور اصلاح کے لیے اگر کہیں کوئی بات بنانی پڑ جائے تو اس سے دریغ  
نہیں کرنا چاہیے۔ یہ جھوٹ معیوب نہیں ہوتا۔ ② میاں بیوی اگر کسی ناراضی کو دور کرنے کے لیے یا لفظی طور پر ایک  
دوسرے کو محبت جملانے کے لیے کوئی بات کہیں تو جائز ہے تاکہ ان کی عائلی زندگی مسرت بھری رہے۔ ③ دشمن کو  
دھوکا دینا بھی جائز ہے۔

باب: ۵۱- گانے کا بیان

باب: ۵۱- المعجم (۵۱) - فِي الْغِنَاءِ

(التحفة ۵۹)

۴۹۲۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ  
۴۹۲۲- حضرت رُبَيْع بنت معوذ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان

۴۹۲۱- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۱۲۴ من حديث يزيد بن عبد الله بن الهادي به.

۴۹۲۲- تخریج: أخرجه البخاري، النكاح، باب ضرب الدف في النكاح والوليمة، ح: ۵۱۴۷ عن مسدد به.

کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی اس صبح رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میرے بستر پر اسی طرح تشریف فرما ہوئے تھے جیسے تم (خالد بن ذکوان) میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ تو (انصاری) چھوٹی بچیاں اپنے اپنے دف بجانے لگیں اور میرے ان آباء کا ذکر کرنے لگیں جو بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک بچی نے کہا: اور ہم میں ایسا نبی ہے جو کل آئندہ کی بات جانتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کی بات کو چھوڑ دو اور وہی کہو جو پہلے کہہ رہی تھی۔“

عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوَّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ صَبِيحَةَ بَيْتِي بِي فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسْتُكَ مِنِّي فَجَعَلْتُ جَوَابَاتٍ يَصْرِبْنَ بِدَفِّ لَهْنٍ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي، فَقَالَ: «دَعِي هَذَا وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ».

🌞 فوائد و مسائل: ① بچیوں کو ان کی خانہ آبادی پر مبارک باد دینے جانا مستحب عمل ہے۔ ② ایسی خوشیوں کے

مواقع پر چھوٹی نابالغ بچیوں کا دف بجانا جائز اور مستحب ہے تاکہ نکاح اور شادی کا اعلان ہو۔ ③ آلات موسیقی میں سے صرف دف ہی ایک ایسا آلہ ہے جو شریعت میں جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ خود ساختہ سادہ سی ڈھولک ہوتی ہے جس کی ایک جانب کھلی ہوتی ہے۔ ④ اسلاف مسلمین کے کارناموں کا ذکر کرنا مدح ہے۔ ⑤ شادمانی کا موقع ہو یا کسی غمی کا کوئی ایسی بات کہنا یا کرنا جو شرعی اصول و قواعد کے خلاف ہو، ناجائز ہے۔ ⑥ رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ کہ آپ علم غیب جانتے تھے غلط عقیدہ ہے نبی ﷺ نے اس کی تصدیق و تائید نہیں فرمائی۔



۴۹۲۳- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو حبشی لوگوں نے آپ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزوں کے ساتھ (جنگی فن کا) مظاہرہ کیا تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنِ أَنَسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقْدُومِهِ فَرَحًا بِذَلِكَ لَعِبُوا بِحِرَابِهِمْ.

🌞 فائدہ: عید اور دیگر شادمانی کے مواقع پر جنگی کرتبوں وغیرہ کا اظہار کرنا اور اشعار پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ شرعی حدود میں ہوں۔

باب: ۵۲- گانے اور آلات موسیقی کی

(المعجم ۵۲) - باب كَرَاهِيَةِ الْغِنَاءِ

کراہت کا بیان

وَالرَّمْرِ (التحفة ۶۰)



آلات موسیقی سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۲۴- جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں پر رکھ لیں اور راستے سے دور چلے گئے۔ اور پھر مجھ سے پوچھا: اے نافع! کیا بھلا کچھ سن رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں! تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں سے اٹھالیں اور کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ نے اس طرح کی آواز سنی تو آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔

۴۹۲۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ نَافِعَ قَالَ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ مِرْمَارًا قَالَ: رَضِعَ إِضْبَعِيهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَنَأَى عَنِ الطَّرِيقِ قَالَ لِي: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: لَيْسَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَ مِثْلَ ذَلِكَ فَصَنَعَ مِثْلَ هَذَا.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ حدیث منکر (ضعیف) ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

فائدہ: امام ابوداؤد کا قول صحیح نہیں ہے یہ روایت حسن اور بقول علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ صحیح ہے اور دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ [لَهُوَ الْحَدِيثُ] سے مراد آلات موسیقی ہیں جن کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اور بالخصوص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نام کو طبع کی تھاپ پر بجانا ان کی انتہائی توہین ہے اور موسیقی کی تمام لغویات حرام ہیں سوائے ذم کے۔

۴۹۲۵- (مذکورہ بالا روایت کے سلسلے میں) جناب

نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جو بانسری بجا رہا تھا۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

۴۹۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ:

خَبَرَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا مُطْعِمُ بْنُ الْمُقَدَّمِ لَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ ابْنِ مَرَّةٍ، إِذْ مَرَّ بِرَاعٍ يَزْمُرُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مطعم (بن مقدم) اور

نافع کے درمیان سلیمان بن موسیٰ کا واسطہ بڑھا دیا گیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أُذْخِلَ بَيْنَ مُطْعِمٍ وَنَافِعٍ:

سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى.

۴۹۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۸/۲ عن الوليد بن مسلم به، وتابعه مغلد بن يزيد عنده، صححه ابن حبان، ح: ۲۰۱۳، وانظر الحديث الآتي.

۴۹۲۵- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الطبراني في الصغير: ۱/۱۳ من حديث محمود بن خالد به.

ہجڑوں سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۲۶- جناب میمون بن مهران نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے کہ انہوں نے ایک بانسری والے کی آواز سنی۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

۴۹۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّقِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَمِعَ صَوْتًا زَامِرًا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت سب سے زیادہ منکر (ضعیف) ہے۔

قال أبو داؤد: وَهَذَا أَنْكَرُهَا.

۴۹۲۷- سلام بن مسکین ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں جو جناب ابو وائل رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ویسے میں حاضر تھا۔ پس وہ لوگ آپس میں کھیلنے کھلانے اور گانے لگے تو جناب ابو وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی کمر سے اپنا کپڑا کھولا اور کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرم رہے تھے: ”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔“

۴۹۲۷- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ مَسْكِينٍ عَنْ شَيْخٍ شَهِدَ أَبَا وَائِلٍ فِي وَليمةٍ، فَجَعَلُوا يَلْعَبُونَ، يَتَلَعَّبُونَ يُعْنُونَ فَحَلَّ أَبُو وَائِلٍ حُبُوتَهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ الْعِنَاءَ يُبْنِي النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ».



🌞 فائدہ: یہ روایت مرفوعاً صحیح نہیں ہے۔ البتہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول (موقوف) صحیح ہے۔ انہوں نے کہا: ”گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی کو آگاتا ہے۔“ (فوائد امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ۔ اغاثۃ اللہفان)

باب: ۵۳- ہجڑوں سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۵۳) - باب الحُكْمِ فِي الْمُحْتَشِينَ (التحفة ۶۱)

۴۹۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۴۹۲۸- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

۴۹۲۶- تخریج: [اسنادہ صحیح] أخرجه البيهقي: ۲۲۲/۱۰ من حديث أبي داود به \* ميمون هو ابن مهران. وأبو المالح هو الحسن بن عمر الرقي.

۴۹۲۷- تخریج: [اسنادہ ضعیف] أخرجه البيهقي: ۲۲۳/۱۰ من حديث سلام بن مسكين به، \* شيخ مجهول. ۴۹۲۸- تخریج: [اسنادہ ضعیف] أخرجه الدارقطني: ۵۴/۲، ۵۵ من حديث أبي أسامة به، وقال: "أبو هاشم وأبوسار مجهولان، ولا يثبت الحديث" (علل ابن الجوزي، ح: ۱۲۵۷)، وقال الذهبي في الميزان "إسناد مغلط لمنكر" وأما النهي عن قتل الصلین فصحيح، انظر المشكوة، ح: ۳۳۶۵ (بتحقيقي).

ﷺ کے پاس ایک ہجڑا لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا: ”اسے کیا ہے؟“ بتایا گیا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت کرتا ہے۔ تو آپ نے حکم دیا اور اسے مقام تقیع کی طرف نکال باہر کر دیا گیا۔ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: ”مجھے نمازیوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“

وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّ أَبَا سَامَةَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ يُوُسُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي يَسَارِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّى بِمُحَنَّتٍ قَدْ حَضَبَ يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ بِالْحِنَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَالُ هَذَا؟» فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَنْشَبُهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُفِجَ إِلَى التَّقِيْعِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَقْتُلُهُ؟ قَالَ: «إِنِّي نُهَيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ».

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ تقیع (نون کے ساتھ) مدینہ سے ایک جانب ایک جگہ کا نام ہے جو تقیع سے الگ ہے۔

قَالَ أَبُو سَامَةَ: وَالتَّقِيْعُ نَاحِيَةٌ عَنِ الْمَدِيْنَةِ وَلَيْسَ بِالتَّقِيْعِ.



🌞 **فائدہ:** اس روایت کی صحت و ضعف میں اختلاف ہے۔ عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا اس قابل نہیں کہ مدینہ منورہ کے اندر رہ سکے۔ صحابہ نے اس وجہ سے اجازت چاہی تھی کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر آپ ﷺ نے اجازت نہیں دی۔ اور مسلمانوں اور مومنوں کو نمازی کے لقب سے ذکر کیا کہ یہی ان کا امتیازی وصف ہے۔ اور ہجڑے بھی اسلام اور احکام اسلام کے اسی طرح مکلف ہیں جس طرح دوسرے مرد اور عورتیں۔

۴۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: ۴۹۲۹- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دیکھا کہ ان کے ہاں ایک ہجڑا ہے اور وہ ان (ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کے بھائی عبد اللہ سے کہہ رہا ہے کہ اگر کل اللہ تمہیں طائف فتح کرا دے تو میں تمہیں ایک عورت کے متعلق بتاؤں گا جو چار سے آتی اور آٹھ سے لوٹی ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔“

۴۹۲۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا مُحَنَّتٌ وَهُوَ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخِيهَا: إِنْ يَفْتَحِ اللَّهُ الطَّائِفَ غَدًا ذَلَّتْكَ عَلَى امْرَأَةٍ تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْرِجُوهُمْ»

۴۹۲۹- **تخریج:** أخرجه مسلم، السلام، باب منع المخنث من الدخول على النساء الأجانب، ح: ۲۱۸۰ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهذا في المصنف ۶۳/۹، والبخاري، النكاح، باب ما ينهى من دخول المتشبهين بالنساء على المرأة، ح: ۵۲۳۵ من حديث هشام بن عروة به.

۴۰- کتاب الأدب

مِنْ بَيوتِكُمْ» .

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْمَرْأَةُ كَانَتْ لَهَا أَرْبَعُ عُنُقَيْنِ فِي بَطْنِهَا .

کھلونوں اور گڑیوں سے متعلق احکام و مسائل

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ تھا کہ عورت کے پیٹ پر (فرہ اندام ہونے کی وجہ سے) چار بل پڑتے ہیں۔ (عورت کے پیٹ پر سامنے کی جانب سے چار بل اور جب پشت پھیرے تو پہلوؤں کی جانب سے یہی بل چار چار ہو کر آٹھ بن جاتے ہیں تو عرب میں عورت کا اس انداز سے فرہ اندام ہونا حسن سمجھا جاتا ہے۔)

🌞 فائدہ: فسادی مزاج افراد کو گھروں میں آنے جانے کا موقع دینا معاشرے میں فساد بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ اس لیے اپنے گھروں کو ان سے پاک صاف رکھنا ضروری ہے۔ تو موجودہ دور کے ریڈیو، ٹی وی، سی آر ڈی، کیبل، نیز عریاں تصاویر والے اخبارات رسالے سبھی اسی ضمن میں آتے ہیں اور فی الواقع ان چیزوں کے ناگفتہ بہ اثرات بھی ہمارے گھروں اور ماحول میں نمایاں ہیں۔ والی اللہ المشتکی۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنا واجب ہے۔



۴۹۳۰- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْمُخْتَنِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ: «وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ بَيوتِكُمْ وَأَخْرِجُوا فُلَانًا وَفُلَانًا يَغْنِي الْمُخْتَنِينَ» .

۴۹۳۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیخیزے بننے والے مردوں اور مردانہ انداز اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا: ”انہیں اپنے گھروں سے نکال باہر کرو اور فلاں فلاں بیخیزے کو باہر نکال دو۔“

(المعجم ۵۴) - باب اللَّعِبِ بِالنِّبَاتِ (التحفة ۶۲)

۴۹۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

۴۹۳۱- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ تو بسا اوقات

۴۹۳۰- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب نفى أهل المعاصي والمختنين، ح: ۶۸۳۴ عن مسلم بن إبراهيم به .

۴۹۳۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الانبساط إلى الناس، ح: ۶۱۳۰، ومسلم، فضائل الصحابة،

باب في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۰ من حديث هشام بن عروة به .

کھلونوں اور گڑیوں سے متعلق احکام و مسائل

رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے اور میرے ہاں (محلے کی) بچیاں ہوتیں۔ جب آپ تشریف لاتے تو وہ چلی جاتیں اور جب آپ چلے جاتے تو وہ آجایا کرتی تھیں۔

قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدِي الْجَوَارِي فَإِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَإِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

۴۹۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک یا خیبر سے واپس تشریف لائے تو میرے طاقے کے آگے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو اس نے پردے کی ایک جانب اٹھادی تب سامنے میرے کھلونے اور گڑیاں نظر آئے۔ آپ نے پوچھا: ”عائشہ یہ کیا ہے؟“ میں نے کہا: یہ میری گڑیاں ہیں۔ آپ نے ان میں کپڑے کا ایک گھوڑا بھی دیکھا جس کے دو پر تھے۔ آپ نے پوچھا: ”میں ان کے درمیان یہ کیا دیکھ رہا ہوں؟“ میں نے کہا: یہ گھوڑا ہے۔ آپ نے پوچھا: ”اور اس کے اوپر کیا ہے؟“ میں نے کہا: اس کے دو پر ہیں۔ آپ نے کہا: ”کیا گھوڑے کے بھی پر ہوتے ہیں؟“ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے سنا نہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے پر تھے؟ کہتی ہیں: چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس قدر بننے کے میں نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھیں۔

۴۹۳۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْ خَيْبَرَ وَفِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ، فَهَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لَعِبَ، فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟» قَالَتْ: بَنَاتِي، وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: «مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَسَطَهُنَّ؟» قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: «وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟» قُلْتُ: جَنَاحَانِ، قَالَ: «فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ؟» قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتِ أَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ؟ قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِدَهُ.

نوائد و مسائل: ① بچوں اور بچیوں کو نہ صرف اجازت ہے بلکہ ان کا فطری حق ہے کہ انہیں کھیلنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ مگر واجب ہے کہ ان کی تفریحات شرعی مزاج سے ہم آہنگ ہوں۔ ② بچیاں اگر اپنے طور پر ہاتھ سے گڑیاں گڈے وغیرہ بنائیں تو جائز ہیں۔ اور یہ ان ممنوعہ تصاویر میں شامل نہیں جن کا بنانا یا رکھنا ناجائز ہو۔ تاہم خیال رہے کہ موجودہ دور میں ان کھلونوں کی جو ترقی یافتہ جدید صورت ہے کہ پلاسٹک، کپڑے اور پتھر وغیرہ سے بنے بالکل

نقل مطابق اصل ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں راجح یہی ہے کہ یہ جائز نہیں۔ جبکہ کچھ گھروں میں ان کو بطور آرائش نمایاں کر کے رکھا جاتا ہے جس کی کسی طرح اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(المعجم ۵۵) - بَابُ: فِي الْأَرْجُوْحَةِ  
باب: ۵۵- جھولے کا بیان  
(التحفة ۶۳)

۴۹۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتَنِي نِسْوَةٌ - وَقَالَ بِشْرٌ: فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ - وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ فَذَهَبَنِي بِي وَهَيَّأَنِي وَصَنَعَنِي فَأَتَى بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةٌ تِسْعٍ فَوَقَفْتُ بِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: هِيَ هِيَ.

۴۹۳۳- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو میری عمر سات سال یا چھ سال تھی۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو چند عورتیں آئیں..... بشر بن خالد کے الفاظ ہیں: (میری والدہ) ام رومان آئیں..... جبکہ میں ایک جھولے پر تھی اور وہ مجھے لے گئیں۔ مجھے تیار کیا، بنایا سنوارا اور رسول اللہ ﷺ کے ہاں بھیج دیا گیا۔ میری رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔ (میری والدہ نے) مجھے دروازے پر کھڑا کر دیا تو میں نے کہا: [ہیہ، ہیہ] یعنی انکار کرنے کی آواز۔

۴۹۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَزَوَّجَنِي وَأَنَا بِنْتُ سَبْعٍ أَوْ سِتٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتَنِي نِسْوَةٌ - وَقَالَ بِشْرٌ: فَأَتَتْنِي أُمُّ رُومَانَ - وَأَنَا عَلَى أَرْجُوْحَةٍ فَذَهَبَنِي بِي وَهَيَّأَنِي وَصَنَعَنِي فَأَتَى بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا ابْنَةٌ تِسْعٍ فَوَقَفْتُ بِي عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ: هِيَ هِيَ.



امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس کی وضاحت میں کہتے ہیں: یعنی میں نے لمبا (ٹھنڈا) سانس لیا اور مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا گیا تو وہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں۔ انہوں نے دعائے خیر و برکت کے ساتھ میرا استقبال کیا۔ حماد اور ابواسامہ کی روایت ایک دوسرے میں مل گئی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَيُّ تَنَفَّسْتُ، فَأَدْخَلْتُ بَيْتَنَا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ: عَلَى الْخَيْرِ وَالْبُرْكََةِ، دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي الْآخَرِ.

۴۹۳۳- جناب ابواسامہ نے مذکورہ بالا حدیث کے مثل روایت کیا اور کہا: اللہ کرے تیری قسمت اچھی

۴۹۳۴- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ مِثْلَهُ قَالَ: عَلَى خَيْرِ طَائِرٍ،

۴۹۳۳ - تخریج: أخرجه مسلم، النكاح، باب جواز تزويج الأب البكر الصغيرة، ح: ۱۴۲۲ من حديث أبي أسامة، والبخاري، مناقب الأنصار، باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدمها المدينة وبناته بها، ح: ۳۸۹۴ من حديث هشام بن عروة به.

۴۹۳۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

ہو۔ اور مجھے ان عورتوں کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے میرا سر دھویا اور مجھے بنایا سنوارا۔ اور میں اس وقت ڈری گئی جب دن چڑھے رسول اللہ ﷺ میرے سامنے ہوئے تو انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔

فَسَلَّمْتَنِي إِلَيْهِنَّ فَعَسَلْنَ رَأْسِي وَأَصْلَحْنِي ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضُحَى فَأَسَلَّمْتَنِي إِلَيْهِ .

۴۹۳۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

کہ جب ہم مدینے آئے تو میرے پاس کچھ عورتیں آئیں جبکہ میں ایک جھولے پر کھیل رہی تھی۔ اور میرے بال کانوں سے نیچے اتر رہے تھے۔ تو وہ مجھے لے گئیں اور مجھے تیار کیا بنایا سنوارا۔ پھر وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئیں۔ میری (رسول اللہ ﷺ کے گھر) رخصتی ہوئی تو میری عمر نو سال تھی۔

۴۹۳۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ جَاءَنِي نِسْوَةٌ وَأَنَا أَلْعَبُ عَلَى أَرْجُوْحَةٍ ، وَأَنَا مُجَمَّمَةٌ فَذَهَبَن بِي فَهَيَّأَنِي وَصَمَّعَنِي ثُمَّ أَتَيْنَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَنَى بِي وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ .

۴۹۳۶- جناب ہشام بن عروہ نے اپنی سند سے اس

روایت میں بیان کیا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے پر تھی تو انہوں نے مجھے ایک گھر میں داخل کر دیا۔ وہاں انصار کی کچھ عورتیں تھیں تو انہوں نے خیر و برکت کی دعا کے ساتھ میرا استقبال کیا۔

۴۹۳۶- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ : حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَتْ : وَأَنَا عَلَى الْأَرْجُوْحَةِ وَمَعِيَ صَوَاحِبَاتِي ، فَأَدْخَلْتَنِي بَيْتًا فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْنَ : عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكََةِ .

۴۹۳۷- یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب بیان کرتے

ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم مدینے آئے اور بنو حارث بن خزرج کے ہاں ہمارا قیام ہوا۔ کہتی ہیں اللہ کی قسم! میں کھجور کی دو کلوڑیوں میں لگے ایک جھولے پر تھی کہ میری والدہ آئیں تو انہوں نے مجھے

۴۹۳۷- حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ : حَدَّثَنَا أَبِي : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَتَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ

۴۹۳۵- تخریج : [إسناده صحيح] انظر الحديثين السابقين .

۴۹۳۶- تخریج : [صحيح] تقدم ، ح : ۲۱۲۱ ، وانظر ، ح : ۴۹۳۳ والحديثين اللذين بعده .

۴۹۳۷- تخریج : [إسناده حسن] أخرجه أحمد : ۶ / ۲۱۰ من حديث محمد بن عمرو الليثي به .

۴۰۔ کتاب الأدب ..... نرد (چوسر کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ) کھیلنے سے متعلق احکام و مسائل

الْخَزْرَجِ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ! إِنِّي لَعَلِي  
أَرْجُو حَيَّةَ بَيْنَ عَدْقَتَيْنِ فَبَجَاءَتْنِي أُمِّي فَأَنْزَلْتَنِي  
وَلِي جُمَيْمَةَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ .  
اس سے اتارا اور میرے بال چھوٹے چھوٹے تھے۔ اور  
پوری حدیث بیان کی۔

☀️ فائدہ: آج کل کے بعض جدید مفکرین اور بزمِ خویشِ نفیس مزاج مجددین کو ان احادیث اور صغریٰ (چھوٹی عمر) کے اس نکاح اور شادی پر بہت اعتراض ہے۔ وہ مختلف انداز سے اس کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ اس انکار کی کوئی حقیقی وجہ نہیں ہے۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ طبی، معاشرتی، علاقائی اور جغرافیائی احوال و ظروف کا دقیق نظری سے مطالعہ کریں تو واضح ہوگا کہ بعض احوال اور بعض علاقوں میں اس عمر کی لڑکیوں کا بالغ ہو جانا کوئی اچھے کی بات نہیں ہے اور پھر عائلی زندگی کے فطری مراحل سے گزرنا ان کے لیے کوئی انہونی بات نہیں ہوتی۔ اس واقعہ میں بالخصوص یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ نکاح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مزید قربت و شرف دینے کے لیے عمل میں لایا گیا تھا۔ تاکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں وقت بے وقت آنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔ اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رابطہ و ضبط مزید گہرا ہو جائے۔ اور پھر اس نکاح کی بنیاد وہ خواب تھے جو تواتر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے تھے۔ یہ خواب اس بات کی طرف اشارہ تھے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقدر کر دیا گیا ہے۔ یہ احادیث صحیح اور یہ واقعہ تاریخی، شرعی اور فقہی اعتبار سے بالکل صحیح اور عین حق ہے اس کا انکار درحقیقت انکار حدیث کا زینہ ہے۔



باب: ۵۶۔ نرد (چوسر) کھیلنا ناجائز ہے (المعجم ۵۶) - بَابُ: فِي النَّهْيِ عَنِ

اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ (التحفة ۶۴)

۴۹۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ  
مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَعِيدِ  
ابْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ  
فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ» .  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص چوسر کھیلا اس نے  
اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① [نرد] کا ترجمہ [لُعْبَةُ الطَّاوَلَةِ] کیا گیا ہے یعنی لکڑی کے تختے پر کھیل، جس سے چوسر کیرم بورڈ اور لڈو وغیرہ کی قسم کے کھیل مراد ہو سکتے ہیں۔ ② ہمارے فاضل محقق مذکورہ روایت کی تحقیق کرتے

۴۹۳۸ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب اللعِبِ بِالنَّرْدِ، ح: ۳۷۶۲ من حدیث سعید بن  
أبي هند به، وهو ثقة أرسل عن أبي موسى فالسنده ضعيف، وهو في الموطأ (بجی): ۹۵۸/۲، وحدیث مسلم،  
ح: ۲۲۶۰ یغنی عنه .



ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، لیکن صحیح مسلم کی حدیث نمبر: ۲۲۶۰ اس روایت سے کفایت کرتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ روایت معناً قابلِ حجت ہے، نیز شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ بالا روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۳۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَبِيرٍ فَكَأَنَّهَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ».

۴۹۳۹- جناب سلیمان بن بربیدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص نرد شیر (چوسر) کھیلا گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔“

**فوائد ومسائل:** ① ایسے کھیل جو وقت اور سرمائے کے ضیاع کا باعث ہوں قطعاً ناجائز ہیں۔ کھیل کا اصل مقصد ذہنی راحت اور جسمانی ورزش ہوتا ہے۔ اگر جائز کھیلوں میں بھی وقت ضائع ہوتا ہو تو وہ ناجائز ہو جائیں گے۔ ② ان صحیح احادیث اور مذکورہ اصول کی رو سے کرکٹ جیسے کھیل کی قطعاً کوئی اجازت نہیں۔ اور شرعاً یہ ناجائز کھیل ہے، کیونکہ اس کھیل میں جس طرح ”بے دردی“ سے بے شمار لوگوں کا وقت ضائع ہوتا اور کیا جاتا ہے اس کی مثال کسی اور کھیل میں نہیں ملتی۔ مزید براں کرکٹ وغیرہ جیسے کھیل میں نماز روزے کی کوئی پروا ہوتی ہے نہ کسی اور دینی و دنیوی کام کا خیال۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ کھیل بین الاقوامی سطح پر جوئے جیسی بدترین لعنت اور کبیرہ گناہ کا بہت بڑا سبب اور ذریعہ بن چکا ہے۔ قومی اور ملکی سطح پر اس کے نقصانات اور مضر اثرات بے پناہ ہیں اور ان کے مقابلے میں فائدہ کچھ بھی نہیں۔ ایسا کھیل کھیلنا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا تو دور کی بات، ایک بندہ رحمن کی شان یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ایسے لغو اور بے فائدہ ”کام“ کی طرف دیکھنے کا بھی روادار نہیں ہوتا بلکہ وہاں سے شرافت سے گزر جاتا ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ (الفرقان: ۷۲) ”رحمن کے بندے جب کسی لغو (دینی اور دنیوی اعتبار سے بے فائدہ) چیز سے گزرتے ہیں تو باعزت طور پر گزر جاتے ہیں۔“ ایسی خوبصورت اور حساس شریعت اور ایسا پاکیزہ دین جس میں ”چوسر“ کھیلنے کی اجازت نہیں ہے اس دین فطرت میں کرکٹ جیسے کھیل کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے؟ فتنہ کرواؤ تذبذب کرواؤ اولی الألباب۔ واللہ اعلم۔

(المعجم ۵۷) - **بَابُ فِي اللَّعِبِ**

باب: ۵۷- کبوتر بازی کا بیان

بِالْحَمَامِ (التحفة ۶۵)

۴۹۴۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۹۳۹- تخریج: أخرجه مسلم، الشعر، باب تحريم اللعاب بالنردشير، ح: ۲۲۶۰ من حديث سفیان الثوري به.

۴۹۴۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب اللعاب بالحمام، ح: ۳۷۶۵ من حديث حماد بن

سلمة به.

۴۰- کتاب الأدب

رحمت و شفقت کرنے کا بیان

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ کبوتری کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”شیطان شیطانی کے پیچھے لگا ہوا ہے۔“

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامَةً فَقَالَ: «شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانَةً».

🌞 فائدہ: کبوتر بازی، بٹیر بازی، مرغ لڑانا وغیرہ سب ناجائز مشاغل ہیں ہاں اگر بطور تجارت یا زینت گھر میں رکھے ہوں تو جائز ہے۔

باب: ۵۸- رحمت و شفقت کرنے کا بیان

(المعجم ۵۸) - بَابُ: فِي الرَّحْمَةِ  
(التحفة ۶۶)

۴۹۴۱- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ”رحم کرنے والوں پر رحم فرمائے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔“ مسدود نے (سند میں وارد ”ابوقابوس“ کے متعلق) یہ نہیں کہا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا مولیٰ تھا۔ نیز بوضاحت کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

۴۹۴۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي قَابُوسَ مَوْلَى لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: «الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ، ارْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ يَرْحَمَكُم مِّنْ فِي السَّمَاءِ» لَمْ يَقُلْ مُسَدَّدٌ: مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

۴۹۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے اس حجرے والے یعنی حضرت ابوالقاسم صادق و صدوق رضی اللہ عنہما سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”کسی بد بخت سے ہی رحمت چھینی جاتی ہے۔“

۴۹۴۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ مَنْصُورٌ - قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: أَقُولُهُ

۴۹۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ماجاء في رحمة الناس، ح: ۱۹۲۴ من حديث سفیان بن عیینة به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۳۳۸/۸، وصححه الحاكم: ۱۵۹/۴، ووافقه الذهبي.

۴۹۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر الوصلة، باب ماجاء في رحمة الناس، ح: ۱۹۲۳ من حديث شعبة به.



حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ؟ فَقَالَ: إِذَا قَرَأْتَهُ عَلَيَّ فَقَدْ حَدَّثْتُكَ بِهِ، ثُمَّ اتَّفَقَا - : عن أَبِي عُثْمَانَ مَوْلَى الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رضي الله عنه الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ: «لَا تُنْزِعُ الرَّحْمَةَ إِلَّا مِنْ شِقِيٍّ».

☀️ فائدہ: ① رسول اللہ ﷺ کا وصف ”صادق و مصدوق“ یوں ہے کہ آپ اپنے قول و فعل اور خبر میں صادق (سچے) تھے۔ اور اللہ اس کے فرشتوں اور مومنین نے آپ ﷺ کے نبی و رسول ہونے کی تصدیق کی ہے تو اس اعتبار سے آپ ”مصدق“ ہوئے۔ ② آپ ﷺ کے رحم کا دائرہ اپنے پرانے چھوٹے بڑے زبردست ملازمین اور حیوانوں تک کو وسیع ہے۔ صاحب ایمان کو کسی بھی موقع پر کسی کے ساتھ ظلم کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے۔

۴۹۴۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ ابْنِ غَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو يَرْوِيهِ - قَالَ ابْنُ السَّرْحِ - : عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا».

۴۹۴۳- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضي الله عنه بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔“

باب: ۵۹- خیر خواہی کا بیان

(المعجم ۵۹) - بَابُ: فِي النَّصِيحَةِ

(التحفة ۶۷)

۴۹۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّينَ

۴۹۴۴- حضرت تمیم داری رضي الله عنه بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دین نصیحت (خلوص و خیر خواہی) کا نام ہے۔ دین نصیحت کا نام ہے۔ دین نصیحت کا نام ہے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کس کے

۴۹۴۳- تخریج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۲۲، والحميدي، ح: ۵۸۶ (بتحقيقي) عن سفیان بن عیینة به، وللحديث شواهد كثيرة عند الترمذي، ح: ۱۹۲۰ وغيره.

۴۹۴۴- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان أن الدين النصيحة، ح: ۵۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مسلمان کی مدد کرنے کا بیان

النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ، قَالَوا: لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «لِلَّهِ وَكِتَابِهِ وَرَسُولِهِ وَأَيُّمَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَامَّتِهِمْ، أَوْ أَيُّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ».

لیے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، اہل ایمان کے ائمہ و حکام اور عام مسلمانوں کے لیے۔ یا کہا کہ مسلمانوں کے ائمہ و حکام اور عام لوگوں کے لیے۔“

☀️ فائدہ: اللہ کے لیے نصیحت کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے رب کی عبودیت میں سرشار رہے۔ اس کی توحید کا اقرار و اظہار کرے اور شرک سے بیزار اور دور رہے۔ رسول کے لیے نصیحت یہ ہے کہ اس کی رسالت کا اقرار و اظہار اور بے میل اطاعت کرے بدعات سے بیزار اور دور رہے۔ کتاب اللہ کو اپنا دستور زندگی بنائے اور تمام مسائل اس کی روشنی میں سرانجام دینے کے لیے کوشاں رہے۔ حکام وقت کے لیے نصیحت یہ ہے کہ خیر و خوبی کے کاموں میں ان کی اطاعت کرے اور ان کا معاون بنے۔ ظلم و تعدی کی صورت میں انہیں باز رکھنے کی کوشش کرے اور ان کا معاون نہ بنے۔ لوگوں کے اندر بلاوجہ ان کی مخالفت کے جذبات نہ ابھارے اور عام مسلمانوں میں حسب مراتب دین و دنیا کے معاملات میں بھلائی سے پیش آئے یہی ان کے لیے نصیحت ہے۔



۴۹۴۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَصْحَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ، قَالَ: فَكَانَ إِذَا بَاعَ الشَّيْءَ أَوْ اشْتَرَاهُ قَالَ: «أَمَّا إِنَّ الَّذِي أَخَذْنَا مِنْكَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا أَعْطَيْنَاكَ فَأَحْتَر».

۴۹۴۵ - حضرت جریر (بن عبد اللہ بجلي) ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنے اور اطاعت کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی کرنے پر بیعت کر رکھی ہے۔ راوی نے کہا: چنانچہ وہ (حضرت جریر ؓ) جب کوئی چیز فروخت کرتے یا خرید کرتے تو کہتے: تحقیق جو چیز ہم نے تم سے لی ہے وہ ہمیں اپنی چیز سے جو ہم نے تمہیں دی ہے زیادہ پیاری ہے چنانچہ تمہیں اختیار ہے (اپنی چیز یا مال واپس لینا چاہو تو لے سکتے ہو۔)

باب: ۶۰- مسلمان کی مدد کرنے کا بیان (المعجم ۶۰) - بَابُ: فِي الْمَعُونَةِ لِلْمُسْلِمِ (التحفة ۶۸)

۴۹۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعُثْمَانُ ابْنَا

۴۹۴۶ - حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی

۴۹۴۵ - تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي، البيهقي، باب البيعة على النصح لكل مسلم، ح: ۴۱۶۲ من حديث يونس بن عبيد به.

۴۹۴۶ - تخريج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ح: ۲۶۹۹

ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مسلمان سے دنیا کا ایک دکھ دور کیا اللہ عزوجل اس سے قیامت کے روز کا ایک دکھ دور کرے گا۔ اور جس نے کسی مشکل میں پڑے شخص کے لیے آسانی کی اللہ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ داری کی اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ داری کرے گا اور اللہ عزوجل اس وقت تک بندہ کی مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے۔“



امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان (بن ابی شیبہ) نے ابو معاویہ سے یہ جملہ روایت نہیں کیا: ”جس نے کسی مشکل میں پڑے شخص کے لیے آسانی کی.....“

🌟 **فائدہ:** اس حدیث سے وہ معروف ضابطہ ثابت ہوتا ہے کہ بندے کو جزا ہمیشہ اسی طرح کی ملتی ہے جیسا اس نے

عمل کیا ہو یعنی ”جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔“

۴۹۴۷- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ تمہارے

نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہر نیکی صدقہ ہے۔“

۴۹۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ،

عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ:

قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ».

◀ من حديث الأعمش به، وصرح بالسماع، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۸۵ / ۹، ورواه الترمذي، ح: ۱۹۳۰

من حديث أسباط بن محمد به.

۴۹۴۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزكوة، باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف، ح: ۱۰۰۵ من

حديث أبي مالك به.

۴۰- کتاب الآداب ..... غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

☀️ فائدہ: صدقے کا مفہوم صرف مال ہی سے متعلق نہیں بلکہ ہر چھوٹی بڑی نیکی صدقہ ہے۔

(المعجم ۶۱) - **بَابُ: فِي تَغْيِيرِ**  
**الْأَسْمَاءِ (التحفة ۶۹)**  
 باب: ۶۱- (غلط) نام بدل دینے کا بیان

۴۹۴۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَكْرِيَّا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ».

۳۹۳۸- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ قیامت کے دن اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے۔ چنانچہ اپنے نام اچھے اچھے رکھا کرو۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: ابْنُ أَبِي زَكْرِيَّا لَمْ يُدْرِكْ أَبَا الدَّرْدَاءِ.

امام ابو داود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن ابو زکریا نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۴۹۴۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَبَادٍ سَبْلَانُ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبيدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ».

۳۹۳۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب ناموں میں سے عبد اللہ اور عبد الرحمن اللہ عز و جل کو بہت ہی پیارے ہیں۔“

۴۹۵۰- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدِ الطَّالْقَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي

۳۹۵۰- حضرت ابو وہب حشمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ..... اور انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ..... وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انبیاء کے نام رکھا

۴۹۴۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۲۱۳ عن عمرو بن عون، وأحمد: ۱۹۴/۵ من حديث هشيم به، والعللة ظاهرة.

۴۹۴۹- تخريج: أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن الكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۲ عن إبراهيم بن زياد به.

۴۹۵۰- تخريج: [إسناده ضعيف] تقدم، ح: ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۵۳، وأخرجه النسائي، الخليل، باب ما يستحب من شية الخليل، ح: ۳۵۹۵ من حديث هشام بن سعيد به، ولبعض الحديث شواهد.

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

کرد اور اللہ کو سب ناموں میں زیادہ محبوب عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ سب سے بڑھ کر واقعیت سے قریب یہ نام ہیں: حارث (کھیتی باڑی کرنے والا) اور ہمام (رنج و فکر میں پڑا ہوا) اور یہ نام سب سے برے ہیں، حرب (لڑاکا) اور مڑہ (کڑوا)۔

عَقِيلُ بْنُ شَيْبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَسْمِيِّ - وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحْبَبُ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ، وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمَرَّةٌ».

🌞 فوائد و مسائل: ① "عبد اللہ اور عبد الرحمن" جیسے ناموں میں اللہ عز و جل کی طرف بندگی کی نسبت اور اس کا اظہار ہے تو سعادت ہے اس بندے کے لیے جسے اٹھتے بیٹھتے موقع بہ موقع اس عالی نسبت سے پکارا جائے۔ اس کے بالمقابل انسانوں میں کون ہوگا جسے اسباب رزق کی فکر نہ ہو یا کسی طرح کے رنج و الم سے محفوظ ہو؟ اس لیے "حارث اور ہمام" ایسے نام ہیں جو حقیقت سے قریب تر ہیں۔ نیز بقول بعض نام کا اپنے کسی پر کچھ معنوی اثر بھی ہوتا ہے اس لیے اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ حرب (لڑاکا) اور مڑہ (کڑوا) بہت برے نام ہیں لہذا ان سے بچنا چاہیے۔ ② مذکورہ روایت کی تحقیق کی بابت ہمارے فاضل محقق لکھتے ہیں کہ یہ روایت سنداً ضعیف ہے تاہم اس کے شواہد ہیں۔ لیکن ان شواہد کی تفصیل ذکر نہیں کی وہ شواہد کس درجے کے ہیں۔ مذکورہ بالا روایت کے الفاظ: [احب الاسماء.... عبد اللہ و عبد الرحمن] صحیح مسلم (حدیث: ۲۱۳۲) اور سنن ابوداؤد (حدیث: ۴۹۴۹) میں صحیح سند سے مروی ہیں جنہیں خود انہوں نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ نیز روایت کے باقی الفاظ: [أصدقها حارث و همام....] کے بھی شواہد ملتے ہیں، جنہیں شیخ البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے، تو معلوم ہوا کہ یہ روایت [تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ] کے الفاظ کے صحیح ہے جیسا کہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيححة، حدیث: ۹۰۴)

۴۹۵۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (میرے

سوتیلے بھائی) عبد اللہ بن ابوطحہ کی ولادت ہوئی تو میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عبا پہنے اپنے اونٹ کو گندھک لگا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: "کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اور میں نے آپ کو کئی کھجوریں پیش کیں۔ آپ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا پھر

۴۹۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: ذَهَبَتْ بَعْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَنَاوَلْتَهُ تَمْرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكِهَنَّ ثُمَّ فَعَرَ فَاَهُ

۴۰- کتاب الأدب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

فَأَوْجَرَهُنَّ إِثْبَاهُ، فَجَعَلَ الصَّبِيَّ يَتَلَمَّظُ، فَجَعَلَ الصَّبِيَّ يَتَلَمَّظُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمَرُ»  
 بچے کا منہ کھول کر انہیں اس کے منہ میں ڈال دیا تو وہ اپنی زبان چلانے لگا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”انصار یوں کی کھجور سے محبت! (یعنی دیکھو نو مولود بھی کس چاہت سے کھا رہا ہے۔“ اور آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔

🌞 فوائد و مسائل: ① نو مولود کو صالح افراد سے گھٹی دلوانے کا اہتمام کرنا مستحب ہے اور اس کے لیے کھجور ایک اچھی شے ہے۔ ② ساتویں دن سے پہلے بھی نام رکھا جاسکتا ہے۔ ③ رسول اللہ ﷺ اپنا کام کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کیا کرتے تھے۔

(المعجم ۶۲) - بَابُ: فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمِ الْقَبِيحِ (التحفة ۷۰) باب: ۶۱- غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

۴۹۵۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ: «أَنْتِ جَمِيلَةٌ»  
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ”عاصیہ“ نام بدل دیا اور فرمایا: ”تو جمیلہ (خوبصورت) ہے۔“



🌞 فائدہ: عرب لوگ ”عاص اور عاصیہ“ نام رکھتے تھے۔ ان کی مراد ہوتی تھی ظلم و زیادتی اور برائی سے انکار کرنے والا کرنے والی۔ مگر اس میں ”عصیان“ (نافرمانی) کا مفہوم بھی ہے۔ اس لیے اس نام کو بدل دیا گیا۔

۴۹۵۳- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ: جَنَابُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتُ  
 ۴۹۵۳- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ: جَنَابُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتُ  
 أخبرنا الليث عن يزيد بن أبي حبيب، عن محمد بن إسحاق، عن محمد بن عمرو بن عطاء: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ سَأَلَتْهُ: مَا سَمَّيْتَ ابْنَتَكَ؟ قَالَ: سَمَّيْتُهَا بَرَّةً، فَقَالَتْ:  
 ہیں کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے اپنی بچی کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے بتایا کہ ”برہ“ (نیک صالحہ) تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نام سے منع فرمایا ہے۔ میرا نام ”برہ“ رکھا گیا تھا

۴۹۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب استحباب تغيير الاسم القبيح إلى حسن... الخ، ح: ۲۱۳۹ عن أحمد به، وهو في المسند: ۱۸/۲.

۴۹۵۳- تخریج: [صحیح] \* محمد بن إسحاق صرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۸۲۱، وتابعه الوليد بن كثير عند مسلم، ح: ۲۱۴۲، ورواه من حديث الليث بن سعد به، ولم يذكر محمد بن إسحاق في نسخنا من صحيح مسلم، ولعله سقط كما يدل عليه تصريح المزي في الأطراف، ح: ۱۵۸۸۴، والله أعلم.



غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَذَا الْأِسْمِ، سُمِّيَتْ بَرَّةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَرْكُوا أَنْفُسَكُمْ، اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ»، فَقَالَ: مَا تُسَمِّيَهَا؟ قَالَ: «سَمَوْهَا زَيْنَبَ».  
 تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”اپنے آپ کو اپنے منہ سے نیک اور صالح نہ کہلو اور اللہ تم میں سے نیک اور صالح لوگوں کو خود جاننا ہے۔“ پوچھا گیا: ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ نے فرمایا: ”زینب نام رکھو۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① اپنے منہ میں مٹھوینا، یعنی خود ہی اپنی مدح سرائی کرنا بہت برا ہے۔ اور اس میں ایسے نام بھی شامل ہیں جن میں مبالغہ پایا جاتا ہو۔ ② زینب کے معانی میں بیان کیا جاتا ہے کہ ”موتے خرگوش یا حسین منظر یا اچھی خوشبو والے درخت کو زینب کہتے ہیں۔“ یا بعض نے اسے [زین اب] ”باپ کے لیے زینت“ سے مرکب بتایا ہے۔ (عون المعبود)

۴۹۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنِي تَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عَمِّهِ أَسَامَةَ بْنِ أَحَدَرِيِّ: أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: أَصْرَمٌ كَانَ فِي النَّعْرِ الَّذِينَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: أَنَا أَصْرَمٌ، قَالَ: «بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ».  
 حضرت اسامہ بن اُحدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”اصرم“ نامی ایک شخص اس وفد میں شامل تھا جو نبی ﷺ کے ہاں آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا ”میں اصرم (کائٹے والا) ہوں آپ نے فرمایا: ”بلکہ تم زرعہ ہو“ (یعنی بونے اور کاشت کرنے والا)

۴۹۵۵- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ هَانِيَةَ: أَنَّهُ لَمَّا وَقَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ قَوْمِهِ سَمِعَهُمْ يَكْتُونُهُ بِأَبِي الْحَكَمِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَلِمَ تَكْنِي أَبَا الْحَكَمِ؟» فَقَالَ: إِنَّ قَوْمِي إِذَا ائْتَلَفُوا فِي  
 حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اپنی قوم کا وفد لے کر رسول اللہ ﷺ کے ہاں گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو سنا وہ اسے ”ابو الحکم“ کی کنیت سے پکارتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: ”حکم“ (فیصلہ کرنے والا) اللہ ہی ہے (یہ اسی کا نام ہے) اور تمام فیصلے اسی کی طرف ہیں۔ تمہیں یہ کنیت ”ابو الحکم“ کیونکر دی گئی ہے؟“

۴۹۵۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱/۱۹۶، ح: ۵۲۳ من حديث مسدد به، وصححه الحاكم: ۴/۲۷۴، ووافقه الذهبي.

۴۹۵۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي، آداب القضاة، باب: إذا حكموا رجلاً فضى بينهم، ح: ۵۳۸۹ من حديث يزيد بن المقدم، به، ورواه الحاكم: ۱/۲۳، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۳۷.

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

اس نے عرض کیا: بے شک میری قوم والے جب کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو میرے پاس آ جاتے ہیں اور میں ان میں فیصلہ کر دیتا ہوں اور پھر دونوں راضی ہو جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ تیرے بیٹے کون ہیں؟“ میں نے کہا: شریح مسلم اور عبد اللہ۔ آپ نے پوچھا: ”ان میں بڑا کون ہے؟“ میں نے کہا: شریح۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم ”ابو شریح“ ہو۔“

شَيْءٍ أَتَوْنِي فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي كِلَا الْفَرِيقَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَحْسَنَ هَذَا! فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟» قَالَ: لِي شَرِيحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللَّهِ. قَالَ: «فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ؟» قَالَ: قُلْتُ: شَرِيحٌ قَالَ: «فَأَنْتَ أَبُو شَرِيحٍ».

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ شریح وہی ہیں جنہوں نے قلعہ شتر کی زنجیر توڑی اور اس میں داخل ہوئے تھے۔ اور مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے شتر کا دروازہ توڑا تھا اور سرنگ میں سے اس کے اندر گئے تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: شَرِيحٌ هَذَا هُوَ الَّذِي كَسَرَ السُّلْسِلَةَ، وَهُوَ مِمَّنْ دَخَلَ تُسْتَرَ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَلَّغَنِي أَنَّ شَرِيحًا كَسَرَ بَابَ تُسْتَرَ، وَذَلِكَ أَنَّهُ دَخَلَ مِنْ سِرْبٍ.



🌞 نوآمد و مسائل: ① مبالغہ آمیز نام اور کنیتیں رکھنا درست نہیں ہے اور چاہیے کہ غلط نام بدل دیے جائیں۔  
② بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے بڑے بیٹے کے نام پر اپنی کنیت رکھے۔ ③ شتر ایران میں علاقہ خوزستان میں ایک شہر کا نام ہے اسے یا شتر بھی کہتے ہیں۔

۴۹۵۶- جناب سعید بن مسیب اپنے والد سے وہ دادا (حزن) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا: ”تمہارا کیا نام ہے؟“ کہا: حزن۔ (بمعنی سخت اور دشوار گزار زمین) آپ نے فرمایا: ”تم ”سہل“ ہو۔ (بمعنی نرم اور آسان۔)“ اس نے کہا: نہیں ”سہل“ کو تو روندنا جاتا اور حقیر جانا جاتا ہے۔ سعید کہتے ہیں: مجھے یقین رہا کہ ہمیں ان کے بعد کوئی سختی اور غمی لاحق ہونے والی ہے۔

۴۹۵۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «مَا اسْمُكَ؟» قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: «أَنْتَ سَهْلٌ»، قَالَ: لَا، السَّهْلُ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ، قَالَ سَعِيدٌ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ حُزُونَةٌ.

۴۹۵۶- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب اسم الحزن، ح: ۶۱۹۰ من حديث عبد الرزاق به.

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاص، عزیز، عتله، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب کے نام بدلے ہیں۔ اور شہاب کا نام ہشام رکھا۔ اور حرب کا سلم۔ مُضطجع کا مُدبج۔ ایک علاقے کا نام عقرہ سے بدل کر خضرہ کر دیا۔ شعب الضلالۃ کا شعب الہدیٰ بنوا زنیہ کا بنو الرشدہ اور بنو مغویہ کا بنو رشدہ کر دیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَغَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ وَعَزِيزٍ وَعَتَلَةَ وَشَيْطَانَ وَالْحَكْمَ وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ وَشِهَابٍ فَسَمَّاهُ هِشَامًا، وَسَمَّى حَرْبًا: سِلْمًا وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ: الْمُنْبِيعَ، وَأَرْضًا تُسَمَّى عَقْرَةَ سَمَّاهَا خَضْرَاءَ، وَشُعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ شُعْبَ الْهُدَى وَبَنُو الزُّنَيْيَةِ سَمَّاهُمْ بَنِي الرَّشْدَةِ، وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ: بَنِي رِشْدَةَ.

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی سندیں اختصار کی وجہ سے چھوڑ دی ہیں۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: تَرَكْتُ أَسَانِيدَهَا لِلاِخْتِصَارِ.

**فائدہ:** مذکورہ بالا ناموں کے معانی یہ ہیں: "عاص" نافرمانی کرنے والا، قبول نہ کرنے والا۔ "عزیز" عزت اور غلبے والا یہ اللہ عزوجل کا نام ہے۔ "عتله" سخت طبیعت۔ "حکم" عمدہ فیصلے کرنے والا۔ یہ اللہ عزوجل کا نام ہے۔ "غراب" کوئے کو کہتے ہیں اور اس میں دوری اور فراق کے معنی بھی ہیں۔ کوانجاشیں بھی کھاتا ہے۔ "حباب" شیطان کا نام ہے یا سانپ کا یا اس کی ایک قسم بھی ہے۔ "شہاب" آگ کے شعلے کو کہتے ہیں۔ "حرب" لڑائی یا بہت زیادہ لڑنے والا۔ "سلم" سلامتی اور صلح والا۔ "مضطجع" لیٹنے اور سونے والا۔ "المنبعت" جاگنے اور اٹھنے والا۔ "عقرہ" بجز زمین۔ "خضرہ" سرسبز و شاداب زمین۔ "شعب الضلالہ" بھٹکانے والی گھاٹی۔ "شعب الہدیٰ" سیدھی راہ والی گھاٹی۔ "بنو الزنیہ" بدکاروں کی اولاد۔ "بنو الرشدہ" ہدایت یافتہ لوگوں کی اولاد۔ "بنو مغویہ" گمراہوں کی اولاد۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: "حزن" نے کہا: نہیں میرے باپ نے جو نام رکھ دیا ہے وہ میں نہیں بدلتا۔ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: چنانچہ اس وجہ سے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات قبول نہیں کی گئی) ہم پر غمگینی کے اثرات نمایاں رہے ہیں۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. دیکھیے: (صحیح البخاری، الأدب، باب اسم الحزن، حدیث: ۶۱۹۰)

۴۹۵۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا ۳۹۵۷- جناب مسروق سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے

۴۹۵۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب ما يكره من الأسماء، ح: ۳۷۳۱ عن أبي بكر ابن أبي شيبة، وهو في المصنف: ۴۷۷/۸ \* مجالد ضعيف كما تقدم، ح: ۲۸۵۱.

۴۰- کتاب الأدب

غلط اور برے نام بدل دینے کا بیان

نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ مسروق بن اجدع۔ تو عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”اجدع شیطان ہے۔“

أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقِ قَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوقُ ابْنُ الْأَجْدَعِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ».

۳۹۵۸- حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے بچے یا غلام کا نام [یسار] ”مبارک آسان“ [رباح] ”نفع آور“ [نجیح] ”کامیاب“ [افلح] ”کامیاب“ ہرگز نہ رکھنا۔ تم پوچھو گے کیا وہ یہاں ہے؟ تو جواب ملے گا نہیں۔“ (مقصد یہ ہے کہ اس طرح بدفالی ہوگی) (حضرت سرہ رضی اللہ عنہما نے کہا) یہ بس چار نام ہیں، مزید میرے ذمے نہ لگا دینا۔

۴۹۵۸- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ رَيْبِعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا تُسَمِّنَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ، فَإِنَّكَ تَقُولُ: أَتَمَّ هُوَ؟ فَيَقُولُ: لَا»، إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَرِيدَنَّ عَلَيَّ.

۳۹۵۹- حضرت سرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام یہ رکھیں۔ اِح، یسار، نافع اور رباح (نفع والا)۔

۴۹۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّكَّيْنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَمِّيَ رَقِيقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ: أَفْلَحَ وَيَسَارًا وَنَافِعًا وَرَبَاحًا.

۳۹۶۰- حضرت جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ

۴۹۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۴۹۵۸- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۷ من حديث زهير بن معاوية به.

۴۹۵۹- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة وبنافع ونحوه، ح: ۲۱۳۶ من حديث المعتمر به، وهو في مسند أحمد: ۱۲/۵.

۴۹۶۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه عبد بن حميد، ح: ۱۰۱۹ عن محمد بن عبيد به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۷۸/۸، ۴۷۹، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۸۳۳ من حديث الأعمش به، وصرح بالسماع عنده، وحديث أبي الزبير رواه مسلم، ح: ۲۱۳۸.



ﷺ نے فرمایا: ”اگر اللہ نے چاہا میں زندہ رہا تو میں اپنی امت کو اس سے منع کروں گا کہ وہ ”نافع“ اٹھ اور برکت“ نام رکھیں۔“ اعمش کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں شیخ (ابوسفیان) نے نافع کا ذکر کیا یا نہیں۔ دراصل آدمی جب آتا ہے اور پوچھتا ہے ”کیا برکت ہے؟“ تو جواب ملتا ہے نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْهَى أُمَّتِي أَنْ يُسَمُّوا نَافِعًا وَأَفْلَحَ وَبَرَكَهَ». قَالَ الْأَعْمَشُ: وَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ نَافِعًا أَمْ لَا، «فَإِنَّ الرَّجُلَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ: أُنْمَ بَرَكَهَ، فَيَقُولُونَ: لَا».

امام ابو داؤد اور ابو حنیفہ کہتے ہیں: ابو زبیر نے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی مانند روایت کیا ہے مگر اس میں ”برکت“ کا ذکر نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكَرْ: بَرَكَهَ.

فائدہ: مذکورہ بالا ناموں سے بالخصوص پرہیز کرنا چاہیے۔ اور صحیح مسلم میں ہے کہ ”آپ ﷺ بعد میں ان سے خاموش ہو رہے۔“ (صحیح مسلم، الآداب، باب كراهة التسمية بالأسماء القبيحة، وبنافع و نحوه، حدیث: ۲۱۳۸)

۳۹۶۱ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”قیامت کے روز سب سے برا نام اس شخص کا ہوگا جس نے اپنا نام ”ملک الملائک“ (شہنشاہ مہاراج) رکھا۔“

۴۹۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُبْلَغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «أَخْنَعُ اسْمٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلاَكِ».

امام ابو داؤد اور ابو حنیفہ فرماتے ہیں: شعیب بن ابو حمزہ نے بواسطہ ابو زناد اس کی سند سے یہ روایت بیان کی تو اس میں (أَخْنَعُ اسْمٌ كِي بَجَائِ) ”أَخْنَعُ اسْمٌ“ (مبغوض ترین نام) کہا۔

[ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: أَخْنَعُ اسْمٌ.

۴۹۶۱ - تخريج: أخرجه مسلم، الآداب، باب تحريم التسمي بملك الأملاك أو بملك الملوك، ح: ۲۱۴۳ عن أحمد، وهو في المسند: ۲/۲۴۴، والبخاري، الآداب، باب أبغض الأسماء إلى الله، ح: ۶۲۰۶ من حديث سفیان ابن عیینة به.

🌞 فائدہ: علمائے کرام نے مندرجہ بالا ترکیب سے ”قاضی القضاة“ کہنے کھلانے کو بھی ناجائز کہا ہے۔

باب: ۶۳- برے القاب سے پکارنے کا بیان

(المعجم ۶۳) - **بَابُ فِي الْأَلْقَابِ**  
(التحفة ۷۱)

۴۹۶۲- جناب ابو جبرہ بن ضحاک بیان کرتے ہیں کہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْمُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾ ”برے برے ناموں اور لقبوں سے مت پکارو ایمان لے آنے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے۔“ یہ ہم بنو سلمہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں تشریف لائے تو ہم میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے دو یا تین نام نہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کسی کو بلاتے ”ارے فلاں!“ تو لوگ کہتے: اے اللہ کے رسول! رکیے۔ تحقیق یہ آدمی اس نام سے ناراض ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت ﴿وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ.....﴾ اتری۔

۴۹۶۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جُبَيْرَةَ بْنُ الصَّحَّاحِ قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، فِي بَنِي سَلِمَةَ: ﴿وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الْأَسْمُ الْمُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾ [الحجرات: ۱۱] قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ إِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا فُلَانُ!» فَيَقُولُونَ: مَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهُ يَعْضِبُ مِنْ هَذَا الْأَسْمِ، فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَلَا تَسَابُرُوا بِالْأَلْقَابِ﴾.

🌞 فائدہ: معلوم ہوا کہ برے برے لقب یا نام رکھنا حرام اور ناجائز ہے۔

باب: ۶۴- ”ابو عیسیٰ“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟

(المعجم ۶۴) - **بَابُ: فِيمَنْ يَتَكْنَى بِأَبِي عَيْسَى**  
(التحفة ۷۲)

۴۹۶۳- جناب زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جس نے اپنی کنیت ”ابو عیسیٰ“ رکھی تھی سزا دی۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی کنیت ابو عیسیٰ رکھی تو حضرت

۴۹۶۳- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ ابْنًا لَهُ يُكْنَى أَبُو عَيْسَى،

۴۹۶۲- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب الألقاب، ح: ۳۷۴۱، والترمذي، ح: ۳۲۶۸ من حديث داود بن أبي هند به، وقال: "حسن"، و صححه الحاكم على شرط مسلم: ۴۶۳/۲ و ۱۸۱/۴، ۱۸۲. ۴۹۶۳- [تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۳۱۰/۹ من حديث أبي داود به، وحسنه ابن كثير في مسند الفاروق: ۳۳۴/۱.

کسی کے بچے کو ”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنے کا بیان

عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ اپنی کنیت ”ابوعبداللہ“ رکھ لو۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہی نے میری یہ کنیت رکھی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے اگلے پچھلے تمام گناہ اللہ نے بخش دیے ہوئے ہیں اور ہم تو ایک دوسرے جیسے لوگ ہیں۔ (ہم میں کوئی بھی دوسرے سے افضل و اعلیٰ نہیں) چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنی وفات تک ابوعبداللہ ہی کہلاتے رہے۔

وَأَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ تَكْنَى بِأَبِي عَيْسَى ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَنِي ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ غَفَرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَإِنَّا فِي جَلَجَبِنَا فَلَمْ يَزَلْ يُكْنَى بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى هَلَكَ .

☀️ فائدہ: ابو عیسیٰ کنیت رکھ لینا جائز ہے تاہم اس سے احتراز کرنا بہتر ہے۔ تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شرف لفظی طور پر بھی محفوظ رہے اور کسی کو شہ نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی باپ تھے۔

باب: ۶۵- کسی دوسرے کے بچے کو  
”میرے بیٹے“ کہہ کر پکارنا

(المعجم ۶۵) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ  
لِابْنِ غَيْرِهِ: يَا بَنِيَّ (الصحفة ۷۳)

۳۹۶۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو پکارا تو فرمایا: ”اے میرے بیٹے!“

۴۹۶۴- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، - وَسَمَاءُ ابْنِ مَحْبُوبٍ الْجَعْدِ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: «يَا بَنِيَّ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ محمد بن محبوب کی مدح کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ یہ بہت زیادہ صاحب حدیث تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يُثْنِي عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَيَقُولُ: كَثِيرٌ الْحَدِيثِ.

☀️ فائدہ: کسی اور کے بچے کو پیار سے ”بیٹے یا میرے بیٹے“ کہہ کر پکار لینے میں کوئی حرج نہیں۔ سورہ احزاب میں جو حکم ہے کہ ﴿أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ﴾ (الأحزاب: ۵) ”انہیں ان کے باپوں سے پکارو۔“ یہ لے پا لک بچوں کے متعلق ہے کہ ان کے اصل نسب کی شہرت ختم نہ کرو۔ ورنہ پیار سے اور مجازاً اس طرح کہنا جائز ہے۔

۴۹۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، الآداب، باب جواز قوله لغير ابنه: يا بني، واستحبابه للملاطفة، ح: ۲۱۵۱ من حديث أبي عوانة به.

(المعجم ۶۶) - **بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَتَكْنَى**  
بِأَبِي الْقَاسِمِ (التحفة ۷۴)

۴۹۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يُوَيْبِ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «تَسَمَّوْا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتَبُوا بِكُنْيَتِي».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ وَسُلَيْمَانَ التَّشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ نَحْوَهُمْ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ.



”ابوالقاسم“ کنیت رکھنے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۶۶- ”ابوالقاسم“ کنیت رکھنا کیسا ہے؟

۳۹۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرا نام رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ نیز ابوسفیان سالم بن ابوجعد سلیمان یحکرمی اور ابن منکر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کرتے ہیں اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

☀️ **فائدہ:** رسول اللہ ﷺ کے عین حیات یہ کنیت اختیار کرنا جائز نہیں تھا مگر آپ کے بعد علماء نے اجازت دے دی ہے کہ آپ ﷺ کا نام اور کنیت دونوں رکھے جاسکتے ہیں۔ زندگی میں ممانعت کی وجہ یہ واقعہ تھا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بازار میں تھے کہ ایک شخص نے ”ابوالقاسم“ کہہ کر آواز دی آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آواز دینے والے نے کہا کہ میں نے آپ کو آواز نہیں دی میں نے تو فلاں شخص کو آواز دی ہے۔ اس واقعے کے بعد آپ نے یہ کنیت رکھنے سے روک دیا۔ (فتح الباری، الادب، حدیث: ۶۱۸۸۔ مزید تفصیل کے لیے فتح الباری ملاحظہ ہو۔) جواز کے دلائل اگلے ابواب میں آرہے ہیں۔

(المعجم ۶۷) - **بَابُ: فِيمَنْ رَأَى أَنْ لَا يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا** (التحفة ۷۵)

۴۹۶۶- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

باب: ۶۷- ان حضرات کی دلیل جو (نبی ﷺ کے) نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز نہیں جانتے

۳۹۶۶- جناب ابو یزیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت

۴۹۶۵- **تخریج:** أخرجه مسلم، الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم... الخ، ح: ۲۱۳۴ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهذا في المصنف: ۸/ ۴۸۳، والبخاري، الآداب، باب قول النبي ﷺ: ”سماوا باسمي ولا تكتبوا بكنتي، ح: ۶۱۸۸ من حديث سفیان بن عیینة به.

۴۹۶۶- **تخریج:** [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱/ ۳۱۳ من حديث هشام به، ورواه الترمذي، ح: ۲۸۴۲ من ۴۴



نبی کریم ﷺ کا نام اور کنیت جمع کرنے اور نہ کرنے کا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت اختیار نہ کرے۔ اور جس نے میری کنیت رکھی ہو وہ میرا نام نہ رکھے۔“

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يُكْنَى بِكُنْيَتِي، وَمَنْ اكْتَنَى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عجلان نے بواسطہ اپنے والد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی روایت (روایت جابر) کے ہم معنی روایت کیا ہے۔ (نام یا کنیت میں سے ایک چیز جائز ہے۔ دونوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔) اور ابو زرعة سے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں روایتیں مروی ہیں (جمع کرنا درست نہیں) اور گزشتہ روایت کی مانند بھی کہ صرف کنیت جائز نہیں۔) عبد الرحمن بن ابو عمرہ کی روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں بھی اختلاف ہے۔ ثوری اور ابن جریر نے ابو ہریرہ کی مانند روایت کیا (جمع کرنا درست نہیں۔) اور معقل بن عبید اللہ نے ابن سیرین کی طرح کہا (نام رکھنا جائز، مگر کنیت جائز نہیں۔) موسیٰ بن یسار کی روایت بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بھی دونوں قول ہیں۔ اس میں حماد بن خالد اور ابن ابوفندیک نے اختلاف کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى بِهَذَا الْمَعْنَى ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَرُوِيَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَلِفًا عَلَى الرُّوَايَتَيْنِ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اخْتَلَفَ فِيهِ، رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَلَى مَا قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ، وَرَوَاهُ مَعْقِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مَا قَالَ ابْنُ سِيرِينَ، وَاخْتَلَفَ فِيهِ عَلَى مُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا عَلَى الْقَوْلَيْنِ، اخْتَلَفَ فِيهِ حَمَادُ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ.

باب: ۶۸- (نبی ﷺ کا) نام اور کنیت جمع کر

لینے کی رخصت کا بیان

۳۹۶۷- جناب محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

(المعجم ۶۸) - بَابُ: فِي الرُّخْصَةِ فِي

الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا (التحفة ۷۶)

۴۹۶۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا

۴۹۶۷- حدیث ابی الزبیر بہ، وعن عن وصححه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۶۳۴، وسنده ضعيف، وحديث البخاري: ۳۵۳۸، ومسلم: ۲۱۳۳ يغني عنه.

۴۹۶۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في كراهية الجمع بين اسم النبي ﷺ وكنيته، ح: ۲۸۴۳ من حدیث فطر بہ، وقال: "حسن صحيح"، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/ ۴۸۰.

کہ حضرت علیؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ (راوی حدیث) ابو بکر بن ابوشیبہ کے الفاظ میں [قُلْتُ] کا لفظ نہیں ہے بلکہ یوں ہے کہ [قَالَ عَلِيُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ] ”حضرت علی نے نبی ﷺ سے پوچھا۔“

أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ فِطْرِ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ وُلِدَ لِي مِنْ بَعْدِكَ وَلَدٌ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَأُكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ: قَالَ: قَالَ عَلِيُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ.

🌞 فائدہ: اس واقعے سے نام اور کنیت دونوں کے رکھنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم.

۳۹۶۸-۱م المومنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے اور میں نے اس کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم رکھی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا وجہ ہے کہ میرا نام تو جائز ہو اور کنیت حرام۔“ یا فرمایا: ”کس چیز نے میری کنیت حرام ٹھہرا دی اور نام جائز کر دیا؟“

۴۹۶۸- حَدَّثَنَا التُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ الْحَجَبِيُّ عَنْ جَدِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَدْ وُلِدْتُ غُلَامًا فَسَمَيْتُهُ مُحَمَّدًا وَكُنَيْتُهُ أَبَا الْقَاسِمِ، فَذَكَرَ لِي أَنَّكَ تَكْرَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: «مَا الَّذِي أَحَلَّ اسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي، أَوْ مَا الَّذِي حَرَّمَ كُنْيَتِي وَأَحَلَّ اسْمِي».



باب: ۶۹- اولاد نہ ہونے کے باوجود

کنیت رکھنا

۴۹۶۹- حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور میرے چھوٹے بھائی نے جس کی کنیت ”ابوعبیر“

(المعجم ۶۹) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَنْكُتِي وَلَيْسَ لَهُ وَوَلَدٌ (التحفة ۷۷)

۴۹۶۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَيْنَا

۴۹۶۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۳۵/۶ من حديث محمد بن عمران الحجبي به، وهو مستور (تقريب).

۴۹۶۹- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۸۴۷ عن موسى بن إسماعيل به، ورواه أحمد: ۲۸۸/۳ من حديث حماد بن سلمة به، وللحديث طرق كثيرة.

کنیت سے متعلق احکام و مسائل

تھی اس نے ایک چیز یا رکھی ہوئی تھی جس سے وہ کھلا کرتا تھا۔ (اس چیز یا کو عربی میں نغیر کہتے تھے) تو وہ مرگئی۔ ایک دن نبی ﷺ اس کے پاس گئے اور اسے غمگین پایا تو پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ ہم نے بتایا کہ اس کی چیز یا نغیر مرگئی ہے۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: ”اے ابوعمیر! کیا کر گیا (تیرا) نغیر؟“

وَلِي أَخٍ صَغِيرٍ يُكْنَىٰ أَبَا عُمَيْرٍ وَكَانَ لَهُ نَعْرَةٌ يَلْعَبُ بِهَا فَمَاتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَاهُ حَزِينًا فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالُوا: مَاتَ نَعْرُهُ، فَقَالَ: «أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النَّعِيرُ؟».

🌟 فائدہ: محدثین نے اس حدیث سے استنباط کیا ہے کہ مسجع مقفی کلام جائز ہے اور جائز حدود میں ہنسی مزاح کی بات میں کوئی حرج نہیں۔ اور بچوں کے ساتھ ملاطفت حسن اخلاق کا حصہ ہے۔ چھوٹی عمر میں کنیت رکھنا جائز ہے اور جانور پال لینا اس کو بچرے میں رکھنا اور ان سے کھلنا بھی مباح ہے۔ (امام خطابی رحمہ اللہ)

باب: ۷۰- عورت کنیت اختیار کرے تو جائز ہے

(المعجم ۷۰) - بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تُكْنَى (التحفة ۷۸)

۴۹۷۰- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری سب سہیلیوں کی کنیتیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اپنے بیٹے عبد اللہ کے نام سے کنیت رکھ لو۔“ مقصد تھا کہ اپنے بھانجے کی نسبت سے۔ مسد نے وضاحت کی کہ اس سے مراد ”عبد اللہ بن زبیر“ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ام عبد اللہ کنیت اختیار کر لی۔

۴۹۷۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ، الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كُلُّ صَوَاحِبِي لَهْنٌ كُنِّي، قَالَ: «فَاكْتَنِي بِابْنِكَ عَبْدَ اللَّهِ» - يَعْنِي ابْنَ أُخْتَيْهَا - قَالَ مُسَدَّدٌ: عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ [قَالَ]: فَكَانَتْ تُكْنَى بِأُمِّ عَبْدِ اللَّهِ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ قرآن بن تمام اور عمر دونوں نے ہشام سے اسی کے مانند روایت کیا ہے اور ابو اسامہ نے ہشام سے اس نے عباد بن حمزہ سے روایت کیا ہے۔ اور ایسے ہی حماد بن سلمہ اور مسلمہ بن

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا رَوَاهُ قُرْآنُ بْنُ تَمَّامٍ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ نَحْوَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْرَةَ، وَكَذَلِكَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ وَمُسْلِمَةُ بْنُ قَعْتَبِ

۴۹۷۰- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۰۷/۶ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه الحاكم: ۲۷۸/۴، ووافقه الذهبي.

۴۰- کتاب الأدب

اشارے کنائے سے (ذومعنی) بات کرنے کا بیان

عن هشام كما قال أبو أسامة .  
قعب نے ہشام سے اسی طرح روایت کیا جیسے ابواسامہ نے کہا۔

☀️ فائدہ: عورتوں کے لیے بھی جائز ہے کہ کینت اختیار کر لیں؛ خواہ اولاد ہو یا نہ۔

(المعجم ۷۱) - **بَابُ: فِي الْمَعَارِضِ**  
باب: ۷۱- اشارے کنائے سے (ذومعنی)  
بات کرنا  
(التحفة ۷۹)

☀️ فائدہ: [معارض] جمع [معارض] اس سے مراد ہے بات چیت میں ایسی ذومعنی بات کرنا جس کے دو پہلو ہوں۔ سچ اور جھوٹ یا ظاہر اور باطن۔ دشمن کے مقابلے میں جہاں شرعی مصلحت درپیش ہو وہاں ایسا انداز اختیار کرنا بلاشبہ جائز ہے اور اسے ”توریہ“ کہتے ہیں۔ لیکن اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بغیر شرعی ضرورت کے ایسا انداز اختیار کرنا کہ اس کے ذریعے سے کسی حق کا انکار ہو یا کوئی حق مار لے تو یہ جھوٹ اور دھوکا دہی ہے اور ناجائز ہے۔

۴۹۷۱- حَدَّثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحِ  
الْحَضْرَمِيِّ إِمَامٌ مَسْجِدِ حِمَاصٍ : أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ  
ابْنُ الْوَلِيدِ عَنْ ضَبَّارَةَ بْنِ مَالِكِ الْحَضْرَمِيِّ ،  
عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ ،  
عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ الْحَضْرَمِيِّ  
قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : «كَبُرَتْ  
خِيَانَةٌ أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ بِهِ  
مُصَدِّقٌ وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ» .

۳۹۷۱- حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”بہت بڑی خیانت ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو۔“



☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے لیکن دیگر صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بھائی کو دھوکا دینا بہت بڑا بیعت گناہ ہے۔ صحیح مسلم میں ہے: [الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ] (صحیح مسلم؛ الأيمان؛ حدیث: ۱۲۵۳) قسم میں وہی معنی معتبر ہوں گے جو قسم اٹھانے والے نے مراد لیے ہوں (نذ کہ قسم اٹھانے والے کے۔)

(المعجم ۷۲) - **بَابُ: فِي [قَوْلِ]**  
باب: ۷۲- ”لوگوں کا خیال ہے“ سمجھا جاتا ہے  
اور کہا جاتا ہے“ وغیرہ انداز سے بات کرنا  
(الرجل: [رَعَمُوا] (التحفة ۸۰)

۴۹۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۳۹۳ عن حيوة بن شريح الحمصي به \*  
ضبارة بن مالك وأبوه مجهولان .

بات چیت کرتے وقت چند امور کو مد نظر رکھنے کا بیان

۴۹۷۲۔ جناب ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) سے یا ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے اس بارے میں کیا سنا ہے جو لوگ ”زعموا“ کے انداز میں بات کرتے ہیں؟ (لوگوں کا خیال ہے۔ باور کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے وغیرہ۔) انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”زعموا“ آدمی کی بہت بری سواری ہے۔“

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو عبد اللہ سے مراد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۹۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي زَعْمُوا؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «بِئْسَ مَطِيئَةُ الرَّجُلِ: زَعْمُوا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا حَدِيثُهُ.



739

☀️ فائدہ: لوگوں سے سنی سائی بے اصل باتوں کو بلا تحقیق تفتیش آگے نقل کرنا بہت برا ہے۔ کئی لوگ اپنے وہم شیعہ یا جھوٹ کو لاگ پیٹ سے آگے بڑھانے میں بڑے شاطر ہوتے ہیں بالخصوص موجودہ لادینی صحافت کا تو یہ طرہ امتیاز ہے۔

(المعجم ۷۳) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ: أَمَّا بَعْدُ (التحفة ۸۱)

☀️ فائدہ: خطبے میں حمد و صلا کے بعد اپنا موضوع شروع کرنے سے پہلے یہ کلمہ بولنا مشروع ہے۔

۴۹۷۳۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”اما بعد!“ (حمد و صلا کے بعد۔)

۴۹۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ: «أَمَّا بَعْدُ».

۴۹۷۲۔ تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴۰۱/۵ عن وكيع به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۴۴۸/۸، ۴۴۹ \* أبو قلابة صرح بالسماع من أبي عبد الله عند أبي نعيم في معرفة الصحابة: ۲۹۴۹/۵، ح: ۶۸۸۵، وللحديث شواهد. ۴۹۷۳۔ تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ح: ۲۴۰۸ عن ابن أبي شيبة به، مطولاً: وهو في المصنف: ۴۶۶/۸.

لوٹدی اور غلام کا اپنے آقا کو "میرا رب" نہ کہنے کا بیان

(المعجم ۷۴) - **بَابُ: فِي الْكَرَمِ وَحِفْظِ** باب: ۷۴- انکور کے لیے لفظ "کرم" استعمال کرنا اور اپنی زبان و گفتگو میں محتاط رہنے کا بیان (التحفة ۸۲)

☀️ **فائدہ:** عرب لوگ شراب پی کر عالم مدہوشی میں بہت کچھ لکھتے تھے۔ اور اس حال میں اپنے کرم (سخاوت) پر بہت ناز کرتے تھے۔ تو انہوں نے انکور کو جس سے شراب حاصل ہوتی تھی "کرم" کے لفظ سے موسوم کرنا شروع کر دیا۔ مگر اسلام نے شراب حرام کر دی تو پھر انکور کے لیے مروج بے محل لفظ "کرم" بھی ممنوع قرار دے دیا۔

۴۹۷۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص (انکور کے لیے) لفظ "کرم" استعمال نہ کرے۔ بے شک "کرم" (سخاوت کا منظوق) مسلمان آدمی ہے۔ بلکہ یوں کہا کرو: [حَدَّثَانِي الْأَعْنَابُ] "انگوروں کے باغات" المسلم، وَلَكِنْ قُولُوا: حَدَّثَانِي الْأَعْنَابُ".

☀️ **فائدہ:** شرعی اور دینی غیرت کا تقاضا ہے کہ غلط الفاظ مسلمان کی زبان پر جاری نہیں ہونے چاہئیں، بالخصوص جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تصریح فرمادی ہو جیسے درج ذیل باب میں بھی وارو ہے۔

(المعجم ۷۵) - **بَابُ: لَا يَقُولُ** باب: ۷۵- لوٹدی غلام اپنے آقا کو "میرا رب" نہ کہے (التحفة ۸۳)

☀️ **فائدہ:** لفظ [رَبِّ] کے لفظی معنی ہیں: "پالنے والا" عربوں میں لوٹدی غلام لوگ اپنے آقا اور مالک کو لفظ [رَبِّ] اور [رَبِّي] "میرا رب" سے پکارتے تھے۔ شریعت نے اس انداز کے الفاظ کے استعمال سے سختی سے منع فرمادیا تاکہ اللہ رب العالمین کے نام اور وصف کا احترام اسی کے لیے مخصوص رہے۔

۴۹۷۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَحَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص اپنے

۴۹۷۴- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۱۶۴۴ من حديث عبدالله بن وهب به، ورواه مسلم، ح: ۲۲۴۷ من حديث الأعرج به.

۴۹۷۵- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۲۱۰، وأحمد: ۴۳۳/۲، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۰۷۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۳ من حديث حماد بن سلمة به مختصراً ومطولاً، وللحديث طرق كثيرة.

لوٹدی اور غلام کا اپنے آقا کو ”میرا رب“ نہ کہنے کا بیان

غلام اور لوٹدی کو [عَبْدِي] ”میرے بندے“ یا [أَمْتِي] ”میری بندی“ کے لفظ سے ہرگز نہ پکارے۔ اور نہ کوئی غلام اپنے مالک کو [رَبِّي] اور [رَبَّتِي] ”میرے رب“ کہے۔ مالک کو چاہیے کہ یوں پکارے [فَتَاي] ”اے میرے جوان“ [فَتَاتِي] ”اے میری لڑکی“ اور مملوک کو چاہیے کہ کہے [سَيِّدِي] ”سیدتی“ [اے میرے سردار!“ بلاشبہ تم سب مملوک ہو اور ”رب“ اللہ عزوجل ہی ہے۔“

۴۹۷۶- ابویونس (سلیمان بن جبیر) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور اس روایت میں نبی ﷺ کا ذکر نہیں کیا۔ (موقوف روایت بیان کی اور سَيِّدِي و سَيِّدَتِي کی بجائے کہا: اور چاہیے کہ [سَيِّدِي] اور [مَوْلَاي] اے میرے سردار!“ کہے۔

۴۹۷۷- جناب عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی منافق کو ”سید“ (سردار آقا) کہہ کر مت پکارو۔ اس لیے کہ اگر وہ سردار ہو تو تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا۔“

☀️ **فائدہ:** ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (المنافقون: ۸) ”عزت تو صرف اللہ کے لیے اس کے رسول ﷺ کے لیے اور مؤمنین کے لیے ہے۔“ کسی منافق کی اس طرح سے عزت کرنا جائز نہیں۔

۴۹۷۶- تخریج: [إسناده صحيح].

۴۹۷۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۷۶۰، وأحمد: ۳۴۶/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۴ من حديث معاذ بن هشام الدستوائي به \* قتادة عنعن، وله شاهد ضعيف عند الحاكم: ۳۱۱/۴.



(المعجم ۷۶) - **بَابُ: لَا يُقَالُ خَبِثَتْ**

نَفْسِي (التحفة ۸۴)

۴۹۷۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ

حَنِيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

«لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبِثَتْ نَفْسِي، وَلْيَقُلْ:

لَقَسْتُ نَفْسِي».

اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

باب: ۷۶- کوئی شخص یوں نہ کہے کہ

”میرا نفس خبیث ہو گیا ہے“


۴۹۷۸- حضرت ابوامامہ اپنے والد (سہل بن

حنیف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یوں نہ کہے ”میرا نفس

خبیث ہو گیا ہے۔“ اگر کہنا بھی ہو تو یوں کہے: ”میری

طبیعت پریشان ہے۔ طبیعت خراب ہے۔“

 **فائدہ:** چونکہ لفظ خبیث اور خبیث کا اطلاق باطل اعتقاد (کفر) جھوٹ اور حرام کاموں پر بھی ہوتا ہے۔ اس لیے

ہدایت فرمائی گئی کہ مسلمان کی زبان نامناسب الفاظ سے پاک رہے۔

۴۹۷۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ جَاسَتْ نَفْسِي وَلَكِنْ لِيَقُلْ:


لَقَسْتُ نَفْسِي».

۴۹۷۹- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص ہرگز یوں

نہ کہے: میرا جی جوش مارتا ہے۔ بلکہ یوں کہے: میرا جی

پریشان ہے۔“

 **فائدہ:** اسلام نے اپنے ماننے والوں کے عقائد و اعمال میں پاکیزگی پیدا کرنے کے ساتھ ان کی زبان و بیان

کے اسلوب و محاورات کو بھی پاکیزہ بنایا ہے۔ ارشاد الہی ہے: ﴿يَسِّرِ الْإِسْمَ الْفُسُوقِ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾

(الحجرات: ۱۱) ”ایمان لے آنے کے بعد فسق کا نام بہت برا ہے۔“

(المعجم . . .) - **بَابُ (التحفة . . .)**

باب: . . .

۴۹۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ:

۴۹۸۰- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۴۹۷۸- **تخریج:** أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يقل: خبيث نفسي، ح: ۶۱۸۰، ومسلم، الألفاظ من

الأدب وغيرها، باب كراهة قول الإنسان خبيث نفسي، ح: ۲۲۵۱ من حديث عبدالله بن وهب به.

۴۹۷۹- **تخریج:** [إسناده صحيح] \* حماد هو ابن سلمة، ورواه البخاري، ح: ۶۱۷۹، ومسلم، ح: ۲۲۵۰ من

حديث هشام به.

۴۹۸۰- **تخریج:** [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۸۴/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۸۲۱، وعمل اليوم

والليلة، ح: ۹۸۵ من حديث شعبة به.





اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

نے فرمایا: ”یوں مت کہو: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہو: جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَدِيقَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ».

فائدہ: پہلے جملے میں اللہ کی مشیت (چاہنے) میں اوروں کو بھی شریک کرنا ہے۔ جو ناجائز اور حرام ہے بلکہ وہی ہوتا ہے جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ چاہے البتہ دوسرے جملے میں فرق کے ساتھ دوسروں کی مشیت کا اظہار کر دے تو جائز ہے۔

باب: ۷۷

(المعجم ۷۷) - بَابُ (التحفة ۸۵)

۴۹۸۱- حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ ایک خطیب نے نبی ﷺ کے سامنے خطبہ دیا تو اس نے کہا: [مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا] ”جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی بلاشبہ وہ ہدایت یافتہ ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”چل کھڑا ہو۔“ یا فرمایا ”چلا جا تو بہت برا خطیب ہے۔“

۴۹۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ الطَّائِبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ: أَنَّ حَاطِبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ يُطِيعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِيهِمَا، فَقَالَ: «قُمْ»، أَوْ قَالَ: «إِذْهَبْ فَيَسِّنَ الْحَاطِبُ أَنْتَ».

فائدہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایک ہی کلمہ اور ضمیر تثنیہ میں جمع کرتے ہوئے یوں کہنا: [وَمَنْ يَعْصِيهِمَا] ”جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔“ خلاف ادب شمار کیا گیا ہے۔ ان کو جدا جدا کر کے [وَمَنْ يَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ] کہنا چاہیے۔

۴۹۸۲- جناب ابولیح ایک شخص سے روایت کرتے

ہیں اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے ساتھ سواری پران کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی سواری کو ٹھوکری لگی تو میری

۴۹۸۲- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدِ يَعْنِي الْحَذَاءِ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ،

۴۹۸۱- تخریج: أخرجه مسلم، الجمعة، باب تخفيف الصلوة والخطة، ح: ۸۷۰ من حديث سفیان الثوري به، وتقدم، ح: ۱۰۹۹.  
۴۹۸۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۳۸۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۵۵۴ من حديث خالد الحذاء به.



اپنے نفس کو خبیث نہ کہنے کا بیان

زبان سے نکلا ”ہلاک ہو شیطان۔“ تو آپ نے فرمایا: ”یہ مت کہو تم جب یہ کہتے ہو تو وہ پھول جاتا ہے یہاں تک کہ ایک گھر کے برابر ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ میری قوت سے ایسے ہوا لیکن کہو [بسم اللہ] ”اللہ کے نام سے“ تم جب ایسے کہتے ہو تو وہ سکر جاتا ہے حتیٰ کہ مکھی کی مانند ہو جاتا ہے۔“

عَنْ رَجُلٍ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَثَرْتُ دَابَّتَهُ فَقُلْتُ: تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ: «لَا تَقُلْ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَعَاطَمَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقُولُ بِقَوَّتِي، وَلَكِنْ قُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ تَصَاعَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ».

☀️ فائدہ: اللہ کے نام میں بڑی برکت ہے۔ اس سے شیطان ذلیل و رسوا ہوتا ہے لہذا بندے کو ہر موقع پر مسنون اذکار پڑھنے کا حریص ہونا چاہیے۔

۳۹۸۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم سنو..... اور بالفاظ موسیٰ (بن اسماعیل) جب کہے..... بندہ کہ لوگ تباہ ہو گئے۔ تو کہنے والا ہی سب سے زیادہ تباہ حال ہے۔“

۴۹۸۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتَ - وَقَالَ مُوسَى: إِذَا قَالَ - الرَّجُلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: جب کوئی لوگوں کو دینی حالت میں کمی اور خرابی کی وجہ سے ایسے کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ لیکن جب کوئی اپنے آپ کو بڑا اور لوگوں کو حقیر سمجھتے ہوئے ایسے کہے تو ناجائز ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: إِذَا قَالَ ذَلِكَ تَحَزَنًا لِمَا بَرَى فِي النَّاسِ - يَعْنِي فِي أَمْرِ دِينِهِمْ - فَلَا أَرَى بِهِ بَأْسًا، وَإِذَا قَالَ ذَلِكَ عُجْبًا بِنَفْسِهِ وَتَصَاعُرًا لِلنَّاسِ فَهُوَ الْمَكْرُوهُ الَّذِي نُهِيَ عَنْهُ.

☀️ فائدہ: بلاشبہ کوئی بندہ اپنے طور پر کتنا ہی صالح کیوں نہ ہو لیکن اگر شیطانی بھرے میں آ کر عجب و تکبر کے پھندے میں پھنس گیا تو وہی سب سے زیادہ ہلاکت میں پڑنے والا ہے جیسے گزشتہ حدیث ۳۹۰۱ میں گزرا ہے لہذا بڑے اور بڑے بول بولنے سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔



۴۹۸۳- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب النهي عن قول: هلك الناس، ح: ۲۶۲۳ من حديث حماد بن سلمة به، وهو في الموطأ (بحی): ۹۸۴ / ۲ عن سهيل به.

(المعجم ۷۸) - بَابُ: فِي صَلَاةِ

باب: ۷۸- نماز عتمہ (اندھیرے کی نماز) کا بیان

الْعَتَمَةِ (التحفة ۸۶)

۳۹۸۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہرگز ایسا نہ ہو کہ یہ بدوی لوگ تمہاری نماز کے نام پر غالب آجائیں۔ خبردار! بلاشبہ اس کا نام ”عشاء“ ہے۔ لیکن چونکہ وہ لوگ اونٹنیوں کا دودھ دوہنے میں اندھیرا کر دیتے ہیں (تو اسی مناسبت سے اسے عتمہ، یعنی اندھیرے والی نماز کہہ دیتے ہیں۔“

۴۹۸۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ أَلَا وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ وَلَكِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ بِالْإِبِلِ».

☀️ فائدہ: ہمارے ہاں دیہاتوں میں بعض لوگ عشاء کی نماز کو ”سوئے کی نماز“ ظہر کو ”پیشی یا پیشیں“ (پہلی) اور عصر کو ”دیگر“ (دوسری) کہتے ہیں۔ لیکن اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ ایمانیات سے متعلق شرعی اصطلاحات غالب اور زبان زد عام ہونی چاہئیں عرف سے مغلوب نہ ہونے پائیں۔

۳۹۸۵- جناب سالم بن ابو جعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا..... مسعر کا خیال ہے کہ وہ قبیلہ خزاعہ سے تھا..... کاش میں نماز پڑھ لیتا تو سکون پاتا۔ تو دوسرے لوگوں نے گویا اس کے اس انداز پر عیب لگایا۔ تو اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”بلال! نماز کی اقامت کہو ہمیں اس سے راحت پہنچاؤ۔“

۴۹۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ - قَالَ مِسْعَرٌ: أَرَاهُ مِنْ خُرَاعَةَ - : لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «يَا بِلَالُ! أَقِمِ الصَّلَاةَ أَرْحْنَا بِهَا».

۳۹۸۶- جناب عبداللہ بن محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد انصاریوں میں ہمارے سرالیوں کے ہاں عیادت کے لیے گئے تو نماز کا

۴۹۸۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۹۸۴- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب وقت العشاء وتأخيرها، ح: ۶۴۴ من حديث سفیان الثوري به.

۴۹۸۵- تخریج: [صحيح] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۶۴ من حديث مسعر به، وللحديث شواهد.

۴۹۸۶- تخریج: [صحيح] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۷۱ من حديث إسرائيل به، وله شاهد في أخبار أصفهان: ۲/ ۲۴۹.

نماز عشاء کو عتمہ کہنے کا بیان

وقت ہو گیا۔ تو اس نے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہا: اے لڑکی! وضو کے لیے پانی لاؤ شاید میں نماز پڑھ لوں تو راحت پاؤں۔ تو ہم نے ان کا یہ جملہ پسند نہ کیا۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے آپ فرماتے تھے ”اے بلال! اٹھو میں نماز کے ساتھ راحت پہنچاؤ۔“

مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى صَهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نَعُوذُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ لِبَعْضِ أَهْلِهِ: يَا جَارِيَّةُ! اثْنُونِي بِوَضُوءٍ لِعَلِّي أَصْلِي فَأَسْتَرِيحَ، قَالَ: فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «قُمْ يَا بِلَالُ! فَأَرْحَنَّا بِالصَّلَاةِ».

۴۹۸۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ہر ایک شے میں دین ہی کی نسبت کا خیال فرماتے تھے۔

۴۹۸۷- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْسُبُ أَحَدًا إِلَّا إِلَى الدِّينِ.

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ عام گفتگو اور امور میں دینی نسبت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ جاہلی نسبتوں سے احتراز کرنا چاہیے جیسے کہ اوپر کی احادیث میں گزرا ہے۔

باب: ۷۹- بعض اوقات استعارہ و کنایہ کا استعمال جائز ہے

(المعجم ۷۹) - بَابُ: فِيْمَا رُوِيَ مِنْ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ (التحفة ۸۷)

۴۹۸۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینے میں کوئی افواہ پھیل گئی (شاید کوئی دشمن حملہ آور ہونے والا ہے) تو نبی ﷺ حضرت ابوطحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور ادھر ادھر دیکھ بھال کر آئے) اور فرمایا: ”ہم نے کچھ نہیں دیکھا ہے۔“ یا فرمایا: ”ہم نے خوف کی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اور یہ گھوڑا تو گویا سمندر ہے۔“

۴۹۸۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: كَانَ فَرَسٌ بِالْمَدِينَةِ فَرَكَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: «مَا رَأَيْنَا شَيْئًا، أَوْ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا».

۴۹۸۷- تخریج: [إسناده ضعيف] \* زيد بن أسلم لم يسمع من عائشة رضي الله عنها، فالسند منقطع.

۴۹۸۸- تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها والتحريرض عليها، باب من استعار من الناس الفرس، ح: ۲۶۲۷، ومسلم، الفضائل، باب شجاعته ﷺ، ح: ۲۳۰۷ من حديث شعبة به.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کی سبک رفتاری کو "اس کے سمندر" ہونے سے تشبیہ دی ہے۔ تو اس سے محدث **رحمۃ اللہ علیہ** کا استدلال یہ ہے کہ اگر اندھیرے کی نسبت سے عشاء کی نماز کو کبھی "عمتہ یا سوتے کی نماز" کہہ دیا جائے تو جائز ہے۔ ② صاحب ایمان کو جری اور بہادر ہونا چاہیے اور اپنے معاشرے میں عام اصلاحی کاموں میں سب سے آگے ہونا چاہیے جیسے رسول اللہ ﷺ تھے۔ ③ کبھی کبھار عام استعمال کی چیزیں عاریتاً لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور مسلمانوں کو اس سلسلے میں تجلی نہیں ہونا چاہیے، لیکن عاریتاً لینے والے کو بھی چاہیے کہ فراغت کے بعد اس چیز کو پوری ذمہ داری سے واپس کر دے۔

(المعجم ۸۰) - **باب التَّشْدِيدِ فِي**

باب: ۸۰- جھوٹ بولنے کی مذمت

الْكَذِبِ (التحفة ۸۸)

۴۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۳۹۸۹- حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے مروی

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جھوٹ سے بچو۔ بلاشبہ

جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم میں

پہنچانے والا ہے۔ بلاشبہ جو انسان جھوٹ بولتا ہو اور

جھوٹ ہی کے درپے رہتا ہے تو وہ بالآخر اللہ کے ہاں

کذاب (انتہائی جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (ہمیشہ سچ

اپناؤ سچ (انسان کو) نیکی کی رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت

میں پہنچاتی ہے۔ اور جو شخص سچ بولتا اور سچ کے درپے رہتا

ہے تو وہ بالآخر اللہ کے ہاں صدیق (انتہائی سچا) لکھ دیا

جاتا ہے۔"

۴۹۸۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ؛ ح:

وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ:

حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ

فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ

يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ

وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ

كَذَّابًا، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ

يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ،

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى

يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا».

🌞 **فائدہ:** سچ اور جھوٹ (صدق و کذب) کا تعلق صرف زبان کے الفاظ ہی سے نہیں ہے بلکہ اس کا دائرہ فعل اور نیت

تک وسیع ہے۔ فکری اعتبار سے انسان "صدق" کا متلاشی اور اس کے مطابق اپنے اعمال کو سرانجام دینے والا ہوا اور

اس کے برخلاف سے بچنے والا ہو تو یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ ورنہ جلد یا بدیر "فضیحت" سے بچ نہیں سکے گا۔

۴۹۸۹- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فبح الكذب وحسن الصدق، وفضله، ح: ۲۶۰۷ من حديث

وكيع، والبخاري، الأدب، باب قول الله تعالى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ...﴾ الخ،

ح: ۶۰۹۴ من حديث أبي وائل به.

۴۰- کتاب الادب

جھوٹ سے متعلق احکام و مسائل

۴۹۹۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ:

۳۹۹۰- جناب بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمُ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ».

میرے والد (حکیم) نے اپنے والد (حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہلاکت ہے اس کے لیے جو اس غرض سے جھوٹ بولے کہ اس سے لوگ ہنسیں۔ ہلاکت ہے اس کے لیے! ہلاکت ہے اس کے لیے!“

☀️ فائدہ: اپنی طرف سے لطیفے بنانا اور خوش طبعی کے لیے جھوٹ بولنا کہ لوگ ہنسیں صاحب ایمان کو قطعاً زہر نہیں دیتا ہے البتہ ایسا مزاح اور خوش طبعی جو مبنی برحقیقت ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور شرعی حدود و قیود کے اندر رہا جائے اور مباح ہے۔

۴۹۹۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

۳۹۹۱- حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مَوَالِي عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: دَعَّنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا، فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَمَا أَرَدْتَ أَنْ تُعْطِيَهُ؟» قَالَتْ: أُعْطِيهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنَّكَ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كَبَيْتَ عَلَيْكَ كَذِبَةً».

ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا۔ ادھر آؤ چیز دوں گی اور رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے میری والدہ سے دریافت فرمایا: ”تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟“ انہوں نے بتایا کہ میں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا۔ ”اگر تم اسے کچھ نہ دیتیں تو تم پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔“

☀️ فائدہ: سچ اور جھوٹ بولنے کا تعلق بڑے آدمیوں ہی سے نہیں چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی ہے بلکہ بعض صالحین نے تو اسے جانوروں تک وسیع کیا ہے کہ آدمی کسی جانور کو ایسی آواز دے یا جھولی بنا کر اسے بلائے اور اسے تاثر دے کہ اس میں گھاس دانہ وغیرہ ہے حالانکہ اس میں کچھ نہ ہو تو وہ اسے جھوٹ قرار دیتے ہیں۔ بہر حال جھوٹ ایک قبیح



۴۹۹۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس،

ح: ۲۳۱۵ من حديث يحيى الفطان به، وقال: "حسن".

۴۹۹۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴۴۷/۳ من حديث الليث بن سعد به، \* رجل مولى عبد الله

مجهول.

۴۔ کتاب الأدب ..... اچھا گمان رکھنے کا بیان

خصلت ہے۔ اس سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ سوائے تین مقامات کے جن کا ذکر پیچھے (حدیث: ۲۱-۴۹۳۰) گزر چکا ہے۔ بعض محققین نے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۴۹۹۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ ابْنُ حُسَيْنٍ فِي حَدِيثِهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ».

قال أبو داود: ولم يذكر حفص أبا هريرة.

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حفص بن عمر کی روایت

میں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں (روایت مرسل ہے۔)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اور اسے صرف علی بن حفص مدائنی نے مسند روایت کیا ہے۔

قال أبو داود: ولم يُسْنِدْهُ إِلَّا هَذَا الشَّيْخُ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ حَفْصِ الْمَدَائِنِيِّ.

☀️ فائدہ: مقدم صحیح مسلم میں روایت ہے: [كفى بالمرء كذباً أن يحدث بكل ما سمع] ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرتا ہے۔“ (صحیح مسلم، المقدمة، حدیث: ۵)

(المعجم ۸۱) - باب: في حُسنِ الظَّنِّ (التحفة ۸۹)

۴۹۹۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَهْتَا أَبِي شِبْلٍ.

۴۹۹۳- حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے اور

بقول نصر (بن علی) رسول اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اچھا گمان رکھنا حسن عبادت میں سے ہے۔“

۴۹۹۲- تخریج: أخرجه مسلم، المقدمة، باب النهي عن الحديث بكل ما سمع، ح: ۵ من حديث علي بن حفص به، وتفرد به كما قال أبو داود وغيره، وجاء في بعض نسخ صحيح مسلم وهم من النسخ، رد به بعض العلماء على أبي داود رحمه الله، والرد مردود عليهم أصلاً، انظر النسخ الهندية من صحيح مسلم لتحقيق الصواب.

۴۹۹۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۲/۲۹۷، ۴۰۷، ۴۹۱ من حديث حماد بن سلمة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۹۵، ۲۴۶۰، والحاكم على شرط مسلم: ۴/۲۴۱، ووافقه الذهبي.



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ أَفْهَمْهُ مِنْهُ جَيِّدًا عَنْ  
حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ،  
عَنْ شُتَيْبِ بْنِ نَصْرٍ: سَمِعْتُ بَنِي نَهَارٍ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ نَصْرٌ: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ  
قَالَ: «حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ».

امام ابو داؤد بڑھ کر فرماتے ہیں: سند میں مذکور مہرتا (بن

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُهْتًا ثِقَةً بَصْرِيٌّ.

ابو شبل) ثقہ ہے اور بصری ہے

☀️ فائدہ: مسلمان بھائیوں کے متعلق خواہ مخواہ برے گمان رکھنا اور اس پر اپنے معاملات کی بنیاد رکھنا گناہ کی بات ہے۔ (نیز دیکھیے: گزارشتہ حدیث ۳۹۱۷) تاہم ضروری ہے کہ انسان از خود بھی تہمت اور شبہ کے مواقع سے دور رہے اور کسی کو برا گمان کرنے کا موقع نہ دے جیسے اگلی حدیث میں آ رہا ہے۔

۳۹۹۴-۱۴۱۳ھ الام المؤمنین سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ ﷺ اعینکاف میں تھے اور میں رات کے وقت آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئی۔ میں آپ سے باتیں کرتی رہی، پھر اٹھ کر واپس جانے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے واپس پہنچا آئیں اور میری رہائش حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے احاطہ میں تھی۔ تو انصاریوں کے دو آدمی گزرے۔ انہوں نے جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ذرا تیزی سے چلنے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ٹھہر جاؤ! یہ (میرے ساتھ) صفیہ بنت جیح ہے۔ ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ شیطان انسان کے جسم میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں کچھ ڈال نہ دے۔“ یا فرمایا: ”کوئی بری بات نہ ڈال دے۔“

۴۹۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا  
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ،  
عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مُعْتَكِفًا فَأَنَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ فَقُمْتُ  
فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ مَعِيَ لَيْلَتَيْنِي وَكَانَ مَسْكُنَهَا  
فِي دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ  
الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا،  
إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُبَيْبٍ؟» قَالَا: سُبْحَانَ اللَّهِ!  
يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي  
مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِّ فَخَشِيتُ أَنْ  
يَعْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا» أَوْ قَالَ: «سَرًّا».



۴۰- کتاب الأدب - وعدہ پورا کرنے کی تاکید کا بیان

☀️ فوائد و مسائل: ① اعجاز کاف کے دوران میں جائز ہے کہ بیوی معتكف کو ملنے کے لیے آئے اور وہ آپس میں گفتگو کریں۔ ② معتكف اپنی فطری ضروریات کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔ مثلاً قضائے حاجت یا ضروری غسل کے لیے جبکہ مسجد میں ان کا معقول انتظام نہ ہو اسی طرح شدید بیماری کی حالت میں بھی جبکہ مسجد میں طبی امداد پہنچنے کے مواقع نہ ہوں تو اس قسم کے تمام حالات میں مسجد سے باہر جانا جائز ہے۔ ③ انسان کو ہمت اور شجاعت کے مقامات سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے اپنی اہلیہ محترمہ کا تعارف کرا کے اس شہبے کا ازالہ فرمادیا۔ ④ شیطان انسان کے جسم میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون، اس لیے اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے تعوذ (أعوذ بالله من الشيطان الرجيم) بہت زیادہ پڑھنا چاہیے۔

(المعجم ۸۲) - بَابُ: فِي الْعِدَّةِ

باب: ۸۲- وعدہ وفا کرنے کی تاکید

(التحفة ۹۰)

۴۹۹۵- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي التَّعْمَانِ، عَنْ أَبِي وَقَاصٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ بَيْتِهِ أَنْ يَفِي فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِءْ لِلْمِيْعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ».

۴۹۹۵- حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”بندہ جب اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کر لے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اپنا وعدہ وفا کرے گا مگر نہ کر سکے اور وعدے پر نہ پہنچ سکا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ لیکن اگر انسان فطری طور پر نسیان کا شکار ہو گیا ہو تو معاف ہے مگر عمدہ وعدے کا پاس نہ کرنا اور اس کے خلاف کرنا علامات نفاق میں سے ہے۔

۴۹۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۴۹۹۶- حضرت عبداللہ بن ابوجسماء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نبی ﷺ کے مبعوث ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ میں نے آپ سے ایک سووا کیا اور کچھ قیمت باقی رہ گئی، تو میں نے آپ سے وعدہ کر لیا کہ میں یہ نہیں

۴۹۹۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الإیمان، باب ماجاء في علامة المنافق، ح: ۲۶۳۳ من حديث أبي عامر به، وقال: "وليس إسناده بالقوي... وأبو النعمان مجهول وأبو وقاص مجهول."

۴۹۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه المزي في تهذيب الكمال: ۱۰ / ۹۴ من حديث محمد بن سنان العوفي به، \* عبد الكريم بن عبد الله بن شقيق مجهول (تقريب)، وفي السند علل أخزى.

دھوکا نہ دینے کا بیان

آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ مگر مجھے اپنی یہ بات تین دن بعد یاد آئی، پھر میں آیا تو آپ وہیں تھے۔ آپ نے فرمایا: ”اے جوان! تو نے مجھے بہت اذیت پہنچائی ہے۔ میں تین دن سے یہاں انتظار کر رہا ہوں۔“

شَقِيقٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْحَمَّسَاءِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَيْعَ قَبْلِ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثِ فَجِئْتُ، فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ: «يَا فَتَى! لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِ أَنْتَظِرُكَ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد بن یحییٰ نے کہا: (سند میں مذکور) عبدالکریمؒ یہ ابن عبداللہ بن شقیق ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: هَذَا عِنْدَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بواسطہ علی بن عبداللہ مجھے یہ روایت اسی طرح پہنچی ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بشر بن سری نے اسے ”عن عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق“ کی سند سے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: بَلَغَنِي أَنَّ بَشَرَ بْنَ السَّرِيِّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ.

☀️ فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے تاہم حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعدے کے انتہائی پکے تھے۔

باب: ۸۳- دھوکا دینے کے لیے ایسے ظاہر کرنا کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اس کی نہ ہو

(المعجم ۸۳) - بَابٌ: فِيمَنْ يَشْتَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ (التحفة ۹۱)

۴۹۹۷- حضرت اسماء بنت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری ایک سوکن ہے، اگر میں اس کے سامنے ایسے ظاہر

۴۹۹۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ

۴۹۹۷- تخریج: أخرجه البخاري، النكاح، باب المتشبع بما لم ينل، وما ينهى من افتخار الضرة، ح: ۵۲۱۹ عن سليمان بن حرب، ومسلم، اللباس والزينة، باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره... الخ، ح: ۲۱۳۰ من حديث هشام بن عروة به.

أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَةً تُعْنِي ضَرَّةً هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَعْتُ لَهَا بِمَا لَمْ يُعْطَ زَوْجِي؟ قَالَ: «الْمُتَشَبِعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَّا يَسُ ثَوْبِي زُورٍ».

کروں کہ یہ چیز مجھے میرے شوہر نے دی ہے حالانکہ دی نہ ہو تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”جو کوئی ایسے ظاہر کرے کہ یہ چیز میری ہے حالانکہ اسے نہ دی گئی ہو تو اس کی مثال اس شخص کی ہی ہے جو مکر کے دو کپڑے پہنے ہو۔“

☀️ فائدہ: کسی مسلمان کو دھوکا دینا یا مانگنے تاکہ کی چیز پر اترانا کسی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا ہے۔ اسی طرح سوکونوں کا آپس میں ایسی کیفیت پیدا کرنا کہ دوسری کڑھنے لگے جائز نہیں۔ یا کوئی اپنے آپ کو دکھلاوے کے طور پر زاہد ظاہر کرنے حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہو۔

(المعجم ۸۴) - باب مَا جَاءَ فِي الْمَزَاحِ (التحفة ۹۲)

باب: ۸۴- مزاح اور خوش طبعی کا بیان

۴۹۹۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی سواری عنایت فرمائیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم تجھے اونٹنی کا بچہ دے دیتے ہیں۔“ وہ بولا: میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اونٹ کو بھی تو اونٹنی ہی جنم دیتی ہے۔“

۴۹۹۸- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! احْمِلْنِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّا حَامِلُوكَ عَلَى وَدِدِ نَاقَةٍ». قَالَ: وَمَا أَصْنَعُ بِوَدِدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا النَّوْقَ».

☀️ فائدہ: خوش طبعی اور لمبی مذاق انسانی طبیعت کا لازمہ ہے اس سے طبیعت میں بشارت آ جاتی ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس سے موصوف تھے مگر اس میں حق وصدق کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔ بخلاف اس کے جو کوئی جھوٹ بول کر بے بنائے وہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۴۹۹۰)

۴۹۹۹- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی

۴۹۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي

۴۹۹۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ماجاء في المزاح، ح: ۱۹۹۱ من حديث خالد بن عبدالله الواسطي به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه البغوي في شرح السنة، ح: ۳۶۰۵ \* حميد الطويل مدلس، ولم أجد تصريح سماعه.

۴۹۹۹- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۴/ ۲۷۱ من حديث أبي إسحاق السبيعي به، وعنن، وسقط ذكره في السنن الكبرى للنسائي، ح: ۸۴۹۵.



مزاح اور خوش طبعی کا بیان

اجازت چاہی تو انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی جو قدرے بلند تھی۔ جب وہ اندر آئے تو انہوں نے اسے طمانچہ مارنے کے لیے پکڑا۔ اور بولے: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کرتی ہو۔ تو نبی ﷺ اسے بچانے لگے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غصے سے باہر نکل آئے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دیکھا! میں نے تجھے اس آدمی سے کیسے بچایا؟“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چند دن توقف کیا اور پھر رسول اللہ ﷺ سے (ملنے کے لیے) اجازت چاہی اور انہیں پایا کہ ان کی صلح ہو چکی ہے تو ان سے کہا: مجھے بھی اپنی صلح میں شامل کر لو جیسے تم نے مجھے اپنی لڑائی میں شامل کیا تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”ہم نے کر لیا، ہم نے کر لیا۔“

إِسْحَاقُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنِ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطَمَهَا، وَقَالَ: أَلَا أَرَكَ تَرْفَعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْجُرُهُ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ: «كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ؟»، قَالَ: فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَهُمَا قَدْ اضْطَلَحَا، فَقَالَ لَهُمَا: أَدْخَلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ فَعَلْنَا، قَدْ فَعَلْنَا».



🌞 فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم رسول اللہ ﷺ کی اندرون خانہ کی زندگی خوش طبعی، مزاح اور وسعت قلبی کی حامل تھی اس میں تکلف اور درستی یا خشکی کا کوئی پہلو نہ تھا۔

۵۰۰۰- حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے سفر میں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چڑے کے ایک خیمے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کہا تو آپ نے جواب دیا اور فرمایا: ”اندر آ جاؤ۔“ میں نے عرض کیا: کیا میں سارا ہی آ جاؤں اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: ”سارا ہی آ جاؤ۔“ اور میں اندر حاضر ہو گیا۔

۵۰۰۰- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ وَقَالَ: «ادْخُلْ»، فَقُلْتُ: أَكُلِّي يَا

۵۰۰۰- تخريج: أخرجه البخاري، الجزية والموادعة، باب ما يحذر من العذر... الخ، ح: ۳۱۷۶ من حديث

الوليد بن مسلم به.

ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز لے لینے کا بیان

رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «كُلُّكَ»، فَدَخَلْتُ.

۵۰۰۱- عثمان بن ابوعاتکہ نے بیان کیا کہ (مذکورہ بالا قصے میں) عوف بن مالک نے جو کہا: ”میں سارا ہی اندر آ جاؤں۔“ یہ اس وجہ سے تھا کہ وہ خیمہ چھوٹا سا تھا۔

۵۰۰۱- حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ: إِنَّمَا قَالَ: أَدْخُلُ كُلِّي مِنْ صِغْرِ الْقَبَّةِ.

۵۰۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک بار) نبی ﷺ نے مجھے یوں پکارا: ”اے دوکانوں والے!“

۵۰۰۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: «يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ!».

باب: ۸۵- ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا

(المعجم ۸۵) - باب مَنْ يَأْخُذُ الشَّيْءَ مِنْ مَزَاحٍ (التحفة ۹۳)

۵۰۰۳- جناب عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ”تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی چیز ہرگز نہ لے نہ ہنسی مذاق میں اور نہ حقیقت میں سچے طور پر۔“ سلیمان بن (عبدالرحمن) کے لفظ تھے [لَعِبًا وَلَا جِدًّا] ”اور جس نے اپنے بھائی سے (کوئی) لالچی (بھی) لی ہو تو اسے واپس کر دے۔“ محمد بن بشار نے (عبداللہ بن سائب کے نسب میں) ”ابن یزید“ نہیں کہا۔ اور (سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ كَيْ جَاءَ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ کہا۔

۵۰۰۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيهِ لَاعِبًا [وَلَا] جَادًّا». وَقَالَ سُلَيْمَانُ: «لَعِبًا وَلَا جِدًّا»، «وَمَنْ أَحَذَّ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرِدَّهَا»، لَمْ يَقُلْ ابْنُ بَشَّارٍ: ابْنُ يَزِيدَ - وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۰۱- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۲۴۸/۱۰ من حديث أبي داود به، \* عثمان بن أبي العاتكة ضعيف، والسند إليه صحيح.

۵۰۰۲- [تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ماجاء في المزاح، ح: ۱۹۹۲ من حديث شريك القاضي به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وله شاهد حسن عند الطبراني في الكبير: ۱/۲۴۰، ح: ۶۶۲.

۵۰۰۳- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الفتن، باب ماجاء لا يحل لمسلم أن يروع مسلماً، ح: ۲۱۶۰ عن محمد بن بشار به، وقال: "حسن غريب".



☀️ فائدہ: مسلمان کی جان و مال اور عزت و آبرو انتہائی محترم و محفوظ چیزیں ہیں۔ ہنسی مزاح میں بھی کسی کی ہتک کر دینا یا مال ہڑپ کر لینا حرام ہے۔

۵۰۰۳- جناب عبدالرحمن بن ابولیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ نے ہمیں بیان کیا کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں جا رہے تھے تو ان میں سے ایک آدمی سو گیا اور دوسرا اس سے ایک رسی لینے لگا جو اس کے پاس تھی تو وہ ڈر گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔“

۵۰۰۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ الْأَنْبَارِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبَلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ فَفَرَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا».

☀️ فائدہ: ہنسی مذاق میں بھی کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔

باب: ۸۶- منہ بنا کر تکلف سے باتیں کرنا

(المعجم ۸۶) - باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيقِ فِي الْكَلَامِ (التحفة ۹۴)

۵۰۰۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق اللہ عزوجل ایسے آدمی سے غصے ہوتا ہے جو (ناحق) زبان آور ہو (بہت باتیں بنائے) اپنی زبان کو ایسے چلائے جیسے گائے چلاتی ہے۔“ (اور لپیٹ لپیٹ کر گھاس کھاتی ہے۔)

۵۰۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَاهِلِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ الْعَوْفَةَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْبَلْبِيعَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَحَلَّلُ بِلِسَانِهِ تَحَلُّلَ الْبَاقِرَةِ بِلِسَانِهَا».

۵۰۰۴- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ۵/ ۳۶۲ من حديث ابن نمير به \* ورواه فطر بن خليفة عن ابن يسار به، وللحديث شواهد عند الطحاوي (تحفة الأخيار بشرح مشكل الآثار: ۷/ ۱۰۴، ح: ۴۹۹۵) وغيره.  
۵۰۰۵- تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في الفصاحة والبيان، ح: ۲۸۵۳ من حديث نافع بن عمر به، وقال: "حسن غريب".



☀️ **فائدہ:** فصاحت و بلاغت اصحاب علم و فضل میں ایک عمدہ صفت ہے مگر اس میں تصنع، بناوٹ اور دھاڑنے کی کیفیت کسی بھی طرح اخلاقاً یا شرعاً پسندیدہ نہیں، بالخصوص جب خلاف حقیقت باتیں بنائی جائیں۔

۵۰۰۶- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ شَرْحِبِيلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لَيْسَ يَسْبِي بِهِ قُلُوبَ الرِّجَالِ أَوْ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا».

۵۰۰۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے گفتگو کا ہیر پھیر (باتیں بنانے کا ڈھنگ) اس لیے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کے دل موہ لے تو اللہ عزوجل قیامت کے روز اس کا کوئی نفل اور فرض قبول نہیں کرے گا۔“

۵۰۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَحَطَبَا، فَعَجِبَ النَّاسُ يَعْنِي لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا»، أَوْ «إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ لَسِحْرٌ».

۵۰۰۷- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مشرق کی جانب سے دو آدمی آئے اور انہوں نے خطاب کیا تو لوگوں کو ان کے اسلوب خطاب و بیان پر بڑا تعجب ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔“

☀️ **فائدہ:** یہ حدیث ”جوامع الکلم“ کی ایک عمدہ مثال ہے۔ علمائے اسلام کے ایک طبقے نے اسے ”بیان“ کی طرح قرار دیا ہے اور دوسرے نے اس سے ”ذمت“ کے معنی سمجھے ہیں جب کہ حقیقت ان دونوں کے بین تین ہے۔ گفتگو خطاب یا تحریر میں ”بیان“ اپنے عرفی اور اصطلاحی ہر دو معانی میں ایک صاحب علم کے لیے انتہائی اہم عمدہ اور مطلوب صفت ہے۔ تمام انبیائے کرام ﷺ اس وصف سے موصوف تھے اور یہی وجہ تھی کہ لوگ انہیں ”ساحر“ اور ان کے مضامین و عوت کو ”سحر“ کہتے تھے کہ اس میں ان کے لیے انکار کا کوئی چارہ نہ تھا۔ اور یہی معاملہ وارثین انبیاء علمائے کرام کا ہے کہ وہ اس وصف کو دعوت دین میں استعمال کریں اور نوآ سوز اس کی بخوبی مشق، ہم پہنچائیں۔ لیکن جہاں معاملہ حد سے بڑھ کر محض مبالغہ آرائی، زبان آوری اور حقائق کو مسخ کرنے اور الفاظ سے کھیلنے کا ہو تو ناجائز اور

۵۰۰۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الآداب، ح: ۵۲۱ من حديث أبي داود به \* في سماع الضحاك بن شرحبيل من أبي هريرة رضي الله عنه نظر.

۵۰۰۷- تخریج: أخرجه البخاري، الطب، باب: إن من البيان سحراً، ح: ۵۷۶۷ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۸۶/۲.

قابلِ ذمت ہے جیسے اوپر کی احادیث میں گزرا ہے۔

۵۰۰۸ - جناب ابو ظبیه (کلاعی حمصی) سے مروی ہے کہ ایک دن ایک آدمی نے خطاب کیا اور بہت باتیں کیں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر یہ اپنی گفتگو میں میانہ روی اختیار کرتا تو اس کے لیے بہت بہتر ہوتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے: ”تحقیق میں نے سمجھا ہے یا (فرمایا کہ) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ گفتگو میں میانہ روی اختیار کروں۔ بلاشبہ میانہ روی سراسر نیر ہے۔“

۵۰۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ  
الْحَمِيدِ الْبَهْرَانِيُّ، أَنَّهُ قَرَأَ فِي أَضْلِ  
إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ وَحَدَّثَهُ مُحَمَّدُ بْنُ  
إِسْمَاعِيلَ ابْنَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:  
حَدَّثَنِي ضَمُضَمٌ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ:  
حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَةَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ  
يَوْمًا وَقَامَ رَجُلٌ فَأَكْثَرَ الْقَوْلَ فَقَالَ عَمْرُو: لَوْ  
قَصَدَ فِي قَوْلِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَقَدْ رَأَيْتُ أَوْ أُمِرْتُ أَنْ  
أَتَجَوَّزَ فِي الْقَوْلِ فَإِنَّ الْجَوَّازَ هُوَ خَيْرٌ».

باب: ۸۷ - شعر و شاعری کا بیان

(المعجم ۸۷) - باب ما جاء في الشعر  
(التحفة ۹۵)

۵۰۰۹ - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس کے لیے بہتر ہے کہ شعروں سے بھرے۔“

۵۰۰۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ:  
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ،  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ  
مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا».

جناب ابوی (لولوی) رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ارشاد کی توضیح میں جناب ابو عبید کا یہ قول ہمیں پہنچا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص شعر و شاعری میں اس قدر

قال أبو علي: بلغني عن أبي عبيد  
أنه قال: وجهه أن يمتليء قلبه حتى  
يشغله عن القرآن وذكر الله، فإذا كان

۵۰۰۸ - تخريج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۹۷۵ من حديث أبي داود به .

۵۰۰۹ - تخريج: [صحيح] أخرجه أحمد ۲/ ۴۸۰ من حديث شعبة به، ورواه البخاري، ح: ۶۱۵۵، ومسلم، ح: ۲۲۵۷ من حديث الأعمش به .



شعر و شاعری کا بیان

منہمک ہو جائے کہ قرآن کریم اور اللہ کے ذکر ہی سے غافل ہو جائے (تو انتہائی مذموم ہے۔) لیکن قرآن کریم اور مشغلہ علم غالب رہے تو ایسا آدمی ہمارے خیال میں اس کا مصداق نہیں بنتا کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہو۔ (اور یہ حدیث کہ) ”بلاشبہ کئی بیان جادو ہوتے ہیں۔“ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی انسان کسی کی مدح سرائی پہ آئے تو اس عمدگی سے کرے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر جب اس کی مذمت کرنے لگے تو اس انداز سے کرے کہ لوگ اس کی اس دوسری بات کے پیچھے لگ جائیں۔ گویا کہ اس نے سامعین کو اپنی بات سے مسحور کر دیا ہو۔



فائدہ: ”شعر و شاعری بیان کا ایک فطری اور لازمی حصہ ہے مگر اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ دینی مزاج، شاعری پسند نہیں ہے۔ خیر القرون میں شعر و شعراء سے اشاعت حق اور دفاع اسلام کا کام ضرور لیا گیا ہے مگر بطور فن اس کی حوصلہ افزائی ہرگز نہیں کی گئی لہذا کوئی صاحب علم، شعر و شاعری ہی کو اپنا اوڑھنا بچھونا مانالے اور قرآن اور اللہ کے ذکر سے غافل ہو رہے تو انتہائی مذموم ہے البتہ حد اعتدال میں رہتے ہوئے اپنے اس ذوق اور فن سے اشاعت حق اور ابطال باطل کا فریضہ سرانجام دے تو بلاشبہ کار خیر ہے۔

۵۰۱۰- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ کئی شعر حکمت بھرے ہوتے ہیں۔“

۵۰۱۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعْقُوثَ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبِ بْنِ النَّبِيِّ رضي الله عنه قَالَ: «إِنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةً».

۵۰۱۰- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحذاء وما يكره منه، ح: ٦١٤٥ من حديث الزهري، وابن ماجه، ح: ٣٧٥٥ عن أبي بكر بن أبي شيبة، وهو في المصنف: ٨/٥٠٣.

۵۰۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ  
 عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ  
 يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
 «إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشُّعْرِ  
 حُكْمًا».

۵۰۱۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
 ایک بدوی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اپنے مخصوص  
 انداز میں باتیں کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
 ”بلاشبہ کئی بیان جادو ہوتے ہیں اور بلاشبہ کئی شعر حکمت  
 ہوتے ہیں۔“

☀️ فائدہ: یہ احادیث دلیل ہیں کہ خطبائے اسلام مدرسین شریعت اور طلبہ کرام کو چاہیے کہ اپنے دعوتی بیانات کو  
 حکمت بھرے اشعار اور عمدہ اسلوب بیان سے مزین بنانے میں محنت کریں تاکہ ابلاغ حق اور ابطال باطل کا فریضہ  
 بحسن و خوبی ادا ہو اور دین اور اہل دین کا علم سر بلند ہو۔ بھدے خطیب اور بے ربط و غیر مدلل متکلم اور مدرس نہ صرف  
 اپنی بلکہ دین اسلام اور داعیان حق کی تضحیک و مذمت کا باعث بنتے ہیں۔

۵۰۱۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ  
 فَارِسٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا  
 أَبُو نُؤَيْمَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَابِتٍ: حَدَّثَنِي صَحْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ:  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ مِنَ  
 الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا، وَإِنَّ  
 مِنَ الشُّعْرِ حُكْمًا، وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا»،  
 فَقَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ: صَدَقَ نَبِيُّ  
 اللَّهِ ﷺ. أَمَّا قَوْلُهُ: «إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ  
 سِحْرًا»، فَالرَّجُلُ يَكُونُ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَهُوَ  
 أَلْحَنُ بِالْحُجَجِ مِنْ صَاحِبِ الْحَقِّ فَيَسْحَرُ

۵۰۱۲- حضرت صحر بن عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے  
 والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ  
 میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”بلاشبہ  
 بعض بیان جادو ہوتے ہیں اور کئی علم جہالت۔ بے شک  
 کئی شعر حکمت ہوتے ہیں اور بعض اقوال محض بوجھ۔“  
 اس پر صعصعہ بن صوحان نے کہا: سچ فرمایا اللہ کے نبی  
 ﷺ نے۔ آپ کا یہ فرمان: ”بعض بیان جادو ہوتے  
 ہیں۔“ اس کی وضاحت یہ ہے کہ بعض اوقات آدمی کے  
 ذمے کوئی حق ہوتا ہے (کہ وہ حقدار کو ادا کرے) مگر وہ  
 حقدار کے مقابلے میں چرب زبان ہوتا ہے تو لوگوں کو  
 اپنے بیان سے مسحور کر لیتا ہے اور حق مار لیتا ہے۔ اور  
 آپ ﷺ کا یہ فرمان: ”بعض علم جہالت ہوتے ہیں۔“



۵۰۱۱- [تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء أن من الشعر حکمة، ح: ۲۸۴۵ من حدیث أبي  
 عوانة به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۲۷۵۶، وسنده ضعيف، وللحدیث شواهد.  
 ۵۰۱۲- [تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبد البر في التمهيد: ۵/ ۱۸۰، ۱۸۱ من حدیث أبي داود به \*  
 أبو جعفر النحوي مجهول (تقریب)، وضرر مستور.

یوں ہے کہ بعض اوقات کوئی صاحب علم ان امور میں جن کی اسے کوئی خبر نہیں ہوتی تکلف سے بات کرتا ہے تو جہالت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور آپ ﷺ کا یہ قول: ”کوئی شعر حکمت ہوتے ہیں۔“ تو اس سے مراد وہ اشعار ہیں جن میں وعظ و نصیحت اور عمدہ مثالیں ذکر ہوتی ہیں جن سے لوگ نصیحت پاتے ہیں۔ اور آپ کا یہ کہنا: ”کوئی اقوال محض بوجھ ہوتے ہیں۔“ یوں ہے کہ آپ اپنی بات ایسے شخص کے سامنے پیش کرنے لگیں جو اس کے ذوق و مزاج کے مطابق نہ ہو اور نہ وہ اس کا خواہاں ہو۔

الْقَوْمَ بَيِّنًا يَنْدَهَبُ بِالْحَقِّ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: «إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا» فَيَتَكَلَّفُ الْعَالِمُ إِلَى عِلْمِهِ مَا لَا يَعْلَمُ فَيَجْهَلُهُ ذَلِكَ، وَأَمَّا قَوْلُهُ: «وَأَنَّ مِنَ الشَّعْرِ حُكْمًا» فَهِيَ هَذِهِ الْمَوَاعِظُ وَالْأَمْثَالُ الَّتِي يَتَعَطَّ النَّاسُ بِهَا وَأَمَّا قَوْلُهُ: «مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا» فَعَرَضُكَ كَلَامَكَ وَحَدِيثَكَ عَلَى مَنْ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ وَلَا يُرِيدُهُ.

۵۰۱۳- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن علیؓ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد (نبوی) میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیز نظروں سے دیکھا تو انہوں نے جواب دیا۔ بلاشبہ میں اس (مسجد) میں شعر پڑھا کرتا تھا اور اس میں وہ عظیم ہستی موجود ہوتی تھی جو آپ سے کہیں زیادہ افضل تھی۔

۵۰۱۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلْفٍ وَأَحْمَدُ ابْنُ عَبْدِ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ: كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

☀️ فوائد و مسائل: ① مسجد میں دینی اور اخلاقی موضوعات پر مشتمل اشعار کا پڑھنا جائز ہے۔ ② مگر یہ حقیقت بھی برحسب ہے کہ شرعی مزاج شعر و شاعری سے کوئی زیادہ مناسبت نہیں رکھتا اسی وجہ سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسان بن علیؓ کے شعر پڑھنے کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ ③ رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی بڑے سے بڑے صالح، متقی اور مصلح کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی۔ ④ کسی صاحب فضل سے اگر کہیں فکر و عمل میں اختلافی صورت درپیش ہو تو اس کا جواب نہایت ادب و اخلاق اور دلیل سے دیا جانا چاہیے۔ ⑤ کوئی ادنیٰ اگر شرعی دلیل و حجت میں قوی ہو تو اس کے قبول کر لینے میں کسی بھی صاحب فضل کو عار نہیں ہونی چاہیے۔

۵۰۱۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۵۰۱۳- جناب سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت

۵۰۱۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديث الآتي.

۵۰۱۴- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه، ح: ۲۴۸۵ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، بدء الخلق، باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم، ح: ۳۲۱۲ من حديث الزهري به.

۴۰- کتاب الأدب

شعر و شاعری کا بیان

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں مزید ہے: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیال ہوا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت پیش کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ان کو اجازت دے دی (کہ وہ مسجد میں شعر پڑھ سکتے ہیں)۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمَعْنَاهُ. زَادَ: فَحَشِيَّ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ.

۵۰۱۵ - ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھوا دیا کرتے تھے۔ پس وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت کرنے والوں کی ہجو کیا کرتے تھے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حسان جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کریں روح القدس (جبریل امین) اس کے ساتھ ہیں۔“

۵۰۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ المِصْبِصِيُّ لَوْيْنٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ وَهَشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانِ مَنْبِرًا فِي الْمَسْجِدِ فَيَقُومُ عَلَيْهِ يَهْجُو مَنْ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ رُوحَ الْقُدْسِ مَعَ حَسَّانٍ، مَا نَافَحَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ».



**🌞 فوائد و مسائل:** ① مسجد میں بصورت اشعار نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنا ایک مباح عمل ہے۔ ② یہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا عظیم شرف تھا کہ ایک اعلیٰ مقصد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا منبر پیش فرمایا اور تائید جبریل کی خوشخبری سنائی۔ ③ اس حدیث کا پس منظر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ انک میں ملوث ہو گئے تھے اور انہیں حد بھی لگائی گئی تھی۔ بعد ازاں جب کسی نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ان کی مذمت کی تو انہوں نے اپنے ذاتی معاملے سے صرف نظر کرتے ہوئے ان کی اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خدمات کا برملا اظہار فرمایا جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

۵۰۱۶ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت کریمہ ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ﴾ ”شاعروں کی پیروی آپ سے، عن يزيد النحوي، عن عكرمة، عن“ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس کے

۵۰۱۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ المَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدِ النَّحْوِيِّ، عَنْ عَكْرِمَةَ، عَنْ

۵۰۱۵ - تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في إنشاد الشعر، ح: ۲۸۴۶ من حديث عبد الرحمن بن أبي الزناد به، وقال: "حسن غريب صحيح".  
 ۵۰۱۶ - تخريج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۲۳۹/۱۰ من حديث أبي داود به.

ابن عَبَّاسٍ قَالَ: ﴿وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْفَأْوَنُ﴾ [الشعراء: ۲۲۴]، فَسَخَّ مِنْ ذَلِكَ وَاسْتَنْتَى وَقَالَ: ﴿إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا﴾ ”مگر وہ لوگ جو ایمان لائے نیک عمل کیے اور اللہ کا بہت ذکر کیا۔“ [الشعراء: ۲۲۷].

باب: ۸۸- خوابوں کا بیان

(المعجم ۸۸) - بَابُ: فِي الرُّؤْيَا

(التحفة ۹۶)

۵۰۱۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز سے فارغ ہوتے تو دریافت فرمایا کرتے: ”کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟“ اور فرمایا کرتے تھے: ”بے شک میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی کو کوئی نیک خواب آجائے۔“

۵۰۱۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْعَدَاةِ يَقُولُ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا»، وَيَقُولُ: «إِنَّهُ لَيْسَ يَنْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ».

☀️ فائدہ: قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ خواب ایک حقیقت واقعہ ہے۔ یہ سچے اور جھوٹے دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ سچے خواب اللہ عزوجل کی جانب سے اور جھوٹے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں بلکہ انبیاء و رسل صلی اللہ علیہم وسلم کا تو خاصہ ہے کہ ان کے خواب بالکل سچے اور وحی کی ایک قسم ہوتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتداء نبوت خواب ہی سے ہوئی تھی۔ اور عام مسلمان کے خواب جو وہ صحت و اعتدال کی کیفیت میں دیکھے وہ بھی بالعموم سچے ہوتے ہیں اور انہی کو نبوت کا چھپا لیسواں حصہ قرار دیا گیا ہے البتہ ان کی تعبیر کا معاملہ خفا میں ہوتا ہے۔ کبھی تو کوئی صاحب علم اس کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے اور کبھی اس کی توثیق پہنچنے میں ناکام رہتا ہے۔

۵۰۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: ۵۰۱۸- سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

۵۰۱۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۲۵/۶ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۵۶/۹۵۷، وصححه الحاكم: ۳۹۰/۴، ووافقه الذهبي.

۵۰۱۸- تخریج: أخرجه البخاري، التعمير، باب: الرؤيا الصالحة جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة، ج: ۶، ۶۹۸۷، ومسلم، الرؤيا، باب: ۱، ح: ۲۲۶۴ من حديث شعبة به.

أخبرنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فِي رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءًا مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنْ النَّبْوَةِ» .

عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقَهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقَهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنْ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ». قَالَ: وَأَجِبَ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْعُلَّ وَالْقَيْدَ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① صاحب ایمان کی یہ فضیلت ہے کہ اس کے خواب بالعموم سچے ہوتے ہیں۔ مومن کے خواب کو نبوت کا چھیا لیسواں حصہ کہنے کی ایک توجیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دور نبوت تیس سال کا ہے اور ان میں پہلے چھ ماہ تک آپ کو محض خواب آیا کرتے تھے جو اس قدر سچے اور حقیقت ہوتے تھے جیسے رات کے اندھیرے کے بعد صبح صادق کا طلوع ہونا۔ تو یہ چھ ماہ تیس سال کا چھیا لیسواں حصہ ہے تو اسی نسبت سے مومن کے خواب کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ واللہ اعلم. ② جس شخص کی خواہش ہو کہ اس کے خواب سچے ہوا کریں تو اسے چاہیے کہ اپنے ایمان و عمل کو خالص بنانے میں محنت کرے اور ہمیشہ سچ بولنے کو اپنا معمول بنائے۔

۵۰۱۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ أَنْ تَكْذِبَ وَأَصْدَقَهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقَهُمْ حَدِيثًا وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنْ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهِ الْمَرْءُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ». قَالَ: وَأَجِبَ الْقَيْدَ وَأَكْرَهُ الْعُلَّ وَالْقَيْدَ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

۵۰۱۹- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب زمانہ قریب آجائے گا تو مسلمان کا خواب غالباً جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو بات چیت میں سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اچھا خواب اللہ عزوجل کی جانب سے بشارت ہوتی ہے اور ایک خواب شیطان کی طرف سے غمگین کرنے والا ہوتا ہے اور ایک خواب بندے کے اپنے اوہام و خیالات ہوتے ہیں۔ تو جب کوئی خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو نماز پڑھے اور لوگوں سے بیان نہ کرے“ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خواب میں پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں جب کہ گلے میں طوق دیکھنا برا جانتا ہوں۔ پاؤں میں بیڑیاں دیکھنا دین میں ثابت قدمی کی علامت ہے۔



۵۰۱۹- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۲۲۶۳ من حدیث عبدالوہاب الثقفی بہ، انظر الحدیث السابق، ورواه البخاری، ح: ۷۰۱۷ من حدیث محمد بن سبرین بہ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ يَعْنِي إِذَا اقْتَرَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَعْنِي يَسْتَوِيَانِ .  
 امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: ”زمانہ قریب آجانے“ کا مفہوم یہ ہے کہ جب دن اور رات برابر برابر ہو جائیں (موسم بہار ہو۔)

فائدہ: کسی پریشان کن اور برے خواب دیکھنے کی صورت میں اس کی نحوست سے بچنے کے لیے انسان کو تعویذ پڑھتے ہوئے اپنی بائیں طرف تھوکنا اور پہلو بھی بدل لینا چاہیے اور سب سے افضل یہ ہے کہ انسان نماز پڑھے اور خواب کسی سے بیان نہ کرے۔

۵۰۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا يَعْلى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ، فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ»، قَالَ: «وَأَحْسِبُهُ قَالَ: «وَلَا تَقْصَهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ».

۵۰۲۰- حضرت ابورزین (لقیط بن صبرہ عقیلی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”خواب (گویا) پرندے کے پاؤں پر ہے جب تک کہ اس کی تعبیر نہ بیان کر دی جائے۔ چنانچہ جب تعبیر بیان کر دی جاتی ہے تو (وہ اسی طرح) ہو جاتی ہے۔“ اور میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اسے اپنے کسی محبت کرنے والے (مخلص) یا صاحب علم کے علاوہ کسی سے ہرگز بیان نہ کرو۔“

فائدہ: محبت کرنے والا مخلص ساتھی خوشی کی خبر میں تمہارے ساتھ خوش ہوگا اور بری بات سے خاموش رہے گا۔ اور صاحب علم یا تو تعبیر ہی عمدہ کرے گا یا کسی برائی سے بچاؤ کا طریقہ بتائے گا۔

۵۰۲۱- حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ زُهَيْرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ

۵۰۲۱- حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ”اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ چنانچہ جب کوئی شخص کوئی ناپسند چیز دیکھے تو چاہیے کہ اپنے بائیں جانب تین بار تھوکے پھر اس کے

۵۰۲۰- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، تعبیر الرؤیا، باب الرؤیا إذا عبرت وقعت . . . الخ، ح: ۳۹۱۴ من حدیث ہشیم بہ، وهو فی مسند أحمد: ۱۰/۴، وقال الترمذی، ح: ۲۲۷۸ "حسن صحیح"، وضحہ ابن حبان، ح: ۱۷۹۵ و ۱۷۹۷، والحاکم: ۳۹۰/۴، ووافقه الذہبی.

۵۰۲۱- تخریج: أخرجه البخاری، التبعیر، باب الرؤیا من اللہ، ح: ۶۹۸۴ من حدیث زہیر، ومسلم، الرؤیا، ح: ۲/۲۲۶۱ من حدیث یحیی بن سعید الأنصاری بہ.

شر سے اللہ کی پناہ مانگے۔ بلاشبہ وہ (خواب) سے ضرر نہیں پہنچائے گا۔“

الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ سَيِّئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ لِيَتَعَوَّذَ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ» .

۵۰۲۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تھوک دے۔ اور تین بار شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے اور اپنی کروٹ بدل لے۔“

۵۰۲۲- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ الْهَمْدَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلِيَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَيَتَحَوَّلَ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ» .

۵۰۲۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے جاگتے میں بھی دیکھے گا یا فرمایا کہ اس نے گویا مجھے جاگتے میں دیکھا۔ اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔“

۵۰۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقَظَةِ» أَوْ «لُكَاثِمًا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي» .



**فائدہ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خاصہ ہے کہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا البتہ یہ ضرور ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسری شکل دکھا کر ایسا وہم دلائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو اس لیے ضروری ہے کہ انسان اس دیکھی ہوئی شکل کا موازنہ ان صفات سے کرے جن کا ذکر کتب حدیث میں آیا ہے۔ یا کسی صاحب علم سے اس کی تصدیق حاصل کرے۔ والد مرحوم شیخ عبدالعزیز سعیدی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بدعتی شخص نے بڑے ذوق و شوق سے بتایا کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ والد صاحب نے تفصیل پوچھی تو بولا کہ میں نے ایک نورانی شخصیت دیکھی جس کی

۵۰۲۲- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۲۲۶۲ عن قتیبہ بہ، انظر الحدیث السابق.

۵۰۲۳- تخریج: أخرجه البخاری، التعلییر، باب من رأى النبی ﷺ فی المنام، ح: ۶۹۹۳، ومسلم، الرؤیا، باب قول النبی علیہ الصلاة والسلام "من رأى فی المنام فقد رآنی"، ح: ۲۲۶۶ من حدیث ابن وهب بہ.



سفید براق ڈاڑھی تھی۔ والد صاحب نے فوراً "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" پڑھا۔ اور واضح کیا کہ تم نے کسی شیطان کو دیکھا ہے۔ الغرض خواب میں نبی ﷺ کو دیکھنے والا قیامت میں جاگتے ہوئے آپ کو دیکھے گا اور اسے ایک طرح کا خاص قرب حاصل ہوگا۔ ورنہ دیگر اصحاب ایمان بھی تو آپ کو دیکھیں گے۔

۵۰۲۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَشَلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةَ عَذْبَةِ اللَّهِ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِعٍ وَمَنْ تَحَلَّمَ كُفْلًا أَنْ يَعْقِدَ شَعِيرَةً، وَمِنْ أَسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَمُرُّونَ بِهِ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

۵۰۲۳- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے اس کی وجہ سے قیامت میں عذاب دے گا، حتیٰ کہ اس میں روح پھونکے، مگر وہ نہیں پھونک سکے گا اور جس نے جھوٹے طور پر یہ دعویٰ کیا کہ اس نے یہ خواب دیکھا ہے تو اسے اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ جو کے دانے میں گرہ باندھے (جو کہ ناممکن ہے) اور جس نے کسی قوم کی بات سننے کی کوشش کی جبکہ وہ اپنی بات کرنے کے لیے اس سے دور ہو رہے ہوں تو قیامت کے دن اس کے کان میں سبسہ ڈالا جائے گا۔"

🌞 **نوٹس و مسائل:** ① تصویر سے مراد کسی جاندار کی تصویر بنانا ہے یا ایسی تصویریں بھی اس میں شمار ہو سکتی ہیں جن کی لوگ عبادت کرتے ہیں، خواہ کسی درخت کی ہوں یا پہاڑ وغیرہ کی۔ ② یہ تصویریں ہاتھ سے بنائی جائیں یا کیمرے وغیرہ سے، سب اسی ضمن میں آتی ہیں۔ کیمرے کی تصاویر کو جائز بنانے والی تمام تاویلات بے معنی ہیں۔ صاحب ایمان کو نبی ﷺ کے ظاہر فرامین پر بے چون و چرا ایمان رکھنا اور عمل کرنا چاہیے۔ (اللہ عزوجل تصاویر کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!) ③ اپنی طرف سے بنا بنا کر جھوٹے خواب سنانا یا اوروں کے نقل کرنا کبیرہ گناہ ہے اور جب اس ذریعے سے مقصود لوگوں کے دین و ایمان کے ساتھ کھیلنا ہو تو اس کی قباحت اور بھی بڑھ جاتی ہے جیسے کہ نام نہاد جاہل صوفیوں اور پیروں کا وتیرہ ہے۔ ④ دوسروں کی پوشیدہ اور خاص باتیں سننے کی کوشش کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

۵۰۲۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «رَأَيْتُ

۵۰۲۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے آج رات دیکھا گویا ہم عقبہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے گھر میں ہیں اور ہمیں

۵۰۲۴- تخریج: أخرجه البخاري، التعبير، باب من كذب في حلمه، ح: ۷۰۴۲ من حديث أيوب السخيتاني به.

۵۰۲۵- تخریج: أخرجه مسلم، الرؤيا، باب رؤيا النبي ﷺ، ح: ۲۲۷۰ من حديث حماد بن سلمة به.

۴۰- کتاب الأدب

جمائی سے متعلق احکام و مسائل

الَّيْلَةَ كَأَنَّ فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَتَيْنَا  
بِرُطْبٍ مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوْلَتْ أَنَّ  
الرَّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ،  
وَأَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ» .

(مدینہ کی معروف عمدہ) تازہ کھجور ابن طاب کی پیش کی گئی ہے۔ تو میں نے اس کی یہ تعبیر کی ہے کہ ہمیں دنیا میں رفعت و سر بلندی حاصل ہوگی اور آخرت میں انجام عمدہ ہوگا اور ہمارا دین بھی خوب (پھل پھول گیا) ہے۔

🌞 فائدہ: خواب کی تعبیر میں بعض اوقات الفاظ و مناظر سے بھی معانی اخذ کیے جاتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا خواب میں لفظ ”عقبہ“ سے عاقبت (عمدہ انجام) ”رافع“ سے رفعت و سر بلندی اور ”ابن طاب“ سے طیب اور عمدہ ہونا سمجھا گیا ہے جو بحمد اللہ ایک تاریخی حقیقت ثابت ہوا ہے۔

باب: ۸۹- جمائی کا بیان

(المعجم ۸۹) - بَابُ: فِي التَّأْوِبِ  
(التحفة ۹۷)

۵۰۲۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا  
زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ  
الْحُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
«إِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ  
الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ» .

۵۰۲۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو چاہیے کہ وہ اپنا منہ بند رکھے بلاشبہ (اس میں) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔“

۵۰۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ عَنْ وَكَيْعٍ،  
عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سُهَيْلٍ نَحْوَهُ قَالَ : «فِي  
الصَّلَاةِ فَلْيَكْظُمِ مَا اسْتَطَاعَ» .

۵۰۲۷- جناب اسماعیل رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند مروی ہے۔ (مگر اس میں ہے: ”جمائی اگر نماز میں آئے تو جہاں تک ہو سکے منہ بند رکھنے کی کوشش کرے۔“

۵۰۲۸- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :  
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي  
ذئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۵۰۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ جب کسی کو جمائی آئے

۵۰۲۶- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التناوب، ح: ۲۹۹۵ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۵۰۲۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث وكيع به، انظر الحديث السابق.

۵۰۲۸- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: إذا تناءب فليضغ يده على فيه، ح: ۶۲۲۶ من حديث محمد بن عبدالرحمن بن أبي ذئب به.

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّنَاوُبَ فَإِذَا تَنَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدَّ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَاهُ هَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ».

تو جہاں تک ہو سکے اسے روکے اور ہاہ ہاہ کی آواز نہ نکالے۔ بلاشبہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور وہ اس سے ہنستا ہے۔“

🌟 فوائد و مسائل: ① چھینک آنا طبیعت کے ہلکے ہونے اور صحت مندی کی جبکہ جمائی کسل مندی اور طبیعت کے بوجھل ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ اور شریعت میں ہر بری کیفیت کی نسبت شیطان کی طرف اور ہر خیر اور بہتری کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف کی جاتی ہے۔ ② جمائی کو بند کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ انسان جمائی آنے ہی نہ دے یا اگر آئے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے اور ہاہ ہاہ کی آواز نہ نکالے۔ بالخصوص نماز کے دوران میں اس کا خاص خیال رکھے۔

باب: ۹۰- چھینک کا بیان

(المعجم ۹۰) - بَابُ فِي الْعُطَّاسِ

(التحفة ۹۸)

۵۰۲۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو آپ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ یا کوئی کپڑا رکھ لیتے اور اپنی آواز کو کم رکھتے۔ بچی کو شک ہے کہ روایت میں لفظ [خَفَضَ] تھا یا [عَضَّ]۔ (معنی ایک ہی ہیں۔)

۵۰۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَمِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ نَوْبَهُ عَلَىٰ فِيهِ وَخَفَضَ أَوْ عَضَّ بِهَا صَوْتَهُ. شَكَ يَحْيَىٰ.

🌟 فائدہ: بعض لوگ چھینک آنے پر جان بوجھ کر زور دے کر آواز نکالتے ہیں جو خلاف ادب اور غیر مسنون ہے۔ اضطرابی کیفیت ان شاء اللہ معاف ہے۔

۵۰۳۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان پر دوسرے

۵۰۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سَفِيَّانَ وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَا: حَدَّثَنَا

۵۰۲۹- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء في خفض الصوت وتخميم الوجه عند العطاس، ح: ۲۷۴۵ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه الحاكم: ۲۹۳/۴، ووافقه الذهبي \* محمد بن عجلان صرح بالسماع عند أحمد: ۴۳۹/۲.

۵۰۳۰- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب: من حق المسلم للمسلم رد السلام، ح: ۲۱۶۲، والبخاري، ح: ۱۲۴۰ تعليقا من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۹۶۷۹.

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

مسلمان بھائی کے لیے پانچ باتیں واجب ہیں۔ سلام کا جواب دینا، چھینک آنے پر دعوت قبول کرنا، بیمار پر کسی کرنا اور جنازے میں شریک ہونا۔“

عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ،  
عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَمْسٌ تَجِبُ  
لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَحِيهِ: رَدُّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيطُ  
الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَعِيَادَةُ  
الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ».

باب: ۹۱- چھینک کا جواب کس طرح

دیا جائے؟

۵۰۳۱- جناب ہلال بن یساف کہتے ہیں: ہم لوگ حضرت سالم بن عبید اللہؓ کے ہاں بیٹھے تھے کہ مجلس میں سے کسی کو چھینک آئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ (تم پر سلامتی ہو) تو حضرت سالمؓ نے کہا: تم پر اور تمہاری ماں پر بھی۔ پھر اس کے بعد فرمایا: شاید تمہیں میری بات ناگوار گزری ہے؟ اس نے کہا: آپ میری ماں کا کسی طور..... خیر یا شر کے ساتھ..... ذکر نہ کرتے تو اچھا تھا۔ انہوں نے کہا: میں نے تم سے وہی بات کہی ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے کہی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ قوم میں سے کسی کو چھینک آگئی تو اس نے کہا ”السلام علیکم“ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا: ”تم پر اور تمہاری ماں پر بھی۔“ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو چاہیے کہ [الْحَمْدُ لِلَّهِ] ”سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں“ کہے۔

(المعجم ۹۱) - بَابُ: كَيْفَ تَشْمِيطُ

الْعَاطِسِ (التحفة ۹۹)

۵۰۳۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:  
حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ  
يَسَافٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ  
فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: وَعَلَيْكَ وَعَلَى  
أُمَّكَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ مِمَّا  
قُلْتَ لَكَ؟ قَالَ: لَوَدِدْتُ أَنَّكَ لَمْ تَذْكُرْ  
أُمَّي بِخَيْرٍ وَلَا بِشَرٍّ، قَالَ: إِنَّمَا قُلْتُ لَكَ  
كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، إِنَّا بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ  
فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: «وَعَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ»، ثُمَّ قَالَ:  
«إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَحْمِدِ اللَّهَ». - قَالَ:  
فَذَكَرَ بَعْضَ الْمَحَامِدِ - «وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ



۵۰۳۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۰ من حديث منصور به، \* هلال لم يدرك سالم بن عبید، بينهما رجل مجهول، انظر المستدرک: ۲۶۷/۴، ومسنند أحمد: ۸، ۷/۶، ح: ۲۴۳۵۴، وجاء تصريح سماع هلال من سالم، وهو وهم من جرير بن عبد الحميد رحمه الله.

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

عَنْهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيُرِدَّ - يَعْنِي عَلَيْهِمْ - : يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ .  
 راوی نے کہا کہ انہوں نے کچھ اور حمدوں کا ذکر بھی کیا۔  
 اور جو دوسرا اس کے پاس ہو اسے چاہیے کہ یوں کہے  
 [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تم پر رحم فرمائے“ اور پھر چھینک  
 مارنے والا ان لوگوں کو جواب دے [يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ]  
 ”اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں (سب کو) معاف فرمادے۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ اس کی بابت صحیح روایت (۵۰۳۳) آگے آرہی ہے۔

۵۰۳۲- خالد بن عرفطہ نے حضرت سالم بن عبید  
 اشجعی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ (مذکورہ بالا)  
 روایت بیان کی۔

۵۰۳۲- حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُتَّصِرِ :  
 حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ  
 أَبِي بَشِيرٍ وَرَقَاءَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ  
 ابْنِ يَسَافٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ، عَنْ  
 سَالِمِ بْنِ عَبْدِ الْأَشْجَعِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ  
 عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

۵۰۳۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے  
 تو چاہیے کہ کہے [الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ] ”ہر  
 حال میں اللہ کی تعریف ہے۔“ اور اس کے بھائی یا ساتھی  
 کو چاہیے کہ کہے [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تم پر رحم فرمائے“  
 اور پھر وہ جسے چھینک آئی ہو کہے [يَهْدِيكُمْ اللَّهُ  
 وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ] ”اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے  
 احوال درست کر دے۔“

۵۰۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «إِذَا عَطَسَ  
 أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ،  
 وَلْيَقُلْ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ،  
 وَيَقُولُ هُوَ : يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ .

۵۰۳۲- تخریج: [إسناده ضعيف] \* خالد بن عرفطہ مجهول الحال، ولم أجد من وثقه، وظن الحافظ ابن حجر  
 بأنه الذي وثقه ابن حبان، وروى عنه جماعة، ورواه هلال عن رجل من آل خالد بن عرفطه عن آخر عن سالم به،  
 فالسند معلل .

۵۰۳۳- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الأدب، باب: إذا عطس كيف يشمت؟ ح: ۶۲۲۴ من  
 حديث عبد العزيز به، ولم يذكر "على كل حال" .

☀️ فائدہ: چھینک آنے پر مندرجہ بالا کیفیت میں اللہ کی حمد کرنا اور ایک دوسرے کو دعا کیں دینا انتہائی تاکید سنت ہے اور جو شخص خود اَلْحَمْدُ لِلَّهِ کہے تو وہ اپنے بھائی سے جو با دعا کی توقع نہ رکھے جیسے اگلی حدیث: ۵۰۳۹ میں آرہا ہے۔ ایسے ہی زکام وغیرہ کے مریض کو بار بار جواب دینا بھی ضروری نہیں۔

(المعجم ۹۲) - بَابُ: كَمْ يَشْمَتُ  
العاطسُ (التحفة ۱۰۰)

۵۰۳۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں

۵۰۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

نے کہا: اپنے بھائی کو اس کی چھینک آنے پر تین بار جواب دے اور جو اس سے زیادہ ہو تو پھر وہ زکام زدہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «شَمَّتْ أَخَاكَ ثَلَاثًا، فَمَا زَادَ فَهُوَ زَكَامٌ».

☀️ فائدہ: یہ روایت اگرچہ موقوف ہے مگر مرفوع بھی ثابت ہے جیسے اگلی روایت میں ہے۔

۵۰۳۵- جناب سعید بن ابی سعید نے حضرت ابو ہریرہ

۵۰۳۵- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ

رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور کہا کہ مجھے یہی معلوم ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کیا اور مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

الْمِصْرِيِّ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کو ابو نعیم نے موسیٰ بن

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ

قیس کے واسطے سے محمد بن عثمان سے انہوں نے سعید سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ.

☀️ فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۰۳۶- حمیدہ یا عبیدہ بنت عبید بن رفاعہ زرقی

۵۰۳۶- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:

۵۰۳۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۳۵ من حديث محمد بن عجلان به.

۵۰۳۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۹۳۵۹ من حديث أبي داود به، \* شك ابن عجلان فيه، وله شاهد في الموطأ: ۹۶۵/۲، ح: ۱۸۶۵، وسنده ضعيف.

۵۰۳۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كم يشمت العاطس، ح: ۲۷۴۴ من

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

اپنے والد سے بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: ”چھینک مارنے والے کو تین بار جواب دو۔ پھر اگر جواب دینا چاہو تو دو اور اگر چاہو تو“ چھوڑ دو۔“

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حُمَيْدَةَ - أَوْ عُبَيْدَةَ - بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تُسَمَّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُسَمَّتَهُ فَسَمِّئَهُ، وَإِنْ شِئْتَ فَكُفِّ».

۵۰۳۷- جناب ایسا بن سلمہ بن اکوع سے روایت ہے وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی مجلس میں چھینک ماری تو آپ نے اسے دعا دی اور فرمایا [يَرْحَمُكَ اللَّهُ] ”اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔“ اس نے پھر چھینک ماری تو آپ نے فرمایا: ”اسے زکام ہے۔“

۵۰۳۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ»، ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الرَّجُلُ مَرْكُومٌ».

☀️ فائدہ: پہلی بار چھینک کا جواب دینا لازم ہے اس کے بعد نہیں جیسے صحیح مسلم سے بھی اشارہ ملتا ہے۔ دیکھیے:

(صحیح مسلم، الزهد، حدیث: ۲۹۹۳)

باب: ۹۳- کوئی غیر مسلم چھینک مارے تو کس طرح جواب دے؟

(المعجم ۹۳) - بَابُ: كَيْفَ يُسَمَّتُ الدَّمِيُّ (التحفة ۱۰۱)

۵۰۳۸- حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ یہودی لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں عمداً

۵۰۳۸- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ

◀️ حدیث عبد السلام بن حرب بہ، وقال: "غريب واسناده مجهول" \* يزيد الدالاني أبو خالد عنن، وعبيدة بنت عبيد لا يعرف حالها، وحميدة لم يوثقها غير ابن حبان.

۵۰۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، الزهد، باب تسميت العاطس وكراهة التناوب، ح: ۲۹۹۳ من حدیث عكرمة بن عمارة.

۵۰۳۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الأدب، باب ماجاء كيف يشمت العاطس، ح: ۲۷۲۹ من حدیث سفیان الثوري به، وقال: "حسن صحيح" \* وسفيان صرح بالسماع المسدل عند الحاكم ۲۶۸/۴.

چھینک سے متعلق احکام و مسائل

الدَّيْلَم، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَعَاطَسُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجَاءً أَنْ يَقُولَ لَهَا: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَكَانَ يَقُولُ: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمِ». **چھینکیں مارا کرتے تھے اور توقع کرتے تھے کہ آپ انہیں دعا دیتے ہوئے** [يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ] "اللہ تم پر رحم فرمائے" کہیں گے۔ مگر آپ انہیں یوں جواب دیتے [يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمِ] "اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال کی اصلاح فرمائے۔"

☀️ **فائدہ:** غیر مسلم کو چھینک کے جواب میں [يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ] کی بجائے [يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمِ] کہنا چاہیے کیسے کہ اسے [السلام علیکم] کہنے میں ابتدا نہیں کی جاسکتی اور وہ کہے تو جواباً صرف "علیکم" کہا جاتا ہے۔

(المعجم ۹۴) - **بَابُ: فِيمَنْ يَعْطَسُ وَلَا يَحْمَدُ اللَّهَ (التحفة ۱۰۲)**

۵۰۳۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسِ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَتَرَكَ الْآخَرَ، قَالَ: فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلَانِ عَطَسَا فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا. - قَالَ أَحْمَدُ: أَوْ فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا - وَتَرَكَتِ الْآخَرَ فَقَالَ: «إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمِدِ اللَّهَ».

باب: ۹۴- جو شخص چھینک آنے پر الْحَمْدُ لِلَّهِ نہ کہے

۵۰۳۹- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی مجلس میں دو آدمیوں کو چھینک آئی تو آپ نے ایک کو جواب دیا اور دوسرے کو نہ دیا۔ تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! دو آدمیوں نے چھینک ماری، مگر آپ نے ایک کو جواب دیا ہے..... احمد (بن یونس) نے وضاحت کی کہ یہاں لفظ [فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا] تھے یا [فَسَمَّتْ أَحَدَهُمَا]..... اور دوسرے کو چھوڑ دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے (جس کو میں نے جواب دیا ہے) اللہ کی حمد کی ہے اور اس نے اللہ کی حمد نہیں کی۔"



☀️ **فائدہ:** جو شخص چھینک آنے پر [الْحَمْدُ لِلَّهِ] نہ کہے وہ اپنے بھائی کے جواب اور اس کی دعا کا مستحق نہیں رہتا۔

۵۰۳۹- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الحمد للعاطس، ح: ۶۲۲۱ عن محمد بن كثير العبدي، ومسلم، الزهد، باب تسميت العاطس، وكراهة الثاؤب، ح: ۲۹۹۱ من حديث سليمان التيمي به.



## أَبْوَابُ النَّوْمِ

## سونے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ..... اوندھے منہ پیٹ کے بل سونا  
(مکروہ ہے)

(المعجم . . .) - بَابُ فِي الرَّجُلِ  
يَبْطِخُ عَلَى بَطْنِهِ (التحفة ۱۰۳)

۵۰۴۰- حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری

۵۰۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى:

کا بیان ہے کہ میرے والد (طخفہ رضی اللہ عنہ) اصحاب صفہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ہمارے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلو۔“ تو ہم چل دیے۔ (وہاں پہنچ کر) آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں (کچھ) کھلاؤ۔“ تو وہ حشیہ لے آئیں جو ہم نے کھایا۔ (حشیہ اس انداز کا کھانا ہے کہ گندم کو پیس کر آٹا بنڈیا میں چڑھائیں پھر اس میں گوشت یا کھجور ڈال کر پکائیں۔ اسے ایک طرح کا حلیم بھی کہا جا سکتا ہے۔) پھر آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں کچھ اور بھی کھلاؤ۔“ تو وہ حیس۔ (کھجور گھی اور پنیر وغیرہ کا مرکب کھانا) لے آئیں جو تھوڑا سا تھا جیسے کہ چڑیا ہو (یا ممکن ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مراد ہوں کہ وہ صدق و وفا شعاری میں قضاة چڑیا کی مانند تھیں۔) ہم نے وہ حیس کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ۔“ تو وہ دودھ کا ایک بڑا پیالہ لے آئیں۔ ہم نے وہ پی لیا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”عائشہ! ہمیں اور بھی پلاؤ۔“ تو وہ ایک چھوٹا پیالہ لے آئیں تو ہم

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ بْنِ قَيْسِ الْغَفَارِيِّ قَالَ: كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ»، فَاَنْطَلَقْنَا فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اطْعِمِينَا»، فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اطْعِمِينَا»، فَجَاءَتْ بِحَيْسَةٍ مِثْلَ الْقَطَاةِ فَأَكَلْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَسْقِينَا»، فَجَاءَتْ بِعُسٍّ مِنَ اللَّبَنِ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! أَسْقِينَا» فَجَاءَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فَشَرَبْنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنْ شِئْتُمْ يَمُتُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلَقْتُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ». قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مُصْطَجِعٌ فِي الْمَسْجِدِ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِي، إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: «إِنَّ هَذِهِ

۵۰۴۰- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب النهي عن الاضطجاع على الوجه، ح: ۳۷۲۳، ح: ۷۵۲ من حديث يحيى بن أبي كثير به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۶۰، وله شاهد عند ابن حبان، ح: ۱۹۵۹، وصححه الحاكم على شرط مسلم: ۴/ ۲۷۱، ووافقه الذهبي.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

ضِجَعَةٌ يُبْعَضُهَا اللَّهُ». قَالَ: فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قال: فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا  
نے وہ بھی پایا۔ پھر آپ نے فرمایا: ”اگر چاہو تو سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں چلے جاؤ۔“ طحخفہ کہتے ہیں: میں مسجد میں اوندھے منہ اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ میرے پھپھڑے میں تکلیف تھی۔ تو اچانک میں نے پایا کہ کسی نے مجھے اپنے پاؤں سے حرکت دی ہے اور کہہ رہا ہے: ”اس طرح سے سونا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔“ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔

🌞 فائدہ: پیٹ کے بل سونا ناجائز ہے۔ افضل یہ ہے کہ دائیں کروٹ سویا جائے۔

(المعجم ۹۵) - بَابٌ فِي التَّوْمِ عَلَى

باب: ۹۵- ایسی چھت پر سونا جس پر کوئی

منڈیر نہ ہو

السَّطْحِ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ (التحفة ۱۰۴)

۵۰۴۱- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا

۵۰۴۱- جناب عبدالرحمن اپنے والد علی بن شیمان

رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص کسی ایسی چھت پر سونے جس کے گرد کوئی منڈیر

(پردہ وغیرہ) نہ ہو تو اس سے ذمہ اٹھ گیا۔“

سَالِمٌ يَعْنِي ابْنَ نُوحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبَابٍ

الْحَنْفِيُّ، عَنْ وَعَلَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

وَتَّابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ

شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

«مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ

فَقَدْ بَرَّكَتْ مِنْهُ الذَّمَّةُ».

🌞 نوائد و مسائل: ① یعنی ایسی صورت میں اگر وہ گر کر ہلاک ہو جائے یا نقصان اٹھائے تو اس کا وہ خود ذمہ دار ہے

اور ایسی نگلی چھت پر سونا جائز نہیں۔ ② شریعت کا تعلق صرف نماز روزے حج زکوٰۃ یا مسجد ہی سے نہیں بلکہ یہ مسلمان

کی پوری زندگی کو محیط ہے۔

(المعجم ۹۶، ۹۷) - بَابٌ فِي التَّوْمِ عَلَى

باب: ۹۶، ۹۷- با وضو ہو کر سونے

(کی فضیلت) کا بیان

عَلَى طَهَارَةٍ (التحفة ۱۰۵)

۵۰۴۱- تخریج: [حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۹۲ عن محمد بن المشي به، وقال

البخاري: "في إسناده نظر"، وله شاهد عند أحمد: ۷۹/۵، ۲۷۱.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

۵۰۴۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا حَمَادٌ : أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ طَاهِرًا فَيَتَعَارُ مِنْ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» .

۵۰۴۲- حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه بیان کرتے ہیں 'نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے اور پھر رات کو کسی وقت اس کی آنکھ کھلے (اور بستر پر اپنا پہلو وغیرہ بدلے) اور اللہ سے دنیا و آخرت کی کوئی خیر مانگ لے تو وہ اسے عنایت فرما دے گا۔"

ثابت بنانی کہتے ہیں راوی حدیث ابو ظبیہ ہمارے ہاں آئے اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث بواسطہ حضرت معاذ بن جبل رضي الله عنه..... نبی ﷺ سے بیان کی۔ ثابت رضي الله عنه نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کہا: میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ رات کو اٹھوں اور ایسی کوئی دعا کر لوں مگر میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا۔

قال ثابتُ البُنَانِيُّ : قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو ظَبْيَةَ فَحَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ ثَابِتٌ : قَالَ فُلَانٌ : لَقَدْ جَهَدْتُ أَنْ أَقُولَهَا حِينَ أَنْبَعْتُ ، فَمَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا .

☀️ فائدہ: با وضو کر مسنون اذکار پڑھ کر سونے کی بہت برکات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انسان رات کو کسی وقت لیٹے لیٹے بھی دعا کر لے تو ان شاء اللہ مقبول ہوتی ہے اور اگر اٹھ کر نماز پڑھنے میں مشغول ہو تو تُوْرُ علیٰ نُورِ ہے۔ مخصوص ذکر اور دعا حدیث: ۵۰۶۰ میں ملاحظہ ہو۔

۵۰۴۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ .

۵۰۴۳- حضرت ابن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے قضائے حاجت کے لیے گئے۔ پھر اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے پھر سو گئے۔

۵۰۴۲- [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب ما يدعو به، إذا اتبه من الليل، ح: ۳۸۸۱ من حديث حماد بن سلمة به، وللحديث طرق أخرى .

۵۰۴۳- تخريج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء إذا اتبه من الليل، ح: ۶۳۱۶، ومسلم، صلوة المسافرين، باب صلوة النبي ﷺ ودعائه بالليل، ح: ۷۶۳ من حديث سفیان الثوري به .



قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي بَالٍ .

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ [قَضَى حَاجَتَهُ]

سے مراد ہے پیشاب کیا۔

☀️ **فائدہ:** ”با وضو ہو کر سونے“ کے معنی یہ ہیں کہ رات کے ابتدائی حصے میں وضو کر کے بستر پر جانے کے علاوہ اگر رات کے کسی حصے میں جاگے اور قضاے حاجت وغیرہ کے لیے جائے تو دوبارہ بھی مسنون وضو کر کے سوتے تو یہ بہت ہی افضل عمل ہے۔

(المعجم . . .) - **بَابُ: كَيْفَ يَتَوَجَّهُ؟** باب: ..... (سوتے ہوئے) اپنا رخ کدھر کرے؟

(التحفة ۱۰۶)

۵۰۴۴- جناب ابو قلابہ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے

۵۰۴۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

خاندان میں سے کسی فرد سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ایسے بچھایا جاتا تھا جیسے انسان قبر میں رکھا جاتا ہے اور مسجد آپ کے سر کی طرف ہوتی تھی۔

عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: كَانَ فِرَاشُ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوًا مِمَّا يُوَضَّعُ الْإِنْسَانُ فِي قَبْرِهِ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ.

☀️ **فائدہ:** یہ روایت اگرچہ ضعیف ہے، لیکن دیگر صحیح احادیث میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر دائیں کروٹ پر سوتے تھے۔ جیسے کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔ اس طرح ”مسجد نبوی“ آپ کے سر کی جانب ہوتی تھی۔ بعض نے یہ مفہوم بھی بیان کیا ہے کہ آپ کا مصلیٰ اور جائے نماز تہجد کے لیے آپ کے سر کے پاس ہی ہوتا تھا۔ غرض یہ ہے کہ آپ سوتے وقت بھی ذکر اور عبادت کی تیاری سے غافل نہیں رہتے تھے۔

(المعجم ۹۷، ۹۸) - **بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ** باب: ۹۷، ۹۸- سوتے ہوئے کون سی

دعا پڑھے؟

النُّومِ (التحفة ۱۰۷)

۵۰۴۵- ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۵۰۴۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے تو اپنا دایاں ہاتھ

حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ

۵۰۴۴- **تخریج:** [إسناده ضعيف] وهو في مسند مسدد كما في المطالب العالیة ۲/ ۳۹۷، ح: ۲۵۶۶ \* بعض آل

أم سلمة مجهول .

۵۰۴۵- **تخریج:** [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۶/ ۲۸۸، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۹۸، وعمل اليوم

والليلة، ح: ۷۲۲ من حديث أبان بن يزيد العطار به، \* عاصم هو ابن بهدلة، وانظر، ح: ۲۴۵۱، وبعض الحديث شواهد عند الترمذی، ح: ۳۳۹۸ وغیره .

سوں سے متعلق احکام و مسائل

اپنے رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر یہ دعا پڑھتے: [اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ] ”اے اللہ! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔“ یہ کلمات تین بار دہراتے۔

خَالِدٍ، عَنْ سَوَاءٍ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ حَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۵۰۴۶- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”جب اپنے بستر پر جانے لگو تو وضو کر لیا کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاؤ اور کہو: [اللَّهُمَّ اسَلِّمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْحَاثُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْحَأَ وَلَا مَنَحًا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ] ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیرے تابع کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اپنی کمزیری طرف لگالی (تجھے ہی اپنا سہارا بنا لیا) مجھے تیرا ہی ڈر ہے اور شوق بھی تیری طرف ہے۔ تجھ سے بھاگ کر کے میرے لیے تیرے سوا کہیں کوئی جائے پناہ اور جائے نجات نہیں۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی ہے اور اس نبی کو تسلیم کیا جسے تو نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو (اس رات میں) مر گیا تو فطرت (دین اسلام) پر مرے گا۔ اور چاہے کہ یہ تیری آخری بات ہو (اس کے بعد کوئی اور گفتگو نہ ہو۔)“ حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس

۵۰۴۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا

الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُيَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَوَضَّءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ: اللَّهُمَّ! اسَلِّمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَالْحَاثُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْحَأَ وَلَا مَنَحًا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ». قَالَ: «فَإِنْ مِتَّ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ». قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: أَسْتَذْكِرُ هُنَّ، فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ: «لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ».

۵۰۴۶- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب: إذا بات ظاهراً، ح: ۶۳۱۱ عن مسدد، ومسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۰ من حديث منصور به.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

دعا کو یاد کرتے ہوئے دہرایا تو لفظ کہہ دیے  
[وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ] ”میں تیرے اس رسول  
پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے۔“ تو آپ نے فرمایا:  
”نہیں (بلکہ جو الفاظ میں نے تمہیں پڑھائے ہیں وہی  
یاد کرو اور وہ الفاظ ہیں): (وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ  
”میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے رسول بنا کر  
بھیجا ہے۔“

۵۰۴۷- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے  
ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھ فرمایا: ”جب تم اپنے بستر پر  
آنے لگو اور با وضو ہو تو اپنی داہنی جانب پر لیٹو.....“ پھر  
مذکورہ بالا حدیث کی مانند ذکر کیا۔

۵۰۴۸- حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ نے نبی  
ﷺ سے یہی حدیث روایت کی۔ سفیان نے (اپنے  
اساتذہ اعمش اور منصور کے متعلق) کہا کہ ان میں سے  
ایک کے الفاظ یہ تھے: ”جب تم با وضو ہو کر اپنے بستر پر  
آؤ“ اور دوسرے نے کہا: ”جب تم اپنے بستر پر آنے کا  
ارادہ کرو تو وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو۔“ اور  
معتمر (کی گزشتہ روایت: ۵۰۴۶) کے ہم معنی بیان کی۔

۵۰۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ فَطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ  
عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ:  
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَيْتَ إِلَى  
فِرَاشِكَ طَاهِرًا فَتَوَسَّدْ يَمِينِكَ» ثُمَّ ذَكَرَ  
نَحْوَهُ.

۵۰۴۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ  
الْعَزَّالُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ  
ابْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.  
قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ أَحَدُهُمَا: «إِذَا أَتَيْتَ  
فِرَاشَكَ طَاهِرًا» وَقَالَ الْآخَرُ: «تَوَضَّأَ  
وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ» وَسَاقَ مَعْنَى مُعْتَمِرٍ.

☀️ **فوائد و مسائل:** ① سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا، دائیں کروٹ پر لیٹنا اور مسنون دعائیں یا ان میں سے  
کسی ایک کا پڑھنا از حد تک اہم سنتیں ہیں۔ ② افضل یہ ہے کہ دعا کے بعد کوئی گفتگو نہ ہو۔ ③ شرعی امور بالخصوص  
عبادت کے اعمال میں اپنی مرضی سے کسی بیشی جائز نہیں، حتیٰ کہ نبی ﷺ نے اس دعا کے ایک لفظ کو دوسرے ہم معنی

۵۰۴۷- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۵۰۴۸- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

لفظ سے بدلنا بھی قبول نہیں فرمایا۔ جبکہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ اس طرح سے کوئی فرق نہیں پڑتا حالانکہ اس سے بہت فرق پڑتا ہے اور اسے وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس کے دل میں سنت کی محبت جاگزیں ہو۔ ① والدین اور سرپرستوں پر واجب ہے کہ نونیز بچوں کی عادات کو ابتدا ہی سے سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

۵۰۴۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ : سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَ اَمُوْتُ [”اے اللہ! تیرے ہی نام سے میں زندہ ہوتا اور مرتا ہوں۔ یعنی سوتا اور جاگتا ہوں۔“ اور جب جاگتے تو یہ پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلَيْهِ النُّشُوْرُ“ تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا (نیند کے بعد جگایا) اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔“

۵۰۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آنے لگے تو چاہیے کہ اپنے بستر کو اپنی چادر کے پلو سے جھاڑ لے کیا خبر اس کے بعد اس پر کوئی چیز آگئی ہو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور یہ دعا پڑھے: بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ“ [”تیرے ہی نام سے اے میرے رب! میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے ہی نام سے اے اٹھاؤں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے (موت دے دے) تو اس پر رحم فرما اور اگر

۵۰۵۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَتَّقِمْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَ بِكَ اَرْفَعُهُ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ».

۵۰۴۹- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ح: ۶۳۱۲ من حديث سفيان الثوري به.

۵۰۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، الدعوات، باب ۱۳، ح: ۶۳۲۰ عن أحمد بن يونس، ومسلم، الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۴ من حديث عبيد الله بن عمر به.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔“

☀️ فوائد و مسائل: ① سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا سنت ہے۔ ② حدیث میں مذکور دعا کے آخری الفاظ [الصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكَ] بعض کتب حدیث میں اس طرح بھی ہیں: [عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ] لہذا دعا میں دونوں طرح کے الفاظ درست ہیں۔ دیکھیے: (صحیح البخاری، الدعوات، حدیث: ۶۳۲۰)

۵۰۵۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ : حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدِ نَحْوَهُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: «اللَّهُمَّ! رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ» [وهب (بن بقیہ) کی روایت میں مزید ہے: [أَفْضِ عَنِّي الدِّينَ وَاعْنِي مِنَ الْفَقْرِ] ”اے اللہ! اے آسمانوں کے رب! اے زمین کے رب! اور ہر شے کے رب! اے دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر اگانے والے! اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز سے، جن کی پیشانی تو ہی پکڑے ہوئے ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو سب سے پہلے ہے، تجھ سے پہلے کچھ نہ تھا۔ تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کچھ نہ ہوگا۔ تو ہی ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر کوئی نہیں۔ تو ہی پوشیدہ ہے تجھ سے پوشیدہ تر کوئی نہیں۔ میرا قرض ادا فرما دے اور مجھے (لوگوں کی) محتاجی سے بے پروا کر دے۔“





☀️ **فوائد و مسائل:** ① ان مبارک کلمات میں ایک مسلمان کے لیے اظہار عبودیت کے ساتھ ساتھ توحید الوہیت، توحید ربوبیت، توحید اسماء و صفات اور نظام رسالت پر ایمان کی تجدید کا اظہار ہے۔ ② اور بالخصوص قرض اور فقیری سے پناہ مانگنے کی تعلیم ہے کہ اس سبب سے انسان کا سکون و چین غارت ہو جاتا ہے، عزت داؤ پر لگ جاتی ہے علاوہ ازیں دین و دنیا کی اور بھی ذہیروں میں تھیں آڑے آ جاتی ہیں۔

۵۰۵۲- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ يَعْني ابْنَ جَوَابٍ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ وَأَبِي مَيْسِرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ مَضْجِعِهِ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِئَاصِيَّتِهِ، اللَّهُمَّ! أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْتَمَّ، اللَّهُمَّ! لَا يُهْزِمُ جُنْدَكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعَدُّكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ» [اے اللہ! میں تیرے بزرگی والے چہرے کی پناہ میں آتا ہوں اور تیرے کامل کلمات کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔ یا اللہ! تو ہی قرض اور گناہ دور کر سکتا ہے۔ یا اللہ! تیرے لکھ کر کو پسپا نہیں کیا جا سکتا۔ تیرا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اور تیرے ہاں کسی مال دار کو اس کا مال (یا خاندانی شرف والے کو اس کا شرف) کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ تو ہر عیب سے پاک اور تمام تعریفوں والا ہے۔“

۵۰۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ

۵۰۵۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۰۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷۶۷ من حديث الأحوص بن جواب به، \* أبو إسحاق عن عن أبي ميسرة، والحارث الأعور ضعيف.  
۵۰۵۳- تخريج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب الدعاء عند النوم، ح: ۲۷۱۵ من حديث يزيد بن هارون به.

۴۰- کتاب الأدب

سونے سے متعلق احکام و مسائل

اللَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكَفَانَا وَأَوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤَيِّيَ» .  
اللہ کی ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، دکھوں تکلیفوں سے ہماری حفاظت فرمائی اور ہمیں رہنے کی جگہ عنایت فرمائی، کتنی ہی مخلوق ہے کہ کوئی ان کی کفایت کرنے والا نہیں اور نہ کوئی انہیں جگہ دینے والا ہے۔“

☀️ فائدہ: بندے کو اللہ عزوجل کی ہر ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے اور بالخصوص محروم لوگوں کو دیکھ کر اور زیادہ جھلکانا چاہیے۔

۵۰۵۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو سونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: [بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنِي، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاحْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكِّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى] ”اللہ کے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھ دیا۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میرے شیطان کو دفع (دور) کر دے، میرے نفس کو (آگ سے) آزاد کر دے اور مجھے اعلیٰ و افضل مجلس والوں میں بنا دے۔“ (ملائکہ اور انبیاء و رسل کا ہم نشین بنادے۔)

۵۰۵۴- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ

التَّيْسِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْأَنْمَارِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ وَضَعْتُ جَنِي، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَاحْسَأْ شَيْطَانِي وَفُكِّ رِهَانِي وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلَى» .

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس روایت کو ابو ہمام

ابو ہزلی (محمد بن زبرقان) نے ثور سے نقل کیا تو (ابو ہزلی کی بجائے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا تو (ابو ہمام

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ

عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: أَبُو زُهَيْرٍ الْأَنْمَارِيُّ .

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقرر فرشتے کے بالمقابل شیطان یا قرین کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ بھی اسلام

قبول کر کے مطیع و منقاد ہو چکا تھا اور آپ ﷺ کو خیر ہی کی بات کہتا تھا۔ (صحیح مسلم، صفات المنافقین، حدیث: ۲۸۱۳) نبی ﷺ کا اس دعا میں [احْسَأْ شَيْطَانِي] کہنا بطور عموم ہے۔

۵۰۵۵- حضرت فروہ بن نوفل اپنے والد سے

۵۰۵۴- تخریج: [سناده صحيح] أخرجه الطبراني: ۲۲/۲۹۸، ح: ۷۷۹ من حديث يحيى بن حمزة به، وصححه الحاكم: ۱/۵۴۰، ووافقه الذهبي \* ثور هو ابن يزيد.

۵۰۵۵- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۳۷ من حديث زهير به، وصححه ابن حبان، ۴۴

سونے سے متعلق احکام و مسائل

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ فَرْوَةَ بِنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِنَوْفَلٍ: «أَقْرَأْ» ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ثُمَّ نَمَّ عَلَيَّ خَاتِمَتَهَا فَإِنَّمَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشَّرِّكَ».

روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نوفل بن نوفل سے فرمایا تھا: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھو اور اسی پر اپنی بات چیت ختم کر کے سو جاؤ۔ بے شک اس میں شرک سے براءت کا اظہار ہے۔“

☀️ فائدہ: اور جو شخص اس کیفیت میں مرا کہ وہ شرک سے بری تھا تو اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: [مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ] (صحیح مسلم، الإيمان) حدیث: (۲۶) ”جو شخص اس حال میں مرا کہ اسے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا یقین تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: [مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ] ”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ آگ (جہنم) میں داخل ہوگا۔“ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اور میں کہتا ہوں: [مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ] ”جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (صحیح البخاری، الحائض) حدیث: ۱۲۳۸ و صحیح مسلم، الإيمان، حدیث: (۹۲)

۵۰۵۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ ابْنُ خَالِدٍ بِنِ مَوْهَبِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ، يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ

۵۰۵۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اکٹھا کر کے ان میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾۔ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سورتیں پڑھ کر دم کرتے اور پھونک مارتے، پھر انہیں جہاں تک ہو سکتا پورے جسم پر پھیرتے۔ پہلے اپنے سر پر چہرے اور اگلے حصے سے ابتدا کرتے اور تین بار ایسا کرتے۔“

۴۴ ح: ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، والحاكم: ۱/۳۵۶۵/۵۳۸، ووافقه الذهبي، وله لون آخر عند الترمذي، ح: ۳۴۰۳، وهو حسن بالشواهد، ولهذا الحديث طرف آخر "ودفع النبي ﷺ ريبه له" الخ، علقه البخاري في صحيحه قبل، ح: ۵۱۰۶. ۵۰۵۶- تخريج: أخرجه البخاري، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، ح: ۵۰۱۷ عن قتيبة به.

۴۰- کتاب الأدب ..... سونے سے متعلق احکام و مسائل

جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

🌞 فائدہ: سوتے وقت آخری تین سورتوں کا دم بہت سی ظاہری اور باطنی بیماریوں بالخصوص نظر بد، جادو اور شیطانی اثرات کا علاج ہے۔ بشرطیکہ انسان ایمان و یقین کے ساتھ پابندی سے عمل کرے۔

۵۰۵۷- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَائِيُّ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ، وَقَالَ: «إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ» .

۵۰۵۷- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونے سے پہلے [المُسَبِّحَاتِ] کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: "ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیت سے افضل ہے۔"

🌞 فائدہ: [المُسَبِّحَاتِ] سے مراد قرآن کریم کی وہ سورتیں ہیں جن کی ابتدا میں لفظ [سُبْحَانَ، سَبِّحْ] یا [يُسَبِّحُ] آیا ہے۔ اور یہ سات سورتیں ہیں: بنی اسرائیل، الحديد، الحشر، الصف، الجمعة، التغابن، الاعلنى.



۵۰۵۸- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالسَّقَانِي، وَالَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالسَّقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» .

۵۰۵۸- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابن بریدہ کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر آتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالسَّقَانِي، وَالَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَأَطْعَمَنِي وَالسَّقَانِي، وَالَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَأَفْضَلَ، وَالَّذِي أَعْطَانِي فَأَجْزَلَ. الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ» .

۵۰۵۷- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، فضائل القرآن، باب [قراءة سورة بني إسرائيل والزمير قبل النوم ...]، ح: ۲۹۲۱ من حديث بقیة به، وقال: "حسن غریب"، وله شاهد عند الطبراني في مسند الشاميين: ۳/۳۹۱، ح: ۲۵۳۱.

۵۰۵۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۱۷/۲ عن عبد الصمد به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۳۴، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۷۹۸، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۷، والحاكم: ۱/۵۱۴، ووافقه الذهبي، وله شاهد عند الحاكم: ۱/۵۴۵، ۵۴۶، وصححاه.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

اللَّهُمَّ! رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ وَإِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ، أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ» .

لیے ہے جس نے (ہر طرح سے) میری کفایت کی اور مجھے رہنے کی جگہ عنایت فرمائی، مجھے کھلایا پھلایا اور جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہت زیادہ کیا، جس نے مجھے دیا اور بہت خوب دیا۔ ہر حال میں اللہ ہی کی تعریف ہے۔ اے اللہ! اے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک! اے ہر چیز کے معبود! میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

۵۰۵۹- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

۵۰۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کہیں لیٹا ہو اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اسے حسرت و انفوس ہوگا۔ اور جو شخص کہیں بیٹھا ہو اور وہاں اللہ عزوجل کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اسے حسرت و انفوس ہوگا۔“

🌞 فائدہ: آخرت کی نعمتیں اور وہاں کے درجات بے انتہا کثیر اور عظیم ہیں۔ بندے کو اس وقت حسرت ہوگی کہ کاش میں کوئی موقع ضائع نہ کرتا اور بہت زیادہ عبادت اور ذکر میں مشغول رہتا۔ اسی طرح وہاں کا عذاب اور کچھ بھی ناقابل تصور حد تک سخت ہے تو انسان کو حسرت ہوگی کہ کاش میں نے عبادت کر کے اپنے آپ کو اس سے بچالیا ہوتا۔ اسی وجہ سے قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ”یوم الحسرة“ بھی ہے۔ قرآن مقدس میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ (مریم: ۴۰) ”اے پیغمبر! ان لوگوں کو یوم حسرت (روز قیامت) سے ڈرائیں۔“

(المعجم ۹۸، ۹۹) - باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ (التحفة ۱۰۸)

باب: ۹۸، ۹۹- رات کو جب آنکھ کھلے تو کون سی دعا کرے؟

۵۰۶۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ الْمُقْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

۵۰۶۰- حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رات کے وقت جس کی

۵۰۵۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۴۸۵۶.

۵۰۶۰- تخریج: أخرجه البخاري، التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، ح: ۱۱۵۴ من حديث الوليد بن مسلم به.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

آنکھ کھل جائے اور وہ جاگنے پر یہ کلمات کہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [پھر دعا کرے] رَبِّ اغْفِرْ لِي [امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ولید کے الفاظ ہیں: ”پھر (کوئی سی) دعا کر لے تو قبول ہوگی اور اگر اٹھ کھڑا ہو وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہوگی۔“

قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيَةَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَيْقِظُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ دَعَا: رَبِّ اغْفِرْ لِي» - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الْوَلِيدُ: أَوْ قَالَ: «دَعَا - اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ قَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ».

🌞 فائدہ: تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو حدیث: ۵۰۳۲-

۵۰۶۱- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو جاگتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اللَّهُمَّ! اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ! زِدْنِي عِلْمًا، وَلَا تُرْغِ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ [”تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور ہدایت دے دینے کے بعد میرے دل کو گمراہ نہ کر دینا“

۵۰۶۱- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَيْقِظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ! اسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللَّهُمَّ! زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُرْغِ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي، وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ».

۵۰۶۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۰۱، و في عمل اليوم والليلة، ح: ۸۶۵ من حديث سعيد بن أبي أيوب به، و صححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۹، والحاكم: ۵۴۰/۱، و وافقه الذهبي.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

(اے میرے رب!) مجھے اپنے پاس سے رحمت عنایت فرما بے شک تو ہی عنایت کرنے والا ہے۔“

باب: ۹۹، ۱۰۰- سوتے وقت تسبیحات کا ورد

(المعجم ۹۹، ۱۰۰) - بَابُ فِي

التَّسْبِيحِ عِنْدَ النَّوْمِ (التحفة ۱۰۹)

۵۰۶۲- حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہؓ نے نبی ﷺ سے چکی پینے کے باعث ہاتھوں میں تکلیف کا اظہار کیا۔ پھر آپ کے پاس کچھ غلام آئے تو سیدہ فاطمہؓ آپ کے پاس آئیں کہ آپ سے کوئی خادم طلب کریں مگر آپ نہ ملے تو انہوں نے سیدہ عائشہؓ کو بتایا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ سے ذکر کیا (کہ سیدہ فاطمہؓ آئی تھیں) تو نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں میں جا چکے تھے۔ آپ تشریف لائے تو ہم اٹھنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنی اپنی جگہ پر رہو۔“ آپ آئے اور ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو تمہارے لیے اس چیز سے بہتر ہو جس کا تم نے مطالبہ کیا ہے؟ جب تم بستر پر لیٹے لگو تو تینتیس بار ”سبحان اللہ“ تینتیس بار ”الحمد للہ“ اور چونتیس بار ”اللہ اکبر“ پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادم سے کہیں بہتر ہے۔“

۵۰۶۲- حَدَّثَنَا حَنْصُ بْنُ عُمَرَ:

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ الْمَعْنَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، - قَالَ مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا - عَلِيٌّ قَالَ: شَكَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا تَلَقَى فِي يَدَيْهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَى بِسِنِي فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ فَلَمْ تَرَهُ، فَأَخْبَرَتْ بِذَلِكَ عَائِشَةَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، فَأَتَانَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ: «عَلَى مَكَانِكُمَا» فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، فَقَالَ: «أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ».

🌞 نواد و مسائل: ① مندرجہ بالا تسبیحات جہاں فرض نمازوں کے بعد مستحب ہیں وہاں رات کو سوتے وقت پڑھنا بھی مستحب ہیں۔ ② اگر انسان ایمان و یقین اور پابندی کے ساتھ اس پر عمل کرے تو ان کی برکت سے جسمانی تھکن

۵۰۶۲- تخریج: أخرجه البخاري، النفقات، باب عمل المرأة في بيت زوجها، ح: ۵۳۶۱ عن مسدد، ومسلم، الذكر والدعاء، باب التسبيح أول النهار وعند النوم، ح: ۲۷۲۷ من حديث شعبة به، وانظر، ح: ۲۹۸۹.

سونے سے متعلق احکام و مسائل

دور ہونے کے علاوہ ایمان میں اضافہ اور درجات میں بلندی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ خادم کی بابت باز پرس ہوگی۔ ⑤  
مسلمان بیوی اس امر کی پابند ہے کہ شوہر کی خدمت اور گھر کے سب کام سرانجام دے۔ جیسے سیدہ فاطمہؓ ازواج  
نبیؐ اور دیگر صحابیاتؓ کے معمولات سے ثابت ہے۔ اس لیے بعض لوگوں کا یہ دعویٰ کہ بیوی گھریلو امور کی  
پابند نہیں، محض بے اصل بات ہے۔

۵۰۶۳- امیر المؤمنین حضرت علیؓ نے ابن اعبد  
سے کہا: میں تمہیں اپنی اور فاطمہ بنت رسولؐ کی بات  
نہ بتاؤں۔ سیدہ فاطمہؓ آپؐ کو اپنے اہل میں  
سب سے بڑھ کر محبوب تھیں اور وہ میری زوجیت میں  
تھیں۔ چکی چلاتی تھیں حتیٰ کہ ان کے ہاتھوں میں گئے پڑ  
گئے۔ مشکیزے میں پانی بھر کر لاتی تھیں، اس سے سینے پر  
نشان پڑ گئے۔ گھر میں جھاڑ دیتی تھیں اس سے کپڑے  
خراب ہو جاتے تھے۔ ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتیں تو اس  
سے کپڑے گندے ہو جاتے تھے اور اس سے انہیں  
اذیت بھی ہوتی تھی۔ پھر ہم نے سنا کہ نبیؐ کے پاس  
کچھ غلام لائے گئے ہیں۔ تو میں نے کہا: اگر تم اپنے ابا  
کے پاس جاؤ اور ان سے کسی خادم کا کہو جو تمہارے کام کر  
دیا کرے (تو بہتر رہے۔) چنانچہ وہ آپ کے پاس گئیں  
مگر پایا کہ آپ کے پاس کچھ باتیں کرنے والے بیٹھے ہیں  
تو انہیں بات کرنے میں حیا آئی، لہذا وہ واپس لوٹ  
آئیں۔ اگلی صبح آپ ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم  
لحاف اوڑھے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپؐ سیدہ فاطمہؓ  
کے سر کے پاس بیٹھ گئے تو انہوں نے اپنے والد سے حیا  
کے باعث اپنا سر لحاف میں دے لیا۔ آپ نے دریافت

۵۰۶۳- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ  
الْيَشْكِرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
وَعَنْ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثُمَامَةَ  
قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لابنِ أَعْبَدٍ: أَلَا أُحَدِّثُكَ  
عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،  
وَكَانَتْ أَحَبَّ أَهْلِهَا إِلَيْهِ، وَكَانَتْ عِنْدِي،  
فَجَرَّتْ بِالرَّحَى حَتَّى أَتَرْتُ يَدَيْهَا وَاسْتَقَفْتُ  
بِالْفِرْبَةِ حَتَّى أَتَرْتُ فِي نَحْرِهَا، وَفَمَّتْ  
النَّيْتُ حَتَّى اغْبَرَّتْ ثِيَابَهَا، وَأَوْقَدَتِ الْقَدِرَ  
حَتَّى دَكِنَتْ ثِيَابَهَا، فَأَصَابَهَا مِنْ ذَلِكَ ضَرْ،  
فَسَمِعْنَا أَنَّ رَقِيقًا أُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ:  
لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا يَكْفِيكَ، فَأَتَتْهُ  
فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَاثًا فَاسْتَحْيَتْ فَرَجَعَتْ،  
فَعَدَا عَلَيْنَا وَنَحْنُ فِي لِفَاعِنَا، فَجَلَسَ عِنْدَ  
رَأْسِهَا فَأَذْحَلَتْ رَأْسَهَا فِي اللَّفَاعِ حَيَاءً مِنْ  
أَيْبِهَا، فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتِكَ أُمْسٍ إِلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ؟ فَسَكَتَتْ مَرَّتَيْنِ، فَقُلْتُ: وَأَنَا وَاللَّهِ!  
أَحَدْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذِهِ جَرَّتْ عِنْدِي  
بِالرَّحَى حَتَّى أَتَرْتُ فِي يَدَيْهَا، وَاسْتَقَفْتُ



۵۰۶۳- تخریج: [ضعیف] انظر، ح: ۲۹۸۸، وأخرجه عبدالله بن أحمد في زوائد المسند: ۴/ ۱۵۳ من حديث

الجريري به.



سونے سے متعلق احکام و مسائل

فرمایا: ”کل تمہیں آل محمد کے ہاں کیا کام تھا؟“ تو وہ خاموش رہیں۔ آپ نے دوبار پوچھا۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں عرض کیے دیتا ہوں۔ بلاشبہ یہ میرے ہاں (گھر میں) چکی پیستی ہیں حتیٰ کہ ہاتھوں میں گئے پڑ گئے ہیں، منگ اٹھا کر پانی بھر کر لاتی ہیں حتیٰ کہ سینے پر نشان پڑ گئے ہیں، گھر میں جھاڑو دیتی ہیں اور کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں، ہنڈیا کے نیچے آگ جلاتی ہیں حتیٰ کہ کپڑے سیاہ ہو جاتے ہیں، اور ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے پاس غلام یا خادم آئے ہیں تو میں نے ان سے کہا کہ آپ سے کسی خادم کا پوچھیں..... اور (مذکورہ بالا) روایتِ حکم کے ہم معنی ذکر کیا اور وہ زیادہ کامل ہے۔

بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثْرَتْ فِي نَحْرِهَا، وَكَسَحَتْ الْبَيْتَ حَتَّى اغْبَرَّتْ تِيَابُهَا، وَأَوْقَدَتِ الْقِدْرَ حَتَّى دَكِنَتْ تِيَابُهَا، وَبَلَعْنَا أَنَّهُ قَدْ أَتَاكَ رَقِيقٌ أَوْ خَدَمٌ، فَقُلْتُ لَهَا: سَلِيهِ خَادِمًا. فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ الْحَكَمِ وَأَتَمَّ.

۵۰۶۴- سیدنا علیؑ نے نبی ﷺ سے یہ خبر بیان کی۔ اس میں ہے کہ حضرت علیؑ نے کہا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ تسبیحات والاعل) سنا ہے انہیں کبھی نہیں چھوڑا۔ صرف صفین کی رات کو یہ مجھے رات کے آخری پہریاد آئیں تو میں نے انہیں اس وقت پڑھا۔

۵۰۶۴- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، عَنْ شَبَّثِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَبْرِ قَالَ فِيهِ: قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا تَرَكَتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا لَيْلَةَ صِفِّينَ، فَإِنِّي ذَكَرْتُهَا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَقُلْتُهَا.

۵۰۶۵- حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”دو عمل ایسے ہیں اگر کوئی مسلمان

۵۰۶۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ

۵۰۶۴- [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۶۵۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۸۱۶ من حديث يزيد بن عبد الله بن الهادي، وقال البخاري: " لا يعلم لمحمد بن كعب سماع من ثبت "

۵۰۶۵- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب (۲۵)، باب منه [في فضل التسبيح والتحميد والتكبير . . . الخ]، ح: ۳۴۱۰، وابن ماجه، ح: ۹۲۶، والنسائي، ح: ۱۳۴۹ من حديث عطاء بن السائب به، وقال الترمذي: " حسن صحيح "، و صححه ابن حبان، ح: ۵۳۹، ۵۴۰، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴.

بندہ ان کی پابندی کر لے تو جنت میں داخل ہوگا اور وہ بہت آسان ہیں مگر ان پر عمل کرنے والے بہت کم ہیں۔ (ایک یہ ہے کہ) ہر نماز کے بعد دس بار ”سبحان اللہ“ دس بار ”الحمد للہ“ اور دس بار ”اللہ اکبر“ کہے تو زبان کی ادائیگی کے اعتبار سے ایک سو پچاس بار ہے (مجموعی طور پر پانچوں نمازوں کے بعد) اور ترازو میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے اور جب سونے لگے تو چونتیس بار ”اللہ اکبر“ تینتیس بار ”الحمد للہ“ اور تینتیس بار ”سبحان اللہ“ کہے۔ زبانی طور پر تو یہ ایک سو بار ہے مگر میزان میں یہ تسبیحات ایک ہزار ہوں گی۔“ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا“ آپ انہیں اپنے ہاتھ سے شمار کرتے تھے۔ صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہے کہ یہ عمل آسان ہے مگر کرنے والے تھوڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”سو تے وقت میں کسی کے پاس شیطان آجاتا ہے اور پہلے اس سے کہ وہ یہ تسبیحات پوری کر لے وہ اسے سلا دیتا ہے اور (اسی طرح) نماز میں شیطان آجاتا ہے اور اسے کوئی کام یاد دلا دیتا ہے تو وہ انہیں پڑھے بغیر ہی اٹھ جاتا ہے۔“

أَيُّهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَصَلَتَانِ أَوْ خَلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُ عَشْرًا، فَذَلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ وَخَمْسُونَ مِائَةً فِي الْمِيزَانِ، وَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ، وَيَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، فَذَلِكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَالْفُؤَادِ فِي الْمِيزَانِ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ هُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ؟ قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي مَنَامِهِ» - يَعْنِي الشَّيْطَانَ، - «فَيَسْتَوْمُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهُ، وَيَأْتِيهِ فِي صَلَاتِهِ فَيَذْكُرُهُ حَاجَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَهَا».



فائدہ: ہر نیکی اور خیر اللہ عزوجل کی طرف منسوب ہوتی ہے اور انسان اس پر اس کی توفیق ہی سے عمل پیرا ہو سکتا ہے اور ہر برائی اور شر میں شیطان کا عمل دخل ہوتا ہے اور نیکی سے محروم رہ جانا بہت بڑا عیب اور وبال ہے۔ اس لیے دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکی کی توفیق عنایت فرماتا رہے مثلاً یہ دعا کرے: رَبِّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

۵۰۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: ۵۰۶۶- ام الحکم کے صاحبزادے یا ضباعہ بنت زبیر سے روایت ہے (ام الحکم اور ضباعہ دونوں زبیر بن

عبدالطلب کی بیٹیاں ہیں) کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو میں میری بہن اور نبی ﷺ کی بیٹی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ہم نے انہیں اپنی وہ مشکلات پیش کیں جن سے ہم دوچار ہوتی تھیں اور ہم نے عرض کیا کہ ان قیدیوں میں سے کوئی خادم ہمیں بھی دیے جانے کا حکم ارشاد فرمائیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”بدر کے بتیم تم سے پہلے لے چکے ہیں۔ پھر تسبیح والا قصہ ذکر کیا اور اس روایت میں ہر نماز کے بعد کا بیان ہے سوتے وقت کا ذکر نہیں ہے۔“

ابن عُبَيْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ حَسَنِ الصَّمْرِيِّ؛ أَنَّ ابْنَ أُمَّ الْحَكَمِ، أَوْ ضَبَاعَةَ بِنْتَ الرَّبِيعِ - حَدَّثَتْهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا - أَنَّهَا قَالَتْ: أَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبِيًّا، فَذَهَبَتْ أَنَا وَأَخْتِي وَفَاطِمَةُ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَشَكُونَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيهِ، وَسَأَلْنَاهُ أَنْ يَأْمُرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِنَ السَّبِيِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ»، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ التَّنْسِيحِ، قَالَ: عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ، لَمْ يَذْكُرِ النَّوْمَ.

🌞 فائدہ: یہ حدیث پیچھے ”کتاب الخراج“ میں گزر چکی ہے۔ دیکھیے حدیث: ۲۹۸۷۔ نوآمد وہاں ملاحظہ ہوں۔

باب: ۱۰۱/۱۰۰- صبح کے وقت کی دعائیں

(المعجم ۱۰۰، ۱۰۱) - باب مَا يَقُولُ

إِذَا أَصْبَحَ (التحفة ۱۱۰)

۵۰۶۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی کلمات ارشاد فرمائیں جو میں صبح اور شام کے وقت پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو: [اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شَرِّكَه] [اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے

۵۰۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصَّدِيقَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مُرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ. قَالَ: «قُلْ: اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ مَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

۵۰۶۷- تخريج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه: [اللهم عالم الغيب والشهادة فاطر السموات والأرض...]. ح: ۳۳۹۲ من حديث يعلى بن عطاء به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۴۹، والحاكم: ۵۱۳/۱، ووافقه الذهبي.

صبح و شام کی دعائیں

والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! ہر شے کے پالنے والے اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے نفس کی شرارت، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔“ یہ دعا صبح، شام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔“

نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهِ، قَالَ: «قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ».



فوائد و مسائل: ① مستحب ہے کہ انسان صبح، شام اور رات کو سوتے وقت یہ مبارک دعا پڑھا کرے۔ ② سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا عظیم انسان بھی اس بات کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر جیسے عام عمل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی وحی سے علم حاصل کرے۔ کجا یہ کہ بعض لوگوں نے اپنی من مرضی سے حمد و ثنا اور درود و سلام کے لمبے چوڑے وظیفے اور صحیفے ایجاد کیے اور اتباع رسول کی فضیلت اور اجر سے محروم رہے اور اپنے حلقہ بگوشوں کو بھی محروم رکھا۔ علاوہ ازیں عقیدے اور عمل کا فساد اس سے بڑھ کر ہے۔ بہر حال صاحب ایمان کو اپنے ہر عمل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت لینے کا شائق رہنا چاہیے۔ ③ انسان علم و فضل میں جس قدر اونچے مرتبے پر ہوا ہے اپنے نفس کی شرارت اور شیطان کے دوسوسوں سے محفوظ رہنے کے لیے اسی قدر زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ اللہ کی عنایت کے سوا کہیں ممکن نہیں۔ ④ اس دعا کا آخری لفظ ”شَرِّكَهِ“ کی ایک روایت ”شَرِّكَهِ“ بھی ہے یعنی ”شین“ اور ”را“ دونوں پر فتح زبر) تو معنی ہوں گے: ”میں شیطان کے جال اور پھندے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“



۵۰۶۸- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

۵۰۶۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح ہوتی تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُورُ [اے اللہ! ہم نے تیرے (فضل کے) ساتھ صبح کی اور تیرے (فضل کے) ساتھ شام کرتے ہیں۔ تیرے ہی فضل سے زندہ اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“ اور شام کے وقت یہ کلمات یوں کہتے: اَللّٰهُمَّ! بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُورُ [اے اللہ! ہم نے تیرے ہی (فضل کے) ساتھ شام کی اور

حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: «اللَّهُمَّ! بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُورُ»، وَإِذَا أَمْسَى قَالَ: «اللَّهُمَّ! بِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ».

۵۰۶۸- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى،

ح: ۳۳۹۱ من حديث سهيل بن أبي صالح به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۴، ۲۳۵۵.

صبح وشام کی دعائیں  
تیرے ہی فضل سے زندہ اور تیرے ہی نام پر مرتے ہیں  
اور تیری ہی طرف اٹھنا ہے۔“

۵۰۶۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح یا شام کے وقت درج ذیل دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا چوتھائی حصہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔ اور جو شخص اسے دو بار پڑھے اللہ اس کا آدھا حصہ آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص اسے تین بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی آگ سے آزاد کر دے گا۔ اور جو شخص چار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے (کامل طور پر) آگ سے آزاد فرمادے گا۔“ (دعا کے کلمات یہ ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.]

تیرا عرش اٹھانے والے اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“

۵۰۶۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْعَازِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ مَكْحُولِ الدَّمَشْقِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ يُمَسِّي: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ، وَأَشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، أَعْتَقَ اللَّهُ رُبْعَهُ مِنَ النَّارِ، فَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَعْتَقَ اللَّهُ نِصْفَهُ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أَعْتَقَ ثَلَاثَةَ أَرْبَاعِهِ، فَإِنْ قَالَهَا أَرْبَعًا أَعْتَقَهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ.»

۵۰۷۰- حضرت عبداللہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح یا شام کے وقت یہ دعا پڑھے اور پھر اپنے اس دن یا رات

۵۰۷۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

۵۰۶۹- تخريج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۷۴، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷۳۸ من حديث أحمد بن صالح به، وسنده ضعيف، وله شاهد حسن يأتي، ح: ۵۰۷۸.

۵۰۷۰- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۸۷۲ من حديث الوليد بن ثعلبة به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۳، والحاكم: ۱/ ۵۱۴، ۵۱۵، ووافقه الذهبي.

صبح و شام کی دعائیں

میں فوت ہو جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔“ (الفاظ یہ ہیں): «اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ، وَ أَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ» [اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد اور وعدے پر جہاں تک میری ہمت ہے قائم ہوں۔ میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری نعمتیں جو مجھ پر ہیں مجھے ان کا اقرار ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے۔ پس مجھے بخش دے۔ بے شک تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخشا۔“

«مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ أَوْ حِينَ يُمَسِي: اللَّهُمَّ! أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي، فَاعْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

☀️ فائدہ: اس مبارک دعا کو ”سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کی طرف سے اللہ رب العالمین کے کمال عظمت و جلال کے اقرار کے ساتھ اپنی انتہائی عاجزی اور بندگی کا اظہار ہے۔

۵۰۷۱- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: «أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ.....» جریر کی روایت میں اضافہ ہے لیکن زہید نے کہا کہ امراہیم بن سوید کہا کرتے تھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَ لَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ

۵۰۷۱- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حَ: وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ إِذَا أَمْسَى: «أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ». زَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَ أَمَّا رَبِّيذٌ كَانَ يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ



صبح وشام کی دعائیں

شَرِّمَا بَعْدَهَا رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ، أَوِ الْكُفْرِ، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ، اور جب صبح ہوتی تو بھی اسی طرح کہا کرتے تھے [أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ.....]

ابن سُوَيْدٍ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا. رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ أَوِ الْكُفْرِ. رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ». وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا: «أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ...».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس روایت کو شعبہ نے بواسطہ سلمہ بن کہیل، ابراہیم بن سوید سے روایت کیا تو اس میں [مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ] کہا ہے اور [سُوءِ الْكُفْرِ] کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: «مِنْ سُوءِ الْكِبَرِ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «سُوءَ الْكُفْرِ».

**فوائد و مسائل:** ① دعا کے الفاظ مرتب طور پر درج ذیل ہیں: [أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوءِ الْكِبَرِ، أَوِ الْكُفْرِ، رَبِّ! أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ] اور صبح کے وقت دو جملے یوں بدلنے ہوں گے: [أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ.....] اور آگے..... رَبِّ! أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ خَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّمَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهُ] ② الْكِبَرِ..... ”با“ بزم کے ساتھ ہوتو بمعنی ”غرور“ ہے۔ اور اگر ”با“ پر زبر پڑھی جائے تو معنی میں: ”بڑھاپا۔“ ③ دعا کا ترجمہ: ”ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔ اے میرے رب! میں تجھ سے اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس خیر کا بھی جو اس کے بعد ہے اور اس شر سے پناہ چاہتا ہوں جو اس رات میں ہے اور اس شر سے بھی جو اس کے بعد ہے۔ اے میرے رب! میں سستی، غرور (یا بڑھاپے) یا کفر کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے میرے رب! میں دوزخ اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

۵۰۷۲- جناب ابوسلام (مطور الحبشی) محص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی نبی ﷺ کا خادم رہا ہے۔ تو ابوسلام اس کی طرف اٹھ کر گئے اور کہا: مجھے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور وہ صرف آپ کو بتائی ہو عام لوگوں سے نہ کہی ہو۔ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جو شخص صبح یا شام کو یہ پڑھ لیا کرے: [رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا] ”ہم اس بات پر راضی ہیں کہ اللہ ہمارا رب اسلام ہمارا دین اور محمد ہمارے رسول ہیں۔“ تو اللہ پر یہ حق ہوگا کہ وہ اسے راضی کر دے۔“

۵۰۷۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ؛ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمَاصٍ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوا: هَذَا خَدَمَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلُهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرَّجَالُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ يُرَضِيَهُ».

🌞 فائدہ: اس حدیث میں مذکور دعا سنن ابوداؤد کتاب الوتر حدیث: ۱۵۲۹ میں بھی گزر چکی ہے۔ تفصیل کے لیے

ملاحظہ ہو۔

۵۰۷۳- جناب عبداللہ بن غنم البیاضی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے صبح کے وقت یہ کہہ لیا: [اللَّهُمَّ! مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَكَ وَ حُدَّكَ لِأَشْرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الشُّكْرُ] ”اے اللہ! مجھے جو بھی نعمت حاصل ہے وہ تیرے اکیلے ہی کی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ پس تیری ہی حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔“ تو اس

۵۰۷۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَ إِسْمَاعِيلُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْسَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَنَمِ الْبِيَّاضِيِّ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ! مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ

۵۰۷۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴/۳۳۷، والنسائي في الكبرى، ح: ۹۸۳۲، وعمل اليوم والليلة، ح: ۴ من حديث شعبة به، وصححه الحاكم: ۱/۵۱۸، ووافقه الذهبي \* سابق بن ناجية حسن الحديث، تقدم، ح: ۳۶۵۳.

۵۰۷۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۳۵، وعمل اليوم والليلة، ح: ۷ من حديث سليمان بن بلال به، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۶۱ \* عبدالله بن عبسة لم يوثقه غير ابن حبان.



صبح و شام کی دعائیں

نے اپنے اس دن کا شکر ادا کر لیا اور جس نے شام کے وقت اسی طرح کہہ لیا، تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر لیا۔“

فَمِنْكَ وَحَدِّكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ أَدَى شُكْرَ يَوْمِهِ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حِينَ يُمْسِي فَقَدْ أَدَى شُكْرَ لَيْلَتِهِ».

۵۰۷۴- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو اور صبح کے وقت یہ دعائیں نہ چھوڑا کرتے تھے (ہمیشہ پڑھا کرتے تھے): «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي.....» عثمان (بن ابی شیبہ) کے الفاظ ہیں: «عَوْرَاتِي» وَأَمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» [اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔ یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

۵۰۷۴- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ: حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالًا: حَدَّثَنَا عَبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هُوَ لِإِذِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي. اللَّهُمَّ! اسْتُرْ عَوْرَتِي». - وَقَالَ عُثْمَانُ: «عَوْرَاتِي وَأَمِنْ رَوْعَاتِي اللَّهُمَّ! احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قَوْفِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي».

۵۰۷۴- [تخریج: [سناده صحیح] أخرجه النسائي، الاستعاذة، باب الاستعاذة من الخسف، ح: ۵۵۳۱ من حديث عبادة بن مسلم به، مختصراً، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۵۶، والحاكم ۱/۵۱۷، ۵۱۸، ووافقه الذهبي.

صبح و شام کی دعائیں

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، جناب وکیع نے کہا کہ  
[أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي] سے مراد ہے: ”زمین میں دھنسا  
دیا جاؤں۔“ (اس سے پناہ چاہتا ہوں۔)

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ وَكَيْعٌ: يَعْنِي الْحَسْفَ.

۵۰۷۵- عبد الحمید مولیٰ بنو ہاشم سے روایت ہے کہ  
اس کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کی خدمت کیا  
کرتی تھی۔ اس صاحبزادی نے اسے بیان کیا کہ نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم اسے سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ”جب تم صبح  
کرو تو یہ کہا کرو: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ  
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ  
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا» [اللہ پاک ہے اپنی حمدوں کے  
ساتھ۔ سبکی اور خیر اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔  
جو اللہ چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔  
مجھے یقین ہے کہ اللہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے اور  
اس کا علم ہر شے کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے ہے۔“  
بلاشبہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے لے تو شام تک  
اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے شام کو یہ پڑھ  
لیے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔“

۵۰۷۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو؛  
أَنَّ سَالِمَةَ الْفَرَّاءَ حَدَّثَتْهُ، أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ  
مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ؛ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ  
وَكَانَتْ تَحْلِمُ بَعْضَ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ؛ أَنَّ  
بِنْتَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ  
يُعَلِّمُهَا فَيَقُولُ: «قُولِي حِينَ تُصْبِحِينَ:  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، مَا  
شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، أَعْلَمُ  
أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ  
أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا، فَإِنَّهُ مَنْ قَالَهُنَّ  
حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ  
حِينَ يُمْسِي حُفِظَ حَتَّى يُصْبِحَ».



۵۰۷۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت (سورۃ  
الروم کی درج ذیل آیات) پڑھ لے وہ اپنے اس دن کی

۵۰۷۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

الْهُمْدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا  
الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ:

۵۰۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۴۰، وعمل اليوم والليلة، ح: ۱۲۱ من  
حديث عبدالله بن وهب به \* عبد الحميد مولى بني هاشم لم يوثقه غير ابن حبان.

۵۰۷۶- تخریج: [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۲/۲۳۹، ح: ۱۲۹۹۱ من حديث الليث بن  
سعد به \* سعيد بن بشير مجهول (تقریب)، وشيخه ضعيف، وقد اتهمه ابن عدي وابن حبان (أيضًا)، وعبد الرحمن  
ابن البيهقي ضعيف (أيضًا)، والحديث ضعفه البخاري وغيره.

فوت شدہ نیکیاں حاصل کر لے گا اور جس نے انہیں شام کے وقت پڑھ لیا وہ اپنی اس رات کی فوت شدہ نیکیاں حاصل کر لے گا۔“ (وہ آیات یہ ہیں:) ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِينَ تُظْهِرُونَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ چنانچہ تم اللہ کی تسبیح (پاکی بیان) کرو جب تم شام کرو اور جب صبح کرو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور (تسبیح کرو) پچھلے پہر اور جب تم دوپہر کرو۔ وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے اور زمین کو (بھی) اس کے مردہ (خجر) ہو جانے کے بعد زندہ (شاداب) کر دیتا ہے اور ایسے ہی تمہیں بھی نکالا جائے گا۔“ ربیع بن سلیمان کی روایت میں [أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ] کی بجائے [عَنِ اللَّيْثِ] کے الفاظ ہیں۔

أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ النَّجَّارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَيْلَمَانِيِّ - قَالَ الرَّبِيعُ: ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ - عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَ حِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَ حِينَ تُظْهِرُونَ﴾ إِلَى ﴿وَكَذَلِكَ تُخْرَجُونَ﴾ [الروم: ۱۷-۱۹]، أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ، وَمَنْ قَالَهُنَّ حِينَ يُمَسِّي أَدْرَكَ مَا فَاتَهُ فِي لَيْلَتِهِ» قَالَ الرَّبِيعُ: عَنِ اللَّيْثِ .

۵۰۷۷- ابن ابوعائش سے روایت ہے جبکہ حماد کی روایت میں ہے کہ ابوعیاش رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ کہہ لے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ ایک اکیلے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی سا جہی نہیں، ملک اسی کا ہے، تعریف اسی کی ہے اور وہ ہر

۵۰۷۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ وَوَهَيْبٌ نَحْوَهُ عَنْ سَهِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَائِشٍ وَقَالَ حَمَادٌ: عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَ لَهُ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ

۵۰۷۷- تخریج: [صحیح] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب ما يدعو به الرجل إذا أصبح وإذا أمسى، ح: ۳۸۶۷ من حدیث حماد بن سلمة به.

صبح و شام کی دعائیں

شے پر خوب قادر ہے۔“ تو اسے اولاد اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اس سے دس غلطیاں مٹائی جائیں گی اس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اور شام تک کے لیے شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو صبح تک کے لیے یہی کچھ ہے۔“

حماد کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ سے اس اس طرح روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”ابو عیاش نے سچ کہا ہے۔“

امام ابوداؤد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت کو اسماعیل بن جعفر، موسیٰ زعمی اور عبداللہ بن جعفر نے بواسطہ سہیل اس کے والد سے اور اس نے ابن عیاش سے روایت کیا۔

۵۰۷۸- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت یہ کہے [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ] ”اے اللہ! میں نے صبح کی تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے حاملین عرش، دوسرے فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے ایک اکیلے کے سوا کوئی

وُلِدَ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَ فِي حِرْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ“

قَالَ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ: فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذَا وَكَذَا. قَالَ: «صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَمُوسَى الزَّمْعِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ سُهَيْلٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ [عِيَّاشٍ].

۵۰۷۸- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ! إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَإِنْ قَالَهَا



۵۰۷۸- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [دعاء: "اللهم أصبحن أو أمسينا نشهدك وتشهد حملة عرشك..."] ح: ۳۰۰۱ من حديث بقیة به، وصرح بالسماع المسلسل، (عمل اليوم والليلة، ح: ۹)، وله شاهد تقدم، ح: ۵۰۶۹، ونقل المنذري، وابن تیمیة عن الترمذي، قال فيه: "حسن".

صبح و شام کی دعائیں

عبادت کے لائق نہیں تیرا کوئی ساجھی نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔“ تو وہ اس دن میں جو گناہ بھی کرے گا اللہ اسے معاف کر دے گا۔ اور اگر شام کو یہ کہہ لے تو اس رات میں جو گناہ اس سے ہوں معاف کر دیے جائیں گے۔“

۵۰۷۹- مسلم بن حارث تمیمی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے اسے رازداری کے انداز میں فرمایا: ”جب تم نماز مغرب سے سلام پھیرو تو سات بار [اللَّهُمَّ! اجْرِنِي مِنَ النَّارِ] کہہ لیا کرو۔“ اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ۔“ اگر تم یہ کہہ لو اور اسی رات مر جاؤ تو تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ لکھ دیا جائے گا اور جب صبح کی نماز پڑھ چکو تو اسی طرح کہہ لیا کرو اگر تم اس دن میں مر گئے تو تمہارے لیے جہنم سے بچاؤ لکھ دیا جائے گا۔“

۵۰۷۹- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو النَّضْرِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْفَلَسْطِينِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمٍ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهِ فَقَالَ: «إِذَا أَنْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ: اللَّهُمَّ اجْرِنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ ثُمَّ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ كُنِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا، وَإِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ كَذَلِكَ؛ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ فِي يَوْمِكَ كُنِبَ لَكَ جِوَارٌ مِنْهَا».

ابو سعید نے حارث سے روایت کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے ہمیں (بالخصوص) رازدارانہ انداز میں فرمایا تھا تو ہم (بھی یہ) اپنے بھائیوں کو بالخصوص بتاتے ہیں۔

أَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ أَسْرَهَا إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. نَحْنُ نَحْصُ إِخْوَانَنَا بِهَا.

۵۰۸۰- عبد الرحمن بن حسان کنانی نے روایت کیا

۵۰۸۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ

۵۰۷۹- تخريج: [حسن] أخرجه أحمد: ۲۳۴/۴، والنسائي في عمل اليوم والليلة، ح: ۱۱۱، وفي الكبرى، ح: ۹۹۳۵ من حديث أبي سعيد الفلستيني به، و صححه ابن حبان، ح: ۲۳۴۶ \* الحارث بن مسلم ذكره بعضهم في الصحابة، و وثقه ابن حبان وغيره، فهو حسن الحديث، وانظر الحديث الآتي.

۵۰۸۰- تخريج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه النسائي في الكبرى (عمل اليوم والليلة، ح: ۱۱۱) عن عمرو بن عثمان به، انظر الحديث السابق.

کہ مجھے مسلم بن حارث بن مسلم تمہی نے اپنے والد سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا..... اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کیا۔ اور [جَوَارٌ مِنْهَا] تک روایت کی۔ مگر اس میں ہے کہ یہ کلمہ [اللَّهُمَّ! آجِرْنِي مِنَ النَّارِ] (سلام کے بعد) کسی سے بات کرنے سے پہلے کہے۔“

علی بن سہل نے کہا کہ مسلم بن حارث کے والد نے اپنے بیٹے کو یہ حدیث بیان کی، جبکہ علی بن سہل اور محمد بن مصعبی نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک مہم میں روانہ کیا۔ جب ہم لڑائی کے مقام پر پہنچ گئے تو میں نے اپنے گھوڑے کو تیز دوڑایا اور اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا تو مجھے دشمن قبیلے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے ان سے کہا: [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] کہہ لو بیچ جاؤ گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے یہ کلمہ کہہ دیا۔ تو میرے ساتھیوں نے مجھے ملامت کی اور کہنے لگے کہ تم نے ہمیں غنیمت سے محروم کر دیا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے اور ساتھیوں نے وہ (واقعہ) بیان کیا کہ جو کچھ میں نے کیا تھا تو آپ نے مجھے بلوایا اور میرے عمل کی تحسین فرمائی اور فرمایا: ”اللہ نے تیرے لیے ان میں سے ہر ہر بندے کی وجہ سے اتنا اتنا ثواب لکھا ہے.....“ عبدالرحمن (بن حسان) نے کہا کہ مجھے اس ثواب کی تفصیل بھول گئی ہے..... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”آگاہ رہو! بیشک میں اپنے بعد تمہارے لیے

الْحَمِصِيُّ وَمُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى الْحَمِصِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَانَ الْكِنَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ إِلَيَّ قَوْلِهِ: «جَوَارٌ مِنْهَا»، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهَا: «قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ أَحَدًا».

قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ فِيهِ: إِنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، وَقَالَ عَلِيُّ وَابْنُ الْمُصَفَّى، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ، فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمُغَارَ اسْتَحْتَشْتُ فَرَسِي فَسَبَقْتُ أَصْحَابِي، وَتَلَّقَانِي الْحَيُّ بِالرَّيْنِ، فَقُلْتُ لَهُمْ: قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُحَرَّرُوا، فَقَالُوا، فَلَا مَنِي أَصْحَابِي فَقَالُوا: أَحْرَمَتْنَا الْعَنِيمَةَ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ، فَدَعَانِي فَحَسَنَ لِي مَا صَنَعْتُ وَقَالَ: «أَمَا إِنَّ اللَّهَ قَدْ كَتَبَ لَكَ مِنْ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ كَذَا وَكَذَا». - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَأَنَا نَسِيتُ الثَّوَابَ، - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَمَا إِنِّي سَأَكْتُبُ لَكَ بِالْوَصَاةِ بَعْدِي». قَالَ: فَفَعَلْتُ وَحَتَمَ عَلَيْهِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ لِي، ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُمْ. وَقَالَ ابْنُ الْمُصَفَّى: قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ

صبح و شام کی دعائیں

وصیت لکھ دیتا ہوں۔“ چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا اور اس تحریر میں مہر لگا کر میرے حوالے کر دی اور مجھ سے فرمایا..... پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی ذکر کیا۔ ابن مصطفیٰ نے کہا: میں نے حارث بن مسلم بن حارث تمیمی سے سنا وہ اپنے والد سے حدیث بیان کرتے تھے۔

يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ .

۵۰۸۱- حضرت ابو رداء رضي الله عنه سے روایت ہے انہوں

نے فرمایا کہ جس نے صبح اور شام کے وقت سات بار یہ کہہ لیا: [حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ] اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں میں اس کی کفایت فرمائے گا خواہ اس نے سچے دل سے یہ کلمہ کہا ہو یا جھوٹے دل سے۔

۵۰۸۱- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ مُسْلِمٍ الدَّمَشْقِيُّ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمُسْلِمِينَ، مِنْ الْمُتَعَبِّدِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ سَعْدٍ - قَالَ يَزِيدُ: شَيْخٌ ثِقَةٌ - عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى: حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، كَفَاهُ اللَّهُ مَا أَهَمَّهُ، صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا .

۵۰۸۲- جناب معاذ بن عبد اللہ بن ضحیب اپنے والد

سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم ایک بارش والی اور سخت اندھیری رات میں نکلے جب کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈ رہے تھے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں۔ چنانچہ ہم نے آپ کو پایا تو آپ نے فرمایا: ”کہو۔“ تو میں کچھ نہ بولا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”کہو“ تو

۵۰۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى

قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْكٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذُبَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدِ الْبُرَّادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ لَنَا فَأَدْرَكْنَاهُ

۵۰۸۱- [تخریج: [اسنادہ حسن] .

۵۰۸۲- [تخریج: [اسنادہ حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب [الدعاء عند النوم]، ح: ۳۵۷۵ من حديث ابن أبي فديك به، وقال: "حسن صحيح غريب"، ورواه النسائي، ح: ۵۴۳۰ \* أبو أسيد هو أسيد بن أبي أسيد.

صبح و شام کی دعائیں

بھی میں کچھ نہ بولا۔ آپ نے پھر فرمایا: ”کہو۔“ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا: کہو: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ اور مَعُوذَتَيْنِ، یعنی ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ صبح اور شام تین تین بار یہ کہہ لو تو ہر چیز سے تمہاری کفایت ہو جائے گی۔“

فَقَالَ: «قُلْ»، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ»، «قُلْ»، فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: «قُلْ»، فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: «قُلْ، هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُوذَتَيْنِ، حِينَ تُمَسِّي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ».

۵۰۸۳- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں کوئی کلمہ ارشاد فرمائیں جو ہم صبح، شام اور سوتے وقت پڑھا کریں۔ تو آپ نے فرمایا: کہا کرو: ﴿اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرِّكَهَ، وَ أَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا أَوْ نَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ﴾ ”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے غیب اور حاضر کے جاننے والے! تو ہی ہر چیز کا مالک ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور شیطان مردود کے شر اور شرک سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور اس بات سے بھی کہ ہم اپنی جانوں پر کسی برائی کا ارتکاب کریں یا کسی مسلمان کے لیے کوئی برائی کریں۔“

۵۰۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَرَأَيْتُهُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمُضٌ عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَدَّثْنَا بِكَلِمَةٍ نَقُولُهَا إِذَا أَصْبَحْنَا وَأَمْسَيْنَا وَاضْطَجَعْنَا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَقُولُوا: «اللَّهُمَّ! فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، فَإِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرِّكَهَ، وَأَنْ نَقْتَرِفَ سُوءًا عَلَى أَنْفُسِنَا، أَوْ نَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ».

۵۰۸۳- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۲/ ۴۴۶، ح: ۱۶۷۲ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به \* شريح بن عبيد عن أبي مالك مرسل كما تقدم، ح: ۴۲۵۳، قاله أبو حاتم (جامع التحصيل، ص: ۱۹۵).



صبح و شام کی دعائیں

۵۰۸۴- امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے اسی اسناد سے روایت کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی صبح کرے تو چاہیے کہ کہا کرے: [أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَ نَصْرَهُ وَ نُورَهُ وَ بَرَكَتَهُ وَ هُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ] ” ہم نے صبح کی اور اللہ رب العالمین کے ملک نے بھی صبح کی۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیر کامیابی مدد، نور، برکت اور ہدایت کا سوال کرتا ہوں اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد ہے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“ اور جب شام ہو تو اسی طرح کہہ لیا کرے۔“

807

۵۰۸۵- جناب شریح ہوزنی کہتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: تحقیق تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے جس کے متعلق تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ جب رات کو اٹھتے تھے تو دس بار [اللَّهُ أَكْبَرُ] دس بار [الْحَمْدُ لِلَّهِ] دس بار [سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ] دس بار [سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ] دس بار [أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ] دس بار [لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ] پھر دس بار کہتے [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَ ضَيْقِ

۵۰۸۴- قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَهُ وَ نَصْرَهُ وَ نُورَهُ وَ بَرَكَتَهُ وَ هُدَاهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ إِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذَلِكَ».

۵۰۸۵- حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَمْرِ بْنِ جُعْثَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَاذِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيْقُ الْهَوَزَنِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْتَدِئُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَتْ: لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَ حَمِدَ عَشْرًا، وَقَالَ: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ» عَشْرًا، وَقَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» عَشْرًا، وَاسْتَعْفَرَ

۵۰۸۴- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق، وأخرجه الطبراني في مسند الشاميين: ۴۴۷/۲، ح: ۱۶۷۵ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به.

۵۰۸۵- تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۰۷، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۸۷۱ من حديث بقية به، وسنده ضعيف جدًا، وله شاهد حسن عند النسائي في المجتبى، ح: ۱۶۱۸ وغيره.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ] "اے اللہ! میں دنیا اور روز قیامت کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔" پھر نماز شروع فرماتے۔

عَشْرًا، وَهَلَّلَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ»، عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ.

۵۰۸۶- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحر ہوتی تو فرمایا کرتے [سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ نِعْمَتِهِ وَ حُسْنِ بَلَايِهِ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ! صَاحِبِنَا فَأَفْضَلُ عَلَيْنَا، عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ] "ستارے سننے والا حمد ہے اللہ کی اور کیا خوب نعمتیں اور احسان ہیں اس کے ہم پر۔ اے اللہ! ہمارا ساتھی بن اور ہم پر اپنا فضل فرما۔ اس حال میں کہ ہم جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔"

۵۰۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَسْحَرَ يَقُولُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَ نِعْمَتِهِ وَ حُسْنِ بَلَايِهِ عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ! صَاحِبِنَا فَأَفْضَلُ عَلَيْنَا، عَائِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ».

۵۰۸۷- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی: [اللَّهُمَّ! مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشَيْتُنكَ بَيْنَ يَدَيِ ذَلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتُ سَكَانٌ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَ تَجَاوَزْ لِي عَنْهُ، اللَّهُمَّ! فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي، وَ مَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي] "اے اللہ! میں نے جو کوئی قسم اٹھائی ہو یا کوئی بات کہی ہو یا کوئی نذرمانی ہو تو تیری مشیت اور ارادہ اس سب کچھ کے آگے ہے۔ جو تو چاہتا ہے ہو جاتا ہے اور جو تو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ سے ان امور میں درگزر فرما۔ اے

۵۰۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يَقُولُ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: اللَّهُمَّ! مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشَيْتُنكَ بَيْنَ يَدَيِ ذَلِكَ كُلِّهِ: مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ. اللَّهُمَّ! اغْفِرْ لِي وَ تَجَاوَزْ لِي عَنْهُ، اللَّهُمَّ! فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِي، وَ مَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِي، كَانَ فِي اسْتِثْنَاءِ يَوْمِهِ ذَلِكَ أَوْ قَالَ: ذَلِكَ الْيَوْمَ.



۵۰۸۶- تخریج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب: في الأدعية، ح: ۲۷۱۸ من حديث ابن وهب به.  
 ۵۰۸۷- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه البيهقي في الأسماء والصفات، ص: ۲۱۰، وفي نسخة، ص: ۱۶۴ من حديث أبي داود به، \* القاسم بن محمد في سماعه من أبي ذر نظر.

صبح و شام کی دعائیں

اللہ! جس پر تو نے اپنی صلاۃ (رحمت) نازل کی ہے تو میری طرف سے بھی اس کے لیے صلاۃ (رحمت) ہو۔ اور جس پر تو نے لعنت کی ہے میری طرف سے بھی اس کو پھینکا رہو۔“ یہ کلمات پڑھنے والا اس دن کی غلطیوں سے مستثنیٰ ہوگا۔ (محفوظ رہے گا۔)

۵۰۸۸- سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھی، اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ] ”اللہ کے نام سے..... وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔“ اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔“

راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فالج کیونکر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا مجھے دیکھتے کیا ہوا؟ اللہ کی قسم! میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔

۵۰۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَوْدُودٍ عَمَّنْ سَمِعَ أَبَانَ بْنَ عُمَانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ عَفَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّعَ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُضْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُضْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ».

قال: فأصابَ أبانَ بنَ عُثمانَ الفالجُ، فجعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي سَمِعَ مِنْهُ الْحَدِيثَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ تَنْظُرُ إِلَيَّ قَوْلَ اللَّهِ! مَا كَذَبْتُ عَلَى عُثْمَانَ وَلَا كَذَبَ عُثْمَانُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنَّ التَّيَوْمَ الَّذِي أَصَابَنِي فِيهِ مَا أَصَابَنِي، غَضِبْتُ فَنَسِيتُ أَنْ أَقُولَهَا.

۵۰۸۸- تخریج: [صحیح] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أملى، ح: ۳۳۸۸ من حديث أبان بن عثمان به، وقال: "حسن غريب صحيح"، وصححه الحاكم: ۵۱۴/۱، ووافقه الذهبي، وانظر الحديث الآتي.

☀️ فائدہ: بلاشبہ صاحب ایمان کے لیے ہر قسم کی ظاہری اور باطنی ناگہانی آفتوں سے بچاؤ کا یہ انتہائی آسان وظیفہ ہے۔ شرط یہ ہے کہ ایمان و یقین کے ساتھ ساتھ پابندی بھی ہو۔

۵۰۸۹- محمد بن کعب نے ابان بن عثمان سے انہوں

نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا مگر فالج والا قصہ ذکر نہیں کیا۔

۵۰۸۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ

الْأَنْطَاكِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْفَالَجِ.

۵۰۹۰- جناب عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے روایت

ہے انہوں نے اپنے والد سے کہا: ابا جان میں آپ کو سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہیں: [اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] "اے اللہ! مجھے میرے بدن میں آرام دے۔ اے اللہ! میرے کانوں کو سلامت رکھ! یا اللہ! میری نظر کو درست رکھ۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" آپ یہ دعا صبح کو تین بار پڑھتے ہیں اور شام ہوتی ہے تو تین بار پڑھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا کرتے سنا ہے۔ تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت پر عمل کروں۔

۵۰۹۰- حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ

الْعَظِيمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِيهِ: يَا أَبَتِ! إِنِّي أَسْمَعُكَ تَدْعُو كُلَّ غَدَاةٍ: اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ! عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثًا حِينَ تُمَسِي فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِنَّ، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ.

(دوسرے راوی) عباس (بن عبدالعظیم) نے اپنی

روایت میں کہا اور آپ یہ دعا بھی پڑھتے ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،

قال عباس فيهِ: وتقول اللهم! إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ،

۵۰۸۹- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث السابق.  
 ۵۰۹۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۵/۴۲ عن أبي عامر عبدالملك بن عمرو به، ورواه النسائي في الكبرى، ح: ۹۸۵۰، وفي عمل اليوم والليلة، ح: ۲۲، وصححه ابن حبان، ح: ۲۳۷۰\* جعفر بن ميمون ضعفه الجمهور.

صبح و شام کی دعائیں

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ [”اے اللہ میں کفر اور محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“ آپ یہ دعا صبح کو تین بار دہراتے ہیں اور شام کو بھی پڑھتے ہیں۔ (تو انہوں نے کہا) میں پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کروں۔

تُعِيدُهَا ثَلَاثًا حِينَ تَصْبِحُ وَثَلَاثًا حِينَ تُمْسِي فَتَدْعُو بِهِنَّ، فَأَجِبْ أَنْ أَسْتَنَّ بِسُنَّتِهِ.

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے: [اللَّهُمَّ! رَحِمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ] ”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آکھ جھکنے تک کے لیے بھی میری اپنی جان کے حوالے نہ فرمادے اور میرے سارے معاملات درست فرمادے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“ اس روایت میں عباس بن عبد العظیم اور محمد بن ثنی نے بعض کلمات ایک دوسرے سے کچھ زیادہ کہے ہیں۔

قال: وقال رسول الله ﷺ: «دَعَاؤُ الْمَكْرُوبِ. اللَّهُمَّ! رَحِمَتَكَ أَرْجُو، فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ» وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ.

فائدہ: بعض حضرات نے اس روایت کو ”حسن الاسناد“ قرار دیا ہے۔

۵۰۹۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص صبح کے وقت سو بار [سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ] کہہ لے اور اسی طرح شام کو بھی، تو مخلوقات میں کوئی ایسا نہ ہوگا جس نے اس قدر ثواب پایا ہوگا۔“

۵۰۹۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً؛

۵۰۹۱- تخريج: أخرجه مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ح: ۲۶۹۲ من حديث سهيل بن أبي صالح به، وليس عنده: "العظيم".

وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ؛ لَمْ يُؤَافِ أَحَدٌ مِنَ  
الْخَلَائِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى.

🌞 فائدہ: صحیح مسلم کی روایت میں [العظیم] کا لفظ نہیں ہے۔ (صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء؛ حدیث: ۲۶۹۴)

(المعجم ۱۰۱، ۱۰۲) - باب مَا يَقُولُ  
الرَّجُلُ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ (التحفة ۱۱۱)

۵۰۹۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ نَبِيَّ  
الله ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَيْلَالَ قَالَ: «هَيْلَالَ  
خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ  
خَيْرٍ وَرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ»، ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَهَبَ  
بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا».

۵۰۹۲- حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما کو یہ روایت پہنچی ہے کہ  
نبی ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو کہتے: «هَيْلَالَ خَيْرٍ وَ  
رُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ، هَيْلَالَ خَيْرٍ وَرُشْدٍ،  
آمَنْتُ بِالَّذِي خَلَقَكَ» خیر اور ہدایت کا چاند خیر اور  
ہدایت کا چاند خیر اور ہدایت کا چاند میں ایمان لایا اس  
ذات پر جس نے تجھے پیدا کیا۔ آپ یہ تین بار  
فرماتے۔ اس کے بعد فرماتے: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَاءَ بِشَهْرٍ كَذَا»  
اللہ کی جو فلاں مہینے کو لے گیا اور فلاں مہینہ لے آیا۔

🌞 فائدہ: مذکورہ دعا باقیاتِ محققین ضعیف ہے۔ تاہم ایک دوسری دعا مسند احمد اور جامع الترمذی میں ہے جس کی بابت

علمائے محققین لکھتے ہیں: «حسن لشواہدہ» یعنی یہ دعا شواہد کی بنا پر حسن درجے کی ہے اور وہ دعا یہ ہے: «اللَّهُمَّ!  
أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ» (مسند احمد: ۱۶۲/۱) وجامع  
الترمذی، الدعوات، حدیث: ۳۲۵۱) جبکہ ایک دعا سنن دارمی میں بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: «اللَّهُ أَكْبَرُ،  
اللَّهُمَّ! أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَبِرَضَى رَبُّنَا وَ  
رَبُّكَ اللَّهُ» (سنن الدارمی، الصوم، باب ما يقال عند رؤية الهلال، حدیث: ۱۶۹۳) لہذا ان دونوں میں  
سے کسی ایک کو چاند دیکھتے ہوئے پڑھا جاسکتا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة مسند امام  
احمد: ۱۷۸/۳ حدیث: ۱۳۹۷) و صحیح سنن الترمذی للالبانی: ۱۵۷/۳ حدیث: ۳۲۵۱)

۵۰۹۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن أبي شيبة: ۴۰۰/۱۰، و عبد الرزاق: ۱۶۹/۴، ح: ۷۳۵۳ من  
حدیث قتادہ بہ، و السند مرسل، و هو فی مراسیل أبي داود، ح: ۵۲۷، و قال: "وروي متصلاً ولا يصح".


گھر سے نکلنے کی دعا

۵۰۹۳- جناب قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو اپنا چہرہ اس سے پھیر لیتے (اس کے بعد دعا پڑھتے۔)

۵۰۹۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ؛ أَنَّ زَيْدَ بْنَ حُبَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ صَرَفَ وَجْهَهُ عَنْهُ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں کوئی مرفوع صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ صَحِيحٌ.


 فائدہ: امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کے قول: ”اس مسئلے میں کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں۔“ سے مراد یہ ہے کہ دعا پڑھنے کے طریقے کی بابت کوئی مرفوع حدیث ثابت نہیں ہے۔

باب: ۱۰۲، ۱۰۳- گھر سے نکلنے کی دعا

(المعجم ۱۰۲، ۱۰۳) - بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ (التحفة . . .)

۵۰۹۴- ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے نکلنے تو اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھاتے اور یہ دعا پڑھتے: [اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ] ”اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کر دیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا کوئی جہالت کا کام کروں یا کوئی مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرے۔“

۵۰۹۴- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: مَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

 فوائد و مسائل: ① اس روایت کی سند میں اختلاف ہے اس کی وجہ سے بعض کے نزدیک ضعیف، بعض کے نزدیک

۵۰۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] وهو في مراسيل أبي داود، ح: ۵۲۸ \* السنن مرسل.

۵۰۹۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [دعاء]: "بسم الله توكلت على الله . . . ح: ۳۴۲۷، والنسائي، ح: ۵۴۸۸، وابن ماجه، ح: ۳۸۸۴ من حديث منصور به، \* الشعبي لم يسمع من أم سلمة عند ابن المديني، وقوله هو الراجح.

صحیح اور بعض کے نزدیک حسن ہے۔ واللہ اعلم۔ ⑤ یہ ایک انتہائی عظیم جامع دعا ہے اور یقیناً اللہ عزوجل کے خاص فضل کے بغیر انسان کے لیے ناممکن ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی خیرات حاصل کر سکے یا دوسروں سے بھلائی پائے یا ان کے شر سے محفوظ رہ سکے۔

۵۰۹۵- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے [بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ] ”اللہ کے نام سے“ میں اللہ عزوجل پر بھروسہ کرتا ہوں۔ کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔“ تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت ملی تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا دادا ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا۔“

۵۰۹۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَنْعَمِيُّ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. قَالَ: يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدَيْتَ وَكُفَيْتَ وَوُقِيْتَ، فَتَنْتَحَى لَهُ الشَّيَاطِينُ، فَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ، كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ.»



☀️ فائدہ: اس روایت کی صحت و ضعف میں بھی اختلاف ہے۔ کتنا سعادت مند ہے وہ بندہ جو بلا مشقت اللہ تعالیٰ کی امان حاصل کرتا اور شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ چاہیے کہ ان اذکار سے غفلت نہ برتی جائے۔

(المعجم . . .) - باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ (التحفة ۱۱۲)

باب: ..... گھر میں داخل ہوتو کیا پڑھے؟

۵۰۹۶- حضرت ابو مالک اشجری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ

۵۰۹۶- حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْفٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي - قَالَ ابْنُ عَوْفٍ: وَرَأَيْتُ فِي أَصْلِ

۵۰۹۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب ماجاء ما يقول إذا خرج من بيته، ح: ۳۴۲۶ من حديث ابن جريج به، وعنن، ووقع في موارد الظمان، ح: ۲۳۷۵ وهم، والصواب ما في الإحسان، ح: ۸۱۹. ۵۰۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في مسند الشاميين ۲/ ۴۴۷، ح: ۱۶۷۴ من حديث محمد بن إسماعيل بن عياش به، وهو مرسل، انظر، ح: ۵۰۸۳.



أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ  
وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا  
”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ (ہمارا) آنا خیر  
کا ہو اور نکلنا (بھی) خیر کا ہو۔ اللہ کے نام سے ہم داخل  
ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے باہر نکلے اور اپنے رب اللہ  
پر ہم نے توکل کیا۔“ پھر اپنے گھروالوں کو سلام کہے۔“

إِسْمَاعِيلَ - قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْصَمٌ عَنْ  
شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ  
فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ  
وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللَّهِ وَ لَجْنَا وَ بِسْمِ اللَّهِ  
خَرَجْنَا، وَعَلَى اللَّهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ  
عَلَى أَهْلِهِ».

باب: ۱۰۳/۱۰۴- تیز ہوا چلے تو کون سی

دعا پڑھے؟

(المعجم ۱۰۳، ۱۰۴) - باب مَا يَقُولُ

إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ (التحفة ۱۱۳)

۵۰۹۷- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں  
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”ہو اللہ  
کی رحمت میں سے ہے۔“ سلمہ (بن شیبہ) نے کہا:  
”اللہ کی یہ روح کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب بھی  
لے آتی ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے برا مت کہو۔  
بلکہ اللہ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ  
کی پناہ مانگو۔“

۵۰۹۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
الْمَرْوَزِيُّ وَسَلْمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَيْبٍ، قَالَ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ؛ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ: «الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ»، قَالَ سَلْمَةُ:  
«فَرَوْحُ اللَّهِ تَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَأْتِي بِالْعَذَابِ،  
فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَلَا تَسُبُّوهَا وَاسْأَلُوا اللَّهَ  
خَيْرَهَا وَاسْتَعِيدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا».

☀ فائدہ: صحیح مسلم میں اس دعا کے الفاظ یوں ہیں: [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَ خَيْرَ مَا فِيهَا، وَ خَيْرَ مَا  
أُرْسِلَتْ بِهِ، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ] (صحیح مسلم الصلاة)

حدیث: ۸۹۹

۵۰۹۷- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب النهي عن سب الريح، ح: ۳۷۲۷ من حديث  
الزهري به، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۲۰۰۰۴، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۸۹، والحاكم ۲۸۵/۴،  
ووافقه الذهبي.

۵۰۹۸- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر زور سے ہنسے ہوں کہ میں آپ (کے حلق) کا کوا دیکھ پاؤں آپ مسکرایا کرتے تھے۔ جب بادل یا تیز ہوا چلتی تو پریشانی کی سی کیفیت آپ کے چہرے پر نمایاں ہو جاتی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اس امید پر کہ اس سے بارش ہوگی مگر میں دیکھتی ہوں کہ اسے دیکھ کر آپ کے چہرے پر پریشانی سی آ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”عائشہ! مجھے یہ اندیشہ بے جین کرتا ہے کہ کہیں اس میں عذاب نہ ہو۔ بلاشبہ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے سے عذاب دیا گیا تھا۔ اور ایک قوم نے عذاب دیکھا اور اس کے لوگ کہنے لگے: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرٌ﴾ ”یہ بادل ہے اس سے ہمیں بارش ہوگی۔“

۵۰۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو؛ أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، وَكَانَ إِذَا رَأَى غَيْمًا أَوْ رِيحًا عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْغَيْمَ فَرَحُوا رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَأَرَاكَ إِذَا رَأَيْتَهُ عُرِفَتْ فِي وَجْهِكَ الْكَرَاهِيَةُ. قَالَتْ: فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! مَا يُؤْمِنُنِي أَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ. قَدْ عَذَّبَ قَوْمٌ بِالرِّيْحِ، وَقَدْ رَأَى قَوْمٌ الْعَذَابَ فَقَالُوا: ﴿هَذَا عَارِضٌ مُّمْطِرٌ﴾» [الأحقاف: ۲۴].

☀️ نواہد و مسائل: ① زور سے کھلکھلا کر اور از حد منہ کھول کر ہنسانا مناسب اور وقار کے منافی ہے۔ چاہیے کہ ایسے مسکرانے کو اپنی عادت بنایا جائے جو سنت ہے۔ ② تیز ہوا (آندھی) یا بادل کو دیکھ کر اس کی خیر کی دعا کرنی چاہیے اور عذاب سے پناہ مانگنی چاہیے۔ جیسے کہ اوپر بیان ہوا۔

۵۰۹۹- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُقَدَّمِ ابْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۵۰۹۸- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة الأحقاف، باب قوله: ﴿فلما رآوه عارضًا مستقبلًا أوديتهم﴾ ح: ۴۲۸، ومسلم، صلوة الاستسقاء، باب التعوذ عند رؤية الريح والغيم، والفرح بالمطر، ح: ۱۶/۸۹۹ من حديث ابن وهب به.

۵۰۹۹- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الاستسقاء، باب القول عند المطر، ح: ۱۵۲۴، وابن ماجه، ح: ۳۸۸۹ من حديث المقدم بن شريح به.

بارش مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان

اور پھر یہ دعا کرتے [اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا] "اے اللہ! میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں" اور اگر بارش ہونے لگتی تو کہتے [اللَّهُمَّ صَيِّبًا هَنِيئًا] "اے اللہ! اسے خوب برسنے والی نفع آور اور مبارک بنا۔"

عَلَيْهِ كَانَ إِذَا رَأَى نَاشِئًا فِي أَفْقِ السَّمَاءِ تَرَكَ الْعَمَلَ وَإِنْ كَانَ فِي صَلَاةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا»، فَإِنْ مُطِرَ قَالَ: «اللَّهُمَّ! صَيِّبًا هَنِيئًا».

باب: ۱۰۴، ۱۰۵- بارش کا بیان

(المعجم ۱۰۴، ۱۰۵) - بَابُ فِي الْمَطَرِ (التحفة ۱۱۴)

۵۱۰۰- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نکلے اور اپنے جسم سے کپڑا ہٹالیا حتی کہ وہ آپ کے جسم پر پڑنے لگی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "کیونکہ یہ ابھی ابھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہے۔"

۵۱۰۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: أَصَابَنَا - وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - مَطَرٌ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْهُ حَتَّى أَصَابَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِمَ صَنَعْتَ هَذَا؟ قَالَ: «لَأَنَّ هَذَا حَدِيثٌ عَهْدٌ بِرَبِّي».

🌞 فوائد و مسائل: ① تبرک حاصل کرنے کی غرض سے بارش میں نہانا مستحب ہے اور تبرک کا مسئلہ تو قیفی ہے قیاسی نہیں۔ ② اس میں اللہ عزوجل کے لیے جہت علو (آسمان پر ہونے) کا بیان بھی ہے۔

باب: ۱۰۵، ۱۰۶- مرغ اور دیگر جانوروں کا بیان

(المعجم ۱۰۵، ۱۰۶) - بَابُ فِي الدِّيَكِ وَالْبَهَائِمِ (التحفة ۱۱۵)

۵۱۰۱- حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مرغ کو گالی مت دیا کرو اس

۵۱۰۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ،

۵۱۰۰- تخریج: أخرجه مسلم، صلوة الاستقاء، باب الدعاء في الاستقاء، ح: ۸۹۸ من حديث جعفر بن سليمان به.  
۵۱۰۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۱۵/۴، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۸۱، وعمل اليوم والليلة، ح: ۹۴۵ من حديث صالح بن كيسان به.

۴۰- کتاب الأدب ..... گدھوں کے رینگنے اور کتوں کے بھونکنے کا بیان  
 عن زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِيُكْرَهُ لَكُمْ أَنْ تَتَمَرَّضُوا فِي الْمَسَاجِدِ، فَإِنَّهَا كَالْبُيُوتِ، وَإِنَّهَا كَالْمَسَاجِدِ، وَإِنَّهَا كَالْمَسَاجِدِ، وَإِنَّهَا كَالْمَسَاجِدِ.»

فائدہ: مرغ کو یہ کرامت اور عزت "نماز کے لیے جگانے" کے باعث ملی ہے۔ تو مساجد کے مؤذن، امام اور علمائے دین کی عزت و تکریم اور زیادہ ہونی چاہیے..... مگر ساتھ ہی ان حضرات پر بلا دلی واجب ہے کہ داعیانِ خیر اور وارثِ نبی ہونے کے ناتے اس شرف کی بہت زیادہ حفاظت کریں اور خلافِ شرع امور سے اپنے آپ کو از حد بچائیں۔ وَاللَّهِ التَّوْفِيقُ.

۵۱۰۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: "جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ بے شک اس نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو، تو شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ بے شک اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔"

۵۱۰۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدَّبِكَ فَسَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا.»

باب:..... گدھوں کا رینگنا اور کتوں کا بھونکنا

(المعجم ... ) - [باب نَهْيِ الْحِمِيرِ وَنُبَاحِ الْكِلَابِ] (التحفة ... )

۵۱۰۳- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم رات کو کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کی آوازیں سنو تو اللہ کی پناہ طلب کرو بلاشبہ یہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے ہو۔"

۵۱۰۳ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهْيَ الْحِمْرِ بِاللَّيْلِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ.»

۵۱۰۲- تخریج: أخرجه البخاري، بدء الخلق، باب: خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال، ح: ۳۳۰۳، ومسلم، الذكر والدعاء، باب استحباب الدعاء عند صياح الديك، ح: ۲۷۲۹ عن قتيبة به.  
 ۵۱۰۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/۳۰۶ من حديث محمد بن إسحاق به، وصرح بالسماع، وصححه ابن خزيمة، ح: ۲۵۵۹، وابن حبان، ح: ۱۹۹۶، والحاكم: ۱/۴۴۵ و ۲۸۴، ۲۸۳، على شرط مسلم، ووافقه الذهبي في الرواية الأولى.

نومولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان

۵۱۰۴- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور جناب علی بن عمر بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قدموں کی آوازیں آنا بند ہو جائیں تو بہت کم باہر نکلا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ جانور ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پھیلا دیتا ہے۔“

۵۱۰۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْوَانَ الدَّمَشَقِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَقْلُوا الْخُرُوجَ بَعْدَ هَذِهِ الرَّجُلِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى دَوَابَّ يَبْتُهُنَّ فِي الْأَرْضِ».

ابراہیم بن مروان نے کہا ”اس وقت میں مت نکلا کرو“ اور [فَإِنَّ لِلَّهِ دَوَابَّ] (کی بجائے) یہ الفاظ کہے [فَإِنَّ لِلَّهِ خَلْقًا] پھر کتوں کے بھونکنے اور گدھوں کی آوازوں کا ذکر کیا جیسے مذکورہ بالا روایت میں ہوا ہے۔

قَالَ ابْنُ مَرْوَانَ: «فِي تِلْكَ السَّاعَةِ» وَقَالَ: «فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقًا»، ثُمَّ ذَكَرَ نَبَاحَ الْكَلْبِ وَالْحَمِيرِ نَحْوَهُ.

یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے کہا کہ مجھے شرحبیل حاجب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حدیث کے مثل روایت کیا۔

وَرَدَّ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ ابْنُ الْهَادِ: وَحَدَّثَنِي شُرْحَبِيلُ الْحَاجِبُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِثْلَهُ.

🌞 نوآمد مسائل: ① رات کو جب راستوں پر لوگوں کی آمد و رفت رک جائے تو از حد ضروری کام کے بغیر باہر نکلنے سے گریز کرنا چاہیے۔ ② رات کو کتوں یا گدھوں کی آواز سنائی دے تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنا چاہیے۔

باب: ۱۰۷، ۱۰۶- نومولود کے کان میں

(المعجم ۱۰۶، ۱۰۷) - بَابٌ فِي:

اذان کہنے کا بیان

الْمَوْلُودِ يُؤَدَّنُ فِي أُذُنِهِ (التحفة ۱۱۶)

۵۱۰۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۷۷۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۹۴۲ عن قتبية به، ورواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۳۳، وأحمد: ۳/۳۵۵، وسنده ضعيف \* سعيد بن زياد مجهول، وللحديث شواهد ضعيفة، والحديث السابق يغني عنه، وشرحبيل ضعفه الجمهور.

نو مولود کے کان میں اذان کہنے کا بیان

۵۱۰۵- جناب عبید اللہ بن ابورافع نے اپنے والد

سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو جنم دیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں نماز والی اذان کہی تھی۔

۵۱۰۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي عَاصِمٌ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى فِي أُذُنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ، حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ، بِالصَّلَاةِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اس عمل کی حکمت ظاہر ہے کہ اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور اسلام کے اہم ترین شعار سے تعلق کا اظہار ہے اور ان مبارک کلمات سے تبرک حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل اس نو مولود کو کامیابی کی اس راہ پر گامزن فرمائے اور شیطان کے اثر سے محفوظ رکھے۔ ② بچے کے کان میں اذان کہنے والی یہ روایت تو سنداً صحیح ثابت نہیں ہے۔ تاہم آج تک امت میں اس پر عمل ہوتا آ رہا ہے اور امت کا یہ عملی تو اتر ہی اس کے جواز کی بنیاد ہے۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے بھی اذان دینے کی حد تک کچھ نہ کچھ اصل تسلیم کی ہے دوسرے کان میں تکبیر کی نہیں۔ دیکھیے: (الضعیفہ، ۳۲۹/۱، ۳۳۱، حدیث: ۳۲۱) تاہم اس عمل کے ممنون ہونے کی دلیل ہمارے علم میں نہیں ہے۔



۵۱۰۶- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چھوٹے بچوں کو لایا جاتا تھا تو آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ یوسف بن موسیٰ نے مزید کہا کہ..... آپ انہیں گھٹی بھی دیا کرتے تھے..... اور برکت کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۰۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بِالصَّبِيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ. زَادَ يُوسُفُ: وَيَحْنِكُهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بِالْبَرَكَاتِ.

🌞 فائدہ: بچے کے کان میں اذان گھر کا کوئی بھی فرد کہہ سکتا ہے۔ یہ تکلف اور اہتمام کہ کسی بڑے اور صالح بندے کو اس کام کے لیے بلوایا جائے یا بچے کو اس کے پاس لے جایا جائے غیر ضروری ہے۔ البتہ گھٹی کے سلسلے میں یہ استنباط کیا

۵۱۰۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الأضحى، باب الأذان في أذن المولود، ح: ۱۵۱۴ من حديث يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح" \* عاصم بن عبد الله ضعيف، ح: ۳۱۶۳، وللحديث شواهد ضعيفة جداً، غيرصالحة للاستشهاد، وعليه استمر عمل المسلمين بلا خلاف بينهم، والله أعلم.

۵۱۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، الدعوات، باب الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، ح: ۶۳۵۵، ومسلم، الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، ح: ۲۸۶ من حديث هشام بن عروة به.

۴۰- کتاب الأدب۔ امان اور پناہ طلب کرنے کا بیان

جاسکتا ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی ذات تو بلا شک و شبہ مبارک تھی۔ امت کے دیگر صالحین کے بارے میں تقاضا تو ہو سکتا ہے کوئی سنون عمل نہیں۔

۵۱۰۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”کیا تم میں کوئی مُعَرَّب بھی پائے گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا ”مُعَرَّب“ سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بچے جن میں جن شریک ہوں۔“

۵۱۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «هَلْ رُئِيَ - أَوْ كَلِمَةٌ غَيْرَهَا - «فِيكُمْ الْمُعَرَّبُونَ؟» قُلْتُ : وَمَا الْمُعَرَّبُونَ؟ قَالَ : «الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ» .

اب: ۱۰۸۱۰۷- اگر کوئی کسی آدمی سے امان

(المعجم ۱۰۷، ۱۰۸) - **بَابُ فِي**

اور پناہ طلب کرے

الرَّجُلِ يَسْتَعِيدُ مِنَ الرَّجُلِ (التحفة ۱۱۷)

۵۱۰۸- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ طلب کرے اسے پناہ دو۔ اور جو تم سے اللہ کے چہرے کے واسطے سے سوال کرے اس کو دو۔“ عبید اللہ کے الفاظ ہیں: [مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ

۵۱۰۸- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْجُسَمِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ، - قَالَ نَصْرُ : أَبُو أَبِي عَرُوبَةَ - عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي نَهْيِكٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِوَجْهِ اللَّهِ فَأَعْطُوهُ» . قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ : «مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ» .

فائدہ: اس میں ترغیب یہ ہے کہ مانگنے والے نے جس عظیم ذات کا واسطہ دیا ہے اس کے نام کا لحاظ کرتے ہوئے جو کہ تم سے ہو سکتا ہے اس میں بخل نہ کرو۔ بعض محققین نے اس روایت کو ”حسن صحیح“ کہا ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه حدیث: ۲۴۳)

۵۱۰۷- تخريج: [إسناده ضعيف] \* ابن جريج عن عنن ، وأبوه لين ، وأم حميد لا يعرف حالها .

۵۱۰۸- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرج أحمد ۱/ ۲۴۹ من حديث خالد بن الحارث به ، وسنده ضعيف ، والحديث الآتي شاهد له \* قتادة عنن .

دوسے اور ان کے علاج کا بیان

۵۱۰۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو تم سے اللہ کے واسطے سے امان مانگے، اسے امان دو۔ اور جو تم سے اللہ کے واسطے سے سوال کرے، اس کو دو۔“ سہل اور عثمان نے کہا: ”اور جو تمہاری دعوت کرے، اسے قبول کرو۔“ اور پھر یہ سب راوی متفق ہیں: ”اور جو تمہارے ساتھ نیکی کرے، اس کو اس کا بدلہ دو۔“ مسدود اور عثمان نے کہا: ”اگر بدلہ نہ پاؤ تو اس کے لیے اللہ سے دعا کرو حتیٰ کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے۔“

۵۱۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَسَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ الْمَعْنَى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعِيدُوهُ، وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ». وَقَالَ سَهْلٌ وَعُثْمَانُ: «وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ»، ثُمَّ اتَّفَقُوا، «وَمَنْ آتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ» - قَالَ مُسَدَّدٌ وَعُثْمَانُ: - «فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا [اللَّهُ] لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَفَّائْتُمُوهُ».

☀️ فائدہ: کسی کی نیکی اور احسان کا بدلہ دینا بہت ضروری ہے۔ اگر مادی طور پر ممکن نہ ہو تو معنوی اعتبار سے بہت زیادہ دعا دینی چاہیے۔

باب: ۱۰۹، ۱۰۸- دوسے اور ان کا علاج

(المعجم ۱۰۸، ۱۰۹) - بَابُ: فِي رَدِّ

الْوَسْوَسَةِ (التحفة ۱۱۸)

۵۱۱۰- جناب ابو زبیر رضی اللہ عنہ (ساک بن ولید حنفی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: اس کیفیت کا کیا ہو جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں؟ انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے زبان پر نہیں لاسکتا۔ انہوں نے کہا: کیا وہ شک شبہ والی بات ہے؟ اور نہیں دیے اور بولے: اس سے کسی کو نجات نہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿فَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يُبَيِّنُونَ لَكَ مَا نَزَّلْنَا مِنْ دُونِ الْكُفْرِ وَالنَّجَسِ﴾

۵۱۱۰- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَبُو زَمِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ أَجِدُهُ فِي صَدْرِي؟ قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: وَاللَّهِ! مَا أَنْكَلْتُمْ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ لِي: أَشْيَاءٌ مِنْ شَكٍّ؟ قَالَ: وَصَحِيحٌ، قَالَ: مَا نَجَا أَحَدٌ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ

۵۱۰۹- تخریج: [ضعیف] تقدم، ح: ۱۶۷۲.

۵۱۱۰- تخریج: [إسناده حسن].



تَعَالَى ﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكِتَابَ﴾ [يونس: ۹۴] الْآيَةَ. قَالَ: فَقَالَ لِي: إِذَا وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ شَيْئًا فَقُلْ: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الحديد: ۳].

”اگر تمہیں اس چیز میں شک ہو جو ہم نے اتاری ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لیجیے جو وہ کتاب پڑھتے ہیں جو تم سے پہلے اتاری گئی۔“ پھر انہوں نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے جی میں کچھ محسوس کرو تو یہ پڑھا کرو: ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ ”وہ اللہ ہی سب سے اول ہے اور وہی سب سے آخر ہے۔ وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز سے خوب باخبر ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① دل میں آنے والے برے خیالات کو ”وسوسہ“ اور نیک خیالات کو ”الہام“ کہا جاتا ہے۔ ② ”وسوسہ“ اگرچہ بشریت کے لوازم سے ہے مگر انبیاء علیہم السلام اس بات سے معصوم ہیں کہ اس قسم کے خیالات ان کے دل میں گھر کر جائیں یا شک و شبہ کی حد تک پہنچ جائیں بالخصوص نبی ﷺ کے معجزہ شوق و شرح صدر کے علاوہ وہ حدیث جس میں ہے کہ آپ کا قرین بھی اسلام قبول کر چکا ہے وہ آپ کو خیر کے علاوہ کچھ نہیں سمجھاتا۔ (صحیح مسلم، صفات المنافقین، حدیث: ۲۸۱۳) اس عصمت نبوت کی مؤید ہے۔ ③ سورہ یونس مذکورہ آیت ۹۴ میں لفظا تو نبی ﷺ مخاطب ہیں مگر درحقیقت دوسروں کو سنانا مقصود ہے۔ جیسے کہ بعد کی آیت نمبر ۱۰۳ میں ہے ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي.....﴾ (یونس: ۱۰۳) ④ شکوک و ادہام کا علاج قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں موجود ہے۔ ضروری ہے کہ انسان بارسوخ اصحاب علم سے استفادہ کرتا رہے۔ اگر اس مرض میں غفلت کی جائے تو یہ [شک] ترقی کر کے [امتراء] ”جدل“ اور [امتراء] ترقی کر کے تکذیب تک جا پہنچتا ہے۔ وَالْعِبَادُ بِاللَّهِ. (تفسیر عثمانی، سورہ یونس)

۵۱۱۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سَهْبِلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَهُ أَنَسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهِ أَوْ الْكَلَامَ بِهِ، مَا نُحِبُّ أَنْ لَنَا وَأَنَا تَكَلَّمْنَا بِهِ. قَالَ: «أَوْقَدْ

۵۱۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ صحابہ کرام آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں کچھ ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بھی ہمارے لیے بڑا بھاری ہے۔ ہمیں یہ بھی گوارا نہیں کہ ہمیں دنیا کا مال ملے اور وہ ہم اپنی زبانوں پر لائیں۔ آپ نے فرمایا:

۵۱۱۱- تخریج: أخرجه مسلم، الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ح: ۱۳۲ من حديث سهيل بن أبي صالح به.

۴۰- کتاب الأدب \_\_\_\_\_ غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل  
وَجَدْتُمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: «ذَلِكَ» "کیا بھلا تم یہ کیفیت پاتے ہو؟" انہوں نے کہا: ہاں۔  
صَرِيحُ الْإِيمَانِ»۔  
آپ نے فرمایا: "یہ صریح ایمان ہے۔"

🌞 فوائد و مسائل: ① ان خیالات سے ایسے اوہام کی طرف اشارہ ہے جن میں شیطان انسان کو دھیرے دھیرے  
اس سوال کی طرف لاتا ہے کہ "اللہ کوس نے پیدا کیا؟" ② صاحب ایمان کا اپنے ایمان کے بارے میں چونکارنا رہنا  
اس کے خالص ایمان دار ہونے کی علامت ہے اور ایسے خیالات کا آجانا کوئی مضرت نہیں بشرطیکہ انسان انہیں دفع (دور)  
کرنے میں کوشاں رہے۔

۵۱۱۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
وَابْنُ قُدَامَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ  
عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ دَرِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
شَدَّادٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى  
النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ أَحَدُنَا  
يَجِدُ فِي نَفْسِهِ - يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ - لِأَنْ  
يَكُونَ حُمَمَةً أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ.  
فَقَالَ: «اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ». قَالَ ابْنُ  
قُدَامَةَ: «رَدَّ أَمْرَهُ»، مَكَانَ «رَدَّ كَيْدَهُ».

۵۱۱۳- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ  
ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: اے  
اللہ کے رسول! ہمارے دل میں کچھ خیالات آتے ہیں  
اور وہ اشارے کنائے سے کچھ اس طرح کہہ رہا تھا کہ  
ان خیالات کو زبان پر لانے کی بجائے کوئلہ ہو جانا سے  
زیادہ پسند ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ  
اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر" حمد اس اللہ کی جس  
نے اس (ابلیس) کے مکر کو وسوسے کی طرف لوٹا  
دیا۔" ابن قدامہ نے [رَدَّ كَيْدَهُ] کی بجائے [رَدَّ  
أَمْرَهُ] کے لفظ کہے۔



🌞 فائدہ: دل میں آنے والے خیالات "عزم" سے پہلے پہلے "هُوَ اجِسُّ" اور خَوَاطِرُ" یعنی وسوسوں کی حد تک  
ہوں تو ان پر کوئی مواخذہ نہیں۔

(المعجم ۱۰۹، ۱۱۰) - بَابُ فِي  
الرَّجُلِ يَتَّصِلُ إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ  
(التحفة ۱۱۹)

۵۱۱۳- حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ: حَدَّثَنَا

۵۱۱۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۲۳۵/۱، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۵۰۴، وعمل اليوم  
والليلة، ح: ۶۶۸ من حديث منصور به.

۵۱۱۳- تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب غزوة الطائف، ح: ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ومسلم، الإيمان، باب  
بيان حال إيمان من رغب عن أبيه وهو يعلم، ح: ۶۳ من حديث عاصم الأحول به.

غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل  
کانوں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا اور میرے دل نے  
یاد رکھا ہے، آپ نے فرمایا: ”جس نے اپنے آپ کو کسی  
اور کا بیٹا بتایا جبکہ وہ جانتا ہو کہ یہ (دوسرا) اس کا باپ نہیں  
ہے، تو جنت اس پر حرام ہے۔“ ابو عثمان نہدی کہتے ہیں  
پھر میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے انہیں یہ  
حدیث بیان کی، تو انہوں نے (تصدیق کرتے ہوئے)  
کہا اسے حضرت محمد ﷺ سے میرے کانوں نے سنا اور  
میرے دل نے یاد رکھا ہے۔

زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ: حَدَّثَنِي أَبُو  
عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:  
سَمِعْتُهُ أُذْنَيَّ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ  
أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ  
يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ».  
قَالَ: فَالْقِيَتْ أبا بَكْرَةَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ  
فَقَالَ: سَمِعْتُهُ أُذْنَيَّ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ  
مُحَمَّدٍ ﷺ

عاصم (احول) نے بیان کیا: میں نے (اپنے شیخ)  
ابو عثمان سے کہا کہ آپ کے سامنے دو آدمیوں نے گواہی  
دی ہے وہ کیسے آدی ہیں؟ انہوں نے کہا: ان میں سے  
ایک تو وہ ہے جس نے اللہ کی راہ ..... یا کہا..... اسلام  
میں سب سے پہلے تیر مارا، یعنی حضرت سعد بن مالک  
رضی اللہ عنہ۔ اور دوسرا (حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ) وہ ہے جو طائف  
سے پیدل چل کر آیا تھا اور ان لوگوں کی تعداد میں سے  
زیادہ تھی اور ان کی فضیلت بیان کی

قَالَ عَاصِمٌ: فَقُلْتُ: يَا أبا عُثْمَانَ!  
لَقَدْ شَهِدَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ أَيُّمَا رَجُلَيْنِ!؟  
فَقَالَ: أَمَا أَحَدُهُمَا فَأَوَّلُ مَنْ رَمَى  
بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ فِي الْإِسْلَامِ،  
يَعْنِي سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْآخَرَ قَدِمَ مِنَ  
الطَّائِفِ فِي بَضْعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا عَلَى  
أَقْدَامِهِمْ فَذَكَرَ فَضْلًا.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نقلی نے کہا: چونکہ  
شیخ نے یہ حدیث [حَدَّثَنَا] اور [حَدَّثَنِي] کے الفاظ  
سے بیان کی ہے تو یہ مجھے شہد سے بھی پیاری ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الثَّقَلِينِيُّ - حَيْثُ حَدَّثَ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ - وَاللَّهِ! إِنَّهُ عِنْدِي أَحْلَى مِنَ  
الْعَسَلِ، يَعْني قَوْلُهُ: حَدَّثَنَا وَحَدَّثَنِي.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے امام احمد بن  
حنبل رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے: کوفیوں کی حدیث میں  
نور نہیں۔ اور کہا کہ میں نے اہل بصرہ جیسا کسی کو نہیں  
پایا۔ انہوں نے شعبہ سے علم (حدیث) حاصل کیا تھا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ:  
لَيْسَ لِحَدِيثِ أَهْلِ الْكُوفَةِ نُورٌ. قَالَ:  
وَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، كَانُوا  
تَعَلَّمُوهُ مِنْ شُعْبَةَ.

فوائد و مسائل: ① اہل جاہلیت دوسرے کے بچوں کو اپنا منہ بولا بیٹا (منحلی) بنا لیتے تھے اور پھر اسے حقیقی بیٹے

۴۰- کتاب الأدب ..... غیر باپ یا مالک کی طرف منسوب ہونے سے متعلق احکام و مسائل

والے حقوق دیتے تھے اسی طرح وہ بچے بھی اپنی پرورش کرنے والوں کو اپنا باپ باور کراتے تھے۔ اسلام میں نسب بدلنے کو حرام قرار دیا گیا ہے، منتہی تو بنایا جاسکتا ہے مگر حقیقی اولاد یا حقیقی ماں باپ والے حقوق جاری نہیں ہو سکتے۔ بالغ ہونے پر مشروع پردہ کیا کرایا جائے گا اور رشتہ ناتا بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ سورہ احزاب میں یہ مسائل بیان ہوئے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ (الاحزاب: ۵) ”انہیں ان کے باپوں (کے نسب) سے پکارو۔ اللہ کے نزدیک یہی بات انصاف کی ہے۔“ اور فرمایا: ﴿وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ﴾ (الاحزاب: ۴) ”اللہ نے تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا۔“ تاہم حجاز اور پیارے دوسرے کے بچے کو بیٹا کہنا جائز ہے۔ (۴) امام احمد رحمہ اللہ کی جرح اہل کوفہ کے بارے میں کہ ”ان کی حدیث میں نور نہیں“ سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ احادیث کی اسناد میں اس قدر اہتمام نہ کرتے تھے جو اہل حجاز کا خاصہ تھا۔ تاہم ان اہل کوفہ میں بھی ایک بڑی تعداد حافظ اور چیدہ محدثین کی ہے۔ رحمہم۔ (۵) جس طرح لوگوں کو اپنا نسب بدلنا حرام ہے ایسے ہی کسی غلام کا اپنی نسبت بدل لینا حرام ہے۔

۵۱۱۴- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس (غلام) نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی دوسری قوم سے اپنا تعلق جوڑا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے قیامت کے دن کوئی نفل یا فرض عمل قبول نہیں ہوگا۔“

۵۱۱۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ”جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ اپنا نسب جوڑا یا جس غلام نے اپنے مالکوں کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت جوڑی تو اس پر قیامت تک کے لیے مسلسل اللہ کی لعنت ہے۔“

۵۱۱۴- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يُعْنِي ابْنَ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بَعِيرٍ إِذْ نِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ».

۵۱۱۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، وَنَحْنُ بِبَيْرُوتَ، عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵۱۱۴- تخریج: أخرجه مسلم، العتق، باب تحريم تولي العتبي غير مواليه، ح: ۱۵۰۸ من حديث زائدة به.

۵۱۱۵- تخریج: [صحيح] وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث السابق.

۴۰۔ کتاب الادب ..... حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان

يَقُولُ: «مَنْ ادَّعَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَىٰ إِلَىٰ غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ الْمُتَّبِعَةُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

☀️ فائدہ: اپنا نسب بدلنا بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسے لوگوں کو نفور کرنا چاہیے جو دھوکا دینے کے لیے اپنے باپ بدل لیتے ہیں۔ یا عورتیں کسی کو اپنا شوہر بنا دے اور کراچی میں اور کچھ لوگ اپنی قومیت بدل لیتے ہیں۔

(المعجم ۱۱۰، ۱۱۱) - **بَابُ فِي** حسب نسب پر فخر کرنے کا بیان  
التَّفَاخُرِ بِالْأَحْسَابِ (التحفة ۱۲۰)

۵۱۱۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ عزوجل نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کو دور کر دیا ہے۔ (تمہیں ایمان و اسلام سے معزز بنایا ہے۔) (آدمی دو قسم کے ہیں: صاحب ایمان، متقی یا فاجر اور بد بخت۔ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے تھے۔ لوگوں کو قومی نخوت ترک کرنا پڑے گی وہ تو (کفر و شرک کے سبب) جہنم کے کونکے بن چکے ورنہ یہ (قوم پر تکبر کرنے والے) اللہ کے ہاں گندگی کے کالے کیڑے سے بھی ذلیل ہوں گے جو اپنی ناک سے گندگی کو دھکیلیا پھرتا ہے۔“

۵۱۱۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ: حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَّرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، أَنْتُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، لِيَدْعَنَّ رَجُلٌ فَخْرَهُمْ بِأَقْوَامٍ، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ، أَوْ لِيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجِجْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ بِأَنْفِهَا النَّشْنَ».

☀️ فائدہ: کسی بھی صاحب ایمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے آبا و اجداد پر فخر کرے۔ عزت و کرامت کا معیار اللہ کے ہاں تقویٰ ہے۔ ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۱۳) اور جسے یہ قوی شرف حاصل ہو اسے اللہ عزوجل کا بے انتہا شکر گزار بننا چاہیے اور اپنے آباء کے شرف ایمان و تقویٰ کی حفاظت کرنے میں محنت کرنی چاہیے۔

۵۱۱۶۔ تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذی، المناقب، باب: في فضل الشام واليمن، ح: ۳۹۵۵ من حديث هشام بن سعد به، وقال: "حسن غريب".

باب: ۱۱۳/۱۱۱- تعصب اور عصیت کا بیان

(المعجم ۱۱۱، ۱۱۲) - بَابُ: فِي

العَصِيَّةِ (التحفة ۱۲۱)

۵۱۱۷- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جس نے حق کے بغیر اپنی قوم کی مدد کی تو وہ ایسے اونٹ کی مانند ہے جو کنویں میں گر گیا ہو اور پھر اسے دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے۔

۵۱۱۷- حَدَّثَنَا النَّفِيلِيُّ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ، فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رُدِّيَ فَهُوَ يُنْرَعُ بِدَنْبِهِ.

☀️ فائدہ: ناحق طور پر اپنی قوم کی مدد کرنے والا اپنے آپ کو ہلاکت سے نہیں بچا سکتا، لہذا صاحب ایمان کو ایسے غلط عمل سے باز رہنا چاہیے، بلکہ انہیں حق کی تلقین کرنی چاہیے۔ یہ روایت اگرچہ مقوف ہے مگر اگلی سند سے جو مرفوع ہے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۵۱۱۸- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ چڑے کے ایک خیمے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند روایت کیا۔

۵۱۱۸- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۱۱۹- جناب واثلہ بن اسحاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عصیت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ کہ تو اپنی قوم کے لوگوں کی مدد کرنے والا نکو وہ ظلم پر ہوں۔“

۵۱۱۹- حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ حَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَرِّيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ بَشْرِ الدَّمَشْقِيِّ عَنْ بَنِي وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْمَعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ:

۵۱۱۷- تخریج: [إسناده صحيح] انظر الحديث الآتي، وأخرجه أبو داود الطيالسي في مسنده، ح: ۳۴۴ من حديث سماك بن حرب به، و صححه ابن حبان (موارد)، ح: ۱۱۹۸ (والإحسان، ح: ۵۹۱۲).

۵۱۱۸- تخریج: [صحيح] أخرجه أحمد: ۴۰۱/۱ عن أبي عامر به، وللحديث شواهد كثيرة، منها الحديث المتقدم، ح: ۵۲۰.

۵۱۱۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۲۳۴/۱۰ من حديث أبي داود به، وفيه علة قاذحة بين سلمة بن بشر (مجهول الحال) وبين بنت وائل \* عباد بن كثير ضعيف جداً، ومن طريقه أخرجه ابن ماجه، ح: ۳۹۴۹.



قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْعَصَبِيَّةُ؟ قَالَ:  
«أَنْ تُعَيِّنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ».

۵۱۲۰- حضرت سراقہ بن مالک بن جعثم مدنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ”تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اپنے قبیلے کا دفاع کرے بشرطیکہ گناہ کی بات نہ ہو۔“

۵۱۲۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ سَرَّاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْثَمِ الْمُدَلِجِيِّ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: «خَيْرُكُمْ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيرَتِهِ مَا لَمْ يَأْتُمْ».

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ضَعِيفٌ.

فائدہ: یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ تاہم گناہ اور ظلم کے کام میں اپنی قوم کا معاون بننا حرام ہے اور یہی وہ تعصب ہے جس کی ممانعت آئی ہے۔ بلکہ صریح حکم ہے کہ ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدہ: ۲) ”نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں باہم تعاون مت کرو۔“

۵۱۲۱- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عصبیت کی دعوت دی وہ ہم میں سے نہیں۔ جس نے عصبیت پر لڑائی کی وہ ہم میں سے نہیں اور جو عصبیت پر مرا وہ ہم میں سے نہیں۔“

۵۱۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَكِّيِّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لَبِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا إِلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ قَاتَلَ عَلَى عَصَبِيَّةٍ، وَلَيْسَ

۵۱۲۰- تخریج: [اسنادہ ضعیف] أخرجه الطبراني في الأوسط: ۷/ ۵۰۰، ح: ۶۹۸۹ من حديث أيوب بن سوید، وهو ضعیف، والسند منقطع.

۵۱۲۱- تخریج: [اسنادہ ضعیف] أخرجه ابن عدي: ۳/ ۱۰۰۵ من حديث سعيد بن أبي أيوب به \* الملكي ضعیف، ضعفه الجمهور، وقال أبو داود: هذا مرسل، عبدالله بن أبي سليمان لم يسمع من جبیر، وحديث مسلم، ح: ۱۸۴۸ يغني عنه.

مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلَى عَصِيَّةٍ» .

☀️ فوائد و مسائل: ① یہ روایت سنداُ ضعیف ہے تاہم صحیح مسلم کی حدیث (۱۸۳۸) اس سے کفایت کرتی ہے جیسا کہ ہمارے فاضل محقق نے تحقیق و تخریج میں اس کی بابت وضاحت کی ہے۔ ② محض قومی عصبيت اور باطل کی حمایت اور دفاع ناجائز اور حرام ہے لیکن اللہ اس کے رسول ﷺ اور دین و ایمان کے لیے ”عصبيت“..... ایک مطلوب عمل ہے۔ جس دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے ساتھ ساتھ ان کی مخالفت کرنے والے کے خلاف غصہ اور ناراضی نہیں اسے اپنے ایمان کی اصلاح کرنی چاہیے۔ حدیث [الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَ الْبُغْضُ فِي اللَّهِ مِنَ الْإِيمَانِ] (صحیح البخاری، الإیمان، باب قول النبی ﷺ: بنی الإسلام علی خمس، قبل حدیث: ۸) ”اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے بغض اور ناراضی عین ایمان اور اس کا لازمی تقاضا ہے۔“ جو لوگ اپنے آپ کو دینی معاملات میں بہت زیادہ ”غیر متعصب“ باور کراتے ہیں حتیٰ کہ دین و ایمان کی دھجیاں بکھیرنے پر بھی ان کے خون میں کوئی حدت پیدا نہیں ہوتی انہیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہیے۔

۵۱۲۲ - حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قوم کی بہن کا بیٹا (بھانجا) قوم کا فرد ہوتا ہے۔“

۵۱۲۲ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِحْرَاقٍ، عَنْ أَبِي كِنَانَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ابنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» .

☀️ فائدہ: بہن یا بیٹی اگر کسی دوسری دور کی قوم میں بیاہی جائے تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اب ان سے کوئی رشتہ ناتانہیں رہا۔ بلکہ رشتے اور برادری کا حلقہ اور مزید وسیع ہوا ہے۔ اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کے حقوق و روابط بالکل اسی طرح ہونے چاہئیں جیسے اپنی قوم و برادری میں ہوتے ہیں۔ حق اور خیر میں ان سے تعاون کرنا ضروری ہے۔

۵۱۲۳ - حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور یہ

اہل فارس کے غلام تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا۔ میں نے مشرکین

۵۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ:

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: اهل فارس کے غلام تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک تھا۔ میں نے مشرکین

۵۱۲۲ - تخریج: [صحیح] أخرجه أحمد: ۴/۳۹۶ عن أبي أسامة بن حماد بن أسامة به مطولاً، وسنده ضعيف، وله شواهد عند البخاري، ح: ۳۵۲۸، ومسلم، ح: ۱۰۵۹، وغيرهما .

۵۱۲۳ - تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الجهاد، باب النية في القتال، ح: ۲۷۸۴ من حديث الحسين ابن محمد به \* ابن إسحاق عن ابن عبد الرحمن بن أبي عقبة مستور، لم يوثقه غير ابن حبان .



کسی کی نیکی اور بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنے کا بیان  
کے ایک آدمی کو مارا اور کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک فارسی  
جوان! تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور  
فرمایا: ”تم نے ایسے کیوں نہ کہا: یہ لو اور میں ہوں ایک  
انصاری غلام!“

إِسْحَاقُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُفْبَةَ، عَنْ أَبِي عُفْبَةَ وَكَانَ  
مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُحُدًا، فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ، فَقُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا  
الْغَلَامُ الْفَارِسِيُّ، فَالْتَمَعَتْ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ فَقَالَ: «فَهَلَّا قُلْتُ: خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا  
الْغَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ».

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم کافر، مشرک بدعتی اور جاہل برادر یوں کی طرف نسبت اور ان پر فخر کا اظہار نہیں  
کرنا چاہیے۔ بلکہ اسلام، توحید و سنت اور اہل علم کی طرف نسبت کا اظہار مطلوب اور سلف میں معمول ہے۔ راقم مترجم  
کے والد شیخ عبدالعزیز سعیدی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی اولاد میں ”سعیدی“ نسبت کو اس قدر شہرت دینا چاہتا  
ہوں کہ ہماری اپنی قومی برادری کی نسبت فراموش ہو جائے۔ مذکورہ نسبت وہابی کے معروف مدرسہ مدرسہ سعیدیہ سے  
ماخوذ ہے جو حضرت مولانا ابوسعید محمد شرف الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم فرمایا تھا۔

باب: ۱۱۲، ۱۱۳۔ کسی شخص کی نیکی اور بھلائی  
دیکھ کر اس سے محبت کرنا

(المعجم ۱۱۲، ۱۱۳) - باب: الرَّجُلُ  
يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى خَيْرِ بَرَاهٍ (التحفة ۱۲۲)

۵۱۲۴- جناب حبیب بن عبید حضرت مقدم بن  
معدی کرب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور جناب حبیب  
کو حضرت مقدم سے ملاقات حاصل تھی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: ”جب آدمی کو  
اپنے کسی بھائی سے محبت ہو تو چاہیے کہ اسے بتا دے کہ  
وہ اس سے محبت کرتا ہے۔“

۵۱۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى  
عَنْ ثَوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ  
الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبٍ - وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَهُ  
- عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ  
أَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ».

۵۱۲۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۵۱۲۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ:

۵۱۲۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في إعلام الحب، ح: ۲۳۹۲ من حديث  
يحيى القطان به، وقال: "حسن صحيح غريب"، وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۱۴.

۵۱۲۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۵۰/۳ من حديث مبارك بن فضالة، والنسائي في الكبرى،

کسی کی نیکی اور بھلائی دیکھ کر اس سے محبت کرنے کا بیان کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا۔ تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! بے شک مجھے اس سے محبت ہے۔ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”کیا تو نے اس کو بتایا ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اس کو بتادے۔“ چنانچہ وہ اس سے جا کر ملا اور اس سے بولا: مجھے تم سے اللہ کے لیے محبت ہے۔ تو اس نے جواب دیا: اللہ بھی تم سے محبت کرے جس کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لِأُحِبُّ هَذَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعَلِمْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «أَعَلِمْتَهُ». قَالَ: فَلَحَقَهُ فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ، فَقَالَ: أَحَبُّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ.

☀️ فائدہ: اللہ فی اللہ محبت کرنے کی بے انتہا فضیلت ہے، مثلاً ایسے لوگوں کو محشر میں اللہ عزوجل کا سایہ نصیب ہو گا۔ (صحیح البخاری، الاذان، حدیث: ۶۲۰ و صحیح مسلم، الزکاة، حدیث: ۱۰۳۱) اور اس خبر دینے کا فائدہ یہ ہے کہ دوسری طرف سے بھی محبت مزید کا جواب ملے گا اور دونوں جانب سے ایک دوسرے کی خیر خواہی ہوگی اور وہ کار خیر میں ایک دوسرے کے معاون بنیں گے اور غلطی و تقصیر پر متنبہ کرنے میں کوئی رنجش نہیں آئے گی۔



۵۱۲۶- سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انسان کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے مگر ان جیسے عمل نہیں کر پاتا۔ آپ نے فرمایا: ”ابو ذر! تم ان لوگوں کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے۔“ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم ان کے ساتھ ہو گے جن سے تم محبت کرتے ہو۔“ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اپنی یہ بات پھر دہرائی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح اپنا جواب دہرایا۔

۵۱۲۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ كَعَمَلِهِمْ. قَالَ: «أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ! مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ». قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. قَالَ: «فإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»، قَالَ: فَأَعَادَهَا أَبُو ذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۱۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

۵۱۲۷- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا

ح: ۱۰۱۱، وعمل اليوم والليلة: ۱۸۲ من حديث ثابت البناني به، وصححه النووي في رياض الصالحين، ح: ۳۸۶. ۵۱۲۶- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۵۶/۵ من حديث سليمان بن المغيرة به. ۵۱۲۷- تخريج: [إسناده صحيح] رواه البخاري، ح: ۳۶۸۸، ومسلم، ح: ۲۶۳۹ من حديث ثابت البناني به.

مشورے سے متعلق احکام و مسائل

کہ میں نے دیکھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (نے جب مذکورہ بالا فرمان سنا: ”تم اسی کے ساتھ ہو گے جس کے ساتھ تمہیں محبت ہوگی۔“ تو وہ) اس قدر خوش ہوئے کہ انہیں کسی اور چیز سے اس سے بڑھ کر خوشی نہ ہوئی تھی۔ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! انسان ایک شخص کے ساتھ اس کے اچھے اعمال کی وجہ سے محبت کرتا ہے مگر خود اس جیسے عمل نہیں کر سکتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”انسان اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔“

خَالِدٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَرِحُوا بِشَيْءٍ، لَمْ أَرَهُمْ فَرِحُوا بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنْهُ. قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الرَّجُلَ عَلَى الْعَمَلِ مِنَ الْخَيْرِ، يَعْمَلُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِمِثْلِهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ».

**فوائد و مسائل:** ① چاہیے کہ انسان صاحب ایمان ہونے کے ساتھ ساتھ مومنین مخلصین کے ساتھ محبت کرنے کو اپنا سرمایہ بنائے۔ بالخصوص نبی اکرم ﷺ آپ کے صحابہ اور دیگر تمام اہل ایمان خواہ گزر چکے ہوں یا موجود ہوں یا آنے والے۔ اور کفر و کفار اور فاسق و فاجر لوگوں سے بغض و عناد رکھے۔ ② اس اظہار محبت میں شرط یہ ہے کہ انسان خود اصول شریعت، یعنی توحید و سنت پر کار بند اور کفر، شرک و بدعت سے دور اور بیزار ہو۔ یہ کیفیت کہ اہل خیر سے محبت کا دعویٰ ہو مگر عملاً کفر، شرک، بدعت میں مبتلا رہے اور ایسے لوگوں سے ربط و ضبط بھی بڑھائے رہے تو اس کا اہل خیر سے محبت کا دعویٰ مشکوک ہوگا۔ بطور مثال ابوطالب اور منافقین کے واقعات پیش نظر رہنے چاہئیں۔

(المعجم ۱۱۳، ۱۱۴) - **بَابُ: فِي**

الْمَشُورَةِ (التحفة ۱۲۳)

۵۱۲۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے۔“

۵۱۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا

يَعْقِبُ بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ».

**فائدہ:** جیسے امانت میں خیانت کرنا حرام ہے ایسے ہی مسلمان بھائی اگر مشورہ طلب کرے تو واجب ہے کہ انسان

۵۱۲۸- **تخریج:** [حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب: المستشار مؤتمن، ح: ۳۷۴۵ من حديث يحيى بن أبي بكير به، وقال الترمذي "حسن"، ح: ۲۸۲۲ \* عبد الملك بن عمير مدلس (۳/۸۴) وعنن، وصححه الحاكم على شرط الشيخين: ۱۳۱/۴، ووافقه الذهبي، وللحديث شاهد حسن في إكرام الضيف لأبي إسحاق الحربي (۹۹).

نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت اور خواہش نفس کا بیان

اپنی دانست کے مطابق مکمل طور سے خیر اور بھلائی کا مشورہ دے۔ ممکنہ خطرے سے آگاہ کرنے میں بخیل نہ بنے نیز اس کے معاملے کو غیر ضروری طور پر آگے بھی نہ پھیلائے۔

باب: ۱۱۳، ۱۱۵- نیکی اور بھلائی کی بات بتانے والے کی فضیلت

(المعجم ۱۱۴، ۱۱۵) - **بَابُ فِي الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ** (التحفة ۱۲۴)

۵۱۲۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میری سواری نہیں رہی مجھے سواری عنایت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرے پاس تو کوئی ایسی سواری نہیں جو میں تمہیں دے سکوں۔ لیکن فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ شاید وہ تمہیں کوئی سواری دے۔“ چنانچہ وہ اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اسے سواری دے دی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آ کر آپ کو بتایا (کہ اس نے سواری دے دی ہے) تو رسول اللہ نے فرمایا: ”جو شخص کسی خیر کی رہنمائی کرے اسے بھی بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ملتا ہے۔“

۵۱۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُبَدِّعُ بِي فَأَحْمِلُنِي. قَالَ: «لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكَ عَلَيْهِ، وَلَكِنْ أَنْتَ فُلَانًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَحْمِلَكَ»، فَأَتَاهُ فَحَمَلَهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ».



☀️ فائدہ: اپنے مسلمان بھائی کو عمدہ مشورہ دینے اور خیر کی رہنمائی کرنے میں انسان کو کسی طرح بخیل نہیں ہونا چاہیے۔

باب: ۱۱۵، ۱۱۶- خواہش نفس کا بیان

(المعجم ۱۱۵، ۱۱۶) - **بَابُ فِي الْهَوَى** (التحفة ۱۲۵)

۵۱۳۰- حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی شے کی محبت تمہیں اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے۔“

۵۱۳۰- حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ حَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي

۵۱۲۹- تخریج: أخرجه مسلم، الإمامة، باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره، وخلافته في أهله بخير، ح: ۱۸۹۳ من حديث سفیان به.

۵۱۳۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۱۹۴/۵ من حديث أبي بكر بن أبي مریم به، وهو ضعيف، وكان قد سرق بيته فاختلط كما في التقريب وغيره.

الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
قال: «حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْجِبِي وَيُصِمُّ».

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم یہ کیفیت عام لوگوں میں ایک حقیقت واقعہ ہے کہ جب ان کے ذہن پر کوئی بات غالب آجائے تو انہیں اس کے خلاف کوئی کچھ کہے وہ اس سے متاثر نہیں ہوتے ہیں۔ البتہ اصحابِ ایمان بحمد اللہ اس غلو سے محفوظ رہتے ہیں۔ محبت میں غلو کرتے ہیں نہ عداوت میں۔

(المعجم ۱۱۶، ۱۱۷) - باب: فی  
الشفاعة (التحفة ۱۲۶)

۵۱۳۱- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے پاس (اپنے ساتھیوں کی) سفارشیں کیا کرو تا کہ ثواب پاؤ اور فیصلہ تو وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور اپنے نبی کی زبان سے کرائے گا۔“

۵۱۳۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي  
مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
«اشْفَعُوا إِلَيَّ لِتُوجَرُوا، وَلِيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ  
لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ».

۵۱۳۲- سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

(انہوں نے اپنے احباب سے کہا) کہ سفارش کرو یا کرو اور اجر پاؤ گے۔ [انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔“] بلاشبہ (بعض اوقات) میں ایک کام کروینا چاہتا ہوں مگر اسے (کسی قدر) نالتا رہتا ہوں تاکہ تم سفارش کرو اور ثواب پاؤ۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”سفارش کیا کرو اور اجر پاؤ گے۔“

۵۱۳۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ  
وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا  
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ  
وَهْبِ بْنِ مُنْبَهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ:  
«اشْفَعُوا تُوجَرُوا» [قال: قال رسول الله ﷺ:  
«اشْفَعُوا تُوجَرُوا»] فَإِنِّي لأُرِيدُ الأَمْرَ  
فَأَوْخَرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُوجَرُوا، فَإِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اشْفَعُوا تُوجَرُوا».

۵۱۳۳- جناب ابو بروہہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا

۵۱۳۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب تعاون المؤمنين بعضهم بعضاً، ح: ۶۰۲۷ من حديث سفیان، ومسلم، البر والصلة، باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرام، ح: ۲۶۲۷ من حديث بريد به.

۵۱۳۲- تخریج: [صحیح] أخرجه النسائي، الزكوة، باب الشفاعة في الصدقة، ح: ۲۵۵۸ من حديث سفیان بن عيينة به، وللحديث شواهد كثيرة.

۵۱۳۳- تخریج: [صحیح] انظر، ح: ۵۱۳۱، والحديث السابق، أخرجه النسائي، ح: ۲۵۵۷ من حديث سفیان به.

۴۰- کتاب الأدب

خط لکھنے کے آداب کا بیان

سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ، عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، عَنْ مَوْلَى أَبِي سُرَيْبٍ، عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. مُوسَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. کرتے ہیں۔

☀️ فائدہ: اسلامی معاشرت میں حق اور خیر کی سفارش کرنا از حد عمدہ اور محبوب عمل ہے۔ بالخصوص ایسے مسکین اور مفلوک الحال لوگ جو اپنے مسائل منصب داروں تک نہیں پہنچا سکتے یا ان کی بات سنی نہیں جاتی، حالانکہ وہ حقدار ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ اس انداز سے تعاون کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔

(المعجم ۱۱۷، ۱۱۸) - بَابُ: فِي

باب: ۱۱۷، ۱۱۸ - خط لکھنے کا ادب، پہلے

الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ فِي الْكِتَابِ

اپنا نام لکھے

(التحفة ۱۲۷)

۵۱۳۴- حضرت علاءِ حضرتي ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ

۵۱۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ:

وہ نبی ﷺ کی طرف سے بحرین میں گورنر تھے۔ چنانچہ وہ جب نبی ﷺ کی طرف خط لکھتے تو اپنے نام سے شروع کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ مَرَّةً - يَعْنِي هُشَيْمًا: - عَنْ بَعْضِ وُلْدِ الْعَلَاءِ؛ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ.

۵۱۳۵- جناب ابن سیرین نے حضرت علاء کے

۵۱۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

بیٹے سے روایت کیا انہوں نے (اپنے والد) حضرت علاء بن حضرتي کے متعلق بتایا کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خط لکھا تو اپنے نام سے ابتدا کی۔

الرَّجِيمِ: حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ: أَنَّ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَدَأَ بِاسْمِهِ.

☀️ فائدہ: مذکورہ دونوں روایات ضعیف ہیں، مگر دیگر صحیح روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی انداز سے خط

لکھا کرتے تھے کہ پہلے اپنا نام لکھتے پھر مکتوب الیہ کا۔ جیسے کہ درج ذیل باب اور حدیث میں آرہا ہے۔

۵۱۳۴- تخریج: [استادہ ضعیف] أخرجه أبو نعیم فی معرفة الصحابة ۴/ ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ح: ۵۵۱۰ من حدیث

ہشیم بہ، وتابعه أبو عوانة، وهو فی مسند أحمد: ۴/ ۳۳۹ \* بعض ولد العلاء مجهول الحال.

۵۱۳۵- تخریج: [ضعیف] نظر الحدیث السابق، وأخرجه الطبرانی: ۱۸/ ۹۸ من حدیث محمد بن عبد الرحمن بن عبد الرحیم بہ.

(المعجم ۱۱۸، ۱۱۹) - **بَابُ: كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى الذَّمِّيِّ** (التحفة ۱۲۸)

باب: ۱۱۸، ۱۱۹- کافر کو خط لکھنے کا طریقہ

۵۱۳۶- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى هِرْقَلٍ: «مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرْقَلِ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى». وَقَالَ ابْنُ يَحْيَى: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَى هِرْقَلٍ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ: «بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى هِرْقَلِ عَظِيمِ الرُّومِ، سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى، أَمَا بَعْدُ».

۵۱۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہرقل کو خط لکھا تو یوں لکھا: ”محمد رسول اللہ کی طرف سے رومیوں کے رئیس ہرقل کی طرف۔ سلامتی ہو اس پر جو راہ ہدایت پر چلے۔“ ابن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابوسفیان نے مجھے خبر دی کہ ہم ہرقل کے ہاں گئے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط منگوا لیا تو اس میں تھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے رسول محمد کی طرف سے رومیوں کے سربراہ ہرقل کی طرف۔ سلامتی ہو اس پر جو راہ ہدایت پر چلے۔  
اما بعد!.....“

☀️ **فوائد ومسائل:** ① خط ہو یا کوئی اور، ہم تحریر اس کی ابتدا میں ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ لکھنا سنت ہے۔ اس کی بجائے عدو لکھنا خلاف سنت اور بدعت سیئہ ہے۔ ② خط میں پہلے کاتب اپنا نام لکھے اس کے بعد مکتوب الیہ کا۔ ③ کافر کے نام خط میں مسنون سلام کی بجائے یوں لکھا جائے: [سَلَامٌ عَلَيَّ مِنْ أَتْبَعِ الْهُدَى] ”سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کا پھر و کار ہو۔“ ④ اسلام کی دعوت یا کسی اور شرعی غرض سے قرآن مجید کی آیات لکھ دینا بھی جائز ہے۔ اس وجہ سے کہ یہ کافر کے ہاتھ میں جائے گی، آیات تحریر کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ الایہ کہ خوب واضح ہو کہ وہ آیات قرآنیہ کی ہنک کریں گے۔ اس صورت میں یقیناً نہ لکھی جائیں۔ اور یہی مسئلہ قرآن مجید کا ہے۔ دعوت اسلام کی غرض سے کافر کو قرآن مجید دیا جا سکتا ہے۔ ⑤ دعوت کے میدان کو حتی الامکان پھیلانا چاہیے اور تحریری میدان میں بھی یہ کار خیر سرانجام دیا جانا چاہیے۔

۵۱۳۶- **تخریج:** أخرجه مسلم، الجهاد والسير، باب: كتب النبي ﷺ إلى هرقل ملك الشام بدعوه إلى الإسلام، ح: ۱۷۷۳ من حديث عبدالرزاق، والبخاري، ح: ۷ من حديث الزهري به.

۴۰- کتاب الأدب ..... ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

(المعجم ۱۱۹، ۱۲۰) - باب: فی برِّ  
الْوَالِدَيْنِ (التحفة ۱۲۹)

باب: ۱۱۹، ۱۲۰- ماں باپ کے ساتھ  
حسن سلوک کا بیان

۵۱۳۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
أخبرنا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَسْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ».

☀️ فائدہ: آزاد کرنے کے یہ معنی نہیں کہ بیٹا باپ کو خریدے تو اب عملاً آزاد کرنے کا اعلان کرے۔ بلکہ علماء امت کا اجماع ہے کہ باپ بیٹے کی یا بیٹا باپ کی ملکیت میں آتے ہی فوراً از خود آزاد ہو جائے گا۔ ”آزاد کرنے کا بیان“ خریدنے کی نسبت سے آیا ہے اور اس عمل کو بیٹے کی طرف سے باپ کے حقوق کی ادائیگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۵۱۳۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَأَةٌ وَكُنْتُ أُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلَّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «طَلَّقْهَا».

۵۱۳۸- جناب حمزہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا: میری زوجیت میں ایک عورت تھی اور مجھے اس سے محبت تھی۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔ میں نے انکار کیا تو حضرت عمر نبی ﷺ کی خدمت میں گئے اور اپنی بات ان سے کہی۔ تو نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: ”اس عورت کو طلاق دے دو۔“

☀️ فائدہ: باپ کا یہ مقام اور حق ہے کہ اگر وہ بیٹے سے کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو اسے یہ حکم ماننا چاہیے۔ مگر شرط یہ ہے کہ باپ جو اپنے بیٹے سے بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کر رہا ہے خود ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ“ کی صفات کا حامل ہو اور اس میں کوئی ہوائے نفس اور تعصب کی بات نہ ہو۔ صرف شرعی مصلحت پیش نظر ہو۔ جیسے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔

۵۱۳۷- تخریج: أخرجه مسلم، العتق، باب فضل عتق الوالد، ح: ۱۵۱۰ من حديث سفيان الثوري عن سهيل به.  
۵۱۳۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الطلاق، باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته، ح: ۲۰۸۸ من حديث يحيى القطان به، ورواه الترمذي، ح: ۱۱۸۹.



ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۵۱۳۹- جناب بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر قریبی رشتہ دار کے ساتھ پھر قریبی رشتہ دار کے ساتھ۔“ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی اپنے مولیٰ (آزادہ کردہ غلام) سے اس کا زائد مال مانگے جو اس کے پاس ہو اور وہ اس کے ہوتے ہوئے نہ دے تو قیامت کے دن وہ (زائد مال) ایک گنچے سانپ کی شکل میں اس کے سامنے آئے گا۔“

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: [اقرع] سے مراد ایسا سانپ ہے کہ زہری کی وجہ سے اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں (اور وہ گنچا ہو گیا ہو۔)

🌟 فوائد و مسائل: ① شریعت نے ماں کے حقوق کو تین گنا بتایا ہے اور باپ کے حقوق کو ایک چوتھائی مگر اس جنت (میں داخلے) کا بہترین دروازہ قرار دیا ہے۔ (دیکھیے: مسند احمد: ۱۵/۱۹۶/۶/۲۳۵/۲۳۸/۲۵۱) غلام اور اس کے مالک کا تعلق آزاد کر دینے کے بعد بھی قائم رہتا ہے جسے تعلق ”ولاء“ کہتے ہیں۔ اور آزاد ہونے والے پر واجب ہوتا ہے کہ اپنے آزاد کرنے والے کے ساتھ حتی الامکان حسن سلوک کرتا رہے۔ ② اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ صاحب ایمان کو کبھی کسی کا احسان نہیں بھولنا چاہیے۔

۵۱۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى : حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَرْثَةَ : حَدَّثَنَا كَلْبُ بْنُ مَنَفَعَةَ عَنْ جَدِّهِ ؛ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : ۵۱۳۹- جناب کلب بن منفعہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ

۵۱۳۹- [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلوة، باب ماجاء في بر الوالدین، ح: ۱۸۹۷ من حديث بهز بن حکیم به، وقال: "حسن"، وصححه الحاكم: ۳/۶۴۲ و ۴/۱۵۰، ووافقه الذهبي.

۵۱۴۰- [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۷ من حديث كلب به \* وهو مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

۴۰- کتاب الأدب

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

نے فرمایا: ”اپنی ماں باپ بہن بھائی اور آزاد کرنے والے ساتھ۔ ان کا حق واجب ہے اور ان کے ساتھ رشتہ جوڑنا لازم ہے۔“

يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبْرَأُ؟ قَالَ: «أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتِكَ وَأَخَاكَ وَمَوْلَاكَ الَّذِي يَلِي ذُلِكَ، حَقًّا وَاجِبًا وَرَحِمًا مَوْصُولَةً».

۵۱۴۱- حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہ بات بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے کہ کوئی اپنے ماں باپ کو لعنت کرے۔“ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے ماں باپ کو لعنت کرے؟ آپ نے فرمایا: ”کوئی شخص جب دوسرے کے باپ کو لعنت کرے گا تو وہ اس کے باپ کو لعنت کرے گا۔ اگر دوسرے کی ماں کو لعنت کرے گا تو وہ اس کی ماں کو لعنت کرے گا۔“

۵۱۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: «يَلْعَنُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَلْعَنُ أَبَاهُ، وَيَلْعَنُ أُمَّهُ فَيَلْعَنُ أُمَّهُ».

☀️ فائدہ: کسی گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے اور جو جس قدر بڑے گناہ کا سبب بنے گا اس کا وبال بھی اسی قدر بڑا ہوگا۔

۵۱۴۲- جناب ابوالسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار اتفاق سے ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلہ بنو سلمہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے ماں باپ کے فوت ہو جانے کے بعد بھی مجھ پر ان کا کوئی حق باقی ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہوں؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔ ان کے لیے دعا کرنا ان کے لیے بخشش مانگنا ان کے بعد ان کے عہد کو پورا

۵۱۴۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْمَعْنَى، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَسِيدِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ عُبَيْدِ مَوْلَى بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا



۵۱۴۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب: لا يسب الرجل والديه، ح: ۵۹۷۳ من حديث إبراهيم بن سعد، ومسلم، الإيمان، باب الكباير وأكبرها، ح: ۹۰ من حديث سعد بن إبراهيم بن عبدالرحمن بن به.

۵۱۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب: صل من كان أبوك يصل، ح: ۳۶۶۴ من حديث عبدالله بن إدريس به، و صححه ابن حبان، ح: ۲۰۳۰، والحاكم، ۴/ ۱۵۴، ۱۵۵، ووافقه الذهبي.

کرنا ایسے رشتہ داروں سے میل ملاپ رکھنا کہ ان (ماں باپ) کے بغیر ان سے ملاپ نہ ہو سکتا تھا اور ان کے دوست کی عزت کرنا۔“

رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ أَبِيِّي شَيْءٌ أْبْرُهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا. قَالَ: «نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا».

۵۱۴۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے بڑا حسن سلوک یہ ہے کہ باپ کے فوت ہو جانے کے بعد انسان اس کے محبت کرنے والوں سے ملاپ رکھے۔“

۵۱۴۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسَمَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أْبْرَ الْبِرِّ صِلَةُ الْمَرْءِ أَهْلَ وَدَّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتِي».

۵۱۴۴- حضرت ابو طفیل (عامر بن داؤد الشیبانی رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جعیرانہ مقام پر گوشت تقسیم کرتے دیکھا، میں ان دنوں نوخیز لڑکا تھا اونٹ کی ہڈی اٹھا سکتا تھا کہ اچانک ایک عورت آئی حتیٰ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئی، تو آپ نے اس کے لیے اپنی چادر بچھا دی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون تھی؟ تو صحابہ نے بتایا کہ یہ آپ کی ماں تھی جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا۔

۵۱۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ: أَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ؛ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقْسِمُ لِحَمَا بِالْجَعِرَانَةِ. قَالَ أَبُو الطُّفَيْلِ: وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ أَحْمَلُ عَظْمَ الْجَزُورِ، إِذْ أَقْبَلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا: هَذِهِ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ.

۵۱۴۳- تخریج: أخرجه مسلم، البر والصلة، باب فضل صلة أصدقاء الأب والأم ونحوهما، ح: ۲۵۵۲ من حديث الليث بن سعد به مطولاً.

۵۱۴۴- تخریج: [ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۹۵ عن أبي عاصم به \* عمارة مستور، وجعفر بن يحيى مثله.

قیسوں اور بہن بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم رضاعی ماں کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی عزت و احترام اسی طرح سے ہے جیسے حقیقی ماں کے ساتھ۔

۵۱۳۵- جناب عمر بن سائب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے رضاعی والد آئے۔ تو آپ نے اپنی چادر کا ایک حصہ ان کے لیے بچھادیا تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ کی رضاعی والدہ آئیں تو آپ نے اس چادر کی دوسری جانب بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پھر آپ کے رضاعی بھائی آئے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے سامنے بٹھالیا۔

۵۱۴۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ جَالِسًا يَوْمًا، فَأَقْبَلَ أَبُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَوَضَعَ لَهُ بَعْضَ ثَوْبِهِ فَمَعَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَتْ أُمُّهُ فَوَضَعَ لَهَا شِقَّ ثَوْبِهِ مِنْ جَانِبِهِ الْآخِرِ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ أَخُوهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقَامَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ.

☀️ فائدہ: یہ روایت بھی ضعیف ہے تاہم رضاعی والدین اور رضاعی بہن بھائیوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی شرعی واجبات میں سے ہے۔

باب: ۱۲۱/۱۲۰- قیسوں کی پرورش کی فضیلت

(المعجم ۱۲۰، ۱۲۱) - باب: فی فضل من عال یتامی (التحفة ۱۳۰)

۵۱۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس کے پاس کوئی لڑکی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کر دے (جیسے کہ کفار کرتے تھے) اور نہ اس کی اہانت کرے اور نہ لڑکے کو اس پر فضیلت دے تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا۔“ اور راوی حدیث عثمان نے لفظ ”الذُّكُور“ ذکر

۵۱۴۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ الْمَعْنَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ ابْنِ حُدَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَنْثَى فَلَمْ يَنْدُهَا وَلَمْ يُهِنِّهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا» - قَالَ: يَعْنِي

۵۱۴۵- تخریج: [إسناده ضعيف] \* السند مرسل .

۵۱۴۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۲۳/۱ عن أبي معاوية الضرير به، وهو في مصنف أبي بكر بن أبي شيبة: ۳۶۳/۸ \* ابن حدير غير مشهور، قال المنذري.

۴۰- کتاب الأدب - تیبوں اور بہن بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

الذَّكُورَ - «أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ» وَلَمْ يَذْكُرْ نَهَيْتُمْ كَيْفَ.  
عُثْمَانُ يَعْنِي الذَّكُورَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① یہ روایت ضعیف ہے، تاہم عام شرعی تعلیمات کی روشنی میں واضح ہے کہ لڑکیوں کو منحوس سمجھنا انتہائی جہالت اور بدترین عمل ہے۔ ② عرب کے بعض لوگ لڑکیوں کو زندہ ہی دفن کر دیا کرتے تھے اور یہ عمل حرام اور جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ ③ پرورش اور تعلیم و تربیت کے سلسلے میں لڑکوں کو لڑکیوں پر ترجیح دینا ناجائز ہے۔ ④ یہ بالکل ہی حرام ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی صرف اس وجہ سے اہانت کرے کہ وہ بیٹی ہے۔

۵۱۴۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ الْأَعْمَى. - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُكْمِلِ الزُّهْرِيِّ - عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ، فَأَدَبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، فَلَهُ الْجَنَّةُ».

۵۱۴۷- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں (حسن معاشرت کا) ادب سکھایا، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا رہا، تو اس کے لیے جنت ہے۔“

۵۱۴۸- حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَاهُ قَالَ: «ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ».

۵۱۴۸- سہیل نے اسی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کرتے ہوئے کہا: ”جس نے تین بہنوں یا تین بیٹیوں یا دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کی۔“

🌞 فائدہ: تیبوں کے علاوہ بیٹیوں اور بہنوں کی پرورش بھی بڑی فضیلت اور عزیمت کا عمل ہے۔

۵۱۴۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ: حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الشَّجْعِيُّ عَنْ مَرْوَى

۵۱۴۷- تخریج: [حسن] رواه الترمذی، ح: ۱۹۱۲، ولم يذكر أبو بن بشير، وصححه ابن حبان، ح: ۲۰۴۴، وللحديث شواهد كثيرة.

۵۱۴۸- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق.

۵۱۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۹/۶، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۴۱ من حديث النهاس بن قهم به، وهو ضعيف.

ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میں اور کالے رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح (قریب قریب) ہوں گے۔“ یزید (بن زریج) نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی ملاتے ہوئے اشارہ کر کے دکھایا۔ (یعنی) وہ معزز اور حسین و جمیل عورت جو بیوہ ہوگئی اور (عزت و خوبصورتی کے باوجود) اس نے نکاح نہ کیا بلکہ (اپنے یتیم بچوں کی خاطر) نکاح کرنے سے رکی رہی حتیٰ کہ وہ بڑے ہو گئے یا وفات پا گئے۔

ابن زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا التَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ: حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفَعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»، وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بِالْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ: «امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا».

باب: ۱۲۲/۱۲۱- یتیم کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ ملا کر پرورش کرنے کی فضیلت

(المعجم ۱۲۱، ۱۲۲) - بَابُ: فِيمَنْ صَمَّ يَتِيمًا (التحفة ۱۳۱)

۵۱۵۰- حضرت سہل (بن سعد انصاری) رضی اللہ عنہما روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ایسے ہوں گے۔“ اور آپ نے اپنی درمیان والی اور شہادت والی انگلی کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

۵۱۵۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ»، وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ.

☀️ فائدہ: یتیم، یعنی نابالغ لڑکی یا لڑکا جس کا والد فوت ہو گیا ہو۔ معاشرتی زندگی میں اس کو اپنے گھر کا فرد بنا لینا اس کی سرپرستی کرنا اور اسے والد کی کمی محسوس نہ ہونے دینا بڑی عزیمت اور فضیلت کا کام ہے۔

باب: ۱۲۳/۱۲۲- ہمسائگی کے حقوق کا بیان

(المعجم ۱۲۲، ۱۲۳) - بَابُ: فِي حَقِّ الْجَوَارِ (التحفة ۱۳۲)

۵۱۵۱- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۵۱۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ

۵۱۵۰- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب فضل من يعول يتيماً، ح: ۶۰۰۵ من حديث عبد العزيز بن أبي حازم به.

۵۱۵۱- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب الوصاة بالجار، ح: ۶۰۱۴، ومسلم، البر والصلة، باب

الوصية بالجار والإحسان إليه، ح: ۲۶۲۴ من حديث يحيى بن سعيد الأنصاري به.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جبریل امین مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث ہی بنا دیں گے۔“

عن يَحْيَىٰ بنِ سَعِيدٍ، عن أَبِي بَكْرٍ بنِ مُحَمَّدٍ، عن عَمْرَةَ، عن عَائِشَةَ عن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «مَا زَالَ جِبْرَائِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّىٰ قُلْتُ لَيُورَثَنَّهُ».

۵۱۵۲- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی

ہے کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی اور پھر پوچھا: کیا تم نے میرے یہودی ہمسائے کی طرف بھی کچھ بھیجا ہے؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جبریل امین مجھے ہمسائے کے متعلق وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ وہ اسے وارث ہی بنا دیں گے۔“

۵۱۵۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عن بَشِيرِ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عن مُجَاهِدٍ، عن عَبْدِ اللَّهِ بنِ عَمْرٍو؛ أَنَّهُ ذَبَحَ شَاةً فَقَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِي الْيَهُودِي؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا زَالَ [جِبْرَائِيلُ] يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ».

☀️ **فائدہ:** ہمسایہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا شرعی فریضہ ہے۔ علماء کا بیان ہے کہ غیر مسلم ہمسائے کا صرف ایک حق ہے یعنی حق ہمسائیگی اور مسلمان ہمسائے کے دو حق ہیں۔ ایک حق ہمسائیگی دوسرا حق اسلام جب کہ مسلمان رشتہ دار ہمسائے کے تین حق ہوتے ہیں۔ حق ہمسائیگی، حق اسلام اور حق قرابت۔

۵۱۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اپنے ہمسائے کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ اور صبر کرو۔“ وہ پھر آپ کے پاس دو یا تین بار آیا تو آپ نے فرمایا: ”جا اپنا سامان راستے پر ڈال دے۔“ چنانچہ اس نے اپنا مال متاع راستے پر ڈال دیا۔ لوگ اس سے پوچھنے لگے (کہ

۵۱۵۳- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعِ أَبِي

تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عن مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ، عن أَبِيهِ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو جَارَهُ قَالَ: «اذْهَبْ فَاصْبِرْ»، فَأَتَاهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «اذْهَبْ فَاطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي

۵۱۵۲- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، البروالصلة، باب ماجاء في حق الجوار، ح: ۱۹۴۳ من حديث سفیان بن عیینة به، وصرح بالسماع، وقال الترمذي: 'حسن غریب'، ومجاهد صرح بالسماع عند ابن المبارک فی البروالصلة، ح: ۲۴۷.

۵۱۵۳- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۴ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع، وصرحه الحاكم على شرط مسلم: ۱۶۵/۴، ۱۶۶.

الطَّرِيقِ»، فَطَرَحَ مَتَاعَهُ فِي الطَّرِيقِ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَيُخْبِرُهُمْ خَيْرَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُونَهُ، فَعَلَّ اللَّهُ بِهِ وَفَعَلَ وَفَعَلَ، فَجَاءَ إِلَيْهِ جَارُهُ فَقَالَ لَهُ: اَرْجِعْ لَا تَرَى مِنِّي شَيْئًا تَكْرَهُهُ.

۵۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكَّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

۵۱۵۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ؛ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ عَنِ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ طَلْحَةَ، عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ بَأْيَهُمَا أَبْدَأُ. قَالَ: «بِأَدْنَاهُمَا بَابًا».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ شُعْبَةُ فِي هَذَا

مساہلی کے حقوق کا بیان کیا ہوا؟) تو اس نے انہیں اپنے ہمسائے کا سلوک بتایا۔ تو لوگ اسے لعنت ملامت کرنے لگے۔ اللہ اس کے ساتھ ایسے کرے اور ایسے کرے۔ تو وہ ہمسایہ اس کے پاس آیا اور اس سے بولا: اپنے گھر میں واپس چلے جاؤ۔ (آئندہ) میری طرف سے کوئی ناپسندیدہ سلوک نہیں دیکھو گے۔

۵۱۵۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کو دکھ نہ دے۔ اور جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ خیر کے لفظ بولے یا خاموش رہے۔“

۵۱۵۵- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے دو ہمسائے ہیں۔ میں (احسان کرنے میں) کس سے ابتدا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شعبہ نے اس حدیث

۵۱۵۴- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب إكرام الضيف وخدمته إياه بنفسه... الخ، ح: ۶۱۳۸ من حديث معمر، ومسلم، الإيمان، باب الحث على إكرام الجار... الخ، ح: ۴۷ من حديث الزهري به، وهو في مصنف عبدالرزاق، ح: ۱۹۷۴۶.

۵۱۵۵- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب حق الجوار في قرب الأبواب، ح: ۶۰۲۰ من حديث أبي عمران الجوني به.



۴۰- کتاب الأدب ..... غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

الْحَدِيثُ: طَلَحَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ .  
کی سند میں طلحہ کے تعارف میں کہا: وہ ایک قریشی آدمی تھا۔

(المعجم ۱۲۳، ۱۲۴) - باب: فِي حَقِّ

الْمَمْلُوكِ (التحفة ۱۳۳)

خیال رکھنے کا بیان

۵۱۵۶- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ابن الفضيل عن مغيرة، عن أم موسى،

عن علي قال: كان آخر كلام رسول الله

ﷺ: «الصلوة الصلوة، اتقوا الله فيما

ملكتم أيما نكم».

غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔“

فوائد ومسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سندا ضعیف قرار دیا ہے، لیکن دیگر محققین، مثلاً شیخ البانی

رحمہ اللہ اور الموسوعة الحدیثیة مسند امام احمد کے محققین نے اسے صحیح قرار دیا ہے، محققین کی اس تفصیلی بحث

سے تصحیح حدیث کی رائے ہی اقرب الی الصواب محسوس ہوتی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحدیثیة

مسند امام احمد: ۲۱۰/۲۰۹/۱۹، حدیث: ۱۲۱۶۹) ② غلام نوکر اور خادم بھی مسلمان معاشرے کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔

واجب ہے کہ انسان صاحب ایمان ہونے کے ناتے ان کا خاص خیال رکھے، ان کی اہانت کرنا یا انہیں ان کی ہمت

سے بڑھ کر تکلیف دینا قطعاً جائز نہیں۔

۵۱۵۷- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمَعْرُورِ

ابن سويد قال: رأيت أبا ذرٍّ بالريدة وعليه

برد غليظ، وعلى غلامه مثله. قال: فقال

القوم: يا أبا ذرٍّ! لو كنت أخذت الذي

على غلامك، فجعلته مع هذا فكأنت

۵۱۵۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الوصايا، باب: وهل أوصى رسول الله ﷺ، ح: ۲۶۹۸ من

حدیث محمد بن فضیل بہ، وسندہ ضعیف، وللحدیث شواہد ضعیفۃ عند أحمد: ۱۱۷/۳ وغیرہ .

۵۱۵۷- تخریج: أخرجه البخاري، الأدب، باب ما ينهى من السباب واللعن، ح: ۶۰۵۰، ومسلم، الأيمان،

باب إطعام المملوك مما يأكل، ح: ۱۶۶۱ من حدیث الأعمش بہ .



غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

کوئی اور کپڑا لے دیتے۔ تو حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ میں نے ایک آدمی کو گالی دی تھی جس کی ماں غمی تھی۔ میں نے اس کو اس کی ماں کا طعنہ دیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاں میری شکایت کر دی۔ تو آپ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت کا اثر ہے۔“ آپ نے مزید فرمایا: ”بلاشبہ یہ (غلام) تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے تم کو ان پر فضیلت بخشی ہے۔ پس جس کے ساتھ تمہاری طبیعت نہ ملتی ہو تو اسے بیچ دو لیکن اللہ کی مخلوق کو دکھ نہ دو۔“

حُلَّةٌ، وَكَسَوْتُ غَلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهُ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي كُنْتُ سَابَيْتُ رَجُلًا وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً، فَعَيَّرْتُهُ بِأُمَّهِ، فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: «إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَلَّكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يَلَايْمِكُمْ فَيَبْغُوهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ».

فوائد ومسائل: ① اس میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کو از حد کامل طور پر اپنے پلے باندھ لیا تھا۔ ② کسی کو اس کے حسب نسب کا طعنہ دینا جاہلیت کی علامت ہے۔ ③ جس مسلمان بھائی کے ساتھ نفسیاتی مناسبت نہ ہو تو اس سے بلاوجہ الجھنا کسی طرح معقول نہیں۔ چاہیے کہ آدمی کسی اور سے معاملہ استوار کر لے۔ ④ اللہ کی مخلوق انسان ہو یا حیوان اس کو بلاوجہ عذاب دینا ناجائز ہے۔



۵۱۵۸- جناب معمر بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بزدہ مقام میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے۔ ہم نے دیکھا کہ ان پر ایک اونٹنی چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اسی طرح کی ایک چادر تھی۔ تو ہم نے کہا: اے ابوذر! اگر آپ اپنے غلام والی چادر اپنی چادر کے ساتھ ملا لیتے تو ایک جوڑا بن جاتا اور اسے آپ کوئی اور کپڑا لے دیتے۔ تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ چنانچہ جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو اس کو چاہیے کہ اسے وہی

۵۱۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ ابْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ وَعَلَى غَلَامِهِ مِثْلُهُ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَوْ أَخَذْتَ بُرْدَ غَلَامِكَ إِلَى بُرْدِكَ فَكَانَتْ حُلَّةً، وَكَسَوْتَهُ ثَوْبًا غَيْرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَكْسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ

۵۱۵۸- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عيسى بن يونس به، انظر الحديث السابق، ولهذا طرفه، ورواه ابن عبد البر في التمهيد: ۲۴/۲۸۷ من حديث أبي داود به.

۴۰- کتاب الأدب ..... غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

مَّا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ. کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اور اسے اس کی ہمت سے زیادہ کام نہ دے اگر اسے مکلف کرے تو اس کی مدد بھی کرے۔“

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ  
الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ. امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابن نمیر نے رحمہ اللہ سے مذکورہ بالا کی مانند روایت کیا ہے۔

☀️ فوائد و مسائل: ① اسلام ہی وہ اولین دین ہے جس نے غلاموں اور مملوکوں کو اس قدر عظیم مساوات کے حقوق دیے ہیں۔ ② غلاموں، نوکروں اور خادموں کو اچھا لباس اور اچھا کھانا دینے سے مالک کی عزت و قدر میں کوئی کمی نہیں آتی، بلکہ اضافہ ہوتا ہے۔ ③ لازمی ہے کہ انسان پر مشقت کام میں غلام اور نوکر کی مدد کرے۔

۵۱۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ  
الْمُنْتَنَى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ،  
عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ أَبِي  
مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ  
غُلَامًا لِي فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا:  
«اعْلَمْ أَبَا مَسْعُودٍ» - قَالَ ابْنُ الْمُنْتَنَى:  
مَرَّتَيْنِ - «لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ»،  
فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ خُرٌّ لِيُوجِبَ اللَّهُ. قَالَ: «أَمَّا  
[إِنَّكَ] لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَعْتَكَ النَّارَ» أَوْ  
«لَمَسَّتْكَ النَّارُ».

۵۱۵۹- حضرت ابو مسعود انصاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک بار) میں اپنے غلام کو مار رہا تھا۔ تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ”ابو مسعود! خیال کرو.....“ ابن شنی کے الفاظ ہیں: میں نے یہ آواز دو بار سنی..... ”اللہ کو تم پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی کہ تم اس پر رکھتے ہو۔“ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ تو میں نے (فوراً) کہا: اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کے لیے آزاد ہوا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر تم یہ نہ کرتے تو آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔“ الفاظ [لَلْفَعْتَكَ النَّارَ] تھے یا [لَمَسَّتْكَ النَّارَ]

☀️ فوائد و مسائل: ① انسان اپنے غصے اور قدرت کا اظہار کرتے ہوئے ہمیشہ یاد رکھے کہ اللہ عزوجل اس سے بڑھ کر قدرت رکھنے والا ہے اس لیے ظلم سے ہمیشہ باز رہے ورنہ اس کا انجام آگ ہے۔ ② اس حدیث میں حضرت ابو مسعود رحمہ اللہ کی فضیلت کا اظہار ہے کہ انہوں نے فوراً اپنی غلطی کی تلافی کی اور ایک افضل عمل سے کی۔

۵۱۵۹- تخریج: أخرجه مسلم، الأیمان، باب صحبة الممالیک وکفارة من لطم عبده، ح: ۱۶۵۹ عن أبي كريب محمد بن العلاء به.

۵۱۶۰- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ  
الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ،  
نَحْوَهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غَلَامًا لِي  
بِالسُّوْطِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الْعِنَقِ.

۵۱۶۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو  
الرَّازِيُّ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ مَنصُورٍ، عَنِ  
مُجَاهِدٍ، عَنِ مَوْرِقٍ، عَنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَاءَ مَكُّم مِّنْ  
مَّمْلُوكِكُمْ فَأَطَعُمُوهُ مِمَّا تَأْكُلُونَ، وَأَكْسُوهُ  
مِمَّا تَكْتَسُونَ، وَمَنْ لَمْ يَلَأْكُمْ مِنْهُمْ  
فَيِعُوهُ وَلَا تَعْدُبُوا خَلْقَ اللَّهِ».

۵۱۶۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى:  
أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ  
عُثْمَانَ بْنِ زُفَرٍ، عَنِ بَعْضِ بَنِي رَافِعِ بْنِ  
مَكِيثٍ، عَنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ مِمَّنْ  
شَهِدَ الْحَدِيثَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
قَالَ: «حَسَنُ الْمَلَكََةِ يُمْنٌ، وَسَوْءُ الْخَلْقِ  
شَوْمٌ».

۵۱۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُصَفَّى: حَدَّثَنَا  
بَقِيَّةٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرٍ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ

۵۱۶۰- تخریج: أخرجه مسلم عن أبي كامل به، انظر الحديث السابق.

۵۱۶۱- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۶۸/۵ من حديث منصور به.

۵۱۶۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۵۰۲/۳ عن عبدالرزاق به، وهو في مصنفه (جامع  
معمر: ۲۰۱۸) \* عثمان بن زفر مستور، لم يوثقه غير ابن حبان، وانظر الحديث الآتي.

۵۱۶۳- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

۵۱۶۰- اعمش نے اپنی سند سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں ہے کہ میں اپنے ایک (کالے) غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا۔ مگر اس میں اس کو آزاد کرنے کا بیان نہیں ہے۔

۵۱۶۱- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے موافق ہو (تمہاری پسند کے مطابق تمہاری خدمت کرتا ہو) تو اس کو اسی سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اس کو اسی سے پہناؤ جو تم پہنتے ہو۔ اور جو تمہارے موافق نہ ہو تو اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔“

۵۱۶۲- حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ غزوہ حدیبیہ میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”(اپنے ماتحت اور زیر ملکیت کے ساتھ) عمدہ برتاؤ کرنا برکت ہے اور بد خلقی نحوست ہے۔“

۵۱۶۳- جناب حارث بن رافع بن مکیث سے روایت ہے۔ اور حضرت رافع رضی اللہ عنہ قبیلہ جمہیہ سے تھے اور غزوہ

حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا آپ نے فرمایا: ”(زیر ملکیت اور ماتحت کے ساتھ) عمدہ برتاؤ کرنا باعث برکت ہے اور بد خلقی نحوست ہے۔“

ابن خَالِدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَكِيثٍ، وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ جُهَيْنَةَ قَدْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «حُسْنُ الْمَلَكَةِ يُمْنٌ، وَسَوْءُ الْخُلُقِ شُوْمٌ».

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے تاہم لوٹری غلام یا خادم ہو یا کوئی حیوان یا پرندہ پال رکھا ہو تو اس کی خوراک لباس رہائش اور صحت کا بخوبی خیال رکھنا شرعی واجبات میں سے ہے۔

۵۱۶۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم خادم کو کس قدر معاف کریں؟ تو آپ خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا تو آپ خاموش رہے۔ پھر جب تیسری بار پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”اسے ہر روز ستر بار معاف کرو۔“

۵۱۶۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ - وَهَذَا حَدِيثٌ الْهَمْدَانِيِّ وَهُوَ أَتَمُّ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ جُلَيْدِ الْحَجْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَّتْ، ثُمَّ أَعَادَ إِلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَّتْ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ: «اغْفُو عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً».

☀️ فائدہ: لوٹری غلام اور خادم کو بہت زیادہ معاف کرنا چاہیے اور ساتھ ہی اس کو کام کرنے کا سلیقہ بھی سمجھانا چاہیے تاکہ وہ دوبارہ غلطی نہ کرے۔

۵۱۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت ابوالقاسم نبی التوبہ ﷺ نے

۵۱۶۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ بْنُ

۵۱۶۴- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، البر والصلة، باب ماجاء في العفو عن الخادم، ح: ۱۹۴۹ من حديث أبي هانئ، وقال: "حسن غريب".

۵۱۶۵- تخریج: أخرجه البخاري، الحدود، باب قذف العبيد، ح: ۶۸۵۸، ومسلم، الأيمان، باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنى، ح: ۱۶۶۰ من حديث فضيل بن غزوان به.



## ۴۰- کتاب الأدب

غلاموں کا خاص خیال رکھنے کا بیان

بیان فرمایا: ”جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری تھا جو اس کے بارے میں کہا گیا تھا تو اس (مالک) کو قیامت کے دن حد لگائی جائے گی۔“ مؤمل (بن فضل) نے سند یوں بیان کی [حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنِ الْفَضِيلِ يَعْنِي ابْنَ عَزْوَانَ]

الْفَضِيلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى: حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ، جُلِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَدًّا» قَالَ مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنِ الْفَضِيلِ يَعْنِي ابْنَ عَزْوَانَ.

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی ایک صفت ”نبی التَّوْبَةِ“ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ اس امت کی توبہ ندامت اور الفاظ سے قبول کر لی جاتی ہے جبکہ سابقہ امتوں میں بعض اوقات اپنے آپ کو قتل کرنے سے قبول ہوتی تھی۔ ایک معنی یہ بھی لکھے گئے ہیں کہ اس سے مراد ایمان و عمل ہے جبکہ انسان نے کفر و فسق سے رجوع کیا ہو۔

۵۱۶۶- جناب ہلال بن سیاف سے مروی ہے کہ ہم حضرت سوید بن مقرن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے گھر میں ٹھہرے ہوئے تھے ہمارے ساتھ ایک بڑی عمر کا شیخ بھی تھا جس کی طبیعت میں تیزی تھی اور اس کے ساتھ اس کی لونڈی تھی۔ تو اس شیخ نے اپنی اس لونڈی کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ اس دن حضرت سوید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جس قدر غصے ہوئے میں نے اس سے بڑھ کر انہیں کبھی غضبناک نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا: کیا تو اتنا ہی عاجز (اور مغلوب الغضب) ہو گیا تھا کہ اس کو مارنے کے لیے تجھے صرف اس کا عزت والا چہرہ ہی ملا تھا۔ مجھے وہ منظر یاد ہے کہ میں اولاد مقرن میں سا توں فرد تھا اور ہماری ایک ہی خادمہ تھی۔ ہمارے ایک چھوٹے نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اس کو آزاد کر دو۔

۵۱۶۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا فَضِيلٌ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ سَيْسَافٍ قَالَ: كُنَّا نَزُولًا فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ، وَفِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَّةٌ، وَمَعَهُ جَارِيَةٌ فَلَطَمَ وَجْهَهَا، فَمَا رَأَيْتُ سُؤَيْدًا أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: عَجَزَ عَلَيْكَ إِلَّا حُرٌّ وَجْهَهَا، لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ وُلْدِ مَقْرِنٍ وَمَالَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَ أَصْغَرَنَا وَجْهَهَا، فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعِتْقِهَا.

☀️ فائدہ: چہرے پر بارناخت منع ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: [إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْتَبِ الْوَجْهَ] (صحیح مسلم، البر والصلة، حدیث: ۲۶۱۲) ”جب تم میں سے کسی کی اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ لڑائی ہو جائے تو چاہیے کہ اس کے چہرے (پر مارنے) سے بچے۔“ حتیٰ کہ حیوان کے چہرے پر بھی نہیں مارنا چاہیے۔

۵۱۶۷- جناب معاویہ بن سوید بن مقرن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک غلام کو تھپڑ مار دیا۔ تو میرے والد نے اس کو اور مجھے بلالیا اور غلام سے کہا: اس سے اپنا بدلہ لو۔ اور بتایا کہ نبی ﷺ کے دور میں ہم بنو مقرن کے سات افراد تھے اور ہماری ایک ہی خادمہ تھی۔ ہمارے ایک آدمی نے اس کو تھپڑ مار دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسے آزاد کر دو۔“ صحابہ نے کہا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادمہ نہیں ہے۔ فرمایا: ”چلو جب تک کوئی اور نہیں ملتی خدمت کرتی رہے، جب اس سے مستغنی ہو جائیں تو اسے آزاد کر دیں۔“

۵۱۶۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ: حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلَى لَنَا، فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي، فَقَالَ: اقْتَصِرْ مِنْهُ، فَإِنَّا مَعَشَرَ بَنِي مَقْرِنٍ، كُنَّا سَبْعَةَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ، فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَعْتِقُوهَا»، قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا، قَالَ: «فَلْتَعْتِدْهُمْ حَتَّى يَسْتَعْتُوا فَإِذَا اسْتَعْتُوا فَلْيُعْتِقُوها».

۵۱۶۸- جناب زاذان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا۔ انہوں نے زمین سے ایک تنکا یا اس قسم کی کوئی شے اٹھائی اور کہا: مجھے اس کے آزاد کرنے میں اس جتنا بھی ثواب نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”جس نے اپنے غلام کو تھپڑ لگایا ہو یا مارا ہو تو اس کا کفارہ یہی ہے کہ اسے آزاد کر دے۔“

۵۱۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ زَادَانَ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا لَهُ، فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْ شَيْئًا، فَقَالَ: مَالِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ».

☀️ فائدہ: اسلام نے انسانی معاشرے میں صدیوں کے رائج غلامی کے نظام کو بڑی دقیق حکمت سے ختم کیا ہے کہ

۵۱۶۷- تخریج: أخرجه مسلم من حديث سفيان الثوري به، وانظر الحديث السابق.

۵۱۶۸- تخریج: أخرجه مسلم، الأيمان، باب صحبة المماليك وكفارة من لطم عبده، ح: ۱۶۵۷ عن أبي كامل به.

۴۰- کتاب الأدب - غلاموں سے متعلق دیگر احکام و مسائل

موقع بموقع ہو جانے والی غلطیوں میں غلاموں کے آزاد کرنے کو ان کا کفارہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اہل ایمان نے اس انداز سے غلاموں کو آزاد کرنا اپنا معمول بنالیا اور انہیں آزاد کیا کہ اب یہ صنف تقریباً ناپید ہے۔

(المعجم ۱۲۴، ۱۲۵) - **بَابُ: فِي**  
**الْمَمْلُوكِ إِذَا نَصَحَ** (التحفة ۱۳۴)  
 باب: ۱۲۳، ۱۲۵- مملوک غلام جو اپنے آقا کو نصیحت کرے

۵۱۶۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللَّهِ، فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ».

۵۱۶۹- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق جو غلام اپنے آقا کو خیر خواہی کی بات کہے اور اللہ عزوجل کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اس کو دو گنا ثواب ہے۔“

🌞 **فائدہ:** صاحب ایمان غلام اور ماتحت کو چاہیے کہ اپنے مالک اور اپنے بڑے کو خیر کی بات کہنے میں نہ نخیل بنے اور نہ بچکچائے اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔ اور مالک کو بھی چاہیے کہ غلام اور خادم کی نصیحت پر ناک بیٹوں نہ چڑھائے بلکہ اس کو قدر اور تحسین کی نگاہ سے دیکھے اور ایسے غلام اور خادم کو اپنا حقیقی خیر خواہ سمجھتے ہوئے اس کے ساتھ نیکی کرے اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾ (الرحمن: ۲۰)

”احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔“

(المعجم ۱۲۵، ۱۲۶) - **بَابُ: فِيمَنْ**  
**حَبَّبَ مَمْلُوكًا عَلَى مَوْلَاهُ** (التحفة ۱۳۵)  
 باب: ۱۲۴، ۱۲۵- کسی کے غلام کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکانا

۵۱۷۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو کوئی کسی کی بیوی کو اس کے شوہر کے خلاف یا غلام (خادم) کو اس کے مالک کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں۔“

۵۱۶۹- **تخریج:** أخرجه البخاري، العتق، باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده، ح: ۲۵۴۶ عن القعني، ومسلم، الأيمان، باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله، ح: ۱۶۶۴ من حديث مالك به، وهو في الموطأ (يحيى): ۲/۹۸۱.

۵۱۷۰- **تخریج:** [حسن] تقدم، ح: ۲۱۷۵.



۴۰- کتاب الأدب ..... کسی کے گھریا خاص مجلس میں داخلے کی اجازت سے متعلق احکام و مسائل  
خَبَّ زَوْجَةً أَمْرِيءٍ أَوْ مَمْلُوكَةً فَلَيْسَ مِنَّا» .

☀️ فائدہ: کسی کے گھر میں یا کسی ادارے کے رواں دواں نظام میں فتنہ فساد ڈال دینا انتہائی گناہ کا کام ہے رسول اللہ ﷺ نے ایسے فتنہ انگیز شخص سے لاقلمی کا اظہار فرمایا ہے۔

(المعجم ۱۲۶، ۱۲۷) - **باب: فبی**  
الإِسْتِذَانِ (التحفة ۱۳۶)

باب: ۱۲۶، ۱۲۷- کسی کے گھریا خاص مجلس  
میں اجازت لے کر جانے کا بیان

۵۱۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ :  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ،  
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؛ أَنَّ رَجُلًا أَطَّلَعَ مِنْ  
بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ أَوْ مَسَاقِصَ قَالَ : فَكَأَنِّي  
أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتَلُهُ لِيَطْعَنَهُ .

۵۱۷۱- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
ایک آدمی نے نبی ﷺ کے کسی گھر میں جھانکا۔ تو رسول اللہ  
ﷺ ایک لمبے پھل کا نیزہ لیے ہوئے اس کی جانب اٹھے۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ  
رسول اللہ ﷺ یہ نیزہ اسے مارنے کے لیے لہرا رہے  
تھے۔

☀️ **فوائد و مسائل:** ① کسی کے گھر میں بغیر اجازت جھانکنا حرام اور انتہائی بد اخلاقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کسی  
کے دروازے پر دستک دے تو اس کا ادب یہ ہے کہ ایک جانب کھڑا ہو جیسے کہ اگلی حدیث ۵۱۷۲ میں آ رہا ہے۔  
② گھروالے کو اجازت ہے کہ جھانکنے والے کو سزا دے۔

۵۱۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :  
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :  
حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ : «مَنْ أَطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ  
فَقَقَا وَآ عَيْنُهُ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهُ» .

۵۱۷۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے انہوں  
نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرماتے تھے: ”جس نے  
کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا اور انہوں  
نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو یہ ضائع ہے۔ (اس میں کوئی  
قصص نہیں۔“)

۵۱۷۳- حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۵۱۷۱- **تخریج:** أخرجه البخاري، الاستذنان، باب: الاستذنان من أجل البصر، ح: ۶۲۴۲، ومسلم، الآداب،  
باب تحريم النظر في بيت غيره، ح: ۲۱۵۷ من حديث حماد بن زيد به .

۵۱۷۲- **تخریج:** أخرجه مسلم، الآداب، باب تحريم النظر في بيت غيره، ح: ۲۱۵۸ من حديث سهيل،  
وأحمد: ۴۱۴/۲ من حديث حماد بن سلمة به .

۵۱۷۳- **تخریج:** [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۶۶/۲ من حديث سليمان بن بلال به \* كثير بن زيد حسن ◀◀

۴۰- کتاب الأدب ..... کسی کے گھریا خاص مجلس میں داخلے کی اجازت سے متعلق احکام و مسائل

المُؤذِنُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرٍ، عَنْ وَليدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا دَخَلَ الْبَصْرُ فَلَا إِذْنَ».

☀️ فائدہ: حقیقت یہی ہے کہ اپنے گھر میں یا پردہ اہل خانہ کی عزت و کرامت کے تحفظ کے لیے اجازت لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر جھانکنا ہی معیوب نہ ہو تو اجازت لینے دینے کے کوئی معنی نہیں رہتے۔

۵۱۷۴- حضرت زہیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص..... اور بقول عثمان بن ابی شیبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہما آئے اور نبی ﷺ کے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت طلب کرنے لگے..... عثمان بن ابی شیبہ نے وضاحت کی کہ وہ دروازے کے عین سامنے کھڑے ہو گئے..... تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اس طرف ہٹ کر کھڑے ہو یا اس طرف۔ اجازت لینے کا حکم نظر ہی کی وجہ سے ہے (کہ انسان اندر نہ جھانکے۔“)

۵۱۷۴- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ هُرَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ - قَالَ عُثْمَانُ: سَعْدٌ فَوْقَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ - قَالَ عُثْمَانُ: مُسْتَقْبِلَ الْبَابِ - فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «هَكَذَا - عَنْكَ - أَوْ هَكَذَا فَإِنَّمَا الْأَسْتِئْذَانُ مِنَ النَّظْرِ».

☀️ فائدہ: اہل علم اور بڑے لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے زیر تربیت اور چھوٹوں کو ہر طرح کے آداب کی عملی تربیت دینے کا اہتمام کریں۔

۵۱۷۵- طلحہ بن مصرف نے ایک آدمی کے واسطے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی مانند نبی ﷺ سے روایت کیا۔

۵۱۷۵- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سَعْدٍ، نَحْوَهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

◀️ الحديث، والوليد بن رباح مثله.

۵۱۷۴- تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۲۵ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۵۶۹/۸، وسنده ضعيف \* الأعمش عنن، والحديث السابق يعني عنه.

۵۱۷۵- تخریج: [إسناده ضعيف] انظر الحديث السابق.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب:..... اجازت کیسے لی جائے؟

(المعجم . . .) - بَابُ: كَيْفَ

الاسْتِئْذَانُ؟ (التحفة ۱۳۷)

۵۱۷۶- حضرت کلدہ بن حنبلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اس کو دو دھڑھرن کا بچہ اور کٹریاں دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی بالائی جانب میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ کلدہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی مجلس میں جا داخل ہوا اور سلام نہ کہا۔ تو آپ نے فرمایا: ”بیچھے ہو اور کہو [السلام علیکم]“ یہ واقعہ صفوان بن امیہ کے مسلمان ہو جانے کے بعد کا ہے۔

۵۱۷۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ؛ أَنَّ عَمْرُو ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ كَلْدَةَ بِنِ حَنْبَلٍ؛ أَنَّ صَفْوَانَ بَنِ أُمِّيَّةَ بَعَثَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَائِيَّةٍ وَصَعَايِسَ وَالنَّبِيِّ ﷺ بِأَعْلَى مَكَّةَ، فَدَخَلَتْ وَلَمْ أَسْلَمْ، فَقَالَ: «ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ»، وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ بَنِ أُمِّيَّةَ.

عمرو (بن ابوسفیان) نے کہا: مجھے یہ سب (امیہ) ابن صفوان نے کلدہ بن حنبلیہ کے واسطے سے بیان کیا اور اس میں سماع کا ذکر نہیں کیا۔

قَالَ عَمْرُو: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ صَفْوَانَ بِهَذَا أَجْمَعَ عَنْ كَلْدَةَ بِنِ الْحَنْبَلِ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یحییٰ بن حبیب نے (ابن امیہ کی صراحت کی اور) امیہ بن صفوان کہا۔ اور کلدہ بن حنبلیہ سے سماع کی صراحت نہیں کی۔ اور یحییٰ بن حبیب نے یہ بھی کہا کہ عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے بصیغہ اخبار روایت کیا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: أُمِّيَّةُ بِنِ صَفْوَانَ وَلَمْ يَقُلْ: سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ بِنِ الْحَنْبَلِ. وَقَالَ يَحْيَى أَيْضًا: عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّ كَلْدَةَ بِنِ الْحَنْبَلِ أَخْبَرَهُ.

🌞 نوآند و مسائل: ① مجلس میں جانے کا ادب اور اجازت کے لیے ”السلام علیکم“ کہنا ضروری ہے۔ ② اور جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے اسے عملاً ادب سکھایا جائے۔

۵۱۷۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ما جاء في التسليم قبل الاستئذان، ح: ۲۷۱۰ من حديث روح بن عباد به، وقال: "حسن غريب".

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۵۱۷۷- جناب ربیعہ سے روایت ہے کہ بنو عامر کے ایک شخص نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی جبکہ آپ گھر کے اندر تھے۔ اور اس نے کہا: ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ تو نبی ﷺ نے اپنے خادم سے فرمایا: ”اس کی طرف جاؤ اور اسے اجازت طلب کرنے کا ادب سکھاؤ اسے کہو کہ (اس طرح) کہے: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ اس آدمی نے یہ بات سن لی تو بولا: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ تو نبی ﷺ نے اسے اجازت دے دی اور وہ اندر آ گیا۔

۵۱۷۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَقَالَ: أَلَلَّحُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَخَادِمِهِ: «اُخْرُجْ إِلَيَّ هَذَا فَعَلِمَهُهُ الْاسْتِئْذَانَ فَقُلْ لَهُ: قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ»، فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ، فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَدَخَلَ.

🌞 فوائد و مسائل: ① اجازت لینے کے لیے صرف السلام علیکم کہنا ہی کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ پوچھنا چاہیے کہ ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ ② جو آدمی جانتا نہ ہو اس کو سکھانا چاہیے۔



۵۱۷۸- جناب ربیعہ بن حراش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مجھے بیان کیا گیا کہ بنو عامر کے ایک آدمی نے نبی ﷺ سے اجازت چاہی۔ اور مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کیا۔

۵۱۷۸- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِ ابْنِ حِرَاشٍ قَالَ: حَدَّثْتُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ.

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں مسدد نے ابو عوانہ سے انہوں نے منصور سے (اور انہوں نے ربیعہ سے) ایسے ہی روایت کیا ہے..... اور اس میں بنو عامر کے آدمی کا ذکر نہیں کیا۔

قال أبو داؤد: وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ.

۵۱۷۹- عبید اللہ بن معاذ نے اپنے والد سے بیان

۵۱۷۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ:

۵۱۷۷- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۳۶۸/۵، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۴۸، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۱۶ من حديث منصور به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة ۴۱۸/۸، ۴۱۹، وصححه النووي في رياض الصالحين، ح: ۸۷۲.]

۵۱۷۸- [تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق، وأخرجه البيهقي: ۳۴۰/۸ من حديث أبي داود به.

۵۱۷۹- [تخریج: [صحيح] انظر الحديثين السابقين، وأخرجه البيهقي: ۳۴۰/۸ من حديث أبي داود به.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

کیا انہوں نے شعبہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربیعہ سے اور وہ بنو عامر کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی اور مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ کہا کہ میں نے آپ کی بات سن لی تو میں نے کہا: ”السلام علیکم“ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

باب: ۱۲۷، ۱۲۸- اجازت طلب کرتے ہوئے

آدمی کتنی بار السلام علیکم کہے؟

۵۱۸۰- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں انصاری کے ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گھبرائے گھبرائے سے آئے۔ ہم نے ان سے پوچھا: آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلوایا تھا کہ ان کے پاس جاؤں۔ میں ان کے ہاں گیا اور تین بار اجازت طلب کی مگر مجھے اجازت نہیں دی گئی تو میں واپس ہونے لگا۔ تو انہوں نے کہا: کیا وجہ تھی کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ میں نے ان سے کہا کہ میں آیا تھا اور تین بار اجازت مانگی مگر نہیں دی گئی۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ”تم میں سے جب کوئی تین بار اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو چاہیے کہ وہ لوٹ آئے۔“ تو انہوں نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) کہا ہے: تمہیں اپنے اس بیان پر گواہ پیش کرنا پڑے گا۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ

حدیثنا ابی: حدیثنا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رَبِيعِی، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ.

(المعجم ۱۲۷، ۱۲۸) - بَابٌ: كَمْ مَرَّةً

يُسَلِّمُ الرَّجُلُ فِي الاسْتِذْنَانِ

(التحفة ۱۳۸)

۵۱۸۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ أَبُو مُوسَى فَرَعَا، فَقُلْنَا لَهُ: مَا أَفْرَعَكَ؟ قَالَ: أَمْرِي عُمَرُ أَنْ آتَيْتُهُ فَأَتَيْتُهُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا، فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي؟ فَقُلْتُ: قَدْ جِئْتُ فَاسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي، وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ». قَالَ: لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بِالْبَيِّنَةِ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ مَعَهُ فَشَهِدَ لَهُ.

۵۱۸۰- تخریج: أخرجه البخاري، الاستذنان، باب التسليم والاستذنان ثلاثاً، ح: ۶۲۴۵، ومسلم، الآداب،

باب الاستذنان، ح: ۳۳/۲۱۵۳ من حدیث سفیان بن عیینة به.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل  
نے کہا: تمہارے ساتھ قوم کا کوئی چھوٹا بچہ بھی جاسکتا  
ہے۔ (وہ اس حدیث کے صحیح ہونے کی گواہی دے سکتا  
ہے) چنانچہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ گئے اور  
حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے حق میں گواہی دی۔



فوائد و مسائل: ① اجازت طلب کرنے کے لیے اصل شرعی ادب السلام علیکم کہنا ہے اور تین بار سلام کہہ کر  
اجازت مانگی جائے۔ اسی پر دستک دینے یا گھنٹی بجانے کو قیاس کرنا چاہیے۔ اس سے زیادہ خلاف ادب ہے۔ نہ معلوم  
گھر والا کسی خاص کام میں مشغول ہو یا آرام کر رہا ہو تو اسے پریشان نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں دستک دینے یا گھنٹی  
بجانے میں بھی بے ادبی یا بد تمیزی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اتنی زور سے دستک دیتے  
ہیں کہ اڑوس پڑوس کے لوگوں کا سکون بھی برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ گھنٹی اس طرح تسلسل سے بجاتے  
ہیں جیسے انہوں نے مردوں کو زندہ کرنا یا بہروں کو سنانا ہے۔ یہ بے ہووگیاں ہماری اخلاقی پستی کی غماز ہیں۔ اَعَاذَنَا  
اللَّهُ مِنْهُ. ② اجازت یا جواب نہ ملنے پر بلاوجہ ناراض نہیں ہونا چاہیے بلکہ واپس آ جانا چاہیے۔ ③ حضرت عمر رضی اللہ  
عنه احادیث رسول کی روایت میں اس لیے شدید تھے کہ لوگ کہیں یقین و اعتماد کے بغیر رسول اللہ ﷺ کی طرف کچھ نسبت  
نہ کرنے لگیں اور اللہ انہیں جزائے خیر دے یہ ان کی بہت بڑی دانائی کی جتنی تھی۔



۵۱۸۱ - جناب ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت  
ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور تین  
بار اجازت مانگی اور کہا: ابو موسیٰ اجازت چاہتا ہے۔  
اشعری اجازت چاہتا ہے۔ عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ  
اشعری) اجازت چاہتا ہے۔ مگر اجازت نہ ملی تو یہ  
واپس ہو لیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پیچھے سے  
بلوایا کہ واپس کیوں جا رہے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”اجازت تین بار مانگو اگر  
مل جائے تو بہتر ورنہ واپس ہو جاؤ۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
کہا: اپنے بیان پر مجھے گواہ پیش کرو (کہ فی الواقع یہ  
رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے) تو وہ گئے اور واپس

۵۱۸۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِي  
بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ؛ أَنَّهُ أَتَى عُمَرَ  
فَاسْتَأْذَنَ ثَلَاثًا - فَقَالَ : يَسْتَأْذِنُ أَبُو مُوسَى ،  
يَسْتَأْذِنُ الْأَشْعَرِيُّ ، يَسْتَأْذِنُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ  
- فَلَمْ يَأْذَنَ لَهُ ، فَرَجَعَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ عُمَرُ : مَا  
رَدَّكَ ؟ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَسْتَأْذِنُ  
أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا ، فَإِنْ أُذِنَ لَهُ وَإِلَّا فَلْيَرْجِعْ» .  
قَالَ : ابْتِنِي بِنَيْتِي عَلَى هَذَا ، فَذَهَبَ ثُمَّ  
رَجَعَ ، فَقَالَ : هَذَا أَبِي ، فَقَالَ أَبِي : يَا عُمَرُ !  
لَا تَكُنْ عَدَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

آئے اور کہا: یہ ابی ہاشم آگے ہیں۔ تو حضرت ابی ہاشم نے کہا: اے عمر! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہ بنیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے لیے عذاب نہیں ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ عُمَرُ: لَا أَكُونُ عَذَابًا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۱۸۲- جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی۔ اور مذکورہ قصہ بیان کیا۔ اور اس میں ہے کہ وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر گئے تو انہوں نے ان کے حق میں گواہی دی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان مجھ سے مخفی رہا ہے؟ مجھے بازار کے تجارتی مشاغل نے مشغول رکھا۔ اور تم جب چاہو سلام کہہ کے آ جایا کرو اور اجازت نہ مانگا کرو۔

۵۱۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ [فِيهَا]: فَأَنْطَلَقَ بِأَبِي سَعِيدٍ فَشَهِدَ لَهُ فَقَالَ: أَحْفِي عَلَيَّ هَذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟! أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَلَكِنْ تَسَلَّمَ مَا شِئْتَ وَلَا تَسْتَأْذِنُ.

🌞 نوادہ و مسائل: ① حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہونے والے مناقشے کی اس اعزاز سے تلافی فرمادی اور انہیں خوش کر دیا۔ ② اور یہ فرمان رسول ﷺ پر عمل کرنے کی برکت تھی۔ ③ جب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جلیل القدر شخصیت سے فرمان رسول کے متعلق تحقیق کی جاسکتی ہے تو بعد کے ادوار میں آنے والے علماء و مشائخ اگر کوئی حدیث اور روایت پیش کریں تو اس کی تحقیق و تخریج بالادولی ہونی چاہیے۔

۵۱۸۳- جناب ابوربدہ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ قصہ روایت کیا۔ اس میں ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: بلاشبہ میں تم پر کسی طرح کی تہمت نہیں لگا رہا (کہ تم جھوٹ کہہ رہے ہو)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے حدیث نقل کرنے کا معاملہ بڑا سخت (اور اہم) ہے۔

۵۱۸۳- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنِ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى: إِنِّي لَمْ أَتَّهَمُكَ، وَلَكِنَّ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَدِيدٌ.

۵۱۸۲- تخریج: أخرجه البخاري، البيوع، باب الخروج في التجارة، ح: ۲۰۶۲، ومسلم، الآداب، باب الاستئذان، ح: ۳۶/۲۱۵۳ من حديث ابن جريج به.  
۵۱۸۳- تخریج: [صحیح] انظر الحديثين السابقين والآتي.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

۵۱۸۴- جناب ربیعہ بن ابوعبدالرحمن اور کئی ایک

محدثین سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ پر کوئی تہمت نہیں لگا رہا، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ویسے ہی احادیث کی نسبت نہ کرنے لگیں۔

۵۱۸۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

مَالِكٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ عُلَمَائِهِمْ فِي هَذَا: فَقَالَ عُمَرُ لِأَبِي مُوسَى أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَّهَمَكَ وَلَكِنْ خَشِيتُ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

🌞 فائدہ: نوبی خطبہ اور تحریر میں پیش کی جانے والی احادیث معتبر اور باحوالہ ہوں تو بہت بہتر ہے اور اصحاب الحدیث بحمد اللہ تعالیٰ ہر دور میں یہی فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ كَثُرَ اللَّهُ سَوَادَهُمْ.

۵۱۸۵- حضرت قیس بن سعد (بن عبادہ) رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ملنے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے۔ اور (اجازت طلب کرتے ہوئے) فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ (میرے والد) سعد نے آپ کو جواب دیا مگر ہلکی آواز سے۔ قیس کہتے ہیں میں نے کہا: کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت نہیں دیں گے؟ تو انہوں نے کہا۔ چھوڑو۔ انہیں ہم پر زیادہ سے زیادہ سلام کہنے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ تو سعد نے ہلکی (آہستہ) آواز سے جواب دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ!“ اور واپس جانے لگے۔ تو سعد پیچھے سے لپکے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کا سلام سن رہا تھا اور جواب بھی دے رہا تھا مگر ہلکی (اور

۵۱۸۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى

وَهِشَامُ أَبُو مَرْوَانَ الْمُعْتَمِي، - قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا - الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: سَمِعْتُ بِحَيِّ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، قَالَ: فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، - فَقَالَ قَيْسٌ: - فَقُلْتُ: أَلَا تَأْذُنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ذَرَهُ يُكَيِّرُ عَلَيْنَا مِنَ السَّلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ»، فَرَدَّ سَعْدٌ رَدًّا خَفِيًّا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ».

۵۱۸۴- تخریج: [صحیح] وهو فی الموطأ (یحی): ۹۶۴/۲ بطوله.

۵۱۸۵- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۵۷، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۵ عن محمد بن المثنى، وأحمد: ۴۲۱/۳ عن الوليد بن مسلم به \* في سماع محمد بن عبد الرحمن بن أسعد عن قيس بن سعد نظر، وله طريق ضعيف في عمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۴.



اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل  
 آہستہ (آواز سے) تاکہ آپ (ہمیں) زیادہ سے زیادہ  
 سلام کہیں (اور ہمیں آپ کی دعائیں حاصل ہوں)۔  
 چنانچہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف  
 لے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے غسل کرنے کا  
 کہا تو آپ نے غسل فرمایا۔ پھر آپ کو زعفران یا درس  
 سے رنگی ہوئی چادر دی جو آپ نے پیٹ لی۔ پھر آپ  
 نے یہ کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے: اَللّٰهُمَّ  
 اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ سَعْدِ بْنِ  
 عَبَادَةَ [اے اللہ! آل سعد بن عبادہ پر اپنی خاص  
 برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔] پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ  
 کھانا کھایا۔ جب آپ نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو سعد  
 نے گدھا قریب کر دیا جبکہ اس کی پیٹھ پر کپڑا ڈال دیا  
 تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس پر سوار ہو گئے۔ تو حضرت سعد  
 نے کہا: اے قیس! رسول اللہ کے ساتھ جاؤ۔ قیس کہتے  
 ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ”سوار ہو جاؤ۔“  
 مگر میں نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا: ”یا تو سوار ہو جاؤ  
 یا واپس چلے جاؤ۔“ چنانچہ میں واپس آ گیا۔

اللہ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ  
 فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ تَسْلِيمَكَ  
 وَأَرُدُّ عَلَيْكَ رَدًّا خَفِيًّا لِيُكْتَبَرُ عَلَيْنَا مِنَ  
 السَّلَامِ، قَالَ: فَانصَرَفَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 وَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ نَآوَلَهُ  
 مِلْحَفَةً مَضْبُوعَةً بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ فَاسْتَمَلَ  
 بِهَا، ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ:  
 «اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى آلِ  
 سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ». قَالَ: ثُمَّ أَصَابَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ، فَلَمَّا أَرَادَ الْانصِرَافَ  
 قَرَّبَ لَهُ سَعْدٌ جِمَارًا قَدْ وَطَأَ عَلَيْهِ بِقَطِيفَةٍ،  
 فَكَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا  
 قَيْسُ! اصْحَبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ قَيْسٌ:  
 فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «ارْكَبْ»، فَأَيْبْتُ،  
 ثُمَّ قَالَ: «إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ تَنْصَرِفَ»،  
 قَالَ: فَانصَرَفْتُ.

ہشام ابو مروان نے یہ روایت محمد بن عبدالرحمن بن  
 اسعد بن زرارہ سے بصیغہ عن روایت کی ہے۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالواعد  
 اور ابن ساعد نے یہ روایت اوزاعی سے مرسل روایت کی  
 ہے اور ان دونوں نے قیس بن سعد کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۸۶- حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت

قَالَ هِشَامُ أَبُو مَرْوَانَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ  
 الْوَاحِدِ وَابْنُ سَمَاعَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ  
 مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرَا قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ.

۵۱۸۶- حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ

۵۱۸۶- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۱۸۹/۴، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۸ من حديث  
 بقية به، وصرح بالسماع المسلسل، وتابعه إسماعيل بن عياش \* محمد بن عبدالرحمن هو الحميري الحمصي.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کے دروازے پر جاتے تو اس کے بالکل سامنے کھڑے نہ ہوا کرتے تھے۔ بلکہ دائیں یا بائیں جانب ہو کر کھڑے ہوتے اور فرماتے: ”السلام علیکم السلام علیکم“ اور ان دنوں دروازوں پر پردے نہیں ہوا کرتے تھے۔

الْحَرَائِي فِي آخِرِينَ قَالُوا: حَدَّثَنَا بَيْتَهُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُشَيْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تَلْقَاءِ وَجْهِهِ، وَلَكِنْ مِنْ رُكْنِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَيَقُولُ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ»، وَذَلِكَ أَنَّ الدُّورَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمِيئِذٍ سُتُورٌ.

🌞 فوائد و مسائل: ① دروازے پر آنے والے کو چاہیے کہ اس کی دائیں یا بائیں جانب ہو کر کھڑا ہو تاکہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے۔ ② جب رسول اللہ ﷺ جیسی اہم اور محبوب شخصیت اجازت لینے کا اہتمام کرتی تھی تو دوسروں کو بطریق اولیٰ اس پر عمل کرنا چاہیے۔



(المعجم . . .) - باب الرَّجُلِ يَسْتَأْذِنُ بِالذَّقِّ (التحفة ۱۳۹)

۵۱۸۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے قرضے کے سلسلے میں نبی ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو میں نے دروازے پر دستک دی۔ آپ نے پوچھا: ”کون ہے؟“ میں نے جواب میں کہا: ”میں ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”میں ہوں۔ میں ہوں۔“ گویا آپ نے اس انداز کو ناپسند فرمایا۔

۵۱۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشَيْرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ؛ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دِينِ أَبِيهِ: فَذَقَّقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ: «مَنْ هَذَا؟» فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: «أَنَا، أَنَا»، كَأَنَّهُ كَرِهَهُ.

🌞 فوائد و مسائل: ① دروازہ کھٹکھٹانا بھی اجازت طلب کرنے کے معنی میں ہے اور صحیح ہے اور پھر کسی کے سامنے آنے پر السلام علیکم کہے۔ ② دستک کے جواب میں دستک دینے والے آدمی کو اپنا نام یا عرف بتانا چاہیے ”میں میں“ کہنا خلاف ادب اور ناکافی تعارف ہے۔

۵۱۸۷- تخريج: أخرجه البخاري، الاستاذان، باب: إذا قال من ذا فقال: أنا، ح: ۶۲۵۰، ومسلم، الأذاب، باب: كراهة قول المستأذن أنا إذا قيل من هذا، ح: ۲۱۵۵ من حديث شعبة به.

اجازت طلب کرنے سے متعلق دیگر احکام و مسائل

باب: ..... اجازت لینے کے لیے دروازہ  
کھٹکھٹانے کا بیان

(المعجم . . .) - باب دَقُّ الْبَابِ عِنْدَ  
الِاسْتِئْذَانِ (التحفة . . .)

۵۱۸۸- حضرت نافع بن عبد الجارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا حتی کہ ایک باغ میں داخل ہوا۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ”دروازے کو (اندر سے) روکے رکھو (اسے کھولنا نہیں۔)“ پھر دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ (باہر سے کسی نے دستک دی) تو میں نے پوچھا: کون ہے؟ اور حدیث بیان کی۔

۵۱۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ يَعْنِي الْمَقَابِرِيُّ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلْتُ حَائِطًا فَقَالَ لِي: «أُمْسِكِ الْبَابَ»، فَضَرَبَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ وَسَأَقِ الْحَدِيثَ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے۔ راوی نے اس میں کہا: تو انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي حَدِيثَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ فِيهِ: فَدَقُّ الْبَابِ.

☀️ فائدہ: امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ کی محولہ حدیث وہ ہے جو صحیح مسلم میں فضائل عثمان رضی اللہ عنہ کے ضمن میں مروی ہے۔ (صحیح

مسلم؛ فضائل الصحابة؛ حدیث: ۲۳۰۳)

باب: ۱۲۸، ۱۲۹- جب آدمی کو بلوایا جائے اور وہ  
بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو کیا یہ  
اجازت کے ہم معنی ہے؟

(المعجم ۱۲۸، ۱۲۹) - بَابُ فِي  
الرَّجُلِ يُدْعَى أَيْكُونُ ذَلِكَ إِذْنَهُ  
(التحفة ۱۴۰)

۵۱۸۹- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی کو بلانے کے لیے آدمی کا بھیجا جانا اس (آنے والے) کے لیے اجازت (کے معنی میں) ہے۔“

۵۱۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ وَهْشَامِ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «رَسُولُ الرَّجُلِ إِلَى الرَّجُلِ إِذْنُهُ».

۵۱۸۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۱۳۲ من حديث إسماعيل بن جعفر، وأحمد: ۴۰۸/۳ من حديث محمد بن عمرو الليثي به.

۵۱۸۹- تخریج: [صحیح] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۶ عن موسى بن إسماعيل به.



پر دے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان

۵۱۹۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُعَاذٍ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کسی کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ بلانے والے کے ساتھ چلا آئے تو یہی اس کے لیے اجازت ہے۔“

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ قتادہ نے ابو رافع سے کچھ نہیں سنا ہے۔

۵۱۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَإِنَّ ذَلِكَ لَهُ إِذْنٌ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يُقَالُ قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي رَافِعٍ شَيْئًا.

☀️ فائدہ: احوال و ظروف کی روشنی میں دیکھا جاسکتا ہے کہ آیا دوبارہ اجازت کی ضرورت ہے یا نہیں۔ جب پردے کا معاملہ نہ ہو یا خاص مجلس نہ ہو تو اجازت کی ضرورت نہیں۔ ورنہ مستورات کی وجہ سے اطلاع تو دینی ہوگی۔

باب: ۱۲۹، ۱۳۰- پردے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان

(المعجم ۱۲۹، ۱۳۰) - بَابُ فِي الاسْتِئْذَانِ فِي الْعَوْرَاتِ الثَّلَاثِ (التحفة ۱۴۱)

۵۱۹۱- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ قَالَ: حَدَّثَنَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفْيَانَ وَابْنُ عَبْدِ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ؛ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ يُؤْمِنْ بِهَا أَكْثَرُ النَّاسِ آيَةَ الْإِذْنِ، وَإِنِّي لِأَمْرٍ جَارِيَتِي هَذِهِ تَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ.

۵۱۹۱- جناب عبید اللہ بن ابویزید سے روایت ہے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنا وہ کہتے تھے کہ اکثر لوگ (سورہ نور میں وارد آیت: ۵۸) اجازت طلب کرنے والی آیت پر (کما حقہ) ایمان نہیں لائے حالانکہ میں اپنی اس لونڈی کو کہتا ہوں کہ میرے پاس آتے ہوئے بھی اجازت لیا کرے۔

۵۱۹۰- تخریج: [سناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۷۵ من حديث عبدالأعلى بن عبدالأعلى به، وعلقه في صحيحه قبل، ح: ۶۲۴۶، ورواه أحمد: ۵۳۳/۲ من حديث سعيد بن أبي عروبة به، والحديث السابق شاهد له \* قتادة عنعن.

۵۱۹۱- تخریج: [سناده ضعيف] \* سفیان بن عیینة کان یدلس عن الضعفاء والنقات والمدلسین وغیرہم، وعنعن، وحديث عطاء لعله الذي أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۶۳ بإسناد صحيح عنه وفيه 'فالإذن واجب على الناس كلهم'، وللأثر طرق عند ابن أبي حاتم وابن جرير وغيرهما.

پردے کے تین اوقات میں اجازت لینے کا بیان

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عطاء نے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی روایت کیا ہے کہ وہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَطَاءٌ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَأْمُرُ بِهِ.

۵۱۹۲- جناب عمرہ سے روایت ہے کہ عراق

۵۱۹۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

کے کچھ لوگوں نے کہا: اے ابن عباس! آپ اس آیت کریمہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ اس میں جو حکم ہمیں دیا گیا ہے اس پر کوئی عمل نہیں کرتا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَذِنبُكُمْ...

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ  
عَمْرِو يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ  
عِكْرِمَةَ؛ أَنَّ نَفْرًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ  
قَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! كَيْفَ تَرَى فِي  
هَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي أُمِرْنَا فِيهَا بِمَا أُمِرْنَا وَلَمْ  
يَعْمَلْ بِهَا أَحَدٌ، قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى:

عَلَيْكُمْ﴾ ”اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے لوٹری غلام اور تمہارے نابالغ بچے تین اوقات میں تم سے

﴿يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَذِنبُكُمْ الَّذِينَ  
مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ  
تِلْكَ مَرَاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ  
ثِيَابَكُمْ مِنَ الظُّهْرِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ  
تِلْكَ عَوْرَاتُ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ  
جُنَاحٌ بَعْدَهنَّ طَوْفُوتٌ عَلَيْكُمْ﴾ قَرَأَ  
الْقَعْنَبِيُّ إِلَى ﴿عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ﴾

اجازت لیں۔ نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کو جب تم اپنے کپڑے اتارتے ہو اور نماز عشاء کے بعد یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں ان کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی

[النور: ۵۸]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللَّهَ  
حَلِيمٌ، رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ، يُحِبُّ السَّتْرَ،  
وَكَانَ النَّاسُ لَيْسَ لِيُبَيِّنَهُمْ سِتُورًا وَلَا  
حِجَالَ قَرَبًا دَخَلَ الْحَادِمُ أَوْ الْوَالِدُ أَوْ  
يَتِيمَةُ الرَّجُلِ، وَالرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ،  
فَأَمَرَهُمُ اللَّهُ بِالِاسْتِذْنَانِ فِي تِلْكَ  
الْعَوْرَاتِ، فَجَاءَهُمُ اللَّهُ بِالسُّتُورِ

حرج نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والے ہیں“ (عبداللہ بن مسلمہ) یعنی نے آیت آخر تک یعنی ﴿عَلَيْكُمْ حَكِيمٌ﴾ تک پڑھی۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا:

بلاشبہ اللہ عزوجل حلیم ہے (برداشت کرتا ہے) اور مومنین پر رحم کرنے والا ہے اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ (جب یہ

آیت اتری) لوگوں کے گھروں میں پردے ہوتے تھے نہ اوٹیں ہوتی تھیں۔ بعض اوقات آدمی اپنی اہلیہ سے

صحبت کر رہا ہوتا تو کوئی خادم آجاتا یا بچہ یا یتیم بچی (جو گھر میں ہوتی تو یہ کیفیت از حد نامناسب ہوتی تھی) تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ان پردے کے اوقات میں اجازت لینے کا حکم

دیا۔ تو اب اللہ نے ان کو پردے دے دیے ہیں اور خیر

۵۱۹۲- تخریج: [حسن] أخرجه ابن أبي حاتم في تفسيره: ۲۶۳۲/۸ من حديث عمرو بن أبي عمرو به، و صححه ابن كثير: ۳/۳۱۵ وفي نسخة: ۶/۸۹، ۹۰.

۴۰- کتاب الأدب

اسلام عام کرنے سے متعلق احکام و مسائل

وَالْخَيْرِ، فَلَمْ أَرْ أَحَدًا يَعْمَلُ بِذَلِكَ بَعْدُ. (فرائض) عنایت فرمادی ہے (تو اس وجہ سے) میں کسی کو اس پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھتا ہوں۔

قال أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَعَطَاءٍ يُفْسِدُ هَذَا الْحَدِيثَ. امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (مذکورہ بالا روایت) عبید اللہ اور عطاء کی حدیث اس حدیث کے خلاف بنتی ہے۔

🌞 فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشرتی حالات میں تبدیلی کی وجہ سے اس طرح اجازت لینے کی ضرورت زیادہ پیش نہیں آتی تھی جیسے عہد رسالت میں معمول تھا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ حکم اب منسوخ ہے بلکہ یہ حکم محکم ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔

السلام علیکم کہنے کے آداب

باب: ۱۳۰، ۱۳۱- سلام عام کرنے کا حکم

أَبْوَابُ السَّلَامِ

(المعجم ۱۳۰، ۱۳۱) - باب إِفْشَاءِ

السَّلَامِ (التحفة ۱۴۲)

۵۱۹۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم لوگ اس وقت تک جنت میں نہیں جا سکو گے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ۔ اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتا دوں کہ اس پر عمل کرنے سے آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام بہت کیا کرو۔“

۵۱۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي

شُعَيْبٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أَدْلُكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ».

🌞 فوائد و مسائل: ① السلام علیکم کہنا، یعنی موقع بموقع سلام کہنے کو اپنی عادت بنا لینا، اسلامی معاشرت کا اہم حصہ اور

علامت ہے۔ ② سلام کہنے کو اگر معمول بنا لیا جائے تو دوریاں ختم ہوتی اور فرقتیں بڑھے لگتیں ہیں اور اجر و ثواب مزید ملتا ہے بلکہ یہ ایمان کی تکمیل اور جنت میں داخلے کے استحقاق کا اثبات ہے۔

۵۱۹۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت

۵۱۹۳- تخریج: أخرجه مسلم، الإیمان، باب بیان أنه لا يدخل الجنة إلا المؤمنون... الخ، ح: ۵۴ من حديث الأعمش به.

۵۱۹۴- تخریج: أخرجه البخاري، الإیمان، باب إفشاء السلام من الإسلام، ح: ۲۸، ومسلم، الإیمان، باب



سلام کہنے کے طریقے سے متعلق احکام و مسائل

ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا اسلام (اسلام کی کون سی خصلت) بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تمہارا کھانا کھلانا اور سلام کہنا اے جسے تم پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔“

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ،  
عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
عَمْرٍو؛ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:  
أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: «تَطْعَمُ  
الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ  
وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ».

باب: ۱۳۱، ۱۳۲- سلام کس طرح کہے؟

(المعجم ۱۳۱، ۱۳۲) - بَابُ: كَيْفَ

السَّلَامُ (التحفة ۱۴۳)

۵۱۹۵- حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا: ”السلام علیکم“ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”دس۔“ پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ آپ نے اس کو جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”بیس۔“ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ آپ نے اس کا جواب عنایت فرمایا اور وہ بیٹھ گیا، تو آپ نے فرمایا: ”تیس۔“

۵۱۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ:  
أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَوْفٍ، عَنْ  
أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ  
عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: «عَشْرٌ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ:  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ  
فَجَلَسَ، فَقَالَ: «عِشْرُونَ»، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ  
فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،  
فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: «ثَلَاثُونَ».

🌞 فائدہ: سلام کے ہر کلمہ پر دس نیکیاں ملتی ہیں یعنی جو صرف [السلام علیکم] کہے اسے دس جو اس پر [وَرَحْمَةُ اللَّهِ] کا اضافہ کرے اسے بیس اور جو [وَبَرَكَاتُهُ] کا کلمہ بھی ملائے اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔

۵۱۹۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ ۵۱۹۶- جناب سہل اپنے والد (معاذ بن انس) سے

« بیان تفاضل الإسلام وأی أمره أفضل، ح: ۳۹ عن قتیبہ به.

۵۱۹۵- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستذنان، باب ما ذكر في فضل السلام، ح: ۲۶۸۹ عن محمد بن كثير به، وقال: "حسن صحيح غريب".

۵۱۹۶- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ۱۸۲/۲۰ من حديث ابن أبي مریم به، ولم يشك، «

سلام کہنے میں سبقت کی فضیلت سے متعلق احکام و مسائل

انہوں نے نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت کیا۔ اس میں اضافہ ہے کہ پھر ایک (چوتھا آدمی) آیا تو اس نے کہا: ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و مغفرتہ“ تو آپ نے فرمایا: ”چالیس (چالیس نیکیاں ملیں۔) اور نیکیاں ایسے ہی بڑھتی ہیں۔“

الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَظُنُّ أَنِّي سَمِعْتُ نَافِعَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ، زَادَ: ثُمَّ أَتَى آخَرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ، فَقَالَ: «أَرْبَعُونَ» قَالَ: «هَكَذَا تَكُونُ الْقَضَائِلُ».

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے اس لیے سلام کرنے والے کو صرف ”وَبَرَكَاتُهُ“ تک ہی کہنا چاہیے البتہ جو اب دینے والے کے لیے ”وَمَغْفِرَتُهُ“ کا اضافہ جائز ہے۔ جیسے کہ حدیث میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں سلام کرتے تو ہم جواب میں ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ“ کہتے تھے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الصحيحه: ۲۳۳/۱۳ حدیث: ۱۳۳۹)



باب: ۱۳۲، ۱۳۳- سلام کہنے میں سبقت

(المعجم ۱۳۲، ۱۳۳) - بَابُ فِي

کی فضیلت

فَضْلِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ (التحفة ۱۴۴)

۵۱۹۷- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو انہیں سلام کہنے میں ابتدا کرے۔“

۵۱۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسِ الدُّهْلِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي سَفْيَانَ الْجُمَيْصِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ تَعَالَى مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ».

☀️ فائدہ: سلام کہنے میں ابتدا کرنے کی بہت فضیلت ہے مگر درج ذیل آداب کو پیش نظر رکھا جائے۔

«وله شاهد في التاريخ الكبير للبخاري: ۱/۲۳۰، وسنده ضعيف في محمد بن حميد الرازي الراوي عن ابراهيم بن المختار، وهو ضعيف.

۵۱۹۷- تخريج: [استاده صحيح] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۷۸۷ من حديث أبي داود به، وحسنه ابن الملقن في تحفة المحتاج، ح: ۱۶۲۴.



سلام کی ابتدا سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۳۳، ۱۳۴- پہلے سلام کون کہے؟

۵۱۹۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چھوٹا بڑے کو گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم لوگ زیادہ تعداد والوں کو سلام کہیں۔“

(المعجم ۱۳۳، ۱۳۴) - باب من أولى بالسَّلَام؟ (التحفة ۱۴۵)

۵۱۹۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ».

۵۱۹۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سوار آدمی پیدل کو سلام کہے۔“ پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔

۵۱۹۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيِّ: أَخْبَرَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ؛ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ؛ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُسَلِّمُ الرَّائِبُ عَلَى الْمَاشِي» ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ.

☀️ فائدہ: دین اسلام ادب و احترام کا دین ہے۔ اس میں ہر عمل کا ادب اور طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ تمام اہل ایمان کو ان پر کاربند رہنا چاہیے۔

باب: ۱۳۳، ۱۳۵- دو آدمی جدا ہوں اور پھر ملیں تو بھی سلام کہیں (خواہ جدائی تھوڑی ہی دیر کی ہو)

(المعجم ۱۳۴، ۱۳۵) - باب: في الرجل يفارق الرجل ثم يلقاه أيسلم عليه (التحفة ۱۴۶)

۵۱۹۸- تخریج: أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: تسليم القليل على الكثير، ح: ۶۲۳۱ من حديث معمر به، وهو في جامعه: ۱۰/۳۸۸، ح: ۱۹۴۴۵، وصحيفة همام، ح: ۵۰، ومسنند أحمد: ۲/۳۱۴، وصححه البغوي في شرح السنة، ح: ۳۳۰۳.

۵۱۹۹- تخریج: أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: يسلم الماشي على القاعد، ح: ۶۲۳۳، ومسلم، السلام، باب: يسلم الراكب على الماشي والقليل على الكثير، ح: ۲۱۶۰ من حديث روح بن عباد به.

السلام علیکم سے متعلق احکام و مسائل

۵۲۰۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے۔ پس اگر ان کے درمیان کوئی درخت دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر دوبارہ ملے، تو بھی سلام کہے۔

۵۲۰۰- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ  
الْهَمْدَانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي  
مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي  
مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا لَقِيَ  
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ حَالَ  
بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهِ  
فَلْيَسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا.

جناب معاویہ (بن صالح) نے کہا: مجھے عبدالوہاب بن بخت نے ابو زناد سے اس نے اعرج سے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا۔

قال مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ  
بُخْتٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ سِوَاءً.

۵۲۰۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبکہ آپ اپنے حجرے میں تھے۔ انہوں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ۔ السلام علیکم۔ کیا عمر اندر آ سکتا ہے؟

۵۲۰۱- حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ:  
حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ  
صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ  
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ  
عُمَرَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ  
فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!  
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَيْدُخُلْ عُمَرُ.



☀️ فائدہ: یہ ایک لمبی حدیث کا حصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پہلی اور دوسری بار اجازت طلب کی تو نہ ملی پھر طلب کی تو مل گئی۔ اس وقت میں آپ بار بار السلام علیکم کہتے رہے ہیں۔

۵۲۰۰- تخريج: [صحیح] \* رواه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۱۰ من حديث معاوية بن صالح به، ولم يذكر أبا موسى في السند، وأبو موسى هذا مجهول، وله شواهد عند ابن السني في عمل اليوم والليلة، ح: ۲۴۵، والطبراني في الأوسط، ح: ۷۹۸۳ وغيرهما، وانظر نيل المصنوع: ۱۰۷۸/۳.  
۵۲۰۱- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۵۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۲۱ من حديث أسود بن عامر به.

بچوں اور عورتوں کو سلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

باب: ۱۳۵، ۱۳۶- بچوں کو سلام کہنا

(المعجم ۱۳۵، ۱۳۶) - **بَابُ فِي**

السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ (التحفة ۱۴۷)

۵۲۰۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کے پاس سے گزرے جبکہ وہ کھیل رہے تھے تو آپ نے ان کو سلام کہا۔

۵۲۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ غُلَامَانِ يَلْعَبُونَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ.

۵۲۰۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ میں لڑکوں میں سے ایک لڑکا تھا۔ پس آپ نے ہمیں السلام علیکم کہا۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک پیغام دینے کے لیے بھیج دیا۔ اور خود ایک دیوار کے سائے میں ..... یا کہا ..... دیوار کے ساتھ ہو کر بیٹھ رہے حتیٰ کہ میں آپ کے پاس واپس آ گیا۔

۵۲۰۳- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا

خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حَمِيدٌ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: انْتَهَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ فِي الْغُلَمَانِ، فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَرْسَلَنِي بِرِسَالَةٍ وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ، أَوْ قَالَ: إِلَى جِدَارٍ، حَتَّى رَجَعْتُ إِلَيْهِ.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① بچوں کو بھی سلام کہنا چاہیے۔ اس میں بڑے آدمی کے لیے کوئی تنگ والی بات نہیں بلکہ بچوں

کی تعلیم و تربیت اور ان کے ساتھ انس و پیار کا اظہار ہے۔ ② ہمارے فاضل محقق نے اس روایت کو سنداً اضعف قرار دیا ہے جبکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی بابت کہا ہے کہ اس روایت میں مذکور [وَقَعَدَ فِي ظِلِّ جِدَارٍ.....] کے الفاظ صحیح نہیں ہیں باقی روایت صحیح ہے۔

باب: ۱۳۶، ۱۳۷- عورتوں کو سلام کہنا

(المعجم ۱۳۶، ۱۳۷) - **بَابُ فِي**

السَّلَامِ عَلَى النِّسَاءِ (التحفة ۱۴۸)

۵۲۰۴- حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

۵۲۰۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ:

۵۲۰۲- [إسناده صحيح] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۱۰۱۶۳، وعمل اليوم والليلة، ح: ۳۳۱ من حديث سليمان بن المغيرة به، ورواه البخاري، ح: ۶۲۴۷، ومسلم، ح: ۲۱۶۸ من حديث ثابت البناني به.

۵۲۰۳- [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب السلام على الصبيان والنساء، ح: ۳۷۰۰ من حديث حميد الطويل به مختصراً \* حميد عنمن، وحديث مسلم: ۲۴۸۲، يعني عنه.

۵۲۰۴- [إسناده حسن] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب السلام على الصبيان والنساء، ح: ۳۷۰۱ عن

۴۰- کتاب الأدب

ذمیوں (کافروں) کو سلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

کہ نبی ﷺ ہم عورتوں کی جماعت پر گزرے تو آپ نے ہمیں سلام کہا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ؛ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ: أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ: مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نَسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

☀️ فائدہ: اجنبی عورتوں کو جہاں نلتے اور شہجے کا اندیشہ نہ ہو، سلام کہنا سنت ہے۔ بالخصوص قوم کے بڑوں اور بزرگوں کے لیے یہ ایک مستحب عمل ہے۔

باب: ۱۳۷-۱۳۸- ذمیوں (کافروں) کو سلام

(المعجم ۱۳۷، ۱۳۸) - بَابُ فِي السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ (التحفة ۱۴۹)

۵۲۰۵- جناب سہیل بن ابوصالح نے کہا: میں اپنے

۵۲۰۵- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ:

والد کے ساتھ شام کی طرف گیا تو لوگ عیسائیوں کے عبادت خانوں پر سے گزرے تو انہیں سلام کہتے تھے۔ میرے والد نے کہا: انہیں سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا ہے: ”ان لوگوں (کافروں) کو سلام کہنے میں ابتداء نہ کرو اور جب تم انہیں راستے میں ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف مجبور کر دو۔“

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي إِلَى الشَّامِ فَجَعَلُوا يَمُرُونَ بِصَوَامِعَ فِيهَا نَصَارَى فَيَسَلُّمُونَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ أَبِي: لَا تَبْدَءْهُمْ بِالسَّلَامِ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبْدَءْهُمْ بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقَيْتُمُوهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى أَضْيَقِ الطَّرِيقِ».

☀️ فائدہ: اس انداز میں دین اسلام اور اہل اسلام کی رفعت اور بلندی کا اظہار ہے۔

۵۲۰۶- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۵۲۰۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یہودی جب تمہیں سلام کہتے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ

«أبي بكر بن أبي شيبة به، وهو في المصنف: ۴۴۷، ۴۴۶/۸، وحسنه الترمذي، ح: ۲۶۹۷، ورواه مهاجر الأنصاري عن أسماء بنت يزيد به.

۵۲۰۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام، وكيف يرد عليهم، ح: ۲۱۶۷ من حديث شعبة به.

۵۲۰۶- تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه البخاري، ح: ۶۲۵۷، ومسلم، ح: ۲۱۶۴ من حديث عبدالله بن دينار به.

مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

ہیں تو (لفظ) [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] بولتے ہیں (تم پر موت آئے) تو تم نہیں جواب میں [وَعَلَيْكُمْ] کہا کرو۔ (جو تم نے کہا ہے وہ تمھی پر ہو۔“)

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْيَهُودَ، إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ، فَإِنَّمَا يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ فِيهِ: «وَعَلَيْكُمْ».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو امام مالک اور ثوری نے عبد اللہ بن دینار سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس میں کہا: [وَعَلَيْكُمْ]

۵۲۰۷- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: [«قولوا: وعليكم»].

۵۲۰۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابیہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) ہمیں سلام کہتے ہیں تو ہم انہیں کس طرح جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم انہیں [وَعَلَيْكُمْ] کہا کرو۔“ [السلام] کا لفظ نہ بولا کرو۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَائِشَةُ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي بَصْرَةَ يَعْنِي الْغَفَّارِيَّ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سیدہ عائشہ ابو عبد الرحمن جہنی اور ابوبصرہ غفاری کی روایت بھی اسی طرح ہے۔

☀️ فائدہ: دیگر بعض احادیث میں کفار کے سلام کے جواب میں صرف ”علیکم“ آیا ہے یعنی ”واو“ کے بغیر۔

(المعجم ۱۳۸، ۱۳۹) - **بَابُ فِي السَّلَامِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ**  
(التحفة ۱۵۰)

باب: ۱۳۸، ۱۳۹- مجلس سے اٹھتے ہوئے سلام کہنا

۵۲۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

۵۲۰۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۵۲۰۷- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن ابتداء أهل الكتاب بالسلام... الخ، ح: ۲۱۶۳ من حديث شعبة به، ورواه البخاري، ح: ۶۲۵۸ من حديث أنس به \* حديث عائشة رواه البخاري، ح: ۶۰۲۴، ومسلم، ح: ۲۱۶۵ وحديث أبي عبد الرحمن الجهنوي رواه ابن ماجه، ح: ۳۶۹۹، وحديث أبي بصرة الغفاري رواه أحمد: ۳۹۸/۶، والنسائي في الكبرى، ح: ۱۰۲۲۰، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۱۰۲.

۵۲۰۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الاستئذان، باب ماجاء في التسليم عند القيام وعند القعود، ۴۴



۴۰- کتاب الأدب

علیک السلام کہنے سے متعلق احکام و مسائل

ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے۔ پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے۔“

وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنِ الْمُقْبَرِيِّ، قَالَ مُسَدَّدٌ: سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا أَنْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلْيَسْتِ الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ».

☀️ فائدہ: مجلس میں پہنچنے اور واپس جانے پر دونوں بار سلام کہنا واجب ہے۔ یہ نہیں کہ پہلی بار تو واجب ہو اور واپس کے وقت کوئی لازم نہ ہو۔

باب: ۱۳۹، ۱۴۰- ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے

(المعجم ۱۳۹، ۱۴۰) - باب كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ (التحفة ۱۵۱)

۵۲۰۹- حضرت ابو جریٰ ہجیمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا: [عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ] آپ نے فرمایا: یہ لفظ [عَلَيْكَ السَّلَامُ] مت بولو یہ مردوں کا سلام ہے۔“

۵۲۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ أَبِي غَفَّارٍ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ، عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ الْهَجِيمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ؛ فَإِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةَ الْمَوْتَى».

☀️ فائدہ: سلام کی ابتدا کرنے والا [السَّلَامُ عَلَيْكُمْ] یا [السَّلَامُ عَلَيْكَ] کہے اور جواب دینے والا [وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ] یا [وَعَلَيْكَ السَّلَامُ] کہے یعنی اس میں حرف واوکا اضافہ ہو۔ صرف ”عَلَيْكَ السَّلَامُ“ ابتدا کرنے میں یا جواب دینے میں کسی طرح صحیح نہیں۔

۴۴: ح ۲۷۰۶ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۰۰۸، وقال الترمذي: "حسن".

۵۲۰۹- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۴۰۸۴، وأخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۸۵ من حديث أبي داود به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة ۸/۲۰۳، ۲۰۴، ۲۲۹.

جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دیئے اور مصافحہ کرنے سے متعلق احکام و مسائل

(المعجم ۱۴۰، ۱۴۱) - باب مَا جَاءَ فِي رَدِّ وَاحِدٍ عَنِ الْجَمَاعَةِ (التحفة ۱۵۲)  
 باب: ۱۴۰، ۱۴۱- جماعت میں سے ایک آدمی کا جواب دینا بھی کافی ہے

۵۲۱۰- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِّيُّ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَالِدِ الْخَزَاعِمِيُّ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ - قَالَ: «يُجْزَىٰ عَنِ الْجَمَاعَةِ إِذَا مَرُّوا أَنْ يُسَلَّمَ أَحَدُهُمْ، وَيُجْزَىٰ عَنِ الْجُلُوسِ أَنْ يَرُدَّ أَحَدُهُمْ».

۵۲۱۰- امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... امام ابو داؤد کہتے ہیں کہ ان کے شیخ حسن بن علی نے اس روایت کو مرفوع ذکر کیا..... فرمایا کہ ایک جماعت گزر رہی ہو تو ان میں سے کسی ایک کا سلام کہہ دینا کافی ہے۔ اور بیٹھے ہوئے (لوگوں) میں سے کوئی ایک جواب دے دے تو کافی ہے۔

🌞 فائدہ: بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھیے: (الصحيحه، حدیث: ۱۱۳۸، ۱۱۳۹)

(المعجم ۱۴۱، ۱۴۲) - بَابُ فِي الْمُصَافَحَةِ (التحفة ۱۵۳)  
 باب: ۱۴۱، ۱۴۲- مصافحہ کرنے کا بیان

۵۲۱۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلَجٍ، عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَكَمِ الْعَنْزِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا».

۵۲۱۱- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اللہ کی حمد بیان کرتے اور اس سے بخشش مانگتے ہیں، تو اللہ عزوجل ان دونوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“

۵۲۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا».

۵۲۱۲- حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور وہ مصافحہ کرتے ہیں اللہ کی حمد بیان کرتے اور اس سے بخشش مانگتے ہیں، تو اللہ عزوجل ان دونوں کی مغفرت فرمادیتا ہے۔“

۵۲۱۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أبو يعلى: ۱/ ۳۴۵، ح: ۴۴۱ من حديث سعيد بن خالد به، وهو ضعيف (تقريب)، وللحديث شواهد ضعيفة.

۵۲۱۱- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۷/ ۹۹ من حديث أبي داود به \* زيد العنزي لا يعرف، لم يوثقه غير ابن حبان، وللحديث شواهد ضعيفة.

۵۲۱۲- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الأدب، باب المصافحة، ح: ۳۷۰۳ عن أبي بكر بن أبي

۴۰- کتاب الأدب

گلے ملنے سے متعلق احکام و مسائل

حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ،  
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ  
فَيَتَصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، قَبْلَ أَنْ يُفْتَرِقَا».

ﷺ نے فرمایا: جو کوئی دو مسلمان ملاقات کرتے اور پھر  
مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں  
کی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت بعض محققین کے نزدیک صحیح ہے۔ دیکھیے: (الصحيحه، حديث: ۵۲۵) مسلمانوں کا ایک  
دوسرے کے ساتھ خوش دلی سے ملنا اور مصافحہ کرنا آپس میں محبت کے اضافے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کا  
ذریعہ ہے۔ مصافحہ ایک مسنون اور مستحب عمل ہے۔

۵۲۱۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا جَاءَ أَهْلَ الْيَمَنِ، قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ  
وَهُمْ أَوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْمَصَافِحَةِ».

۵۲۱۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے کہ جب اہل یمن آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”محقق اہل یمن تمہارے پاس آ گئے ہیں۔ اور یہ پہلے  
لوگ ہیں جنہوں نے مصافحے کا عمل شروع کیا۔“

☀️ فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت کا دوسرا جملہ حضرت انس رضی اللہ عنہما کی طرف سے درج ہے۔

(المعجم ۱۴۲، ۱۴۳) - بَابُ فِي  
الْمُصَافِحَةِ (التحفة ۱۵۴)

۵۲۱۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:  
حَدَّثَنَا حَمَادٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ يَعْنِي  
خَالِدَ بْنَ ذَكْوَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ  
كَعْبِ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ  
لَأَبِي دَرٍّ حَيْثُ سِيرَ مِنَ الشَّامِ: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ

۵۲۱۴- جناب ایوب بن بشیر بن کعب عدوی بنوعنزہ  
کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے حضرت  
ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے کہا جبکہ انہیں شام سے روانہ کر دیا گیا  
تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک  
حدیث دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اگر راز

◀️ شیبہ بہ، وهو في المصنف: ۴۳۱/۸، ورواه الترمذي، ح: ۲۷۲۷، وسنده ضعيف \* أبو إسحاق عنن، وللحديث  
شواهد ضعيفة.

۵۲۱۳- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲/۳، ۲۱۲، والبخاري في الأدب المفرد، ح: ۹۶۷ من حديث  
حماد بن سلمة به \* حميد الطويل عنن، وقوله "وهم أول من جاء بالمصافحة" مدرج من قول أنس رضي الله عنه.

۵۲۱۴- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۵/۱۶۲ من حديث حماد بن سلمة به، \* أيوب بن بشير مستور،  
ورجل من عنزة مجهول.



تعلیم کھڑے ہونے سے متعلق احکام و مسائل

کی بات نہ ہوئی تو میں بتا دوں گا۔ میں نے کہا: کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ آپ لوگ جب رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو کیا رسول اللہ ﷺ تم لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: میں جب بھی آپ ﷺ سے ملا آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔ اور ایک دن آپ نے مجھے بلوایا، مگر میں گھر میں نہیں تھا۔ جب میں واپس آیا تو مجھے آپ کے بلا دے کا بتایا گیا۔ میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اپنی چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ تو آپ نے مجھ سے معاف فرمایا اور یہ (میرے لیے) عمدہ بہت عمدہ بات تھی۔

أَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِذَا أُخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا، قُلْتُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقَيْتُمُوهُ؟ قَالَ: مَا لَقَيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي، فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّه أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ، فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ.

🌞 **فائدہ:** اس روایت سے معاف کا اثبات نہیں ہوتا، کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے۔ اسی طرح ایک روایت سنن ترمذی میں ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما مدینہ آئے اور آ کر رسول اللہ ﷺ سے ملے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے معاف فرمایا اور انہیں بوسہ دیا یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ (ضعیف الترمذی، حدیث: ۲۷۳۲، باب ماجاء فی المعانقة والقبلة) بظاہر کوئی صحیح مرفوع حدیث اس سلسلے میں ثابت نہیں، البتہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ اثر صحیح سند سے منقول ہے جس میں انہوں نے صحابہ کا یہ عمل بیان کیا ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب وہ سفر سے آتے تو باہم معاف کرتے (مغل گیر ہوتے۔) (الترغیب، الادب، رقم: ۲۷۱۹، بتحقیق الألبانی والصحیحة، رقم: ۲۶۲۷)

باب: ۱۳۳، ۱۳۴ - تعظیم کے لیے کھڑے ہونا

(المعجم ۱۴۳، ۱۴۴) - باب: فی

القیام (التحفة ۱۵۵)

۵۲۱۵ - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۵۲۱۵ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ:

کہ بنو قریظہ نے جب حضرت سعد (بن معاذ) رضی اللہ عنہ کا فیصلہ قبول کر لینے پر اتفاق کر لیا تو آپ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا، وہ ایک سفید گدھے پر سوار ہو کر آئے، تو

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ؛ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا

۵۲۱۵ - تخریج: أخرجه البخاري، الاستذنان، باب قول النبي ﷺ: "قوموا إلى سيدكم"، ح: ۲۲۶۲، ومسلم، الجهاد والسير، باب جواز قتال من نقض العهد... الخ، ح: ۱۷۶۸ من حديث شعبة به.

تعمیرا کھڑے ہونے سے متعلق احکام و مسائل

نَزَلُوا عَلَىٰ حُكْمٍ سَعِدٍ أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ عَلَىٰ حِمَارٍ أَقْمَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ» أَوْ «إِلَيَّ خَيْرِكُمْ»، فَجَاءَ حَتَّىٰ قَعَدَ إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۲۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ: «قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ».

۵۲۱۶- جناب شعبہ نے یہ روایت بیان کی۔ کہا کہ جب وہ مسجد کے قریب آئے تو آپ ﷺ نے انصار یوں سے فرمایا: ”اپنے سردار کی طرف بڑھو۔“

فوائد و مسائل: ① قَوْمُوا کے لفظی معنی ہیں ”کھڑے ہو“ لیکن یہاں سیاق کے اعتبار سے اس کے معنی ہیں ”آگے بڑھو۔“ بنا بریں اپنے سردار اور بڑے کی تعظیم بجالانا شرعی حق ہے۔ ② آگے بڑھ کر استقبال سلام موصاف یا حسب احوال معانفہ جائز ہے۔ ③ لیکن عجمی انداز میں تعظیم کرنا کہ کوئی بڑا آئے اور بیٹھے ہوئے لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے ہو جائیں پھر جب وہ اجازت دے یا بیٹھ جائے تو دوسرے لوگ بیٹھیں، سر اسرنا جائز ہے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہما کے لیے جو فرمایا گیا، تو وہ آگے بڑھ کر استقبال کرنا اور انہیں سواری سے اترنے میں مدد دینا تھا جیسے مسند احمد کی روایت میں ہے کہ [قَوْمُوا إِلَيَّ سَيِّدُكُمْ فَأَنْزِلُوهُ] (مسند احمد: ۱۳۲/۶)

۵۲۱۷- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتَنَا

۵۲۱۷- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اپنی عادات چال چلن اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو..... حسن بن علی کی روایت میں [حَدِيثًا وَكَلَامًا] کے لفظ وارد ہیں۔ [السَّمْتُ وَالْهَدْيُ وَالذَّلُّ] کے الفاظ نہیں ہیں..... جب وہ آپ کے ہاں

۵۲۱۶- تخریج: أخرجه البخاري، المغازي، باب مرجع النبي ﷺ من الأحزاب ومخرجه إلى بني قريظة... الخ، ح: ۴۱۲۱، ومسلم عن محمد بن بشار به، انظر الحديث السابق.

۵۲۱۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، المناقب، باب ماجاء في فضل فاطمة بنت محمد ﷺ رضي الله عنها، ح: ۳۸۷۲ عن محمد بن بشار به، وقال: "حسن غريب".

باپ کا اپنے بیٹے کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل  
آئیں تو آپ اٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، ان کا ہاتھ  
پکڑتے، بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے اور (اسی  
طرح) جب آپ ان کے ہاں جاتے تو وہ اٹھ کر آپ کی  
طرف بڑھتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں بوسہ دیتیں اور اپنی  
جگہ پر بٹھا دیتیں۔“

وَدَلًّا وَهَدِيًّا وَقَالَ الْحَسَنُ: حَدِيثًا  
وَكَلَامًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَسَنُ السَّمْتَ  
وَالْهَدْيَ وَالذَّلَّ - بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ  
فَاطِمَةَ - كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهَا - كَانَتْ إِذَا  
دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَمَبَّلَهَا  
وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ  
عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَمَبَّلَتْهُ  
وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.

باب: ۱۳۳، ۱۳۵- باپ کا اپنے بیٹے کو  
بوسہ دینا

(المعجم ۱۴۴، ۱۴۵) - بَابٌ فِي قَبْلَةِ  
الرَّجُلِ وَوَلَدِهِ (التحفة ۱۵۶)

۵۲۱۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ  
حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ تو اس نے  
کہا: تحقیق میرے دس بچے ہیں اور میں نے کسی کے ساتھ  
ایسے نہیں کیا۔ (کسی کو کبھی بوسہ نہیں دیا) تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

۵۲۱۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛  
أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ وَهُوَ يُقْبَلُ حُسَيْنًا فَقَالَ: إِنَّ لِي  
عَشْرَةَ مِنَ الْوَالِدِ مَا فَعَلْتُ هَذَا بِوَاحِدٍ  
مِنْهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَا  
يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ».

فوائد و مسائل: ① اپنے بچوں کو بوسہ دینا فطری محبت و شفقت کا اظہار ہوتا ہے باپ کے لیے جائز ہے کہ اپنی  
بیٹی کو بوسہ دے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں گزرا ہے، مگر بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ اس سے کتراتے ہیں جو بلاشبہ  
غیر فطری ہے۔ ② اللہ کی مخلوق پر رحم کرنا اللہ عز و جل کی رحمت کا باعث ہے۔

۵۲۱۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: ۵۲۱۹- جناب عروہ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ

۵۲۱۸- تخریج: أخرجه مسلم، الفضائل، باب رحمته ﷺ الصبيان والعيال وتواضعه، وفضل ذلك، ح: ۲۳۱۸  
من حديث سفیان، والبخاری، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانفته، ح: ۵۹۹۷ من حديث الزهري به.  
۵۲۱۹- تخریج: [استادہ صحیح] \* حماد: هو ابن سلمة، وهذا طرف من حديث الإفك، متفق عليه، البخاري،  
ح: ۲۶۶۱، ۴۷۵۰، ۲۷۷۰.

پیشانی اور رخسار پر بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

پیشانی نے (واقِعَةُ الْفَكِّ کے سلسلے میں بیان کرتے ہوئے) کہا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”عائشہ خوشخبری ہو! اللہ عزوجل نے تیری براءت نازل فرمادی ہے۔“ اور اسے قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں تو میرے ماں باپ نے مجھے کہا: اٹھو اور رسول اللہ ﷺ کے سر کو بوسہ دو۔ تو میں نے کہا: میں اللہ عزوجل کی حمد کرتی ہوں، تم دونوں کی نہیں۔

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ - تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: - «أُبَشِّرِي يَا عَائِشَةُ! فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْزَلَ عَذْرَكَ»، وَفَرَأَ عَلَيْهَا الْقُرْآنَ فَقَالَ أَبُو آيٍ: قَوْمِي فَقَبَّلِي رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا إِيَّاكُمْمَا.

☀️ فائدہ: بچوں کو بوسہ دینا اور میاں بیوی کا ایک دوسرے کو بوسہ دینا جائز ہے۔

باب: ۱۳۵، ۱۳۶- پیشانی پر بوسہ دینا

(المعجم ۱۴۵، ۱۴۶) - بَابٌ فِي قُبْلَةِ مَا بَيْنَ الْعَيْنَيْنِ (التحفة ۱۵۷)

۵۲۲۰- جناب شعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے (جبکہ وہ سفر سے واپس آئے تھے) تو آپ نے ان سے معانقتہ کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ بھی دیا۔

۵۲۲۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَجْلَحَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

☀️ فائدہ: اس سے بڑے آدمی کو بوسہ دینے کا اثبات نہیں ہوتا اس لیے کہ یہ روایت ضعیف ہے۔

باب: ۱۳۶، ۱۳۷- رخسار پر بوسہ دینا

(المعجم ۱۴۶، ۱۴۷) - بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْخَدِّ (التحفة ۱۵۸)

۵۲۲۱- جناب ایاس بن دَعْفَلِ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابونضرہ (منذر بن مالک) رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے رخسار پر بوسہ دیا۔

۵۲۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ دَعْفَلٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا نَضْرَةَ قَبَّلَ خَدَّ الْحَسَنِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۵۲۲۰- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۱۰۱/۷ من حديث أجْلَحَ به، وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۱۲/۸، ۱۰۶، ۴۳۳، السنن مرسل، وللحديث شواهد ضعيفة، ذكرتها في تخريج التقبيل والمعانقة لابن الأعرابي، ح: ۳۸.

۵۲۲۱- تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه البيهقي: ۱۰۱/۷ من حديث أبي داود به، وقال: "يعني البصري رحمه الله" وهو في مصنف ابن أبي شيبة: ۸/۴۳۴.



۴۰- کتاب الأدب ..... ہاتھ اور جسم پر بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

☀️ فائدہ: اطہار محبت میں جہاں کوئی شے والی بات نہ ہو دوسرے کے پیچھے رخسار پر بھی بوسہ دیا جاسکتا ہے۔

۵۲۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ: حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَأَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ أَنْتِ يَا بَنِيَّةُ؟ وَقَبَّلَ خَدَّهَا.

۵۲۲۳- حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ آیا جبکہ یہ لوگ نئے نئے مدینہ آئے تھے اور ان کی صاحبزادی حضرت عائشہؓ بخار کی وجہ سے لیٹی ہوئی تھی تو ابو بکرؓ ان کے قریب ہوئے اور پوچھا: بیٹا تمہارا کیا حال ہے؟ اور ان کے رخسار پر بوسہ بھی دیا۔

☀️ فائدہ: باپ اپنی بیٹی کو رخسار پر بوسہ دے تو کوئی معیوب بات نہیں ہے۔

(المعجم ۱۴۷، ۱۴۸) - بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ (التحفة ۱۵۹)

باب: ۱۴۷، ۱۴۸- ہاتھ پر بوسہ دینا

۵۲۲۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَهُ؛ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ: فَذَنُونَا يَعْنِي مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهُ.

۵۲۲۳- جناب عبدالرحمن بن ابولیلی نے بیان کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے قصہ بیان کیا کہ ہم نبی ﷺ کے قریب ہوئے اور ہم نے آپ کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

☀️ فائدہ: یہ روایت تو ضعیف ہے اور تفصیلی قصہ پیچھے حدیث: ۲۶۴۷ میں گزر چکا ہے لیکن مسئلہ یہی ہے کہ اکرام و تعظیم میں دوسرے کے ہاتھ یا جسم کو بوسہ دینا جائز ہے جیسے کہ درج ذیل حدیث میں آرہا ہے۔

(المعجم ۱۴۸، ۱۴۹) - بَابٌ فِي قُبْلَةِ الْجَسَدِ (التحفة ۱۶۰)

باب: ۱۴۸، ۱۴۹- جسم پر بوسہ دینا

۵۲۲۲- تخریج: أخرجه البخاري، مناقب الأنصار، باب هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ح: ۳۹۱۸ من حديث إبراهيم بن يوسف به مطولاً.

۵۲۲۳- تخریج: [ضعيف] تقدم، ح: ۲۶۴۷، وأخرجه ابن ماجه، الأدب، باب الرجل يقبل يد الرجل، ح: ۴۷۰۴ من حديث يزيد بن أبي زياد به.

پاؤں کو بوسہ دینے سے متعلق احکام و مسائل

۵۲۲۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ : أَخْبَرَنَا حَالِدٌ عَنْ [حُصَيْنٍ]، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مُزَاحٌ، بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ، فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي خَاصِرَتَيْهِ بِعُودٍ، فَقَالَ: أَضْرِبْنِي، قَالَ: أَضْطَبِرْ، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ، فَارْفَعْ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يَقْبَلُ كَشْحَهُ، قَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ!

۵۲۲۳- جناب عبدالرحمن بن ابولیلی حضرت اُسید بن حَیْزِرؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ انصار میں سے تھے۔ یہ ایک دفعہ اپنی قوم سے باتیں کر رہے تھے۔ مزاحیہ آدمی تھے۔ اور انہیں ہنسارہے تھے کہ نبی ﷺ نے ان کی کوکھ میں ایک لکڑی چھو دی۔ تو انہوں نے (اُسید بن حَیْزِر نے) کہا: مجھے بدلہ دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لے لو“ انہوں نے کہا: آپ پر تو قیص ہے اور مجھ پر قیص نہیں تھی۔ تو نبی ﷺ نے اپنی قیص اوپر کر دی۔ تو اُسید نے آپ ﷺ کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور آپ کے پہلو پر بوسہ دینے لگے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! میری یہی نیت تھی۔



🌞 فائدہ ① رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام ؓ بڑی فرحت افزا زندگی گزارتے تھے۔ دینی امور کی انتہائی پابندی کے باوجود ان میں کہیں تندی، کڑنگلی یا خشکی والی کیفیات نہ تھیں۔ ② باوجودیکہ ہنسی مزاح جائز ہے، مگر شریعت نے اجازت نہیں دی کہ اس کیفیت میں بھی کسی پر زیادتی ہو۔ ③ ظلم و زیادتی، خواہ مزاح میں ہو شریعت میں قصاص ہے۔ ④ صحابہ کرام ؓ کو رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کو اپنے صحابہ سے از حد پیار اور محبت تھی۔ ⑤ اپنی محبوب و محترم شخصیت کے ہاتھ یا جسم کو بوسہ دینا جائز ہے اور رسول اللہ ﷺ کا تو کوئی عانی نہیں تھا۔

(المعجم . . .) - باب قَبْلَةَ الرَّجُلِ

(التحفة . . .)

۵۲۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ: حَدَّثَنَا مَطَّرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعَنْبِيِّ: حَدَّثَنِي أُمُّ أَبِي بَنِي النَّوَّازِعِ بْنِ

۵۲۲۵- ام ابان بنت وازع بن زارع اپنے دادا زارع سے روایت کرتی ہیں اور یہ وفد عبدالقیص میں شریک تھے۔ انہوں نے کہا: جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو

۵۲۲۴- تخريج: [صحيح] أخرجه الطبراني: ۱/ ۲۰۵، ۲۰۶، ح ۵۵۶ من حديث عمرو بن عون به، وصححه الحاكم: ۳/ ۲۸۸، ووافقه الذهبي.

۵۲۲۵- تخريج: [ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح ۹۷۵ من حديث مطر بن عبد الرحمن به \* أم ابان لم أجدهم وثقها.

ایک دوسرے کو اچھے اور عامیہ کلمات کہنے کا بیان

ہم جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسے دینے لگے۔ لیکن منذر راج نے انتظار کیا حتیٰ کہ وہ اپنے سامان کے پاس گئے اور اپنے دو کپڑے پہنے پھر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔“  
 علم (بلند حوصلہ ہونا اور جلد بازی نہ کرنا) اور باوقار ہونا۔“  
 اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میں ان باتوں کا تکلف سے اظہار کرتا ہوں یا اللہ عزوجل نے مجھ ان پر پیدا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”بلکہ اللہ نے تمہیں ان پر پیدا فرمایا ہے۔“ تو اس نے کہا: حمد اس اللہ کی جس نے مجھے ایسی عادتوں پر پیدا فرمایا ہے جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتے ہیں۔

زَارِعٌ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ - وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ - قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَجَعَلْنَا نَتَّبَادِرُ مِنْ رَوَاجِلِنَا، فَتَقَبَّلُ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِجْلَهُ، وَانْتَظَرَ الْمُنْدِرُ الْأَشْجُ حَتَّى آتَى عَيْبَتَهُ فَلَيْسَ تَوْبِيهِ، ثُمَّ آتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ فِيكَ خَلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ: الْحِلْمُ وَالْإِنَاءَةُ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَا أَتَخَلَّقُ بِهِمَا أَمْ اللَّهُ جَبَلَنِي عَلَيْهِمَا؟ قَالَ: «بَلِ اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا»، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلْتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ.

🌞 **فوائد و مسائل:** ① یہ روایت ضعیف ہے۔ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں پاؤں کا ذکر صحیح نہیں۔ گویا ہاتھوں کو بوسہ دینا جائز ہے۔ ② حوصلہ مند اور باوقار ہونا انسان کے شرف کو دو بالا کر دیتا ہے جبکہ جلد بازی باوقار انسان کو زینب نہیں دیتی۔ ③ اچھی عادتیں فطری ہوں تو اللہ عزوجل کی حمد کرنی چاہیے اور ان پر کار بند رہنا چاہیے۔ اگر فطری نہ ہوں تو انسان کو اپنی عادتیں اچھی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(المعجم ۱۴۹، ۱۵۰) - **بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ**  
 (التحفة ۱۶۱)

۵۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَادٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا

۵۲۲۶ - تخریج: [حسن] أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ح: ۸۸۹۰ من حديث أبي داود به، \* هشام هو الدستوائي، وحماد هو ابن سلمة، ورواه عن حماد بن أبي سليمان وهو حدث به قبل اختلاطه، انظر مجمع الزوائد: ۱/ ۱۱۹، ۱۲۰، وأصله متفق عليه، البخاري، ح: ۶۲۶۸، ومسلم، ح: ۹۴ بعد، ح: ۹۹۱ من حديث زيد ابن وهب به بطوله.

۴۰- کتاب الأدب

ایک دوسرے کو اچھے اور دعائیہ کلمات کہنے کا بیان

حاضر ہوں اور بڑا سعادت ہوں۔ اے اللہ کے رسول! میں آپ پر خدا اور قربان۔

هَشَامٌ عَنْ حَمَادٍ يَعْنِيَانِ ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ،  
عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ!» فَقُلْتُ: لَيْتِكَ  
وَسَعَدَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَنَا فِدَاكَ.

☀️ فائدہ: یہ کلمہ ”میں تجھ پر واری قربان یا خدا“ معمولی کلمہ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد اسے وہیں استعمال ہونا چاہیے جہاں دنیا اور آخرت کی سعادت ہو۔ مثلاً صالح ماں باپ یا راسخ فی العلم ربانی علماء جو دین کے صحیح معنی میں معلم اور داعی ہوں۔

باب: ۱۵۰، ۱۵۱- کوئی شخص دوسرے سے کہے  
”اللہ آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رکھے“

(المعجم ۱۵۰، ۱۵۱) - بَابُ فِي  
الرَّجُلِ يَقُولُ: أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا  
(التحفة ۱۶۲)

۵۲۲۷- جناب قتادہ رضی اللہ عنہما یا کسی دوسرے سے  
روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم  
جاہلیت میں (ایک دوسرے کو) یوں کہا کرتے تھے [أَنْعَمَ  
اللَّهُ بِكَ عَيْنًا] ”اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رکھے۔ یا  
تمہاری وجہ سے تمہارے محبوب کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔“  
اور [أَنْعَمَ صَبَاحًا] ”صبح بخیر۔“ پھر جب اسلام آ گیا تو  
ہمیں اس سے روک دیا گیا۔ عبدالرزاق نے بیان کیا کہ  
معر نے کہا: [أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا] کہنا مکروہ ہے۔ لیکن  
اگر [أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ] کہے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۲۲۷- حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ:  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ  
قَتَادَةَ أَوْ غَيْرِهِ؛ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ  
قَالَ: كُنَّا نَقُولُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، أَنْعَمَ  
اللَّهُ بِكَ عَيْنًا وَأَنْعَمَ صَبَاحًا، فَلَمَّا كَانَ  
الإِسْلَامُ نَهَيْتَنَا عَنْ ذَلِكَ. قَالَ  
عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: يُكْرَهُ أَنْ يَقُولَ  
الرَّجُلُ: أَنْعَمَ اللَّهُ بِكَ عَيْنًا، وَلَا بَأْسَ  
أَنْ يَقُولَ: أَنْعَمَ اللَّهُ عَيْنَكَ.

☀️ فائدہ: جاہلیت کے سے انداز میں سلام کرنا یا ایک دوسرے کو دعائیں دینا ناپسندیدہ عمل ہے۔ جب کہ ہمیں اس سے بہتر اور باعث اجر عمل کی تعلیم دی گئی ہے۔ یعنی ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ امام عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اہل جاہلیت کے الفاظ بدل دیے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ بالخصوص پہلے شرعی سلام کہا جائے پھر دوسری دعائیں ہوں۔ واللہ اعلم۔





ایک دوسرے کو دعا دینے اور تعظیم کے لیے کھڑے ہونے کا بیان

باب: ۱۵۲، ۱۵۳- کوئی دوسرے کو یوں دعا دے  
”اللہ تمہاری حفاظت کرے“

۵۲۲۸- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے ایک سفر میں تھے کہ صحابہ کو پیاس نے ستایا تو جلد باز لوگ آگے بڑھ گئے اور میں اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہا، تو آپ نے فرمایا: ”اللہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اس کے نبی کی حفاظت کی۔“

(المعجم ۱۵۲، ۱۵۳) - باب الرَّجُلِ  
يَقُولُ لِلرَّجُلِ: حَفِظَكَ اللَّهُ (التحفة ۱۶۳)

۵۲۲۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَعَطَشُوا، فَانْطَلَقَ سَرْعَانَ النَّاسِ، فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ: «حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ».

☀️ فائدہ: یہ مفصل حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے۔ (صحیح مسلم، المساجد، حدیث: ۶۸۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کی حفاظت پر آپ کی طرف سے یہ دعائی ہے۔ تو امید رکھنی چاہیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور آپ کی احادیث کی حفاظت پر بھی یہ فضیلت مل سکتی ہے جیسے کہ دوسری حدیث میں صراحت سے آیا ہے: ”اللہ خوش و خرم رکھے اس بندے کو جس نے میری بات سنی“ اسے یاد رکھا اور اسے اسی طرح آگے پہنچا دیا جس طرح کداسے بنا۔“ (جامع الترمذی، العلم، حدیث: ۲۶۵۸)

باب: ۱۵۱، ۱۵۲- ایک شخص کا دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا

۵۲۲۹- جناب ابو مجلز بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو ابن عامر رضی اللہ عنہ (ان کے احترام میں) کھڑے ہو گئے۔ لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیٹھے رہے۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا: بیٹھ

(المعجم ۱۵۱، ۱۵۲) - باب الرَّجُلِ  
يَقُومُ لِلرَّجُلِ يُعَظِّمُهُ بِذَلِكَ (التحفة ۱۶۴)

۵۲۲۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ:

۵۲۲۸- تخریج: أخرجه مسلم، المساجد، باب قضاء الصلوة الفاتنة واستحباب تعجيل قضائها، ح: ۶۸۱ من حديث ثابت البناني به.

۵۲۲۹- تخریج: [حسن] أخرجه الترمذی، الأدب، باب ماجاء في كراهية قيام الرجل للرجل، ح: ۲۷۵۵ من حديث حبيب بن الشهيد به، وقال: "حسن"، وللحديث شاهد قوي عند الطبراني: ۳۶۲/۱۹ وغيره.

۴۰- کتاب الأدب

کسی کے ذریعے سے سلام پہنچانے کا بیان

اجلسنِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْتثلَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

جا میں اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: ”جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے رہیں تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① مجوسی اور دیگر اہل جاہلیت اپنے بڑے کا احترام اسی طرح کرتے تھے بلکہ اب تک ان کی یہی عادت ہے کہ کسی بڑے کو احترام دینے کے لیے یہ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور جب تک وہ خود نہ بیٹھ جائے یا بیٹھنے کا کہے نہیں، نہیں بیٹھتے ہیں۔ شرع اسلامی میں اس انداز سے احترام کا مطالبہ کرنا حرام ہے۔ ② ہاں اگر کوئی محبت سے از خود کھڑا ہو جائے بالخصوص جب آگے بڑھ کر مصافحہ اور معافتہ کرنا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ جیسے گزشتہ ”باب: فی القیام“ حدیث: ۵۲۱۵ میں گزرا ہے۔

۵۲۳۰- حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ اپنے عصا کے سہارے سے چل رہے تھے۔ ہم آپ کی طرف کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا: ”عجمیوں (غیر مسلموں) کی طرح مت اٹھا کرو جس میں کہ وہ ایک دوسرے کو تعظیم دیتے ہیں۔“

۵۲۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مَسْعَرٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِي الْعَدْبَسِ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصَا، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: «لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْظَمُ بَعْضُهَا بَعْضًا».



باب: ۱۵۳، ۱۵۴- جب کوئی کسی دوسرے کا سلام پہنچائے تو.....

(المعجم ۱۵۳، ۱۵۴) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَقُولُ: فَلَانَ يُفْرِئُكَ السَّلَامَ (التحفة ۱۶۵)

۵۲۳۱- جناب غالب (بن خطاف بصری) نے بیان کیا کہ ہم جناب حسن بصری کے دروازے پر بیٹھ ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ مجھے

۵۲۳۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ غَالِبٍ قَالَ: إِنَّا لَجُلُوسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ:

۵۲۳۰- تخریج: [مسنادہ ضعیف] أخرجه ابن ماجه، الدعاء، باب دعاء رسول الله ﷺ، ح: ۳۸۳۶ من حدیث مسعر به، وهو فی مصنف ابن أبي شيبه: ۳۹۸، ۳۹۷/۸ \* أبو العَدْبَسِ مجهول، وأبو مَرْزُوقٍ لِين (تقریب).  
۵۲۳۱- تخریج: [مسنادہ ضعیف] انظر، ح: ۲۹۳۴ \* وهو فی مصنف ابن أبي شيبه: ۴۲۴/۸، ۴۲۵، وقال المنذري: "هذا الإسناد فيه مجاهيل".

لیک کہہ کر جواب دینے کا بیان

میرے والد نے میرے دادا سے روایت کیا اس نے کہا: میرے والد نے مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ آپ کے پاس جاؤ اور آپ کو میرا سلام کہنا۔ چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے والد نے آپ کو سلام کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: ”عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَبِيكَ السَّلَامُ“ [تم پر اور تمہارے والد پر سلامتی ہو۔“

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: بَعَثَنِي أَبِي إِلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ائْتِنِي فَأَقْرِئَهُ السَّلَامَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي يُفْرِتُكَ السَّلَامَ، فَقَالَ: «عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أَبِيكَ السَّلَامُ».

۵۲۳۲- ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”تحقیق جبریل علیہ السلام کہہ رہے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ]

۵۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ؛ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «إِنَّ جِبْرِيْلَ يَفْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ»، فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

☀️ فوائد و مسائل: ① کسی غائب کو سلام بھیجنا مستحب ہے۔ ② اور اس کا جواب بھی دینا چاہیے۔ پہلے سلام لانے والے اور پھر بھیجنے والے کو دعا دے۔ یعنی یوں کہے: [عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] یا صرف [وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ] پر بھی کفایت کرے تو جائز ہے۔ (صحیح البخاری، الاستئذان، حدیث: ۲۴۵۳)

(المعجم ۱۵۴، ۱۵۵) - باب الرَّجُلِ يُنَادِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ (التحفة ۱۶۶)

باب: ۱۵۵، ۱۵۴- کسی کی پکار پر ”لبیک“ کہہ کر جواب دینا

۵۲۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي

۵۲۳۳- حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ خنین میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔

۵۲۳۲- تخریج: أخرجه مسلم، فضائل الصحابة، باب: في فضائل عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها، ح: ۲۴۴۷ عن أبي بكر بن أبي شيبة، والبخاري، الاستئذان، باب: إذا قال: فلان يقرئك السلام، ح: ۶۲۵۳ من حديث زكريا ابن أبي زائدة به.

۵۲۳۳- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۸۶/۵ من حديث حماد بن سلمة به، \* عبد الله بن يسار مجهول الحال، وثقه ابن حبان وحده.

اللہ تمہیں ہنستا مسکراتا رکھے کے الفاظ میں دعا دینے کا بیان

ہم انتہائی گرمی کے دن میں چلتے رہے پھر ایک درخت کے سائے تلے اترے۔ جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنی زرہ پہنی، گھوڑے پر سوار ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ اپنے خیمے میں تھے۔ میں نے عرض کیا [السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ] کوچ کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں!“ پھر فرمایا: ”بلال! اٹھو“ تو وہ ایک کیکر کے درخت کے نیچے سے اچھل کر اٹھے اور ان کا سایہ ایسے پڑا تھا جیسے کسی پرندے کا ہو۔ (وہ بہت ہی نحیف جسم کے تھے) انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں اور حاضر ہوں اور آپ پر فدا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”میرا گھوڑا تیار کرو۔“ (اس پر زین رکھو) چنانچہ اس نے ایسی زین نکالی جس کی گدیاں کھجور کی چھال سے بھری گئی تھیں۔ ان میں کسی قسم کا تکبر اور بڑائی نہ تھی (انتہائی سادہ تھیں۔) چنانچہ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی۔ اور پوری حدیث بیان کی۔

هَمَامٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيَّ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُنَيْنًا، فَمِرْنَا فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَتَرْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ لَبِسْتُ لِأُمَّتِي وَرَكِبْتُ فَرَسِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، قَدْ حَانَ الرَّوَّاحُ، فَقَالَ: «أَجَلٌ»، ثُمَّ قَالَ: «يَا بِلَالُ! [قُمْ]» فَتَارَ مِنْ تَحْتِ سَمْرَةٍ كَأَنَّ ظِلَّهُ ظِلُّ طَائِرٍ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ! وَأَنَا فِدَاؤُكَ، فَقَالَ: «أَسْرِجْ لِي الْفَرَسَ»، فَأُخْرِجَ سَرَجًا دَفَنَاهُ مِنْ لَيْفٍ، لَيْسَ فِيهِمَا أَشْرٌ وَلَا بَطْرٌ، فَزَكَبَ وَرَكِبْنَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو عبد الرحمن فہری سے یہی ایک حدیث مروی ہے اور یہ عمدہ حدیث ہے جسے حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے۔

قال أَبُو دَاوُدَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيُّ لَيْسَ لَهُ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ، وَهُوَ حَدِيثٌ نَبِيلٌ جَاءَ بِهِ حَمَادُ بْنُ سَلْمَةَ.

☀️ فائدہ: ”لبیک“ اگرچہ ایک تعبدی کلمہ ہے۔ مگر جائز ہے کہ انسان کسی صاحب فضل کے بلانے پر اسے اس لفظ سے جواب دے۔ بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

باب: ۱۵۵، ۱۵۶- کسی کو ان الفاظ میں دعا دینا  
”اللہ تمہیں ہنستا مسکراتا رکھے“

(المعجم ۱۵۵، ۱۵۶) - **بَابُ فِي الرَّجُلِ يَقُولُ لِلرَّجُلِ: أَضْحَكَكَ اللَّهُ سِنَّكَ**  
(التحفة ۱۶۷)

۵۲۳۳- جناب (عبداللہ) ابن کنانہ بن عباس بن

۵۲۳۴- حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ

۵۲۳۴- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، المناسك، باب الدعاء بعرفة، ح: ۳۰۱۳ من حديث

مرد اس اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ ہنس دیے تو حضرت ابو بکر یا عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ آپ کو (ہمیشہ) ہنستا مسکراتا رکھے۔ اور حدیث بیان کی۔

الْبَرَكِيُّ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيِّ وَأَنَا لِحَدِيثِ عَيْسَى أَضْبَطُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ يَعْنِي السَّلْمِيَّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ كِنَانَةَ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: ضَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّاكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

باب: ۱۵۶، ۱۵۷- مکان بنانے کا بیان

(المعجم ۱۵۶، ۱۵۷) - باب: فی

الْبِنَاءِ (التحفة ۱۶۸)

۵۲۳۵- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں اور میری والدہ اپنے احاطے کی دیوار لپ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے پوچھا: ”عبداللہ! کیا ہو رہا ہے؟“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی کچھ مرمت کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”معاذ تو اس سے بہت جلد ہے۔“

۵۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أُطَيِّنُ حَائِطًا لِي، أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ: «مَا هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! شَيْءٌ أَضْلِحُهُ، فَقَالَ: «الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذَلِكَ».

۵۲۳۶- جناب اعمش نے اپنی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور ہم اپنی جھگی (یا کوٹھڑی) جو بوسیدہ ہو گئی تھی اس کی مرمت کر رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ”کیا ہو رہا ہے؟“ ہم نے عرض کیا کہ ہماری یہ جھگی بوسیدہ ہو گئی ہے

۵۲۳۶- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَذَا الْمَعْنَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصًّا لَنَا وَهِيَ فَقَالَ: «مَا هَذَا؟» فَقُلْنَا: خُصٌّ لَنَا وَهِيَ،

«عبدالقاهرہ، و ذکرہ ابن الجوزی فی الموضوعات: ۲/ ۲۱۴ \* عبداللہ بن کنانہ وأبوہ مجهولان.

۵۲۳۵- تخریج: [إسناده صحيح] \* الأعمش صرح بالسماع عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ۴۵۶، وصححه ابن حبان، ح: ۲۵۵۵، ۲۵۵۶، وانظر الحديث الآتي.

۵۲۳۶- تخریج: [صحيح] انظر الحديث السابق، أخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في قصر الأمل، ح: ۲۳۳۵ عن هناديه، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ۴۱۶۰ من حديث أبي معاوية الضرير به.

فَنَحْنُ نُضَلِّحُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ».

تو اس کی مرمت کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «میں تو معاملے کو اس سے بھی جلد سمجھتا ہوں۔»

🌞 فوائد و مسائل: ① جائز ہے کہ انسان اپنی رہائشی ضرورت کے لیے کوئی چیز تعمیر کرے اور اس کی اصلاح کرے۔  
② دنیا کے امور میں اپنی امیدوں اور پروگراموں کو از حد مختصر رکھنا چاہیے۔

۵۲۳۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ : حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ : أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَاطِبِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً، فَقَالَ: «مَا هَذِهِ؟» قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: هَذِهِ لِفُلَانٍ، رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ، حَتَّى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ، أَعْرَضَ عَنْهُ، صَنَعَ ذَلِكَ مِرَارًا حَتَّى عَرَفَ الرَّجُلُ الْعُضْبَ فِيهِ وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ، فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ! إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالُوا: خَرَجَ فَرَأَى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ إِلَى قُبَّتِهِ فَهَدَمَهَا حَتَّى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، فَقَالَ: «مَا فَعَلْتَ الْقُبَّةُ؟» قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ، فَأَخْبَرْنَا، فَهَدَمَهَا،

۵۲۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر نکلے تو ایک اونچا قبہ (نما مکان) دیکھا۔ آپ نے پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ فلاں انصاری کا ہے۔ کہتے ہیں کہ آپ خاموش ہو رہے اور بات اپنے دل میں رکھی۔ جب اس کا مالک دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس سلام کرنے کے لیے آیا تو آپ نے اس پر توجہ نہ دی۔ اور بار بار ایسے ہوا حتیٰ کہ وہ سمجھ گیا کہ آپ ناراض ہیں اور توجہ نہیں فرماتے ہیں۔ تو اس نے اس کیفیت کی اپنے ساتھیوں سے شکایت کی اور کہا قسم اللہ کی میں رسول اللہ ﷺ کو بدلا بدلا سا پاتا ہوں۔ اس کے ساتھیوں نے بتایا کہ آپ باہر گئے تھے اور تمہارا قبہ دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ آدمی اپنے اس قبہ نما مکان پر گیا اور اسے گرا دیا حتیٰ کہ اسے زمین کے برابر کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر گئے اور مکان نظر نہ آیا تو پوچھا: ”قبہ کا کیا ہوا؟ صحابہ نے بتایا کہ اس کے مالک نے آپ کی بے توجہی کی ہم سے شکایت کی تھی تو ہم نے اسے وجہ بتائی تو اس نے اسے گرا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر تعمیر اپنے مالک کے لیے وبال کا باعث ہے مگر وہ جو..... مگر وہ جس کے بغیر چاراندہ ہو۔“

۵۲۳۷- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳/ ۲۲۰ من حديث أبي طلحة الأسدي به، وهو صدوق كما في الكاشف للذهبي.

۴۰- کتاب الآداب ..... بالا خانہ بنانے اور بیری کے درخت کاٹنے کا بیان

فَقَالَ: «أَمَا إِنَّ كَثْلَ بِنَاءٍ وَبَالَ عَلَى صَاحِبِهِ  
إِلَّا مَا لَا، إِلَّا مَا لَا»، يَعْنِي مَا لَا يَدُّ مِنْهُ.

☀️ فائدہ: رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ذاتی مکان میں رہائش رکھتے تھے اور وہ ان کی لازمی ضرورت کی حد تک ہی محدود ہوتے تھے۔ لمبے چوڑے اور اونچے اونچے محل کھڑے کرنا جن کا کوئی حقیقی مصرف نہ ہو شرعی مزاج کے خلاف ہے۔ بلکہ اونچی اونچی تعمیرات قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

(المعجم ۱۵۷، ۱۵۸) - **بَابُ: فِي**  
اتِّخَاذِ الْعُرْفِ (التحفة ۱۶۹)

باب: ۱۵۸، ۱۵۷- بالا خانہ بنانا

۵۲۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمُ بْنُ مُطَرِّفٍ الرَّوَّاسِيُّ: حَدَّثَنَا عَيْسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ دُكَيْنِ بْنِ سَعِيدِ الْمُرَزِيِّ قَالَ: أَتَيْتَا النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ الطَّعَامَ فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! اذْهَبْ فَأَعْطِهِمْ»، فَارْتَقَى بِنَا إِلَى عُيُنَيْتَةٍ فَأَخَذَ الْمِفْتَاحَ مِنْ حُجْرَتِهِ فَفَتَحَ.

۵۲۳۸- حضرت دکین بن سعید مرزی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے غلہ کا مطالبہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ”عمر! جاؤ اور ان کو دو۔“ چنانچہ وہ ہمیں لے کر ایک بالا خانے پر چڑھے اور اپنے حجرے سے چابی لے کر اس کو کھولا۔

☀️ فائدہ: فی الواقع ضرورت ہو تو مکان کے اوپر مکان بنانا جائز ہے۔

(المعجم ۱۵۸، ۱۵۹) - **بَابُ: فِي قَطْعِ**  
السِّدْرِ (التحفة ۱۷۰)

باب: ۱۵۸، ۱۵۹- بیری کا درخت کاٹ دینا (کیسا ہے؟)

۵۲۳۹- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

۵۲۳۹- حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ اس کے سر کو جہنم میں ڈالے گا۔“


۵۲۳۸- [تخریج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ۱۷۴/۴ من حديث إسماعيل بن أبي خالد به، وهو صرح بالسمع عند الحميدي، ح: ۸۹۵ (بتحقيقي) \* قيس هو ابن أبي حازم.

۵۲۳۹- [تخریج: [حسن] أخرجه النسائي في الكبرى، ح: ۸۶۱۱ من حديث ابن جريج به، وسنده ضعيف، وللحديث شواهد كثيرة عند البيهقي: ۱۴۱/۶ وغيره.

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : « مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ » .

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کی توضیح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مختصر ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جنگل میں لگی بیری کا درخت جو آنے جانے والے مسافروں اور جانوروں کے لیے سائے کا کام دیتا ہو اور کوئی شخص بے مقصد ظلم سے اسے کاٹ ڈالے تو اللہ اسے جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔

سُئِلَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ : هَذَا الْحَدِيثُ مُخْتَصَرٌ ، يَعْنِي : « مَنْ قَطَعَ سِدْرَةَ فِي فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيلِ وَالْبَهَائِمُ عَبَثًا وَظُلْمًا بَعِيرٌ حَقٌّ يَكُونُ لَهُ فِيهَا ، صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ » .

 فائدہ: اس حدیث کی ایک توجیہ تو یہی ہے جو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر فرمائی ہے۔ اور اس معنی میں صرف بیری ہی نہیں بلکہ ایسے تمام درخت شامل ہو سکتے ہیں جو جنگل میں راہی مسافروں اور چرندوں پرندوں کے لیے سائے اور آرام کا باعث ہوں۔ انہیں بلاوجہ کاٹ ڈالنا بہت بڑا ظلم ہے۔ اس کی دوسری توجیہ یہ ہے کہ اس سے مراد مکہ اور مدینہ کے حدود حرم میں واقع بیری کے درخت اور ایسے ہی دوسرے درختوں کو کاٹنے کی ممانعت ہے۔ جیسے کہ درج ذیل روایت میں ہے۔



۵۲۴۰- جناب عثمان بن ابوسلیمان نے ثقیف کے ایک آدمی سے اس نے حضرت عروہ بن زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کیا اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بیان کی۔

۵۲۴۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ شَيْبٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ : أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

۵۲۴۱- حسان بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ بیری کا کاٹنا کیسا ہے جبکہ

۵۲۴۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا : حَدَّثَنَا

۵۲۴۰- تخریج: [حسن] انظر الحديث السابق، وأخرجه البغوي في شرح السنة، ح: ۲۱۷۶ من حديث عبد الرزاق به، وهو في المصنف، ح: ۱۹۷۵۶، وسنده ضعيف، وهو حسن بالشواهد.  
۵۲۴۱- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه البيهقي: ۱/۶: ۱۴۱ من حديث أبي داود به.



راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

وہ اپنے والدِ عروہ کے محل کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے؟ تو انہوں نے کہا: کیا تم یہ دروازے اور چوکھٹیں دیکھ رہے ہو؟ یہ عروہ کی بیویوں سے بنائے گئے ہیں اور عروہ انہیں اپنی زمین سے کاٹ لیا کرتے تھے اور کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حمید بن مسعد نے مزید کہا کہ ہشام نے کہا: ارے عراقی! (حسان بن ابراہیم) تو تو میرے پاس ایک بدعت والی بات لایا ہے۔ اس نے کہا: میں نے جواب دیا کہ بدعت تو تمہاری طرف سے ہے۔ میں نے مکہ میں علماء سے سنا ہے جو یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی پر لعنت کی ہے جو بیوی کو کاٹے۔ پھر مذکورہ بالا کے ہم معنی بیان کیا۔

حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنِ قَطْعِ السِّدْرِ وَهُوَ مُسْتَبِدٌّ إِلَى قَصْرِ عُرْوَةَ فَقَالَ: أَتَرَى هَذِهِ الْأَبْوَابَ وَالْمَصَارِيحَ إِنَّمَا هِيَ مِنْ سِدْرِ عُرْوَةَ، كَانَ عُرْوَةُ يَقْطَعُهُ مِنْ أَرْضِهِ وَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ. زَادَ حَمِيدٌ فَقَالَ: هِيَ يَا عِرَاقِي! حِجَّتِي بِيَدْعَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّمَا الْبِدْعَةُ مِنْ قَبْلِكُمْ، سَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ بِمَكَّةَ: لَعَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَطَعَ السِّدْرَ ثُمَّ سَاقَ مَعَنَاهُ.

باب: ۱۵۹، ۱۶۰- راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا بیان

(المعجم ۱۵۹، ۱۶۰) - **بَابُ فِي**  
إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ (التحفة ۱۷۱)

۵۲۴۲- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ”انسان کے اندر تین سوساٹھ جوڑ ہیں۔ تو اس پر واجب ہے کہ اپنے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ دیا کرے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”مسجد میں پڑی ریخت (حلق کی آلائش) کو دفن کر دینا“ راستے میں پڑی (تکلیف دہ) چیز ہٹا دینا اور اگر یہ نہ ہو سکے تو چاشت کی دو رکعتیں ہی تمہیں اس (تمام صدقے) سے کافی ہو جائیں گی۔“

۵۲۴۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ». قَالُوا: وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ!؟ قَالَ: «التَّحَاغَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ

۵۲۴۲- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۳۵۴/۵ من حديث حسين بن واقد به، وصححه ابن خزيمة، ح: ۱۲۲۶، وابن حبان، ح: ۶۳۳، ۸۱۱، وللحديث شواهد.

تَنْحِيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَرَكَعْنَا  
الضُّحَى تُجْزِيكَ».

☀️ **فوائد و مسائل:** ① مسجد میں تھوکنے یا کسی طرح کی آلائش ڈالنا گناہ ہے جب کہ اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا اور خرابی کا ازالہ کر دینا ثواب کا کام ہے۔ خواہ کچے فرش میں دبا دینے کی صورت میں ہو یا ویسے کھرچ کر صاف کرنے کی صورت میں۔ اسی طرح راستے سے اینٹ، روڑا، پتھر، کانٹے یا کوئی اور رکاوٹ مثلاً گڑھا وغیرہ دور کرنا انتہائی ثواب کا کام ہے۔ اور جو یہ اور ان جیسی دوسری تکلیف دہ چیزیں راستے میں ڈالیں ان پر بہت بھاری گناہ ہے۔ ② اشراق کے نظموں کی فضیلت اس قدر ہے کہ بندے پر واجب شکر کا حق ادا ہو جاتا ہے مگر یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کی وجہ سے انسان مالی صدقات سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔

۵۲۴۳- حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی ﷺ

نے فرمایا: ”صبح ہوتی ہے اور آدم زاد کے جوڑ جوڑ پر صدقہ واجب ہو چکا ہوتا ہے۔ اس کا اپنے ملنے والے کو سلام کہنا صدقہ ہے کسی کو نیکی کی بات بتانا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز دور کر دینا صدقہ ہے بیوی سے صحبت کرنا صدقہ ہے۔“ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ اپنی شہوت پوری کرے اور وہ اس کے لیے صدقہ بنے یہ کیونکر ہے؟ آپ نے فرمایا: ”بتاؤ اگر وہ حرام میں یہ کام کرے تو کیا گناہ گار نہیں ہوگا؟“ (اس کے بالمقابل حلال سے اپنی خواہش پوری کرنا ثواب اور صدقہ ہوا۔) آپ نے فرمایا: ”ان سب کاموں سے اس کے لیے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حماد (بن زید) نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ذکر نہیں کیا۔

۵۲۴۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَادُ  
ابْنُ زَيْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنِ  
عَبَادِ بْنِ عَبَّادٍ، وَهَذَا لَقَطُهُ وَهُوَ أَتَمُّ، عَنِ  
وَاصِلٍ، عَنِ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ يَحْيَى  
ابْنِ يَعْمَرٍ، عَنِ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
«يُضِيحُ عَلَيَّ كُلُّ سُلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ  
صَدَقَّةً، تَسْلِيمُهُ عَلَيَّ مِنْ لَقِيِّي صَدَقَّةً،  
وَأَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَّةً، وَنَهْيُهُ عَنِ  
الْمُنْكَرِ صَدَقَّةً، وَإِمَاطَتُهُ الْأَذَى عَنِ  
الطَّرِيقِ صَدَقَّةً، وَبُضْعَتُهُ أَهْلَهُ صَدَقَّةً».  
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! يَأْتِي شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ  
لَهُ صَدَقَةٌ؟! قَالَ: «أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعَهَا فِي  
غَيْرِ حَقِّهَا، أَكَانَ يَأْتِمُّ؟» قَالَ: «وَيُجْزِيءُ  
مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ مِنَ الضُّحَى».

قال أبو داؤد: لَمْ يَذْكُرْ حَمَادُ الْأَمْرَ  
وَالنَّهْيَ.

۵۲۴۳- حضرت ابو اسود دہلی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی۔ اور کہا کہ نبی ﷺ نے یہ حدیث اپنی گفتگو کے دوران بیان فرمائی۔

۵۲۴۴- حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي وَسْطِهِ.

۵۲۳۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک آدمی جس نے بھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا اس نے راستے سے کانٹوں کی ایک ٹہنی دور کر دی۔ یہ (ٹہنی) یا تو درخت پر تھی کہ اس نے کاٹ پھینکی یا راستے میں پڑی تھی اور اس نے ایک طرف ہٹا دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمادیا۔“

۵۲۴۵- حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «نَزَعَ رَجُلٌ - لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ - غُصْنَ شَوْكٍ عَنِ الطَّرِيقِ، إِمَّا كَانَ فِي شَجَرَةٍ فَقَطَعَهُ فَأَلْقَاهُ، وَإِمَّا كَانَ مَوْضُوعًا فَأَمَاطَهُ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ».

☀️ فائدہ: انسان کو کسی موقع پر کسی نیکی کو حقیر اور معمولی نہیں جانا چاہیے نہ معلوم کون سا عمل کس وقت رب العالمین کو پسند آجائے اور اس کی بخشش کا سبب بن جائے۔ الغرض راستے کی رکاوٹ خواہ کسی طرح کی ہو دور کرنا ایمان کا حصہ اور بخشش کا سامان ہے اور اس کے برخلاف راستے میں رکاوٹ ڈالنا ناجائز اور حرام ہے۔

باب: ۱۶۰، ۱۶۱- رات کو آگ بجھا کر

سونا چاہیے

(المعجم ۱۶۰، ۱۶۱) - باب: فی

إِطْفَاءِ النَّارِ بِاللَّبْلِ (التحفة ۱۷۲)

۵۲۳۶- جناب سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت عبداللہ

۵۲۴۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ

۵۲۴۴- تخریج: [صحیح] تقدم، ح: ۱۲۸۶.

۵۲۴۵- تخریج: [صحیح] \* أخرجه البخاري، المظالم، باب من أخذ الغصن... الخ، ح: ۲۴۷۲، ومسلم، البر والصلة، باب فضل إزالة الأذى عن الطريق، ح: ۱۹۱۴ بعد، ح: ۲۶۱۷ من حديث أبي صالح به.

۵۲۴۶- تخریج: أخرجه البخاري، الاستئذان، باب: لا تترك النار في البيت عند النوم، ح: ۶۲۹۳، ومسلم، الأشربة، باب استحباب تخمير الإناء وهو تغطية وإيكاء السقاء... الخ، ح: ۲۰۱۵ من حديث سفيان بن عيينة به، وهو في مسند أحمد: ۸/۲.

رات کو آگ بجھا کر سونے کا بیان

بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بھی ذکر کیا کہ: ”سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ نہ رہنے دیا کرو۔“

حَبِئِلٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَوَايَةً. وَقَالَ مَرَّةً يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ».

۵۲۴۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چوہیا چراغ کی بتی گھٹیٹی ہوئی لے آئی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس چٹائی پر ڈال دی جس پر آپ تشریف فرما تھے اور ایک درہم کے برابر جگہ جل گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ”جب تم سونے لگو تو اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ بلاشبہ شیطان اس جیسی مخلوق کو اس قسم کا کام بجھا دیتا ہے اور تمہارے گھروں میں آگ لگا دیتا ہے۔“

۵۲۴۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّمَارِيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ سِمَاكِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتْ فَارَةَ فَأَخَذَتْ تَجْرُ الْقَيْلَةَ فَجَاءَتْ بِهَا، فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا، فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ دِرْهَمٍ، فَقَالَ: «إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَيَّ هَذَا فَتَحْرِقْكُمْ».



**🌞 فوائد و مسائل:** ① ہمارے فاضل محقق اس روایت کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت سندا ضعیف ہے البتہ صحیح بخاری (حدیث: ۶۲۹۳، ۶۲۹۴) اور صحیح مسلم (حدیث: ۲۰۱۶) کی روایات اس سے کفایت کرتی ہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ روایت ہمارے محقق کے نزدیک معنا صحیح ہے۔ علاوہ ازیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: (الصحيححة، حدیث: ۱۳۲۶) ② رات کو سوتے وقت بالخصوص آگ، کولے والی انگلیٹھی، گیس یا بجلی کے چولہے اور ہیٹر اور پرانے بتی والے چراغ بجھا کر سونا چاہیے ورنہ نقصان ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ اخبارات میں اس قسم کی خبریں بکثرت سننے پڑھنے میں آتی رہتی ہیں۔ ایسے ہی احتیاط کا تقاضا ہے کہ بجلی کے بلب بھی گل کیے ہوں تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ بجلی بھی آگ کی ایک قسم ہے۔ نیز اندھیرے میں سونا طہی اعتبار سے بھی بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ③ اس قسم کے حادثات میں درحقیقت شیطانی حرکت کا عمل دخل ہوا کرتا ہے۔ اس لیے اس کے شر سے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے۔

۵۲۴۷- تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في الأدب المفرد، ح: ۱۲۲۲، وعبد بن حميد في مسنده، (منتخب)، ح: ۵۹۱ من حديث عمرو بن طلحة به، وصححه ابن حبان، ح: ۱۹۹۷، والحاكم: ۲۸۴/۴، ۲۸۵، ووافقه الذهبي \* سلسلة سماك عن عكرمة سلسلة ضعيفة، وحديث البخاري: ۶۲۹۴، ۶۲۹۵، ومسلم، ح: ۲۰۱۶، يعني عنه.

باب: ۱۶۱، ۱۶۲- سانچوں کو مارنے کا بیان

(المعجم ۱۶۱، ۱۶۲) - باب: في قتلِ  
الْحَيَّاتِ (التحفة ۱۷۳)

۵۲۴۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب سے ہماری ان (سانچوں) سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی اور جس نے ڈر کے مارے ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا وہ ہم سے نہیں۔“

۵۲۴۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا سَأَلْنَا هُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ، وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُنَّ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا».

۵۲۴۹- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب قسم کے سانچوں کو مار ڈالا کرو۔ جو ان کے بدلے سے ڈرے وہ مجھ سے نہیں۔“

۵۲۴۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ لِسُكْرِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ تَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي».

۵۲۵۰- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے سانچوں کو ان کے بدلے کے ڈر سے چھوڑ دیا وہ ہم سے نہیں۔ جب سے ہماری ان سے لڑائی شروع ہوئی ہے ہم نے ان سے صلح نہیں کی۔“

۵۲۵۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَلِيمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - يَمَّا أَرَى - إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْحَيَّاتِ مَخَافَةَ طَلِبِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا، مَا سَأَلْنَا هُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ».



۵۲۴۸- تخریج: [إسناده حسن] أخرجه أحمد: ۴۳۲/۲ من حديث محمد بن عجلان به، وصرح بالسماع عنده.  
۵۲۴۹- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه النسائي، الجهاد، باب من خان غازيا في أهله، ح: ۳۱۹۵ من حديث مريك القاضي به، وسنده ضعيف \* شريك عنعن، والحديث الآتي: ۵۲۵۲، والسابق: ۵۲۴۸ يغنيان عنه.  
۵۲۵۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه أحمد: ۲۳۰/۱ عن عبدالله بن نمير به، وللحديث شواهد كثيرة، حديث: ۵۲۴۸ يغني عنه.

۴۰- کتاب الادب

سانپوں کو مارنے کا بیان

فوائد و مسائل: ① مذکورہ بالا دونوں روایتیں سنداً ضعیف ہیں، تاہم معنأً صحیح ہیں جیسا کہ تحقیق و تخریج میں وضاحت موجود ہے۔ ② صاحب ایمان کو جرأت مند اور بہادر ہونا چاہیے اور اپنے دشمن سے خواہ وہ انسانی ہو یا حیوانی کسی طرح خوف زدہ نہیں رہنا چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہیے۔ ③ اسی طرح ان کے بدلے سے بھی نہیں ڈرنا چاہیے۔ ④ انسان اور سانپ کی دشمنی فطری اور جلی ہے۔ ⑤ سانپ سے ڈرنے والا اعلیٰ درجے کے ایمان سے کم تر رہتا ہے۔

۵۲۵۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ :  
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُوسَى  
الطَّحَّانِ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ  
عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ  
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْرَمَ ،  
وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْحَيَّاتِ - يَعْنِي الْحَيَّاتِ  
الصَّغَارَ - فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ .

۵۲۵۱- سیدنا عباس بن عبدالمطلب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ہم زمرم کے کنوئیں کو صاف کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں چھوٹے چھوٹے سانپ ہیں۔ تو نبی ﷺ نے ان کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔

☀️ فائدہ: سانپ اور موذی جانوروں کو حرم میں بھی قتل کرنے کا حکم ہے، خواہ انسان حالت احرام میں بھی ہو۔ بعض حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

۵۲۵۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ : حَدَّثَنَا شَفِيَّانُ  
عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ؛ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : « اِقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا  
الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ ؛ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ  
وَيُسْقِطَانِ الْحَبْلَ » . قَالَ : وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ  
يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا ، فَأَبْصَرَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَوْ  
زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ :  
إِنَّهُ قَدْ نُهِبَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ .

۵۲۵۲- جناب سالم اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ) سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سب قسم کے سانپوں کو مار ڈالا کرو۔ وہ بھی جس کی پشت پر سیاہ (یا سفید) رنگ کی دو لکیریں ہوتی ہیں اور جس کی دم نہیں ہوتی۔ بلاشبہ یہ نظر زائل کر دیتے ہیں (جس کے ساتھ ان کی نظر مل جائے)۔ اور یہ حمل گرانے کا باعث بھی بنتے ہیں۔“ چنانچہ حضرت عبد اللہ ؓ جس سانپ کو بھی پاتے، اسے قتل کر ڈالتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابولبابہ یازید بن خطاب ؓ نے ان کو دیکھا کہ



۵۲۵۱- تخریج: [إسناده ضعيف] \* مروان الفزاري عن عن، وفي سماع عبد الرحمن بن سابط من ابن عباس نظر.  
۵۲۵۲- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۲۲۳۳ من حديث شفيان، البخاري، بدء الخلق، باب قول الله تعالى: ﴿وَبِئْسَ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ﴾، ح: ۳۲۹۷ من حديث الزهري به.

سانپوں کو مارنے کا بیان

وہ سانپ کو ڈھونڈ رہے تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ یہ جو گھروں میں رہنے والے سانپ ہیں ان کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۵۲۵۳- حضرت ابولہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو جو گھروں میں رہتے ہیں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے ان کے جن کی پشت پر (کالی یا سفید) دو دھاریاں ہوتی ہیں اور جس کی دم نہیں ہوتی۔ بلاشبہ یہ نظر زائل کر دینے اور عورتوں کا حمل گرا دینے کا باعث بنتے ہیں۔

۵۲۵۳- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي لُبَابَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي السُّبُوتِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ، فَإِنَّهُمَا يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ مَا فِي بَطْنِ النِّسَاءِ.

**☀ فائدہ:** بالخصوص مدینہ منورہ کے متعلق یہ وارد ہے کہ وہاں گھروں میں جن رہتے تھے جو سانپوں کی شکل میں موقع بموقع نمودار ہوتے رہتے تھے، لیکن گھر والوں کو کوئی اذیت نہ دیتے تھے اس لیے باقی مقامات پر بھی اگر کہیں ایسی صورت ہو کہ سانپ موقع بموقع نظر آ کر غائب ہو جاتا ہو تو وہ غالباً جن ہو سکتا ہے اس لیے اس کو مارنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے بلکہ تین بار اسے اپنی زبان میں تنبیہ کرنی چاہیے کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔ اگر اس کے بعد دکھائی دے تو مار دیا جائے۔ جیسے کہ اگلی احادیث میں آ رہا ہے۔

۵۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ: عَنْ نَافِعٍ؛ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ وَجَدَ بَعْدَ ذَلِكَ، يَعْنِي بَعْدَ مَا حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ، حَيَّةً فِي دَارِهِ فَأَمَرَ بِهَا فَأَخْرَجَتْ، يَعْنِي إِلَى الْبَيْعِ.

۵۲۵۳- جناب نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابولہاب رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث معلوم ہونے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا گیا کہ انہوں نے اپنے گھر میں سانپ دیکھا (تو اسے قتل نہیں کیا بلکہ) اس کے متعلق حکم دیا اور بیع کی طرف بھگا دیا گیا۔

**☀ فائدہ:** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سب سے بڑی فضیلت یہی تھی کہ وہ فرمان رسول ﷺ معلوم ہو جانے کے بعد اس کے کسی طرح سرتابی نہ کرتے تھے۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اور تمام اصحاب ایمان کو ایسے ہی ہونا چاہیے۔

۵۲۵۳- تخریج: أخرجه البخاري، ح: ۳۲۹۸، ۳۳۱۲، ۳۳۱۳، ومسلم، ح: ۲۲۳۳ من حديث نافع به، وانظر الحديث السابق، وهو في الموطأ (يحيى): ۹۷۵/۲.

۵۲۵۴- تخریج: [صحیح] انظر الحديث السابق.

۵۲۵۵- جناب اسامہؓ حضرت نافع سے مذکورہ حدیث کے سلسلے میں روایت کرتے ہیں..... نافع نے کہا یہ روایت سننے کے بعد میں نے گھر میں سانپ دیکھا..... (مارنے کی بجائے بچنے کی جانب بھگا دیا۔)

۵۲۵۶- جناب محمد بن ابویحییٰ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ وہ اور ان کا ایک ساتھی حضرت ابوسعیدؓ کی عیادت کے لیے گئے۔ پھر ہم ان کے ہاں سے نکلے تو ہمیں ہمارا ایک ساتھی ملا جو حضرت ابوسعیدؓ کے ہاں جا رہا تھا۔ چنانچہ ہم آ کر مسجد میں بیٹھ گئے تو ہمارا وہ ساتھی بھی آ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”بلاشبہ کئی سانپ جن ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو کوئی اپنے گھر میں کچھ دیکھے تو چاہیے کہ اسے تین بار متنبہ کرے اگر وہ پھر نظر آئے تو مار ڈالے۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

۵۲۵۷- حضرت ابوسائب بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی خدمت میں آیا۔ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے ان کی چار پائی کے نیچے کسی چیز کی سرسراہٹ محسوس کی میں نے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ چنانچہ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا کہ یہاں سانپ ہے۔ انہوں نے کہا: تو کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا کہ اسے مارتا ہوں۔ تو انہوں نے اپنے گھر کے سامنے ایک مکان کی

۵۲۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الهمداني قالاً: أخبرنا ابن وهب قال: أخبرني أسامة عن نافع في هذا الحديث، قال نافع: ثم رأيتها بعد في بيتي.

۵۲۵۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ يَعُودُونَهُ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِينَا صَاحِبًا لَنَا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ، فَأَقْبَلْنَا نَحْنُ فَجَلَسْنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنَّ، فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُخْرِجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

۵۲۵۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبِ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، عَنْ صَيْفِيِّ أَبِي سَعِيدِ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ سَمِعْتُ تَحْتَ سَرِيرِهِ تَحْرِيكَ شَيْءٍ، فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ قَمَمْتُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: حَيَّةٌ هَهُنَا، قَالَ: فَتَرِيدُ مَاذَا؟

۵۲۵۵- تخریج: أخرجه مسلم، ح: ۲۲۳۳/۱۳۶ من حدیث عبد الله بن وهب به، وانظر، ح: ۵۲۵۳.

۵۲۵۶- تخریج: [إسناده ضعيف] \* المخبر مجهول فالسند ضعيف، والحديث الآتي يعني عنه.

۵۲۵۷- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب قتل الحيات وغيرها، ح: ۲۲۳۶/۱۴۱ من حدیث محمد بن عجلان به.



طرف اشارہ کیا اور کہا: بے شک میرا چچا زاد اسی مکان میں رہتا تھا۔ جنگ احزاب کے دن اس نے اپنے گھر آنے کی اجازت مانگی جب کہ اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اجازت دے دی اور فرمایا کہ مسلح ہو کر جانا۔ وہ اپنے گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی گھر کے دروازے پر کھڑی ہے۔ چنانچہ اس نے نیزے سے اس کی طرف اشارہ کیا (مارنے لگا۔) تو اس نے کہا: جلدی مت کرو۔ پہلے دیکھ لو کہ مجھے کس چیز نے باہر نکالا ہے؟ (دیکھ لو کہ میں باہر کیوں نکلی ہوں؟) چنانچہ وہ گھر کے اندر گیا تو دیکھا کہ وہاں ایک بد صورت سانپ تھا۔ چنانچہ اس نے اپنا نیزہ اسی میں چھبھو دیا اور اسی طرح چھبھوئے ہوئے باہر لے آیا اور سانپ نیزے کے ساتھ تڑپ رہا تھا۔ انہوں نے کہا: مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے پہلے کون مرا، وہ آدمی یا سانپ؟ چنانچہ اس کی قوم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور انہوں نے کہا: دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس آدمی کو واپس (زندہ) کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی دعا کرو۔“ پھر فرمایا: ”مدینہ میں کچھ جن مسلمان ہوئے ہیں تو جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین بار خبردار کرو۔ اس کے بعد اگر قتل کرنے کا خیال ہو تو تیسری بار کے بعد قتل کرو۔“

۵۲۵۸- جناب ابن عجلان نے یہ حدیث اختصار

سے روایت کی کہا: ”اسے تین بار خبردار کرے۔ اس کے بعد اگر ظاہر ہو تو قتل کر دے بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

قُلْتُ: أَقْتُلُهَا، فَأَشَارَ إِلَيَّ بِسَيْتٍ فِي دَارِهِ، بَلْفَاءَ بَيْتِهِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَمِّ لِي كَانَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ اسْتَأْذَنَ إِلَيَّ إِلَى أَهْلِيهِ وَكَانَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ بِسِلَاحِهِ، فَأَتَى دَارَهُ، فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَائِمَةً عَلَى بَابِ الْبَيْتِ، فَأَشَارَ إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَقَالَتْ: لَا تَعْجَلْ حَتَّى تَنْظُرَ مَا أَخْرَجَنِي، فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَإِذَا حَيَّةٌ مُنْكَرَةٌ فَطَعَنَهَا بِالرُّمْحِ، ثُمَّ خَرَجَ بِهَا فِي الرُّمْحِ تَرْتِكِضُ. قَالَ: فَلَا أُذْرِي أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا، الرَّجُلُ أَوْ الْحَيَّةُ، فَأَتَى قَوْمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ صَاحِبَنَا، فَقَالَ: «اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ نَفْرًا مِنَ الْجِنِّ اسْلَمُوا بِالْمَدِينَةِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ أَحَدًا مِنْهُمْ فَحَذِّرُوهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ إِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَاقْتُلُوهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ».

۵۲۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى

عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحْتَصِرًا قَالَ: «فَلْيُؤَذِّنْهُ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَأَ لَهُ بَعْدُ،

فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ».

۵۲۵۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ

الْهَمْدَانِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلَى ابْنِ أَفْلَحَ: أَخْبَرَنِي أَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ؛ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَاتَمَّ مِنْهُ قَالَ: «فَادْنُوهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ بَدَأَ لَكُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فَاقْتُلُوهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ».

۵۲۵۹- جناب ابوسائب مولی ہشام بن زہرہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کی مانند بلکہ اس سے کامل روایت کیا۔ کہا: ”اے تین دن تک متبہ کرو۔ اگر اس کے بعد تمہارے سامنے آئے تو قتل کر دو۔ بلاشبہ وہ شیطان ہے۔“

۵۲۶۰- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ حَيَاتِ الْبُيُوتِ فَقَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا: أَنْشُدُكِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكِنَّ نُوحٌ، أَنْشُدُكِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكِنَّ سُلَيْمَانُ، أَنْ [لَا] تُؤَدُّوْنَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ».

۵۲۶۰- جناب عبدالرحمن بن ابولیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھروں میں پائے جانے والے سانپوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب تم ان میں سے کسی چیز کو اپنے گھروں میں دیکھو تو ان سے کہو: میں تمہیں وہ قسم دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہیں دی تھی۔ میں تمہیں وہ قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تمہیں دی تھی کہ ہمیں کسی قسم کی ایذا نہ دینا۔ اگر پھر بھی وہ نکلیں تو قتل کر دو۔“

۵۲۶۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: أَخْبَرَنَا

۵۲۶۱- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سب قسم

۵۲۵۹- تخریج: أخرجه مسلم من حديث عبدالله بن وهب به، وانظر الحديث السابق: ۵۲۵۷، وهو في الموطأ (بھی): ۹۷۶/۲.

۵۲۶۰- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه الترمذي، الصيد، باب ماجاء في قتل الحيات، ح: ۱۴۸۵ من حديث محمد بن عبدالرحمن بن أبي لیلی به، وقال: "حسن غريب" \* محمد بن أبي لیلی ضعيف، تقدم، ح: ۷۵۲.

۵۲۶۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن عبدالبر في التمهيد: ۳۰/۱۶ من حديث أبي داود به \* إبراهيم لم يسمع من ابن مسعود فالسند منقطع، ولا ينفع إبراهيم أن يروي عن جماعة من أصحابه التابعين أو أتباع التابعين المجاهيل عن ابن مسعود رضي الله عنه، ومغيرة بن مقسم مدلس وعنعن.

چھپکی (اور گرگٹ) کو مارنے کا بیان

کے سانپوں کو قتل کر دیا کرو۔ سوائے ان کے جو سفید چاندی کی چھڑی کی مانند ہوں۔

امام ابو داؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ سانپ کی شکل میں جن اپنے چلنے میں میڑھا ہو کر نہیں چلتا ہے۔ اگر وہ بالکل سیدھا چلے تو ان شاء اللہ یہ اس کے جن ہونے کی علامت ہوگی۔

أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: «اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبٌ فِضَّةٌ».

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فَقَالَ لِي إِنْسَانٌ: الْجَانُّ لَا يَنْعَرُجُ فِي مَشِيَّتِهِ، فَإِنْ كَانَ هَذَا صَحِيحًا كَانَتْ عَلَامَةً فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

فائدہ: روایت موقوف ہے۔ اور انتہائی سفید چمکدار سانپ شاید بزمینہ منورہ سے مخصوص ہوں اور ان کی چال سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جن ہے یا سانپ؟

انمازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ جن ہے یا سانپ؟

باب: ۱۶۲، ۳۱۳- چھپکی (اور گرگٹ) کو مار دینے کا بیان

(المعجم ۱۶۲، ۱۶۳) - بَابُ فِي قَتْلِ الْأَوْزَاعِ (التحفة ۱۷۴)

۵۲۶۲- حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکی (اور گرگٹ) کو قتل کر دینے کا حکم دیا ہے اور اسے چھوٹا فاسق بتایا۔ (مضرت رسال اور نقصان وہ جانور۔)

۵۲۶۲- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَبِيبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَاءَ فَوْيْسِقًا.

۵۲۶۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے چھپکی (اور گرگٹ) کو پہلی چوٹ میں مارا اس کے لیے اتنا ثواب ہے۔ اور جس نے دوسری چوٹ میں مارا اسے اتنا ثواب ہے۔ یعنی پہلے سے کم۔ اور جس نے تیسری چوٹ میں مارا اس کے لیے اتنا ثواب ہے۔ یعنی دوسری بار سے بھی کم۔“

۵۲۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَرَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ شُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَ وَزْعَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى

۵۲۶۲- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۳۸ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۸۳۹۰، ومستند أحمد: ۱/۱۷۶.

۵۲۶۳- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۴۰ عن محمد بن الصباح به.

مِنَ الْأُولَى، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرِيَةِ الثَّلَاثَةِ  
فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةٌ أَدْنَى مِنَ الثَّلَاثَةِ» .

۵۲۶۴- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے چھپکلی (یا گرگٹ) کو پہلی ہی چوٹ میں مار دیا اس کے لیے ستر نیکیاں ہیں۔“

۵۲۶۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ  
الْبُرَّازُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ  
سُهَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي أَوْ أُخْتِي عَنْ  
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «فِي  
أَوَّلِ ضَرِيَةٍ [سَبْعُونَ] حَسَنَةٌ» .

🌞 فائدہ.....: چھپکلی..... (جو کہ گھروں اور جنگلوں میں ہوتی ہے اور گرگٹ اس سے بڑا ہوتا ہے) کے متعلق آتا ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونکنے میں شریک تھے۔ (صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، حدیث: ۳۳۵۹ و صحیح مسلم، السلام، حدیث: ۲۲۳۷ و مسند احمد: ۲۴۰/۶) اور ویسے بھی یہ بڑا زہریلا جانور ہے اس لیے ہمیں اس کو قتل کرنے کا حکم ہے۔ اور چاہے کہ مسلمان جرأت مند اور کامل نشانے والا ہو۔ اسی لیے مذکورہ ثواب کا بیان ہوا ہے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ پہلی چوٹ میں مار دینے سے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ (صحیح مسلم، السلام، حدیث: ۲۲۳۰)

باب: ۱۶۳، ۱۶۴- چیونٹیوں کو مارنے کا مسئلہ (المعجم ۱۶۳، ۱۶۴) - بَابُ: فِي قَتْلِ  
الذَّرِّ (التحفة ۱۷۵)

۵۲۶۵- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”انبیاء صلی اللہ علیہم وسلم میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو ایک چیونٹی میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے اترے تو اس کے پورے بل کو اس کے نیچے سے نکالنے کا حکم دیا اور پھر حکم دیا اور انہیں جلا دیا گیا۔ تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی کہ صرف ایک ہی کو کیوں نہ مارا (جس نے کہ کاٹا تھا۔“)

۵۲۶۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ  
الْمُغْبِرَةِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي  
الزَّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَعَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ  
فَأَخْرَجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأَحْرَقَتْ،  
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: فَهَلَّا نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ» .

۵۲۶۴- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب استحباب قتل الوزغ، ح: ۲۲۴۰ من حديث إسماعيل بن زكريا به .  
۵۲۶۵- تخریج: أخرجه مسلم، السلام، باب النهي عن قتل النمل، ح: ۲۲۴۱ عن قتيبة به، والبخاري، بدء الخلق، باب: إذا وقع الذباب في شراب أحدكم . . . في الحَرَمِ، ح: ۳۳۱۹ من حديث أبي الزناد به .

۵۲۶۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ لیا تو انہوں نے ان کے پورے بل کے متعلق حکم دیا اور اسے جلا ڈالا گیا۔ تو اللہ عز و جل نے ان کی طرف وحی کی: کیا وجہ ہوئی کہ تجھے تو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تو نے پوری جماعت کو ہلاک کر ڈالا جو کہ (اللہ کی) تسبیح کرتی تھی؟“

۵۲۶۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْوَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَّةِ تُسَبِّحُ؟».

🌞 فوائد و مسائل: ① چیونٹیوں کو اللہ کی تسبیح کرنے والی ”امت“ کہا گیا ہے۔ ویسے بھی اللہ کی سب مخلوق اس کی تسبیح کرتی ہے مگر ان کا تسبیح کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: هُوَ إِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ﴿۳۳﴾ (بنی اسرائیل: ۳۳) ② کاٹنے والی چیونٹی کو اگر انسان بطور سزا مار ڈالے تو کچھ اجازت ہے ورنہ عمومی طور پر اجازت نہیں ہے۔ ③ جب ایک چیونٹی کو بلا و قتل کرنا جائز ہے تو کسی صاحب ایمان آدمی کا قتل کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ ④ جب چیونٹیاں کسی گھر میں بہت زیادہ ہو جائیں اور اذیت کا باعث ہوں تو کسی دوا وغیرہ سے ہلاک کرنا جائز ہے۔ ⑤ حدیث میں مذکور جس کسی نبی کا ذکر آیا ہے وہ غالباً اس مسئلے سے آگاہ نہیں تھے اسی لیے انہوں نے یہ کام کیا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ نبینا وسلم۔

۵۲۶۷- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار قسم کے جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہد ہد اور لٹورا۔

۵۲۶۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ

۵۲۶۶- تخریج: أخرجه مسلم من حديث ابن وهب، انظر الحديث السابق، والبخاري، الجهاد والسير، باب: ۱۵۳، ح: ۳۰۱۹ من حديث يونس بن يزيد الأيلي به.

۵۲۶۷- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه ابن ماجه، الصيد، باب ما ينهى عن قتله، ح: ۳۲۲۴ من حديث عبدالرزاق به، وهو في المصنف له، ح: ۸۴۱۵، ومسنده أحمد: ۱/۲۳۲، وصححه ابن حبان، ح: ۱۰۷۸ \* الزهري عنن، وللحديث شواهد ضعيفة.

نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةَ،  
وَالنَّحْلَةَ وَالْهُدْهُدَ وَالصَّرْدَ.

☀️ فائدہ: بعض محققین نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

۵۲۶۸- جناب عبدالرحمن اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لیے گئے، تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے بچے پکڑ لیے تو ان کی ماں اپنے بچوں پر گرنے لگی۔ نبی ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: ”اس کو اس کے بچوں سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کے بچے اس کو واپس کرنے پر تیار کیا ہے؟“ اور آپ نے دیکھا کہ چوٹیوں کا ایک بل ہم نے جلا ڈالا ہے۔ تو آپ نے پوچھا: ”اس کو کس نے جلا دیا ہے؟“ ہم نے بتایا کہ ہم نے جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”آگ کے رب (اللہ تعالیٰ) کے سوا کسی کو روا نہیں کہ کسی کو آگ سے عذاب دے۔“

۵۲۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ مَحْبُوبٌ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ ابْنِ سَعْدٍ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ الْحَسَنُ بْنُ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَاذْهَبْنَا لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرْحَانٌ، فَأَخَذْنَا فَرْحَانَهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تُعْرَشُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ فَجَّعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا، رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا»، وَرَأَى قَرِيْبَةً تَمْلُ قَدْ حَرَّقَتْهَا، فَقَالَ: «مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ؟» قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ».



☀️ فوائد و مسائل: ① اللہ کی مخلوق کو بلا وجہ پریشان کرنا جائز نہیں البتہ زینت کے لیے معروف جانور پالنا نہیں باندھنا اور پتھروں میں بند رکھنا جائز ہے۔ ② چوٹیوں یا کسی دوسری مخلوق (انسان ہو یا حیوان) کو آگ سے جلا کر ہلاک کرنا جائز نہیں۔

باب: ۱۶۴، ۱۶۵- مینڈک کو مارنے کا بیان (المعجم ۱۶۴، ۱۶۵) - بَابُ: فِي قَتْلِ الضَّفَدِ (التحفة ۱۷۶)

۵۲۶۹- حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت: ۵۲۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ:

۵۲۶۸- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۲۶۷۵.

۵۲۶۹- تخریج: [حسن] تقدم، ح: ۳۸۷۱.

ہے کہ ایک معالج نے نبی ﷺ سے مینڈک کے متعلق پوچھا کہ وہ اسے کسی دوا میں ڈالتا ہے تو آپ نے اسے اس کے قتل کرنے سے منع فرمایا۔

أخبرنا سُفْيَانُ عن ابن أَبِي ذُبَيْبٍ، عن سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عن سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ؛ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا.

🌞 فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ اور یہ پانی کے ان جانوروں میں شمار نہیں جن کا کھانا حلال ہے۔ (عون المعبود)

باب: ۱۶۵، ۱۶۶- کنکریاں اور پتھریاں مارتے پھرنا (المعجم ۱۶۵، ۱۶۶) - باب: فی الخذف (التحفة ۱۷۷)

۵۲۷۰- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقَّلٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ، قَالَ: «إِنَّهُ لَا يَصِيدُ صَيْدًا وَلَا يَنْكَأُ عَدُوًّا، وَإِنَّمَا يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ».

۵۲۷۰- حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں مارنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اس سے کسی کا شکار نہیں ہوتا نہ کوئی دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کسی کی آنکھ پھوٹ سکتی ہے یا دانت ٹوٹ سکتا ہے۔“

🌞 فوائد و مسائل: ① بے مقصد کام سے ہر مسلمان کو ہمیشہ باز رہنا چاہیے۔ بالخصوص بچوں کو دیکھا جاتا ہے کہ بلا مقصد بیٹھے کنکر، پتھر مارتے رہتے ہیں تو یہ ایک لغو اور مضر کام ہے تو خیز بچوں کو عمدہ طریقے سے سمجھاتے رہنا چاہیے تاکہ ان کی اٹھان خیر کے اعمال پر ہو۔ ② شکار ایک عمدہ مقصد ہے اور اسی طرح میدان جہاد میں کفار کو نشانہ بنانا بھی ایک فضیلت کا عمل ہے۔ ③ نشانہ بازی کی مشق کے لیے اگر یہ کام کرنا ہو تو کسی ایسی جگہ ہونا چاہیے جہاں کسی کیلئے کوئی ضرر نہ ہو۔ ④ اگر اس کارستانی میں کسی عاقل بالغ سے کسی کی آنکھ پھوٹ گئی یا دانت ٹوٹ گیا تو دیت لازم آئے گی۔

باب: ۱۶۶، ۱۶۷- ختنے کا بیان (المعجم ۱۶۶، ۱۶۷) - باب: ما جاء في الختان (التحفة ۱۷۸)

۵۲۷۰- تخريج: أخرجه البخاري، الأدب، باب النهي عن الخذف، ح: ۶۲۲۰، ومسلم، الصيد والذبائح، باب إباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو، وكره الخذف، ح: ۱۹۵۴ من حديث شعبة به.

۵۲۷۱- حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جو ختمے کیا کرتی تھی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”ختمہ گہرا مت کیا کر، کیونکہ اس میں عورت کے لیے زیادہ لذت اور شوہر کے لیے بھی یہ کیفیت زیادہ پسندیدہ ہوتی ہے۔“

۵۲۷۱- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشْقِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْأَشْجَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ - قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: - الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ؛ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَخْتِنُ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُنْهَكِي، فَإِنَّ ذَلِكَ أَحْطَى لِمَرْأَةٍ وَأَحَبُّ إِلَى الْبُعْلِ».

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بواسطہ عبد الملک عبید اللہ بن عمرو سے بھی اسی کے ہم معنی اور اس کی سند سے مروی ہے۔

قال أبو داؤد: رُوِيَ عن عُبَيْدِ اللَّهِ بنِ عمرو عن عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَعْنَاهُ وَإِسْنَادِهِ.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور یہ حدیث قوی نہیں ہے۔ اسے مرسل بھی روایت کیا گیا ہے۔

قال أبو داؤد: وَلَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رُوِيَ مُرْسَلًا.

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور محمد بن حسان مجہول ہے اور حدیث ضعیف ہے۔

قال أبو داؤد: وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ مَجْهُولٌ، وَهَذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ.

**🌞 فوائد و مسائل:** ① علامہ البانی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور کہا ہے کہ سلف میں عورتوں کا ختمہ ایک معروف عمل تھا۔ البتہ ان لوگوں نے اس کا انکار کیا ہے؛ جن کو اس کی بابت علم نہیں ہے۔ (الصحيحه، حدیث: ۲۲۷۱/۲) ② اہل عرب اور مغرب میں معروف ہے کہ وہ لوگ بچپوں کے بھی ختمے کرتے تھے۔ اور مذکورہ حدیث کا تعلق بھی عورتوں کے ختمے سے ہے کہ شرمگاہ پر بڑھا ہوا گوشت دور کیا جائے مگر انہ کاٹا جائے۔ اور علماء کا کہنا ہے چونکہ مشرق اور مغرب کی عورتوں میں فطری طور پر فرق پایا گیا ہے اس لیے مشرق کی عورتوں میں اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لیے ان علاقوں میں یہ عمل غیر معروف ہے۔ ③ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ عمل عورتوں کے لیے ضروری

۵۲۷۱- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البيهقي: ۳۲۴ / ۸ من حديث مروان بن معاوية الفزاري به \* محمد بن حسان مجہول، وقيل: هو المصلوب الكذاب، وللحديث شاهدان ضعيفان عند البيهقي، وروى البخاري في الأدب المفرد: ۱۲۴۷ بإسناد حسن موقوف ان بنات أخي عائشة ختن... الخ، وهذا لا يشهد له.



نہیں ہے۔ البتہ جہاں اس کی ضرورت محسوس ہو یا وہاں کا معمول ہو تو وہاں اس پر عمل کیا جاسکتا ہے۔

باب: ۱۶۸/۱۶۷- راستے میں عورتوں کا مردوں

(المعجم ۱۶۷، ۱۶۸) - بَابُ فِي

کے ساتھ مل کر چلنا

مَشِيِ النَّسَاءِ مَعَ الرَّجَالِ فِي الطَّرِيقِ

(التحفة ۱۷۹)

۵۲۷۲- جناب حمزہ اپنے والد حضرت ابوسعید انصاری

۵۲۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ أَبِي

سے سنا آپ نے فرمایا جبکہ آپ مسجد سے نکل رہے تھے

الْيَمَانِ، عَنِ شَدَادِ بْنِ أَبِي عَمْرٍو بْنِ

اور مرد عورتوں کے ساتھ درمیان راستے میں گھس کر چل

جِمَاسٍ، عَنِ أَبِيهِ، عَنِ حَمْرَةَ بْنِ أَبِي

رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا:

أَسِيدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ أَبِيهِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ

”پیچھے پیچھے رہو۔ تمہیں مناسب نہیں کہ راستے کے عین

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ

درمیان میں چلو۔ بلکہ راستے (اور گلی) کے اطراف میں

الْمَسْجِدِ، فَاخْتَلَطَ الرَّجَالُ مَعَ النَّسَاءِ فِي

چلا کرو۔“ چنانچہ عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی

الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ:

تھی۔ حتیٰ کہ اس کا پڑا دیوار کے ساتھ انک انک جاتا

«اسْتَأْخِرْنَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ

تھا۔ اس لیے کہ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر چلتی تھی۔

الطَّرِيقِ، عَلَيَكُنَّ بِحَاقَاتِ الطَّرِيقِ»،

فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصِقُ بِالْجِدَارِ حَتَّىٰ إِنَّ

تَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوقِهَا بِهِ.

🌞 فوائد و مسائل: ① عورتوں کے لیے ادب یہ ہے کہ ہمیشہ مردوں کے پیچھے چلا کریں۔ ② راستے اور گلی میں چلتے

ہوئے عین درمیان میں چلنے کی بجائے اس کی ایک جانب ہو کر چلا کریں۔ یہ کیفیت ان کے باحیا اور باوقار ہونے کی

علامت ہے۔ اور اس میں ان کے لیے امن بھی ہے کہ کوئی اوباش ان کو پریشان نہیں کر سکتا۔ ③ بعض حضرات نے

اس روایت کو حسن قرار دیا ہے دیکھیے: (الصحيحه' حديث: ۷۲۱)

۵۲۷۳- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی ﷺ

۵۲۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ

۵۲۷۲- تخریج: [إسناده ضعيف] أخرجه البخاري في التاريخ الكبير: ۵۵ / ۹ عن عبد الله بن مسلمة القعنبي به \*

شداد مجهول، وأبوہ مستور، وله شاهد ضعيف عند ابن حبان، ح: ۱۹۶۹.

۵۲۷۳- تخریج: [إسناده ضعيف جدًا] أخرجه الحاكم: ۲۸۰ / ۴ من حديث سلم بن قتيبة به، و صححه، وقال

الذهبي: "داود بن أبي صالح: قال ابن حبان: يروي الموضوعات" وقال أبو حاتم: "مجهول، حدث بحديث منكر".

فَارِسٍ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلَّمَ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عَمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ - يَعْنِي الرَّجُلُ، بَيْنَ الْمَرَأَتَيْنِ.

نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی دو عورتوں کے درمیان ہو کر چلے۔

🌞 فائدہ: یہ حدیث نہایت ضعیف ہے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ مسلمان معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے حقوق محفوظ اور محترم ہیں۔ مردوں کو ادب سکھایا گیا ہے کہ عورتوں کا احترام کریں اور اپنے وقار کا بھی خیال رکھیں۔ عورتیں جارہی ہوں تو کسی طرح جائز نہیں کہ آدمی ان کے درمیان گھس جائے۔ مگر لازم ہے کہ عورتیں بھی شرعی حجاب اور دیگر آداب کی پابندی اختیار کریں جیسے کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔

باب: ۱۶۸، ۱۶۹- آدمی کا زمانے کو گالی دینا (المعجم ۱۶۸، ۱۶۹) - بَابُ: فِي الرَّجُلِ يَسُبُّ الدَّهْرَ (التحفة ۱۸۰)

۵۲۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سَفِيَانَ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْذِنِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، يَبْدِي الْأَمْرَ، أَقْلَبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ آدم کا بیٹا مجھے دکھ دیتا ہے وہ زمانے کو گالی دیتا ہے۔ حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں معاملہ میرے ہی ہاتھ میں ہے رات اور دن کو میں ہی پھیرتا ہوں۔“

قال ابنُ السَّرْحِ: عَنِ ابْنِ الْمُسَيْبِ مَكَانَ سَعِيدٍ.

ابن سرح نے سند میں سعید کی بجائے عن ابن المسیب کہا (اور وہ ایک ہی شخصیت ہے۔ یعنی سعید بن مسیب)

🌞 فوائد و مسائل: ① ”دور یا زمانے“ کو برا بھلا کہنا ناجائز ہے۔ دور یا زمانہ تو ہمیشہ سے ایک ہی ہے البتہ لوگ اپنی بد اعمالیوں کو بھول کر زمانے کی طرف نسبت کرنے لگتے ہیں۔ ② چونکہ اللہ عزوجل زمانے کا خالق اور اس میں تغیر و تبدل کرنے والا ہے اس نسبت سے اس نے اپنے آپ کو ”دھر“ سے تعبیر فرمایا ہے۔ اس سبب کے باوجود یہ کلمہ اللہ کے اسماء یا صفات میں سے نہیں ہے۔

۵۲۷۴- تخریج: أخرجه البخاري، التفسير، سورة الجاثية، باب: ﴿وَمَا يَهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ﴾، ح: ۴۸۲۶، ومسلم، الألفاظ من الأدب، باب النهي عن سب الدهر، ح: ۲۲۴۶ من حديث سفیان بن عیینة به.

## سنن ابوداؤد کا ترجمہ اور فوائد مکمل ہوئے

حمد بے پایاں اس اللہ رب العالمین کی جس نے دین اسلام کی نعمت سے سرفراز فرمایا اور پھر اپنے پیارے حبیب سید الاولین والآخرین حضرت محمد ﷺ کی سنت کی کسی قدر خدمت کی توفیق عنایت فرمائی۔ جو سنن ابوداؤد کے ترجمہ و فوائد کی شکل میں ناظرین کے سامنے ہے۔ یہ سراسر اول تا آخر خاص اسی امکان کا فضل ہے۔ اس میں جو بھی خیر و خوبی ہے وہ سب اسی کی طرف سے ہے۔

میرے مولیٰ! اپنے اس ناچیز بندے کی یہ ادنیٰ سی کوشش قبول فرما اور محشر کے دن اپنے پیارے حبیب ﷺ کا ساتھ نصیب فرما اور ان کی شفاعت کا مستحق بنا اور اس میں جو بھی خطا اور بھول چوک ہے وہ سب میری جہالت اور نادانی ہے اسے اپنے خاص فضل سے معاف فرما دے بلاشبہ تو بہت ہی معاف کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَ تَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

وصلی اللہ علی النبی محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین.

### العبد

ابوعمار عمر فاروق بن عبدالعزیز السعیدی السلفی

احمد لہ سنن ابوداؤد کے ترجمہ و فوائد پر نظر ثانی اور تصحیح و اضافہ کا کام ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ (مئی ۲۰۰۴ء) میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ مولف، مترجم، رفقاء دارالسلام، ناشر، منیجر اور راقم سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور سب کی محنت و کاوش قبول فرما کر سب کو آخروی اجر و ثواب سے نوازے اور اس کتاب کو لوگوں کی اصلاح و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین.

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تصنیف و ترجمہ

دارالسلام لاہور۔

فہرست  
اُطْرَافُ الْکِتَابِ

شعبہ تحقیق و تصنیف دارالسلام

۲۲۴۸	سهل بن سعد .....	۳۹۳۱	أودي عنك كتابتك وأتزوجك - عائشة .....
۱۷۶۸	جبير .....	۲۱۴۳	معاوية بن حيدة القشيري .....
۵۵۶	أبو هريرة .....	۱۲۹۸	ابن عمرو .....
۲۱۷۸	ابن عمر .....	۵۷۳	أتوا الصلاة وعليكم السكينة - أبو هريرة ...
۲۵۹۴	أبوغني الضعفاء - أبو الدرداء .....	۴۴۵۲	أتوني بأعلم رجلين منكم - جابر بن عبد الله ...
۴۴۳۰	أبوك جنون - جابر بن عبد الله .....	۴۴۴۹	أتوني بالثورة - ابن عمر .....
۴۰۲۴	أبلي وأحلقني - أمة بنت خالد بن سعيد .....	۴۵۷	أتوه فصلوا فيه - ميمونة .....
۵۱۲۲	ابن أخت القوم منهم - أبو موسى الأشعري .....	۵۶۸	أذنوا للنساء إلى المساجد بالليل - عبد الله .....
۴۴۹۵	أبناك هذا؟ - أبو رمة البلوي .....	۴۹۶۹	أبا غمير! ما فعل النغير؟ - أنس بن مالك ...
۴۶۵۰	الحارث وسعيد بن زيد .....	۱۴۶۰	أبا المنذر أي آية معك من كتاب الله أعظم؟
۴۷۱۸	أبوك في النار - أنس بن مالك .....	۱۴۶۰	أبي بن كعب .....
۷۱۸	الفضل بن عباس .....	۳۱۱۲	أبتاع بنو الحارث بن عامر بن نوفل خبيثاً -
۱۱۱	أبنا رسول الله ﷺ ونحن في بادية لنا -	۳۹۲۹	أبو هريرة .....
۱۸۱۴	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۴۹۹	أبتعت زيتاً في الشوق فلما استوجبه لنفسي
۴۶۵۲	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۱۹۸۲	عبد الله بن عمر .....
۴۱۵۸	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۱۴۵	أبداً بالشق الأيمن فاحلقه - أنس بن مالك ..
۱۸۰۰	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۰۵۵	أبدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها -
۱۳۷	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۱۴۵	أم عطية .....
۴۵۲۰	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۰۵۵	أبشر! فقد جاءك الله تعالى بقضائك - بلال
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۰۵۵	ابن رباح الحبشي .....
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۶۶۶	أبشروا يا معشر صحابيك المهاجرين بالنور
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۳۰۹۲	الناس يوم القيامة - أبو سعيد الخدري .....
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۵۲۱۹	أبشري يا أم العلاء! فإن مرض المسلم
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير	۴۷۰۷	يذهب الله به خطاياها - أم العلاء الأنصارية .
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير		أبشري يا عائشة! فإن الله قد أنزل عُذْرَكَ -
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير		عائشة .....
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير		أبصر الخضر غلاماً يلعب مع الصبيان - أبي
	أبنا علي وقد صلى فدعا بطهور - عبد خير		ابن كعب .....

۲۳۹۴	فقال - عائشة .....	۴۲۱۸	عمر .....
	- أتى رسول الله ﷺ سباطة قوم فبال قائمًا -	۴۱۴۵	- اتخذتم أنماطا - جابر بن عبدالله .....
۲۳	حذيفة بن اليمان .....		- اتخذته من ورق ولا تتمه مثقالاً - بريدة بن
	- أتى رسول الله ﷺ على غلمان يلعبون فسلم	۴۲۲۳	الحصيب الأسلمي .....
۵۲۰۲	عليهم - أنس بن مالك .....	۴۶۷۷	- أتدرون ما الإيمان بالله؟ - ابن عباس .....
	- أتى رسول الله ﷺ قبر أمه فبكى وأبكى من	۲۱۱۷	- أترضى أن أزوجك فلانة؟ - عثبة بن عامر ..
۳۲۳۴	حوله - أبو هريرة .....		- أترغب عن شئ رسول الله ﷺ؟ - أبو بصرة
	- أتى رسول الله ﷺ بشارب وهو بحنين -	۲۴۱۲	الغفاري .....
۴۴۸۸	عبدالرحمن بن الأزهر .....		- اتركوا الحيشة ماتركوكم فإنه لا يستخرج كثر
	- أتى رسول الله ﷺ بوضوء فتوضأ فغسل كفيه	۴۳۰۹	الكعبة إلا ذو السويقين - عبدالله بن عمرو .
۱۲۱	ثلاثاً - المقدام بن معديكرب الكندي .....		- أتريد أن يضع يده في فيك تقضمها كالفحل؟
	- أتى عليّ رضي الله عنه بثلاثة وهو باليمن -	۴۵۸۴	- يعلى بن أمية .....
۲۲۷۰	زيد بن أرقم .....	۲۰۴۸	- أتزوجت؟ - جابر بن عبدالله .....
	- أتى عمر بامرأة قد فجرت فأمر برحمها -	۱۵۶۳	- أعططين زكاة هذا؟ - عبدالله بن عمرو .....
۴۴۰۲	هناذ الجني .....	۴۴۹۹	- أتغفوا؟ - وائل بن حجر .....
	- أتى عمر بمجنونة قد زنت فاستشار فيها		- أتعلم بها قبر أخي وأدفن إليه من مات من
۴۳۹۹	أناساً - ابن عباس .....	۳۲۰۶	أهلي - المطلب بن حنطب .....
	- أتى النبي ﷺ بتمر عتيق فجعل يفتشه يخرج		- أتقعد قعدة المغضوب عليهم - الشريد بن
۳۸۳۲	السوس منه - أنس بن مالك .....	۴۸۴۸	سويد الثقفي .....
	- أتى النبي ﷺ بجبنة في تبوك، فدعا بسكين		- اتقوا الله في هذه البهائم المعجمة - سهل
۳۸۱۹	فسمى وقطع - ابن عمر .....	۲۵۴۸	ابن الحظلية .....
	- أتيت أبا سعيد الخدري فينما أنا جالس	۲۵	- اتقوا اللاعنين - أبو هريرة .....
۵۲۵۷	عنده - أبو السائب مولى هشام بن زهرة .....		- اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز في الموارد -
	- أتيت أبي بن كعب فقلت له: وقع في نفسي	۲۶	معاذ بن جبل .....
۴۶۹۹	شيء من القدر - عبدالله بن فيروز الدلمي ..		- أتقولون هو أضل أم بعيره - جندب بن
	- أتيت رسول الله ﷺ في رهط من مزينة	۴۸۸۵	عبدالله .....
۴۰۸۲	فباعناه - قره بن إباس بن هلال المزني .....		- اتقى الله فإنه ابن عمك - خويلة بنت مالك
	- أتيت رسول الله ﷺ في غزوة تبوك وهو في	۲۲۱۴	ابن ثعلبة .....
۵۰۰۰	قبة من آدم - عوف بن مالك الأشجعي .....	۳۱۲۴	- اتقى الله واصبري - أنس بن مالك .....
	- أتيت رسول الله ﷺ وهو بمنى أو بعرفات -		- أنموا الصفّ المقدّم ثمّ الذي يليه - أنس بن
۱۷۴۲	الحارث بن عمرو السهمي .....	۶۷۱	مالك .....
	- أتيت رسول الله ﷺ وهو يصلي فيزق تحت		- أنتظرون هذه الصلاة، لولا أن تثقل على
۴۸۳	قدمه اليسرى - عبدالله بن الشخير .....	۴۲۰	أمّتي لصليبت بهم - عبدالله بن عمر .....
	- أتيت عتبة بن عبد السلمي فقلت: يا أبا		- أتى رجل النبي ﷺ في المسجد في رمضان

- ۴۳۱۵ ..... حراش  
- اجتمعت أنا والعباس وفاطمة وزید ابن  
۲۹۸۴ ..... حارثة عند النبي ﷺ - علي بن أبي طالب ...  
۲۸۷۴ ..... اجتنبوا السبع الموبقات - أبو هريرة .....  
۳۷۰۱ ..... اجتنبوا ما أسكر - عبدالله بن عمرو .....  
۴۹۵۷ ..... الأجدع شيطاناً - عمر بن الخطاب .....  
۱۶۹۰ ..... آجرك الله - ميمونة زوج النبي ﷺ .....  
۱۶۸۹ ..... اجعلها في قرابتك - أنس بن مالك .....  
- اجعلوا آخر صلاتكم بالليل وتراً - عبدالله  
۱۴۳۸ ..... ابن عمر .....  
۱۰۴۳ ..... اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم - ابن عمر ..  
- اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها  
۱۴۴۸ ..... قبوراً - عبدالله بن عمر .....  
- اجعلوها عُمره إلا من كان معه الهدى -  
۱۷۸۸ ..... جابر بن عبدالله .....  
۸۶۹ ..... اجعلوها في ركوعكم - عقبه بن عامر .....  
۸۶۹ ..... اجعلوها في سجودكم - عقبه بن عامر .....  
- أجل لقد نهانا ﷺ أن نستقبل القبلة بغائط -  
۷ ..... سلمان الفارسي .....  
- أجل، ولكنني لست كأحد منكم - عبدالله بن  
۹۵۰ ..... عمرو .....  
- اجلس فأصب من طعامنا هذا - أنس ابن  
۲۴۰۸ ..... مالك الششيري .....  
- اجلس فإنه لم يهلك أهل الكتاب - أبو رمثة .  
۱۱۱۸ ..... اجلس فقد أذيت - عبدالله بن بسر .....  
۱۰۹۱ ..... اجلسوا - جابر بن عبدالله .....  
۳۱۷۶ ..... اجلسوا، خالفوهم - عبادة بن الصامت .....  
- أحبُّ الأسماء إلى الله عز وجل عبدالله  
۴۹۴۹ ..... وعبدالرحمن - ابن عمر .....  
- أحبُّ الصيام إلى الله صيام داود - عبدالله بن  
۲۴۴۸ ..... عمرو .....  
- احتج آدم وموسى فقال موسى - أبو هريرة ...  
۴۷۰۱ ..... احتج آدم وموسى فقال موسى - أبو هريرة ...  
۴۱۱۲ ..... احتج آدم وموسى فقال موسى - أبو هريرة ...  
- احتج رسول الله ﷺ في المسجد حجرة -
- الوليد! إني خرجت ألتمس الضحايا - يزيد  
۲۸۰۳ ..... ذومصر .....  
- أتيت الكوفة في زمن فتحت تستر أجلب منها  
۴۲۴۴ ..... بغالاً - سبيع بن خالد .....  
- أتيت النبي ﷺ أريد الإسلام فأمرني أن  
۳۵۵ ..... أغتسل بماء وسدر - قيس بن عاصم .....  
- أتيت النبي ﷺ بأخ لي حين وُلِدَ - أنس بن  
۲۵۶۳ ..... مالك .....  
- أتيت النبي ﷺ بغريم لي فقال لي: الزمه -  
۳۶۲۹ ..... حبيب التميمي عن أبيه .....  
- أتيت النبي ﷺ فأسلمت وعلمني الإسلام -  
۳۰۴۹ ..... حرب بن عبيد الله بن عمير الثقفي عن جده ..  
- أتيت النبي ﷺ فجعلوا يشون عليّ ويذكرونني  
۴۸۳۶ ..... - السائب بن أبي السائب .....  
- أتيت النبي ﷺ في الشتاء، فرأيت أصحابه  
۷۲۹ ..... يرفعون أيديهم - وائل بن حُجر .....  
- أتيت النبي ﷺ من خلفه فرأيت بياض إبطنه  
۸۹۹ ..... - ابن عباس .....  
- أتيت النبي ﷺ وهو محتب بشملة وقد وقع  
۴۰۷۵ ..... هذبها عليّ قدميه - جابر بن سليم .....  
- أتينا رسول الله ﷺ أربعة نفر ومعنا فرسٌ -  
۲۷۳۴ ..... أبو عمرة عن أبيه .....  
- أتينا رسول الله ﷺ نستحمه فرأيت يستاك -  
۴۹ ..... أبو موسى الأشعري .....  
- أتينا الشكري في رهط من بني ليث فقال:  
۴۲۴۶ ..... من القوم؟ - حذيفة بن اليمان .....  
- أثبت أحدًا نبيّ وصدیق وشهيدان - أنس بن  
۴۶۵۱ ..... مالك .....  
- أثبت حراء! إنه ليس عليك إلا نبيّ أو صدیقٌ  
۴۶۴۸ ..... أو شهيدٌ - سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ...  
- أثبتت للحبلى والمُرْضع - عبدالله بن عباس .  
۳۸۵۳ ..... أثبوا أحاكم - جابر بن عبدالله .....  
- اجتمع حذيفة وأبو مسعود، فقال حذيفة:  
لأننا بما مع الدجال أعلم منه - ربعي بن

۱۴۴۷	زید بن ثابت	۱۵۰۰	سعد بن ابی وقاص
۳۴۲۳	احتجم رسول اللہ ﷺ وأعطى الحجّام - ابن عباس	۲۲۴۱	اختار منهن أربعاً - حارث بن قیس ابن عمیرة الأسدي
۲۰۲۰	احتكار الطعام في الحرم إلحاد فيه - يعلى ابن أمية	۳۶۴۰	اختصم إلى رسول الله ﷺ رجلان في حريم نخلة - أبو سعيد الخدري
۱۸۱۰	احجج عن أبيك واعتمر - أبو رزین	۲۲۱۰	أحتك هي؟! - أبو تيممة الهجمي
۱۴۹۹	أحد أحد - سعد بن ابی وقاص	۴۴۴۰	اختلف الناس في آخر يوم من رمضان - ربعي بن حراش عن رجل من الصحابة
۲۰۰۵	أحرمت من التنعيم بعمره - عائشة	۲۰۲۱	اختلفت يدي ويد رسول الله ﷺ في الوضوء
۲۶۲	أحزورية أنت؟ - عائشة	۷۸	أم صبية الجهينة
۴۴۴۰	أحسن إليها - عمران بن حصين	۳۹۱۹	أخذ الأكل على الأكل في الصلاة تحت
۴۴۴۰	أحسنت وأجملتم كذلك فافعلوا - ابن عباس	۴۴۳۵	السرة - أبو هريرة
۲۰۲۱	عباس	۳۹۱۷	أخذنا فألك من فيك - أبو هريرة
۷۸	أحسنها الفأل ولا ترد مسلماً - عروة ابن عامر	۱۱۰۸	آخرة الرّحل ذراع فما فوقه - عطاء ابن أبي رباح
۳۹۱۹	عامر	۳۲۱۵	أخرج إلى هذا فعلمه الاستئذان فقل له: قل: السلام عليكم أدخل - رجل من بني عامر
۴۴۳۵	أحسنت؟ - خالد بن اللجلاج	۴۰۱۷	أخرج فناد في المدينة أن لا صلاة إلا بقرآن
۳۹۱۷	أحضروا الذّكر وادنوا من الإمام - سمرة بن جندب	۴۳۷	أبو هريرة
۱۱۰۸	أحفروا وأوسعوا واجعلوا الرجلين - هشام ابن عامر	۴۴۲۵	أخرجنا ما نُصّرران - عبدالمطلب بن ربيعة
۳۲۱۵	أحفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك - معاوية القشيري	۳۶۲۰	ابن الحارث
۴۰۱۷	أحفظوا علينا صلاتنا - أبو قتادة الأنصاري	۱۸۶۰	أخرجوا المشركين من جزيرة العرب - ابن عباس
۴۳۷	أحق ما بلغني عنك - ابن عباس	۱۸۶۰	عباس
۴۴۲۵	أحلف بالله الذي لا إله إلا هو ما له عندك شيء - ابن عباس	۴۱۹۵	أخرجوهم من بيوتكم - هند أم سلمة
۳۶۲۰	أحلق رأسك وضم ثلاثة أيام - كعب ابن عجرة	۳۰۷۹	أخروا - أبو حميد الساعدي
۱۸۶۰	أحلقه كله أو اتركه كله - ابن عمر	۴۳۲۹	أخسأ فلن تعدو قدرك - ابن عمر
۴۱۹۵	أحليت الصلاة ثلاثة أحوال وأحيل الصيام ثلاثة أحوال - معاذ بن جبل	۳۷۰۹	أخشى أن يكون المراء الذي نهيت عنه
۵۰۷	أخبر قومك أن كل مسكر حرام - أبو موسى الأشعري	۳۷۰۹	عبدالقيس - ابن عباس
۳۶۸۴	أخبرني فاطمة بنت قيس؛ أن النبي ﷺ صلى الظهر ثم صعد المنبر - عامر الشعبي	۳۷۲۱	أخث فم الإداوة - عبدالله بن أنيس الأنصاري



- إذا أتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلاة -  
 البراء بن عازب ..... ٥٠٤٦
- إذا أتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا -  
 جابر بن عبدالله ..... ٣٦٣٢
- إذا أتيت الغائط فلا تستقبلوا القبلة - أبو  
 أيوب الأنصاري ..... ٩
- إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما بابًا -  
 حميد بن عبدالرحمن الحميري، عن رجل  
 من أصحاب النبي ﷺ ..... ٣٧٥٦
- إذا أحب الرجل أخاه فليخبره أنه يحبه -  
 المقدم بن معدي كرب ..... ٥١٢٤
- إذا أحدث أحدكم في صلاته فليأخذ بأنفه -  
 عائشة ..... ١١١٤
- إذا اختلف البيعان وليس بينهما بينة - عبدالله  
 ابن مسعود ..... ٣٥١١
- إذا أراد أحدكم أن يبول فليترد - أبو موسى  
 الأشعري ..... ٣
- إذا أراد أحدكم أن يذهب الخلاء، وقامت  
 الصلاة - عبدالله بن الأرقم ..... ٨٨
- إذا أراد الله بالأمير خيرًا جعل له وزير صدق  
 عائشة ..... ٢٩٣٢
- إذا أرسلت الكلاب المعلمة وذكرت اسم  
 الله - عدي بن حاتم ..... ٢٨٤٧
- إذا أرسلت كلبك وذكرت اسم الله تعالى  
 فكل - أبو ثعلبة الخشني ..... ٢٨٥٢
- إذا استأذن أحدكم أخاه أن يغرز خشبة في  
 جداره فلا يمنعه - أبو هريرة ..... ٣٦٣٤
- إذا استأذن أحدكم ثلاثًا فلم يؤذن له فليرجع  
 أبو سعيد الخدري ..... ٥١٨٠
- إذا استعطرت المرأة فمرت على القوم  
 ليجدوا ريحها - أبو موسى الأشعري ..... ٤١٧٣
- إذا استهل المولود وورث - أبو هريرة ..... ٢٩٢٠
- إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يُدخِل يده -  
 أبو هريرة ..... ١٠٥
- أختع اسم عند الله يوم القيامة رجلٌ -  
 أبو هريرة ..... ٤٩٦١
- إخوانكم جعلهم الله تحت أيديكم فمن كان  
 أخوه تحت يده فليطعمه مما يأكل - أبو ذر  
 الغفاري ..... ٥١٥٨
- أخوكم يامعشر المسلمين - ممطور أبو  
 سلام عن رجل من الصحابة ..... ٢٥٣٩
- أخى رسول الله ﷺ بين رجلين فقتل أحدهما  
 - عبيد بن خالد السلمي ..... ٢٥٢٤
- أدا الأمانة إلى من ائتمنك ولا تخن من خانك  
 أبو هريرة ..... ٣٥٣٥
- أدا الأمانة إلى من ائتمنك - يوسف ابن  
 ماهك عن فلان عن أبيه ..... ٣٥٣٤
- ادخروا لثلاث وتصدقوا بما بقي - عائشة ...  
 ٢٨١٢
- ادروا ما استطعتم فإنه شيطان - أبو سعيد  
 الخدري ..... ٧٢٠
- أدرج رسول الله ﷺ في ثوب حبرة ثم أخر  
 عنه - عائشة ..... ٣١٤٩
- ادعوا لي أبا حسن - عرفة بن الحارث  
 الكندي ..... ١٧٦٦
- ادعوا لي الحلاق - عبدالله بن جعفر ..... ٤١٩٢
- أدن العظم من فيك فإنه أهنا وأمرأ - صفوان  
 ابن أمية ..... ٣٧٧٩
- ادن مني، فسم الله، وكل يمينك وكل مما  
 يليك - عمر بن أبي سلمة ..... ٣٧٧٧
- إذا أبق العبد إلى الشرك فقد حل دمه - جرير  
 ابن عبدالله البجلي ..... ٤٣٦٠
- إذا أتتك رُسلي فأعطهم ثلاثين درعًا - يعلى  
 ابن أمية ..... ٣٥٦٦
- إذا أتى أحدكم أهله ثم بدا له أن يُعاود  
 فليتوضأ - أبو سعيد الخدري ..... ٢٢٠
- إذا أتى أحدكم الجمعة فليغتسل - عمر بن  
 الخطاب ..... ٣٤٠
- إذا أتى أحدكم على ماشية - سمرة بن جندب  
 ٢٦١٩

- ۴۰۲ - إذا اشتد الحرُّ فأبردوا عن الصلاة - أبو هريرة  
 - إذا أصاب إحدانك الدم من الحيض فلتقرصه  
 ۳۶۱ - أسماء بنت أبي بكر  
 - إذا أصاب بحدك فكل وإذا أصاب بعرضه فلا  
 ۲۸۵۴ - تأكل - عدي بن حاتم  
 - إذا أصاب المكاتب حدًا أو ورت ميراثًا  
 ۴۵۸۲ - يرث - ابن عباس  
 - إذا أصابت أحدكم مصيبةٌ فليقل: إنا لله وإنا  
 إليه راجعون - أم سلمة  
 ۳۱۱۹ - إذا أصابها في أول الدم فدينارٌ - ابن عباس  
 ۲۶۵ - إذا أصابها في الدم فدينار - ابن عباس  
 ۲۱۶۹ - إذا أصبح أحدكم فليقل: أصبحنا وأصبح  
 الملك لله رب العالمين - أبو مالك  
 الأشعري  
 ۵۰۸۴ - إذا أعطيت شيئًا من غير أن تسأله - عمر بن  
 الخطاب  
 ۱۶۴۷ - إذا أقبلت الحيضة تركت الصلاة - سعيد بن  
 المسيب  
 ۲۸۶ - إذا أقبلت الحيضة فدعي الصلاة، فإذا  
 أدبرت - عائشة  
 ۲۸۵ - إذا اقترب الزمان لم تكذب رؤيا المسلم أن  
 تكذب - أبو هريرة  
 ۵۰۱۹ - إذا أقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون -  
 أبو هريرة  
 ۵۷۲ - إذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني -  
 أبو قتادة الأنصاري  
 ۵۳۹ - إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة -  
 أبو هريرة  
 ۱۲۶۶ - إذا أكتبوكم فارموهم بالنبل - أبو أسيد  
 الساعدي  
 ۲۶۶۴ - إذا أكل أحدكم طعامًا فلا يأكل من أعلى  
 الصفحة - ابن عباس  
 ۳۷۷۲ - إذا أكل أحدكم طعامًا فليقل: اللهم! بارك  
 لنا فيه وأطعمنا خَيْرًا منه - ابن عباس  
 ۳۷۳۰ - إذا أكل أحدكم فلا يمسحن يده بالمنديل  
 حتى يلعقها - ابن عباس  
 ۳۸۴۷ - إذا أكل أحدكم فليأكل بيمينه - ابن عمر  
 ۳۷۷۶ - إذا أكل أحدكم فليذكر اسم الله فإن نسي -  
 عائشة  
 ۳۷۶۷ - إذا أمَّ الرَّجُلُ القومَ فلا يقم في مكان أرفع من  
 مقامهم - حذيفة بن اليمان  
 ۵۹۸ - إذا أمَّن الإمام فأنتوا - أبو هريرة  
 ۹۳۶ - إذا أنت قمت في صلاتك فكبر الله عز وجل  
 رفاعة بن رافع  
 ۸۶۰ - إذا انتصف شعبان فلا تصوموا - أبو هريرة  
 ۲۳۳۷ - إذا اتعل أحدكم فليبدأ باليمين، وإذا نزع  
 فليبدأ بالشمال - أبو هريرة  
 ۴۱۳۹ - إذا انتهى أحدكم إلى المجلس فليسلم -  
 أبو هريرة  
 ۵۲۰۸ - إذا انصرفت من صلاة المغرب فقل: اللهم  
 أجرني من النار سبع مرات - مسلم بن  
 الحارث التميمي  
 ۵۰۷۹ - إذا أنفتت المرأة من بيت زوجها غير مفسدة  
 عائشة  
 ۱۶۸۵ - إذا أنفتت المرأة من كسب زوجها - أبو هريرة  
 ۱۶۸۷ - إذا انقطع شمع أحدكم فلا يمشي في نعل  
 واحدة - جابر بن عبد الله  
 ۴۱۳۷ - إذا أهَّل الرجل بالحج ثم قَدِم مكة -  
 ابن عباس  
 ۱۷۹۱ - إذا أوى أحدكم إلى فراشه فليتنفص فراشه -  
 أبو هريرة  
 ۵۰۵۰ - إذا أويت إلى فراشك طاهرًا فتوسد يمينك -  
 البراء بن عازب  
 ۵۰۴۷ - إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فضليا أو  
 صلى ركعتين جميعًا - أبو سعيد الخدري  
 وأبو هريرة  
 ۱۳۰۹ - إذا بال أحدكم فلا يمسن ذكره بيمينه -  
 أبو قتادة  
 ۳۱

- إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ..... ٣٥٠٠  
 - إذا بلغت هذه الآية فأذني: ﴿حافظوا على ..... ٤١٠  
 الصلوات﴾ - عائشة .....  
 - إذا تبايعتم بالعينة وأخذتم أذناب البقر - .....  
 عبدالله بن عمر ..... ٣٤٦٢  
 - إذا تبعتم الجنازة فلا تجلسوا - أبو سعيد .....  
 الخدري ..... ٣١٧٣  
 - إذا نتأب أحدكم فليمسك على فيه - أبو .....  
 سعيد الخدري ..... ٥٠٢٦  
 - إذا تجاحفت قريش على الملك فيما بينها - .....  
 مطير بن سليم عن رجل من أصحاب النبي .....  
 ﷺ ..... ٢٩٥٩  
 - إذا تدارأتم في طريق فاجعلوه سبعة أذرع - .....  
 أبو هريرة ..... ٣٦٣٣  
 - إذا تزوج أحدكم امرأة - عبدالله بن عمرو ... ٢١٦٠  
 - إذا تزوج البكر على الثيب أقام عندها سبعاً - .....  
 أنس بن مالك ..... ٢١٢٤  
 - إذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله - .....  
 البراء بن عازب ..... ٥٢١١  
 - إذا تكلم الله تعالى بالوحي سمع أهل السماء .....  
 للسماء صلصلة - عبدالله بن عمر ..... ٤٧٣٨  
 - إذا تواجه المسلمان بسيفيهما فالتقاتل .....  
 والمقتول في النار - أبو بكره الثقفي ..... ٤٢٦٨  
 - إذا توضأ أحدكم فأحسن الوضوء ثم خرج .....  
 إلى الصلاة - سعيد بن المسيب عن رجل ... ٥٦٣  
 - إذا توضأ أحدكم فأحسن وضوءه - كعب بن .....  
 عجرة ..... ٥٦٢  
 - إذا توضأ أحدكم فليجعل في أنفه ماء - .....  
 أبو هريرة ..... ١٤٠  
 - إذا توضأت فمضمض - لقيط بن صبرة ..... ١٤٤  
 - إذا توفي أحدكم فوجد شيئاً فليكنن في ثوب .....  
 حيرة - جابر بن عبدالله ..... ٣١٥٠  
 - إذا جثت إلى الصلاة فوجدت الناس فصل .....  
 معهم - يزيد بن عامر ..... ٥٧٧
- إذا جئتم إلى الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ..... ٨٨٩  
 أبو هريرة .....  
 - إذا جاء أحدكم إلى المسجد فليظفر فإن رأى ..... ٦٥٠  
 في نعليه قدراً - أبو سعيد الخدري .....  
 - إذا جاء أحدكم المسجد فليصل سجدين - .....  
 أبو قتادة الأنصاري ..... ٤٦٧  
 - إذا جاء أحدكم والإمام يخطب فليصل .....  
 ركعتين - جابر بن عبدالله ..... ١١١٧  
 - إذا جاء الرجل يعود مريضاً فليقل - عبدالله .....  
 ابن عمرو ..... ٣١٠٧  
 - إذا جاء الليل من ههنا وذهب النهار من ههنا .....  
 عمر بن الخطاب ..... ٢٣٥١  
 - إذا جعلت بين يديك مثل مؤخرة الرجل - .....  
 طلحة بن عبيدالله ..... ٦٨٥  
 - إذا جلس في الصلاة وضع كفه اليمنى على .....  
 فخذه اليمنى - عبدالله بن عمر ..... ٩٨٧  
 - إذا حدث الرجل بالحديث ثم التفت فهي .....  
 أمانة - جابر بن عبدالله ..... ٤٨٦٨  
 - إذا حضرت الصلاة فأذنا ثم أفيما ثم .....  
 ليؤمكما أكبركما سبناً - مالك بن الحويرث . ٥٨٩  
 - إذا حضرتم الميت فقولوا خيراً - أم سلمة .....  
 زوج النبي ﷺ ..... ٣١١٥  
 - إذا حكم الحاكم فاجتهد فأصاب فله أجران .....  
 عمرو بن العاص ..... ٣٥٧٤  
 - إذا خرج ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم - .....  
 أبو سعيد الخدري ..... ٢٦٠٨  
 - إذا خرج الرجل من بيته فقال: بسم الله، .....  
 توكلت على الله - أنس بن مالك ..... ٥٠٩٥  
 - إذا خرصتم فجدوا ودعوا الثلث - سهل بن .....  
 أبي حثمة ..... ١٦٠٥  
 - إذا خطب أحدكم المرأة فإن استطاع أن ينظر .....  
 جابر بن عبدالله ..... ٢٠٨٢  
 - إذا دبع الإهاب فقد طهر - ابن عباس ..... ٤١٢٣  
 - إذا دخل أحدكم المسجد قلِّسَلِّمْ على النبي

- ٤٦٥ ..... أبو أسيد الأنصاري
- ٥١٧٣ ..... إذا دخل البصر فلا إذن - أبو هريرة
- ..... إذا دخل الرجل بيته فذكر الله عند دخوله
- ٣٧٦٥ ..... وعند طعامه قال الشيطان - جابر بن عبد الله
- ..... إذا دعا أحدكم أخاه فليجب عرسًا كان أو
- ٣٧٣٨ ..... نحوه - ابن عمر
- ٢١٤١ ..... إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه - أبو هريرة
- ..... إذا دعا الرجل لأخيه بظهر الغيب -
- ١٥٣٤ ..... أبو الدرداء
- ..... إذا دُعي أحدكم إلى طعام فجاء مع الرسول
- ٥١٩٠ ..... فإن ذلك له إذن - أبو هريرة
- ..... إذا دُعي أحدكم إلى طعام وهو صائم -
- ٢٤٦١ ..... أبو هريرة
- ..... إذا دُعي أحدكم إلى الوليمة فليأتها - عبد الله
- ٣٧٣٦ ..... ابن عمر
- ٢٤٦٠ ..... إذا دُعي أحدكم فليُجب - أبو هريرة
- ..... إذا ذهب أحدكم إلى الغائط فليذهب معه -
- ٤٠ ..... عائشة
- ٢٨٦ ..... إذا رأيت الدم البحراني فلا تُصلي - ابن عباس
- ..... إذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها فليصق عن
- ٥٠٢٢ ..... يساره - جابر بن عبد الله
- ..... إذا رأيت هلال المحرم فاعدد، فإذا كان يوم
- ٢٤٤٦ ..... التاسع - ابن عباس
- ..... إذا رأيتم آية فاسجدوا - ابن عباس
- ٣١٧٢ ..... إذا رأيتم جنازة فقوموا لها - عامر بن ربيعة
- ..... إذا رأيتم مسجدًا أو سمعتم مؤذنًا فلا تقتلوا
- ٢٦٣٥ ..... أحدًا - عصام المزني
- ..... إذا رأيتم منهن شيئًا في مساكنكم فقولوا -
- ٥٢٦٠ ..... أبو يعلى
- ..... إذا رأيتم الناس قد مرجت عهدهم وخفت
- ٤٣٤٣ ..... أماناتهم وكانوا هكذا - عبد الله بن عمرو
- ..... إذا ركع أحدكم فليفرش ذراعيه على فخذه
- ٨٦٨ ..... عبد الله بن مسعود
- ..... إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مرات: سبحان
- ٨٨٦ ..... ربي العظيم - عبد الله بن مسعود
- ..... إذا رمى أحدكم جمرة العقبة فقد حل -
- ١٩٧٨ ..... عائشة
- ..... إذا رميت سهمك وذكرت اسم الله - عدي بن
- ٢٨٤٩ ..... حاتم
- ..... إذا رميت الصيد فأدركنه بعد ثلاث ليال -
- ٢٨٦١ ..... أبو ثعلبة الخشني
- ..... إذا زال النهار فقم فصل أربع ركعات -
- ١٢٩٨ ..... عبد الله بن عمرو
- ..... إذا زنت أمة أحدكم فليُجدها ولا يُعيرها -
- ٤٤٧٠ ..... أبو هريرة
- ..... إذا زنى الرجل خرج منه الإيمان كان عليه
- ٤٦٩٠ ..... كالظلة - أبو هريرة
- ..... إذا زوج أحدكم خادمه أو عبده أو أجزره فلا
- ٤١١٤ ..... ينظر إلى مادون الشرة - عبد الله بن عمرو
- ..... إذا زوج أحدكم عبده فلا ينظر إلى
- ٤١١٣ ..... عورتها - عبد الله بن عمرو
- ..... إذا سافرت في الخصب فأعطوا الإبل حقها
- ٢٥٦٩ ..... أبو هريرة
- ..... إذا سألت الله فسלוه ببطون أكفكم ولا -
- ١٤٨٦ ..... مالك بن يسار السكوني
- ..... إذا سجد أحدكم فلا يبرك كما يبرك البعير -
- ٨٤٠ ..... أبو هريرة
- ..... إذا سجد أحدكم فلا يفترش يديه افتراش
- ٩٠١ ..... الكلب - أبو هريرة
- ..... إذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب -
- ٨٩٢ ..... العباس بن عبد المطلب
- ..... إذا سجدت فمكّن لسجودك فإذا رفعت فاقعد
- ٨٥٩ ..... رقاعة بن رافع
- ..... إذا سرق المملوك فبعه ولو بنش - أبو هريرة
- ٤٤١٢ ..... إذا سقطت لقمة أحدكم فليبط عنها الأذى
- ٣٨٤٥ ..... وليأكلها - أنس بن مالك
- ..... إذا سكر فاجلدوه ثم إن سكر فاجلدوه -
- ٤٤٨٤ ..... أبو هريرة

- إذا سمع أحدكم النداء والإناء على يده -  
 أبو هريرة ..... ٢٣٥٠
- إذا سمعتم به بأرض فلا تقدموا عليه -  
 عبدالرحمن بن عوف ..... ٣١٠٣
- إذا سمعتم صياح الديكة فسلوا الله من فضله  
 - أبو هريرة ..... ٥١٠٢
- إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول -  
 عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ٥٢٣
- إذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمر بالليل  
 فتعوذوا بالله - جابر بن عبدالله ..... ٥١٠٣
- إذا سمعتم النداء فقولوا مثل ما يقول المؤذن  
 - أبو سعيد الخدري ..... ٥٢٢
- إذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم إن شربوا  
 فاجلدوهم - معاوية بن أبي سفيان ..... ٤٤٨٢
- إذا شك أحدكم في صلاته فإن استيقن أن قد  
 صلى - عطاء بن يسار ..... ١٠٢٧
- إذا شك أحدكم في صلاته فلا يدري كم  
 صلى - عطاء بن يسار ..... ١٠٢٦
- إذا شك أحدكم في صلاته فليتحر الصواب  
 - عبدالله بن مسعود ..... ١٠٢٠
- إذا شك أحدكم في صلاته فليلق الشك -  
 أبو سعيد الخدري ..... ١٠٢٤
- إذا صلى أحدكم إلى ستره فليدن منها - سهل  
 ابن أبي حثمة ..... ٦٩٥
- إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من الناس -  
 أبو سعيد الخدري ..... ٧٠٠
- إذا صلى أحدكم إلى غير ستره فإنه يقطع  
 صلاته الكلب - ابن عباس ..... ٧٠٤
- إذا صلى أحدكم الركعتين قبل الصبح  
 فليضطجع على يمينه - أبو هريرة ..... ١٢٦١
- إذا صلى أحدكم فخلع نعليه فلا يؤذ بهما  
 أحدًا - أبو هريرة ..... ٦٥٥
- إذا صلى أحدكم فلا يضع نعليه عن يمينه -  
 أبو هريرة ..... ٦٥٤
- إذا صلى أحدكم فلم يدر زاد أم نقص -  
 أبو سعيد الخدري ..... ١٠٢٩
- إذا صلى أحدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئًا -  
 أبو هريرة ..... ٦٨٩
- إذا صلى أحدكم فليصل إلى ستره وليدن منها  
 - أبو سعيد الخدري ..... ٦٩٨
- إذا صلى أحدكم في ثوب فليخالف بطرفيه  
 على عاتقيه - أبو هريرة ..... ٦٢٧
- إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم  
 السقيم - أبو هريرة ..... ٧٩٥
- إذا صلى أحدكم للناس فليخفف فإن فيهم  
 الضعيف - أبو هريرة ..... ٧٩٤
- إذا صلى الإمام جالسًا فصلوا جُلوسًا - جابر  
 ابن عبدالله ..... ٦٠٢
- إذا صلى قاعدًا فصلوا قعودًا - أسيد ابن  
 حضير ..... ٦٠٧
- إذا صليت الجمعة فصلوا بعدها أربعًا -  
 أبو هريرة ..... ١١٣١
- إذا صليت على الميت فأخلصوا له الدعاء -  
 أبو هريرة ..... ٣١٩٩
- إذا صليت فأقيموا صفوفكم ثم ليؤمكم  
 أحدكم - أبو موسى الأشعري ..... ٩٧٢
- إذا صنع لأحدكم خادمه طعامًا ثم جاءه به  
 وقد ولي حره ودخانها - أبو هريرة ..... ٣٨٤٦
- إذا ضرب أحدكم فليلق الوجه - أبو هريرة .... ٤٤٩٣
- إذا عرف يمينه من شماله فمروه بالصلاة -  
 امرأة معاذ بن عبدالله عن رجل ..... ٤٩٧
- إذا عطس أحدكم فليقل الحمد لله - أبو هريرة ..... ٥٠٣٣
- إذا عملت الخطيئة في الأرض كان من  
 شهدها فكرها - العرس بن عميرة الكندي ..... ٤٣٤٥
- إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس -  
 أبو ذر الغفاري ..... ٤٧٨٢
- إذا فرغ أحدكم من التشهد الآخر فليتعوذ بالله  
 من أربع - أبو هريرة ..... ٩٨٣

- ۹۷۰ ..... إذا قلت هذا - عبدالله بن مسعود .....  
 - إذا قُمت إلى الصلاة فكبر، ثم اقرأ ماتيسر -  
 ۸۵۶ ..... أبو هريرة .....  
 - إذا قمت فتوجهت إلى القبلة فكبر ثم اقرأ بأمر  
 القرآن - رفاع بن رافع ..... ۸۵۹ .....  
 - إذا كان أحدكم صائمًا فلا يرفث - أبو هريرة ۲۳۶۳ .....  
 - إذا كان أحدكم صائمًا فليفطر على التمر -  
 سلمان بن عامر ..... ۲۳۵۵ .....  
 - إذا كان أحدكم في الشمس فقلص عنه الظل  
 أبو هريرة ..... ۴۸۲۱ .....  
 - إذا كان أحدكم في الصلاة فوجد حركة في  
 دبره - أبو هريرة ..... ۱۷۷ .....  
 - إذا كان أحدكم يُصلي فلا يدع أحدًا يمرُّ بين  
 يديه - أبو سعيد الخدري ..... ۶۹۷ .....  
 - إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم - أبو  
 هريرة ..... ۲۶۰۹ .....  
 - إذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قديمها - أمُّ  
 سلمة ..... ۶۴۰ .....  
 - إذا كان دم الحيض فإنه دمٌ أسود يُعرف -  
 فاطمة بنت أبي حبيش ..... ۳۰۴ .....  
 - إذا كان دم الحيضة فإنه دمٌ أسود يُعرف -  
 فاطمة بنت أبي حبيش ..... ۲۸۶ .....  
 - إذا كان العبد بين اثنين فأعتق أحدهما نصيبه  
 - عبدالله بن عمر ..... ۳۹۴۷ .....  
 - إذا كان العبد يعمل عملاً صالحًا فشطه عنه  
 مرض - أبو موسى الأشعري ..... ۳۰۹۱ .....  
 - إذا كان لإحدائكم مكاتب فكان عنده ما يؤدي  
 فلتحتجب منه - أم سلمة ..... ۳۹۲۸ .....  
 - إذا كان لأحدكم ثوبان فليصل فيهما - ابن  
 عمر ..... ۶۳۵ .....  
 - إذا كان الماء قُلتين فإنه لا ينحس - عبدالله  
 ابن عمر ..... ۶۵ .....  
 - إذا كان الماء قُلتين لم يحمل الخبث -  
 عبدالله بن عمر ..... ۶۳ .....  
 - إذا فسا أحدكم في الصلاة فليصرف - علي  
 ابن طلق ..... ۱۰۰۵ .....  
 - إذا فسا أحدكم في الصلاة فليصرف  
 فليتوضأ - علي بن طلق ..... ۲۰۵ .....  
 - إذا قال الإمام سمع الله لمن حمده، فقولوا:  
 اللهم ربنا - أبو هريرة ..... ۸۴۸ .....  
 - إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولا  
 الضالين - فقولوا: آمين - أبو هريرة ..... ۹۳۵ .....  
 - إذا قال الرجل: هلك الناس فهو أهلكهم -  
 أبو هريرة ..... ۴۹۸۳ .....  
 - إذا قال المؤذن: الله أكبر الله أكبر - عمر بن  
 الخطاب ..... ۵۲۷ .....  
 - إذا قام أحدكم إلى الصلاة فإن الرحمة  
 تواجهه - أبو ذر الغفاري ..... ۹۴۵ .....  
 - إذا قام أحدكم من الليل فاستعجم القرآن  
 على لسانه - أبو هريرة ..... ۱۳۱۱ .....  
 - إذا قام أحدكم من الليل فلا يغمس يده في  
 الإناء - أبو هريرة ..... ۱۰۳ .....  
 - إذا قام أحدكم من الليل فليصل ركعتين  
 خفيفتين - أبو هريرة ..... ۱۳۲۳ .....  
 - إذا قام الإمام في الركعتين فإن ذكر قبل أن  
 يستوي قائمًا - المغيرة بن شعبة ..... ۱۰۳۶ .....  
 - إذا قام الرجل إلى الصلاة فلا ييزقن أمامه -  
 طارق بن عبدالله المحاربي ..... ۴۷۸ .....  
 - إذا قام الرجل من مجلس ثم رجع إليه فهو  
 أحقُّ به - أبو هريرة ..... ۴۸۵۳ .....  
 - إذا قُسمت الأرض وحدثت فلا شفعة فيها -  
 أبو هريرة ..... ۳۵۱۵ .....  
 - إذا قضى الإمام الصلاة وقعد فأحدث قبل أن  
 يتكلم - عبدالله بن عمرو ..... ۶۱۷ .....  
 - إذا قعد بين شعبها الأربع وألرق الختان -  
 أبو هريرة ..... ۲۱۶ .....  
 - إذا قُلت: أنصت، والإمام يخطب فقد  
 لغوت - أبو هريرة ..... ۱۱۱۲ .....

- ۵۲۴۷ ..... مثل هذه - ابن عباس
- ۵۱۶ ..... إذا نودي بالصلاة أدبر الشيطان وله ضراطٌ حتى لا يسمع التأذين - أبو هريرة
- ۲۰۷ ..... إذا وجد أحدكم ذلك فليضح فرجه - الموقد بن الأسود
- ۲۷۱۳ ..... إذا وجدتم الرجل قد غل فأحرقوا متاعه واضربوه - عمر بن الخطاب
- ۳۷۵۷ ..... إذا وضع عشاء أحدكم وأقيمت الصلاة فلا يقوم حتى يفرغ - ابن عمر
- ۳۸۵ ..... إذا وطئ أحدكم بتعله الأذى فإن التراب له طهور - أبو هريرة
- ۳۸۶ ..... إذا وطئ الأذى بخفيه فطهورهما التراب - أبو هريرة
- ۴۹۹۵ ..... إذا وعد الرجل أخاه ومن نيته أن يفي - زيد ابن أرقم
- ۳۸۴۴ ..... إذا وقع الذباب في إناء أحدكم فامقلوه فإن في أحد جناحيه داء - أبو هريرة
- ۲۶۶ ..... إذا وقع الرجل بأهله وهي حائضٌ فليصدق بنصف دينار - ابن عباس
- ۲۸۵۰ ..... إذا وقعت رميتك في ماء فغرقت فماتت فلا تأكل - عدي بن حاتم
- ۳۸۴۲ ..... إذا وقعت الفأرة في السمن، فإن كان جامدًا فألقوها وما حولها - أبو هريرة
- ۵۰۹۶ ..... إذا ولج الرجل بيته فليقل: اللهم! إني أسألك خير المولج - أبو مالك الأشعري
- ۷۳ ..... إذا ولغ الكلب في الإناء فاغسلوه - أبو هريرة
- ۲۰۱۴ ..... اذبح ولا حرج - عبدالله بن عمرو بن العاص
- ۲۸۳۰ ..... اذبحوا لله في أي شهر كان وُبروا الله وأطعموا - نبیسة الخیر
- ۳۶۲۶ ..... اذكرم بالله الذي نجاكم من آل فرعون - عكرمة
- ۴۹۰۰ ..... اذكروا محاسن موتاكم وكُفُّوا عن مساوئهم
- ..... ابن عمر
- ..... اذن رسول الله ﷺ بالغزو وأنا شيخٌ كبيرٌ -
- ..... إذا كان واسعًا فخالف بين طرفيه - جابر بن عبدالله
- ..... إذا كان يوم الجمعة غدت الشياطين برائياتها إلى الأسواق - علي بن أبي طالب
- ..... إذا كره الاثنان اليمين أو استحباها فليستهما عليها - أبو هريرة
- ..... إذا كفن أحدكم أخاه فليحسن كفنه - جابر ابن عبدالله
- ..... إذا كنت في صلاة فشككت في ثلاث أو أربع - عبدالله بن مسعود
- ..... إذا لبستم وإذا توضأتم فابدؤا بأيامنكم - أبو هريرة
- ..... إذا لقي أحدكم أخاه فليسلم عليه - أبو هريرة
- ..... إذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم - بريدة بن الحصيب
- ..... إذا لقيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب - الموقد بن الأسود
- ..... إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاثة أشياء - أبو هريرة
- ..... إذا مات صاحبكم فدعوه ولا تقعوا فيه - عائشة
- ..... إذا مر أحدكم في مسجدنا - أبو موسى الأشعري
- ..... إذا مرض الرجل في رمضان ثم مات - عبدالله بن عباس
- ..... إذا نأبكم شيء في الصلاة فليسمح الرجال - سهل بن سعد
- ..... إذا نعت أحدكم في الصلاة فليرقد حتى يذهب عنه النوم - عائشة
- ..... إذا نعت أحدكم وهو في المسجد فليتحول من مجلسه - ابن عمر
- ..... إذا نكح العبد بغير إذن مولاه فنكاحه باطلٌ - عبدالله بن عمر
- ..... إذا نمت فأطفئوا سرجكم فإن الشيطان يدل

- ۳۹۰۳ ..... اللہ ﷺ قالت - عائشة  
- أرأيت قول الله تعالى ﴿إن الصفا والمروة﴾
- ۱۹۰۱ ..... عروة بن الزبير  
- أرأيت لو أن رجلاً أجنب فلم يجد الماء
- ۳۲۱ ..... شهرًا - شقيق بن سلمة  
- أرأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟
- ۲۱۴۰ ..... قيس بن سعد  
- أرأيت لو وضعها في غير حقها أكان يأثم -
- ۵۲۴۳ ..... أبو ذر الغفاري  
- أرأيتم ليلتكم هذه، فإن على رأس مائة سنة
- ۴۳۴۸ ..... منها - عبدالله بن عمر  
- أرأيت عن يديك - عمر بن الخطاب
- ۲۰۰۴ ..... أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تُفتح لهنَّ  
أبواب السماء - أبو أيوب الأنصاري
- ۱۲۷۰ ..... أربع لا تجوز في الأضاحي - البراء بن  
عازب
- ۲۸۰۲ ..... أربع من كُنَّ فيه فهو منافقٌ خالصٌ ومن كانت  
فيه خلعةٌ منهنَّ - عبدالله بن عمرو
- ۴۶۸۸ ..... أربعة لا أؤمنهم في حل ولا حرم - سعيد بن  
يربوع المخزومي
- ۲۶۸۴ ..... أربعون خصلة أعلاهن منيحة العنز - عبدالله  
ابن عمرو
- ۱۶۸۳ ..... أربعون - معاذ بن أنس  
- أريتهما فرد الأرض على أهلها وخذ نفقتك -
- ۳۴۰۲ ..... رافع بن خديج  
- ارتبطوا الخيل وامسحوا بناصيتها - أبو  
وهب الجشمي
- ۲۵۵۳ ..... أرجع فأحسن وضوءك - عمر بن الخطاب ...  
- أرجع فأضحكهما كما أبكيتهما - عبدالله  
ابن عمرو
- ۲۵۲۸ ..... أرجع فصلٌ فإنك لم تُصلِّ - أبو هريرة  
- أرجع فقل: السلام عليكم - كلدة بن حنبل
- ۸۵۶ ..... أرجعي فأرضعيه حتى تقطعيه - بريدة بن  
الحصيب
- ۴۴۴۲ ..... يعلى بن منية  
- أذن لي أن أحدث عن ملك من ملائكة الله -
- ۲۵۲۷ ..... جابر بن عبدالله  
- اذهب إلى فلان الأنصاري فإنه كان قد تجهز
- ۴۷۲۷ ..... أنس بن مالك  
- اذهب إلي الناس اشف أنت الشافي
- ۲۷۸۰ ..... عبدالله بن مسعود  
- اذهب فاصبر اذهب فاطرح متاعك في
- ۳۸۸۳ ..... الطريق - أبو هريرة  
- اذهب فاغسل هذا عنك - عمار بن ياسر
- ۵۱۵۳ ..... اذهب فاغسل هذا عنك - عمار بن ياسر  
- اذهب فاقلع نخله - سمرة بن جندب
- ۴۱۷۶ ..... اذهب فإن الله قد عفا عنك - أبو أمامة  
الباهلي
- ۴۶۰۱ ..... اذهب فأنت حرٌّ - عبدالله بن عمرو ابن  
العاص
- ۳۶۳۶ ..... اذهب فبئس الخطيب أنت - عدي بن حاتم  
- اذهب فتوضأ - أبو هريرة
- ۴۵۱۹ ..... اذهب فتوضأ - أبو هريرة  
- اذهب فخذ جارية - أنس بن مالك
- ۴۹۸۱ ..... اذهب فوار أباك ثم لا تحدثن شيئاً حتى  
تأتيني - علي بن أبي طالب
- ۴۰۸۶ ..... اذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم - عائشة  
- اذهبوا فقا سموهم أنصاف الأموال ولا
- ۶۳۸ ..... اذهبوا فقا سموهم أنصاف الأموال ولا  
تسموا ذراريهم - الزبير بن ثعلبة بن عمرو
- ۲۹۹۸ ..... اذهبوا فقا سموهم أنصاف الأموال ولا  
تسموا ذراريهم - الزبير بن ثعلبة بن عمرو
- ۳۲۱۴ ..... اذهبوا فقا سموهم أنصاف الأموال ولا  
تسموا ذراريهم - الزبير بن ثعلبة بن عمرو
- ۲۹۴۱ ..... اذهبوا فقا سموهم أنصاف الأموال ولا  
تسموا ذراريهم - الزبير بن ثعلبة بن عمرو
- ۲۹۹۸ ..... أراد رسول الله ﷺ الحج فقالت امرأة  
لزوجها - ابن عباس
- ۱۹۹۰ ..... أراد رسول الله ﷺ أن يكتب إلى بعض  
الأعاجم - أنس بن مالك
- ۴۲۱۴ ..... أراد الضحاک بن قيس أن يستعمل مسروقاً -  
إبراهيم بن يزيد النخعي
- ۲۶۸۶ ..... أرادت أمي أن تسمني لدخولي على رسول



۱۶۶۹	استأذن أبي النبي ﷺ فدخل بينه وبين قميصه بهيسة عن أبيها .....	۲۹۶۳	أرسل إليّ عمر حين تعالى النهار فجثته فوجدته جالساً على سرير - مالك بن أوس ابن الحدثان .....
۱۹۵۹	استأذن العباس رسول الله ﷺ أن يبيت بمكة ابن عمر .....	۴۰۴۷	أرسل بها إلى أخيك النجاشي - أنس بن مالك .....
۳۲۳۴	استأذنت ربي تعالى على أن أستغفر لها - أبو هريرة .....	۱۹۴۲	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۲۹۴	استحيضت امرأة على عهد رسول الله ﷺ فأمرت - عائشة .....	۴۹۲	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۱۱۶۴	استسقى رسول الله ﷺ وعليه خميصة له سوداء - عبدالله بن زيد .....	۱۵۸۹	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۴۳۹۶	استعارت امرأة تعني حلياً على أناس يعرفون ولا تعرف هي - عائشة .....	۴۵۱۲	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۱۵۸۱	استعمل نافع بن علقمة أبي علي عرافة قومه مسلم بن شعبة .....	۴۴۸۸	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۲۹۴۴	استعملني عمر على الصدقة فلما فرغت أمر لي بعمالة - عبدالله بن الساعدي .....	۵۱۸۵	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۴۷۵۳	استعيذوا بالله من عذاب القبر - البراء بن عازب .....	۱۷۶۱	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۹۰۲	استعيناوا بالرُّكب - أبو هريرة .....	۱۷۶۰	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۴۳۸۰	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۱۸۸۵	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۳۲۲۱	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۱۴۱	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۳۶۱۶	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۲۸۲۱	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۲۶۰۰	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۲۶۰۱	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۶۶۹	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۴۵۷۴	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۴۵۶۸	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....
۵۲۳۳	استغفروا لله وتب إليه - أبو أمية المخزومي ... استغفروا لأخيكم واسألوا له بالتثيت - عثمان بن عفان .....	۴۴۴۴	أرسل النبي ﷺ بأم سلمة ليلة النحر - عائشة - الأرض كلها مسجد إلا الحمام والمقبرة - أبو سعيد الخدري .....

۳۰۷۶	أرض الله - عروة بن الزبير	۳۱۸۱	- أسرعوا بالجنائزہ فإن تك صالحہ فخير تقدمونها إليه - أبو هريرة
۱۰۰۷	- أصاب الله بك يا ابن الخطاب - أبو رثة		- اسق ثم احبس الماء حتى يرجع إلى الجدر -
	- أصاب أهل المدينة قحطً على عهد رسول	۳۶۳۷	عبدالله بن الزبير
۱۱۷۴	الله ﷺ - أنس بن مالك		- اسق يا زبير! ثم أرسل إلى جارك - عبدالله بن
	- أصاب رجلاً جرح في عهد رسول الله ﷺ ثم	۳۶۳۷	الزبير
۳۳۷	احتلم - عبدالله بن عباس		- اشكبي لي وضوءاً - الربيع بنت معوذ ابن
	- أصاب رسول الله ﷺ سيئاً، فذهبت أنا	۱۲۶	عفراء
	وأختي وفاطمة بنت النبي ﷺ إلى النبي ﷺ		- الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله - عبدالله
۵۰۶۶	- ضباعة بنت الزبير	۴۶۹۵	ابن عمر
	- الأصابع سواء: عشرٌ عشرٌ من الإبل -	۲۹۱۲	- الإسلام يزيد ولا ينقص - معاذ بن جبل
۴۵۵۶	أبو موسى الأشعري		- أسلمت امرأة على عهد رسول الله ﷺ
	- الأصابع سواء والأسنان سواء الشنية	۲۲۳۹	فتزوجت - ابن عباس
۴۵۵۹	والضرس سواء - ابن عباس		- اسم الله الأعظم في هاتين الآيتين: - أسماء
	- أصابوا ونعم ما صنعوا - أبو هريرة	۱۴۹۶	بنت يزيد
۱۳۷۷	- أصبت بأرض الروم جرة حمراء فيها دنانير -		- أسمعت بلالا ينادي؟ - عبدالله بن عمرو
	أبو الجويرية الجرمي	۲۷۱۲	- اسمعوا إلى ما يقول سيدكم - أبو هريرة
۲۷۵۳	- أصبت بعضاً وأخطأت بعضاً - أبو هريرة	۴۵۳۲	- أسممت هذه الشاة؟ - جابر بن عبدالله
۳۲۶۸	- أصبت بعضاً وأخطأت بعضاً - أبو هريرة	۴۵۱۰	- الأسنان سواء والأصابع سواء - ابن عباس
۴۶۳۲	- أصبت السنة وأجزأتك صلاتك - أبو سعيد	۴۵۶۰	- أشاهد فلان؟ - أبي بن كعب
	الخدري	۵۵۴	- اشتركت أنا وعمارٌ وسعدٌ فيما نصيب يوم
۳۳۸	- أصبح من عبادي مؤمنٌ بي وكافرٌ - زيد بن		بدر - عبدالله بن مسعود
۳۹۰۶	خالد الجهني	۳۳۸۸	- اشتريت يوم خيبر فلادة باثني عشر ديناراً -
	- أصبحوا بالصبح فإنه أعظم لأجوركم - رافع	۳۳۵۲	فضالة بن عبيد
۴۲۴	ابن خديج		- اشتكى النبي ﷺ فصلينا وراه وهو قاعدٌ -
	- أصبنا طعاماً يوم خيبر فكان الرجل - عبدالله	۶۰۶	جابر بن عبدالله
۲۷۰۴	ابن أبي أوفى		- اشتكيت وعندي سبع أخوات - جابر بن
	- اصدعها صدعين فاقطع أحدهما قميصاً -	۲۸۸۷	عبدالله
۴۱۱۶	دحية بن خليفة الكلبي		- اشربوا ما حلٌ - عبدالله بن عمرو
۲۱۴۸	- اصرف بصرك - جرير بن عبدالله البجلي	۳۷۰۰	- اشفعا إليّ لتؤجروا وليقبض الله على لسان
۱۳۵۶	- أصلى الغلام - ابن عباس		نبيه ماشاء - أبو موسى الأشعري
۹۰۷ (ب)	- أصليت معنا؟ - عبدالله بن عمر	۵۱۳۱	- اشفعا لتؤجروا - معاوية بن أبي سفيان
۱۱۱۵	- أصليت يافلان؟ قم فاركع - جابر بن عبدالله	۴۷۷۲	- اشفعا لتؤجروا - معاوية بن أبي سفيان
۲۴۲۲	- أضمت أمس؟ - جويرية بنت الحارث	۵۱۳۲	- أشهد أن رسول الله ﷺ قضى أن الأرض
	- اصنعوا لآل جعفر طعاماً فإنه قد أتاهم أمر		

۱۹۸۶	- اعتمر رسول الله ﷺ قبل أن يُحج - ابن عمر	۳۱۳۲	يشغلهم - عبدالله بن جعفر
	- أعتموا بهذه الصلاة، فإنكم قد فصلتم بها -		- أصيب رجلٌ في عهد رسول الله ﷺ في ثمار
۴۲۱	معاذ بن جبل	۳۴۶۹	أبو سعيد الخدري
	- أعجزتم إذ بعثت رجلاً منكم فلم يعض		- اضرب بهذا الحائط فإن هذا شراب من لا
۲۶۲۷	لأمري - عقبة بن مالك	۳۷۱۶	يؤمن بالله واليوم الآخر - أبو هريرة
	- اعدلوا بين أبنائكم اعدلوا بين أبنائكم -	۱۹۳	- أطابت بُرْمَتُكَ - عبدالله بن الحارث بن جزء
۳۵۴۴	النعمان بن بشير		- أطعم أهلك من سمين حرمك فإنما حرمتها
	- اعرضوا عليّ رقاكم لا بأس بالرقى مالم	۳۸۰۹	من أجل جوال القرية - غالب بن أبجر
۳۸۸۶	تكن شركاً - عوف بن مالك	۲۳۹۸	- أطعمك الله وسقاك - أبو هريرة
	- اعزل عنها إن شئت فإنه سيأتيها ما قُدِّر لها -		- أطعموا الجائع وعودوا المريض وفكوا
۲۱۷۳	جابر بن عبدالله	۳۱۰۵	العاني - أبو موسى الأشعري
	- أعطاك الله ذلك كله - أبي بن كعب		- أطعموهنَّ ممَّا تأكلون - معاوية بن حيدة
۵۵۷	- أعطاه النبي ﷺ ديناراً يشتري به أضحية -	۲۱۴۴	القشيري
	عروة بن الجعد البارقى	۲۶۵۳	- اطلبوه فاقتلوه - سلمة بن الأكوع
۳۳۸۴	- أعطه إياه فإن خيار الناس أحسنهم قضاء -		- اطلبوها ليلة سبع عشرة من رمضان وليلة
۳۳۴۶	أبو رافع مولى النبي ﷺ	۱۳۸۴	إحدى وعشرين - ابن مسعود
	- أعطها درعك - علي بن أبي طالب		- اطع الله على أهل بدر فقال: اعملوا ما شئتم
۲۱۲۶	- أعطها شيئاً - ابن عباس	۴۶۵۴	أبو هريرة
	- أعطها فلتحج عليه فإنه في سبيل الله -	۳۱۵۸	- أطب طبيكم المسك - أبو سعيد الخدري
۱۹۸۸	أم معقل الأسدية		- أطيل ذيلي وأمشي في المكان القدر يطهره
۲۹۰۲	- أعطوا ميراثه رجلاً من أهل قريته - عائشة	۳۸۳	مابعده - أم سلمة
۳۰۷۲	- أعطوه من حيث بلغ السوط - ابن عمر	۶۷۰	- اعتدلوا سوا صفوفكم - أنس بن مالك
	- أعطى النبي ﷺ رجلاً ولم يعط رجلاً منهم		- اعتدلوا في السجود ولا يفترش أحدكم
۴۶۸۳	شيئاً - سعد بن أبي وقاص	۸۹۷	ذراعيه افتراش الكلب - أنس بن مالك
	- أعطى ولا تحصي - عائشة	۳۲۸۳	- أعتقها فإنها مؤمنة - الشريد بن سويد
۱۷۰۰	- أعطى ولا تحصي - عائشة		- أعتقها فإنها مؤمنة - معاوية بن الحكم
۱۶۹۹	- أعطى ولا توكي - أسماء بنت أبي بكر	۹۳۰	السلمي
	- أعطيتها بعيراً - عائشة	۳۲۸۲	- أعتقها فإنها مؤمنة - معاوية بن الحكم السلمي
۴۶۰۲	- أعفُ الناس قتلة أهل الإيمان - عبدالله بن		- أعتقوا عنه يعتق الله بكل عضو منه عضواً منه
۲۶۶۶	مسعود		من النار - وائلة بن الأسقع
	- اعفو عنه في كل يوم سبعين مرة - عبدالله بن	۳۹۶۴	أعتقها - معاوية بن سويد بن مقرن
۵۱۶۴	عمر	۵۱۶۷	اعتكفت مع رسول الله ﷺ امرأة من أزواجه
	- أعلىه ديناً - جابر بن عبدالله	۲۴۷۶	عائشة
۳۳۴۳	- أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم		اعتمر رسول الله ﷺ أربع عمير - ابن عباس
۷۷۵	من همزه - أبو سعيد الخدري	۱۹۹۳	

- ۳۴۱۰ ..... الأرض - عبدالله بن عباس
- ۴۶۶ ..... ابن عمرو بن العاص
- ۴۵۹۶ ..... فرقة - أبو هريرة
- ۷۶۴ ..... جبير بن مطعم
- ۸۸۱ ..... أعوذ بالله من النار، ويل لأهل النار - أبو ليلى يسار
- ۸۷۹ ..... أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بمعافاتك من عقوبتك - عائشة
- ۳۸۹۳ ..... عبدالله بن عمرو ..... أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده
- ۲۴۲۹ ..... المُحَرَّمُ - أبو هريرة ..... أعيدكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة - ابن عباس
- ۱۹۳۱ ..... ابن جبير ..... أغار عبدالرحمن بن عيينة على إبل رسول الله ﷺ - سلمة بن الأكوع
- ۲۳۷۰, ۲۳۶۷ ..... رسول الله ﷺ ..... اغتسل بعض أزواج النبي ﷺ في جفنة - ابن أظفر الحاجم والمحجوم - شداد بن أوس
- ۲۳۶۹ ..... أظفر عندكم الصائمون وأكل طعامكم الأبرار - أنس بن مالك
- ۳۸۵۴ ..... أظفرنا يوماً في رمضان في غيم في عهد رسول الله ﷺ - أسماء بنت أبي بكر
- ۲۳۵۹ ..... أفعلوا كما كنتم تفعلون - عبدالله بن مسعود
- ۴۴۷ ..... أفعميا وان أنتما؟ ألستما تبصرانه! - أم سلمة
- ۴۱۱۲ ..... أفلا أعلمك كلاماً إذا قلته أذهب الله همك - أبو سعيد الخدري
- ۱۵۵۵ ..... أفلا كسوتها بعض أهلک؟ فإنه لا بأس به للنساء - عبدالله بن عمرو
- ۴۰۶۶ ..... أفلح وأبيه إن صدق - طلحة بن عبيدالله
- ۳۲۵۲ ..... أفلح وأبيه إن صدق - طلحة بن عبيدالله
- ۳۹۲ ..... أفلحت يا قديم! إن مت ولم تكن أميراً - المقدم بن معديكرب
- ۲۹۳۳ ..... أفنكتها؟ - ابن عباس
- ۴۴۲۷ ..... أقام رسول الله ﷺ بتبوك عشرين يوماً بقصر الصلاة - جابر بن عبدالله
- ۱۲۳۵ ..... أقام رسول الله ﷺ بمكة عام الفتح خمس
- ..... أعود بالله العظيم وبوجهه الكريم - عبدالله
- ..... أعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه
- ..... أعوذ بالله من النار، ويل لأهل النار - أبو ليلى يسار
- ..... أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بمعافاتك من عقوبتك - عائشة
- ..... أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده
- ..... أعيدكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة - ابن عباس
- ..... أغار عبدالرحمن بن عيينة على إبل رسول الله ﷺ - سلمة بن الأكوع
- ..... اغتسل بعض أزواج النبي ﷺ في جفنة - ابن عباس
- ..... اغتسلي لكل صلاة - عائشة
- ..... اغتسلي واستذفري بثوب واحرمي - جابر
- ..... ابن عبدالله
- ..... أغر على أبنی صباحاً وحرّق - أسامة بن زيد
- ..... اغزوا باسم الله وفي سبيل الله - بريدة بن الحصيب
- ..... اغسلنها ثلاثاً أو خمساً - أم عطية
- ..... اغسلوه وكفئوه ولا تُغَطُّوا رأسه - عبدالله بن عباس
- ..... اغسلي هذه وأجفئها وأرسلني بها إليّ - عائشة
- ..... أغلق بابك واذكر اسم الله فإن الشيطان لا يفتح باباً مغلقاً - جابر بن عبدالله
- ..... أفاض رسول الله ﷺ من آخر يومه حين صلى الظهر - عائشة
- ..... أفاض رسول الله ﷺ وعليه السكينة - جابر
- ..... ابن عبدالله
- ..... افتتح رسول الله ﷺ خيبر واشترط أن له

- ۸۳۰ ..... كما يُقام القدْحُ - جابر بن عبد الله  
- أقرأ بها فيما جهر به الإمام - جماعة عن
- ۸۲۵ ..... مكحول الشامي  
- أقرأ ثلاثاً من ذوات الرءاء - عبد الله بن عمرو . ۱۳۹۹
- ۳۶۶۸ ..... أقرأ عليّ سورة النساء - عبد الله بن مسعود ...  
- أقرأ القرآن في شهر - عبد الله بن عمرو ..... ۱۳۸۸
- أقرأ ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ - نوفل  
الأشجعي ..... ۵۰۵۵
- أقرأني رسول الله ﷺ: - إني أنا الرزاق ذو  
القوة المتين - عبد الله بن مسعود ..... ۳۹۹۳
- أقرأه رسول الله ﷺ فبومثلاً لا يعذب عذابه  
أحدٌ ولا يوتق وثاقه أحدٌ - أبو قلابة ..... ۳۹۹۶
- أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجدٌ -  
أبو هريرة ..... ۸۷۵
- أفرم فيها على ذلك ماشئنا - عبد الله بن  
عمر ..... ۳۰۰۸
- أقرؤوا الطير على مكنتها - أم كرز الكعبية ... ۲۸۳۵
- أقم المال بين أهل الفرائض على كتاب الله  
ابن عباس ..... ۲۸۹۸
- أقطعوه - جابر بن عبد الله ..... ۴۴۱۰
- أقدناحية - رافع بن سنان ..... ۲۲۴۴
- أقلوا الخروج بعد هداة الرجل فإن الله تعالى  
دواب يبشهن في الأرض - علي بن عمر بن  
حسين بن علي ..... ۵۱۰۴
- أقم الصلاة - ذو مخبر الحبشي ..... ۴۴۵
- أقم يا قبيصة! حتى تأتينا الصدقة - قبيصة بن  
مخارق الهلالي ..... ۱۶۴۰
- أقلوا ذوي الهيئات عثراتهم إلا الحدود -  
عائشة ..... ۴۳۷۵
- أقيمت صلاة العشاء فقام رجلٌ فقال:  
يا رسول الله! - أنس بن مالك ..... ۲۰۱
- أقيمت الصلاة فعرض لرسول الله ﷺ رجلٌ  
أنس بن مالك ..... ۵۴۲
- أقيمت الصلاة ورسول الله ﷺ نحي في
- ۱۲۳۱ ..... عشرة يقصر الصلاة - ابن عباس .....  
إقام الصلاة وإيتاء الزكاة وحج البيت -
- ۴۶۹۷ ..... عبد الله بن عمر .....  
أقامها الله وأدامها - أبو أمامة الباهلي ..... ۵۲۸
- أقبل رسول الله ﷺ فدخل مكة - أبو هريرة .. ۱۸۷۲
- أقبل رسول الله ﷺ من شعب من الجبل -  
جابر بن عبد الله ..... ۳۷۶۲
- أقبل رسول الله ﷺ من الغائط فلقه رجل عند  
بئر جمل - ابن عمر ..... ۳۳۱
- أقبل رسول الله ﷺ من نحو بئر جمل فلقه  
رجل فسلم عليه - أبو الجهم بن الحارث  
الأنصاري ..... ۳۲۹
- أقبلت راكباً على أتان وأنا يومئذ قد ناهزت  
الاحتلام - ابن عباس ..... ۷۱۵
- أقبلت مع ابن عمر من عرفات إلى المزدلفة  
أبو الشعثاء سليم المحاربي ..... ۱۹۳۳
- أقتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما  
الأخرى بحجر فقتلتها - أبو هريرة ..... ۴۵۷۶
- أقتله بسلاحك في غرة الإسلام - الزبير بن  
العوام ..... ۴۵۰۳
- أقتلوا الأسودين في الصلاة: الحية  
والعقرب - أبو هريرة ..... ۹۲۱
- أقتلوا الحيات كلها إلا الجان الأبيض - ابن  
مسعود ..... ۵۲۶۱
- أقتلوا الحيات كلهن فمن خاف نأرهن - ابن  
مسعود ..... ۵۲۴۹
- أقتلوا الحيات وذا الطفيتين والأبتر فإنهما  
يلتسمان البصر ويسقطان الجبل - عبد الله بن  
عمر ..... ۵۲۵۲
- أقتلوا شيوخ المشركين واستبقوا شرخهم -  
سمرة بنت جندب ..... ۲۶۷۰
- أقتلوه - جابر بن عبد الله ..... ۴۴۱۰
- أقرؤا ﴿يس﴾ على موتاكم - معقل بن يسار . ۳۱۲۱
- أقرؤوا فكل حسناً، وسيجيء أقوامٌ يُقيمونه

۵۴۴	..... جانب المسجد - أنس بن مالك	۵۴۴	..... ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام
۲۳۵	..... أبو هريرة	۲۳۵	..... والصلاة والصدقة - أبو الدرداء
۶۶۶	..... أقيموا الصُّوف وحاذوا بين المناكب	۶۶۶	..... ألا أخبركم بخير الشهداء: الذي يأتي
۶۶۲	..... وسدوا الخلل - ابن عمر	۶۶۲	..... بشهادته - زيد بن خالد الجهني
۳۶۴۶	..... أقيموا صفوفكم - النعمان بن بشير	۳۶۴۶	..... ألا أخبركم بوضوء رسول الله ﷺ - ابن عباس
۳۰۷۰	..... اكتب فو الذي نفسي بيده ما يخرج منه إلا	۳۰۷۰	..... ألا أدلكما على خير مما سألتما؟ - علي بن
۲۰۱۷	..... حقٌ - عبدالله بن عمرو	۲۰۱۷	..... أبي طالب
۳۶۴۹	..... اكتب له يا غلام! بالدهاء - قيلة بنت مخزومة	۳۶۴۹	..... ألا أذنتموني به - أبو هريرة
۲۰۱۷	..... اكتبوا لأبي شاه - أبو هريرة	۲۰۱۷	..... ألا أرى هذا يعلم ماههنا؟ لا يدخلن عليكن
۳۶۴۹	..... اكتبوا لأبي شاه - أبو هريرة	۳۶۴۹	..... عائشة
۳۸۱۳	..... أكثر جنود الله لا أكله ولا أحرّمه - سلمان	۳۸۱۳	..... ألا أرى هذه الحُمره قد علتكم - رافع بن
۶۴۴	..... الفارسي	۶۴۴	..... خديج
۶۴۴	..... أكثر ما رأيتُ عطاء يُصلي سادلا - ابن جريج	۶۴۴	..... ألا اشهدوا إن دمها هدرٌ - ابن عباس
۵۸۷	..... أكثركم جمعاً للقرآن، أو أخذاً للقرآن -	۵۸۷	..... ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ؟ -
۵۸۷	..... سلمة بن قيس الحرمي	۵۸۷	..... عبدالله بن مسعود
۴۱۳۳	..... أكثروا من النعال فإن الرجل لا يزال راكبًا -	۴۱۳۳	..... ألا أعلمك كلمات تقولينهن عند الكرب -
۴۱۳۳	..... جابر بن عبدالله	۴۱۳۳	..... أسماء بنت عميس
۳۸۸۵	..... اكشف البأس رب الناس عن ثابت بن قيس	۳۸۸۵	..... إلا الإقامة - أنس بن مالك
۱۸۹	..... ابن شماس - ثابت بن قيس	۱۸۹	..... ألا إن دية الخطي شبه العمد - عبدالله بن
۴۳۵	..... أكل رسول الله ﷺ كنفًا ثم مسح يده - ابن	۴۳۵	..... عمرو
۳۷۹۷	..... عباس	۳۷۹۷	..... ألا إن دية الخطي شبه العمد - ما كان بالسوط
۱۳۶۸	..... اكلا لنا الليل - أبو هريرة	۱۳۶۸	..... والعصا - مائة من الإبل - عبدالله بن عمرو
۴۶۸۲	..... أكلت مع النبي ﷺ لحم حبارى -	۴۶۸۲	..... ألا إن العبد نام، ألا إن العبد نام - ابن عمر
۲۴۵۶	..... أبو عبدالرحمن سفينة مولى النبي ﷺ	۲۴۵۶	..... ألا إن كلُّ ربّا من ربا الجاهلية موضوعٌ -
۲۹۸۸	..... اكلنوا من العمل ماتيقون فإن الله لا يملُ	۲۹۸۸	..... عمرو بن الأحوص
۶۷۷	..... حتى تملوا - عائشة	۶۷۷	..... ألا إن كل مأثرة كانت في الجاهلية تُذكر -
	..... أكمل المؤمنين إيمانًا أحسنهم خُلُقًا -		..... عبدالله بن عمرو
	..... أبو هريرة		..... ألا إن كلُّ مأثرة كانت في الجاهلية من دم أو
	..... أكنت تقضين شيئًا؟ - أم هانئ		..... مال - عبدالله بن عمرو
	..... ألا أحدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله		..... ألا إن كلكم مناج ربه، فلا يؤذنين بعضكم
	..... علي بن أبي طالب		..... بعضًا - أبو سعيد الخدري
	..... ألا أحدثكم بصلاة النبي ﷺ - أبو مالك		..... ألا إن من قبلكم من أهل الكتاب افتروا
	..... الأشعري		..... على ثنتين وسبعين ملة - معاوية بن أبي
			..... سفيان

- ۴۱۲۱ - ألا انتفتم بإہابہا - میمونہ .....  
 - ألا إنکم یامعشر خزاعۃ قتلتم هذا القتیل من  
 ۴۵۰۴ ہذیل - أبو شریح الکعبی .....  
 - ألا، إني أوتیتُ الكتاب ومثله معه - المقدام  
 ۴۶۰۴ ابن معدی کرب .....  
 - ألا تبایعون رسول الله ﷺ؟ - عوف بن مالک ۱۶۴۲  
 - ألا ترکتموه! - جابر بن عبد الله ..... ۴۴۲۰  
 - ألا ترى أنه في الصلاة - أبو هريرة ..... ۷۴۶  
 - ألا تريحي من ذي الخصلة؟ - جرير بن  
 ۲۷۷۲ عبد الله البجلي .....  
 - ألا تسمعون؟ ألا تسمعون؟ - أبو أمامة  
 ۴۱۶۱ الباهلي .....  
 - ألا تصفون كما تصفُ الملائكة عند ربهم؟  
 ۶۶۱ جابر بن سمرة .....  
 - ألا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتها  
 ۳۸۸۷ الكتابة - الشفاء بنت عبد الله .....  
 - ﴿إلا تنفروا يعذبکم عذاباً أليماً﴾ - ابن عباس ۲۵۰۵  
 - ألا خمرته ولو أن تعرض عليه عودا - جابر  
 ۳۷۳۴ ابن عبد الله .....  
 - ألا دبتغتم إهابها فاستمتعت به - میمونہ ..... ۴۱۲۰  
 - ألا رجلٌ يتصدق على هذا فيُصليّ معه -  
 ۵۷۴ أبو سعيد الخدري .....  
 - ألا رجلٌ يحملني إلى قومه فإن قريشاً قد  
 ۴۷۳۴ منعوني - جابر بن عبد الله .....  
 - ألا صلوا في الرجال - ابن عمر ..... ۱۰۶۳  
 - ألا كلکم راع وكلکم مسئولٌ عن رعيتہ -  
 ۲۹۲۸ عبد الله بن عمر .....  
 - ألا كلما نفرنا في سبيل الله خلف أحدهم -  
 ۴۴۲۲ جابر بن سمرة .....  
 - ألا لا تحل أموال المعاهدين إلا بحقها -  
 ۳۸۰۶ خالد بن الوليد .....  
 - ألا لا تغالوا بصدقات النساء - عمر بن  
 ۲۱۰۶ الخطاب .....  
 - ألا لا يحلُّ ذوناب من السباع، ولا الحمار
- الأهلي - المقدام بن معديكرب ..... ۳۸۰۴  
 - ألا من ظلم معاهداً أو انتقصه - صفوان بن  
 ۳۰۵۲ سليم عن أبناء أصحاب النبي ﷺ عن آبائهم  
 ۴۶۰۸ - ألا هلك المنتظعون - عبد الله بن مسعود .....  
 - ألا وطيب الرجال ريحٌ لا لون له - عمران  
 ۴۰۴۸ ابن حصين .....  
 - ألا يعجبك أبو هريرة جاء فجلس إلى جانب  
 ۳۶۵۵ حجرتي - عائشة .....  
 - ألا! إنا نحمد الله أنا لم نكن في شيء من  
 ۴۳۸ أمور الدنيا - أبو قتادة الأنصاري .....  
 - الذي تفوته صلاة العصر فكأنما وتر أهله  
 ۴۱۴ وماله - ابن عمر .....  
 - الذي يقرأ القرآن وهو ماهر به - عائشة ..... ۱۴۵۴  
 - الزم بيتك واملك عليك لسانك وخذ بما  
 ۴۳۴۳ تعرف - عبد الله بن عمرو .....  
 - ألق عنك شعر الكفر واختن - جد عثيم بن  
 ۳۵۶ كليب الجهني .....  
 - ألقه على بلال فألقاه على بلال فأذن بلال -  
 ۵۱۲ عبد الله بن محمد .....  
 - ألقوا ما حولها وكلوا - میمونہ ..... ۳۸۴۱  
 - ألقى عليّ رسول الله ﷺ الأذان حرفاً حرفاً:  
 ۵۰۴ الله أكبر الله أكبر - أبو محذورة .....  
 - ألقى عليّ رسول الله ﷺ التأذين هو بنفسه -  
 ۵۰۳ أبو محذورة .....  
 - ألك أبوان؟ - عبد الله بن عمرو ..... ۲۵۲۹  
 - ألك بينة؟ - الأشعث بن قيس ..... ۳۶۲۱  
 - ألك مال؟ - مالك بن نضلة ..... ۴۰۶۳  
 - ألك ولدٌ سواه - النعمان بن بشير ..... ۳۵۴۲  
 - اللهم اجعل صلواتك ورحمتك على آل سعد  
 ۵۱۸۵ ابن عبادة - قيس بن سعد بن عبادة .....  
 - اللهم! اجعل في قلبي نوراً، واجعل في  
 ۱۳۵۳ لساني نوراً - ابن عباس .....  
 - اللهم! ارحم المحلقين - عبد الله بن عمر .... ۱۹۷۹  
 - اللهم! اسق عبادك وبها تمك وانشر رحمتك

- ۱۱۷۶ ..... وأحي بلدك الميت - عبدالله بن عمرو
- ۱۱۷۵ ..... - اللهم اسقنا - أنس بن مالك
- ۱۱۶۹ ..... - اللهم أسقنا غيثًا مغيثًا مريئًا مريعًا نافعًا غير ضار - جابر بن عبدالله
- ۳۱۰۴ ..... - اللهم! اشف سعدًا وأتمم له هجرته - سعد ابن أبي وقاص
- ۳۱۱۸ ..... - اللهم اغفر لأبي سلمة وارفع درجته في المهديين - أم سلمة
- ۸۷۸ ..... - اللهم اغفر لي ذنبي كله، دقه وجله - أبو هريرة
- ۷۶۱ ..... - اللهم اغفر لي ما قدمت وأخرت وأسررت - علي بن أبي طالب
- ۷۶۰ ..... - اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت - علي بن أبي طالب
- ۸۵۰ ..... - اللهم اغفر لي وارحمني وعافني - ابن عباس
- ۷۶۶ ..... - اللهم اغفر لي واهدني وارزقني وعافني - عائشة
- ۷۰۵ ..... - اللهم اقطع أثره - يزيد بن نمران عن رجل
- ۹۶۹ ..... - اللهم أَلِّفْ بين قلوبنا، وأصلح ذات بيننا - عبدالله بن مسعود
- ۵۰۹۹ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من شرها - عائشة
- ۳۲۰۲ ..... - اللهم! إن فلان بن فلان في ذمتك فقه فتنه القبر - وأثلة بن الأسقع
- ۵۳۰ ..... - اللهم! إن هذا إقبال ليلك، وإدبار نهارك - أم سلمة
- ۱۵۳۷ ..... - اللهم! إنَّا نجعلك في نحورهم ونعوذ بك - أبو موسى الأشعري
- ۳۲۰۰ ..... - اللهم أنت ربها وأنت خلقتها - أبو هريرة
- ۲۵۹۸ ..... - اللهم! أنت الصاحب في السفر والخليفة في الأهل - أبو هريرة
- ۲۶۳۲ ..... - اللهم! أنت عضدي ونصيري - أنس بن مالك
- ۲۷۴۷ ..... - اللهم إنهم حفاة فاحملهم اللهم إنهم عراة فاكسهم - عبدالله بن عمرو
- ۵۰۷۴ ..... - اللهم! إني أسألك العافية في الدنيا والآخرة ابن عمر
- ۹۸۵ ..... - اللهم إني أسألك يا الله الأحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد - محجن بن الأدرع
- ۵۰۹۴ ..... - اللهم! إني أعوذ بك أن أضل أو أضل أو أزل أو أزل - أم سلمة
- ۴ ..... - اللهم إني أعوذ بك - أنس بن مالك
- ۵ ..... - اللهم إني أعوذ بك - أنس بن مالك
- ۱۵۴۸ ..... - ينفخ - أبو هريرة
- ۳۹۷۲ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من البخل والهرم - أنس بن مالك
- ۱۵۵۴ ..... - اللهم إني أعوذ بك من البرص والجنون - أنس بن مالك الأنصاري
- ۱۵۴۷ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من الجوع فإنه بئس الضجيع - أبو هريرة
- ۱۵۵۰ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من شر ما عملت - عائشة
- ۱۵۴۶ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من الشقاق والنفاق - أبو هريرة
- ۱۵۴۹ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من صلاة لا تفع - أنس ابن مالك
- ۵۰۸۵ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من ضيق الدنيا وضيق يوم القيامة - عائشة
- ۹۸۴ ..... - اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم - ابن عباس
- ۱۵۴۲ ..... - اللهم إني أعوذ بك من عذاب جهنم، وأعوذ عبدالله بن عباس
- ۸۸۰ ..... - اللهم إني أعوذ بك من عذاب القبر - عائشة
- ۱۵۵۲ ..... - اللهم! إني أعوذ بك من الهدم - أبو اليسر كعب بن عمرو
- ۵۰۵۲ ..... - اللهم! إني أعوذ بوجهك الكريم وكلماتك التامة - علي بن أبي طالب



اللهم! لك الحمد، أنت كسوتيه - أبو سعيد الخدري ..... ٤٠٢٠	اللهم! إنني أول من أحيا أمرك إذ أماتوه - البراء بن عازب ..... ٤٤٤٨
اللهم لك الحمد أنت نور السماوات والأرض - ابن عباس ..... ٧٧١	اللهم! إنني أول من أحيا ما أماتوا من كتابك البراء بن عازب ..... ٤٤٤٧
اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت - علي بن أبي طالب ..... ٧٦٠	اللهم! بارك لأحمس في خيلها ورجالها - صخر بن العيلة ..... ٣٠٦٧
اللهم لك سجدة وبك آمنت ولك أسلمت - علي بن أبي طالب ..... ٧٦٠	اللهم! بارك لأمتي في بكورها - صخر الغامدي ..... ٢٦٠٦
اللهم! لك صمت وعلى رزقك أفطرت - معاذ بن زهرة ..... ٢٣٥٨	اللهم! بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم - عبدالله بن بسر ..... ٣٧٢٩
اللهم! لهذا قسمي فيما أملك - عائشة ..... ٢١٣٤	اللهم! باسمك أحيا وأموت - حذيفة بن اليمان ..... ٥٠٤٩
ألم أحدث أنك تقول: لأقومن الليل - عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ٢٤٢٧	اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب - أبو هريرة ..... ٧٨١
ألم تزالي في مصلاّك هذا؟ - عبدالله بن عباس ..... ١٥٠٣	اللهم! بك أصبحنا، وبك أمسينا، وبك نحيا - أبو هريرة ..... ٥٠٦٨
ألم تُسلم يا يزيد - يزيد بن عامر ..... ٥٧٧	اللهم! تب عليه - أبو أمية المخزومي ..... ٤٣٨٠
ألم تعلموا مالقي صاحب بني إسرائيل - عبدالرحمن بن حسنة ..... ٢٢	اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل فاطر السماوات والأرض - عائشة ..... ٧٦٧
إلى الله وإلى رسوله - فيروز الديلمي اليماني ..... ٣٧١٠	اللهم! رب السموات ورب الأرض ورب كل شيء - أبو هريرة ..... ٥٠٥١
أليس بعدها طريق هي أطيب منها؟ - امرأة من بني عبد الأشهل ..... ٣٨٤	اللهم، رب الناس مذهب الباس اشف أنت الشافي - أنس بن مالك ..... ٣٨٩٠
أما إذا فعلت ما فعلتما فافتسما وتوخيا الحق أم سلمة ..... ٣٥٨٤	اللهم صل على آل فلان - عبدالله بن أبي أوفى ..... ١٥٩٠
أما إن الذي أخذنا منك أحب إلينا مما أعطيناك فاختر - جرير بن عبدالله البجلي ..... ٤٩٤٥	اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم - كعب بن عجرة ..... ٩٧٨
أما إن الله قد كتب لك من كل إنسان منهم كذا وكذا - الحارث بن مسلم التميمي ..... ٥٠٨٠	اللهم! صبيّا هنيئًا - عائشة ..... ٥٠٩٩
إمّا أن يدوا صاحبكم، وإما أن يؤذونا بحرب - محبصة بن مسعود الخزرجي ..... ٤٥٢١	اللهم! فاطر السماوات والأرض، عالم الغيب والشهادة - أبو مالك الأشعري ..... ٥٠٨٣
أما أنا فأفيض على رأسي ثلاثًا - جُبَيْر بن مُطعم ..... ٢٣٩	اللهم! فني عذابك يوم تبعث عبادك - حفصة زوج النبي ﷺ ..... ٥٠٤٥
أما إنك إن عفوت عنه يئوه بإثم وإثم صاحبه - وائل بن حجر ..... ٤٤٩٩	اللهم! لا تكلمهم إليّ فأضعف عنهم - عبدالله بن حوالة الأزدي ..... ٢٥٣٥
أما إنك لو قلت حين أمسيت: أعوذ بكلمات	اللهم لا خير إلا خير الآخرة - أنس بن مالك ..... ٤٥٣

۲۲۳	.....	۳۸۹۸	.....
۹۹۹	.....	۵۱۵۹	.....
۲۸۴۰	.....	۴۶۵۲	.....
۵۱۷	.....	۴۵۰۱	.....
۴۲۷۸	.....	۴۴۹۵	.....
۴۴۲۱	.....	۴۱۴۵	.....
۵۰۸	.....	۵۰۸۰	.....
۱۶۰۳	.....	۴۹۷۳	.....
۴۵۵	.....	۴۵۶	.....
۵۲۶۲	.....	۲۵۶۰	.....
۳۱۳۴	.....	۲۵۶۴	.....
۲۶۳۸	.....	۲۵۵	.....
۴۷۸۷	.....	۴۰۱۴	.....
۸۹۱	.....	۱۶۴۱	.....
۸۹۰	.....	۴۷۵۵	.....
۲۶۴۲	.....	۴۳۵۹	.....
۲۶۴۱	.....	۴۰۶۲	.....
۲۶۴۰	.....	۴۰۶۲	.....
۲۷۸۹	.....	۴۴۴۵	.....

- أمر الدم بما شئت واذكر اسم الله - عدي  
ابن حاتم ..... ۲۸۲۴
- أمركم بأربع وأنهاكم عن أربع: الإيمان بالله  
وشهادة أن لا إله إلا الله - ابن عباس ..... ۳۶۹۲
- أمرنا أن نقرأ بفاتحة الكتاب وما يسر -  
أبو سعيد الخدري ..... ۸۱۸
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نستشرف العين  
والأذن - علي بن أبي طالب ..... ۲۸۰۴
- أمرنا رسول الله ﷺ أن نطلق إلى أرض  
النجاشي - أبو موسى الأشعري ..... ۳۲۰۵
- أمرنا رسول الله ﷺ بإقصار الخطب - عمار  
ابن ياسر ..... ۱۱۰۶
- أمرنا رسول الله ﷺ بركاة الفطر أن تؤدي قبل  
خروج الناس - ابن عمر ..... ۱۶۱۰
- أمرنا الله أن نُصلي عليك يا رسول الله!  
فكيف نُصلي عليك - أبو مسعود الأنصاري ..... ۹۸۰
- أمرنا النبي ﷺ أن نرد على الإمام وأن  
نتحاب - سمرة بن جندب ..... ۱۰۰۱
- أمرني رسول الله ﷺ أن أدخل امرأة على  
زوجها - عائشة ..... ۲۱۲۸
- أمرني رسول الله ﷺ أن أقرأ بالمعوذات دبر  
كل صلاة - عقبه بن عامر ..... ۱۵۲۳
- أمرني رسول الله ﷺ أن أقوم على بدنه -  
علي بن أبي طالب ..... ۱۷۶۹
- أمرني رسول الله ﷺ أن أنادي أنه لا صلاة  
إلا بقراءة فاتحة الكتاب - أبو هريرة ..... ۸۲۰
- أمره أن يتصدق بخمسي دينار - عبد الحميد  
ابن عبد الرحمن ..... ۲۶۶
- أمروا النساء في بناتهن - ابن عمر ..... ۲۰۹۵
- أمسحه بيمينك سبع مرات، وقل أعوذ بعمرة الله  
وقدرته - عثمان بن أبي العاص ..... ۳۸۹۱
- أمسك الباب - نافع بن عبد الحارث ..... ۵۱۸۸
- أمسك عليك بعض مالك فهو خير لك -  
كعب بن مالك ..... ۳۳۱۷
- أمسك المرأة عندك حتى تلد - سهل بن سعد  
الساعدي ..... ۲۲۴۶
- أمسينا وأمسى الملك لله والحمد لله - عبدالله  
ابن مسعود ..... ۵۰۷۱
- أَمَعَكَ دَمٌ - كعْب بن عُجْرَة ..... ۱۸۵۸
- أمك ثم أمك ثم أمك، ثم أبك، ثم الأقرب  
فالأقرب - معاوية بن حيدة القشيري ..... ۵۱۳۹
- أمك وأباك وأختك وأخاك ومولاك الذي  
يلي ذلك - كليب بن منعة عن جده ..... ۵۱۴۰
- أمك في بيتك حتى يبلغ الكتاب أجله -  
الفريرة بنت مالك بن سنان ..... ۲۳۰۰
- أمك في قدر ما كانت تحبسك حيضتك ثم  
اغتسلي - عائشة ..... ۲۷۹
- آمنت بك وبمن أنزلك - ابن عمر ..... ۴۴۴۹
- أقتني جبريل عليه السلام عند البيت مرتين -  
ابن عباس ..... ۳۹۳
- أمهلوا حتى ندخل ليلا لكي تمتشط الشعنة -  
جابر بن عبدالله ..... ۲۷۷۸
- أن أبا حذيفة بن عتبة بن ربيعة بن عبد شمس  
كان تبنى سالماً - عائشة ..... ۲۰۶۱
- أن أبا ذر كان يقول فيمن حج - سليم بن  
الأسود ..... ۱۸۰۷
- أن أبا الصهباء قال لابن عباس: أتعلم -  
طوس بن كيسان ..... ۲۲۰۰
- أن أبا الطفيل أخبره قال: رأيت النبي ﷺ  
يقسم لحمًا بالجمرة - عمارة بن ثوبان ..... ۵۱۴۴
- أن أباه توفي وترك عليه ثلاثين وسقًا - جابر  
ابن عبدالله ..... ۲۸۸۴
- أن أباه ربيعة بن الحارث وعباس بن  
عبدالمطلب قالا - عبدالمطلب بن ربيعة بن  
الحارث ..... ۲۹۸۵
- أن أباه كان يقرأ في صلاة المغرب بنحو ما  
تقرؤون ﴿والعاديات﴾ - عروة بن الزبير ..... ۸۱۳
- إن أبر البر صلة المرء أهل ود أبيه بعد أن

- ١٠٣٠ ..... عليه - أبو هريرة
- إن أحدكم إذا قام يصلي فإن الله قبل وجهه -
- ٤٨١ ..... جابر بن عبد الله
- إن أحدكم لا يدري في أي طعامه يبارك له -
- ٣٨٤٥ ..... أنس بن مالك
- إن أحسن ما دخل الرجل على أهله إذا قدم
- ٢٧٧٧ ..... من سفر - جابر بن عبد الله
- إن أحسن ما غير به هذا الشيب الحناء والكتم
- ٤٢٠٥ ..... أبو ذر العفاري
- إنَّ أحقَّ الشُّروط أن توفوا به - عُقبَةُ بن عامر
- ٢١٣٩ ..... - إن أخا صداء هو أُذن، ومن أُذن فهو يُقيم -
- ٥١٤ ..... زياد بن الحارث الضدائي
- أنَّ أخت عقبة بن عامر نذرت أن تمشي إلى
- ٣٢٩٦ ..... البيت - عبد الله بن عباس
- إنَّ أختي نذرت أن تمشي إلى البيت - عقبة
- ٣٣٠٤ ..... ابن عامر الجهني
- إن آخر طعام أكله رسول الله ﷺ طعام فيه
- ٣٨٢٩ ..... بصل - عائشة
- إن أخونكم عندنا من طلبه - أبو موسى
- ٢٩٣٠ ..... الأشعري
- أن الأذان كان أوله حين يجلس الإمام على
- ١٠٨٧ ..... المنبر يوم الجمعة - السائب بن يزيد
- إن أزواج النبي ﷺ حين توفي رسول الله ﷺ
- ٢٩٧٦ ..... أردن - عائشة
- إن استطعت أن لا يرىنها أحدٌ فلا يرىنها -
- ٤٠١٧ ..... معاوية القشيري
- إن أسرع الدعاء إجابة دعوة - عبد الله بن
- ١٥٣٥ ..... عمرو بن العاص
- أن أسماء بنت أبي بكر دخلت على رسول
- ٤١٠٤ ..... الله ﷺ وعليها ثياب رقاق - عائشة
- أن أصحاب رسول الله ﷺ الذين كانوا معه -
- ١٨٩٦ ..... عائشة
- أن أصحاب النبي ﷺ قالوا للنبي ﷺ إن أهل
- ٥٢٠٧ ..... الكتاب يسلمون علينا - أنس بن مالك
- ٥١٤٣ ..... ثُوَلي - ابن عمر
- أن إبراهيم عليه السلام لم يكذب قط إلا
- ٢٢١٢ ..... ثلاثاً - أبو هريرة
- أن ابن أم مكتوم كان مؤذناً لرسول الله ﷺ
- ٥٣٥ ..... وهو أعمى - عائشة
- أن ابن عباس قال لمؤذنه في يوم مطير: إذا
- قلت أشهد - عبد الله بن الحارث ابن عم
- محمد بن سيرين
- ١٠٦٦ ..... - أن ابن عمر رأى رجلاً يُصلي ركعتين يوم
- الجمعة في مقامه - نافع مولى ابن عمر
- ١١٢٧ ..... - أن ابن عمر رمل من الحجر - نافع مولى ابن
- عمر
- ١٨٩١ ..... - أن ابن عمر كان إذا قَدِم مكة بات - نافع
- مولى ابن عمر
- ١٨٦٥ ..... - أن ابن عمر كان يخرج إلى الغابة فلا يفطر
- ولا يقصر - نافع مولى ابن عمر
- ٢٤١٤ ..... - أن ابن عمر كان يصبغ لحيته بالصفرة حتى
- تمتلئ ثيابه من الصفرة - زيد بن أسلم
- ٤٠٦٤ ..... - أن ابن عمر كان يلبس خاتمه في يده اليسرى
- نافع مولى ابن عمر
- ٤٢٢٨ ..... - أن ابن عمر نزل بضجتان في ليلة باردة - ابن
- عمر
- ١٠٦٠ ..... - إن ابن عمر - والله يغفر له - أوهم - ابن عباس
- ٢١٦٤ ..... - أن ابن عمر وجد بعد ذلك يعني بعد ما حدثه
- أبولبابة - نافع مولى ابن عمر
- ٥٢٥٤ ..... - إن ابني هذا سيد كما سماه النبي ﷺ - علي
- ابن أبي طالب
- ٤٢٩٠ (أ) ..... - إن ابني هذا سيد وإني أرجو أن يصلح الله به
- بين فئتين من أمتي - أبو بكر التقي
- ٤٦٦٢ ..... - أن أبي بن كعب أمهم يعني في رمضان -
- محمد عن بعض أصحابه
- ١٤٢٨ ..... - إن أحببت أن تنظر إلى صلاة رسول الله ﷺ -
- ابن عباس
- ٧٣٩ ..... - إن أحدكم إذا قام يصلي جاءه الشيطان فليس

٣٦٢٧	إن الله تعالى يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس - عوف بن مالك .....	٢٢٦٢	أن أعرابيا أتى النبي ﷺ فقال: إن امرأتي ولدت - أبو هريرة .....
٣٤٨٦	إن الله حَرَّمَ بيع الخمر والميتة والخنزير - جابر بن عبدالله .....	١٧٦٥	إن أعظم الأيام عند الله يوم النحر - عبدالله ابن قرط .....
٣٤٨٥	إن الله حَرَّمَ الخمر وثمنها وحَرَّمَ الميتة - أبو هريرة .....	٣٣٤٢	إن أعظم الذنوب عند الله أن يلقاها بها - أبو موسى الأشعري .....
٣٦٩٦	إن الله حَرَّمَ عليَّ الخمر والميسر والكوبة - ابن عباس .....	٤٦١٠	إن أعظم المسلمين في المسلمين جُرْمًا - سعد بن أبي وقاص .....
٤٠١٢	إن الله حَيَّ سَتِيرٌ يُحِبُّ الحياء والستر - يعلى ابن صفوان .....	٢٤٣٦	إن أعمال العباد تُعرضُ يوم الاثنين ويوم الخميس - أسامة بن زيد .....
٤٧٠٣	إن الله خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه - عمر ابن الخطاب .....	٤٣٦١	أن أعمى كانت له أُمٌ ولدتشم النبي ﷺ وتقع فيه - ابن عباس .....
٤٦٩٣	إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض - أبو موسى الأشعري .....	٤٢٥٣	إن الله أجاركم من ثلاث خلال - أبو مالك الأشعري .....
١٩٦	إنَّ له دَسْمًا - ابن عباس .....	٢٩٧٣	إن الله إذا أطعم نبيًا طعمة فهي للذي يقوم من بعده - أبو بكر الصديق .....
٤٨٠٧	إن الله رفيقٌ يحبُّ الرِّفقَ - عبدالله بن مغفل ..	٣٨٧٤	إن الله أنزل الداء والدواء وجعل لكل داء دواء - أبو الدرداء .....
٣٥٨٢	إن الله سَهْدِي قلبك وبشيت لسانك - علي بن أبي طالب .....	٤٨٩٥	إن الله أوحى إليَّ أن تواضعوا - عياض بن حمار .....
١٠٤٧	إن الله عز وجل حَرَّمَ على الأرض أجساد الأنبياء - أوس بن أوس .....	٢٢٠٩	إن الله تجاوز لأمتي عما لم تتكلم به - أبو هريرة .....
١٨٠١	إن الله عز وجل قد أدخل عليكم في حجكم هذا عمرة - سُراقَة بن مالك المدلجي .....	٣٧٧٣	إن الله تعالى جعلني عبدًا كريمًا ولم يجعلني جبارًا عنيدًا - عبدالله بن بُسر .....
٥٤٣	إن الله عز وجل وملأ نكتة يُصلون على الذين يلبون الصفوف الأول - البراء بن عازب .....	٤٢٥٢	إن الله تعالى زوى لي الأرض - ثوبان مولى رسول الله ﷺ .....
٩٢٤	إن الله عز وجل يحدث من أمره ما يشاء - عبدالله بن مسعود .....	٤٧٩	إن الله تعالى قبل وجه أحدكم إذا صلى - ابن عمر .....
٢٥١٣	إن الله عز وجل يدخل بالسهم الواحد ثلاثة نفر الجنة - عُقبَة بن عامر .....	١٤١٨	إن الله تعالى وضع الحق على لسان عمر يقول به - أبو ذر الغفاري .....
٣٠٤٥	إن الله عز وجل يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا - هشام بن حكيم بن حزام .....	٢٩٦٢	إن الله تعالى يقول: أنا ثالث الشريكين - مالك .....
٤٣٩	إن الله قبض أرواحكم حيث شاء وردھا حيث شاء - أبو قتادة الأنصاري .....	٣٣٨٣	إن الله قد أبدلكم بهما خيرا منهما - أنس بن مالك .....
١١٣٤	إن الله عز وجل يحدث من أمره ما يشاء - عبدالله بن مسعود .....		

۵۰۲۸	ابو ہریرہ ..... ۵۱۱۶	۵۱۱۶	ابو ہریرہ ..... ۵۱۱۶
۳۲۴۹	خطاب ..... ۳۵۶۵	۳۵۶۵	خطاب ..... ۳۵۶۵
۲۹۲	رسول اللہ ﷺ - عائشہ ..... ۲۸۷۰	۲۸۷۰	رسول اللہ ﷺ - عائشہ ..... ۲۸۷۰
۲۹۱	رسول اللہ ﷺ - عائشہ ..... ۲۸۱۴	۲۸۱۴	رسول اللہ ﷺ - عائشہ ..... ۲۸۱۴
۲۸۱	النبي ﷺ - زينب بنت أم سلمة ..... ۲۱۵۲	۲۱۵۲	النبي ﷺ - زينب بنت أم سلمة ..... ۲۱۵۲
۳۰۵	النبي ﷺ - عكرمة ..... ۳۲۹۵	۳۲۹۵	النبي ﷺ - عكرمة ..... ۳۲۹۵
۲۰۵۶	أختي؟ - أم سلمة ..... ۳۳۰۱	۳۳۰۱	أختي؟ - أم سلمة ..... ۳۳۰۱
۲۸۱	عائشہ ..... ۳۲۹۷	۳۲۹۷	عائشہ ..... ۳۲۹۷
۴۱۰۵	جابر بن عبد الله ..... ۴۱۵۳	۴۱۵۳	جابر بن عبد الله ..... ۴۱۵۳
۴۷۴۵	جرباء وأذرح - ابن عمر ..... ۱۶۳۰	۱۶۳۰	جرباء وأذرح - ابن عمر ..... ۱۶۳۰
۳۷۹۵	الأرض - ثابت بن وديعة ..... ۱۶۶۴	۱۶۶۴	الأرض - ثابت بن وديعة ..... ۱۶۶۴
۴۵۷۸	الحصيب الأسلمي ..... ۴۹۵۵	۴۹۵۵	الحصيب الأسلمي ..... ۴۹۵۵
۴۳۷۹	الصلاة - وائل بن حجر ..... ۳۴۵۱	۳۴۵۱	الصلاة - وائل بن حجر ..... ۳۴۵۱
۳۳۰۸	عبد الله بن عباس ..... ۶۷۶	۶۷۶	عبد الله بن عباس ..... ۶۷۶
۴۱۶۴	كريمة بنت همام ..... ۴۲۹۱	۴۲۹۱	كريمة بنت همام ..... ۴۲۹۱
۴۳۷۴	الفتح - عائشة ..... ۴۳۰۸	۴۳۰۸	الفتح - عائشة ..... ۴۳۰۸
۲۸۸۱	نفسها - عائشة ..... ۵۰۰۵	۵۰۰۵	نفسها - عائشة ..... ۵۰۰۵
	إن الله قد أذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء - أبو هريرة ..... إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا - أبو أمامة صدى بن عجلان الباهلي ..... إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث - أبو أمامة الباهلي ..... إن الله كتب الإحسان على كل شيء فإذا قتلتهم فأحسنوا - شداد بن أوس ..... إن الله كتب على ابن آدم حظه من الزنا - أبو هريرة ..... إن الله لا يصنع بشقاء أختك شيئاً - عبدالله ابن عباس ..... إن الله لغني عن تعذيب هذا نفسه - أنس بن مالك ..... إن الله لغني عن نذرنا مرها فلتركب - عبدالله بن عباس ..... إن الله لم يأمرنا فيما رزقنا أن نكسو الحجارة واللبن - أبو طلحة الأنصاري ..... إن الله لم يرض بحكم نبي ولا غيره في الصدقات حتى - زياد بن الحارث الصدائي ..... إن الله لم يفرض الزكاة إلا لطيب ما بقي - عبدالله بن عباس ..... إن الله هو الحكم وإليه الحكم - هانيء بن يزيد المدحجي ..... إن الله هو المسمر القابض الباسط - أنس بن مالك ..... إن الله وملائكته يصلون على ميامن الصُّفوف عائشة ..... إن الله يبعث لهذه الأمة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها - أبو هريرة ..... إن الله يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء - أبو هريرة ..... إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه - عبدالله بن عمرو .....		

- أن امرأة كانت تُهراقُ الدم - زينب بنت أبي سلمة ..... ٢٩٣  
 - إن امرأة كانت تُهراقُ الدماء على عهد رسول الله ﷺ - أم سلمة زوج النبي ﷺ ..... ٢٧٤  
 - أن امرأة مخزومية كانت تستعير المتاع وتجده - ابن عمر ..... ٤٣٩٥  
 - أن امرأة من بني أسد قالت: كنت يوماً عند زينب امرأة رسول الله ﷺ - حريث بن الأبيح السليحي ..... ٤٠٧١  
 - أن امرأة من اليهود أهدت إلى النبي ﷺ شاة مسمومة - أبو هريرة ..... ٤٥٠٩  
 - أن امرأة وجدت في بعض مغازي رسول الله ﷺ مقتولة - عبدالله بن عمر ..... ٢٦٦٨  
 - أن امرأة يعني من غامد أتت النبي ﷺ فقالت: إني قد فجرت - بريدة بن الحصيب ..... ٤٤٤٢  
 - أن امرأة يهودية أتت رسول الله ﷺ بشاة مسمومة فأكل منها - أنس بن مالك ..... ٤٥٠٨  
 - أن امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل فضربت إحداهما الأخرى بعمود - المغيرة ابن شعبة ..... ٤٥٦٨  
 - أن امرأتين من هذيل قتلت إحداهما الأخرى جابر بن عبدالله ..... ٤٥٧٥  
 - أن أمه أوصته أن يُعتق عنها رقية مؤمنة - الشريد بن سويد ..... ٣٢٨٣  
 - إن أمي ماتت وعليها نذر لم تقضه - عبدالله ابن عباس ..... ٣٣٠٧  
 - إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم جبير بن نفير وكثير بن مرة وعمرو بن الأسود والمقدام بن معديكرب وأبو أمامة ..... ٤٨٨٩  
 - أن أناساً أغاروا على إبل النبي ﷺ واستاقوها وارتدوا عن الإسلام - عبدالله بن عمر ..... ٤٣٦٩  
 - إن أهل الجنة ميسرون لعمل أهل الجنة - عبدالله بن عمر ..... ٤٦٩٦  
 - إن أهل الجنة يأكلون فيها ويشربون - جابر ابن عبدالله ..... ٤٧٤١  
 - إن أهل فارس لَمَّا مات نبيهم كتب لهم إبليس المجوسية - ابن عباس ..... ٣٠٤٢  
 - أن أهل قريظة لما نزلوا على حكم سعد أرسل إليه رسول الله ﷺ - أبو سعيد الخدري ..... ٥٢١٥  
 - إن أول الآيات خروجا طلوع الشمس من مغربها - عبدالله بن عمرو ..... ٤٣١٠  
 - إن أول جمعة جمعت في الإسلام بعد جمعة ابن عباس ..... ١٠٦٨  
 - إن أول ما خلق الله تعالى القلم فقال له - عبادة بن الصامت ..... ٤٧٠٠  
 - إن أول ما دخل النقص على بني إسرائيل كان الرجل يلقي الرجل فيقول - عبدالله بن مسعود ..... ٤٣٣٦  
 - إن أول ما يحاسب الناس به يوم القيامة من أعمالهم الصلاة - أبو هريرة ..... ٨٦٤  
 - إن أولى الناس بالله تعالى من بدأهم بالسلام أبو أمامة الباهلي ..... ٥١٩٧  
 - أن بريرة أعتقت وهي عند مغيب - عائشة ..... ٢٢٣٦  
 - أن بريرة خيرها النبي ﷺ - عائشة ..... ٢٢٣٤  
 - إن البزاق في المسجد خطيئة - أنس بن مالك ..... ٤٧٥  
 - إن بعث من أخيك تمرًا فأصابتها جائحة - جابر بن عبدالله ..... ٣٤٧٠  
 - أن بلالا كان يؤذن الظهر إذا دحضت الشمس - جابر بن سمرة ..... ٤٠٣  
 - إن بني هشام بن المغيرة استأذنوا أن يتكحوا ابنتهم - المسور بن مخزوم ..... ٢٠٧١  
 - إن بيثم فليكن شعاركم حم لا يُنصرون - مهلب بن أبي صفرة عن رجل من الصحابة ..... ٢٥٩٧  
 - إن بين أيديكم فتنا كقطع الليل المظلم - أبو موسى الأشعري ..... ٤٢٦٢

- إن جميلة كانت تحت أوس بن الصامت -  
 ۴۲۱۹ ..... هشام بن عروة
- إن جهنم تُسجر إلا يوم الجمعة - أبو قتادة  
 ۱۰۸۳ ..... الأنصاري
- أن جيشًا غنموا في زمان رسول الله ﷺ  
 ۲۷۰۱ ..... طعامًا وعسلًا - ابن عمر
- أن جيشًا من الأنصار كانوا بأرض فارس مع  
 أميرهم - عبدالله بن كعب بن مالك  
 ۲۹۶۰ ..... الأنصاري
- إن حبي عليه السلام نهاني أن أصلي في  
 المقبرة - علي بن أبي طالب ..... ۴۹۰
- أن حذيفة أم الناس بالمداين على دُكانٍ -  
 همام بن الحارث النخعي ..... ۵۹۷
- إن الحصاة لتناشد الذي يخرجها من  
 المسجد - أبو هريرة ..... ۴۶۰
- إن حضرت صلاة العصر ولم آتک فمر أبا  
 بكر - سهل بن سعد ..... ۹۴۱
- إن الحلال بين، وإن الحرام بين - النعمان  
 ابن بشير ..... ۳۳۲۹
- إنَّ حِيضتک لیست فی یدک - عائشة ..... ۲۶۱
- إن الخازن الأمين الذي يعطي ما أمر به -  
 أبو موسى الأشعري ..... ۱۶۸۴
- أن خالته أهدت إلى رسول الله ﷺ سمنًا  
 وأضبا وأقطًا - ابن عباس ..... ۳۷۹۳
- إن خلق أحدكم يجمع في بطن أمه أربعين  
 يومًا - عبدالله بن مسعود ..... ۴۷۰۸
- إن الخمر من العصير والزبيب والتمر  
 والحنطة والشعير والذرة - النعمان بن بشير ..... ۳۶۷۷
- إن خياطًا دعا رسول الله ﷺ لطعام صنعته -  
 أنس بن مالك ..... ۳۷۸۲
- إن خير الصدقة ما ترك غنى - أبو هريرة ..... ۱۶۷۶
- إن دماءكم وأموالكم عليكم حرام كحرمه  
 يومكم هذا - جابر بن عبدالله ..... ۱۹۰۵
- إن الدين النصيحة إن الدين النصيحة - تميم  
 بن مرثد ..... ۱۵۴
- إن بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم -  
 أبو موسى الأشعري ..... ۴۲۵۹
- أن تجعل لله يدًا وهو خلقك - عبدالله بن  
 مسعود ..... ۲۳۱۰
- إن تحت كلِّ شعرة جنابة، فاغسلوا الشَّعر -  
 أبو هريرة ..... ۲۴۸
- ﴿إن ترك خيرًا الوصية للوالدين والأقربين﴾  
 ابن عباس ..... ۲۸۶۹
- أن تصدَّق وأنت صحيح حريصٌ - أبو هريرة  
 - أن تُطعمها إذا طعمت - معاوية بن حيدة  
 القشيري ..... ۲۱۴۲
- أن تعين قومك على الظُّلم - بنت وائلة بن  
 الأسقع ..... ۵۱۱۹
- إن تفرقكم في هذه الشعاب والأودية -  
 أبو ثعلبة الخشني ..... ۲۶۲۸
- أن ثمانين رجلا من أهل مكة هبطوا على  
 النبي ﷺ - أنس بن مالك ..... ۲۶۸۸
- أن جارية بكرًا أتت النبي ﷺ - ابن عباس ...  
 - أن جارية كان عليها أوضاعٌ لها فرضخ  
 رأسها يهوديًّا بحجر - أنس بن مالك ..... ۴۵۲۹
- أن جارية وجدت قدرض رأسها بين حجرين  
 فقيل لها - أنس بن مالك ..... ۴۵۲۷ و ۴۵۳۵
- إن جبرائيل عليه السلام كان وعدني أن  
 يلقاني الليلة فلم يلقني - ميمونة زوج النبي  
 ﷺ ..... ۴۱۵۷
- إن جبريل عليه السلام أتاني فأخبرني أن  
 فيهما قدرًا - أبو سعيد الخدري ..... ۶۵۰
- إن جبريل يقرأ عليك السلام - عائشة ..... ۵۲۳۲
- أن جده عرفجة بن أسعد قطع أنفه يوم  
 الكلاب - عبدالرحمن بن طرفة ..... ۴۲۳۲
- إن الجذع يوفي مما يوفي منه الثني - مجاشع  
 ابن مسعود ..... ۲۷۹۹
- أن جرييرًا بال ثم ترضأ فمسح على الخُفين -  
 أبو زرعة بن عمرو ..... ۱۵۴



ابن أوس الداري .....	٤٩٤٤	- أن رجلاً أعتق ستة أعبد عند موته ولم يكن له مالٌ غيرهم - عمران بن حصين ..... ٣٩٥٨، ٣٩٦١
الذي لها - عائشة .....	٢٦٩٢	- أن رجلاً أعتق شقيقاً له من غلام - أبو هريرة .....
إن ريكم حييٌ كريمٌ يستحي من عبده إذا رفع سلمان الفارسي .....	١٤٨٨	- أن رجلاً أعتق غلاماً له عن دبر منه - جابر ابن عبدالله .....
إن رجلاً يكره أحدهم أن يفعل هذا وقد رأيت رسول الله ﷺ يفعل - علي بن أبي طالب .....	٣٧١٨	- أن رجلاً أعتق نصيباً له من مملوك فلم يضمه النبي ﷺ - التلب بن ثعلبة بن ربيعة التميمي .....
إن الرجل إذا أخرج الحصى من المسجد ينأشده - ذكوان أبو صالح .....	٤٥٩	- أن رجلاً أفطر في رمضان فأمره رسول الله ﷺ أن يُعْتِق ربة - أبو هريرة .....
إن الرجل إذا دخل بيته، فأكل طعامه وشرب شرايه - جابر بن عبدالله .....	٣٨٥٣	- أن رجلاً جاء إلى رسول الله ﷺ وقد توضأ وترك على قدمه موضع الظفر - أنس بن مالك .....
إن الرجل إذا صلى مع الإمام حتى ينصرف حُيب له قيام الليلة - أبو ذر الغفاري .....	١٣٧٥	- أن رجلاً جاء فقال: يا رسول الله! سعر - أبو هريرة .....
إن الرجل إذا غرم حدّث فكذب ووعد فأخلف - عائشة .....	٨٨٠	- أن رجلاً جاء مُسْلِماً على عهد رسول الله ﷺ ثم جاءت امرأته - ابن عباس .....
إن الرجل ليعمل أو المرأة بطاعة الله ستين سنة - أبو هريرة .....	٢٨٦٧	- أن رجلاً زنى بامرأة فأمر به رسول الله ﷺ فجلد الحد - جابر بن عبدالله .....
إن الرجل لينصرف وما كتب له إلا عشر صلاته - عمار بن ياسر .....	٧٩٦	- إن رجلاً زنى، فلم يعلم بإحصائه فجلد - جابر بن عبدالله .....
إن الرجل من أهل عليين ليشرف على أهل الجنة - أبو سعيد الخدري .....	٣٩٨٧	- أن رجلاً سأل النبي ﷺ عن المباشرة للصائم؟ - أبو هريرة .....
أن رجلاً أتاه فأقر عنده أنه زنى بامرأة سماها له - سهل بن سعد .....	٤٤٦٦	- أن رجلاً قال لعبدالله بن عمر بين الصفا والمروة - كثير بن جمهان .....
أن رجلاً أتاه فأقر عنده أنه زنى بامرأة سماها له - سهل بن سعد .....	٤٤٣٧	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إن أمه توفيت - ابن عباس .....
أن رجلاً أتى النبي ﷺ بالجعرانة - يعلى بن أمية .....	١٨٢٢	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إن لي جارية - أبو سعيد الخدري .....
أن رجلاً أتى النبي ﷺ بجارية سوداء فقال: أبو هريرة .....	٣٢٨٤	- أن رجلاً قال: يا رسول الله! إنني رأيت كأن دلوا دلي من السماء - سمرة بن جندب .....
أن رجلاً أتى النبي ﷺ فقال: إن ابن ابني مات - عمران بن حصين .....	٢٨٩٦	- أن رجلاً قام من الليل يقرأ فرفع صوته بالقرآن - عائشة .....
أن رجلاً أطلع من بعض حجر النبي ﷺ فقام إليه رسول الله ﷺ بمشقص - أنس بن مالك .....	٥١٧١	- أن رجلاً كان عند النبي ﷺ فمر به رجل فقال

۵۱۲۵	..... أنس بن مالك	- أن رسول الله ﷺ أتى برجل قد شرب -
۴۴۷۷	..... أن رجلا لاعن امرأته في زمان رسول الله ﷺ	أبو هريرة
۲۲۵۹	..... ابن عمر	- أن رسول الله ﷺ احتجم على وركه من وئء
۳۸۶۳	..... أن رجلاً من أسلم جاء إلى رسول الله ﷺ	كان به - جابر بن عبدالله
۴۴۳۰	..... فاعترف بالزنا فأعرض - جابر بن عبدالله ...	- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو صائم -
۱۷۹۳	..... أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ أتى عمر بن الخطاب - سعيد بن المسيب	عبدالله بن عباس
۴۱۶۰	..... أن رجلاً من أصحاب النبي ﷺ رحل إلى فضالة بن عبيد وهو بمصر - عبدالله بن بريدة	- أن رسول الله ﷺ احتجم وهو محرم - أنس
۳۶۷۱	..... أن رجلاً من الأنصار دعاه وعبدالرحمن بن عوف فسقاها قبل أن تحرم الخمر - علي ابن أبي طالب	ابن مالك
۴۴۶۷	..... أن رجلاً من بني عدي قُتل فجعل النبي ﷺ دية اثني عشر ألفاً - ابن عباس	- أن رسول الله ﷺ أخذ يوم العيد في طريق - ابن عباس
۴۵۴۶	..... أن رجلاً من كندة ورجلاً من حضرموت اختصما إلى النبي ﷺ - الأشعث بن قيس ..	- أن رسول الله ﷺ استعط - ابن عباس
۳۲۴۴	..... أن رجلاً من كندة ورجلاً من حضرموت اختصما إلى النبي ﷺ - الأشعث بن قيس ..	- أن رسول الله ﷺ أسهم لرجل ولفرسه ثلاثة أسهم - ابن عمر
۳۶۲۲	..... أن رجلاً من المسلمين حضرته الوفاة بدقواء هذه - الشعبي	- أن رسول الله ﷺ اشترى حلة ببضعة وعشرين فلوصاً - إسحاق بن عبدالله بن الحارث
۳۶۰۵	..... أن رجلاً نزل الحرة ومعه أهله وولده فقال رجل - جابر بن سمرة	- أن رسول الله ﷺ اعتمر أربع عمر - أنس بن مالك
۳۸۱۶	..... أن رجلاً يقال له أبو الصهباء كان كثير السؤال لابن عباس - طاوس بن كيسان	- أن رسول الله ﷺ اغتمرتين - عائشة
۲۱۹۹	..... أن رجلاً يقال له: عبد الرحمن بن حنين، وقع على جارية امرأته - حبيب بن سالم	- أن رسول الله ﷺ أقام بمكة سبع عشرة يُصلي ركعتين - ابن عباس
۴۴۵۸	..... أن رجلين اختصما إلى رسول الله ﷺ فقال أحدهما - أبو هريرة وزيد بن خالد الجهني	- أن رسول الله ﷺ أقام سبع عشرة بمكة يقصر الصلاة - ابن عباس
۴۴۴۵	..... أن رجلين ادعيا بغيراً أو دابة إلى النبي ﷺ - أبو موسى الأشعري	- أن رسول الله ﷺ أقطع الزبير نخلاً - أسماء
۳۶۱۳	..... أن رسول الله ﷺ أتى فاطمة فوجد على بابها سترًا فلم يدخل - عبدالله بن عمر	بنت أبي بكر
۴۱۴۹	.....	- أن رسول الله ﷺ أكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ - ابن عباس

- ۱۲۸ ..... كله - الربيع بنت معوذ بن عفراء .....  
 - أن رسول الله ﷺ تزواً ومسح على  
 ۱۵۹ ..... الجورين - المغيرة بن شعبة .....  
 - أن رسول الله ﷺ تزواً ومسح على ناصيته -  
 ۱۵۰ ..... المغيرة بن شعبة .....  
 - أن رسول الله ﷺ تزواً ومسح على نعليه  
 ۱۶۰ ..... وقدميه - أوس بن أبي أوس الثقفي .....  
 - أن رسول الله ﷺ حرّق نخيل بني النضير -  
 ۲۶۱۵ ..... ابن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ حرّم متعة النساء - سيرة بن  
 ۲۰۷۳ ..... معبد الجهني .....  
 - أن رسول الله ﷺ حين أبل من حجته دخل  
 ۲۷۸۲ ..... المدينة - ابن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ خرج إلى المصلى يستسقي  
 ۱۱۶۶ ..... عبدالله بن زيد .....  
 - أن رسول الله ﷺ خرج بالناس يستسقي  
 ۱۱۶۱ ..... فضلى بهم ركعتين - عبدالله بن زيد .....  
 - أن رسول الله ﷺ خرج يوماً فضلى على أهل  
 ۳۲۲۳ ..... أحد - عقيبة بن عامر .....  
 - أن رسول الله ﷺ دخل حائطاً ومعه غلامٌ -  
 ۴۳ ..... أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ دخل عليها وعندها رجلٌ -  
 ۲۰۵۸ ..... عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ دخل في صلاة الفجر فأوما  
 ۲۳۳ ..... بيده أن مكانكم - أبو بكره الثقفي .....  
 - أن رسول الله ﷺ دخل المسجد فدخل رجل  
 ۸۵۶ ..... فضلى - أبو هريرة .....  
 - أن رسول الله ﷺ دخل مكة عام الفتح وعلى  
 ۲۶۸۵ ..... رأسه المغفر - أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ ذهب إلى بني عمرو بن  
 ۹۴۰ ..... عوف ليصلح بينهم - سهل بن سعد .....  
 - أن رسول الله ﷺ رثي على جبهته وعلى  
 ۸۹۴ ..... أرنبته أترطين - أبو سعيد الخدري .....  
 - أن رسول الله ﷺ رثي على جبهته وعلى
- أن رسول الله ﷺ أمر أن يستمتع بجلود الميتة  
 ۴۱۲۴ ..... إذا دبغت - عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ أمر بإحفاء الشارب وإعفاء  
 ۴۱۹۹ ..... اللحية - عبدالله بن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ أمر بالوضوء لكل صلاة -  
 ۴۸ ..... عبدالله بن حنظلة بن أبي عامر .....  
 - أن رسول الله ﷺ أمر بقتل الكلاب، ثم  
 ۷۴ ..... قال: ما لهم ولها؟ - عبدالله بن مغفل .....  
 - إن رسول الله ﷺ أمرنا أن لا نكتب شيئاً من  
 ۳۶۴۷ ..... حديثه - زيد بن ثابت .....  
 - أن رسول الله ﷺ أمره أن يجهز جيشاً -  
 ۳۳۵۷ ..... عبدالله بن عمرو .....  
 - أن رسول الله ﷺ أمّه وامرأة منهم فجعله عن  
 ۶۰۹ ..... يمينه - أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ أناخ بالبطحاء - عبدالله بن  
 ۲۰۴۴ ..... عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ إنما جعل ذلك رخصة  
 ۲۱۴ ..... للناس في أول الإسلام - أبي بن كعب .....  
 - أن رسول الله ﷺ أهدى عام الحديبية - ابن  
 ۱۷۴۹ ..... عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ أهدى عنماً مقلدة - عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ أهل هو وأصحابه بالحج -  
 ۱۷۸۹ ..... جابر بن عبدالله .....  
 - أن رسول الله ﷺ بعث أبان بن سعيد بن  
 ۲۷۲۳ ..... العاص على سرية - أبو هريرة .....  
 - أن رسول الله ﷺ بعث سرية فيها عبدالله بن  
 ۲۷۴۴ ..... عمر - عبدالله بن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ بعث معه بدينار يشتري له -  
 ۳۳۸۶ ..... حكيم بن حزام .....  
 - أن رسول الله ﷺ بعث يوم حنين بعثاً -  
 ۲۱۵۵ ..... أبو سعيد الخدري .....  
 - إن رسول الله ﷺ تزوجني وأنا بنت سبع -  
 ۴۹۳۳ ..... عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ تزواً عندها فمسح الرأس

- ۲۱۸ ..... فی غسل واحد - انس بن مالک .....  
 - أن رسول الله ﷺ طاف في حجة الوداع على  
 ۱۸۷۷ بعير - ابن عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ ظاهر يوم أحد بين درعين -  
 ۲۵۹۰ المسائب بن يزيد عن رجل .....  
 - أن رسول الله ﷺ عامل أهل خيبر - عبدالله  
 ۳۴۰۸ ابن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ عرس بأولات الجيش  
 ومعه عائشة فانقطع عقال لها - عمار بن  
 ۳۲۰ ياسر .....  
 - أن رسول الله ﷺ عرق عن الحسن والحسين -  
 ۲۸۴۱ ابن عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ علمه الأذان تسع عشرة  
 ۵۰۲ كلمة - أبو محذورة .....  
 - أن رسول الله ﷺ علمه الأذان - يقول: «الله  
 ۵۰۵ أكبر الله أكبر - أبو محذورة .....  
 - أن رسول الله ﷺ غابت له الشمس بحكة -  
 ۱۲۱۵ جابر بن عبدالله .....  
 - أن رسول الله ﷺ غزا ثقيفاً، فلما أن سمع  
 ۳۰۶۷ ذلك صخر - صخر بن العيلة .....  
 - أن رسول الله ﷺ غزا خيبر فأصبها عتوة -  
 ۳۰۰۹ أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ في غزوة تبوك أتى على  
 ۴۱۲۵ بيت فإذا قرية معلقة - سلمة بن المحبق .....  
 - أن رسول الله ﷺ فاء فأفطر - أبو الدرداء .....  
 ۲۳۸۱ أن رسول الله ﷺ قال عندهم فاستيقظ -  
 ۲۴۹۰ أم حرام بنت ملحان .....  
 - أن رسول الله ﷺ قام من الليل ففضى حاجته  
 ۵۰۴۳ ابن عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ قد كان ينفل بعض من  
 ۲۷۴۶ يبعث من السرايا - عبدالله بن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ قدم مكة وهو يشتكي - ابن  
 ۱۸۸۱ عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ قرأ سورة النجم فسجد بها  
 ۹۱۱ أرنبته أثر طين - أبو سعيد الخدري .....  
 - أن رسول الله ﷺ رأى رجلاً يُصلي خلف  
 ۶۸۲ الصف وحده - وابصة بن معبد .....  
 - أن رسول الله ﷺ رخص في بيع العرايا -  
 ۳۳۶۴ أبو هريرة .....  
 - أن رسول الله ﷺ رخص لرعاء الإبل في  
 ۱۹۷۵ البيوتة - عاصم بن عدي .....  
 - أن رسول الله ﷺ رد شهادة الخائن والخائنة  
 ۳۶۰۰ عبدالله بن عمرو .....  
 - أن رسول الله ﷺ رمى جمرة العقبة يوم النحر  
 ۱۹۸۱ أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ سُئل عن الماء - عبدالله بن  
 ۶۴ عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ سُئل فقال مثله قال: أُنكِرُ  
 ۳۸۱۴ جند الله - سلمان الفارسي .....  
 - أن رسول الله ﷺ سابق بين الخيل - عبدالله  
 ۲۵۷۵ ابن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ شرب لبنا فلم يُمضمض -  
 ۱۹۷ أنس بن مالك .....  
 - أن رسول الله ﷺ شغل عنها ليلة فأخرها -  
 ۱۹۹ عبدالله بن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى بإحدى الطائفتين  
 ۱۲۴۳ ركعة - ابن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى الظهر بذى الحليفة -  
 ۱۷۵۲ ابن عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى العشاء ثم صلى  
 ۱۳۶۱ ثماني ركعات قائماً - عائشة .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى العيد بلا أذان ولا  
 ۱۱۴۷ إقامة - ابن عباس .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى المغرب والعشاء  
 ۱۹۲۶ بالمزدلفة - عبدالله بن عمر .....  
 - أن رسول الله ﷺ صلى يوماً فسلم - معاوية  
 ۱۰۲۳ ابن خديج .....  
 - أن رسول الله ﷺ طاف ذات يوم على نسائه

- عبدالله بن مسعود ..... ۱۴۰۶  
 - أن رسول الله ﷺ قرأ عام الفتح سجدة فسجد  
 الناس كلهم - ابن عمر ..... ۱۴۱۱  
 - أن رسول الله ﷺ قرأ قراءة طويلة فجهر بها -  
 يعني في صلاة الخسوف - عائشة ..... ۱۱۸۸  
 - أن رسول الله ﷺ قضى أن من قتل خطأ فديته  
 مائة من الإبل - عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ۴۵۴۱  
 - أن رسول الله ﷺ قضى بالسلب للقاتل -  
 عوف بن مالك الأشجعي وخالد بن الوليد .. ۲۷۲۱  
 - أن رسول الله ﷺ قضى باليمين على المدعى  
 عليه - ابن عباس ..... ۳۶۱۹  
 - أن رسول الله ﷺ قضى بيمين وشاهد - ابن  
 عباس ..... ۳۶۰۸  
 - أن رسول الله ﷺ قضى في الدية على أهل  
 الإبل مائة من الإبل - عطاء بن رباح ..... ۴۵۴۳  
 - أن رسول الله ﷺ قضى في رجل وقع على  
 جارية امرأته - سلمة بن المحبق ..... ۴۴۶۰  
 - أن رسول الله ﷺ قضى في السيل المهزور أن  
 يمسك حتى - عبدالله بن عمرو ..... ۳۶۳۹  
 - أن رسول الله ﷺ قطع في مجن ثمنه ثلاثة  
 دراهم - ابن عمر ..... ۴۳۸۵  
 - أن رسول الله ﷺ قنت في الوتر قبل الرُّكوع -  
 أبي بن كعب ..... ۱۴۲۷  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أتاه الفيء قسمه في  
 يومه - عوف بن مالك ..... ۲۹۵۳  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا أراد أن يباشر امرأة  
 من نسائه - ميمونة بنت الحارث ..... ۲۱۶۷  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا اشتكى يقرأ في  
 نفسه بالمعوذات وينفث - عائشة ..... ۳۹۰۲  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا افتتح الصلاة رفع  
 يديه - البراء بن عازب ..... ۷۵۰  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا توضأ أخذ كفاً من  
 ماء فأدخله تحت حنكه - أنس بن مالك ..... ۱۴۵  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا جاز مكاناً من دار  
 يعلى - عبدالرحمن بن طارق عن أمه ..... ۲۰۰۷  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا جلس احتجى بيده -  
 أبو سعيد الخدري ..... ۴۸۴۶  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا خرج يوم العيد أمر  
 بالحرية - ابن عمر ..... ۶۸۷  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا رأى الهلال صرف  
 وجهه عنه - قتادة بن دعامة السدوسي ..... ۵۰۹۳  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا سافر فأراد أن  
 يتطوع استقبل بناقته القيلة - أنس بن مالك .. ۱۲۲۵  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا سجد جافى عضديه  
 عن جنبه - أحمر بن جزء ..... ۹۰۰  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا طاف في الحج -  
 ابن عمر ..... ۱۸۹۳  
 - إن رسول الله ﷺ كان إذا عجل به أمرٌ صنع  
 مثل الذي صنعتُ - ابن عمر ..... ۱۲۱۲  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قام من الليل  
 يشوص فاه - حذيفة بن اليمان ..... ۵۴  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قَدِمَ بات بالمُعْرَس  
 ابن عمر ..... ۲۰۴۵-ب  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا قفل من غزوة أو حج  
 أو غُمره - عبدالله بن عمر ..... ۲۷۷۰  
 - أن رسول الله ﷺ كان إذا كانت ليلة باردة أو  
 مطيرة - ابن عمر ..... ۱۰۶۰  
 - أن رسول الله ﷺ كان جالساً يوماً، فأقبل  
 أبوه من الرضاعة - عمر بن السائب ..... ۵۱۴۵  
 - أن رسول الله ﷺ كان سجوده وركوعه  
 وقعوده - البراء بن عازب ..... ۸۵۲  
 - أن رسول الله ﷺ كان في التهجد يقول بعد  
 ما يقول: الله أكبر - ابن عباس ..... ۷۷۲  
 - أن رسول الله ﷺ كان في غزوة تبوك، إذا  
 زاغت الشمس قبل أن يرتحل - معاذ بن جبل ..... ۱۲۰۸  
 - أن رسول الله ﷺ كان في مسير له فناموا عن  
 صلاة الفجر - عمران بن حصين ..... ۴۴۳  
 - أن رسول الله ﷺ كان لا يترك في بيته شيئاً فيه

- تصلیب - عائشة ..... ۴۱۵۱
- آن رسول اللہ ﷺ کان یقرأ فی العیدین ویوم الجمعة ﴿سبح اسم﴾ - النعمان بن بشیر .. ۱۱۲۲
- آن رسول اللہ ﷺ کان یقول فی آخر وتره - علی بن ابی طالب ..... ۱۴۲۷
- آن رسول اللہ ﷺ کان یُکبّر فی الفطر والأضحی - عائشة ..... ۱۱۴۹
- آن رسول اللہ ﷺ کان یمسح علی الخُفین - المغیرة بن شعبه ..... ۱۶۱
- آن رسول اللہ ﷺ کان ینذله زبیب فیلقی فیہ تمرٌ - عائشة ..... ۳۷۰۷
- آن رسول اللہ ﷺ کان ینفل الربع بعد الخمس حبيب بن مسلمة ..... ۲۷۴۹
- آن رسول اللہ ﷺ کان ینهى عن کراء الأرض رافع بن خدیج الأنصاري ..... ۳۳۹۴
- آن رسول اللہ ﷺ کان یوتر بتسع رکعات ثم أوتر بسبع رکعات - عائشة ..... ۱۳۵۱
- آن رسول اللہ ﷺ لبی حتی رمی جمرة العقبة الفضل بن عباس ..... ۱۸۱۵
- آن رسول اللہ ﷺ لعن من جلس وسط الحلقة حذيفة بن الیمان ..... ۴۸۲۶
- آن رسول اللہ ﷺ لم یسجد فی شيء من المفصل - ابن عباس ..... ۱۴۰۳
- آن رسول اللہ ﷺ لم یُصل علی ماعز بن مالک - أبو برة الأسلمي ..... ۳۱۸۶
- آن رسول اللہ ﷺ لم یقسم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل من الخمس شيئاً - جبير بن مطعم . ۲۹۷۹
- إن رسول اللہ ﷺ لم یکن علی شيء من النوافل أشد معاهدة - عائشة ..... ۱۲۵۴
- آن رسول اللہ ﷺ لما أفاء الله علیه خيبر قسمها - بشير بن يسار ..... ۳۰۱۴
- آن رسول اللہ ﷺ لما بعثه إلى اليمن - معاذ ابن جبل ..... ۳۵۹۳
- آن رسول اللہ ﷺ لما ظهر علی خيبر قسمها علی ستة وثلاثين سهمًا - بشير بن يسار عن ۱۱۲۵
- آن رسول اللہ ﷺ کان يأتي قباء ماشيًا - ابن عمر ..... ۲۰۴۰
- إن رسول اللہ ﷺ کان يأمر المؤذن إذا كانت ليلة باردة - ابن عمر ..... ۱۰۶۲
- إن رسول اللہ ﷺ کان یخرج من الخلاء فيقرأ القرآن - علي بن أبي طالب ..... ۲۲۹
- آن رسول اللہ ﷺ کان یخطب قائمًا ثم يجلس جابر بن سلمة ..... ۱۰۹۳
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُسمي الأثني من الخيل فرسًا - أبو هريرة ..... ۲۵۴۶
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي بعد العصر وينهى عنها - عائشة ..... ۱۲۸۰
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي صلاته من الليل وهي معترضة - عائشة ..... ۷۱۱
- آن رسول اللہ ﷺ کان یصلي العصر والشمس بيضاء - أنس بن مالك ..... ۴۰۴
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي العصر والشمس في حُجرتها - عائشة ..... ۴۰۷
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي قبل الظهر ركعتين وبعدها ركعتين - عبدالله بن عمر ..... ۱۲۵۲
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي من الليل إحدى عشرة ركعة - عائشة ..... ۱۳۳۵
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة، يوتر بتسع - عائشة ..... ۱۳۵۰
- آن رسول اللہ ﷺ کان يُصلي وهو حاملٌ أمامة بنت زبیب - أبو قتادة الأنصاري ..... ۹۱۷
- آن رسول اللہ ﷺ کان یضومٌ حتى نقول - عبدالله بن عباس ..... ۲۴۳۰
- آن رسول اللہ ﷺ کان يعجبه أن يدعوا ثلاثًا - عبدالله بن مسعود ..... ۱۵۲۴
- آن رسول اللہ ﷺ کان يغتسل من إناء واحد - عائشة ..... ۲۳۸
- آن رسول اللہ ﷺ کان یقرأ فی صلاة الجمعة بـ ﴿سبح اسم﴾ - سمرة بن جندب ..... ۱۱۲۵

- رجال من أصحاب النبی ﷺ ..... ۳۰۱۲
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن بیع جبل الحبلۃ -
- عبد اللہ بن عمر ..... ۳۳۸۰
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن بیع فضل الماء -
- ایاس بن عبد ..... ۳۴۷۸
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن بیع النخل حتی
- تزهو - عبد اللہ بن عمر ..... ۳۳۶۸
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن الترجل إلا غباً -
- عبد اللہ بن مغفل ..... ۴۱۵۹
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن ثمن الکلب -
- أبو جحيفة ..... ۳۴۸۳
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن جلود السباع -
- أسامة بن عمير الهذلي ..... ۴۱۳۲
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن الحبوۃ يوم الجمعة
- معاذ بن أنس ..... ۱۱۱۰
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن دخول الحمامات
- عائشة ..... ۴۰۰۹
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن ركوب الثمار -
- معاوية بن أبي سفيان ..... ۴۲۳۹
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن السدل في الصلاة
- أبو هريرة ..... ۶۴۳
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن الشراء والبيع في
- المسجد - عبد اللہ بن عمرو ..... ۱۰۷۹
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن صوم يوم عرفة
- بعرفة - أبو هريرة ..... ۲۴۴۰
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن صيام هذين
- اليومين - عمر بن الخطاب ..... ۲۴۱۶
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن قتل الجنان التي
- تكون في البيوت - أبو لبابة رفاعة بن
- عبدالمنذر ..... ۵۲۵۳
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن لبس القسي - علي
- ابن أبي طالب ..... ۴۰۴۴
- ان رسول اللہ ﷺ وأيا بكر وعمر حرقوا متاع
- الغال - عبد اللہ بن عمرو ..... ۲۷۱۵
- ان رسول اللہ ﷺ وأصحابه اعتمروا من
- رجال من أصحاب النبی ﷺ ..... ۳۰۱۲
- ان رسول اللہ ﷺ لما قدم المدينة جمع نساء
- الأنصار في بيت - أم عطية ..... ۱۱۳۹
- ان رسول اللہ ﷺ لما قطع الذين سرقوا
- لقاحه - أبو الزناد عبد اللہ بن ذکوان ..... ۴۳۷۰
- ان رسول اللہ ﷺ مر بالشوق داخلاً من بعض
- العالية - جابر بن عبد اللہ ..... ۱۸۶
- ان رسول اللہ ﷺ مر بقبر رطب فصفوا عليه
- وكبر عليه أربعاً - عبد اللہ بن عباس ..... ۳۱۹۶
- ان رسول اللہ ﷺ نحر عن آل محمد ﷺ -
- عائشة ..... ۱۷۵۰
- ان رسول اللہ ﷺ نذب أصحابه فانطلقوا إلى
- بدر - أنس بن مالك ..... ۲۶۸۱
- ان رسول اللہ ﷺ نزل بتبوك إلى نخلة فقال:
- هذه قيلتنا - غزوان الشامي ..... ۷۰۷
- ان رسول اللہ ﷺ نعى للناس النجاشي -
- أبو هريرة ..... ۳۲۰۴
- ان رسول اللہ ﷺ نهانا عن النياحة - أم عطية
- ان رسول اللہ ﷺ نہی أن يبيع أحد طعاماً -
- عبد اللہ بن عمر ..... ۳۴۹۵
- ان رسول اللہ ﷺ نہی أن يقد السير بين
- إصبعين - سمرة بن جندب ..... ۲۵۸۹
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن اختناث الأسيقية -
- أبو سعيد الخدري ..... ۳۷۲۰
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن أكل كل ذي ناب
- من السبع - أبو ثعلبة الخشني ..... ۳۸۰۲
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن أكل لحم الضب -
- عبدالرحمن بن شبل ..... ۳۷۹۶
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن أكل لحوم الخيل
- والبغال والحمر - خالد بن الوليد ..... ۳۷۹۰
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن بيع الثمار -
- عبد اللہ بن عمر ..... ۳۳۶۷
- ان رسول اللہ ﷺ نہی عن بيع الثمر بالتمر
- ورخص - سهل بن أبي حثمة ..... ۳۳۶۳

۱۸۸۴	الجعرانة - ابن عباس .....	۱۸۸۴	إن سهلة بنت سهيل استحضت فأنت النبي
۱۷۳۹	عرق - عائشة .....	۲۹۵	عائشة - عائشة .....
۳۱۶۵	جابر بن عبدالله .....	۲۸۱	مضت - أبو جعفر .....
۱۲۹۰	ثمانی رکعات - أم هانئ بنت أبي طالب .....	۲۴۸۶	أبو أمامة الباهلي .....
۱۰۰۳	من المكتوبة - ابن عباس .....	۴۵۸۵	من فيه - يعلى بن أمية .....
۳۸۸۳	مسعود .....	۲۸۷۸	عمر .....
۱۱۵۷	عمومة له .....	۱۸۵۷	إن شئت فأنسك نسيكة - كعب بن عُجرة .....
۳۹۰۰	سفرة سافروها - أبو سعيد الخدري .....	۱۶۳۳	لقوي - عبيد الله بن عدي بن الخيار .....
۵۰۱۵	إن روح القدس مع حسان - عائشة .....	۴۰۱	أبو ذر الغفاري .....
۱۹۴۷	إن الزمان قد استدار كهيئته - أبو بكره الثقفي .....	۴۷۹۱	عائشة .....
۴۴۶۹	أبو هريرة وزيد بن خالد الجهني .....	۴۴۸۳	إن شربها فاقتلوه - ابن عمر .....
۲۲۳۵	أن زوج بريرة كان حُرًا حين أعتقت - عائشة .....	۳۱۳۵	أنس بن مالك .....
۲۲۳۲	أن زوج بريرة كان عبدًا أسود - ابن عباس .....	۳۷۶۶	اسم الله عليه - حذيفة بن اليمان .....
۲۲۸۸	أن زوجها طلقها ثلاثًا - فاطمة بنت قيس .....	۴۷۱۹	أنس بن مالك .....
۱۶۲۵	عطاء مولى عمران بن حصين .....	۳۱۲۹	عائشة .....
۳۹۵	أبو موسى الأشعري .....	۱۹۰۵	ابن علي بن حسين وجابر بن عبدالله .....
۴۵۳۳	لو وجدت مع امرأتي رجلا - أبو هريرة .....	۱۲۳۹	أصحابه - سهل بن أبي حثمة الأنصاري .....
۴۵۳۲	يجد مع أهله رجلا أبقته؟ - أبو هريرة .....	۵۴۱	الناس مقامهم - أبو هريرة .....
۴۲۶۳	المقداد بن الأسود .....	۲۴۹۸	النفقة - معاذ بن أنس الجهني .....



- ٢٠٣٢ - إن صيدوج وعضاهه حرمّ - الزبير بن العوام  
 أن طائفة صفت معه وطائفة وجاء العدو  
 فصلى بالتي معه ركعة - سهل بن أبي حثمة . ١٢٣٨  
 أن طيبًا سأل النبي ﷺ عن ضفدع يجعلها  
 في دواء - عبدالرحمن بن عثمان ..... ٣٨٧١  
 أن طيبًا سأل النبي ﷺ عن ضفدع يجعلها  
 في دواء - عبدالرحمن بن عثمان ..... ٥٢٦٩  
 أن عائشة ثملت عن صلاة رسول الله ﷺ في  
 جوف الليل - زرارة بن أوفى ..... ١٣٤٦  
 أن العباس بن عبدالله بن العباس أنكح -  
 عبدالرحمن بن هرمز الأنرج ..... ٢٠٧٥  
 أن العباس سأل النبي ﷺ في تعجيل الصدقة  
 علي بن أبي طالب ..... ١٦٢٤  
 إن العبد إذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها  
 بعمله - إبراهيم بن مهدي السلمي عن أبيه،  
 عن جده ..... ٣٠٩٠  
 إن العبد إذا لعن شيئًا سعدت اللعنة إلى  
 السماء - أبو الدرداء الأنصاري ..... ٤٩٠٥  
 إن العبد إذا نصح لسيدته وأحسن عبادة الله،  
 فله أجره مرتين - عبدالله بن عمر ..... ٥١٦٩  
 إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه  
 أنس بن مالك ..... ٣٢٣١  
 إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه  
 أنس بن مالك ..... ٤٧٥٢  
 أن عبدالله بن عباس والمسور بن مخرمة  
 اختلفا - عبدالله بن حنين ..... ١٨٤٠  
 أن عبدالله بن عمر دخل على معاوية فقال -  
 زيد بن أسلم ..... ٢٩٥١  
 أن عبدالله بن عمر كان إذا ابتدأ الصلاة يرفع  
 يديه - نافع ..... ٧٤٢  
 أن عبدالله بن مسعود أتى في رجل بهذا الخبر  
 عبدالله بن عتبة بن مسعود ..... ٢١١٦  
 أن عبدالرحمن بن عوف نزل في قبر النبي  
 ﷺ - أبو مرحب ..... ٣٢١٠  
 ٤٣٨٨ - أن عبدًا سرق ودّيًا من حائط رجل فغرسه في  
 حائط سيده - محمد بن يحيى بن حبان .....  
 - إن عثمان انطلق في حاجة الله وحاجة رسوله  
 ابن عمر ..... ٢٧٢٦  
 - أن عثمان دعا بماء فتوضأ فأفرغ بيده اليمنى  
 أبو علقمة ..... ١٠٩  
 - إن العرافة حقّ ولا بُدّ للناس من العرافة  
 ولكن العُراف في النار - غالب القطان عن  
 رجل عن أبيه عن جده ..... ٢٩٣٤  
 - إن عشت إن شاء الله تعالى أنهى أمتي أن  
 يسموا نافعًا - جابر بن عبدالله ..... ٤٩٦٠  
 - إن عطب منها شيء فانحره - ناجية الأسلمي ١٧٦٢  
 - إن العقل ميراثٌ بين ورثة القتل على قرابتهم  
 عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ٤٥٦٤  
 - أن العلاء الحضرمي كان عامل النبي ﷺ  
 على البحرين - بعض ولد العلاء ..... ٥١٣٤  
 - أن علي بن أبي طالب دخل على فاطمة -  
 سهل بن سعد ..... ١٧١٦  
 - أن عليًا كان إذا سافر سار بعد ماتغرب  
 الشمس حتى - عمر بن علي ..... ١٢٣٤  
 - أن عمر استشار الناس في إملاص المرأة -  
 المسور بن مخرمة ..... ٤٥٧٠  
 - أن عمر يعني ابن الخطاب خطب فقال: إن  
 الله بعث محمدًا ﷺ بالحق - عبدالله بن عباس ٤٤١٨  
 - أن عمر بن الخطاب رأى حلة سبراء عند  
 باب المسجد ثُباع - عبدالله بن عمر ..... ٤٠٤٠  
 - أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع  
 الناس على أبي بن كعب - الحسن البصري . ١٤٢٩  
 - أن عمر بن الخطاب ضرب ابنًا له يكنى  
 أبا عيسى - أسلم العدوي مولى عمر بن  
 الخطاب ..... ٤٩٦٣  
 - أن عمر بن الخطاب قال وهو على المنبر:  
 يا أيها الناس! - ابن شهاب ..... ٣٥٨٦  
 - إن عمر بن الخطاب كان ينهى أن يدخل من

- ٤٦٤ باب النساء - عمر بن الخطاب ..... ٤٦٤  
 - أن عمر رضي الله عنه جعل عليه أن يعتكف -  
 عبدالله بن عمر ..... ٢٤٧٤  
 - أن عمر قال: أياكم يعلم ماورث رسول الله  
 ﷺ الجدا؟ - الحسن البصري ..... ٢٨٩٧  
 - أن عمران بن حصين سئل عن الرجل يُطَلِّقُ -  
 مطرف بن عبدالله ..... ٢١٨٦  
 - أن عمرو بن أقيش كان له ربا في الجاهلية -  
 أبو هريرة ..... ٢٥٣٧  
 - إن الغادر ينصب له لواء يوم القيامة - ابن عمر ..... ٢٧٥٦  
 - إن الغضب من الشيطان - عطية السعدي .... ٤٧٨٤  
 - أن غلاما لابن عمر أبق إلى العدو - ابن عمر ..... ٢٦٩٨  
 - أن غلاما لأناس قفأ قطع أذن غلام لأناس  
 أغنياء - عمران بن حصين ..... ٤٥٩٠  
 - إن الغناء ينبت النفاق في القلب - عبدالله  
 مسعود ..... ٤٩٢٧  
 - أن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أرسلت إلى  
 أبي بكر الصديق تسأله ميراثها - عائشة  
 زوج النبي ﷺ ..... ٢٩٦٨  
 - إن فاطمة كانت تُستحاض - عائشة ..... ٢٨٦  
 - إن فاطمة كانت في مكان وحش فخيف على  
 ناحيتها - عائشة ..... ٢٢٩٢  
 - أن الفتيا التي كانوا يُفتون أن الماء من الماء  
 أبي بن كعب ..... ٢١٥  
 - إن فسطاط المسلمين يوم الملحمة بالغوطة  
 أبو الدرداء ..... ٤٢٩٨  
 - إن فضل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب -  
 عمرو بن العاص ..... ٢٣٤٣  
 - إن في الصلاة للشغلا - عبدالله بن مسعود .... ٩٢٣  
 - إن فيك خلتين يحبهما الله: الحلم والأناة -  
 زارع بن عامر ..... ٥٢٢٥  
 - إن فيهن آية أفضل من ألف آية - عرباض بن  
 سارية ..... ٥٠٥٧  
 - أن القاسم بن محمد أراهم الجلوس في
- التشهد - يحيى بن سعيد ..... ٩٦١  
 - أن قريشا أهمهم شأن المرأة المخزومية التي  
 سرقت - عائشة ..... ٤٣٧٣  
 - أن قوما من عكل أو قال: من عربنة قدموا  
 على رسول الله ﷺ فاجتوا المدينة - أنس  
 ابن مالك ..... ٤٣٦٤  
 - أن قوما من الكلاعين سرق لهم متاع  
 فاتهموا أناسا من الحاكة - أزهر بن عبدالله  
 الحرازي ..... ٤٣٨٢  
 - إن قويت فاغتسلي لكل صلاة وإلا فاجمعي  
 زينب بنت أبي سلمة ..... ٢٩٣  
 - إن كان ذلك المخدج لمعنا يومئذ في  
 المسجد - أبو مریم الثقفي ..... ٤٧٧٠  
 - إن كان رسول الله ﷺ ليُصلي الصُّبح  
 فينصرف النساء - عائشة ..... ٤٢٣  
 - إن كان رسول الله ﷺ ليوقظه الله عز وجل  
 بالليل - عائشة ..... ١٣١٦  
 - إن كان عندك ماء بات هذه الليلة في شن وإلا  
 كرعنا - جابر بن عبدالله ..... ٣٧٢٤  
 - إن كان في شيء مما تداويتم به خير  
 فالحجامة - أبو هريرة ..... ٣٨٥٧  
 - إن كان لك كلاب مكلبة فكل مما أمسك  
 عليك - عبدالله بن عمرو ..... ٢٨٥٧  
 - إن كان لله تعالى خليفة في الأرض، ف ضرب  
 ظهره - حذيفة بن اليمان ..... ٤٢٤٤  
 - إن كان ليكون علي الصوم من رمضان، فما  
 استطع - عائشة ..... ٢٣٩٩  
 - إن كان هذا شأنكم فلا تكروا المزارع - زيد  
 ابن ثابت ..... ٣٣٩٠  
 - إن كانت أحلتها له جلد مائة - التعمان بن  
 بشير ..... ٤٤٥٩  
 - إن كانت المرأة لتجبر على المؤمنين فيجوز  
 عائشة ..... ٢٧٦٤  
 - أن كثيرا مما كان يقرأ رسول الله ﷺ في

- ۱۲۵۹ ..... رکعتی الفجر - عبدالله بن عباس
- ۴۵۲۰ ..... أنظلقا قبل خيبر - سهل بن أبي حثمة ورافع  
ابن خديج
- ۲۱۵۱ ..... إن المرأة تُقبلُ في صورة شيطان - جابر بن  
عبدالله
- ۵۲۳۷ ..... أن المسجد كان على عهد رسول الله ﷺ
- ۴۵۱ ..... مينا باللبن والجريد - عبدالله بن عمر
- ۳۴۶۴ ..... إن مسجد النبي ﷺ كانت سواريه على عهد  
رسول الله ﷺ - ابن عمر
- ۳۴۱۶ ..... إن المسلم إذا سُئل في القبر فشهد أن لا إله  
إلا الله - البراء بن عازب
- ۳۵۰۱ ..... إنَّ المسلم ليس بنجس - حذيفة بن اليمان
- ۴۲۳۰ ..... إن مع كل جرس شيطاناً - عمر بن الخطاب
- ۳۸۲۷ ..... أن معاذ بن جبل كان يصلي مع رسول الله ﷺ
- ۵۹۹ ..... العشاء - جابر بن عبدالله
- ۱۵۷۹ ..... أن معاذ بن جبل ورث أختاً وابنة - الأسود  
ابن يزيد
- ۴۱۲۷ ..... إن معاذاً كان يُصلي مع النبي ﷺ ثم يرجع  
فيوم قومه - جابر بن عبدالله
- ۲۴۳۲ ..... أن معاوية توفضاً للناس كما رأى رسول الله ﷺ
- ۳۸۲۶ ..... يتوضأ - المغيرة بن فروة ويزيد بن أبي مالك
- ۱۶۶۷ ..... أن معاوية قال له: أما علمت أني قصرتُ عن  
رسول الله ﷺ - ابن عباس
- ۳۰۸۹ ..... إن الملائكة كانت تمشي فلم أكن لأركب -  
ثوبان مولى رسول الله ﷺ
- ۴۷۵۱ ..... إن الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير -  
عمار بن ياسر
- ۴۷۹۸ ..... إن الملائكة لا تدخل بيتاً فيه صورة -  
أبو طلحة الأنصاري
- ۶۷ ..... أن ملك ذي يزن أهدى إلى رسول الله ﷺ
- ۶۸ ..... حلة - أنس بن مالك
- ..... أن ملك الروم أهدى إلى النبي ﷺ مستقة من  
سندس - أنس بن مالك
- ..... إن مما أدرك الناس من كلام النبوة الأولى -  
زنى - ابن عباس

- ۴۷۹۷ ..... عقبہ بن عمرو أبو مسعود الأنصاري
- ۴۸۴۳ ..... أبو موسى الأشعري
- ۴۸۷۶ ..... المسلم بغیر حق - سعید بن زید
- ۵۸۱ ..... المسجد - سلامة بنت الحرّ الفزاري
- ۳۵۲۸ ..... إنَّ من أطيب ما أكل الرجل من كسبه - عائشة
- ۴۸۷۰ ..... إن من أعظم الأمانة عند الله يوم القيامة الرجل - أبو سعيد الخدري
- ۱۰۴۷ ..... إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة - أوس بن أوس
- ۱۵۳۱ ..... إن من أفضل أيامكم يوم الجمعة - أوس بن أوس
- ۴۸۷۷ ..... إن من أكبر الكبائر استطالة المرء في عرض رجل مسلم - أبو هريرة
- ۵۱۴۱ ..... إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه - عبدالله بن عمرو
- ۵۰۱۱ ..... إن من البيان سحرًا وإن من الشعر حكمًا - ابن عباس
- ۵۰۱۲ ..... إن من العلم جهلًا - بريدة بن الحصيب الأسلمي
- ۵۰۰۷ ..... إن من البيان لسحرًا - عبدالله بن عمر
- ۳۳۱۷ ..... إن من توبيتي أن أنخلع من مالي صدقة - كعب بن مالك
- ۳۳۱۹ ..... إن من توبيتي أن أهجر دار قومي - كعب بن مالك أو أبو لبابة
- ۵۰۱۰ ..... إن من الشعر حكمة - أبي بن كعب
- ۲۶۲۹ ..... أن من ضيق منزلًا أو قطع طريقًا فلا جهاد له معاذ بن أنس الجهني
- ۳۵۲۷ ..... إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء - عمر بن الخطاب
- ۴۵۹۵ ..... إن من عباد الله من لو أقسم على الله لأبره - أنس بن مالك
- ۳۶۷۶ ..... إن من العنب خميرًا وإن من التمر خميرًا - النعمان بن بشير
- ۵۳ ..... إنَّ من الفطرة المضمضة والاستنشاق - عمار بن ياسر
- ۲۶۵۲ ..... إن منكم رجالًا لا نكلهم إلى إيمانهم - فرات بن حيان
- ۳۱۷۴ ..... إن الموت فرعٌ فإذا رأيتم جنازة فقوموا - جابر بن عبدالله
- ۴۷۰۲ ..... إن موسى قال: يارب! أرنا آدم - عمر بن الخطاب
- ۳۱۲۹ ..... إن الميت ليعذب ببكاء أهله عليه - ابن عمر
- ۳۱۱۴ ..... إن الميت يبعث في ثيابه التي يموت فيها - أبو سعيد الخدري
- ۳۴۰۷ ..... أن تأخذ الأرض بنصف أو ثلث أو ربع - زيد بن ثابت
- ۴۳۳۸ ..... إن الناس إذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يديه - أبو بكر الصديق
- ۱۷۳۴ ..... أن الناس في أول الحج كانوا يتابعون بمنى - عبدالله بن عباس
- ۴۲۲ ..... إن الناس قد صلوا وأخذوا مضاجعهم - أبو سعيد الخدري
- ۲۴۴۱ ..... أن ناسًا تماروا عندها يوم عرفة في صوم رسول الله ﷺ - أم الفضل بنت الحارث
- ۳۵۶۹ ..... أن ناقة للبراء بن عازب دخلت حائط رجل فأفسدته عليهم - محيصة بن مسعود الأنصاري
- ۳۶۰۷ ..... أن النبي ﷺ ابتاع فرسًا من أعرابي - عمارة ابن خزيمة عن عمه
- ۱۹ ..... إن النبي ﷺ اتخذ خاتمًا من ورق ثم ألقاه - أنس بن مالك
- ۴۱۰۶ ..... أن النبي ﷺ أتى فاطمة بعدد قد وهبه لها - أنس بن مالك
- ۲۹۵۲ ..... أن النبي ﷺ أتى بظبية فيها خرزٌ قسمها للحرّة والأمة - عائشة

- ۱۶۶۲ ..... جابر بن عبد اللہ  
- أن النبي ﷺ أمره أن يجعل مسجد الطائف
- ۴۵۰ ..... حيث كان طواغيتهم - عثمان بن أبي العاص  
- أن النبي ﷺ أمرهم أن يُراعين بالتكبير
- ۱۵۰۱ ..... والتقديس - سيرة .....  
- أن النبي ﷺ انتهش من كف ثم صَلَّى - ابن
- ۱۹۰ ..... عباس .....  
- أن النبي ﷺ أولم على صفة بسويق وتمر -
- ۳۷۴۴ ..... أنس بن مالك .....  
- أن النبي ﷺ بات بها يعني بذي الحليفة -
- ۱۷۹۶ ..... أنس بن مالك .....  
- أن النبي ﷺ بال ثم توضأ ونضح فرجه -
- ۱۶۸ ..... سفیان الثقفي .....  
- أن النبي ﷺ بعث أبا جهم بن حذيفة مصدقاً
- ۴۵۳۴ ..... فلاحه رجلٌ في صدقته - عائشة .....  
- أن النبي ﷺ بعث خالد بن الوليد إلى
- ..... أكيدر دومة - أنس بن مالك وعثمان بن
- ۳۰۳۷ ..... أبي سليمان .....  
- أن النبي ﷺ تلقى جعفر بن أبي طالب فالتزمه
- ۵۲۲۰ ..... الشعبي .....  
- أن النبي ﷺ توضأ فأني بإناء فيه ماء -
- ۹۴ ..... أمُّ عمارة .....  
- أن النبي ﷺ توضأ فأدخل إصبعه في جحري
- ..... أذنيه - الرُّبِيع بنت معوذ بن عفراء .....  
- أن النبي ﷺ توضأ مرتين مرتين - أبو هريرة .
- ۱۳۶ ..... إن النبي ﷺ جاءهم في صفة المهاجرين ،  
فسأله إنسانٌ - وائلة بن الأسقع ..... ۴۰۰۳
- ..... أن النبي ﷺ جعل فداء أهل الجاهلية يوم بدر
- ۲۶۹۱ ..... أربعمائة - ابن عباس .....  
- أن النبي ﷺ جعل للجدلة السُّدس إذا لم تكن
- ..... دونها أمُّ - بريدة بن الحصيب ..... ۲۸۹۵
- ..... أن النبي ﷺ جلد في الخمر بالجريد والنعال
- ..... أنس بن مالك ..... ۴۴۷۹
- ..... أن النبي ﷺ حبس رجلاً في تهمة - معاوية
- ..... أن النبي ﷺ أتى بلص قد اعترف اعترافاً ولم  
يوجد معه متاعٌ - أبو أمية المخزومي ..... ۴۳۸۰
- ..... أن النبي ﷺ أتى بمخنث قد خضب يديه  
ورجله بالحناء - أبو هريرة ..... ۴۹۲۸
- ..... أن النبي ﷺ احتجم ثلاثاً في الأخدعين  
والكاهل - أنس بن مالك ..... ۳۸۶۰
- ..... أن النبي ﷺ احتجم وهو محرمٌ - ابن عباس ..... ۱۸۳۵
- ..... أن النبي ﷺ أخر طواف يوم النحر - عائشة  
وابن عباس ..... ۲۰۰۰
- ..... أن النبي ﷺ استخلف ابن أم مكتوم على  
المدينة - أنس بن مالك ..... ۲۹۳۱
- ..... أن النبي ﷺ استخلف ابن أم مكتوم يوم  
النَّاس وهو أعمى - أنس بن مالك ..... ۵۹۵
- ..... أن النبي ﷺ استنكه ماعزاً - بريدة بن  
الحصيب ..... ۴۴۳۳
- ..... أن النبي ﷺ اشترى عبدًا بعدين - جابر بن  
عبد الله ..... ۳۳۵۸
- ..... أن النبي ﷺ اضطلع فاستلم - ابن عباس ..... ۱۸۸۹
- ..... أن النبي ﷺ أعتق صفية وجعل عتقها  
صداقها - أنس بن مالك ..... ۲۰۵۴
- ..... أن النبي ﷺ أفاض يوم النحر ثم صلى - ابن  
عمر ..... ۱۹۹۸
- ..... أن النبي ﷺ أقرأه خمس عشرة سجدة في  
القرآن - عمرو بن العاص ..... ۱۴۰۱
- ..... أن النبي ﷺ أقطع بلال بن الحارث المزني  
معدان القبلية - ربيعة بن أبي عبد الرحمن عن  
غير واحد ..... ۳۰۶۱
- ..... أن النبي ﷺ أقطعه أرضاً بحضور موت - وائل  
ابن حجر ..... ۳۰۵۸
- ..... أن النبي ﷺ أمر رجلاً حين أمر المتلاعنين -  
ابن عباس ..... ۲۲۵۵
- ..... أن النبي ﷺ أمر عمر بن الخطاب زمن الفتح  
وهو بالبطحاء - جابر بن عبد الله ..... ۴۱۵۶
- ..... أن النبي ﷺ أمر من كل جاد عشرة أوسق -

- ۱۸۸ ..... عنزة - أبو جحيفة .....  
 - أن النبي ﷺ صلى بهم فسجد سجدين
- ۱۰۳۹ ..... عمران بن حصين .....  
 - أن النبي ﷺ صلى صلاة فقراً فيها فلبس عليه
- عبدالله بن عمر ..... ۹۰۷ (ب)  
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر ثم ركب راحته -
- ۱۷۷۴ ..... أنس بن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر فسلم في الركعتين
- ۱۰۱۴ ..... أبو هريرة .....  
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر والعصر بأذان
- واحد - محمد بن علي بن حسين ..... ۱۹۰۶  
 - أن النبي ﷺ صلى الظهر والعصر والمغرب
- والعشاء بالطحاء - ابن عمر ..... ۲۰۱۳  
 - أن النبي ﷺ صلى على ابنه إبراهيم - وعطاء
- ابن أبي رباح ..... ۳۱۸۸  
 - أن النبي ﷺ صلى في ثوب بعضه عليّ -
- عائشة ..... ۶۳۱  
 - أن النبي ﷺ صلى وعليه مرط وعلي بعض
- أزواجه منه - ميمونة ..... ۳۶۹  
 - أن النبي ﷺ صلى بكتشين أقرنين أملحين -
- أنس بن مالك ..... ۲۷۹۴  
 - أن النبي ﷺ طلق حفصة ثم راجعها - عمر
- ابن الخطاب ..... ۲۲۸۳  
 - أن النبي ﷺ عرض يوم أُحُد وهو ابن أربع
- عشرة - ابن عمر ..... ۲۹۵۷  
 - أن النبي ﷺ عرضه يوم أحد وهو ابن أربع
- عشرة سنة - ابن عمر ..... ۴۴۰۶  
 - أن النبي ﷺ قاتل أهل خيبر فغلب على
- الأرض والنخل - ابن عمر ..... ۳۰۰۶  
 - أن النبي ﷺ قال لأبي بكر: متى تُوتر؟ -
- أبو قتادة الأنصاري ..... ۱۴۳۴  
 - أن النبي ﷺ قال له ليلة الجُنِّ: ما في
- إداوتك؟ - عبدالله بن مسعود ..... ۸۴  
 - أن النبي ﷺ قام في الجنابة ثم قعد بعد -
- القشيري ..... ۳۶۳۰  
 - أن النبي ﷺ حضهم على الصلاة ونهاهم أن
- ينصرفوا - أنس بن مالك ..... ۶۲۴  
 - أن النبي ﷺ دخل عام الفتح مكة وعليه
- عمامة سوداء - جابر بن عبدالله ..... ۴۰۷۶  
 - أن النبي ﷺ دفع إلى يهود خيبر نخل خيبر -
- عبدالله بن عمر ..... ۳۴۰۹  
 - أن النبي ﷺ رأى رجلاً يصلي وفي ظهر قدمه
- لمعةً - خالد بن معدان عن بعض أصحاب  
 النبي ﷺ ..... ۱۷۵  
 - أن النبي ﷺ رأى صبياً قد حلق بعض رأسه
- وترك بعضه - ابن عمر ..... ۴۱۹۵  
 - أن النبي ﷺ رجم امرأة فحفر لها إلى التندوة
- أبو بكره التقي ..... ۴۴۴۳  
 - أن النبي ﷺ رخص في بيع العرايا - زيد بن
- ثابت ..... ۳۳۶۲  
 - أن النبي ﷺ رخص للجنب إذا أكل أو شرب
- عمار بن ياسر ..... ۲۲۵  
 - أن النبي ﷺ رخص للرعاء أن يرموا يوماً -
- عاصم بن عدي ..... ۱۹۷۶  
 - أن النبي ﷺ سُئل أي الأعمال أفضل؟ قال:
- طول القيام - عبدالله بن حبشي الخثعمي .... ۱۳۲۵  
 - أن النبي ﷺ سُئل: أي الأعمال أفضل؟ قال
- طول القيام - عبدالله بن حبشي الخثعمي .... ۱۴۴۹  
 - أن النبي ﷺ سبق بين الخيل - ابن عمر ..... ۲۵۷۷  
 - أن النبي ﷺ سجد في صلاة الظهر ثم قام
- فركع - ابن عمر ..... ۸۰۷  
 - أن النبي ﷺ سُحفي في ثوب حبرة - عائشة ... ۳۱۲۰  
 - أن النبي ﷺ سمي سجدي السهو المرغمتين
- ابن عباس ..... ۱۰۲۵  
 - أن النبي ﷺ شرب لبناً فدعا بأماء - ابن عباس
- ۱۹۶  
 - أن النبي ﷺ صلى بأصحابه في خوف
- فجعلهم خلفه صفين - سهل بن أبي حثمة ... ۱۲۳۷  
 - أن النبي ﷺ صلى بهم بالطحاء - وبين يديه

۳۱۷۵	علي بن أبي طالب .....	- أن النبي ﷺ كان إذا حدث حديثاً أعاده ثلاث مرات - ممطور أبو سلام عن خادم النبي ﷺ .....
۱۱۴۱	بالصلاة قبل الخطبة - جابر بن عبد الله .....	- أن النبي ﷺ كان إذا دخل العشر أحيا الليل وشد الميزر - عائشة .....
۱۷۹	أن النبي ﷺ قَبِلَ امرأة من نسائه - عائشة ....	- أن النبي ﷺ كان إذا دخل مكة دخل من أعلاها - عائشة .....
۱۷۸	أن النبي ﷺ قَبِلَهَا ولم يتوضأ - عائشة .....	- أن النبي ﷺ كان إذا دعا فرفع يديه - يزيد بن سعيد الكندي .....
۳۹۶۹	مُصَلَّى - جابر بن عبد الله .....	- أن النبي ﷺ كان إذا ذهب المذهب أبعد - المغيرة بن شعبه .....
۳۹۷۷	أن النبي ﷺ قرأ ﴿واخذوا من مقام إبراهيم مُصَلَّى﴾ - جابر بن عبد الله .....	- أن النبي ﷺ كان إذا سجد جافى بين يديه - ميمونة .....
۳۹۸۱	النفس بالنفس - أنس بن مالك .....	- أن النبي ﷺ كان إذا سلم قال: اللهم! أنت الكافرون ﴿- أبو هريرة .....
۱۲۵۶	ابن كعب .....	- أن النبي ﷺ قرأ في ركعتي الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ - أبو هريرة .....
۲۲۶۵	أن النبي ﷺ قرأ في ركعتي الفجر ﴿قل يا أيها الكافرون﴾ - أبو هريرة .....	- إن النبي ﷺ قضى أن كل مستلحق استلحق بعد أبيه - عبد الله بن عمرو .....
۳۶۱۰	بعد أبيه - عبد الله بن عمرو .....	- أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - أبو هريرة .....
۴۳۸۶	أن النبي ﷺ قضى باليمين مع الشاهد - أبو هريرة .....	- أن النبي ﷺ قطع يد رجلٍ سرق ترسًا - عبد الله بن عمر .....
۱۴۴۵	أبو هريرة .....	- أن النبي ﷺ قنت شهرًا ثم تركه - أنس بن مالك .....
۲۲۴	أن النبي ﷺ قنت شهرًا ثم تركه - أنس بن مالك .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن يأكل أو ينام توضأ تعني وهو جنب - عائشة .....
۲۲۲	عائشة .....	- إن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....
۱۵۱۳	أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينصرف من صلاته - ثوبان مولى رسول الله ﷺ .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....
۲	ابن عبد الله .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....
۱۴	أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....
۲۶۳۷	كعب بن مالك .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....
۲۷۲	عن بعض أزواج النبي ﷺ .....	- أن النبي ﷺ كان إذا أراد أن ينام وهو جُنُبٌ - عائشة .....

- جالسٌ - عائشة ..... ۹۵۴  
 - أن النبي ﷺ كان يُصلي فذهب جديُّ يُمُرُّ بين يديه - ابن عباس ..... ۷۰۹  
 - أن النبي ﷺ كان يصلي قبل العصر ركعتين - علي بن أبي طالب ..... ۱۲۷۲  
 - أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر - أبي بن كعب ..... ۲۴۶۳  
 - أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان - عائشة ..... ۲۴۶۲  
 - أن النبي ﷺ كان يعتكف العشر الأواخر من رمضان - عبدالله بن عمر ..... ۲۴۶۵  
 - أن النبي ﷺ كان يغسل بالصاع - عائشة ... ۹۲  
 - أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع - عائشة ... ۳۱۶۰  
 - أن النبي ﷺ كان يغتسل من أربع: من الجنابة - عائشة ..... ۳۴۸  
 - أن النبي ﷺ كان يغير عند صلاة الصبح - أنس بن مالك ..... ۲۶۳۴  
 - أن النبي ﷺ كان يقبل الهدية ويثيب عليها - عائشة ..... ۳۵۳۶  
 - أن النبي ﷺ كان يُقبّلها وهو صائمٌ - عائشة . ۲۳۸۶  
 - أن النبي ﷺ كان يقرأ: ﴿ غير أولي الضرر - زيد بن ثابت ..... ۳۹۷۵  
 - أن النبي ﷺ كان يقرأها ﴿ فهل من مُدكر - عبدالله بن مسعود ..... ۳۹۹۴  
 - أن النبي ﷺ كان يقطع في ربع دينار فصاعداً عائشة ..... ۴۳۸۳  
 - أن النبي ﷺ كان يفتت في صلاة الصُّبح - البراء بن عازب ..... ۱۴۴۱  
 - أن النبي ﷺ كان يقول: اللهم! إني أعوذ بك من الفقر - أبو هريرة ..... ۱۵۴۴  
 - أن النبي ﷺ كان يقوم في الركعة الأولى من صلاة الظهر - عبدالله بن أبي أوفى ..... ۸۰۲  
 - أن النبي ﷺ كان يُكَبِّرُ في الفطر في الأولى سبعاً - عبدالله بن عمرو ..... ۱۱۵۲  
 ۲۷۸۱ كعب بن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ كان يؤتى بالتمر فيه دودٌ - أنس ابن مالك ..... ۳۸۳۳  
 - أن النبي ﷺ كان يأكل بثلاث أصابع ولا يمسح يده حتى يلعقها - كعب بن مالك ..... ۳۸۴۸  
 - أن النبي ﷺ كان يأكل القثاء بالرُّطب - عبدالله بن جعفر ..... ۳۸۳۵  
 - إن النبي ﷺ كان يُباشِر المرأة من نساءه وهي حائض - ميمونة ..... ۲۶۷  
 - أن النبي ﷺ كان يتختم في يساره - ابن عمر ..... ۴۲۲۷  
 - أن النبي ﷺ كان يتختم في يمينه - علي بن أبي طالب ..... ۴۲۲۶  
 - أن النبي ﷺ كان يجعل يمينه لطعامه وشرا به حفصة ..... ۳۲  
 - أن النبي ﷺ كان يدخل مكة من الثنية العليا ابن عمر ..... ۱۸۶۶  
 - أن النبي ﷺ كان يدعو بهؤلاء الكلمات: اللهم! إني أعوذ بك من فتنة النار - عائشة .. ۱۵۴۳  
 - أن النبي ﷺ كان يذبح أضحيته بالمصلى - ابن عمر ..... ۲۸۱۱  
 - أن النبي ﷺ كان يزور أمَّ سليم فتدركه الصلاة أحياناً - أنس بن مالك ..... ۶۵۸  
 - أن النبي ﷺ كان يستسقي هكذا يعني ومد يديه - أنس بن مالك ..... ۱۱۷۱  
 - أن النبي ﷺ كان يستعذب له الماء من بيوت الشُّفيا - عائشة ..... ۳۷۳۵  
 - أن النبي ﷺ كان يشير بإصبعه إذا دعا ولا يحركها - عبدالله بن الزبير ..... ۹۸۹  
 - أن النبي ﷺ كان يشير في الصلاة - أنس بن مالك ..... ۹۴۳  
 - أن النبي ﷺ كان يُصلي إلى بعيره - ابن عمر ..... ۶۹۲  
 - أن النبي ﷺ كان يُصلي بالليل ثلاث عشرة ركعة - عائشة ..... ۱۳۶۰  
 - أن النبي ﷺ كان يُصلي جالساً فيقرأ وهو



- ۱۳۰ ..... فی یدہ - الرُّبِيع بنت معوذ بن عفراء .....  
 - أن النَّبِيَّ ﷺ نحر سبع بدنان بيده قيامًا - ٤٢١٠ .....  
 ٢٧٩٣ ..... أنس بن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يبال في الجُحر - عبدالله  
 ٢٩ ..... ابن سرجس .....  
 - إن النبي ﷺ نهى أن يبيع حاضر لباد - طلحة  
 ٣٤٤١ ..... ابن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يتعاطى السيف مسلولًا  
 ٢٥٨٨ ..... جابر بن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يتوضأ الرجل بفضل  
 ٨٢ ..... طهور المرأة - الحكم بن عمرو .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يشرب الرجل قاتمًا -  
 ٣٧١٧ ..... أنس بن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يُضحى بعضباء الأذن  
 ٢٨٠٥ ..... والقرن - علي بن أبي طالب .....  
 - أن النبي ﷺ نهى أن يمشي يعني الرجل بين  
 ٥٢٧٣ ..... المرأتين - ابن عمر .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر بالتمر كيلاً -  
 ٣٣٦١ ..... عبدالله بن عمر .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع الثمر حتى يبدو  
 ٣٣٧٣ ..... صلاحه - جابر بن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع الحيوان بالحيوان  
 ٣٣٥٦ ..... نسيئة - سمرة بن جندب .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع السنين ووضع  
 ٣٣٧٤ ..... الجوائح - جابر بن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع العنب حتى يسود -  
 ٣٣٧١ ..... أنس بن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن بيع الغرر - أبو هريرة ..  
 ٣٣٧٦ ..... أن النبي ﷺ نهى عن بيعتين وعن لبستين -  
 ٣٣٧٧ ..... أبو سعيد الخدري .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن تلقي الجلب -  
 ٣٤٣٧ ..... أبو هريرة .....  
 - أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الكلب والسنور -  
 ٣٤٧٩ ..... جابر بن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ كان يلبس النعال السبئية - ابن  
 ٤٢١٠ ..... عمر .....  
 - أن النبي ﷺ كان يمر بالتمر العائرة - أنس  
 ١٦٥١ ..... ابن مالك .....  
 - أن النبي ﷺ كان يُوضع له وضوؤه - عائشة . ٥٥  
 - أن النبي ﷺ كتب إلى هرقل: «إِنَّ مُحَمَّدَ  
 ٥١٣٦ رسول الله إلى هرقل عظيم الروم - ابن عباس  
 - أن النبي ﷺ كوى سعد بن معاذ من رميته -  
 ٣٨٦٦ ..... جابر بن عبدالله .....  
 - أن النبي ﷺ لبد رأسه بالعسل - ابن عمر .... ١٧٤٨  
 - أن النبي ﷺ لم يرمل من السبع الذي أفاض  
 ٢٠٠١ ..... فيه - ابن عباس .....  
 - أن النبي ﷺ لم يقت في الخمر حدًا - ابن  
 ٤٤٧٦ ..... عباس .....  
 - أن النبي ﷺ لما دخل مكة طاف بالبيت -  
 ١٨٧١ ..... أبو هريرة .....  
 - أن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره أن  
 ٣٠٣٨ ..... يأخذ من كل حالم - معاذ بن جبل .....  
 - أن النبي ﷺ لما وجهه إلى اليمن أمره - معاذ  
 ١٥٧٦ ..... ابن جبل .....  
 - أن نبي الله ﷺ كان يصلي من الليل ثلاث  
 ١٣٤٠ ..... عشرة ركعة - عائشة .....  
 - أن نبي الله ﷺ كان يُضمّر الخيل - ابن عمر . ٢٥٧٦  
 - أن نبي الله ﷺ نهى عن الخمر والميسر  
 ٣٦٨٥ ..... والكوبة والغبراء - عبدالله بن عمرو .....  
 - أن النبي ﷺ مر بابن صائد في نفر من  
 ٤٣٢٩ ..... أصحابه فيهم عمر بن الخطاب - ابن عمر ..  
 - أن النبي ﷺ مر بحمزة وقد مُثل به - أنس بن  
 ٣١٣٧ ..... مالك .....  
 - أن النبي ﷺ مر بـعُلام يَسْلُخُ شاة - أبو سعيد  
 ١٨٥ ..... الخدري .....  
 - أن النبي ﷺ مرّ وهو يطوف بالكعبة بإنسان -  
 ٣٣٠٢ ..... عبدالله بن عباس .....  
 - أن النبي ﷺ مسح برأسه من فضل ماء كان

- ۴۱۳۴ ..... مالک - أن نعل النبي ﷺ كان لها قبلاان - أنس بن
- ۵۱۹۲ ..... عكرمة مولى ابن عباس ..... كيف ترى في هذه الآية التي أمرنا فيها -
- ۵۲۵۷ ..... أبو السائب مولى هشام بن زهرة ..... إن نفرًا من الجن أسلموا بالمدينة -
- ۲۲۷۲ ..... عائشة ..... أن نملًا قرصت نبيًا من الأنبياء فأمر بقرية
- ۵۲۶۶ ..... النمل فأحرقت - أبو هريرة ..... إن النملة ليست بأحل من الميتة - كليب بن
- ۲۷۰۵ ..... شهاب عن رجل من الأنصار ..... إن هؤلاء اللبثيين أتوني يريدون القود
- ۴۵۳۴ ..... فعرضت عليهم كذا وكذا فرضوا - عائشة ... إن هاتين الصلاتين أثقل الصلوات على
- ۵۵۴ ..... المناققين - أبي بن كعب ..... إن الهدى الصالح والسمت الصالح
- ۴۷۷۶ ..... والاقتصاد جزء - عبدالله بن عباس ..... إن هذا حمد الله وإن هذا لم يحمده الله - أنس
- ۵۰۳۹ ..... ابن مالك ..... إن هذا السيف ليس لي ولا لك - سعد بن
- ۲۷۴۰ ..... أبي وقاص ..... إن هذا لحدٌ بين الصغير والكبير - عمر بن
- ۴۴۰۷ ..... عبدالعزيز ..... إن هذا لحدٌّ كما أنك ههنا؟ - معاذ بن جبل .
- ۴۲۹۴ ..... إن هذه الحشوش محتضرة - زيد بن أرقم ... إن هذه الصلاة لا يحلُّ فيها شيء من كلام
- ۹۳۰ ..... الناس هذا - معاوية بن الحكم السلمي ..... إن هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عِرْقٌ -
- ۲۸۵ ..... عائشة ..... إنَّ هذه ليست بالحیضة ولكن هذا عِرْقٌ
- ۲۸۸ ..... فاعتسلي - عائشة ..... إن هذين حرامٌ على ذكور أمتي - علي بن
- ۳۸۰۷ ..... عبدالله ..... أن النبي ﷺ نهى عن ثمن الهر - جابر بن
- ۱۲۷۴ ..... والشمس مرتفعة - علي بن أبي طالب ..... إن النبي ﷺ نهى عن طعام المتباريين أن
- ۳۷۵۴ ..... يؤكل - ابن عباس ..... أن النبي ﷺ نهى عن الغلوطات - معاوية بن
- ۳۶۵۶ ..... أبي سفيان ..... إن النبي ﷺ نهى عن قتل أربع من الدواب -
- ۵۲۶۷ ..... ابن عباس ..... أن النبي ﷺ نهى عن القزح وهو أن يُحلق
- ۴۱۹۴ ..... رأس الصبي ويترك له ذؤابة - ابن عمر ..... أن النبي ﷺ نهى عن لبن الجلالة - ابن
- ۳۷۸۶ ..... عباس ..... أن النبي ﷺ نهى عن المعاومة - جابر بن
- ۳۳۷۵ ..... عبدالله ..... أن النبي ﷺ نول يوم العيد قوسا فخطب عليه
- ۱۱۴۵ ..... البراء بن عازب الأنصاري ..... أن النبي ﷺ وأبا بكر وعمر وعثمان كانوا
- ۷۸۲ ..... يفتتحون القراءة بالحمد لله - أنس بن مالك ..... أن النبي ﷺ وأصحابه كانوا يصلون نحو
- ۱۰۴۵ ..... بيت المقدس - أنس بن مالك ..... أن النبي ﷺ وأصحابه كانوا ينحرون البدنة -
- ۱۷۶۷ ..... جابر بن عبدالله وعبدالرحمن بن سابط ..... أن النبي ﷺ وداه بمائة من إبل الصدقة -
- ۱۶۳۸ ..... سهل بن أبي حثمة ..... أن النجاشي أهدى إلى رسول الله ﷺ خُفين
- ۱۵۵ ..... أسودين ساذجين - بريدة بن الحصيص ..... أن النجاشي زوج أم حبيبة بنت أبي سفيان من
- ۲۱۰۸ ..... رسول الله ﷺ - محمد بن شهاب الزهري ..... أن نجدة الحروري حين حج في فتنه ابن
- ۲۹۸۲ ..... الزبير أرسل إلى ابن عباس - يزيد بن هرمز . إن نزلتم بقوم، فأمروا لكم بما ينبغي للضيف
- ۳۷۵۲ ..... فاقبلوا - عقبه بن عامر .....

- ٤٥٢٨ ..... لها - أنس بن مالك  
- أن يهودية كانت تشتم النبي ﷺ وتقع فيه -
- ٤٣٦٢ ..... علي بن أبي طالب  
- أن يهودية من أهل خير سمت شاة مصلية ثم
- ٤٥١٠ ..... أهدتها لرسول الله ﷺ - جابر بن عبدالله  
- إن يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقأ -
- ٣٨٦٢ ..... كيسة بنت أبي بكر  
- أنا أعلم الناس بوقت هذه الصلاة صلاة
- ٤١٩ ..... العشاء الآخرة - النعمان بن بشير  
- أنا أعلمكم بصلاة رسول الله ﷺ - أبو حميد
- ٧٣٠ ..... الساعدي  
- إنا أمّة أُمّية لا نكتب ولا نحسب - عبدالله بن
- ٢٣١٩ ..... عمر  
- أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم من ترك ما لا
- ٢٩٥٤ ..... فلاهله - جابر بن عبدالله  
- أنا أولى بكل مؤمن من نفسه - المقدم بن
- ٢٩٠٠ ..... معديكرب الكندي  
- أنا أولى بكل مؤمن من نفسه - جابر بن
- ٢٩٥٦ ..... عبدالله  
- أنا أولى الناس بابن مريم، الأنبياء وأولاد
- ٤٦٧٥ ..... علات - أبو هريرة  
- أنا بريء من كل مسلم يُقيم بين أظهر
- ٢٦٤٥ ..... المشركين - جرير بن عبدالله  
- إنا حاملوك على ولدناقة - أنس بن مالك ...
- ٤٩٩٨ ..... إنا حُرْمٌ؟ - ابن عباس  
- أنا رسول الله الذي إذا أصابك ضرٌّ فدعوته
- ٤٠٨٤ ..... كشفه عنك - أبو جري جابر بن سليم  
- أنا زعيم بيت في رضى الجنة لمن ترك
- ٤٨٠٠ ..... المرء - أبو أمامة الباهلي  
- أنا سيد ولد آدم وأول من تنشق عنه الأرض -
- ٤٦٧٣ ..... أبو هريرة  
- إنا قد نهينا عن التجسس - عبدالله بن مسعود
- ٤٨٩٠ ..... إنا كُنَّا قد فرغنا ساعتنا هذه، وذلك حين
- ١١٣٥ ..... التسبيح - عبدالله بن بسر
- ٤٠٥٧ ..... أبي طالب  
أن هزالا أمر ماعزًا أن يأتي النبي ﷺ فيخبره
- ٤٣٧٨ ..... محمد بن المنكدر  
إن الهوام من الجن، فمن رأى في بيته شيئًا
- فليخرج عليه ثلاث مرات - أبو سعيد
- الخدري  
إن وجدتم غيرها فكلوا فيها واشربوا -
- ٣٨٣٩ ..... أبو ثعلبة الخشني  
إن وجدتم فلانًا فأحرقوه بالنار - حمزة بن
- عمرو والأسلمي  
أن يتقدم أو يتأخر أو عن يمينه - أبو هريرة ...
- ١٠٠٦ ..... أن يجلس الرجل في الصلاة وهو معتد على
- يده - ابن عمر  
إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم -
- النواس بن سميان الكلابي  
إن اليمين تسجدان كما يسجد الوجه - ابن
- عمر  
إن يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال وإن لا
- يكن هو فلا خير في قتله - ابن عمر  
إن اليهود إذا سلم عليكم أحدهم فإنما يقول:
- السلم عليكم - عبدالله بن عمر  
إن اليهود جاءوا إلى رسول الله ﷺ فذكروا له
- أن رجلاً منهم وامرأة زنيا - عبدالله بن عمر  
أن اليهود كانت إذا حاضت منهم امرأة
- أخرجوها - أنس بن مالك  
إن اليهود كانت إذا حاضت منهم المرأة
- أخرجوها - أنس بن مالك  
أن يهود النضير وقريظة حاربوا رسول الله ﷺ
- ابن عمر  
إن اليهود والنصارى لا يصبغون فخالقوهم
- أبو هريرة  
إن اليهود يقولون: إذا جامع الرجل أهله -
- جابر بن عبدالله  
أن يهوديًا قتل جارية من الأنصار على حلي

- إنا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله ﷺ ..... ٩٥٢  
 - أنت جميلة - ابن عمر ..... ٩٥٦  
 - أنت سهل - حزن بن أبي وهب القرشي ..... ٥٣٠  
 - أنت يا أبا ذر! مع من أحببت - أبو ذر الغفاري ..... ١٢٦  
 - اتبذوا كل واحدة على حدة - أبو قتادة الأنصاري ..... ٧٠٤  
 - انتهى إلينا رسول الله ﷺ وأنا غلامٌ في الغلمان - أنس بن مالك ..... ١٢٠٣  
 - انتهيت إلى النبي ﷺ وهو في قبة من آدم - عبدالله بن مسعود ..... ١١١٨  
 - أتوضأ من بئر بُضاعة وهي بئرٌ يطرح فيها الحيض - أبو سعيد الخدري ..... ١٦  
 - انحلني أبي نحلا - النعمان بن بشير ..... ٥٤٢  
 - انزل ليلة ثلاث وعشرين - عبدالله بن أنيس الجهني ..... ١٣٨٠  
 - أنزلا فكلنا من جيفة هذا الحمار - أبو هريرة ..... ٤٤٢٨  
 - أنزلت عليّ آتفا سورة - أنس بن مالك ..... ١٨٤  
 - أنزلوا الناس منازلهم - عائشة ..... ٤٨٤٢  
 - أشهد الله! رجلا فعل ما فعل، لي عليه حقٌ إلا قام قال - ابن عباس ..... ٤٣٦١  
 - أشهدكم بالله الذي أنزل التوراة على موسى - أبو هريرة ..... ٣٦٢٤  
 - انطلق أبا مسعود لا ألتفنيك يوم القيامة تحيء وعلى ظهرك بعيرٌ - أبو مسعود الأنصاري ..... ١٩٤٧  
 - انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فإذا هو ذو وفرة - أبو رمثة ..... ٤٢٠٦  
 - انطلقت مع أبي نحو النبي ﷺ فرأيت عليه بردين أخضرين - أبو رمثة ..... ١٠٦٥  
 - انطلقوا إلى يهود - أبو هريرة ..... ٣٠٠٣  
 - انطلقوا باسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله - أنس بن مالك ..... ٢٦١٤  
 - انطلقوا بنا إلى بيت عائشة - طخفة بن قيس الغفاري ..... ٥٠٤٠  
 - انظروا إلى هذا المحرم ما يصنع؟ - أسماء  
 - إنا كنا نصنع هذا على عهد رسول الله ﷺ ..... ١٩٤٣  
 - أسماء بنت أبي بكر ..... ٢٨١٣  
 - إنا كنا نهيناكم عن لحومها أن تأكلوها فوق ثلاث - نبيشة الخير ..... ٤١٥٧  
 - إنا لا ندخل بيتًا فيه كلبٌ ولا صورةٌ - ميمونة زوج النبي ﷺ ..... ٢٧٣٢  
 - إنا لا نستعين بمشرك - عائشة ..... ٢٢٥٣  
 - إنا لليلة جمعة في المسجد إذ دخل رجل من الأنصار - عبدالله بن مسعود ..... ١٩٣٩  
 - إنا ممن قدم رسول الله ﷺ ليلة المزدلفة - ابن عباس ..... ١٩٥٨  
 - إنا نتابع بأموال الناس - عبدالرحمن بن فروخ ..... ٣٨٣٩  
 - إنا نجاور أهل الكتاب وهم يطبخون في قدورهم الخنزير - أبو ثعلبة الخشني ..... ١١٥٥  
 - إنا نخطب، فمن أحب أن يجلس للخطبة فليجلس - عبدالله بن السائب ..... ٢٩٠١  
 - أنا وارث من لا وارث له - المقدم بن معديكرب ..... ٥١٤٩  
 - أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة عوف بن مالك الأشجعي ..... ٢٩٨٠  
 - أنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام - جبير بن مطعم ..... ٥١٥٠  
 - أنا وكافل اليتيم كهاتين في الجنة - سهل بن سعد ..... ٣٥٦٨  
 - إنا مثل إناء، وطعامٌ مثل طعام - عائشة ..... ٣٩٩٧  
 - أنبأني من أقرأه النبي ﷺ - أبو قلابة ..... ٣٧١٠  
 - انبذوه على غداكم واشربوه على عشايتكم - فيروز الديلمى اليماني ..... ٣٩٥٦  
 - أنت أحق بثمانه والله أغنى عنه - جابر بن عبدالله ..... ٢٢٧٦  
 - أنت أحقُّ به مالم تنكح - عبدالله بن عمرو ..... ٥٣١  
 - أنت إمامهم، واقتد بأضعفهم - عثمان بن أبي العاص ..... ٥٣١

۲۲۰۱	عمر بن الخطاب .....	۱۸۱۸	بنت أبي بكر .....
۲۷۵۷	- إنما الإمام جنة يقاتل به - أبو هريرة .....		انقضی رأسک وامتشطی وأهلّی بالحجّ -
	- إنما أمرت بالوضوء إذا قمت إلى الصلاة -	۱۷۸۱	عائشة .....
۳۷۶۰	عبدالله بن عباس .....		إنک أذیت الله ورسوله - أبو سهلة السائب بن
	- إنما أنا بشرٌ أنسى كما تنسون - عبدالله بن	۴۸۲	خلاد .....
۱۰۲۲	مسعود .....		إنک إن اتبعت عورات الناس أفسدتهم -
۳۵۸۳	- إنما أنا بشرٌ وإنکم تختصمون إليّ - أم سلمة	۴۸۸۸	معاوية بن أبي سفيان .....
۲۳۴	- إنما أنا بشرٌ وإنی کُنتُ جُنُبًا - أبو بكر الثقفي		إنک تأتي قومًا أهل الكتاب فادعهم إلى
	- إنما أنا لکم بمنزلة الوالد أعلمکم -	۱۵۸۴	شهادة أن لا إله إلا الله - ابن عباس .....
۸	أبو هريرة .....		إنک رجلٌ مفؤودٌ أنت الحارث بن كلدة أخا
	- إنما بُعثتم ميسرين ولم يُبعثوا معسرین -	۳۸۷۵	ثقیف - سعد بن أبي وقاص .....
۳۸۰	أبو هريرة .....		إنک قد قلتها أربع مرات فبمن؟ - نعيم بن
	- إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد -	۴۴۱۹	هزال .....
۲۹۷۸	جبير بن مطعم .....		انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
	- ﴿إنما جزاء الذين يحاربون الله﴾ نزلت هذه		فقام رسول الله ﷺ لم يكذبك يركع - عبدالله بن
۴۳۷۲	الآية في المشركين - ابن عباس .....	۱۱۹۴	عمرو .....
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا ركع فاركعوا		انكسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
۶۰۵	عائشة .....	۱۱۸۲	وإن النبي ﷺ صلى بهم - أبي بن كعب .....
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا صلى قائمًا		إنکم تدعون يوم القيامة بأسمائکم وأسماء
۶۰۱	فصلوا قيامًا - أنس بن مالك .....	۴۹۴۸	آبائکم - أبو الدرداء الأنصاري .....
	- إنما جعل الإمام ليؤتم به، فإذا كبر فكبروا -		إنکم سترون ربکم كما ترون هذا - جرير بن
۶۰۳	أبو هريرة .....	۴۷۲۹	عبدالله .....
	- إنما جعل الطواف بالبيت وبين الصفا		إنکم شکوتم جذب ديارکم واستبخار المطر
۱۸۸۸	والمروة - عائشة .....	۱۱۷۳	عائشة .....
	- إنما ذلك عِرْقٌ، فانظري إذا أتى قرؤك -		إنکم قادمون على إخوانکم فأصلحوا
۲۸۰	فاطمة بنت أبي حبيش .....		رجالکم وأصلحوا لباسکم - أبو الدرداء
	- إنما ذلك عِرْقٌ وليست بالحیضة - فاطمة	۴۰۸۹	الأنصاري .....
۲۸۲	بنت أبي حبيش .....		إنکم والله! لا تأتون عندي إلا بعهد
	- إنما العشور على اليهود والنصارى - حرب		تعاهدوني عليه - عبدالرحمن بن كعب عن
	ابن عبدالله بن عمير الثقفي عن جده أبي أمه	۳۰۰۴	رجل من أصحاب النبي ﷺ .....
۳۰۴۶	عن أبيه .....		إنما أنا لفهم - أبو سعيد الخدري .....
	- إنما العشور على اليهود والنصارى - رجل	۴۷۶۴	إنما أحببت أن أریکم ظهور رسول الله ﷺ -
۳۰۴۸	من بكر بن وائل عن خاله .....	۱۱۶	علي بن أبي طالب .....
	- إنما العمرى التي أجازها رسول الله ﷺ أن		إنما الأعمال بالنية وإنما لامرئ ما نوى -

۳۵۵۰	يقول - جابر بن عبدالله .....	۳۵۵۰	إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْإِنْتَى - لبابة بنت الحارث .....
۵۱۰	مرتين مرتين - ابن عمر .....	۵۱۰	إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ - علي بن أبي طالب .....
۳۲۶	الأرض - عبد الرحمن بن أبزي .....	۳۲۶	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدِكَ إِلَى الْأَرْضِ - عبد الرحمن بن أبزي .....
۳۲۲	بيديه إلى الأرض - عمار بن ياسر .....	۳۲۲	إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا، وَضْرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ - عمار بن ياسر .....
۶۴۷	عبدالله بن عباس .....	۶۴۷	إِنَّمَا يَلِيسُ هَذِهِ مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - عبدالله بن عمر .....
۲۰۰۸	أسمح - عائشة .....	۲۰۰۸	إِنَّمَا يَلِيسُ هَذِهِ مِنْ لَا خِلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ - عبدالله بن عمر .....
۴۰۵۵	إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثُّوبِ الْمَصْمُتِ مِنَ الْحَرِيرِ - ابن عباس .....	۴۰۵۵	أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ - وائل بن حجر .....
۴۵۷۶	إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ - أبو هريرة .....	۴۵۷۶	أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْلَمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ - خارجة بنت الصلت التميمي عن عمه .....
۱۱۸۵	إِنَّمَا هَذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ بِهَا، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا - قبضة الهلالي .....	۱۱۸۵	أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - عمر بن الخطاب .....
۲۸۷	فَحِيضِي سَنَّهُ أَيَّامٌ - حمنة بنت جحش .....	۲۸۷	أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي إِجَارَةِ الْحِجَامِ مَحِيصَةَ بْنِ مَسْعُودِ الْخَزْرَجِيِّ .....
۴۱۶۷	إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَائِهِمْ - معاوية بن أبي سفيان .....	۴۱۶۷	أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ - أبو حسن مولى بن نوفل .....
۹۱۰	العبد - عائشة .....	۹۱۰	أَنَّهُ اشْتَكَى رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى أَضْنِي فَعَادَ جِلْدَةَ عَلَى عَظْمٍ - أبو أمامة أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري عن بعض أصحاب النبي ﷺ من الأنصار .....
۲۹۳	إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ - زينب بنت أبي سلمة .....	۲۹۳	أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ عِيدٍ - أبو هريرة .....
۱۸۵۴	إِنَّمَا هُوَ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ - أبو هريرة .....	۱۸۵۴	أَنَّهُ اعْتَلَّ بِعَيْرٍ لَصْفِيَّةَ بِنْتِ حُبَيْبٍ وَعِنْدَ زَيْنَبِ فَضْلٍ ظَهَرَ - عائشة .....
۱۴۱۰	إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةٌ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشْرَبْتُمْ لِلسُّجُودِ - أبو سعيد الخدري .....	۱۴۱۰	أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ .....
۱۸۵۲	إِنَّمَا هِيَ طَعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ تَعَالَى - أبو قتادة الأنصاري .....	۱۸۵۲	إِنَّهُ أَنْزَلَتْ عَلَى آتَمًا سُورَةً - أنس بن مالك .....
۲۰۲	إِنَّمَا الْوَضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مَضْطَجِعًا - ابن عباس .....	۲۰۲	أَنَّهُ انْطَلَقَ هُوَ وَنَاسٌ مَعَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمِ الْحَكَمِ بْنِ عَتِيْبَةَ .....
۲۱۰	إِنَّمَا يَجِزُكَ مِنْ ذَلِكَ الْوَضُوءُ - سهل بن حنيف .....	۲۱۰	
۳۴۰۰	إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةَ رِجَالٍ لَهُ أَرْضٌ - رافع بن خديج .....	۳۴۰۰	

- ٤٨٦٦ ..... زيد بن عاصم الأنصاري  
 - أنه رأى رسول الله ﷺ يرفع يديه مع التكبير - ١٣٦٧  
 ٧٢٥ ..... وائل بن حجر  
 - أنه رأى رفقة من أهل اليمن رحالهم الأدم -  
 ٤١٤٤ ..... ابن عمر  
 - أنه رأى على أم كلثوم بنت رسول الله ﷺ بردًا  
 ٤٠٥٨ ..... سیراء - أنس بن مالك  
 - أنه رأى في يد النبي ﷺ خاتماً من ورق يوماً  
 ٤٢٢١ ..... واحداً - أنس بن مالك  
 - أنه رأى النبي ﷺ إذا كان في وتر من صلاته  
 ٨٤٤ ..... لم ينهض - مالك بن الحويرث  
 - أنه رأى النبي ﷺ واقفاً بعرفة على يعبر -  
 ١٩١٦ ..... نبيط بن شريط  
 - أنه رأى النبي ﷺ يستسقي عند أحجار الزيت  
 ١١٦٨ ..... قريباً من الزوراء - عمير مولى بني أبي اللحم  
 - أنه رأى النبي ﷺ يُصلي مما يلي باب بني  
 ٢٠١٦ ..... سهم - المطلب بن أبي وداعة  
 - أنه سُئل عن خضاب النبي ﷺ فذكر أنه لم  
 ٤٢٠٩ ..... يخضب - أنس بن مالك  
 - أنه سأل عائشة زوج النبي ﷺ عن قوله:  
 ﴿وإن خفتم ألا تقسطوا - عروة بن الزبير ... ٢٠٦٨  
 - أنه سأل عن قضية النبي ﷺ في ذلك فقام  
 ٤٥٧٢ ..... حمل بن مالك بن النابغة - عمر بن الخطاب  
 - أنه سمع علياً وسئل عن وضوء رسول الله ﷺ  
 ١١٤ ..... زر بن حبیش  
 - أنه سمع كبراءهم يذكرون أن رجلاً من  
 قريش كان له سهمٌ في بني قريظة - ثعلبة بن  
 ٣٦٣٨ ..... أبي مالك  
 - أنه سمع النبي ﷺ يقرأ في ركعتي الفجر ﴿قل  
 ١٢٦٠ ..... آمنا بالله - أبو هريرة  
 - أنه سمع النبي ﷺ يقرأ في الصبح ﴿إذا زلزلت  
 الأرض - معاذ بن عبدالله الجهني عن رجل  
 ٨١٦ ..... من جهينة  
 - إنه سيكون في أمي أقوامٌ يكذبون بالقدر -  
 - أنه بات عند ميمونة زوج النبي ﷺ وهي  
 ١٣٦٧ ..... خالته - عبدالله بن عباس  
 - إنه بينما أناسٌ يسرون في البحر فنقد  
 طعامهم فرفعت لهم جزيرة - جابر بن  
 ٤٣٢٨ ..... عبدالله  
 - أنه بينما هو جالسٌ عند رسول الله ﷺ وعنده  
 ٣٦٤٤ ..... رجلٌ من اليهود - أبو نملة الأنصاري  
 - أنه تقاضى ابن أبي حدرود ديناً كان له عليه -  
 ٣٥٩٥ ..... كعب بن مالك  
 - أنه التقط ديناراً فاشتري به دقيقاً - علي بن  
 ١٧١٥ ..... أبي طالب  
 - أنه جاء إلى الحجر فقَبَّله فقال - عمر بن  
 ١٨٧٣ ..... الخطاب  
 - أنه جاء ورسول الله ﷺ يخطب فقام في  
 ٤٨٢٢ ..... الشمس - أبو حازم الأحمسي  
 - إنه حبسني حديثٌ كان يحدثني تميمٌ الداري  
 ٤٣٢٥ ..... عن رجل كان في جزيرة - فاطمة بنت قيس  
 - أنه حفظ عن رسول الله ﷺ سكتين : سكتة  
 ٧٧٩ ..... إذا كَبُرَ - سمرة بن جندب  
 - أنه خرج يوم فِطْر فصلى ثم خطب ثم أتى  
 ١١٤٢ ..... النساء ومعه بلالٌ - ابن عباس  
 - أنه دخل على عائشة فسألها عن صلاة رسول  
 ١٣٦٣ ..... الله ﷺ بالليل - الأسود بن يزيد  
 - أنه دخل مع رسول الله ﷺ بيت ميمونة فأتي  
 ٣٧٩٤ ..... يضب محتوذاً - خالد بن الوليد  
 - أنه دخل هو وأبوه علي أنس بن مالك  
 ٤٩٠٤ ..... بالمدينة - سهل بن أبي أمامة  
 - أنه رأى ابن عباس يأتزر فيضع حاشية إزاره  
 ٤٠٩٦ ..... من مقدمه - عكرمة  
 - أنه رأى ابن عمر يصلي بعد الجمعة فينماز  
 ١١٣٣ ..... عن مصلاه - عطاء بن أبي رباح  
 - أنه رأى رسول الله ﷺ فذكر وضوءه - عبدالله  
 ١٢٠ ..... ابن زيد بن عاصم المازني  
 - أنه رأى رسول الله ﷺ مستلقياً - عبدالله بن

- عبدالله بن عمر ..... ٤٦١٣  
- أنه شهد جنازة أم كلثوم وابنها فجعل الغلام
- عمار مولى الحارث بن نوفل ..... ٣١٩٣  
- أنه شهد النبي ﷺ زمن الحديبية في يوم
- جمعة - أسامة الهذلي ..... ١٠٥٩  
- أنه صاع النبي ﷺ قال أنسُ فجرتهُ - صنية
- زوج النبي ﷺ ..... ٣٢٧٩  
- أنه صلى خلف ابن مسعود المغرب فقرأ بقل
- هو الله أحد - أبو عثمان النهدي ..... ٨١٥  
- أنه صلى خلف رسول الله ﷺ فجهر بآمين -
- وائل بن حجر ..... ٩٣٣  
- أنه صلى ركعتين في كُلِّ ركعة ركعتين -
- عائشة ..... ١١٨١  
- أنه صلى في كسوف الشمس فقرأ ثم ركع ثم
- قرأ ثم ركع - ابن عباس ..... ١١٨٣  
- أنه صلى مع رسول الله ﷺ وكان لا يتم
- التكبير - عبدالرحمن بن أبزى ..... ٨٣٧  
- أنه صلى مع النبي ﷺ فكان يقول في ركوعه
- سبحان ربي العظيم - حذيفة بن اليمان ..... ٨٧١  
- أنه صلى مع النبي ﷺ فكان ينصرف عن شقيقه
- هلب الطائي ..... ١٠٤١  
- أنه فرّق بين جارية وولدها فنهاه النبي ﷺ -
- علي بن أبي طالب ..... ٢٦٩٦  
- أنه قال لأبي ذر حيث سير من الشام: إني
- أريد أن أسألك عن حديث - رجل من عذرة . ٥٢١٤  
- أنه قال لأبيه: يا أبت! إني أسمعك تدعو كل
- غداة: اللهم! عافني في بدني - عبدالرحمن  
ابن أبي بكر ..... ٥٠٩٠  
- أنه قال لرسول الله ﷺ إنا نريد أن نكس زمزم
- العباس بن عبدالمطلب ..... ٥٢٥١  
- أنه قتل بالقسامة رجلا من بني نصر بن مالك
- ببحرة الرّعاء - عمرو بن شعيب ..... ٤٥٢٢  
- أنه قرأ: ﴿هيت لك﴾ - ابن مسعود ..... ٤٠٠٤  
- أنه قرأها ﴿قد بلغت من لدني﴾ - أبي بن
- كعب ..... ٣٩٨٥  
- أنه كان إذا جاءه أمر سرور أو بشر به خر
- ساجداً - أبو بكره القنفي ..... ٢٧٧٤  
- أنه كان إذا دخل في الصلاة كبر ورفع يديه -
- ابن عمر ..... ٧٤١  
- أنه كان إذا سمع النداء يوم الجمعة ترحم
- لأسعد بن زرارة - عبدالرحمن بن كعب ..... ١٠٦٩  
- أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر -
- علي بن أبي طالب ..... ٧٤٤  
- أنه كان إذا قام إلى الصلاة المكتوبة كبر -
- علي بن أبي طالب ..... ٧٦١  
- أنه كان في سرية من سرايا رسول الله ﷺ -
- عبدالله بن عمر ..... ٢٦٤٧  
- أنه كان لا يرى على المستحاضة وضوءاً عند
- كل صلاة - ربيعة ..... ٣٠٦  
- أنه كان لوأوه يوم دخل مكة أبيض - جابر بن
- عبدالله ..... ٢٥٩٢  
- أنه كان يأخذ الغسل عن أم عطية - محمد بن
- سيرين ..... ٣١٤٧  
- أنه كان يرعى لقحة بشعب من شعاب أحد -
- عطاء بن يسار عن رجل من بني حارثة ..... ٢٨٢٣  
- أنه كان يسكت سكتين إذا استفتح الصلاة -
- سمرة بن جندب ..... ٧٧٨  
- أنه كان يُصلي فوضع يده اليسرى على اليمنى
- ابن مسعود ..... ٧٥٥  
- إنه كان يُصلي وهو مُسْبِلُ إزاره - أبو هريرة .. ٤٠٨٦  
- إنه كان يُصلي وهو مُسْبِلُ إزاره - أبو هريرة .. ٦٣٨  
- أنه كان يغسل رأسه بالخطمي وهو جنب -
- عائشة ..... ٢٥٦  
- أنه كان يقود ابن عباس فيقومه عند الشفة
- الثالثة - عبدالله بن السائب ..... ١٩٠٠  
- أنه كان يكتحل وهو صائم - أنس بن مالك .. ٢٣٧٨  
- أنه كتب إلى النبي ﷺ فبدأ باسمه - العلاء بن
- الحضرمي ..... ٥١٣٥



- ابن عبدالله ..... ٣٧٠٣ - أنه كره أن يجمع بين العمه والخالة -
- ابن عباس ..... ٢٠٦٧ - إنه كره الوضوء باللبن والنيذ - عطاء بن
- أبو مسعود عقبة بن عمرو البدي ..... ٣٤٢٨ - أنه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي -
- أبو مسعود عقبة بن عمرو البدي ..... ٣٤٨١ - أنه وجد القرققال: ألق عليّ ثوبا يانافع! -
- ابن عمر ..... ١٨٢٨ - أنه وفد إلى رسول الله ﷺ فاستقطعه الملح -
- أبيض بن حمّال ..... ٣٠٦٤ - إنها أبصرت أم سلمة تصبّ الماء على بول
- الغلام - الحسن عن أمه ..... ٣٧٩ - أنها أتت با بن لها صغير لم يأكل الطعام -
- أم قيس بنت محصن ..... ٣٧٤ - أنها أرادت أن تعتق مملوكين لها - عائشة ...
- ٢٢٣٧ - إنها حبة أبيك ورب الكعبة! - أم المؤمنين
- عائشة ..... ٤٨٩٨ - أنها ذكرت نساء الأنصار، فأثنت عليهن
- وقالت لهن معروفًا - عائشة ..... ٤١٠٠ - أنها رأت النبي ﷺ وهو قاعد القرفصاء -
- قيلة بنت مخزوم ..... ٤٨٤٧ - إنها ستفتح لكم أرض العجم - عبدالله بن
- عمرو ..... ٤٠١١ - إنها ستكون عليكم بعدي أمراء تشغلهم
- أشياء - عباد بن الصامت ..... ٤٣٣ - إنها ستكون فتنة تستنظف العرب، قتلها في
- النار - عبدالله بن عمرو ..... ٤٢٦٥ - إنها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرًا
- من الجالس - أبو بكره الثقفي ..... ٤٢٥٦ - أنها سمعت النبي ﷺ يقرأ ﴿ إنه عمل غير
- صالح ﴾ - أسماء بنت يزيد ..... ٣٩٨٢ - أنها طلقت على عهد رسول الله ﷺ ولم يكن
- للمطلقة عدّة - أسماء بنت يزيد بن السكن
- الأنصارية ..... ٢٢٨١ - أنها كانت تحت ثابت بن قيس بن شماس -
- أبي رباح ..... ٨٦ - إنه لا تتم صلاة لأحد من الناس حتى يتوضأ
- رفاعة بن رافع ..... ٨٥٧ - إنه لا تفريط في النوم إنما التفريط في اليقظة
- أبو قتادة ..... ٤٣٧ - إنه لا يصيد صيدًا ولا ينكأ عدوا، وإنما يفقأ
- العين ويكسر السن - عبدالله بن مغفل ..... ٥٢٧٠ - أنه لعن المتشبهات من النساء بالرجال - ابن
- عباس ..... ٤٠٩٧ - إنه لم يكن نبي بعد نوح إلا وقد أئذر الدجال
- قومه - عامر بن عبدالله أبو عبيدة بن الجراح ..... ٤٧٥٦ - أنه لم يكن يصوم من السنة شهرًا تامًا إلا
- شعبان - أم سلمة ..... ٢٣٣٦ - إنه لم يمنعني أن أرد عليك السلام - عبدالله
- ابن عمر ..... ٣٣٠ - إنه لو حدث في الصلاة شيء أنأتكم به -
- عبدالله بن مسعود ..... ١٠٢٠ - إنه لو كان مسلمًا فأعتقتم عنه - عبدالله بن
- عمرو بن العاص ..... ٢٨٨٣ - إنه ليس عليك بأس إنما هو أبوك وغلأمك -
- أنس بن مالك ..... ٤١٠٦ - إنه ليس لنبي أن يومض - أنس بن مالك ...
- ٣١٩٤ - إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتًا مزوفًا -
- علي بن أبي طالب ..... ٣٧٥٥ - إنه ليغان على قلبي، وإني لأستغفر الله في
- كل يوم - الأغر بن يسار المزني ..... ١٥١٥ - أنه مر قال: فراقه بفاتحة الكتاب ثلاثة أيام
- غدوة وعشية - خارجة بن الصلت، عن عمه ..... ٣٨٩٧ - أنه نهى أن يقرن بين الحج والعمرة - معاوية
- ابن أبي سفيان ..... ١٧٩٤ - أنه نهى أن يتبذد الزبيب والتمر جميعًا - جابر

- ٢٠ ..... رسول الله ﷺ - البراء بن عازب  
- أنهم كانوا على منهل من المناهل - غالب
- ٢٩٣٤ ..... القطان عن رجل عن أبيه عن جده  
- أنهم كانوا يصلون مع رسول الله ﷺ فإذا ركع  
ركعوا - البراء بن عازب ..... ٢٢٢
- ..... إني اجتويت المدينة، فأمر لي رسول الله ﷺ  
بذود - أبو ذر الغفاري ..... ٢٣٣
- ..... إني أعطي رجلاً وأدع من هو أحب إليّ  
منهم - سعد بن أبي وقاص ..... ٤٦٨٣
- ..... إني إن لا أستخلف فإن رسول الله ﷺ لم  
يستخلف - عمر بن الخطاب ..... ٢٩٣٩
- ..... إني إنما أقضي بينكم برأيي فيما لم ينزل عليّ  
فيه - أم سلمة ..... ٢٥٨٥
- ..... إني أوصل إلى السحر وربي يطعمني -  
عبدالرحمن بن أبي ليلى عن رجل من  
أصحاب النبي ﷺ ..... ٢٣٧٤
- ..... إني خاطب على الناس ومخيرهم برضاكم -  
عائشة ..... ٤٥٣٤
- ..... إني دخلت الكعبة ولو استقبلت من أمري -  
عائشة ..... ٢٠٢٩
- ..... إني رأيت رسول الله ﷺ يُصلي في قميص -  
جابر بن عبد الله ..... ١٣٣
- ..... إني رجلٌ ضخمٌ - أنس بن مالك ..... ١٥٧
- ..... إني سألت ربي وشغفت لأمتي فأعطاني ثلث  
أمتي - عامر بن سعد بن أبي وقاص ..... ١٧٧٥
- ..... إني صليت خلف رسول الله ﷺ ومع أبي بكر  
وعمر وعثمان - أبو تيمية الهجيمي ..... ١٤١٥
- ..... إني عالجت امرأة من أقصى المدينة فأصبت  
منها - عبد الله بن مسعود ..... ٤٦٨
- ..... إني قد حدثتكم عن الدجال حتى خشيت أن  
لا تعقلوا - عباد بن الصامت ..... ٣٢٠
- ..... إني كرهت أن أذكر الله تعالى ذِكْرَهُ -  
المهاجر بن قنفذ ..... ١٧
- ..... إني كنت ركعت ركعتي الفجر فقال:  
حبيبة بنت سهل الأنصارية ..... ٢٢٢٧
- ..... أنها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات -  
أم حبيبة ..... ٢١٠٧
- ..... إنها كانت تغسل المني من ثوب رسول الله  
ﷺ - عائشة ..... ٣٧٣
- ..... أنها كانت تغلي رأس رسول الله ﷺ - زينب  
التقية ..... ٣٠٨٠
- ..... أنها كانت تنبذ لرسول الله ﷺ غدوة فإذا كان  
من العشي - عائشة ..... ٣٧١٢
- ..... أنها كانت عند ابن جحش فهلك عنها -  
أم حبيبة ..... ٢٠٨٦
- ..... أنها كانت عند أبي حفص بن المغيرة -  
فاطمة بنت قيس ..... ٢٢٨٩
- ..... أنها كانت مستحاضة وكان زوجها يجامعها  
حمئة بنت جحش ..... ٣١٠
- ..... إنها لا تتم صلاة أحدكم حتى يسبغ الوضوء  
رفاعة بن رافع ..... ٨٥٨
- ..... إنها لرؤيا حق إن شاء الله، فقم مع بلال فألق  
عليه مارأيت - عبد الله بن زيد ..... ٤٩٩
- ..... إنها ليست بنجس، إنما هي من الطوافين -  
عائشة ..... ٧٦
- ..... إنها ليست بنجس، إنها من الطوافين عليكم  
أبو قتادة ..... ٧٥
- ..... أنها كم عن النقيير والمقيرر والحتتم والدياء  
والمزادة المجوبة - أبو هريرة ..... ٣٦٩٣
- ..... أنهم اصطلمحوا على وضع الحرب عشر  
سنين - مسور بن مخزومة ومروان بن الحكم ..... ٢٧٦٦
- ..... أنهم تمسحوا وهم مع رسول الله ﷺ  
بالصعيد لصلاة الفجر - عمار بن ياسر ..... ٣١٨
- ..... أنهم خرجوا مع رسول الله ﷺ في غزوة تبوك  
معاذ بن جبل ..... ١٢٠٦
- ..... أنهم شكوا في هلال رمضان مرة - عكرمة  
مولي ابن عباس ..... ٢٣٤١
- ..... أنهم كانوا إذا رفعوا رؤوسهم من الركوع مع

- یارسول اللہ - بلال بن رباح ..... ۱۲۵۷
- انی لا اخیس بالعہد ولا اخیس البرد -
- ابن طلحة ..... ۲۰۳۰
- انی نہیت عن قتل المصلین - أبو ہریرہ ..... ۴۹۲۸
- انی واللہ! ان شاء اللہ لا اخلف علی یمین -
- أبو موسی الأشعري ..... ۳۲۷۶
- انی واللہ! ما آمنُ یهودَ علی کتابی - زید بن
- ثابت ..... ۳۶۴۵
- انی وہبت لخالتي غلامًا، وأنا أرجو - عمر
- ابن الخطاب ..... ۳۴۳۰
- أهدني لي ولحفصة طعامًا وكُنَّا صائمتين
- فأفطرنا - عائشة ..... ۲۴۵۷
- أهديت إلى النبي ﷺ ناقة فقال: أسلمت؟ -
- عياض بن حمار ..... ۳۰۵۷
- أهذا كهذ الشعر ونثرًا كثر الدُّفل ولكن
- رسول الله ﷺ - ابن مسعود ..... ۱۳۹۶
- أهرقها - أنس بن مالك ..... ۳۶۷۵
- أهل النبي ﷺ بعمرة، وأهل أصحابه بحج -
- ابن عباس ..... ۱۸۰۴
- أو غير ذلك يا عائشة؟ - عائشة أم المؤمنين .. ۴۷۱۳
- أو ليضربن الله بقلوب بعضكم على بعض -
- ابن مسعود ..... ۴۳۳۷
- أو مسلمٌ اني لأعطي الرجل العطاء وغيره
- أحب إليّ منه - سعد بن أبي وقاص ..... ۴۶۸۵
- أو مُسلمٌ - سعد بن أبي وقاص ..... ۴۶۸۳
- أو تي رسول الله ﷺ سبعًا من المثاني
- الطَّول، وأوتي موسى ستًا - عبدالله بن
- عباس ..... ۱۴۵۹
- أو جب إن ختم بأمين، فإنه إن ختم بأمين فقد
- أوجب - أبو زهير النميري ..... ۹۳۸
- أو جدتم في كل أربعين درهمًا درهم -
- عمران بن حصين ..... ۱۵۶۱
- أوسع من قبل رجله أوسع من قبل رأسه -
- كليب بن شهاب الجرمي عن رجل من
- الأنصار ..... ۳۳۳۲
- یارسول اللہ - بلال بن رباح ..... ۱۲۵۷
- انی لا اخیس بالعہد ولا اخیس البرد -
- أبو رافع المدني ..... ۲۷۵۸
- انی لا أرى طلحة إلا قد حدث فيه الموت -
- الحصين بن وحوح ..... ۳۱۵۹
- انی لا أستطيع أن أدور بینکُنَّ - عائشة ..... ۲۱۳۷
- انی لأرجو أن لا تعجز أمتي عند ربها - سعد
- ابن أبي وقاص ..... ۴۳۵۰
- انی لأعرف كلمة لو قالها هذا لذهب عنه
- الذي يجد - سليمان بن صرد ..... ۴۷۸۱
- انی لأعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد
- من الغضب - معاذ بن جبل ..... ۴۷۸۰
- انی لأقوم إلى الصلاة وأنا أريد أن أطول فيها
- أبو قتادة ..... ۷۸۹
- انی لأنذركموه وما من نبي إلا قد أنذره قومه
- عبدالله بن عمر ..... ۴۷۵۷
- انی لبدت رأسي وقلدت هدي فلا أجلٌ -
- حفصة زوج النبي ﷺ ..... ۱۸۰۶
- انی لست كهيتكم اني أطعم وأسقى -
- عبدالله بن عمر ..... ۲۳۶۰
- انی لم أتهمك ولكن الحديث عن رسول الله
- ﷺ شديدٌ - أبو موسى الأشعري ..... ۵۱۸۳
- انی لم أرسل بها إليك لتلبسها - علي بن
- أبي طالب ..... ۴۰۴۳
- انی لم أعنك وهذا أحسن - وائل بن حجر .. ۴۱۹۰
- انی لم أکسکها لتلبسها - عبدالله بن عمر ... ۱۰۷۶
- انی لم أکسکها لتلبسها - عبدالله بن عمر ... ۴۰۴۰
- انی لم أمسک عنه منذ اليوم إلا لتوفي بتذرك
- أنس بن مالك ..... ۳۱۹۴
- انی ما جمعتکم لرهبه ولا رغبه - فاطمة بنت
- قيس ..... ۴۳۲۶
- انی متعجل إلى المدينة فمن أراد أن يتعجل
- معي فليتعجل - أبو حميد الساعدي ..... ۳۰۷۹
- انی نذرت في الجاهلية - عمر بن الخطاب ... ۳۳۲۵

- أو صاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعُهُنَّ -  
 أبو هريرة ..... ١٤٣٢
- أو صاني خليلي ﷺ بثلاث لا أدعُهُنَّ بشيء -  
 أبو الدرداء ..... ١٤٣٣
- أوصى الحارث أن يُصلي عليه عبد الله بن  
 يزيد - أبو إسحاق السبيعي ..... ٣٢١١
- أو صيكت يا معاذ! لا تدعَنَّ في دبر كل صلاة -  
 معاذ بن جبل ..... ١٥٢٢
- أو صيكتم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن  
 عبدًا حبشيًا - العرياض بن سارية ..... ٤٦٠٧
- أو ف بنذر - عمر بن الخطاب ..... ٣٣٢٥
- أو في بنذر - عبد الله بن عمرو ..... ٣٣١٢
- أو قد وجدتموه - أبو هريرة ..... ٥١١١
- أو كُنْكُمْ يجد ثوبين - طلق بن علي ..... ٦٢٩
- أو لكلكم ثوبان - أبو هريرة ..... ٦٢٥
- أو ليس قد ابتعته منك؟ - عمارة بن خزيمة  
 عن عمه ..... ٣٦٠٧
- أي الأعمال أفضل قال الصلاة في أول  
 وقتها - أم فروة ..... ٤٢٦
- أي ذلك شئت يا حمزة - حمزة الأسلمي .... ٢٤٠٣
- أي شيء كان رسول الله ﷺ يقول إذا سلّم من  
 الصلاة؟ - المغيرة بن شعبة ..... ١٥٠٥
- أي عائشة! ألم تري أن مجزأ المدلجى رأى  
 زيدًا وأسامة - عائشة ..... ٢٢٦٧
- أي يوم هذا؟ - ابن عمر ..... ١٩٤٥
- أي يوم هذا؟ - سراء بنت نهبان ..... ١٩٥٣
- أيّاكم والجلوس بالطرقات - أبو سعيد  
 الخدري ..... ٤٨١٥
- أيّاكم والحمد فإن الحمد يأكل الحسنات -  
 أبو هريرة ..... ٤٩٠٣
- أيّاكم والشح - عبد الله بن عمرو ..... ١٦٩٨
- أيّاكم والظن فإن الظن أكذب الحديث -  
 أبو هريرة ..... ٤٩١٧
- أيّاكم والقسامة - أبو سعيد الخدري ..... ٢٧٨٣
- أيّاكم والكذب فإن الكذب يهدي إلى  
 الفجور - عبد الله بن مسعود ..... ٤٩٨٩
- أيّاي أن تتخذوا ظهور دوابكم منابر -  
 أبو هريرة ..... ٢٥٦٧
- أيحسب أحدكم متكئًا على أريكته -  
 العرياض بن سارية السلمي ..... ٣٠٥٠
- الأيدي ثلاثة فيد الله العليا ويد المعطي التي  
 تليها - مالك بن نضلة ..... ١٦٤٩
- أيسر أحدكم أن يبصق في وجهه - أبو سعيد  
 الخدري ..... ٤٨٠
- أيعجز أحدكم - أبو هريرة ..... ١٠٠٦
- أيعجز أحدكم أن يكون مثل أبي ضمضم؟ -  
 عبد الرحمن بن عجلان ..... ٤٨٨٧
- أيكم خلف الخارج في أهله وماله بخير -  
 أبو سعيد الخدري ..... ٢٥١٠
- أيكم الذي ركع دون الصف ثم مشى إلى  
 الصف - الحسن ..... ٦٨٤
- أيكم رأى رؤيا - أبو بكره الثقفي ..... ٤٦٣٥
- أيكم صلى مع رسول الله ﷺ صلاة الخوف؟  
 - سعيد بن العاص ..... ١٢٤٦
- أيكم قرأ؟ - عمران بن حصين ..... ٨٢٨
- أيكم المتكلم بالكلمات فإنه لم يقل بأسا -  
 أنس بن مالك ..... ٧٦٣
- أيكم يحبُّ أن هذا له - جابر بن عبد الله ..... ١٨٦
- أيكم يحب أن يعرض الله عنه بوجهه - جابر  
 ابن عبد الله ..... ٤٨١
- أيكم يحبُّ أن يغدو إلى بطحان أو العقيق -  
 عقبة بن عامر الجهني ..... ١٤٥٦
- الأيمُّ أحقُّ بنفسها من وليها - ابن عباس ..... ٢٠٩٨
- أيما امرأة أدخلت على قوم من ليس منهم -  
 أبو هريرة ..... ٢٢٦٣
- أيما امرأة أصابت بخورًا فلا تشهدن معنا  
 العشاء - أبو هريرة ..... ٤١٧٥
- أيما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلّدت في

- عتقها مثله من النار يوم القيامة - أسماء بنت يزيد ..... ٤٢٣٨
- أيما امرأة زوجها وليان فهي للأول منهما -
- سمرة بن جندب ..... ٢٠٨٨
- أيما امرأة سألت زوجها طلاقاً في غير مابأس - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ..... ٢٢٢٦
- أيما امرأة نكحت بغير إذن موليتها - عائشة . ٢٠٨٣
- أيما امرأة نكحت على صداق أو حباء -
- عبدالله بن عمرو ..... ٢١٢٩
- أيما رجل أضاف قومًا فأصبح الضيف محرومًا - المقدم أبو كريمة ..... ٣٧٥١
- أيما رجل أعمر عمرى له ولعقبه - جابر بن عبدالله ..... ٣٥٥٣
- أيما رجل أفلس فأدرك الرجل متاعه بعينه - أبو هريرة ..... ٣٥١٩
- أيما رجل باع متاعًا فأفلس الذي ابتاعه - أبو بكر بن عبدالرحمن بن الحارث ..... ٣٥٢٠
- أيما رجل مسلم أعتق رجلاً مسلمًا - أبو نجيع السلمى ..... ٣٩٦٥
- أيما رجل مسلم أكفر رجلاً مسلمًا - ابن عمر ..... ٤٦٨٧
- أيما رجل من أمتي سبته سبة أو لعنته لعنة في غضبي - حذيفة بن اليمان ..... ٤٦٥٩
- أيما طيب تطيب على قوم لا يُعرف له تطبُّبٌ عمر بن عبدالعزيز ..... ٤٥٨٧
- أيما عبد تزوج بغير إذن مواله فهو عاهرٌ - جابر بن عبدالله ..... ٢٠٧٨
- أيما عبد كاتب على مائة أوقية فأذاها إلا عشرة أواق فهو عبدٌ - عبدالله بن عمرو ..... ٣٩٢٧
- أيما قرية أيتيموها وأقمتم فيها فسهمكم فيها أبو هريرة ..... ٣٠٣٦
- أيما مسلم كسا مسلمًا ثوبًا على عُري - أبو سعيد الخدري ..... ١٦٨٢
- الإيمان بضغٌ وسبعون أفضلها قول لا إله إلا الله - أبو هريرة ..... ٤٦٧٦
- الإيمان قيد الفتك لا يفتك مؤمنٌ - أبو هريرة ٢٧٦٩
- الأيمن فالأيمن - أنس بن مالك ..... ٣٧٢٦
- أين السائل عن العُمره - يعلى بن أمية ..... ١٨١٩
- أين السائل عن وقت الصلاة؟ - أبو موسى الأشعري ..... ٣٩٥
- أين كُنت يا أبا هريرة؟ - أبو هريرة ..... ٢٣١
- أين الله؟ - أبو هريرة ..... ٣٢٨٤
- أينقص الرُطبُ إذا يس؟ - سعد بن أبي وقاص ..... ٣٣٥٩
- أيها الناس! إذا كان هذا اليوم فاغتسلوا - ابن عباس ..... ٣٥٣
- أيها الناس! أما والله! ما بئ لي لي هذه بحمد الله غافلاً - عائشة ..... ١٣٧٤
- أيها الناس إنكم لن تطيقوا كل ما أمرتم به ولكن سدّدوا وأبشروا - شعيب بن رزيق الطائفي ..... ١٠٩٦
- أيهما أكثر أخذًا للقرآن - جابر بن عبدالله ..... ٣١٣٨

## ب

- بش ابن العشيبة - عائشة ..... ٤٧٩١
- بش ما عدلتنونا بالجمار والكلب - عائشة . ٧١٢
- بش ماجزتها أو جزيتها إن الله أنجاها عليها لتتحرنها - عمران بن حصين ..... ٣٣١٦
- بش مطية الرجل: زعموا - حذيفة بن اليمان أو أبو مسعود ..... ٤٩٧٢
- بادروا الصُّبح بالوتر - عبدالله بن عمر ..... ١٤٣٦
- بأدناها بابًا - عائشة ..... ٥١٥٥
- بارك الله لك، وبارك عليك - أبو هريرة ..... ٢١٣٠
- بالغ في الاستنشاق إلا أن تكون صائمًا - لقيط بن صبرة ..... ٢٣٦٦
- بايعت النبي ﷺ ببيع قبل أن يبعث - عبدالله ابن أبي الحمساء ..... ٤٩٩٦
- بتٌ عند خالتي ميمونة فقام النبي ﷺ يُصلِّي من الليل - ابن عباس ..... ١٣٦٥
- بت في بيت خالتي ميمونة بنت الحارث

۴۰۶۱	ابن عباس	۱۳۵۷	فصلی النبی ﷺ العشاء - ابن عباس
	- بَشَّرَ المشائين في الظلم إلى المساجد بالنور		- بَثُّ في بيت خالتي ميمونة، فقام رسول الله
۵۶۱	النام - بريدة بن الحصيب	۶۱۰	ﷺ من الليل - ابن عباس
	- بشروا ولا تفروا ويسروا ولا تُعسروا - أبو		- بَثُّ ليلة عند النبي ﷺ فَلَمَّا استيقظ من منامه
۴۸۳۵	موسى الأشعري	۵۷	عبدالله بن عباس
	- بعث رسول الله ﷺ أسيد بن حضير وأنا ساء		- بَثُّ ليلة عند النبي ﷺ لأنظر كيف يُصلي فقام
۳۱۷	معه في طلب قلادة أضلتها - عائشة	۱۳۵۵	قتوضاً - الفضل بن عباس
	- بعث رسول الله ﷺ بالهدي فأنا فتلت		- بثلاثة أحجار، ليس فيها رجحٌ - خزيمه بن
۱۷۵۹	قلائدها - عائشة	۴۱	ثابت
	- بعث رسول الله ﷺ جيشاً إلى بني العنبر -		- بحصى الخذف - عبدالرحمن بن معاذ
۳۶۱۲	الزبيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي	۱۹۵۷	التيمي
	- بعث رسول الله ﷺ خيلاً قبل نجد -		- بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده -
۲۶۷۹	أبو هريرة	۳۷۶۱	سلمان الفارسي
	- بعث رسول الله ﷺ سرية إلى نجد - ابن عمر		- بزق رسول الله ﷺ في ثوبه وحك بعضه
۲۷۴۳	بعث رسول الله ﷺ سرية فأصابهم البرد -		يبعض - أبو نضرة المنذر بن مالك وأنس بن
۱۴۶	ثوبان مولى رسول الله ﷺ	۳۸۹	مالك
	- بعث رسول الله ﷺ عبد الله بن غالب الليثي		- بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله
۲۶۷۸	جندب بن مكيث		ﷺ لَعُكَ ذِي خِيَّانٍ - عامر بن شهر
	- بعث عليّ إلى النبي ﷺ بذهبية في تربتها -	۳۰۲۷	الهمداني
۴۷۶۴	أبو سعيد الخدري		- بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما أعطى محمد
	- بعث النبي ﷺ إلى أبي طيباً فقطع منه عرقاً -		رسول الله بلال بن حارث - عمرو بن عوف
۳۸۶۴	جابر بن عبدالله	۳۰۶۲	المزني
	- بعث - يعنى النبي ﷺ بسيسة عينا ينظر -		- بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما كتب عبدالله
۲۶۱۸	أنس بن مالك		عمر في ثمنغ - عبدالحميد بن عبدالله بن
	- بعث النبي ﷺ عشرة عينا - أبو هريرة	۲۸۷۹	عبدالله بن عمر
۲۶۶۰	بعثت بنو سعد بن بكر ضمام بن ثعلبة إلى		- بسم الله والله أكبر هذا عني وعمن لم يُضح -
۴۸۷	رسول الله ﷺ - ابن عباس	۲۸۱۰	جابر بن عبدالله
	- بعثنا رسول الله ﷺ في جيش قبل نجد - ابن		- بسم الله وضعت جنبي، اللهم! اغفر لي ذنبي
۲۷۴۱	عمر	۵۰۵۴	أبو أزهري الأنماري
	- بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فبلغت سهماننا		- بسم الله وعلى سنة رسول الله ﷺ - عبدالله
۲۷۴۵	عبدالله بن عمر	۳۲۱۳	ابن عمر
	- بعثنا رسول الله ﷺ في سرية فلما بلغنا		- البسوا من ثيابكم البياض فإنها من خير
۵۰۸۰	المغار - الحارث بن مسلم التميمي	۳۸۷۸	ثيابكم - ابن عباس
	- بعثنا رسول الله ﷺ وأمر علينا أبا عبيدة بن		- البسوا من ثيابكم البيض فإنها من خير ثيابكم

- ۳۲۷۰ ..... أبي بكر الصديق
- ۴۹۵۴ ..... - بل أنت زرعة - أسامة بن أخدري
- ..... - بل أنت نسبت، بهذا أمرني ربي عز وجل -
- ۱۵۶ ..... المغيرة بن شعبة
- ..... - بل شربت عسلا عند زينب بنت جحش ولن
- ۳۷۱۴ ..... أعودله - عائشة
- ۱۸۰۸ ..... - بل لكم خاصة - بلال بن الحارث
- ..... - بل مرة واحدة فمن زاد فهو تطوع - عبدالله
- ۱۷۲۱ ..... ابن عباس
- ..... - بلغني أن رسول الله ﷺ افتتح خير عنوة -
- ۳۰۱۸ ..... محمد بن مسلم الزهري
- ..... - بلغني عنك أنك وقعت على جارية بني
- ۴۴۲۵ ..... فلان؟ - ابن عباس
- ۱۰۸۱ ..... - بلى فاتخذله منبراً مراقتين - ابن عمر
- ..... - بلى قد فعلت ولكن قد غفر لك - عبدالله بن
- ۳۲۷۵ ..... عباس
- ..... - يمّ تستحل ماله أردد عليه ماله - عبدالله بن
- ۳۴۶۷ ..... عمر
- ..... - يم تشهد؟ - عمارة بن خزيمة عن عمه
- ۳۶۰۷ ..... بيت لا تمر فيه جياع أهله - عائشة
- ۳۸۳۱ ..... - بيادكم هذه التي تكذبون على رسول الله
- ..... ﷺ فيها - عبدالله بن عمر
- ۱۷۷۱ ..... - البيعان بالخيار ما لم يفترقا فإن صدقا -
- ۳۴۵۹ ..... حكيم بن حزام
- ۳۴۵۷ ..... - البيعان بالخيار ما لم يفترقا - أبو الوضئ
- ..... - بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة - جابر بن
- ..... عبدالله
- ۴۶۷۸ ..... - بين كل أذانين صلاة بين كل أذانين صلاة
- ..... لمن شاء - عبدالله بن مغفل
- ۱۲۸۳ ..... - بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين -
- ..... عبدالله بن بسر
- ۴۲۹۶ ..... - بينا نحن جلوس في بيتنا في نحر الظهيرة قال
- ..... قائل لأبي بكر - عائشة
- ۴۰۸۳ ..... - بينا نحن في المسجد جلوسا خرج علينا
- ۳۸۴۰ ..... الجراح - جابر بن عبدالله
- ..... - بعثني أبو بكر فيمن يؤذن يوم النحر بعني -
- ۱۹۴۶ ..... أبو هريرة
- ..... - بعثني أبي إلى النبي ﷺ في إبل - عبدالله بن
- ۱۶۵۳ ..... عباس
- ..... - بعثني رسول الله ﷺ إلى خالد بن سفيان
- ۱۲۴۹ ..... الهذلي - عبدالله بن أنيس
- ..... - بعثني رسول الله ﷺ أنا والزيبر والمقداد -
- ۲۶۵۰ ..... علي بن أبي طالب
- ..... - بعثني رسول الله ﷺ في حاجة، قال فجئت
- ..... وهو يصلي - جابر بن عبدالله
- ۱۲۲۷ ..... - بعثني رسول الله ﷺ مصدقاً فمررت برجل -
- ۱۵۸۳ ..... أبي بن كعب
- ..... - بعثني عليّ قال لي: أبعثك على ما بعثني عليه
- ۳۲۱۸ ..... أبو هياج الأسدي
- ..... - بعثني عمر إلى الأسقف فدعوته فقال له
- ..... عمر: وهل تجدني في الكتاب؟ - الأوق
- ۴۶۵۶ ..... مؤذن عمر بن الخطاب
- ..... - بعثني النبي ﷺ فرجعت إليه فوجدته يأكل
- ۳۷۷۰ ..... تمرًا - أنس بن مالك
- ..... - بعنا أمهات الأولاد على عهد رسول الله ﷺ
- ۳۹۵۴ ..... وأبي بكر - جابر بن عبدالله
- ..... - البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة - جابر
- ۲۸۰۸ ..... ابن عبدالله
- ..... - بقيت بقية من أهل خير، فتحصنوا - ابن
- ..... شهاب الزهري وعبدالله بن أبي بكر وابن
- ..... محمد بن مسلمة
- ۳۰۱۶ ..... بكنوة - أبو هريرة
- ۴۴۷۸ ..... - بل اتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر -
- ..... أبو ثعلبة الخشني
- ۴۳۴۱ ..... - بل الله جبلك عليهما - زارع بن عامر
- ۵۲۲۵ ..... - بل الله يخفض ويرفع وإني لأرجو -
- ..... أبو هريرة
- ۳۴۵۰ ..... - بل أنت أبرهم وأصدقهم - عبدالرحمن بن





۴۳۴	الصلاة - قیصۃ بن وقاص .....	۳۶۵۹	منکم - ابن عباس .....
	- تكون في هذه الأمة أربع فتن في آخرها الفناء	۴۹۵۰	تمسوا بأسماء الأنبياء - أبو وهب الجشمي .
۴۲۴۱	عبدالله بن مسعود .....	۴۹۶۵	تمسوا باسمي ولا تكونوا بكينيتي - أبو هريرة .
۱۱۳۶	- تُلبسها صاحبها طائفة من ثوبها - أم عطية ..	۵۰۳۶	نشمت العاطس ثلاثاً - عبيد بن رفاعة الزرقني
۹۹۳	- تلك صلاة المغضوب عليهم - ابن عمر .....	۱۶۹۱	تصدق به على نفسك - أبو هريرة .....
	- تلك صلاة المنافقين يجلس أحدهم حتى إذا	۲۲۱۷	تصدق بهذا - سليمان بن يسار .....
۴۱۳	اصفرت الشمس - أنس بن مالك .....	۳۴۶۹	تصدقوا عليه - أبو سعيد الخدري .....
	- تلك غنيمة المسلمين غداً إن شاء الله - سهل		تُصَلِّي في الخمار والدُّرْع السابغ الذي يُعيب
۲۵۰۱	ابن الحنظلية .....	۶۳۹	أم سلمة .....
	- تمتع رسول الله ﷺ في حجة الوداع - عبدالله		تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت
۱۸۰۵	ابن عمر .....	۵۱۹۴	ومن لم تعرف - عبدالله بن عمرو .....
۸۴	- تمرّة طيبة وماءً طهوراً - عبدالله بن مسعود ....		تعافوا الحدود فيما بينكم فما بلغني من حد
	- تمرق مارقة عند فرقة من المسلمين يقتلها	۴۳۷۶	فقد وجب - عبدالله بن عمرو بن العاص ...
۴۶۶۷	أولى الطائفتين بالحق - أبو سعيد الخدري .	۴۵۳۶	تعال فاستقد - أبو سعيد الخدري .....
	- التمسوا له وارثاً أو ذوا رحم - بريدة بن	۱۰۹۱	تعال يا عبدالله بن مسعود - جابر بن عبدالله ..
۲۹۰۴	الحصيب .....		تغتسل من ظهر إلى ظهر وتوضأ لكل صلاة -
	- التمسوها في العشر الأواخر من رمضان -	۳۰۱	سعيد بن المسيب .....
۱۳۸۱	ابن عباس .....		تغسله فإن لم يذهب أثره فلتغيره بشيء -
	- التمسوها في العشر الأواخر من رمضان	۳۵۷	عائشة .....
۱۳۸۳	والتمسوها في التاسعة - أبو سعيد الخدري		تفتح أبواب الجنة كل يوم اثنين وخميس -
۲۰۲	- تام عينا ولا ينام قلبي - ابن عباس .....	۴۹۱۶	أبو هريرة .....
۱۸۵	- تنع حتى أريك - أبو سعيد الخدري .....		التفل في المسجد خطيئة وكفارته أن يواريه
۱۷۶۳	- تنحراها ثم تصبغ نعلها في دمه - ابن عباس .	۴۷۴	أنس بن مالك .....
	- تنحوا عن هذا المكان - فصلى بهم صلاة		تقدموا فاتموا بي، وليأتكم بكم من بعدكم -
۴۴۴	الصبح - عمرو بن أمية الضمري .....	۶۸۰	أبو سعيد الخدري .....
	- تنظر فإن رأت فيه دمًا فلتقرصه بشيء -		تقطع يد السارق في ربع دينار فصاعداً -
۳۶۰	أسماء بنت أبي بكر .....	۴۳۸۴	عائشة .....
۲۰۴۷	- تُنكح النساء لأربع - أبو هريرة .....		تقول: الله أكبر الله أكبر، الله أكبر، الله أكبر
۱۹۵	- توضؤوا مما غيرت النار - أم حبيبة .....	۵۰۰	أبو محذورة .....
۲۹۲	- توضئ لكل صلاة - عائشة .....		التكبير في الفطر سبع في الأولى وخمس في
	- توضأ واغسل ذكرك ثم نم - عمر بن	۱۱۵۱	الآخرة - عبدالله بن عمرو بن العاص .....
۲۲۱	الخطاب .....		تكون إبلاً للشياطين ويوت للشياطين -
۴۳۸۱	- توضأت حين أقبلت؟ - أبو أمامة الباهلي ...	۲۵۶۸	أبو هريرة .....
			تكون عليكم أمراء من بعدي، يؤخرون

## ث

- ٧٣٤ ..... عليهما - عباس بن سهل .....  
 - ثُمَّ الزكاة مثل ذلك ثُمَّ تُوخَذُ الأعمال على  
 ٨٦٦ ..... حسب ذلك - تميم الداري .....  
 - ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي السُّهُوِ بَعْدَ مَا سَلِمَ -  
 ١٠١٦ ..... أبو هريرة .....  
 - ثُمَّ لِيُطَوَّلَ بَعْدَ مَا شَاءَ - أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 ١٣٢٤ .....  
 - ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَيْهِ إِلَى  
 المرفقين - عمار بن ياسر .....  
 ٢٢٥ .....  
 - ثُمَّ نَهَى عَنِ الْمِثْلَةِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .....  
 ٤٣٦٨ .....  
 - ثُمَّ هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ - حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانَ .....  
 ٤٢٤٤ .....  
 - ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى  
 والرسخ والساعد - وائل بن حجر .....  
 ٧٢٧ .....  
 - ثُمَّ يُخْرَجُ الدِّجَالُ مَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ - حَذِيفَةَ بْنِ  
 الْيَمَانَ .....  
 ٤٢٤٤ .....  
 - ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ - سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ .....  
 ٢٥٤٠ .....  
 - تُؤْتَبُ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَجَعَلَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي - سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ...  
 ٩١٦ .....  
 - الْيُبُّ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا - ابْنُ عَبَّاسٍ .....  
 ٢٠٩٩ .....  
 ج  
 - جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى  
 حِمَارٍ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي - ابْنُ عَبَّاسٍ ...  
 ٧١٦ .....  
 - جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يَبْتَخِ فِيهِ النَّاسُ لِلْمُعَرَّسِ -  
 أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .....  
 ١٩٢١ .....  
 - جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ  
 الْهَلَالَ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ .....  
 ٢٣٤٠ .....  
 - جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسَلَّمَ  
 ابْنَ رِبْعَةَ - هَزِيلُ بْنُ شَرْحِبِيلِ الْأَوْدِيِّ .....  
 ٢٨٩٠ .....  
 - جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ -  
 أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 ٢٣٩٣ .....  
 - جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ  
 امْرَأَةً - مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ .....  
 ٢٠٥٠ -  
 - جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ  
 عمران بن حصين .....  
 ٥١٩٥ .....  
 - ثَامُونِي بِهِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .....  
 ٤٥٤ .....  
 - ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ابْنَتَانِ أَوْ  
 أَخْتَانِ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ .....  
 ٥١٤٨ .....  
 - ثَلَاثُ جُدُّهُنَّ جَدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..  
 ٢١٩٤ .....  
 - ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ - أَبُو  
 هُرَيْرَةَ .....  
 ١٥٣٦ .....  
 - ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ  
 نَصَلِّي فِيهِنَّ - عَقِبَةُ بْنُ عَامِرٍ .....  
 ٣١٩٢ .....  
 - ثَلَاثٌ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَوْمَ رَجُلٍ  
 قَوْمًا - ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .....  
 ٩٠ .....  
 - ثَلَاثٌ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .....  
 ٢٥٣٢ .....  
 - ثَلَاثٌ مِنْ فَعْلِنٍ فَقَدْ طَعِمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ -  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعَاوِيَةَ الْغَاضِرِيِّ .....  
 ١٥٨٢ .....  
 - ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -  
 أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ .....  
 ٢٤٩٤ .....  
 - ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرِبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ -  
 عِمَارُ بْنُ يَاسِرٍ .....  
 ٤١٨٠ .....  
 - ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُمْ صَلَاةً مِنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا -  
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو .....  
 ٥٩٣ .....  
 - ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ  
 الْقِيَامَةِ - الْمَشْبَلُ وَالْمَنَانُ، وَالْمُضْفَقُ سَلَعَتُهُ  
 بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ - أَبُو ذَرِّ الْعَقَارِيِّ .....  
 ٤٠٨٧ .....  
 - ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - أَبُو هُرَيْرَةَ .  
 ٣٤٧٤ .....  
 - الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُ كَثِيرٌ - سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ...  
 ٢٨٦٤ .....  
 - ثُمَّ اغْتَسَلِي ثُمَّ تَوَضَّعِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي -  
 عَائِشَةُ .....  
 ٢٩٨ .....  
 - ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغَرَةِ تُوْفِيَتْ -  
 أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 ٤٥٧٧ .....  
 - ثُمَّ ذَلِكَ بِنَعْلِهِ - أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ .....  
 ٤٨٣ .....  
 - ثُمَّ رَأَيْتَهَا بَعْدَ فِي بَيْتِهِ - نَافِعُ مَوْلَى ابْنِ عَمْرِو ...  
 ٥٢٥٥ .....  
 - ثُمَّ رَفَعَ وَلَمْ يَقُلْ وَكَبِرَ ثُمَّ كَبِرَ وَسَجَدَ مِثْلَ  
 سَجُودِهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 ١٠٠٩ .....  
 - ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ

- ۳۵۱۶ ..... الجار أحق بسقبه - عمرو بن الشريد
- ۳۵۱۸ ..... عبدالله
- ۳۵۱۷ ..... جندب
- ۲۵۸ ..... أنس بن مالك
- ۲۱۶۵ ..... غير النكاح - أنس بن مالك
- ۲۵۰۴ ..... وألستكم - أنس بن مالك
- ۱۳۳۳ ..... عامر الجهني
- ۱۸۵۳ ..... الجراد من صيد البحر - أبو هريرة
- ۱۸۵۵ ..... الجراد من صيد البحر - كعب
- ۴۵۶۱ ..... سواء - ابن عباس
- ۲۶۶۲ ..... البراء بن عازب
- ۲۹۶۱ ..... ابن عبدالعزيز
- ۴۸۹ ..... الغفاري
- ۴۴۸۱ ..... أربعين - علي بن أبي طالب
- ۴۴۱۶ ..... جلد مائة والرجم - عبادة بن الصامت
- ۳۶۵۴ ..... تُصلي - عروة بن الزبير
- ۷۸۵ ..... عائشة
- ۱۲۱۱ ..... والمغرب والعشاء بالمدينة - ابن عباس
- ۲۹۷۲ ..... استخلف - المغيرة بن مقسم الضبي
- ۴۸۲۸ ..... جاء رجل إلى النبي ﷺ فقام له رجل من مجلسه - ابن عمر
- ۳۰۴۴ ..... ابن عباس
- ۳۶۲۳ ..... رسول الله ﷺ - وائل بن حجر الحضرمي
- ۳۲۴۵ ..... رسول الله ﷺ - وائل بن حجر الحضرمي
- ۱۲۶۵ ..... الركعتين - عبدالله بن سرجس
- ۴۹۲۲ ..... الربيع بنت معوذ بن عفراء
- ۲۳۲ ..... شارعة - عائشة
- ۱۶۰۰ ..... بعشور نحل - عبدالله بن عمرو
- ۲۲۵۶ ..... تاب الله عليهم - ابن عباس
- ۲۴۸۸ ..... وهي متقبلة - ثابت بن قيس بن شماس
- ۳۹۳۰ ..... إني كاتبت أهلي - عائشة
- ۲۸۹۴ ..... عنه تسأله ميراثها - قبيصة بن ذؤيب
- ۲۳۱۱ ..... عبدالله
- ۲۸۱۹ ..... قتلنا - ابن عباس
- ۴۸۲۷ ..... مجلسه - سعيد بن أبي الحسن
- ۸۴۳ ..... مسجدا فقال - أبو قلابة
- ۱۰۰ ..... من صفر - عبدالله بن زيد

- الأنصاري ..... ۵۴۰  
 - حتى غاب ذلك منك في ذلك منها؟ -  
 أبو هريرة ..... ۴۴۲۸  
 - حتى فرغ ثم جلس فافتش رجله اليسرى -  
 عباس بن سهل ..... ۹۶۷  
 - حتى يبعث رجلا مني أو من أهل بيتي  
 يواطئ اسمه اسمي - عبدالله بن مسعود ... ۴۲۸۲  
 - حتى ثم اقرصه بالماء ثم انضجه - أسماء  
 بنت أبي بكر ..... ۳۶۲  
 - الحج: الحج يوم عرفة - عبدالرحمن بن  
 يعمر الديلي ..... ۱۹۴۹  
 - حججنا مع النبي ﷺ حجة الوداع -  
 أم التحصين الأحمسية ..... ۱۸۳۴  
 - حجج أبو طيبة رسول الله ﷺ - أنس بن مالك  
 ۳۴۲۴ - حدث رسول الله ﷺ حديثاً ذكر فيه جبريل  
 وميكايل فقال: جبرائيل وميكايل - أبو سعيد  
 الخدري ..... ۳۹۹۸  
 - حدثنا عن صلاة رسول الله ﷺ فقام بين  
 أيدينا في المسجد - سالم البراد ..... ۸۶۳  
 - حدثوا عن بني إسرائيل ولا حرج - أبو هريرة  
 ۳۶۶۲ - حذف السلام سنة - أبو هريرة ..... ۱۰۰۴  
 - الحرب خدعة - جابر بن عبدالله ..... ۲۶۳۶  
 - الحرب خدعة - كعب بن مالك ..... ۲۶۳۷  
 - حرم رسول الله ﷺ نبيذ الجر، فخرجت فرعاً  
 عبدالله بن عمر ..... ۳۶۹۱  
 - حرمة نساء المجاهدين على القاعدین  
 كحرمة أمهاتهم - بريدة بن الحصيب  
 الأسلمي ..... ۲۴۹۶  
 - حرمت التجارة في الخمر - عائشة ..... ۳۴۹۰  
 - حزننا قيام رسول الله ﷺ في الظهر والعصر  
 - أبو سعيد الخدري ..... ۸۰۴  
 - حسابكما على الله، أحدكما كاذب - ابن  
 عمر ..... ۲۲۵۷  
 - حسن الظن من حسن العبادة - أبو هريرة ..... ۴۹۹۳
- الجمعة حق واجب على كل مسلم في  
 جماعة - طارق بن شهاب ..... ۱۰۶۷  
 الجمعة على كل من سمع النداء - عبدالله بن  
 عمرو ..... ۱۰۵۶  
 - الجنب إذا أراد أن يأكل توضأ - علي بن أبي  
 طالب وابن عمرو وعبدالله بن عمرو ..... ۲۲۵  
 - الجهاد واجب عليكم مع كل أمير -  
 أبو هريرة ..... ۲۵۳۳  
 - جهد المقل، وأبدأ بمن تعول - أبو هريرة ...  
 ۱۶۷۷ - الجوائح كل ظاهر مفسد من مطر أو برد -  
 عطاء بن أبي رباح ..... ۳۴۷۱  
 - جوف الليل الآخر، فصل ما شئت فإن  
 الصلاة مشهودة مكتوبة - عمرو بن عبسة  
 السلمي ..... ۱۲۷۷
- ح
- الحائض إذا مد بها الدم تمسك بعد حیضتها  
 - الحسن البصري ..... ۲۸۶  
 - الحائض والنفساء إذا أتتا على الوقت  
 تغتسلان - ابن عباس ..... ۱۷۴۴  
 - حافظوا على هؤلاء الصلوات الخمس حيث  
 ينادى بهن - عبدالله بن مسعود ..... ۵۵۰  
 - حالف رسول الله ﷺ بين المهاجرين  
 والأنصار في دارنا - أنس بن مالك ..... ۲۹۲۶  
 - حُب الدنيا وكرهية الموت - ثوبان مولى  
 رسول الله ﷺ ..... ۴۲۹۷  
 - حسونا عن صلاة الوسطى صلاة العصر -  
 علي بن أبي طالب ..... ۴۰۹  
 - حُبك الشيء يعمي ويصم - أبو الدرداء ..... ۵۱۳۰  
 - حتى إذا كان عند ذهاب الشفق نزل فجمع  
 بينهما - ابن عمر ..... ۱۲۱۳  
 - حتى إذا مضت أربعون من الخمسين - كعب  
 ابن مالك ..... ۲۲۰۲  
 - حتى تروني قد خرجت - أبو قتادة

- حُسْنُ الْمَلَکَةِ یَمَنْ، وَسُوءُ الْخَلْقِ سُؤْمٌ -  
 ۵۱۶۲ رافع بن مکیث .....
- حضرت لعانہما عند رسول اللہ ﷺ - سهل  
 ۲۲۴۷ ابن سعد الساعدي .....
- حفظت سکتین فی الصلاة: سکتة إذا کَبُرَ  
 ۷۷۷ الإمام - سمرة بن جندب .....
- حفظک اللہ بما حفظت به نبيه - أبو قتادة ..... ۵۲۲۸
- حُكْمِيهِ بَضَلْعٍ وَاغْسَلِيهِ بِمَاءٍ وَسَدْرٍ - أُمُّ قَيْسٍ  
 ۳۶۳ بنت محصن .....
- الْجَلُّ كَلْبٌ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ..... ۱۷۸۵
- الْحَلْفُ مَنْفَعَةٌ لِلسَّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبِرْكَةِ -  
 ۳۳۳۵ أبو هريرة .....
- حَمَةُ أَوْ دَمٌ يِرْقًا - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ..... ۳۸۸۹
- الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ - رِفَاعَةُ  
 ۷۷۳ ابن رافع .....
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَ وَسَقَى وَسَوَّغَ وَجَعَلَ  
 ۳۸۵۱ له مخرجًا - أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ ..... ۳۸۵۱
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا  
 ۳۸۵۰ مسلمين - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ ..... ۳۸۵۰
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا  
 ۵۰۵۳ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ..... ۵۰۵۳
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ بِيَّ مِنَ النَّارِ - أَنَسُ بْنُ  
 ۳۰۹۵ مَالِكٍ ..... ۳۰۹۵
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ أَمَرْتُ أَنْ  
 ۳۶۶۶ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَهُمْ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ ..... ۳۶۶۶
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانِي وَأَوَانِي وَاطْعَمَنِي  
 ۵۰۵۸ وَسَقَانِي - ابْنُ عَمْرٍ ..... ۵۰۵۸
- الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ لِمَا  
 ۳۵۹۲ يُرْضِي رَسُولَ اللَّهِ - مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ..... ۳۵۹۲
- الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَمُّ الْقُرْآنِ - أَبُو هُرَيْرَةَ  
 ۱۴۵۷ - الْحَمْدُ لِلَّهِ كِتَابُ اللَّهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمْ الْأَحْمَرُ  
 ۸۳۱ وَفِيكُمْ الْأَبْيَضُ - سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ... ۸۳۱
- الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ -  
 ۳۸۴۹ أَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ .....
- الْحَمْدُ لِلَّهِ نَسْتَعِينَهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ  
 ۱۰۹۷ شُرُورِ أَنْفُسِنَا - ابْنِ مَسْعُودٍ .....
- حَمَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِينَةِ -  
 ۲۰۳۶ عَدِيَّ بْنَ زَيْدٍ .....
- حَوْلَهَا نَدْنَدُنْ - عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ..... ۷۹۲
- الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلِّهِ - عِمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ ..... ۴۷۹۶
- حَيَاتُهَا - أَنْ تَجِدَ حَرَّهَا - خَيْشَمَةُ ..... ۴۰۶
- الْحَيَّةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَوْسِقَةُ - أَبُو سَعِيدٍ  
 ۱۸۴۸ الْخَدْرِيِّ .....

## خ

- الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ..... ۲۲۸۰
- خَالِقُوا الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نَعَالِهِمْ -  
 ۶۵۲ شَدَادُ بْنُ أَوْسٍ .....
- خَبَأْتُ هَذَا لَكَ - الْمَسُورُ بْنُ مَخْرَمَةَ ..... ۴۰۲۸
- خَبِيئَةٌ مِنَ الْخَبَائِثِ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..... ۳۷۹۹
- خَدِمَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سَنِينَ بِالْمَدِينَةِ وَأَنَا  
 ۴۷۷۴ غَلَامٌ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ .....
- خَذِبْ بَعْضَ مَالِهَا وَفَارِقْهَا - عَائِشَةُ ..... ۲۲۲۸
- خَذِ ثُوبَكَ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ ..... ۱۶۷۵
- خَذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ، وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ -  
 ۱۵۹۹ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ .....
- خَذِ عَلَيْكَ ثُوبَكَ وَلَا تَمْشُوا عِرَاءَ - الْمَسُورُ  
 ۴۰۱۶ ابْنِ مَخْرَمَةَ .....
- خَذَهَا فَلَعَمْرِي لِمَنْ أَكَلَتْ بَرْقِيَةَ بَاطِلٌ -  
 ۳۸۹۶ خَارِجَةُ بِنْتُ الصَّلْتِ التَّمِيمِيَّةِ عَنْ عَمِّهِ .....
- خَذُوا عَنِّي، خَذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِهِنَّ  
 ۴۴۱۵ سَبِيلًا - عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ .....
- خَذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ الثَّرَابِ فَالْقَوْهَ - عَبْدِ اللَّهِ  
 ۳۸۱ ابْنِ مَعْقِلٍ بِنِ مَقْرَنٍ .....
- خَذِي مَا يَكْفِيكَ وَبَيْنِكَ بِالْمَعْرُوفِ - عَائِشَةُ .. ۳۵۳۲
- الْخَارِجُ بِالضَّمَانِ - عَائِشَةُ ..... ۳۵۰۸
- خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ  
 ۳۶۰۶ وَعَدِيَّ بْنِ بَدَاءٍ - ابْنِ عَبَّاسٍ .....

- ۱۲۴۱ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ إلى نجد، حتى إذا  
كنا بذات الرقاع من نخل - أبو هريرة ..... ۳۳۸
- ۲۸۹۱ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ حتى جئنا امرأة من  
الأنصار - جابر بن عبدالله ..... ۹۲۷
- ۱۷۷۹ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع -  
عائشة زوج النبي ﷺ ..... ۱۱۶۷
- ۲۴۰۹ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في بعض غزواته  
في حر شديد - أبو الدرداء ..... ۱۷۵۴
- ۳۲۱۲ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل -  
البراء بن عازب ..... ۳۰۲۷
- ۴۷۵۳ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة رجل من  
الأنصار - البراء بن عازب ..... ۱۱۶۵
- ۴۰۷۰ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر - رافع بن  
خديج ..... ۴۰۳۲ (أ)
- ۱۲۲۱ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ في سفر فصلى بنا  
العشاء الآخرة - البراء بن عازب ..... ۱۱۵۹
- ۱۹۸ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ يعني في غزوة ذات  
الرقاع - جابر بن عبدالله ..... ۱۱۶۲
- ۱۷۸۳ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ لا نرى إلا أنه الحجج  
عائشة ..... ۲۷۰۰
- ۱۲۳۳ ..... خرجنا مع رسول الله ﷺ من المدينة إلى مكة  
فكان يصلي ركعتين - أنس بن مالك ..... ۴۶۵۵
- ۲۴۰۶ ..... خرجنا مع النبي ﷺ في رمضان عام الفتح -  
أبو سعيد الخدري ..... ۲۴۰۴
- ۱۱۸۹ ..... خسفت الشمس فصلى رسول الله ﷺ  
والناس معه قيامًا طويلًا - ابن عباس ... ۲۷۱۹
- ۱۱۸۰ ..... خسفت الشمس في حياة رسول الله ﷺ  
فخرج رسول الله ﷺ إلى المسجد - عائشة .. ۲۰۱۵
- ۵۰۶۵ ..... خصلتان أو خلتان لا يحافظ عليهما عبد إلا  
دخل الجنة - عبدالله بن عمرو ..... ۱۲۶۴
- ۳۰۶۰ ..... خط لي رسول الله ﷺ دارًا بالمدينة بقوس -  
عمرو بن حريث ..... ۱۸۶۴
- ۱۶۲۲ ..... البصرة - الحسن البصري ..... ۵۰۸۲
- خرج رجلان في سفر فحضرت الصلاة -  
أبو سعيد الخدري ..... ۳۳۸
- خرج رسول الله ﷺ إلى قباء يصلي فيه -  
قال: فجاءته الأنصار - عبدالله بن عمر ..... ۹۲۷
- خرج رسول الله ﷺ إلى المصلى فاستسقى -  
عبدالله بن زيد المازني ..... ۱۱۶۷
- خرج رسول الله ﷺ عام الحديبية - المسور  
ابن مخزومة ومروان بن الحكم ..... ۱۷۵۴
- خرج رسول الله ﷺ فقالت لي همدان -  
عامر بن شهر الهمداني ..... ۳۰۲۷
- خرج رسول الله ﷺ متبذلاً متواضعًا  
متضرعًا، حتى أتى المصلى - ابن عباس ... ۱۱۶۵
- خرج رسول الله ﷺ وعليه مرطٌ مرحلٌ من  
شعر أسود - عائشة ..... ۴۰۳۲ (أ)
- خرج رسول الله ﷺ يوم فطر فصلى ركعتين  
لم يُصل قبلها ولا بعدها - ابن عباس ..... ۱۱۵۹
- خرج رسول الله ﷺ يومًا يستسقي، فحوّل  
إلى الناس ظهره - عبدالله بن زيد ..... ۱۱۶۲
- خرج عبدان إلى رسول الله ﷺ يعني يوم  
الحديبية - علي بن أبي طالب ..... ۲۷۰۰
- خرج النبي ﷺ زمن الحديبية - المسور بن  
مخزومة ..... ۴۶۵۵
- خرج النبي ﷺ من المدينة إلى مكة حتى بلغ  
عسفان - عبدالله بن عباس ..... ۲۴۰۴
- خرجت مع زيد بن حارثة في غزوة مؤتة -  
عوف بن مالك الأشجعي ..... ۲۷۱۹
- خرجت مع النبي ﷺ حاجا - أسامة بن  
شريك ..... ۲۰۱۵
- خرجت مع النبي ﷺ لصلاة الصبح فكان لا  
يمرُّ برجل إلا - أبو بكره القفني ..... ۱۲۶۴
- خرجت معتمرًا عام حاصر أهل الشام ابن  
الزبير - عثمان بن حاضر الحميري ..... ۱۸۶۴
- خرجنا في ليلة مطر وظلمة شديدة نطلب رسول  
الله ﷺ - عبدالله بن خبيب ..... ۵۰۸۲

- خطب رسول اللہ ﷺ يوم الفتح أو فتح مكة  
 علي درجة البيت - ابن عمر ..... ٤٥٤٩  
 خطبت إلى النبي ﷺ أمامة بنت عبدالمطلب  
 إسماعيل بن إبراهيم عن رجل من بني سليم . ٢١٢٠  
 خطبنا رسول الله ﷺ فأقبل الحسن والحسين  
 عليهما قميصان أحمران - بريدة بن  
 الحصيب ..... ١١٠٩  
 خطبنا عمر بن الخطاب فقال: إني لم أبعث  
 عُمالي ليضربوا أبشاركم - أبو فراس  
 النهدي ..... ٤٥٣٧  
 خلافة النبوة ثلاثون سنة ثم يؤتي الله الملك  
 من يشاء - سفينة مولى رسول الله ﷺ ..... ٤٦٤٦  
 خلافة نبوة، ثم يؤتي الله الملك من يشاء -  
 أبو بكر التقي ..... ٤٦٣٥  
 خُطب عليك الأمر - ابن عمر ..... ٤٣٢٩  
 الخلفاء خمسة: أبو بكر وعمر وعثمان  
 وعليّ وعمر بن عبدالعزيز - سفيان الثوري . ٤٦٣١  
 خلوا له عن جيرانه - معاوية القشيري ..... ٣٦٣١  
 الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبه -  
 أبو هريرة ..... ٣٦٧٨  
 خمسٌ تجب للمسلم على أخيه - أبو هريرة . ٥٠٣٠  
 خمسٌ رسول الله ﷺ خير - محمد بن مسلم  
 الزهري ..... ٣٠١٩  
 خمس صلوات افترضهن الله عز وجل -  
 عباد بن الصامت ..... ٤٢٥  
 خمس صلوات في اليوم والليلة - طلحة بن  
 عبيد الله ..... ٣٩١  
 خمس صلوات كتبهن الله على العباد، فمن  
 جاء بهن - عباد بن الصامت ..... ١٤٢٠  
 خمسٌ قتلهن حلالٌ في الحرم - أبو هريرة ... ١٨٤٧  
 خمسٌ، لا جناح في قتلهن على من قتلهن -  
 عبدالله بن عمر ..... ١٨٤٦  
 خمسٌ من جاء بهن مع إيمان دخل الجنة -  
 أبو الدرداء ..... ٤٣٠
- خمسون في فورنا هذا، وخمسون إذا رجعنا  
 إلى المدينة - الزبير بن العوام ..... ٤٥٠٣  
 خمسًا هذه شرٌ من الأولى، كان عبدًا مأمورًا  
 بلغ ما أرسل به - ابن عباس ..... ٨٠٨  
 خياركم أليكنم مناكب في الصلاة - ابن  
 عباس ..... ٦٧٢  
 خير أمتي القرن الذي بعث فيهم ثم الذين  
 يلونهم - عمران بن حصين ..... ٤٦٥٧  
 خير الصحابة أربعةٌ وخير السرايا أربعائة -  
 ابن عباس ..... ٢٦١١  
 خيرٌ صُفوف الرجال أولها وشرها آخرها -  
 أبو هريرة ..... ٦٧٨  
 خير الكفن الثلثة، وخير الأضحية الكبش  
 الأقرن - عباد بن الصامت ..... ٣١٥٦  
 خير المجالس أوسعها - أبو سعيد الخدري . ٤٨٢٠  
 خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة -  
 أبو هريرة ..... ١٠٤٦  
 خيركم المدافع عن عشيرته مالم يأتهم -  
 سُراقه بن مالك بن جعشم المدلجي ..... ٥١٢٠  
 خيركم من تعلم القرآن وعلمه - عثمان بن  
 عفان ..... ١٤٥٢  
 خيرتاً رسول الله ﷺ فاخترناه - عائشة ..... ٢٢٠٣
- د
- ديباغها طهورها - سلمة بن المحبق ..... ٤١٢٥  
 دخل رجل على جمل فأناخه في المسجد -  
 أنس بن مالك ..... ٤٨٦  
 دخل رجلان من أبواب كندة وأبو مسعود  
 الأنصاري جالسٌ في حلقة - عبدالرحمن بن  
 بشر الأنصاري الأزرق ..... ٣٥٧٧  
 دخل رسول الله ﷺ عام الفتح من كداء -  
 عائشة ..... ١٨٦٨  
 دخل عليّ أفلح بن أبي القعيس فاستترت منه  
 - عائشة ..... ٢٠٥٧

- ٤٧٩٥ - دعه فإن الحياء من الإيمان - ابن عمر .....  
 - دعها عنك فإن من القرف التلّف - فروة بن  
 ٣٩٢٣ مسيك .....  
 - دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما  
 ٤٣٠٢ تركوكم - رجل من أصحاب النبي ﷺ .....  
 - دعي هذا وقولي الذي كنت تقولين - الربيع  
 ٤٩٢٢ بنت معوذ ابن عفراء .....  
 - دُفن مع أبي رجلٍ فكان في نفسي من ذلك  
 ٣٢٣٢ حاجة - جابر بن عبدالله .....  
 - الدية للعاقلة ولا تترك المرأة من دية زوجها -  
 ٢٩٢٧ عمر بن الخطاب .....  
 - دية المعاهد نصف دية الحر - عبدالله بن  
 ٤٥٨٣ عمرو .....  
 د  
 ٤٦٧٢ - ذاك إبراهيم عليه السلام - أنس بن مالك ....  
 - ذاكم العرض يا عائشة! من نوقش الحساب  
 ٣٠٩٣ عُذّب - عائشة .....  
 ٤١٩٠ - ذبابٌ ذبابٌ - وائل بن حجر .....  
 - ذبح النبي ﷺ يوم الذبح كبشين أقرنين  
 ٢٧٩٥ أملحين - جابر بن عبدالله .....  
 - ذبحنا يوم خيبر الخيل والبغال والحمير -  
 ٣٧٨٩ جابر بن عبدالله .....  
 - ذروها ذميمة - أنس بن مالك .....  
 ٢٨٢٨ - ذكاة الجنين ذكاة أمه - جابر بن عبدالله .....  
 - ذكر رسول الله ﷺ صاحب الصور فقال: عن  
 ٣٩٩٩ يمينه جبرائيل - أبو سعيد الخدري .....  
 ٤٨٧٤ - ذُكِرَ أخاك بما يكره - أبو هريرة .....  
 ٦٤٦ - ذلك كَقُلِّ الشيطان - أبو رافع مولى النبي ﷺ .....  
 - ذلك المذي وكلّ فحل يُمذّي - عبدالله بن  
 ٢١١ سعد الأنصاري .....  
 - الذهب بالذهب تبرها وعينها - عبادة بن  
 ٣٣٤٩ الصامت .....  
 - الذهب بالفضة ربا إلا هاء وهاء والبر بالبر  
 ٤٨٩٨ - جحش - أم المؤمنين عائشة .....  
 - دخل عليّ رسول الله ﷺ ومعه عليّ وعليّ  
 ٣٨٥٦ ناقة - أم المنذر بنت قيس الأنصارية .....  
 - دخل عليّ عليّ يعني ابن أبي طالب، وقد  
 ١١٧ أهرق الماء - ابن عباس .....  
 - دخل علينا رسول الله ﷺ فقدمنا زُبْداً وتمراً  
 ٣٨٣٧ عبدالله وعطية ابنا بسر السلميين .....  
 - دخل النبي ﷺ الجعرانة فجاء إلى المسجد -  
 ١٩٩٦ محرش الكعبي .....  
 - دخلت علي عائشة فأخرجت إلينا إزاراً  
 غليظاً مما يصنع باليمن - أبو بردة بن أبي  
 ٤٠٣٦ موسى الأشعري .....  
 - دخلت عليّ عليّ أنا ورجلان، رجُلٌ ومثا  
 ٢٢٩ ورجُلٌ من بني أسد - عبدالله بن سلمة .....  
 - دخلت علي النبي ﷺ في بيته فرايته متكئاً  
 ٤١٤٣ عليّ وسادة - جابر بن سمرة .....  
 - دخلت يعني علي النبي ﷺ وهو يتوضأ  
 والماء يسيل من وجهه ولحيته - عمرو بن  
 ١٣٩ كعب الياشي .....  
 - دخلت مع أبي بكر أول ما قدم المدينة -  
 ٥٢٢٢ البراء بن عازب .....  
 - دخلنا عليّ جابر بن عبدالله فلما انتهينا إليه -  
 ١٩٠٥ محمد بن علي بن حسين .....  
 - دخلنا عليّ حذيفة فقال: إني لأعرف رجلاً  
 لا تضُرُّه الفتنُ شيئاً - ثعلبة بن ضبيعة .....  
 ٤٦٦٤ - دع الحُخَيْنِ فإني أدخلتُ القدمين الحُخَيْنِ  
 وهما طاهرتان - المُخيرة بن شُعبة .....  
 ١٥١ الدعاء هي العبادة - الثُعمان بن بشير .....  
 ١٤٧٩ - دعاني رسول الله ﷺ إلى السحور في رمضان  
 ٢٣٤٤ العرباض بن سارية .....  
 - دعاني رسول الله ﷺ وقد أراد أن يبعثني  
 بمال إلى أبي سفيان - عبدالله بن عمرو بن  
 ٤٨٦١ الضغواء .....



- ۳۸۹۴ ..... ماہذہ؟ - یزید بن ابی عیید  
 - رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ أن ابن  
 ۴۳۳۱ ..... الصیاد الدجال - محمد بن المنکدر  
 - رأیت رایة رسول اللہ ﷺ صفراء - سماک عن  
 ۲۵۹۳ ..... رجل من قومه عن آخر منهم  
 - رأیت رجلاً بیخاری علی بغلة بیضاء علیہ  
 ۴۰۳۸ ..... عمامة خز سوداء - سعد بن عثمان  
 - رأیت رجلاً یصدر الناس عن رأیہ لا یقول  
 شیناً إلا صدروا عنه - أبو جری جابر بن  
 ۴۰۸۴ ..... سلیم  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ إذا استفتح الصلاة رفع  
 ۷۲۱ ..... یدیه - عبد اللہ بن عمر  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ إذا توضأ یدلک أصابع  
 ۱۴۸ ..... رجلیہ یخصره - المستورد بن شداد  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ أذن فی أذن الحسن بن  
 ۵۱۰۵ ..... علی - أبو رافع  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ بال ثم نضح فرجہ -  
 ۱۶۷ ..... رجل من تقیف، عن أبیہ  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ یمنی یخطب علی بغلة  
 ۴۰۷۳ ..... وعلیہ برد أحمر - عامر بن عمرو  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ فلما بلغ مسح  
 ۱۲۲ ..... رأسه - الوقدان بن معدیکرب  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ توضأ مثل مارأیتمونی  
 ۱۰۹ ..... توضأت - عثمان بن عفان  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ رفع یدیه حین افتتح  
 ۷۵۲ ..... الصلاة - البراء بن عازب  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ عند جمرة العقبة راکباً -  
 ۱۹۶۷ ..... أم جندب الأزدیة  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ غداة الفتح وأنا غلام  
 ۴۴۸۹ ..... شاب یتخلل الناس - عبدالرحمن بن أزهر  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ فعل هذا - عثمان بن  
 ۱۱۰ ..... عفان  
 - رأیت رسول اللہ ﷺ يتوضأ، قالت: فمسح  
 ۱۲۹ ..... رأسه - رُبیع بنت معوذ
- ۳۳۴۸ ..... رباً - عمر بن الخطاب  
 - ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الأجر -  
 ۲۳۵۷ ..... عبد اللہ بن عمر  
 - ذهب فرس له فأخذها العدو - نافع مولى  
 ۲۶۹۹ ..... ابن عمر  
 - ذو الملكوت والجبروت والكبرياء  
 والمعظمة - حذيفة بن اليمان  
 ۸۷۴ .....
- الرؤيا علی رجل طائر مالم تُعبر - أبو رزین  
 العقيلي  
 رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءاً من  
 النبوة - عباد بن الصامت  
 الرؤيا من الله والحلم من الشيطان -  
 أبو قتادة الأنصاري  
 رابطنا مدينة قنسرین مع شرحبیل بن السمط -  
 عبدالرحمن بن غنم  
 ۲۷۰۷ ..... الراحمون یرحمهم الرحمن - عبد اللہ بن  
 عمرو  
 ۴۹۴۱ ..... الراكب شيطان والراكبان شيطانان - عبد اللہ  
 ابن عمرو  
 ۲۶۰۷ ..... الراكب یسیر خلف الجنابة والماشي یمشي  
 خلفها - المغيرة بن شعبه  
 ۳۱۸۰ ..... رأيت رسول الله ﷺ وعلي ثوب مصبوغ  
 بعصفر مُورداً - عبد اللہ بن عمرو بن العاص  
 ۴۰۶۸ ..... رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ - ابن عباس  
 ۱۳۳ ..... رأيت أبا نضرة قبّل خد الحسن رضي الله  
 عنه - إياس بن دغفل  
 ۵۲۲۱ ..... رأيت ابن عمر أناخ راحلته مُستقبل القبلة -  
 مروان الأصغر  
 ۱۱ ..... رأيت ابن عمر في السوق اشترى ثوباً  
 شامياً - عبد اللہ أبو عمر مولى أسماء بنت أبي  
 بكر  
 ۴۰۵۴ ..... رأيت أثر ضربة في ساق سلمة فقلت

- ۱۱۲۰ ..... له الرجل في الحاجة - أنس بن مالك .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يوم فتح مكة، وهو على  
 ۱۴۷ ..... قَطْرِيَّةٌ - أنس بن مالك .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس بمنى -  
 ۱۹۵۶ ..... رافع بن عمرو المزني .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يخطب الناس يوم عرفة  
 ۱۹۱۷ ..... خالد بن العداء بن هوزة .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يدعو هكذا بباطن كعبه  
 ۱۴۸۷ ..... أنس بن مالك .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يرفع إبهاميه في الصلاة  
 ۷۳۷ ..... وائل بن حجر .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يستاك وهو صائم -  
 ۲۳۶۴ ..... عامر بن ربيعة .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي حافياً ومتنعلاً -  
 ۶۵۳ ..... عبدالله بن عمرو .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي على حمار -  
 ۱۲۲۶ ..... عبدالله بن عمر .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي في ثوب واحد -  
 ۶۲۸ ..... عمر بن أبي سلمة .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يصلي للناس وأمامه  
 بنت أبي العاص على عُقْبَةِ - أبو قتادة  
 ۹۱۹ ..... الأنصاري .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يُصلي وفي صدره أزيز  
 ۹۰۴ ..... كازيز الرُّحَى - عبدالله بن الشخير .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يصنع كما صنعت -  
 ۱۰۳۷ ..... المنيرة بن شعبة .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يضع إبهامه على أذنه -  
 ۴۷۲۸ ..... أبو هريرة .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يعقد التسيح بيمينه -  
 ۱۵۰۲ ..... عبدالله بن عمرو .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يُقْبَلُ عثمان بن مظعون  
 وهو ميتٌ - عائشة .....  
 ۳۱۶۳ .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يمسح رأسه مرة واحدة  
 ۱۳۲ ..... عمرو بن كعب اليامي .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ ينزل من المنبر فيعرض
- له الرجل في الحاجة - أنس بن مالك .....  
 - رأيت رسول الله ﷺ يوم فتح مكة، وهو على  
 ناقة - عبدالله بن مُعْقَل .....  
 - رأيت سعيد بن جبير أقام بجمع - سلمة بن  
 كهيل .....  
 - رأيت شريكاً صلى بنا في جنازة العصر -  
 ۶۹۱ ..... سُفْيَانُ بن عيينة .....  
 - رأيت عثمان بن عفان سئل عن الوضوء فدعا  
 بماء - عثمان بن عبد الرحمن التيمي .....  
 - رأيت عثمان بن عفان غسل ذراعيه ثلاثاً  
 ثلاثاً - شقيق بن سلمة .....  
 - رأيت علي الصلت بن عبدالله بن نوفل بن  
 عبدالمطلب خاتماً في خنصره اليمنى -  
 ۴۲۲۹ ..... محمد بن إسحاق .....  
 - رأيت عليّاً أتني بكرسي فقعده عليه ثم أتني -  
 ۱۱۳ ..... عبد خير الهمداني .....  
 - رأيت عليّاً تَوْضُأً، فذكر وضوءه كُلَّهُ - أبو حية .  
 - رأيت عليّاً تَوْضُأً فغسل وجهه ثلاثاً -  
 ۱۱۵ ..... عبد الرحمن بن أبي ليلى .....  
 - رأيت عليّاً رضي الله عنه يُضحى بكبشين -  
 ۲۷۹۰ ..... حنش بن المعتمر الكناني .....  
 - رأيت عليّاً رضي الله عنه يمسك شماله بيمينه  
 على الرُّسُغ - جرير الضبي .....  
 - رأيت الليلة كأننا في دار عُقْبَةَ بن رافع وأتينا  
 بَرُطَب - أنس بن مالك .....  
 - رأيت الناس يضرّبون على عهد رسول الله  
 ﷺ إذا اشتروا - عبدالله بن عمر .....  
 ۳۴۹۸ .....  
 - رأيت النبي ﷺ إذا سجد وضع ركبتيه قبل  
 يديه - وائل بن حجر .....  
 ۸۳۸ .....  
 - رأيت النبي ﷺ أمر الناس في سفره عام  
 الفتح بالقطر - أبو بكر بن عبد الرحمن عن  
 بعض الصحابة .....  
 ۲۳۶۵ .....  
 - رأيت النبي ﷺ حين افتتح الصلاة رفع يديه  
 حيال أذنيه - وائل بن حجر .....  
 ۷۲۸ .....

۱۸۹۲	عبدالله بن السائب .....	۴۰۷۷	سوداء - عمرو بن حرث .....
۴۵۹۲	- الرجل جبارٌ والمعدن جبارٌ - أبو هريرة .....		- رأيت النبي ﷺ وأبا بكر وعمر يمشون أمام
	- الرجل على دين خليله فلينظر أحدكم من	۳۱۷۹	الجنابة - عبدالله بن عمر .....
۴۸۳۳	يخالل - أبو هريرة .....		- رأيت النبي ﷺ واضعًا ذراعه اليمنى على
	- رجلٌ يجاهد في سبيل الله بنفسه وماله -	۹۹۱	فخذه اليمنى - نمير الخزاعي .....
۲۴۸۵	أبو سعيد الخدري .....		- رأيت النبي ﷺ يخطب قائمًا ثم يقعد قعدة -
۲۷۸۴	ابن يسار .....	۱۰۹۵	جابر بن سمرة .....
	- رجم النبي ﷺ رجلا من اليهود وامرأة زنيا -		- رأيت النبي ﷺ يخطب الناس على ناقته -
۴۴۵۵	جابر بن عبدالله .....	۱۹۵۴	الهرماس بن زياد الباهلي .....
	- رحم الله امرأةً صلى قبل العصر أربعًا - ابن		- رأيت النبي ﷺ يرفع يديه إذا كبر وإذا ركع -
۱۲۷۱	عمر .....	۷۴۵	مالك بن الحويرث .....
۱۴۵۰	- رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى - أبو هريرة .		- رأيت النبي ﷺ يصلي يوم الفتح ووضع نعليه
	- رحم الله رجلاً قام من الليل فصلى وأيقظ	۶۴۸	عن يساره - عبدالله بن السائب .....
۱۳۰۸	امراته - أبو هريرة .....		- رأيت النبي ﷺ يطوف بالبيت على راحلته -
	- رحمة الله علينا وعلى موسى ، لو صبر لرأى	۱۸۷۹	أبو الطفيل عامر بن وائلة .....
۳۹۸۴	من صاحبه العجب - أبي بن كعب .....		- رأيت النبي ﷺ يقرأ - أيعسب أن ماله
	- رخص رسول الله ﷺ لأمهات المؤمنين في	۳۹۹۵	أخلده - جابر بن عبدالله .....
۴۱۱۹	الذليل شيرًا - ابن عمر .....		- رأيت وائلة بن الأسقع في مسجد دمشق
	- رخص رسول الله ﷺ لعبد الرحمن بن عوف	۴۸۵	بصق على البوري - أبو سعيد الحميري .....
	وللزبير بن العوام في قمص الحرير في السفر		- رأيتك تصنع أربعًا لم أر أحدًا من أصحابك
۴۰۵۶	- أنس بن مالك .....	۱۷۷۲	يصنعها - عبيد بن جريح .....
	- رخص لنا رسول الله ﷺ في العصا والحبل -		- رأينا رسول الله ﷺ يخطب بين أوسط أيام
۱۷۱۷	جابر بن عبدالله .....	۱۹۵۲	التشريق - رجلين من بني بكر .....
	- رد رسول الله ﷺ ابنته زينب على أبي	۸۷۴	- رب اغفر لي رب اغفر لي - حذيفة بن اليمان
۲۲۴۰	العاصم - ابن عباس .....		- رب اغفر لي وتب علي إنك أنت التواب
	- رد على هذا زبية أمه التي أخذت منها -	۱۵۱۶	الرحيم - عبدالله بن عمر .....
۳۶۱۲	الزبيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي .....		- ربما اغتسل في أول الليل وربما اغتسل في
	- ردوا عليهم نساءهم وأبناءهم - عبدالله بن	۲۲۶	آخره - عائشة بنت أبي بكر .....
۲۶۹۴	عمرو .....		- ربما أوتر في أول الليل وربما أوتر في آخره -
	- ردوا هذا في وعائه وهذا في سقائه فإني	۲۲۶	عائشة بنت أبي بكر .....
۶۰۸	صائم - أنس بن مالك .....		- ربما جهر به وربما خفت - عائشة بنت أبي
۵۱۸۹	- رسول الرجل إلى الرجل إذنه - أبو هريرة ...	۲۲۶	بكر .....
	- رخصوا صفوفكم وقاربوا بينها وحاذوا		- ربنا آتانا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة -

## س

- ۱۹۲۳ ..... الزبیر .....  
 - سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ - عُرْوَةُ بْنُ  
 - سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ -  
 ۱۸۷۰ ..... المهاجر المكي .....  
 - سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ  
 ۲۳۰۹ ..... يعني ثلاثاً - عائشة .....  
 - سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَضوءِ مِنْ لَحُومِ  
 ۱۸۴ ..... الإبل - البراء بن عازب .....  
 - سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ؟ فَقَالَ لَا يَحِبُّ اللَّهُ  
 ۲۸۴۲ ..... العقوق - عبدالله بن عمرو .....  
 - سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ - أَنَسُ  
 ۲۴۰۵ ..... ابن مالك .....  
 - سَاقِي الْقَوْمِ آخَرَهُمْ شُرْبًا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
 ۳۷۲۵ ..... أَوْفَى .....  
 - سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَشْهَدْتَ الْعِيدَ مَعَ  
 ۱۱۴۶ ..... رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ .....  
 - سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ -  
 ۸۷ ..... أَبُو خَلْدَةَ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَمَارِ -  
 ۱۹۷۷ ..... قَتَادَةَ بْنِ دَعَامَةَ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿إِلَّا تَتَفَرَّوْا  
 ۲۵۰۶ ..... يَعْذِبْكُمْ - نَجْدَةَ بْنِ نَفِيعٍ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ الَّتِي فِي  
 ۴۲۷۳ ..... الْفِرْقَانَ - سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ أَجَدَّهُ فِي  
 ۵۱۱۰ ..... صَدْرِي؟ - أَبُو زَمِيلٍ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ  
 ۱۳۶۴ ..... اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ - كَرِيبُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ .....  
 - سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرٍ: مَتَى أُرْمِي الْجَمَارَ؟ - وَبِرَةَ  
 ۱۹۷۲ ..... ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْلِيِّ .....  
 - سَأَلْتُ أُمَّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ  
 ۳۷۰۶ ..... ﷺ يَنْهَى عَنْهُ؟ - كَيْشَةَ بِنْتُ أَبِي مَرْيَمَ .....  
 - سَأَلْتُ أُمَّ سَلْمَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرَأُ

- بِالْأَعْنَاقِ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ..... ۶۶۷  
 - رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَبْلُغَ -  
 ۴۴۰۲ ..... عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ .....  
 - رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ  
 ۴۴۰۱ ..... عَلَى عَقْلِهِ حَتَّى يَفِيقَ - عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ...  
 - رَفَعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى  
 ۴۳۹۸ ..... يَسْتَيْقِظُ - عَائِشَةَ .....  
 - رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ  
 وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ - عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
 ۴۴۰۳ ..... طَالِبٍ .....  
 - رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا بِالْمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ  
 ۶۰۲ ..... عَلَى جِذْمِ نَخْلَةٍ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .....  
 - رَمَقَتْ مُحَمَّدًا ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَوَجِدَتْ قِيَامَهُ  
 ۸۵۴ ..... كَرَكَمَتَهُ وَسَجَدَتَهُ - الْبِرَاءُ بْنُ عَازِبٍ .....  
 - رَمَقَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ، فَكَانَ يَتِمَكَّنُ فِي  
 ۸۸۵ ..... رُكُوعِهِ - السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِيهِ .....  
 - رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِي صَدْرِهِ أَوْ فِي حَلْقِهِ فَمَاتَ  
 ۳۱۳۳ ..... - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ .....  
 - الرِّيحُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..... ۵۰۹۷

## ز

- ۶۸۳ ..... زادك الله حرصًا ولا تُعَدُّ - أَبُو بَكْرَةَ التَّقْفِي .....  
 - زَارَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنَا فَقَالَ: السَّلَامُ  
 ۵۱۸۵ ..... عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ - قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ .  
 - زَكَاةُ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعٌ - ابْنُ عَمْرٍ ..... ۱۶۱۱  
 - زَنُّ وَأَرْجَحُ - سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ ..... ۳۳۳۶  
 - زَنَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَامْرَأَةً، فَقَالَ بَعْضُهُمْ  
 ۴۴۵۰ ..... لِبَعْضٍ: إِذْهَبُوا بِنَا - أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 - زَنَى رَجُلٌ وَامْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ وَقَدْ أَحْصَانَا -  
 ۴۴۵۱ ..... أَبُو هُرَيْرَةَ .....  
 - زَوْجَتِي أَهْلِي أُمَّةٌ لَهُمْ رُومِيَّةٌ - رِبَاحُ الْكُوفِيِّ . ۲۲۷۵  
 - زَيْنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ - الْبِرَاءُ بْنُ عَازِبٍ ... ۱۴۶۸

- ۴۴۱۱ ..... للسارق - عبدالرحمن بن محيريز
- ۲۳۱ ..... سبحان الله إن المسلم لا ينجس - أبو هريرة .
- ..... سبحان الله! إن هذا من الشيطان، لتجلس
- ۲۹۶ ..... في مرقن - أسماء بنت عميس
- ۳۱۶ ..... سبحان الله، تطهري بها - عائشة
- ..... سبحان الله! لا بأس أن يؤجر ويحمد - سهل
- ۴۰۸۹ ..... ابن الحنظلية
- ۵۰۸۵ ..... سبحان الله ويحمده - عائشة
- ..... سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء
- ۸۷۳ ..... والعظمة - عوف بن مالك الأشجعي
- ..... سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين
- ۲۵۹۹ ..... ابن عمر
- ..... سبحان ربي الأعلى ويحمده - عقبة بن عامر
- ۸۷۰ ..... سبحان ربي العظيم ويحمده - عقبة بن عامر
- ..... سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفر
- ۸۷۷ ..... لي - عائشة
- ..... سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا
- ۴۸۵۹ ..... أنت - أبو برزة الأسلمي
- ..... سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
- ۷۷۵ ..... وتعالى جدك - أبو سعيد الخدري
- ..... سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك
- ۷۷۶ ..... وتعالى جدك - عائشة
- ..... سبقكن يتامى بدر - ضباعة بنت الزبير
- ۵۰۶۶ ..... سبقكن يتامى بدر، ولكن سأدلكن على ما هو
- ..... خير لكن - ضباعة بن الزبير
- ۲۹۸۷ ..... شُبُوحُ قُدُوسٍ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ - عائشة
- ۸۷۲ ..... شبيها - أم المؤمنين عائشة
- ۴۸۹۸ ..... ستصالحون الروم صلحًا آمنًا - ذو مخبر
- ..... الحشبي
- ۲۷۶۷ ..... ستصالحون الروم صلحًا آمنًا، فتغزون أتم
- ..... وهم - ذو مخبر الحشبي
- ۴۲۹۲ ..... ستفتح عليكم الأمصار، وستكون جنود
- ..... مجندة - أبو أيوب الأنصاري
- ۲۵۲۵ ..... ستكون عليكم أئمة تعرفون منهم وتتكرون -
- هذه الآية: ﴿إنه عمل غير صالح﴾ - شهر
- ۳۹۸۳ ..... ابن حوشب
- ..... سألت أنسا عن قراءة النبي ﷺ - قتادة
- ۱۴۶۵ ..... سألت جابرًا: هل غنموا يوم الفتح شيئًا -
- ..... وهب بن منبه
- ۳۰۲۳ ..... سألت رافع بن خديج عن كراء الأرض
- ..... بالذهب - حنظلة بن قيس الأنصاري
- ۳۳۹۲ ..... سألت رسول الله ﷺ عما يُوجب الغسل -
- ..... عبدالله بن سعد الأنصاري
- ۲۱۱ ..... سألت رسول الله ﷺ عن الجنين - أبو سعيد
- ..... الخدري
- ۲۸۲۷ ..... سألت رسول الله ﷺ قلت: إنا نصيد بهذه
- ..... الكلاب - عدي بن حاتم
- ۲۸۴۸ ..... سألت عائشة: أكان رسول الله ﷺ يقرأ
- ..... الشُّور في ركعة؟ - عبدالله بن شقيق
- ۹۵۶ ..... سألت عائشة أم المؤمنين: بأي شيء كان
- ..... يوتر رسول الله ﷺ؟ - عبدالعزيز بن جريج
- ۱۴۲۴ ..... سألت عائشة عن صداق رسول الله ﷺ -
- ..... أبو سلمة
- ۲۱۰۵ ..... سألت عائشة عن صلاة رسول الله ﷺ فقلت
- ..... لها أي حين كان يصلي - مسروق
- ۱۳۱۷ ..... سألت عائشة عن وتر رسول الله ﷺ - عبدالله
- ..... ابن أبي قيس
- ۱۴۳۷ ..... سألت محمدًا عن سهم النبي ﷺ والصفى -
- ..... عبدالله بن عون المزني
- ۲۹۹۲ ..... سألت مكحولًا عن هذا القول غسل
- ..... واغتسل - علي بن حوشب
- ۳۴۹ ..... سألت النبي ﷺ عن التيمم فأمرني - عمار
- ..... ابن ياسر
- ۳۲۷ ..... سألت النبي ﷺ عن شراب من العسل فقال:
- ..... ذاك البتُّع - أبو موسى الأشعري
- ۳۶۸۴ ..... سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو
- ..... مستند إلى قصر عروة - حسان بن إبراهيم
- ۵۲۴۱ ..... سألنا فضالة بن عبيد عن تعليق اليد في العنق

- ۴۷۶۰ ..... أم سلمة
- ۴۲۶۴ ..... ستكون فتنة صماء بكاء عمياء - أبو هريرة .
- ..... ستكون في أمتي هتات وهتات وهتات -
- ۴۷۶۲ ..... عرفجة الأشجعي
- ۲۴۸۲ ..... ستكون هجرة بعد هجرة - عبدالله بن عمرو .
- ..... سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره
- ..... بحوله وقوته - عائشة
- ۱۴۱۴ ..... سجدنا مع رسول الله ﷺ في إذا السماء
- ..... انشقت وقرأ - أبو هريرة
- ۱۴۰۷ ..... السجل كاتب كان للنبي ﷺ - ابن عباس
- ۲۹۳۵ ..... السراويل لمن لا يجد الإزار - ابن عباس
- ۱۸۲۹ ..... سرت مع رسول الله ﷺ في غزوة ققام يصلي
- ..... جابر بن عبدالله
- ۶۳۴ ..... سكتتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ قال
- ..... فيه - سمرة بن جندب
- ۷۸۰ ..... السلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنا إن شاء
- ..... الله - أبو هريرة
- ۳۲۳۷ ..... السلام عليكم ورحمة الله السلام عليكم
- ..... ورحمة الله - عبدالله بن مسعود
- ۹۹۶ ..... السلام عليكم ورحمة الله - قيس بن سعد بن
- ..... عبادة
- ۵۱۸۵ ..... سلم رسول الله ﷺ في ثلاث ركعات من
- ..... العصر - عمران بن حصين
- ۱۰۱۸ ..... سمع ابن عباس يقول: لم يؤمن بها أكثر
- ..... الناس آية الإذن - عبيد الله بن أبي يزيد
- ۵۱۹۱ ..... سمع الله لمن حمده: اللهم ربنا لك الحمد -
- ..... أبو سعيد الخدري
- ۸۴۷ ..... سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد -
- ..... عبدالله بن أبي أوفى
- ۸۴۶ ..... سمع رسول الله ﷺ رجلا يدعو في صلاته -
- ..... فضالة بن عبيد
- ۱۴۸۱ ..... سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه
- ..... علينا - أبو هريرة
- ۵۰۸۶ ..... السمع والطاعة على المرء المسلم فيما
- ..... أحب وكره - عبدالله بن عمر
- ۲۶۲۶ ..... سمعت ابن عباس يقول: أقراني أبي بن
- ..... كعب كما أقرأه رسول الله ﷺ - مصدع أبو
- ..... يحيى
- ۳۹۸۶ ..... سمعت امرأة تسأل عائشة عن امرأة فسد
- ..... حياها - بهية
- ۲۸۴ ..... سمعت أيوب يقول: كذب على الحسن
- ..... ضربان من الناس - حماد
- ۴۶۲۲ ..... سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول:
- ..... اتقوا الله ما استطعتم - عاصم
- ۴۶۴۳ ..... سمعت الحجاج يخطب فقال في خطبته:
- ..... رسول أحدكم في حاجته أكرم عليه - الربيع
- ..... ابن خالد الضبي
- ۴۶۴۲ ..... سمعت الحجاج يخطب وهو يقول: إن مثل
- ..... عثمان عند الله كمثل عيسى ابن مريم - عوف
- ..... ابن أبي جميلة الأعرابي
- ۴۶۴۱ ..... سمعت الحجاج يقول على المنبر: هذه
- ..... الحمراء هير هير - الأعمش
- ۴۶۴۴ ..... سمعت خطبة رسول الله ﷺ بمنى يوم
- ..... النحر - أبو أمامة الباهلي
- ۱۹۵۵ ..... سمعت رسول الله ﷺ يقرأها: ﴿فروخ
- ..... وريحان﴾ - عائشة
- ۳۹۹۱ ..... سمعت رسول الله ﷺ يقرأ بالطور في
- ..... المغرب - جبير بن مطعم
- ۸۱۱ ..... سمعت زيد بن ثابت في هذا المكان يقول:
- ..... أنزلت هذه الآية: ﴿ومن يقتل مؤمناً﴾ -
- ..... خارجة بن زيد
- ۴۲۷۲ ..... سمعت سعيد بن جبير ومجاهداً يحدثان عن
- ..... ابن عباس: في البكر - عبدالله بن عثمان بن
- ..... خثيم
- ۴۴۶۳ ..... سمعت سفيان يقول: من زعم أن علياً رضي
- ..... الله عنه كان أحق بالولاية - محمد الفريابي
- ۴۶۳۰ ..... سمعت مالكا قبل له: إن أهل الأهواء
- ..... يحتاجون علينا - عبدالله بن وهب القرشي
- ۴۷۱۵

- ۲۴۸۳ ..... عبدالله بن حوالة الأزدي  
- سيكون في أمتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون  
القبل ويسيتون الفعل - أبو سعيد الخدري
- ۴۷۶۵ ..... وأنس بن مالك  
- سيكون في هذه الأمة قوم يعتدون في  
الظهور - عبدالله بن مغفل
- ۹۶ ..... سيكون قوم يعتدون في الدعاء - سعد بن أبي  
وقاص
- ۱۴۸۰ ..... سبماهم التحليق والتسيد فإذا رأيتموهم  
فأنيموهم - أنس بن مالك
- ۴۷۶۶ .....  
**ش**
- ۳۹۲۲ ..... الشؤم في الدار والمرأة والفرس - عبدالله بن  
عمر
- ۲۸۰۱ ..... شاتك شاة لحم - أبو بردة بن نيار
- ۴۲۶۱ ..... شاركت القوم إذا - أبو ذر الغفاري
- ۳۷۴۲ ..... شر الطعام طعام الوليمة يدعى لها الأغنياء  
ويترك المساكين - أبو هريرة
- ۲۵۱۱ ..... شرمًا في رجل شح هالغ - أبو هريرة
- ۹۱۴ ..... شغلتي أعلام هذه، اذهبوا بها إلى أبي  
جهم - عائشة
- ۴۷۳۹ ..... شفاعتي لأهل الكبائر من أمتي - أنس بن  
مالك
- ۳۵۱۳ ..... الشفعة في كل شرك ربعة أو حائط - جابر بن  
عبدالله
- ۶۴۲ ..... شقيه بشقتين فأعطي هذه نصفًا - عائشة
- ۵۰۳۴ ..... شمت أحاك ثلاثًا، فما زاد فهو زكام -  
أبو هريرة
- ۱۱۹۱ ..... الشمس والقمر لا يخسفان لموت أحد ولا  
لحياته - عائشة
- ۳۱۱۱ ..... الشهادة سبع سوى القتل في سبيل الله -  
جابر بن عتيك الأنصاري
- ۴۷۴۹ ..... شهدت أبا برة دخل على عبيد الله بن زياد -  
عبد السلام بن أبي حازم
- ..... سمعت منادي رسول الله ﷺ ينادي: أن  
الصلاة جامعة - فاطمة بنت قيس
- ۴۳۲۶ ..... سمعت النبي ﷺ على المنبر يقرأ: ﴿ونادوا  
يا مالك﴾ - يعلى بن أمية التميمي
- ۳۹۹۲ ..... سمعت النبي ﷺ يقول في التطوع - جبير بن  
مطعم
- ۷۶۵ ..... سمعت النبي ﷺ يهل مبلغًا - عبدالله بن عمر
- ۱۷۴۷ ..... سمعت هشام بن حكيم بن حزام يقرأ سورة  
الفرقان على غير ما قرأها - عمر بن  
الخطاب
- ۱۴۷۵ ..... سمعته في عشرة من أصحاب رسول الله ﷺ
- ۹۶۳ ..... سمو الله وكلوا - عائشة زوج النبي ﷺ
- ۲۸۲۹ ..... سناه سناه يا أم خالد! - أمة بنت خالد بن  
سعيد
- ۴۰۲۴ ..... سنة الصلاة أن تصب رجلك اليمنى وتثني  
رجلك اليسرى - عبدالله بن عمر
- ۹۵۸ ..... السنة على المعتكف أن لا يعود مريضًا -  
عائشة
- ۲۴۷۳ ..... السنة وضع الكف على الكف في الصلاة  
تحت السرة - علي بن أبي طالب
- ۷۵۶ ..... سورة من القرآن ثلاثون آية تشفع لصاحبها  
حتى غفر له - أبو هريرة
- ۱۴۰۰ ..... سووا صُفوفكم فإن تسوية الصف من تمام  
الصلاة - أنس بن مالك
- ۶۶۸ ..... سيأتي على الناس زمانٌ عضوضٌ بعضُ  
الموسر - علي بن أبي طالب
- ۳۳۸۲ ..... سيأتي ملكٌ من ملوك العجم يظهر على  
المدائن كلها إلا دمشق - عبد الرحمن بن  
سلمان
- ۴۶۳۹ ..... سيأتيكم ركبٌ مبغضون - جابر بن عتيك
- ۱۵۸۸ ..... سيتصدقون ويجاهدون إذا أسلموا - جابر  
ابن عبدالله
- ۳۰۲۵ ..... الميِّدُ الله - عبدالله بن الشخير
- ۴۸۰۶ ..... سيصير الأمر إلى أن تكونوا جنودًا مجندة -

- ۳۰۴۱ ..... حُلَّة - ابن عباس .....  
 - صالح النبي ﷺ أهل فذك - محمد بن مسلم  
 ۲۹۷۱ ..... ابن شہاب الزہری .....  
 - صبغت للنبي ﷺ بردة سوداء فلبسها فلما  
 ۴۰۷۴ ..... عرق فيها وجد ريح الصوف - عائشة .....  
 - صحبت ابن عمر في طريق قال: فصلى بنا  
 ۱۲۲۳ ..... ركعتين - حفص بن عاصم .....  
 - صحبت رسول الله ﷺ ثمانية عشر سفرًا -  
 ۱۲۲۲ ..... البراء بن عازب الأنصاري .....  
 - صحبت رسول الله ﷺ فلم أسمع لحشرات  
 ۳۷۹۸ ..... الأرض تحريمًا - التلب بن ثعلبة التميمي .....  
 - صدقة تصدق الله عز وجل بها عليكم فاقبلوا  
 ۱۱۹۹ ..... صدقته - عمر بن الخطاب .....  
 - صدقت، المسلم أخو المسلم - سويد بن  
 ۳۲۵۶ ..... حنظلة .....  
 - الصعيد الطيب وضوء المسلم - أبو ذر  
 ۳۳۲ ..... الغفاري .....  
 - صف القدمين ووضع اليد على اليد من  
 ۷۵۴ ..... السنة - عبدالله بن الزبير .....  
 ۱۱۱۶ ..... صل ركعتين تجوز فيهما - أبو هريرة .....  
 - صل الصلاة لميقاتها واجعل صلاتك معهم  
 ۴۳۲ ..... سبحة - ابن مسعود .....  
 - صل الصلاة لوقتها فإن أدركتها معهم -  
 ۴۳۱ ..... أبو ذر الغفاري .....  
 - صل على محمد وعلى آل محمد - كعب بن  
 ۹۷۷ ..... عجرة .....  
 - صل قائمًا، فإن لم تستطع فقاعدًا - عمران  
 ۹۵۲ ..... ابن حصين .....  
 ۳۳۰۵ ..... صل هاهنا - جابر بن عبدالله .....  
 ۱۹۲۵ ..... الصلاة أمامك - أسامة بن زيد .....  
 - الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم -  
 ۵۰۱ ..... أبو محذورة .....  
 - صلاة الرجل في جماعة تزيد على صلاته في  
 ۵۵۹ ..... بيته - أبو هريرة .....  
 - شهدت خبير مع ساداتي فكلموا في  
 ۲۷۳۰ ..... رسول الله ﷺ - عمير مولى أبي اللحم ...  
 - شهدت رسول الله ﷺ إذا لم يقاتل من أول  
 ۲۶۵۵ ..... النهار آخر - نعمان بن مقرن .....  
 - شهدت عثمان بن عفان وأبي بالوليد بن عقبة  
 فشهد عليه حُمران - حصين بن المنذر  
 ۴۴۸۰ ..... الرقاشي .....  
 - شهدت على نفسك أربع مرات اذهبوا به  
 ۴۴۲۶ ..... فارجموه - ابن عباس .....  
 - شهدت عليًا وأُتي بدابة ليركبها - علي بن  
 ۲۶۰۲ ..... ريعة .....  
 - شهدت المتلاعنين على عهد رسول الله ﷺ  
 ۲۲۵۱ ..... سهل بن سعد .....  
 - شهدت مروان سأل أبا هريرة: كيف سمعت  
 ۳۲۰۰ ..... رسول الله ﷺ - علي بن شماخ .....  
 - شهدت مع رسول الله ﷺ حينًا، فسرنا في  
 يوم قانظ شديد الحر - أبو عبد الرحمن  
 ۵۲۳۳ ..... الفهري .....  
 - شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا -  
 ۱۱۱۱ ..... يعلى بن شداد بن أوس .....  
 - شهدنا الحديبية مع رسول الله ﷺ فلما  
 ۲۷۳۶ ..... انصرفنا - مجمع بن جارية الأنصاري .....  
 - الشهر تسع وعشرون فلا تصوموا حتى تروه -  
 ۲۳۲۰ ..... عبدالله بن عمر .....  
 - شهرًا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة -  
 ۲۳۲۳ ..... أبو بكره نفيح بن الحارث .....  
 - شيطانٌ يتبع شيطانة - أبو هريرة ..... ۴۹۴۰

## ص

- صارت صفة لدحية الكلبي ثم صارت  
 لرسول الله ﷺ - أنس بن مالك ..... ۲۹۹۶  
 - صاع من بر أو قمح على كل اثنين صغير أو  
 كبير - ثعلبة بن أبي صعير ..... ۱۶۱۹  
 - صالح رسول الله ﷺ أهل نجران على ألفي



- صلاة الرجل في الفلاة تُضاعف على صلاته في الجماعة - أبو سعيد الخدري ..... ٥٦٠
- صلاة الرجل قاعدًا نصف الصلاة - عبدالله ابن عمرو ..... ٩٥٠
- صلاة الصُّبح ركعتان - قيس بن عمرو ..... ١٢٦٧
- الصلاة الصلاة، اتقوا الله فيما ملكت أيما نكم - علي بن أبي طالب ..... ٥١٥٦
- صلاة في إثر صلاة لا لغو بينهما - أبو أمامة الباهلي ..... ١٢٨٨
- الصلاة في جماعة تعدل خمسًا وعشرين صلاة - أبو سعيد الخدري ..... ٥٦٠
- صلاة الليل مثنى مثنى فإذا خشى أحدكم الصُّبح - عبدالله بن عمر ..... ١٣٢٦
- صلاة الليل والنهار مثنى مثنى - ابن عمر ..... ١٢٩٥
- الصلاة مثنى مثنى أن تشهد في كل ركعتين - المطلب بن ربيعة ..... ١٢٩٦
- صلاة المرء في بيته أفضل من صلاته في مسجدي هذا إلا - زيد بن ثابت ..... ١٠٤٤
- صلاة المرأة في بيتها أفضل من صلاتها في حجرتها - عبدالله بن مسعود ..... ٥٧٠
- الصلاة المكتوبة واجبة خلف كل مسلم برا كان أو فاجرًا - أبو هريرة ..... ٥٩٤
- صلاته قائمًا أفضل من صلاته قاعدًا - عمران بن حصين ..... ٩٥١
- الصلح جائز بين المسلمين - أبو هريرة ..... ٣٥٩٤
- صلوا على صاحبكم - زيد بن خالد الجهني ..... ٢٧١٠
- صلوا قبل المغرب ركعتين - لمن شاء - عبدالله المزني ..... ١٢٨١
- صلّى إلى جنبي عبدالله بن طاوس في مسجد الخيف - النضر بن كثير السعدي ..... ٧٤٠
- صلّى بنا ابن الزبير في يوم عيد في يوم الجمعة أول النهار - عطاء بن أبي رباح ..... ١٠٧١
- صلّى بنا أبو موسى الأشعري، فلما جلس في آخر صلاته - حطان بن عبدالله الرقاشي . ٩٧٢
- صلّى بنا أبو هريرة يوم الجمعة فقرأ بسورة الجمعة وفي الركعة الآخرة - ابن أبي رافع .. ١١٢٤
- صلّى بنا رسول الله ﷺ إحدى صلاتي العشي الظهر أو العصر - أبو هريرة ..... ١٠٠٨
- صلّى بنا رسول الله ﷺ الصُّبح بمكة فاستفتح سورة المؤمنين - عبدالله بن السائب ..... ٦٤٩
- صلّى بنا رسول الله ﷺ بالمدينة ثمانيًا وسبعًا - ابن عباس ..... ١٢١٤
- صلّى بنا رسول الله ﷺ صلاة الخوف فقاموا صفًا - عبدالله بن مسعود ..... ١٢٤٤
- صلّى بنا رسول الله ﷺ فلم في الركعتين - ابن عمر ..... ١٠١٧
- صلّى رسول الله ﷺ الظهر بالمدينة أربعًا - أنس بن مالك ..... ١٧٧٣
- صلّى رسول الله ﷺ الظهر والعصر جميعًا - عبدالله بن عباس ..... ١٢١٠
- صلّى رسول الله ﷺ الظهر يوم التروية - ابن عباس ..... ١٩١١
- صلّى رسول الله ﷺ صلاة الصبح فلما انصرف قام قائمًا - خريم بن فاتك ..... ٣٥٩٩
- صلّى رسول الله ﷺ على جنازة فقال: اللهم اغفر لحينا - أبو هريرة ..... ٣٢٠١
- صلّى رسول الله ﷺ في حجرته والناس يأتون - عائشة ..... ١١٢٦
- صلّى رسول الله ﷺ يوم الفتح خمس صلوات بوضوء واحد - بريدة بن الحصيب . ١٧٢
- صلّى عليّ الغداة ثم دخل الرحبة فدعا بماء - عبد خير الهمداني ..... ١١٢
- صلّى لنا رسول الله ﷺ ركعتين ثم قام فلم يجلس - عبدالله بن بحينة ..... ١٠٣٤
- صلّى الله عليك وعلى زوجك - جابر بن عبدالله ..... ١٥٣٣
- صلّى النبي ﷺ على ابن الدحداح ونحن شهودٌ - جابر بن سمرة ..... ٣١٧٨

- ۹۹۷ السلام علیکم ورحمة الله - وائل بن حجر ..  
 - صلیت وراء النبي ﷺ على امرأة ماتت في  
 ۳۱۹۵ نفاسها - سمرة بن جندب .....  
 - صلینا مع ابن عمر بالمزدلفة المغرب  
 ۱۹۳۰ والعشاء - سعید بن جبیر وعبداﷲ بن مالک .  
 ۲۴۰۲ - صُم إن شئت وأفطر إن شئت - عائشة .....  
 - صُم من كل شهر ثلاثة أيام - عبداﷲ بن  
 ۱۳۸۹ عمرو .....  
 - صُمتم يومکم هذا؟ - عبداﷲ الرحمن بن  
 ۲۴۴۷ مسلمة، عن عمه .....  
 - الصُّور قرآنٌ يتفخ فيه - عبداﷲ بن عمرو .....  
 ۴۷۴۲ - صید الير لکم حلالٌ ما لم تصيدوه - جابر بن  
 ۱۸۵۱ عبداﷲ .....  
**ض**

- ۱۷۱۸ - ضالة الإبل المكتومة غرامتها - أبو هريرة ...  
 - ضحك رسول الله ﷺ فقال له أبو بكر أو عمر  
 ۵۲۳۴ مرداس بن مالک الأسلمي .....  
 - ضع هذه الآية في السورة التي يُذكر فيها كذا  
 ۷۸۶ وكذا - ابن عباس .....  
 - ضُفَّت النبي ﷺ ذات ليلة فأمر بجنب فشوي  
 ۱۸۸ المغيرة بن شعبة .....  
 - الضيافة ثلاثة أيام فما سوى ذلك فهو صدقة  
 ۳۷۴۹ أبو هريرة .....  
**ط**

- طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه  
 ۲۱۹ وعند هذه - أبو رافع .....  
 - طاف النبي ﷺ في حجة الوداع على راحلته  
 ۱۸۸۰ جابر بن عبداﷲ .....  
 - طفت مع عبداﷲ فلما جئنا دُبُر الكعبة -  
 ۱۸۹۹ شعيب بن محمد .....  
 ۲۱۸۹ - طلاق الأمة تطليقتان - عائشة .....  
 - طَلَّق عبْدُ يزيد - أبو ركانة وإخوته - أم

- صَلَّى النبي ﷺ في خوف الظُّهر، فصَف  
 بعضهم خلفه وبعضهم بإزاء العُدْو - أبو بكر  
 ۱۲۴۸ الثقيفي .....  
 - صلي في الحجر إذا أردت دخول البيت -  
 ۲۰۲۸ عائشة .....  
 - صليت إلى جنب ابن عمر فوضعت يدي على  
 ۹۰۳ حاصر تي - زياد بن صبيح الحنفي .....  
 - صليتُ إلى جنب أبي فجعلت يدي بين رُكبتي  
 ۸۶۷ مصعب بن سعد .....  
 - صليت خلف رسول الله ﷺ فكان إذا  
 ۶۱۴ انصرف انحرف - يزيد بن الأسود .....  
 - صليت الركعتين قبل المغرب على عهد  
 ۱۲۸۲ رسول الله ﷺ - أنس بن مالك .....  
 - صليتُ مع ابن عباس على جنازة فقرأ بفاتحة  
 ۳۱۹۸ الكتاب - طلحة بن عبداﷲ بن عوف .....  
 - صليت مع ابن عمر المغرب ثلاثاً - عبداﷲ  
 ۱۹۲۹ ابن مالك .....  
 - صليت مع أبي هريرة العتمة فقرأ ﴿إذا  
 ۱۴۰۸ السماء انشقت﴾ فسجد - أبو رافع .....  
 - صليت مع رسول الله ﷺ الظهر بالمدينة  
 ۱۲۰۲ أربعاً - أنس بن مالك .....  
 - صليت مع رسول الله ﷺ بمنى - حارثة بن  
 ۱۹۶۵ وهب الخزاعي .....  
 - صليت مع رسول الله ﷺ فعتس رجل من  
 ۹۳۰ القوم - معاوية بن الحكم السلمي .....  
 - صليتُ مع رسول الله ﷺ فكان إذا كَبُر رفع  
 ۷۲۳ يديه - وائل بن حُجْر .....  
 - صليت مع النبي ﷺ الصُّبح بمنى - يزيد بن  
 ۵۷۶ الأسود .....  
 - صليت مع النبي ﷺ ركعتين ومع أبي بكر -  
 ۱۹۶۰ عبداﷲ بن مسعود .....  
 - صليت مع النبي ﷺ غير مرة ولا مرتين  
 ۱۱۴۸ العيدين بغير أذان ولا إقامة - جابر بن سمرة  
 - صليت مع النبي ﷺ فكان يسلم عن يمينه

عرفها سنة ثم اعرف وكاءها، وعفاصها -	۲۱۹۶	رُكَاة- ابن عباس .....
زيد بن خالد الجهني .....	۱۷۰۴	۲۱۸۵
عرفها سنة فإن جاء باغيها فأدها إليه - زيد بن		طلَّقَ عبدالله بن عمر امرأته - ابن عمر .....
خالد الجهني .....	۱۷۰۶	طلقت امرأتي فأتيت المدينة لأبيع عقارًا كان
العرية الرجل يعري الرجل النخلة - عبد ربه		لي بها - سعد بن هشام .....
ابن سعيد الأنصاري .....	۳۳۶۵	۱۳۴۲
عَشْرَمَنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ - عائشة .....	۵۲	طلقت خالتي ثلاثًا فخرجت تجد نخلا لها -
عشرة في الجنة: النبي ﷺ في الجنة وأبو		جابر بن عبدالله .....
بكر في الجنة - سعيد بن زيد .....	۴۶۴۹	۲۲۹۷
عشرون - عمران بن حصين .....	۵۱۹۵	طُهور إناء أحدكم إذا ولغ فيه الكلب -
عقل شبه العمد مغلظ مثل عقل العمد -		أبو هريرة .....
عبدالله بن عمرو .....	۴۵۶۵	۷۱
علام تدغرن أولادكن بهذا العلاق - أم قيس		طوافك بالبيت وبين الصفا والمروة يكفيك
بنت محصن .....	۳۸۷۷	- عائشة .....
العلم ثلاثة وماسوى ذلك فهو فضل -		طوفي من وراء الناس وأنت راكبة - أم سلمة
عبدالله بن عمرو بن العاص .....	۲۸۸۵	زوج النبي ﷺ .....
عَلِمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقِرْآنَ		الطيرة شرك الطيرة شرك - عبدالله بن مسعود
والكتاب - عباد بن الصامت .....	۳۴۱۶	۳۹۱۰
علّمنا رسول الله ﷺ الصلاة فكبر ورفع		
يديه - عبدالله بن مسعود .....	۷۴۷	
علّمنا رسول الله ﷺ خطبة الحاجة - عبدالله		
ابن مسعود .....	۲۱۱۸	
علمني رسول الله ﷺ كلمات أقولهن في		
الوتر - الحسن بن علي .....	۱۴۲۵	
علی رسلکما إنها صفة بنت حُبي؟ - أم		
المؤمنين صفة بنت حبي .....	۴۹۹۴	
علی عملنا من أراهه - أبو موسى الأشعري ..	۴۳۵۴	
علی كل محتلم وراح الجمعة - حفصة .....	۳۴۲	
علی كل مسلم - عبدالله بن عمرو بن العاص		
علی الممتلئين أن ينحجزوا الأول فالأول -		
عائشة .....	۴۵۳۸	
علی مکانکما - علي بن أبي طالب .....	۵۰۶۲	
علی اليد ما أخذت حتى تؤدي - سمرة بن		
جندب .....	۳۵۶۱	
		ع
		العائد في هبته كالعائد في قبته - عبدالله بن
		عباس .....
		۳۵۳۸
		عادني رسول الله ﷺ من وجع كان بعيني -
		زيد بن أرقم .....
		۳۱۰۲
		العامل على الصدقة بالحق كالغازي في
		سبيل الله - رافع بن خديج .....
		۲۹۳۶
		عجب ربنا تعالی من قوم يقادون إلى الجنة -
		أبو هريرة .....
		۲۶۷۷
		عجب ربنا عز وجل من رجل غزا في سبيل
		الله - عبدالله بن مسعود .....
		۲۵۳۶
		العجماء جرحها جبارًا والمعدن جبارًا والبئر
		جبارًا - أبو هريرة .....
		۴۵۹۳
		عدل رسول الله ﷺ وأنا معه في غزوة تبوك
		قبل الفجر - المغيرة بن شعبه .....
		۱۴۹
		العرايا أن يهب الرجل للرجل النخلات -
		محمد بن إسحاق المدني .....
		۳۳۶۶
		عُرِضَتْ عَلَيَّ أَجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقِذَاءِ - أنس
		ابن مالك .....
		۴۶۱
		عرفها حولًا - أبي بن كعب .....
		۱۷۰۱

- ۷۲ ..... جمیعاً - عطاء بن ابي رباح
- غ
- ۲۱۷ ..... غابت الشمس وأنا عند عبد الله بن عمر فسرنا
- ۶۶۷ ..... غارت أُمُّكُمْ - أنس بن مالك
- ۹۱۳ ..... غدا رسول الله ﷺ من منى حين صلى الصُّبح
- ۸۱۶ ..... غدونا مع رسول الله ﷺ من منى إلى عرفات
- ۰۴۹ ..... غرَّبها - ابن عباس
- ۰۶۴ ..... الغرة: العبد أو الأمة - حجاج بن مالك الأسلمي
- ۵۱۵ ..... الغزو غزوان - معاذ بن جبل
- ۸۱۲ ..... غزوت مع رسول الله ﷺ ست أو سبع
- ۶۵۴ ..... غزوات - عبد الله بن أبي أوفى
- ۱۲۲۹ ..... غزوت مع رسول الله ﷺ وهبت معه الفتح
- ۲۵۹۶ ..... غزونا مع أبي بكر زمن رسول الله ﷺ فكان شعارنا - سلمة بن الأكوع
- ۲۴۶۶ ..... غزونا مع رسول الله ﷺ الشام فكان يأتينا أنباط - عبد الله بن أبي أوفى الأسلمي
- ۲۶۸۷ ..... غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فأنتي بأربعة أعلاج - عبيد بن ثعلبي الفلسطيني
- ۲۷۱۴ ..... غزونا مع الوليد بن هشام ومعنا سالم بن عبد الله - صالح بن محمد
- ۲۵۱۲ ..... غزونا من المدينة نريد القسطنطينية - أسلم أبو عمران التجيبي
- ۳۵۰ ..... غسل رأسه وغسل جسده - سعيد بن عبد العزيز
- ۳۲۰۹ ..... غسل رسول الله ﷺ عليّ والفضل وأسامة بن زيد - عامر الشعبي
- ۴۴۰۹ ..... عليك بالصبر - أبو ذر الغفاري
- ۵۲۳۱ ..... عليك وعلى أبيك السلام - غالب بن خظاف عن رجل
- ۳۶۹۴ ..... عليكم بأسقية الأدم التي يلاث على أفواهما - ابن عباس
- ۲۸۴۶ ..... عليكم بالأسود - جابر بن عبد الله
- ۲۵۷۱ ..... عليكم بالذَّلجة فإن الأرض تُطوى بالليل - أنس بن مالك
- ۲۵۴۴ ..... عليكم بكل أشقر أغر محجل - أبو وهب الجشمي
- ۲۵۴۳ ..... عليكم بكل كُمَيْتٍ أغرٌ مُحجَّلٍ - أبو وهب الجشمي
- ۴۲۹۴ ..... عمران بيت المقدس خراب يثرب، وخراب يثرب خروج الملحمة - معاذ بن جبل
- ۳۵۶۰ ..... العمري أن يقول الرجل للرجل هو لك ماعشت - مجاهد بن جبر
- ۳۵۴۸ ..... العمري جائزة - أبو هريرة
- ۳۵۵۸ ..... العمري جائزة لأهلها والرُّقى جائزة لأهلها - جابر بن عبد الله
- ۳۵۵۰ ..... العمري لمن وهبت له - جابر بن عبد الله
- ۴۰۷۹ ..... عممني رسول الله ﷺ فسندلها بين يدي ومن خلفي - عبد الرحمن بن عوف
- ۲۸۳۶ ..... عن الغلام شاتان مثلان، وعن الجارية شاة - أم كرز الكعبية
- ۲۸۳۴ ..... عن الغلام شاتان مكافتتان وعن الجارية شاة - أم كرز الكعبية
- ۲۳۳۸ ..... عهد إلينا رسول الله ﷺ أن نترك للرؤية - حسين بن الحارث الجدلي
- ۳۵۰۶ ..... عهدة الرقيق ثلاثة أيام - عتبة بن عامر
- ۳۹۰۸ ..... العيافة زجر الطير والطرق الخط يخط في الأرض - عوف
- ۳۹۰۷ ..... العيافة والطيبة والطرق من الجيت - قبيصة ابن المخارق الهلالي
- ..... عيدان اجتماعا في يوم واحد، فجمعهما

- ۷۳۱ ..... أصابعه - أبو حميد الساعدي  
 - فإذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا  
 ۷۳۲ ..... قابضهما - أبو حميد الساعدي  
 - فإذا قالوا ذلك فقولوا: الله أحد الله الصمد -  
 ۴۷۲۲ ..... أبو هريرة  
 - فإذا قرأ فانصتوا - أبو موسى الأشعري ..... ۹۷۳  
 - فإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه  
 ۷۳۱ ..... اليسرى - أبو حميد الساعدي  
 - فإذا قعد في الركعتين قعد على بطن قدمه  
 ۹۶۵ ..... اليسرى - أبو حميد الساعدي  
 - فإذا كان العام المقبل صمنا يوم التاسع -  
 ۲۴۴۵ ..... عبدالله بن عباس  
 - فإذا كانت لك مائتا درهم وحال عليها  
 ۱۵۷۳ ..... الحول - علي بن أبي طالب  
 - فإذا نسي أحدكم فليسجد سجدتين -  
 ۱۰۲۱ ..... عبدالله بن مسعود  
 - فأذنه ثلاثة أيام فإن بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه  
 ۵۲۵۹ ..... أبو سعيد الخدري  
 - فاذهب فالتمس أزدًا حولًا - بريدة بن  
 ۲۹۰۳ ..... الحصيب  
 - فاستمع - أبو هريرة ..... ۱۰۵۰  
 - فأصلحي من نفسك، ثم خذي - امرأة من  
 ۳۱۳ ..... بني غفار  
 - فأعني على نفسك بكثرة السجود - ربيعة بن  
 ۱۳۲۰ ..... كعب الأسلمي  
 - فأقام جدي - عبدالله بن محمد ..... ۵۱۳  
 - فاكتني بابنك عبدالله - عائشة ..... ۴۹۷۰  
 - فالتمسوه فلم يجدوه فاتخذ عثمان خاتماً  
 ۴۲۲۰ ..... ونقش فيه - ابن عمر  
 - فإما لا فلا يتناعوا الثمرة حتى يبدو صلاحه  
 ۳۳۷۲ ..... زيد بن ثابت  
 - فأمر بمسامير فأحمت فكحلهم وقطع أيديهم  
 ۴۳۶۵ ..... وأرجلهم وما حسمهم - أنس بن مالك  
 - ﴿فإن جاءوك فاحكم بينهم أو أعرض
- غسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم -  
 ۳۴۱ ..... أبو سعيد الخدري  
 - غطوا بها رأسه واجعلوا على رجله شيئاً من  
 ۳۱۵۵ ..... الإذخر - خباب بن الارت  
 ۳۰ ..... عُمرانك - عائشة  
 - الغلام الذي قتله الخضر طبع كافراً -  
 ۴۷۰۵ ..... أبي بن كعب  
 - غلبنا عليك يا أبا الربيع! - جابر بن عتيك  
 ۳۱۱۱ ..... الأنصاري  
 - غيروا هذا بشيء واجتنبوا السواد -  
 ۴۲۰۴ ..... جابر بن عبد الله
- ف**
- فابدؤا قبل التسليم فقولوا: التحيات  
 الطيبات - سمرة بن جندب ..... ۹۷۵  
 - فأتي أبو موسى برجل قد ارتد عن الإسلام  
 ۴۳۵۶ ..... فدعاه عشرين ليلة - أبو بردة  
 - فاجتمعوا على طعانكم واذكروا اسم الله  
 ۳۷۶۴ ..... عليه - وحشي بن حرب عن أبيه عن جده  
 - فاجمعها حتى يأتيها باغيها - عبدالله  
 ۱۷۱۳ ..... ابن عمرو  
 - فاخاروا منهم خمسين فاستحلفوهم -  
 ۴۵۲۴ ..... رافع بن خديج  
 - فأخذ برأسي أو بذؤابتي فأقامني عن يمينه -  
 ۶۱۱ ..... ابن عباس  
 - فإذا آتاك الله مالاً فليبر أثر نعمة الله عليك  
 وكرامته - مالك بن نضلة ..... ۴۰۶۳  
 - فإذا أقبلت الحيضة فاتركي الصلاة - عائشة ..... ۲۸۳  
 - فإذا جلس في الركعتين جلس على رجله  
 اليسرى - أبو حميد الساعدي ..... ۹۶۴  
 - فإذا خلفتهنَّ وحضرت الصلاة فلتغتسل -  
 أم سلمة ..... ۲۷۶  
 - فإذا رأيت الذين يتبعون ماتشابه منه - عائشة ..... ۴۵۹۸  
 - فإذا ركع أمكن كفيه من ركبتيه وفرج بين

- ۱۷۵۷ - فَنَلَّكَ فَلَائِدُ بَدَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي - عائشة
- ۹۷۲ - فَنَلَّكَ بَنَلَك، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ فَقُولُوا: - حطان بن عبد الله الرقاشي
- ۴۲۴۶ - فَتَنَةُ عَمِيَاءَ صَمَاءَ، عَلَيْهَا دَعَاءٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ - حذيفة بن اليمان
- ۱۲۵ - فَتَوْضًا ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رَجُلِيهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ - المغيرة بن فروة ويزيد بن أبي مالك
- ۴۴۰ - فَتَوْضًا حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ - أبو قتادة الأنصاري
- ۸۶۱ - فَتَوْضًا كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ ثُمَّ تَشْهَدُ فَأَقِمُ ثُمَّ كَبَّرُ - رفاعة بن رافع
- ۷۱۷ - فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلَبِ اقْتَتَلَتَا فَأَخَذَهُمَا - ابن عباس
- ۴۵۶۹ - فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَائِلَةِ وَغَرَةً لَمَّا فِي بَطْنِهَا - المغيرة بن شعبة
- ۱۱۴۴ - فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَعْطِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَجَعَلَ بِلَالٌ يَجْعَلُهُ فِي كِسَائِهِ - ابن عباس
- ۴۳۸۹ - فَجَلَدَهُ مِرْوَانَ جُلْدَاتٍ وَخَلَى سَبِيلَهُ - محمد ابن يحيى بن حبان
- ۵۲۰ - فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذِنَ فَكَتَبَتْ أَتْبَعُ فَمَهْ هَهْنَا وَهَهْنَا - ولم يستدر - أبو جحيفة
- ۳۷۴۶ - فَذَعِيَ الْيَوْمَ الثَّلَاثُ فَلَمْ يَجِبْ - سعيد بن المسيب
- ۴۱۱۷ - فَذَرَأُ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ - أم سلمة
- ۵۷۸ - فَذَلِكَ لَهُ سَهْمٌ جَمْعٌ - أبو أيوب الأنصاري
- ۴۱۴۲ - فَفَرَّشٌ لِلرَّجُلِ وَفَرَّشٌ لِلْمَرْأَةِ وَفَرَّشٌ لِلضَّيْفِ - جابر بن عبد الله
- ۱۶۰۹ - فَفَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّيَامِ - ابن عباس
- ۱۲۴۷ - فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا - ابن عباس
- ۱۱۹۸ - فَفَرَضَتِ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ - عائشة
- ۲۸۳۲ - فَفَرَعُ أَوَّلِ النَّتَاجِ - سعيد بن المسيب
- ۳۵۹۰ - عَنْهُمْ - ابن عباس
- ۴۲۶۱ - فَإِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شِعَاعُ السَّيْفِ - أبو ذر الغفاري
- ۲۱۴۵ - فَإِنْ خَفْتُمْ نَشْرُوزَهْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ أَبُو حِرَةَ الرَّقَاشِي عَنْ عَمِّهِ
- ۳۷۳۲ - فَإِنْ الشَّيْطَانُ لَا يَفْتَحُ بَابًا غَلَقًا - جابر بن عبد الله
- ۳۵۲۲ - فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أَسْوَأُ الْغَرَمَاءِ - أبو هريرة
- ۳۷۳۷ - فَإِنْ كَانَ مَفْطَرًا فَلْيَطْعَمْ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيَدَعْ - ابن عمر
- ۵۸۴ - فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سِوَاءَ فَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ - أبو مسعود الأنصاري
- ۴۵۷ - فَإِنْ لَمْ تَأْتَوْهُ وَتَصَلُّوْا فِيهِ - ميمونة
- ۳۵۹۲ - فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ - معاذ بن جبل
- ۴۲۴۷ - فَإِنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ فَاهْرَبْ حَتَّى تَمُوتَ - حذيفة بن اليمان
- ۳۶۸۳ - فَإِنْ لَمْ يَتْرُكُوهُ فَقَاتِلُوهُمْ - ديلم الحميري
- ۱۲۹۸ - فَإِنَّكَ لَوْ كُنْتَ أَعْظَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ ذَنْبًا - عبد الله بن عمرو
- ۷۸۴ - فَإِنَّهُ نَهَرَ وَعَدْنِيهِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ - أنس بن مالك
- ۴۰۰۲ - فَإِنَّهَا تَغْرِبُ فِي عَيْنِ حَامِيَةٍ - أبو ذر الغفاري
- ۴۴۵۰ - فَإِنِّي أَحْكَمُ بِمَا فِي التَّوْرَةِ فَأَمْرٌ بِهِمَا فَرَجْمًا - أبو هريرة
- ۱۳۶۹ - فَإِنِّي أَنَا مَوْلَى الْأَصْلِيِّ وَأَصْلِي وَأَفْطِرُ - عائشة
- ۴۶۶۰ - فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَا أَبَى اللَّهِ ذَلِكَ وَالْمَسْلُومُونَ - عبد الله بن زمعة
- ۴۳۶۶ - فَبِعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَافَةَ فَأَتَى بِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ - أنس بن مالك
- ۲۴۷۵ - فَبَيْنَمَا هُوَ مَعْتَكِفٌ إِذْ كَبَّرَ النَّاسُ فَقَالَ - عبد الله بن عمر
- ۴۵۲۱ - فَتَحَلَّفَ لَكُمْ يَهُودٌ؟ - سهل بن أبي حثمة

- ۴۲۱۵ ..... حتی قبض - أنس بن مالك
- ۲۸۹ ..... فكانت تغسل ليكل صلاة - عائشة
- ..... فكبر نبي الله ﷺ فكبر الصفان جميعا -
- ۱۲۴۵ ..... عبدالله بن مسعود
- ..... فكشفوا عاني فوجدوها لم تثبت فجعلوني
- ۴۴۰۵ ..... في السي - عطية القرظي
- ۲۸۱۷ ..... ﴿فكلوا مما ذكر اسم الله عليه﴾ - ابن عباس
- ..... فكنت أؤمهم في ردة موصلة فيها فتق -
- ۵۸۶ ..... عمرو بن سلمة
- ..... فلا إذا - جابر بن عبدالله
- ۳۶۹۹ ..... فلا، وأنا أقول مالي ينازعني القرآن - عبادة
- ۸۲۴ ..... ابن الصامت
- ..... فلتترك الصلاة قدر ذلك، ثم إذا حضرت -
- ۲۷۷ ..... أم سلمة
- ..... فلتخدمهم حتى يستغنوا فإذا استغنوا
- ۵۱۶۷ ..... فليعتقوها - معاوية بن سويد بن مقرن
- ۴۴۲۲ ..... فلعلك قبلتها؟ - جابر بن سمرة
- ..... فلعلكم تفترقون - وحشي بن حرب عن أبيه
- ..... عن جده
- ۳۷۶۴ ..... فلم يفعل أحدكم؟ - أبو سعيد الخدري
- ۲۱۷۰ ..... فلم ينزل حتى ضرب عنقه وما استتابه -
- ۴۳۵۷ ..... أبو موسى الأشعري
- ..... فلما رفع رأسه من الركعة الثانية قام هنية -
- ۱۴۴۶ ..... محمد بن سيرين عن رجل من الصحابة
- ..... فلما سجد وقعت ركبته إلى الأرض قبل أن
- ..... تقعا كفاه - وائل بن حجر
- ۷۳۶ ..... فلما سجد وقعت ركبته إلى الأرض - وائل
- ۸۳۹ ..... ابن حجر
- ..... فلما قدمنا المدينة جاءني نسوة وأنا ألعب
- ۴۹۳۵ ..... على أرجوحة - عائشة
- ..... فليؤذنه ثلاثا فإذا بدا له بعد، فليقتله فإنه
- ۵۲۵۸ ..... شيطان - أبو سعيد الخدري
- ..... فليسجد سجدين قبل أن يسلم ثم يسلم -
- ۱۰۳۲ ..... أبو هريرة
- ..... فرفع يديه في أول مرة - علقمة عن عبدالله بن
- ۷۴۹ ..... مسعود
- ..... فرق رسول الله ﷺ بين أخوي بني العجلان
- ۲۲۵۸ ..... وقال - ابن عمر
- ..... فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على
- القلانس - محمد بن ركانة
- ۴۰۷۸ ..... فروح الله تأتي بالرحمة وتأتي بالعذاب -
- ..... أبو هريرة
- ۵۰۹۷ ..... فسألت بلالاً حين خرج ماذا صنع رسول الله
- ﷺ - عبدالله بن عمر
- ۲۰۲۳ ..... فسجد فانتصب على كفيه وركبته - عباس
- ۹۶۶ ..... ابن سهل الساعدي
- ..... فصنع لعثمان طعاماً فيه من الحجج
- واليعاقب - الحارث خليفة عثمان
- ۱۸۴۹ ..... الفطرة خمس، أو خمس من الفطرة -
- ..... أبو هريرة
- ۴۱۹۸ ..... فظن أنه لم يسمع النساء، فمشى إليهن وبلال
- ..... معه - ابن عباس
- ۱۱۴۳ ..... فظننا أنه يريد بذلك أن يدرك الناس الركعة
- الأولى - أبو قتادة
- ۸۰۰ ..... فنسل مغابنه وتوضأ وضوءه للصلاة ثم صلى
- ..... عمرو بن العاص
- ۳۳۵ ..... فقال رجل يارسول الله أصلي معهم قال: نعم
- ..... إن شئت - عبادة بن الصامت
- ۴۳۳ ..... فقام رسول الله ﷺ فاستقبل القبلة - فكبر
- ..... فرفع يديه - وائل بن حجر
- ۷۲۶ ..... فقام رسول الله ﷺ فاستقبل القبلة، فكبر
- ..... فرفع يديه - وائل بن حجر
- ۹۵۷ ..... فقُبض رسول الله ﷺ ولم يُبين لنا أنها منها -
- ..... ابن عباس
- ۷۸۷ ..... فقد عتق منه ماعتق - ابن عمر
- ۳۹۴۱ ..... فقد قضيت صلاتك - عبدالله بن مسعود
- ۹۷۰ ..... فقدنا ابن صياد يوم الحرة - جابر بن عبدالله
- ۴۳۳۲ ..... فكان في يده حتى قبض، وفي يد أبي بكر

- ۴۴۷۱ ..... فی الإِنسان ثلاثمائة وستون مفصلاً - بريدة  
 ۵۲۴۲ ..... ابن الحصبب الأسلمي  
 ۴۲۵۶ ..... فی أول ضربة سبعون حسنة - أبو هريرة  
 ۲۵۵۶ ..... فی الجرس مزار الشيطان - أبو هريرة  
 ۴۴۵۰ ..... فی الخطأ أربعاً خمسون وعشرون حقّة،  
 ۴۵۵۲ ..... وخمسون وعشرون جذعة - علي بن أبي طالب  
 ..... فی دية الخطأ عشرون حقّة وعشرون جذعة -  
 ۴۵۴۵ ..... عبدالله بن مسعود  
 ..... فی رجل تزوج امرأة فمات عنها - عبدالله بن  
 مسعود .....  
 ۲۱۱۴ ..... مسعود .....  
 ۳۰۸۵ ..... فی الرّكاز الخمس - أبو هريرة  
 ..... فی شبه العمدة ثلاثاً ثلاثاً وثلاثون حقّة -  
 ۴۵۵۱ ..... علي بن أبي طالب  
 ..... فی كل سائمة إبل في أربعين بنت لبون -  
 معاوية بن حيدة .....  
 ۱۵۷۵ ..... معاوية بن حيدة .....  
 ..... فی كل صلاة يُقرأ، فما أسمعنا رسول الله  
 ﷺ - أبو هريرة .....  
 ۷۹۷ ..... في المغزلة أربعون جذعة خلفه وثلاثون  
 حقّة - عثمان بن عفان وزيد بن ثابت .....  
 ۴۵۵۴ ..... عثمان بن عفان وزيد بن ثابت .....  
 ۴۵۶۶ ..... فی المواضيع خمس - عبدالله بن عمرو  
 ..... فيحلّفون لكم - سهل بن أبي حشمة .....  
 ۴۵۲۳ ..... فيما الرملان اليوم والكشف عن المناكب؟  
 عمر بن الخطاب .....  
 ۱۸۸۷ ..... فيما سقت الأنهار والعيون العشر - جابر بن  
 عبدالله .....  
 ۱۵۹۷ ..... فيما سقت السماء والأنهار والعيون -  
 عبدالله بن عمر .....  
 ۱۵۹۶ ..... فينا نزلت هذه الآية في بني سلمة ﴿ولا  
 تآبزووا بالألقاب﴾ - أبو جبير بن الضحاك .....  
 ۴۹۶۲ ..... فيهم رجلٌ مودن اليد أو مخدج اليد - علي  
 ابن أبي طالب .....  
 ۴۷۶۳ ..... فيهما حُبٌّ - بكر بن عبدالله .....  
 ۶۵۱ ..... فيهما حُبٌّ - بكر بن عبدالله .....  
 ۴۴۷۱ ..... كتاب الله - أبو هريرة  
 ..... فليضرب إلى سيفه فليضرب بحده على حرّة -  
 أبو بكره الثقفي .....  
 ۴۵۱۰ ..... فما أردت إلى ذلك؟ - جابر بن عبدالله  
 ..... فما أول ما ارتخصتم أمر الله - أبو هريرة  
 ..... فما منعك أن تدخل مع الناس في صلاتهم؟  
 يزيد بن عامر .....  
 ۵۷۷ ..... فما نلتما من عرض أحيكما أنّفاً أشد من أكل  
 منه - أبو هريرة .....  
 ۴۴۲۸ ..... فما يمنعكما أن ترجوما؟ - جابر بن  
 عبدالله .....  
 ۴۴۵۲ ..... فمضمض واستنشق من كف واحدة - عبدالله  
 ابن زيد بن عاصم .....  
 ۱۱۹ ..... فمن كره فقد برىء ومن أنكر فقد سلم -  
 أم سلمة .....  
 ۴۷۶۱ ..... فمواليك يعطونك ديتهم؟ - وائل بن حجر  
 ..... فتؤمر بقضاء الصّوم ولا تؤمر بقضاء الصّلاة  
 عائشة .....  
 ۲۶۳ ..... ففهب له ولك كذا وكذا - سمرة بن جندب  
 ..... فهل لك إلى ما هو خيرٌ منه؟ - عائشة .....  
 ۳۹۳۱ ..... فهلا تركتموه وجتتموني به - جابر بن عبدالله  
 ..... فهلا قلت: خذها مني وأنا الغلام الأنصاري  
 أبو عقبة الفارسي .....  
 ۵۱۲۳ ..... فهلا كان هذا قبل أن تأتيني به - صفوان بن  
 أمية .....  
 ۴۳۹۴ ..... فهن لهم، ولمن أتى عليهن - عبدالله بن  
 عباس .....  
 ۱۷۳۸ ..... فوالله! لنزل رسول الله ﷺ إلى الصّبح  
 فأنأخ - امرأة من بني غفار .....  
 ۳۱۳ ..... في أربعين يوماً - عبدالله بن عمرو  
 ..... في الأسنان خمسٌ خمسٌ - عبدالله بن عمرو  
 ابن العاص .....  
 ۴۵۶۳ ..... في الأصابع عشرٌ عشرٌ - عبدالله بن عمرو بن  
 العاص .....  
 ۴۵۶۲ ..... في الأصابع عشرٌ عشرٌ - عبدالله بن عمرو بن  
 العاص



- لی رسول اللہ ﷺ - جابر بن عبد اللہ ..... ۳۵۴۵
- قالت : والحیض یکن خلف الناس - أم عطیة ..... ۱۱۳۸
- قام رسول اللہ ﷺ إلى الصلاة وقمنا معه -
- أبو هريرة ..... ۸۸۲
- قام رسول اللہ ﷺ خطيباً فأمر بصدقة الفطر -
- ثعلبة بن أبي صعیر ..... ۱۶۲۰
- قام فصلى ركعتين ركعتين حتى صلى ثمانی
- ركعات - ابن عباس ..... ۱۳۵۸
- قام فینا رسول اللہ ﷺ قائماً فما ترك شيئاً
- یكون في مقامه ذلك - حذيفة بن الیمان ..... ۴۲۴۰
- قام المسلمون فغضبوا بأكفهم التراب ولم
- یقضوا - عمار بن یاسر ..... ۳۱۹
- قبور أصحابنا - طلحة بن عبيد اللہ ..... ۲۰۴۳
- قُتل رجلٌ على عهد النبي ﷺ فرفع ذلك إلى
- النبي ﷺ - أبو هريرة ..... ۴۴۹۸
- قتلها كلهم في النار - ابن مسعود ..... ۴۲۵۸
- قتلوه قتلهم الله ألا سألوا إذ لم يعلموا فإنما
- شفاء العی السؤل - جابر بن عبد اللہ ..... ۳۳۶
- قد أبى أن يشهد لك فتحلف مع شاهدك
- الأخر - الزبيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي .. ۳۶۱۲
- قد اجتمع في يومكم هذا عيدان - أبو هريرة . ۱۰۷۳
- قد أجرنا من أجرنا وأماناً من أمانت - أم هانئ
- بنت أبي طالب ..... ۲۷۶۳
- قد أذاك هوأم رأسك؟ - كعب بن عُجرة ..... ۱۸۵۶
- قد أصبتم أو قد أحسبتم - المغيرة بن شعبة .. ۱۴۹
- قد أنزل فيك وفي صاحبك قرآنٌ - سهل بن
- سعد الساعدي ..... ۲۲۴۵
- قد جاءكم أهل اليمن وهم أول من جاء
- بالمصافحة - أنس بن مالك ..... ۵۲۱۳
- قد جيء بها إلى رسول الله ﷺ وأنا جالس
- فلم يأكلها ولم ينه - عبد الله بن عمرو ..... ۳۷۹۲
- قد حلت من حجك وعمرتك جميعاً - جابر
- ابن عبد الله ..... ۱۷۸۵
- قد رأيت الذي صنعتكم فلم يمنعني من

## ق

- قاتل الله اليهود اتخذوا قبور أنبيائهم مساجد
- أبو هريرة ..... ۳۲۲۷
- قاتلهم الله، والله! لقد علموا ما استقسما
- بها قط - ابن عباس ..... ۲۰۲۷
- قال أبو ذر يارسول الله! ذهب أصحاب
- الذئبور بالأجور - أبو هريرة ..... ۱۵۰۴
- قال الله تعالى: أنا الرحمن - عبدالرحمن بن
- عوف ..... ۱۶۹۴
- قال الله تعالى: الكبرياء رذائي والعظمة
- إزاري - أبو هريرة ..... ۴۰۹۰
- قال الله عز وجل: إني فرضت على أمتك
- خمس صلوات - أبو قتادة بن ربعي ..... ۴۲۹
- قال الله عز وجل: قسمت الصلاة بيني وبين
- عبي نصفين - أبو هريرة ..... ۸۲۱
- قال الله ليني إسرائيل: - ادخلوا الباب
- سُجداً وقولوا حطة - أبو سعيد الخدري .... ۴۰۰۶
- قال صليت خمسا - عبد الله بن مسعود ..... ۱۰۱۹
- قال عبد الله في شبه العمدة: خمسون وعشرون
- حقة - علقمة والأسود ..... ۴۵۵۳
- قال عليّ فما تركتهن منذ سمعتهن من رسول
- الله ﷺ إلا ليلة صفين - علي بن أبي طالب .. ۵۰۶۴
- قال عليّ لابن أعبد: ألا أحدثك عني وعن
- فاطمة بنت رسول الله - أبو الورد بن ثمامة .. ۵۰۶۳
- قال: كان النبي ﷺ يعجبه الذراع - عبد الله بن
- مسعود ..... ۳۷۸۱
- قال لي أبي: يا بني! لو رأيتنا ونحن مع
- رسول الله ﷺ وقد أصابتنا السماء - أبو بردة
- ابن أبي موسى الأشعري ..... ۴۰۳۳
- قال لي الحسن: ما أنا بعائد إلى شيء منه
- أبداً - أيوب السخيتاني ..... ۴۶۲۵
- قال ناسٌ: يا رسول الله! أنرى ربنا عز وجل
- يوم القيامة؟ - أبو هريرة ..... ۴۷۳۰
- قالت امرأة بشير: انحل ابني غلامك وأشهد

- ۱۳۷۳ ..... الخروج إليكم - عائشة زوج النبي ﷺ ..... ۳۹۵۳
- ۸۰۳ ..... الصلاة - جابر بن سمرة ..... ۱۸۸۶
- ۲۶۵۰ ..... قد شهد بدرًا وما يدريك - علي بن أبي طالب ..... ۴۹۳۲
- ۸۲۸ ..... قد عرفت أن بعضكم خالجنها - عمران بن حصين ..... ۴۳۵۵
- ۱۵۷۴ ..... قد عفرت عن الخيل والرقيق - علي بن أبي طالب ..... ۴۶۱۸
- ۹۸۵ ..... قد عُفِرَ له، قد عُفِرَ له - محجن بن الأدرع ... ۴۱۹۱
- ۱۸۳۱ ..... قد كان رخص للنساء في الخفين ترك ذلك - عائشة ..... ۳۹
- ۲۶۴۹ ..... قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له - خباب بن الارت ..... ۹۴۸
- ۳۵۹ ..... قد كان يُصَيِّبنا الحيض على عهد رسول الله ﷺ - أم سلمة ..... ۴۲۳۵
- ۳۶۴ ..... قد كان يكون لإحادانا الدرع فيه تحيض وفيه نصيبها الجنبية - عائشة ..... ۱۳۵۲
- ۳۰۹۴ ..... قد كنت أنهاك عن حبِّ يهود - أسامة بن زيد ..... ۱۹۰۷
- ۱۹۰۷ ..... قد نحرت ههنا ومنى كلها منحراً - جابر بن عبدالله ..... ۲۸۷۷
- ۲۸۷۷ ..... قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث - بريدة بن الحصيب الأسلمي ..... ۳۳۰۹
- ۳۳۰۹ ..... قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث - بريدة بن الحصيب الأسلمي ..... ۱۶۵۶
- ۱۶۵۶ ..... قد وجب أجرك ورجعت إليك في الميراث - بريدة بن الحصيب ..... ۴۶۹۱
- ۴۶۹۱ ..... القدرية مجوس هذه الأمة إن مرضوا فلا تعودوهم - ابن عمر ..... ۲۷۲۴
- ۲۷۲۴ ..... قُدِّمَ بالأسارى حين قُدِّمَ بهم وسودة بنت زمعة عند آل عفرأ في مناخهم - يحيى بن عبدالله ..... ۲۶۸۰
- ۲۶۸۰ ..... قديم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو - سلامة بنت معقل امرأة
- من خارجة قيس عيلان ..... ۳۹۵۳
- قدم رسول الله ﷺ مكة وقد وهنتهم حُمى يثرب - ابن عباس ..... ۱۸۸۶
- قدم رسول الله ﷺ من غزوة تبوك أو خيبر وفي سهوتها سترٌ - عائشة ..... ۴۹۳۲
- قدم عليّ معاذٌ وأنا باليمن، ورجلٌ كان يهوديًا فأسلم - أبو موسى الأشعري ..... ۴۳۵۵
- قدم علينا الحسن مكة، فكلمني فقهاء أهل مكة - حميد بن أبي حميد الطويل ..... ۴۶۱۸
- قدم النبي ﷺ إلى مكة وله أربع غدائر - أم هانئ ..... ۴۱۹۱
- قدم وفد الجنِّ على النبي ﷺ - عبدالله بن مسعود ..... ۳۹
- قدمت الرقة فقال لي بعض أصحابي - هلال ابن يساف ..... ۹۴۸
- قدمت على النبي ﷺ حليةً من عند النجاشي أهداها لها - عائشة ..... ۴۲۳۵
- قدمت المدينة فدخلت على عائشة فقلت أخبريني عن صلاة رسول الله ﷺ - سعد بن هشام ..... ۱۳۵۲
- قدمت المدينة ورسول الله ﷺ بخير - أبو هريرة ..... ۲۷۲۴
- قدمنا خيبر فلما فتح الله تعالى الحصن - أنس بن مالك ..... ۲۹۹۵
- قدمنا رسول الله ﷺ ليلة المزدلفة - ابن عباس ..... ۱۹۴۰
- قدمنا على رسول الله ﷺ المدينة، فكان يؤخر العصر - علي بن شيبان ..... ۴۰۸
- قدمنا فوافقتنا رسول الله ﷺ حين افتتح خيبر - أبو موسى الأشعري ..... ۲۷۲۵
- قراءة رسول الله ﷺ بسم الله الرحمن الرحيم - أم سلمة ..... ۴۰۰۱
- قراءة النبي ﷺ: بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها - أم سلمة ..... ۲۶۸۰
- قرأت جزءًا من القرآن؟ - نافع بن جبير بن

۴۳۸۷	قطعت عنق صاحبك - أبو بكره الثقفي .....	۱۴۰۴	قرأت على رسول الله ﷺ النجم فلم يسجد فيها - زيد بن ثابت .....
۷۰۶	عن رجل .....	۳۹۷۸	قرأها رسول الله ﷺ - والعين بالعين - أنس ابن مالك .....
۴۸۰۵	قطعت عنق صاحبك - أبو بكره الثقفي .....	۳۹۷۶	قرأت على رسول الله ﷺ - والعين بالعين - أنس ابن مالك .....
۲۴۸۷	قفلت كخزوة - عبدالله بن عمرو .....	۱۹۱	قربت للنبي ﷺ خبزًا ولحمًا فأكل ثم دعا بوضوء - جابر بن عبدالله .....
۱۹۱۹	قفوا على مشاعركم - ابن مربع الأنصاري ..	۵۹۱	قرئ في بيتك، فإن الله عز وجل يرزقك الشهادة - أم ورقة بنت نوفل .....
۸۳۲	قل سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر - عبدالله بن أبي أوفى .....	۴۰۲۸	قسم رسول الله ﷺ أقبية ولم يعط مخرمة شيئًا - المسور بن مخرمة .....
۵۰۸۲	قل: ﴿قل هو الله أحد﴾ والمعوذتين، حين تسمي وحين تُصبح - عبدالله بن خبيب .....	۳۰۱۰	قسم رسول الله ﷺ خير نصفين - سهل بن أبي حثمة .....
۵۲۴	قل كما يقولون فإذا انتهيت فسل تعطه - عبدالله بن عمرو .....	۲۷۹۸	قسم رسول الله ﷺ في أصحابه ضحايا - زيد بن خالد الجهني .....
۳۱۲۵	قل: الله ما أخذ وما أعطى وكل شيء عنده إلى أجل - أسامة بن زيد .....	۳۰۱۵	قسمت خير على أهل الحديبية - مجمع بن جارية الأنصاري .....
۱۵۵۱	قل: اللهم إني أعوذ بك من شر سمعي، ومن شربصري - شكل بن حميد .....	۱۸۰۲	قصرت عن النبي ﷺ بمشقص على المروة - معاوية بن أبي سفيان .....
۴۲۲۵	قل: اللهم! اهدني وسددني واذكر بالهداية هداية الطريق - علي بن أبي طالب .....	۳۵۷۳	القضاء ثلاثة: واحد في الجنة واثنان في النار - بريدة بن الحصيب .....
۵۰۶۷	قل: اللهم! فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة - أبو هريرة .....	۳۵۸۸	قضى رسول الله ﷺ أن الخصمين يقعدان بين يدي الحكم - عبدالله بن الزبير .....
۲۶۰۵	قل ما كان رسول الله ﷺ يخرج في سفر إلا يوم الخميس - كعب بن مالك .....	۴۵۷۹	قضى رسول الله ﷺ في الجنين بغرة عبد أو أمة أو فرس أو بغل - أبو هريرة .....
۴۶۲۹	قلت لأبي: أي الناس خير بعد رسول الله ﷺ - محمد ابن الحنفية .....	۴۵۸۱	قضى رسول الله ﷺ في دية المكاتب يقتل يؤدي ما أدى من مكاتبته دية الحر - ابن عباس .....
۱۳۷۸	قلت لأبي بن كعب: أخبرني عن ليلة القدر يا أبا المنذر! - زربن حبيش .....	۴۵۶۷	قضى رسول الله ﷺ في العين القائمة السادة لمكانها بثلث الدية - عبدالله بن عمرو .....
۳۶۵۰	قلت لأبي عمرو: ما يكتبوه؟ - الوليد بن مسلم .....	۴۵۵۰	قضى عمر في شبه العمدة ثلاثين حقة وثلاثين جذعة - مجاهد .....
۲۴۵۳	قلت لعائشة: أكان رسول الله ﷺ يصوم من كل شهر ثلاثة أيام؟ - معاذة .....		
۵۸	قلت لعائشة: بأي شيء كان يبدأ رسول الله ﷺ إذا دخل بيته - شريح بن هانئ .....		
۱۴۳۵	قلت لعائشة متى كان يوتر رسول الله ﷺ؟ - مسروق .....		

- قلت لعبدالله بن عباس: يا أبا العباس! -  
 سعيد بن جبیر ..... ۱۷۷۰  
 - قلت لعلی أخبرنا عن مسيرك هذا أعهد عهدہ  
 إليك رسول الله ﷺ أم رأي رأيتہ؟ - قيس بن  
 عباد ..... ۴۶۶۶  
 - قلت لعمر بن الخطاب: كيف صنع رسول  
 الله ﷺ - عبدالرحمن بن صفوان ..... ۲۰۲۶  
 - قلت للحسن ما أنتم عليه بفاتين - خالد  
 الحذاء ..... ۴۶۱۶  
 - قلت للحسن: يا أبا سعيد! أخبرني عن آدم  
 اللسماء خلق أم للأرض - خالد الحذاء .... ۴۶۱۴  
 - قلت: يا رسول الله إني أسلمت وتحتي  
 أختان - فيروز الدلمي ..... ۲۲۴۳  
 - قلت: يا رسول الله! جارية لي صككتها  
 صكة - معاوية بن الحكم السلمي ..... ۳۲۸۲  
 - قلنا لابن عباس في الإقعاء على القدمين في  
 الشجود - طاوس ..... ۸۴۵  
 - قلنا لأنس يعني ابن مالك: أي اللباس كان  
 أحب إلى النبي ﷺ - قتادة ..... ۴۰۶۰  
 - قم - أو: اذهب - بش الخطيب أنت -  
 عدي بن حاتم ..... ۱۰۹۹  
 - قم فاقضه - كعب بن مالك ..... ۳۵۹۵  
 - قم يابلال! فأرحنا بالصلاة - عبدالله بن  
 محمد ابن الحنفية عن رجل من الأنصار .... ۴۹۸۶  
 - قم يا حمزة! قم يا علي! قم يا عبدة بن  
 الحارث - علي بن أبي طالب ..... ۲۶۶۵  
 - قنت رسول الله ﷺ شهرًا متتابعًا في الظهر  
 والعصر - عبدالله بن عباس ..... ۱۴۴۳  
 - قنت رسول الله ﷺ في صلاة العتمة شهرًا -  
 أبو هريرة ..... ۱۴۴۲  
 - قولوا: اللهم صل على محمد النبي الأمي -  
 أبو مسعود عقبة بن عمرو ..... ۹۸۱  
 - قولوا: اللهم صل على محمد وأزواجه  
 وذريته - أبو حميد الساعدي ..... ۹۷۹
- قولوا: اللهم صل على محمد وآل محمد -  
 كعب بن عجرة ..... ۱۷۷  
 - قولوا وعليكم - أنس بن مالك ..... ۵۲۰۷  
 - قولي حين تصبحين سبحان الله ويحمده، لا  
 قوة إلا بالله - عبد الحميد عن أمه ..... ۵۰۷۵  
 - قولي: ليبيك! اللهم ليبيك! - ضباعة بنت  
 الزبير ..... ۱۷۷۶  
 - قوموا إلى سيدكم - أبو سعيد الخدري ..... ۵۲۱۶  
 - قوموا فلاصلي لكم - أنس بن مالك ..... ۶۱۲  
 - قيل لعائشة: إن امرأة تلبس التعل فقالت: -  
 ابن أبي مليكة ..... ۴۰۹۹  
 - قيل لعبدالله: إن أنا سأ يقرؤن هذه الآية: -  
 وقالت هيئ لك - أبو وائل الأسدي شقيق  
 ابن سلمة ..... ۴۰۰۵
- ك**
- كان ابن عمر يطيل الصلاة قبل الجمعة  
 ويصلي بعدها ركعتين في بيته - نافع مولى  
 ابن عمر ..... ۱۱۲۸  
 - كان أبو ذر يقول: من قال حين يصبح اللهم!  
 ما حلفت من حلف - القاسم بن محمد ..... ۵۰۸۷  
 - كان أبو هريرة يحدث أن رجلًا أتى إلى  
 رسول الله ﷺ فقال: اعبرها - أبو هريرة .... ۴۶۳۲  
 - كان أبيض مليحًا، إذا مشى كأنما يهوي في  
 صوب - أبو الطفيل عامر بن وائلة ..... ۴۸۶۴  
 - كان أحب الثياب إلى رسول الله ﷺ القميص  
 - أم سلمة ..... ۴۰۲۵  
 - كان أحب الشهور إلى رسول الله ﷺ أن  
 يصومه - عائشة ..... ۲۴۳۱  
 - كان أحب الطعام إلى رسول الله ﷺ الثريد  
 من الخبز - ابن عباس ..... ۳۷۸۳  
 - كان أحب العراق إلى رسول الله ﷺ الشاة  
 - عبدالله بن مسعود ..... ۳۷۸۰  
 - كان أحدنا يكلم الرجل إلى جنبه في

۴۶۵۹	الغضب - عمرو بن أبي قرة .....	۹۴۹	ابن أرقم .....
۸۳۴	حميد الطويل .....	۱۹۲	كان آخرُ الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء - جابر بن عبد الله .....
۴۶۱۷	إلى الأرض - حميد بن أبي حميد الطويل ...	۲۴۶	كان إذا اغتسل من الجنابة يُفْرَعُ بيده اليُمْنَى - شعبة .....
۴۲۲۴	فضة - المعقب الدوسي .....	۵۲۶	كان إذا سمع المؤذن يتشهد قال: وأنا وأنا - عائشة .....
۴۲۱۷	أنس بن مالك .....	۷۶۸	كان إذا قام بالليل كَبُرَ ويقول - عائشة .....
۴۲۱۶	أنس بن مالك .....	۱۱۳۰	كان إذا كان بمكة فصلى الجمعة تقدّم فصلى ركعتين - ابن عمر .....
۷۹	رسول الله ﷺ - ابن عمر .....	۲۰۰	كان أصحاب رسول الله ﷺ ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رؤوسهم - أنس بن مالك
۵۵۷	أبي بن كعب .....	۲۶۵۶	كان أصحاب النبي ﷺ يكرهون الصوت عند القتال - قيس بن عباد .....
۲۳۱۴	البراء بن عازب .....	۱۵۱۹	كان أكثر دعوة يدعو بها: اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة - أنس بن مالك الأنصاري .....
۸۸۴	كان رجلٌ يُصلي فوق بيته وكان إذا قرأ: ﴿أليس ذلك بقادر﴾ موسى بن أبي عائشة	۱۹۳۸	كان أهل الجاهلية لا يفيضون حتى - عمر بن الخطاب .....
۴۹۰۱	أبو هريرة .....	۳۸۰۰	كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون أشياء تقدّراً - ابن عباس .....
۵۱۸۶	بسر .....	۴۱۸۸	كان أهل الكتاب - يعني يسدلون أشعارهم - وكان المشركون يفرقون رؤوسهم - ابن عباس
۸۰۶	صلى الظُّهر - جابر بن سمرة .....	۱۷۳۰	كان أهل اليمن أو ناس من أهل اليمن يحجون ولا يتزودون - عبدالله بن عباس ...
۲۴۶۴	عائشة .....	۴۶۹۵	كان أول من قال في القدر بالبصرة معبّدٌ الجهني - يحيى بن يعمر البصري .....
۲۴۳	كان رسول الله ﷺ إذا أراد أن يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه - عائشة .....	۵۳۷	كان بلالٌ يؤذن ثم يمهل - جابر بن سمرة ...
	كان رسول الله ﷺ إذا أراد سفرًا أقرع بين	۵۱۹	كان بيتي من أطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن عليه الفجر - امرأة من بني النجار
		۱۰۸۲	كان بين منبر رسول الله ﷺ وبين الحائط كقدر ممر الشاة - سلمة بن الأكوع .....
		۳۶۲۱	كان بيني وبين رجل من اليهود أرضٌ فجحدني - الأشعث بن قيس .....

- ۲۹۹۳ ..... قتادة بن دعامة السدوسي  
- كان رسول الله ﷺ إذا غلب على قوم أقام  
بالعرصة ثلاثاً - أبو طلحة ..... ۲۶۹۵  
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة رفع  
يديه - عبدالله بن عمر ..... ۷۲۲  
- كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة يرفع  
يديه حتى - أبو حميد الساعدي ..... ۷۳۰  
- كان رسول الله ﷺ إذا قام في الركعتين كبر  
ورفع يديه - ابن عمر ..... ۷۴۳  
- كان رسول الله ﷺ إذا قرأ ولا الضالين قال:  
آمين - وائل بن حجر ..... ۹۳۲  
- كان رسول الله ﷺ إذا قضى صلاته من آخر  
الليل نظر - عائشة ..... ۱۲۶۲  
- كان رسول الله ﷺ إذا قعد في الصلاة جعل  
قدمه اليسرى تحت فخذة اليمنى - عبدالله بن  
الزبير ..... ۹۸۸  
- كان رسول الله ﷺ إذا كبر للصلاة جعل يديه  
حذو منكبيه - أبو هريرة ..... ۷۳۸  
- كان رسول الله ﷺ إذا نزل منزلاً لم يرتحل  
حتى يُصلي الظهر - أنس بن مالك ..... ۱۲۰۵  
- كان رسول الله ﷺ حين تقام الصلاة في  
المسجد - سالم أبو النضر ..... ۵۴۵  
- كان رسول الله ﷺ لا يدع أن يستلم الرُكن -  
ابن عمر ..... ۱۸۷۶  
- كان رسول الله ﷺ لا يُصلي في شُعرنا أو  
لحفنا - عائشة ..... ۶۴۵  
- كان رسول الله ﷺ لا يصلي في شُعرنا -  
عائشة ..... ۳۶۷  
- كان رسول الله ﷺ لا يبطل الموعظة يوم  
الجمعة - جابر بن سمرة الشؤاني ..... ۱۱۰۷  
- كان رسول الله ﷺ له شعرٌ يبلغ شحمة أذنيه -  
البراء بن عازب ..... ۴۰۷۲  
- كان رسول الله ﷺ معتكماً فأتته أزوره ليلاً -  
صفية ..... ۲۴۷۰  
۲۱۳۸ ..... نسائه - عائشة .....  
- كان رسول الله ﷺ إذا ارتحل قبل أن تزيغ  
الشمس آخر الظهر - أنس بن مالك ..... ۱۲۱۸  
- كان رسول الله ﷺ إذا اعتكف يُدني إلي رأسه  
عائشة ..... ۲۴۶۷  
- كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة دعا  
بشيء - عائشة ..... ۲۴۰  
- كان رسول الله ﷺ إذا اغتسل من الجنابة -  
عائشة ..... ۲۴۲  
- كان رسول الله ﷺ إذا بال يتوضأ ويتنضح -  
شفيان بن الحكم الثقفي ..... ۱۶۶  
- كان رسول الله ﷺ إذا تلا ﴿غير  
المغضوب عليهم ولا الضالين﴾ قال:  
«آمين» - أبو هريرة ..... ۹۳۴  
- كان رسول الله ﷺ إذا جلس وجلسنا حوله -  
أبو الدرداء الأنصاري ..... ۴۸۵۴  
- كان رسول الله ﷺ إذا جلس يتحدث يكثر أن  
يرفع طرفه إلى السماء - عبدالله بن سلام ..... ۴۸۳۷  
- كان رسول الله ﷺ إذا خرج مسيرة ثلاثة  
أميال - أنس بن مالك ..... ۱۲۰۱  
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل الخلاء - أنس  
ابن مالك ..... ۴  
- كان رسول الله ﷺ إذا دخل في الصلاة رفع  
يديه مداً - أبو هريرة ..... ۷۵۳  
- كان رسول الله ﷺ إذا سافر كان آخر عهده  
بإنسان من أهله فاطمة - ثوبان مولى رسول  
الله ﷺ ..... ۴۲۱۳  
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم في الوتر - أبي بن  
كعب ..... ۱۴۳۰  
- كان رسول الله ﷺ إذا سلم مكث قليلاً -  
أم سلمة ..... ۱۰۴۰  
- كان رسول الله ﷺ إذا عطس وضع يده أو  
ثوبه على فيه - أبو هريرة ..... ۵۰۲۹  
- كان رسول الله ﷺ إذا غزا كان له سهمٌ صافٍ

- ۱۸ ..... أحیانه - عائشة ..... ۲۴۷۰ ..... صفیة  
 - كان رسول الله ﷺ يسبح على الراحلة أي  
 ۱۲۲۴ ..... وجه توجه - ابن عمر ..... ۴۷۷۳ ..... أنس بن مالك  
 - كان رسول الله ﷺ يستأذن - عائشة ..... ۵۱۰۶ ..... بالبركة - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يستحب الجوامع من  
 ۱۴۸۲ ..... الدعاء - عائشة ..... ۲۵۷ ..... علي - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يستن وعنده رجلان -  
 ۵۰ ..... عائشة ..... ۲۶۸ ..... عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُسوي يعني صفوفنا -  
 ۶۶۵ ..... الثَّعْمَانُ بن بشير ..... ۲۴۴۹ ..... ملحان القيسي  
 - كان رسول الله ﷺ يُصبح جنباً - عائشة  
 ۲۳۸۸ ..... وأم سلمة ..... ۲۷۳ ..... تنزرت ثم ياشرنا - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي بالليل ثلاث عشرة  
 ۱۳۳۹ ..... ركعة ثم يصلي - عائشة ..... ۲۴۵۲ ..... أيام - أم سلمة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي بالليل وأنا إلى  
 ۳۷۰ ..... جنبه - عائشة ..... ۲۴۷۸ ..... أراد البداة - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يصلي بعد الجمعة ركعتين  
 ۱۱۳۲ ..... في بيته - ابن عمر ..... ۲۳۲۵ ..... يتحفظ من غيره - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي بنا فيقرأ في الظهر  
 ۷۹۸ ..... والعصر في الركعتين الأوليين - أبو قتادة ... ۲۶۳۹ ..... ابن عبدالله  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي ثلاث عشرة ركعة  
 ۱۳۵۹ ..... بركعته قبل الصُّبح - عائشة ..... ۲۴۱ ..... يفيض على رأسه - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي الجمعة إذا مالت  
 ۱۰۸۴ ..... الشمس - أنس بن مالك ..... ۴۶۹۸ ..... أصحابه فيجيء الغريب - أبو هريرة وأبو ذر  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي الظهر إذا زالت  
 ۳۹۸ ..... الشَّمْسُ - أبو هريرة الأسلمي ..... ۴۷۷۵ ..... يحدثنا - أبو هريرة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي الظهر بالهاجرة -  
 ۴۱۱ ..... زيد بن ثابت ..... ۴۱۴۰ ..... في شأنه كله - عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي على الحصير  
 ۶۵۹ ..... والفروة المدبوعة - المغيرة بن شعبة ..... ۳۷۱۵ ..... عائشة  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي في إثر كل صلاة  
 ۱۲۷۵ ..... مكتوبة ركعتين - علي بن أبي طالب ..... ۲۶۶۷ ..... عن المثلة - سمرة بن جندب  
 - كان رسول الله ﷺ يُصلي فيما بين أن يفرغ  
 ۱۳۳۶ ..... من صلاة العشاء إلى أن - عائشة ..... كان رسول الله ﷺ يذكر الله عز وجل على كل

۲۳۵۶	ابن مالک .....	-	كان رسول الله ﷺ يُصلي ليلاً طويلاً قائماً -
۲۳۸۲	كان رسول الله ﷺ يُقبل وهو صائم - عائشة .	۹۵۵	عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ يقبلني وهو صائم -	-	كان رسول الله ﷺ يُصلي من الليل ثلاث
۲۳۸۴	عائشة .....	۱۳۳۸	عشرة ركعة - عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ يقدم ضعفاء أهله -	-	كان رسول الله ﷺ يُصلي من الليل عشر
۱۹۴۱	ابن عباس .....	۱۳۳۴	ركعات - عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا السورة -	-	كان رسول الله ﷺ يُصلي والباب عليه مغلق
۱۴۱۲	ابن عمر .....	۹۲۲	عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ يقرأ علينا القرآن فإذا مرَّ	-	كان رسول الله ﷺ يُصلي وأنا حذاه وأنا
۱۴۱۳	بالسجدة كبر - ابن عمر .....	۶۵۶	حائض - ميمونة بنت الحارث .....
	كان رسول الله ﷺ يقول في دبر صلاته:	-	كان رسول الله ﷺ يصوم تسع ذي الحجة -
۱۵۰۸	اللهم! ربنا ورب كل شيء - زيد بن أرقم ....	-	هنيدة بن خالد، عن امرأته عن بعض أزواج
	كان رسول الله ﷺ يقول: اللهم! إني أعوذ	۲۴۳۷	النبي ﷺ .....
۱۵۴۰	بك من العجز - أنس بن مالك .....	۲۴۵۱	كان رسول الله ﷺ يصوم ثلاثة أيام - حفصة
	كان رسول الله ﷺ يقوم دية الخطأ على أهل	۲۴۳۴	كان رسول الله ﷺ يصوم حتى نقول - عائشة
	القرى أربعمائة دينار - عبدالله بن عمرو بن	-	كان رسول الله ﷺ يصوم - يعني من غرة كل
۴۵۶۴	العاص .....	۲۴۵۰	شهر - عبدالله بن مسعود .....
	كان رسول الله ﷺ يقوم في الجنائز حتى	-	كان رسول الله ﷺ يضحى بكبش أقرن فحيل
۳۱۷۶	توضع في اللحد - عباد بن الصامت .....	۲۷۹۶	أبو سعيد الخدري .....
	كان رسول الله ﷺ يكره أن يأتي الرجل أهله	-	كان رسول الله ﷺ يضع رأسه في حجره -
۲۷۷۶	طروقاً - جابر بن عبدالله .....	۲۶۰	عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ يكون معتكفاً في المسجد	-	كان رسول الله ﷺ يضع يده اليمنى على يده
۲۴۶۹	عائشة .....	۷۵۹	اليسرى - طاؤس .....
	كان رسول الله ﷺ يمسح المأقنين - أبو أمامة	-	كان رسول الله ﷺ يطيل القراءة في الركعتين
۱۳۴	الباهلي .....	۱۳۰۱	بعد المغرب - ابن عباس .....
	كان رسول الله ﷺ ينام وهو جُنب من غير أن	-	كان رسول الله ﷺ يُعلمنا الاستخارة - جابر
۲۲۸	يمس الماء - عائشة .....	۱۵۳۸	ابن عبدالله .....
	كان رسول الله ﷺ ينفل الثلث بعد الخمس -	-	كان رسول الله ﷺ يغتسل ويصلي الركعتين
۲۷۴۸	حبيب بن مسلمة الفهري .....	۲۵۰	عائشة .....
	كان رسول الله ﷺ ينهي عن النوم قبلها	-	كان رسول الله ﷺ يغزو بأم سليم - أنس بن
۴۸۴۹	والحديث بعدها - أبو برة الأسلمي .....	۲۵۳۱	مالك .....
	كان رسول الله ﷺ يهدي من المدينة - عائشة	-	كان رسول الله ﷺ يفتح الصلاة بالتكبير
۱۷۵۸	كان رسول الله ﷺ يُوترب بـ سبح اسم ربك	۷۸۳	والقراءة بالحمد لله - عائشة .....
	الأعلى ﷻ أبي بن كعب .....	-	كان رسول الله ﷺ يفطر على رطبات - أنس
۱۴۲۳			



- ٤٤٩٤ ..... قريظة - ابن عباس  
 - كان كلام رسول الله ﷺ كلامًا فصلاً -  
 ٤٨٣٩ ..... عائشة  
 - كان لا يجلس مجلسًا للذكر حين يجلس إلا  
 قال: الله حَكَمٌ - يزيد بن عميرة ..... ٤٦١١  
 - كان لا يستتر من بوله - ابن عباس ..... ٢١  
 - كان لرسول الله ﷺ خطبتان يجلس بينهما -  
 جابر بن سمرة ..... ١٠٩٤  
 - كان للنبي ﷺ سهم يُدعى الصفي - عامر بن  
 شراحيل الشعبي ..... ٢٩٩١  
 - كان للنبي ﷺ قَدْحٌ من عيدان تحت سريره -  
 أميمة ابنة رُقَيْقَةَ ..... ٢٤  
 - كان لي شارفٌ من نصيبي من المغنم يوم بدر  
 علي بن أبي طالب ..... ٢٩٨٦  
 - كان لي على النبي ﷺ دينٌ - جابر بن عبدالله ..... ٣٣٤٧  
 - كان معاذ بن مالك يتيمًا في حجر أبي  
 فأصاب جارية من الحي - نعيم بن هزال .... ٤٤١٩  
 - كان من دعاء رسول الله ﷺ اللهم! إني أعوذ  
 بك من زوال نعمتك - عبدالله بن عمر ..... ١٥٤٥  
 - كان المهاجرون حين قَدِمُوا المدينة تورثُ  
 الأنصار - ابن عباس ..... ٢٩٢٢  
 - كان موضع المسجد حائطًا لبني النجار فيه  
 حرت ونخل - أنس بن مالك ..... ٤٥٤  
 - كان الناس مُهَانِ أنفسهم فيروحون إلى  
 الجمعة - عائشة ..... ٣٥٢  
 - كان الناس يتبايعون الثمار قبل أن يبدؤ  
 صلاحها - زيد بن ثابت ..... ٣٣٧٢  
 - كان الناس يخرجون صدقة الفطر على عهد  
 رسول الله ﷺ - عبدالله بن عمر ..... ١٦١٤  
 - كان الناس يتنابون الجمعة من منازلهم -  
 عائشة ..... ١٠٥٥  
 - كان النبي ﷺ إذا أتى الخلاء أتته بماء في  
 تور - أبو هريرة ..... ٤٥  
 - كان النبي ﷺ إذا انصرف من الصلاة يقول:  
 ١٨٣٣ ..... كان الرُّكبان يعمرون بنا - عائشة .....  
 ٢٢٣٣ ..... كان زوجها عبدًا، فَخَيَّرَهَا النبي ﷺ - عائشة  
 - كان زيد يعني ابن أرقم يُكَبِّرُ على جنازتنا  
 أربعًا - عبدالرحمن بن أبي ليلى ..... ٣١٩٧  
 - كان شعار المهاجرين عبدالله - سمرة بن  
 جندب ..... ٢٥٩٥  
 - كان شعر رسول الله ﷺ إلى أنصاف أذنيه -  
 أنس بن مالك ..... ٤١٨٦  
 - كان شعر رسول الله ﷺ إلى شحمة أذنيه -  
 أنس بن مالك ..... ٤١٨٥  
 - كان شعر رسول الله ﷺ فوق الوفرة ودون  
 الجمرة - عائشة ..... ٤١٨٧  
 - كان ضجعة رسول الله ﷺ من آدم حشوها  
 ليف - عائشة ..... ٤١٤٧  
 - كان عبدالله بن سعد بن أبي السرح يكتب  
 لرسول الله ﷺ فأزله الشيطان - ابن عباس .. ٤٣٥٨  
 - كان فراش النبي ﷺ نحوًا مما يوضع  
 الإنسان في قبره - عبدالله بن زيد أبو قلابة  
 الجرمي عن بعض آل أم سلمة ..... ٥٠٤٤  
 - كان فراشها حيال مسجد النبي ﷺ - أم سلمة ..... ٤١٤٨  
 - كان الفضل بن عباس رديف رسول الله ﷺ -  
 عبدالله بن عباس ..... ١٨٠٩  
 - كان في جنازة عثمان بن أبي العاص وكنا  
 نمشي - عيينة بن عبدالرحمن عن أبيه ..... ٣١٨٢  
 - كان في الركعتين الأوليين كأنه على الرِّضف  
 عبدالله بن مسعود ..... ٩٩٥  
 - كان في كلام رسول الله ﷺ ترتيلٌ - جابر بن  
 عبدالله ..... ٤٨٣٨  
 - كان فيما أخذ علينا رسول الله ﷺ في  
 المعروف - أسيد بن أبي أسيد عن امرأة من  
 المبايعات ..... ٣١٣١  
 - كان فيما أنزل الله من القرآن: عشر رضعات  
 عائشة ..... ٢٠٦٢  
 - كان قريظة والنضير وكان النضير أشرف من

- لا إله إلا الله - عبدالله بن الزبير ..... ۱۵۰۶
- كان النبي ﷺ إذا جلس في الصلاة افترش  
رجله اليسرى - إبراهيم النخعي ..... ۹۶۲
- كان النبي ﷺ إذا حزه أمر صلى - حذيفة بن  
اليمان ..... ۱۳۱۹
- كان النبي ﷺ إذا دخل الخلاء وضع خاتمه -  
أنس بن مالك ..... ۱۹
- كان النبي ﷺ إذا سلم من الصلاة قال:  
اللهم! اغفر لي ما قدمت - علي بن أبي  
طالب ..... ۱۵۰۹
- كان النبي ﷺ إذا صلى ركعتي الفجر فإن  
كنت نائمة اضطجع - عائشة ..... ۱۲۶۳
- كان النبي ﷺ إذا صلى الفجر تربع في  
مجلسه - جابر بن سمرة ..... ۴۸۵۰
- كان النبي ﷺ إذا فرغ من دفن الميت وقف  
عليه - عثمان بن عفان ..... ۳۲۲۱
- كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر استقبل بنا -  
عبدالله بن جعفر ..... ۲۵۶۶
- كان النبي ﷺ إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد  
فركع فيه ركعتين - كعب بن مالك ..... ۲۷۷۳
- كان النبي ﷺ إذا مشى كأنه يتوكأ - أنس بن  
مالك ..... ۴۸۶۳
- كان النبي ﷺ لا يعرف فصل السورة حتى  
تنزل عليه - ابن عباس ..... ۷۸۸
- كان نبي الله ﷺ إذا أخذ طريق الفرع أهلاً -  
سعد بن أبي وقاص ..... ۱۷۷۵
- كان النبي ﷺ له شعْرٌ يبلغ شحمة أُذنيه -  
البراء بن عازب ..... ۴۱۸۴
- كان نبي الله ﷺ يحدثنا عن بني إسرائيل حتى  
يصبح - عبدالله بن عمرو ..... ۳۶۶۳
- كان نبي الله ﷺ يستاك فيعطيني السواك -  
عائشة ..... ۵۱
- كان نبي الله ﷺ يكره عشر خلال -  
ابن مسعود ..... ۴۲۲۲
- كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه  
فذاك - معاوية بن الحكم السلمي ..... ۹۳۰
- كان نبي من الأنبياء يخط فمن وافق خطه  
فذاك - معاوية بن الحكم السلمي ..... ۳۹۰۹
- كان النبي ﷺ وأبو بكر وعمر وعثمان يقرؤون  
﴿مالك يوم الدين﴾ - سعيد بن المسيب .... ۴۰۰۰
- كان النبي ﷺ يأمر بالعنافة في صلاة  
الكسوف - أسماء بنت أبي بكر ..... ۱۱۹۲
- كان النبي ﷺ يبعث عبدالله بن رواحة إلى  
يهود - عائشة ..... ۱۶۰۶
- كان النبي ﷺ يبعث عبدالله بن رواحة  
فيحرص النخل - عائشة ..... ۳۴۱۳
- كان النبي ﷺ يتعوذ من خمس: من الجبن -  
عمر بن الخطاب ..... ۱۵۳۹
- كان النبي ﷺ يتوضأ بإناء يسع رطلين - أنس  
ابن مالك ..... ۹۵
- كان النبي ﷺ يتوضأ لكل صلاة - أنس بن  
مالك ..... ۱۷۱
- كان النبي ﷺ يخطب خطبتين - ابن عمر ..... ۱۰۹۲
- كان النبي ﷺ يخطب خطبتين، كان يجلس  
إذا صعد المنبر - ابن عمر ..... ۱۰۹۲
- كان النبي ﷺ يخفف الركعتين قبل صلاة  
الفجر حتى إني لأقول - عائشة ..... ۱۲۵۵
- كان النبي ﷺ يدعو: رب أعني ولا تُعن  
عليّ - عبدالله بن عباس ..... ۱۵۱۰
- كان النبي ﷺ يُصلي المغرب ساعة تغرب  
الشمس - سلمة بن الأكوع ..... ۴۱۷
- كان النبي ﷺ يعتكف كل رمضان عشرة  
أيام - أبو هريرة ..... ۲۴۶۶
- كان النبي ﷺ يعودني ليس براكب بغلا ولا  
برذونا - جابر بن عبدالله ..... ۳۰۹۶
- كان النبي ﷺ يغتسل بالصاع ويتوضأ بالمُدِّ -  
جابر بن عبدالله ..... ۹۳
- كان النبي ﷺ يُقِلُّ في شهر الصوم - عائشة . ۲۳۸۳

- كان ينبذ للنبي ﷺ الزبيب فيشربه اليوم  
والغد- ابن عباس ..... ۳۷۱۳
- كان يتبذ لرسول الله ﷺ في سقاء - جابر بن  
عبدالله ..... ۳۷۰۲
- كان يوتر بأربع وثلاث وست وثلاث وثمان  
وثلاث- عائشة ..... ۱۳۶۲
- كان يوم عاشوراء يوماً تصومه قريش في  
الجاهلية - عائشة ..... ۲۴۴۲
- كانت إحدانا إذا أصابتها جنابة أخذت ثلاث  
حفات - عائشة ..... ۲۵۳
- كانت أم حبيبة تُستحاض فكان زوجها  
يغشاها - عكرمة ..... ۳۰۹
- كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع  
وتجده- عائشة ..... ۴۳۷۴
- كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع  
وتجده- عائشة ..... ۴۳۹۷
- كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على  
رسوله - عمر بن الخطاب ..... ۲۹۶۵
- كانت تحتي امرأة وكنت أُحِبُّها وكان عمر  
يكرهها - عبدالله بن عمر ..... ۵۱۳۸
- كانت سوداء مربعة من نمرة - البراء بن  
عازب ..... ۲۵۹۱
- كانت صفيية من الصفي - عائشة ..... ۲۹۹۴
- كانت الصلاة خمسين والغسل من الجنابة  
سبع مرار - عبدالله بن عمر ..... ۲۴۷
- كانت صلاة رسول الله ﷺ قصداً وخطبته  
قصداً - جابر بن سمرة ..... ۱۱۰۱
- كانت العضباء لا تسبق فجاء أعرابي - أنس  
ابن مالك ..... ۴۸۰۲
- كانت قبيلة سيف رسول الله ﷺ فضة - أنس  
ابن مالك ..... ۲۵۸۳
- كانت قدر صلاة رسول الله ﷺ في الصيف  
ثلاثة أقدام - عبدالله بن مسعود ..... ۴۰۰
- كانت قراءة النبي ﷺ بالليل يرفع طورا -  
كان النبي ﷺ يكره الشكال من الخيل -  
أبو هريرة ..... ۲۵۴۷
- كان النبي ﷺ يمر بالمرضى وهو معتكف -  
عائشة ..... ۲۴۷۲
- كان هذا قبل أن تنزل الحدود - محمد بن  
سيرين ..... ۴۳۷۱
- كان وسادة رسول الله ﷺ من آدم - عائشة ... ۴۱۴۶
- كان يؤذن بين يدي رسول الله ﷺ إذا جلس  
على المنبر يوم الجمعة - السائب بن يزيد ... ۱۰۸۸
- كان يؤمر العائن فيتوضأ ثم يغتسل منه  
المعين - عائشة ..... ۳۸۸۰
- كان يأمرنا أن نخرج الصدقة من الذي نعد  
للبيع - سمرة بن جندب ..... ۱۵۶۲
- كان يخرج يقضي حاجته فآتبه بالماء فيتوضأ  
بلال الحبشي ..... ۱۵۳
- كان يُصلي بالناس العشاء ثم يرجع إلى أهله  
عائشة أم المؤمنين ..... ۱۳۴۸
- كان يصلي الظهر بالهاجرة - جابر بن عبدالله  
كان يصلي قبل الظهر أربعاً في بيتي، ثم  
يخرج فيصلي بالناس - عائشة ..... ۱۲۵۱
- كان يعلم انقضاء صلاة رسول الله ﷺ  
بالتكبير - ابن عباس ..... ۱۰۰۲
- كان يقرأ ب ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ -  
النعمان بن بشير ..... ۱۱۲۳
- كان يقرأ في صلاة الفجر يوم الجمعة  
﴿تنزيل﴾ - ابن عباس ..... ۱۰۷۴
- كان يقرأ في الظهر والعصر ب ﴿والسمااء  
والطارق﴾ - جابر بن سمرة ..... ۸۰۵
- كان يقرأ فيهما ب ﴿ق والقرآن المجيد﴾ و  
﴿اقتربت﴾ - أبو واقد الليثي ..... ۱۱۵۴
- كان يُكَبِّرُ أربعاً تكبيره على الجنائز -  
أبو موسى الأشعري ..... ۱۱۵۳
- كان ينبذ لرسول الله ﷺ في سقاء يوكأ أعلاه  
وله عزلاء - عائشة ..... ۳۷۱۱

- ۱۳۲۸ ..... أبو هريرة
- ۴۴۸۷ ..... كانت قراءة النبي ﷺ على قدر ما يسمعه من
- ۱۳۲۷ ..... في الحجرة - ابن عباس
- ۱۷۴۶ ..... كانت قريش ومن دان دينها يقفون بالمزدلفة
- ۱۹۱۰ ..... - عائشة
- ۱۲۴۲ ..... كانت قيمة اللدية على عهد رسول الله ﷺ
- ۴۵۲۱ ..... ثمان مائة دينار - عبدالله بن عمرو بن
- ۴۵۴۲ ..... العاص
- ۴۹۷۱ ..... كانت لرسول الله ﷺ ثلاث صفايا - عمر بن
- ۲۹۶۷ ..... الخطاب
- ۴۱۶۲ ..... كانت للنبي ﷺ سكة يتطيب منها - أنس بن
- ..... مالك
- ..... كانت له ناقة ضارية فدخلت حائطاً فأفسدت
- ..... فيه - البراء بن عازب
- ۲۰۸۷ ..... كانت لي أخت تخطب إليّ - معقل بن يسار
- ..... كانت لي ذؤابة فقالت لي أُمي: لا أجزأها -
- ..... أنس بن مالك
- ..... كانت المرأة إذا توفى عنها زوجها - زينب
- ۲۲۹۹ ..... بنت أبي سلمة
- ۲۶۸۲ ..... كانت المرأة تكون مقلاتاً - ابن عباس
- ..... كانت النساء على عهد رسول الله ﷺ تقعد
- ..... بعد نفاسها أربعين يوماً - أم سلمة
- ۳۱۱ ..... كانت يد رسول الله ﷺ اليمنى لظهوره
- ..... وطعامه - عائشة
- ۳۳ ..... وكانت يدهم قميص رسول الله ﷺ إلى الرُسغ
- ..... - أسماء بنت يزيد
- ۴۰۲۷ ..... كانوا يتاعون الطعام جزافاً بأعلى السوق -
- ..... عبدالله بن عمر
- ۳۴۹۴ ..... كانوا يتيقظون ما بين المغرب والعشاء
- ..... يصلون - أنس بن مالك
- ..... كانوا يصلون فيما بين المغرب والعشاء -
- ..... أنس بن مالك
- ..... كَأني أسمع صوت النبي ﷺ يقرأ في صلاة
- ..... الغداة - عمرو بن حريث
- ۸۱۷ ..... كَأني أنظر إلى رسول الله ﷺ الآن وهو في
- ..... الرجال - عبدالرحمن بن أضر
- ..... كَأني أنظر إلى ويص المسك في مفرق
- ..... رسول الله ﷺ - عائشة
- ..... كَبُرَ رسول الله ﷺ وكَبُرَت الطائفة الذين
- ..... صَفُوا معه - عائشة
- ..... كَبُرَ كَبُرَ - محيصة بن مسعود الخزرجي
- ..... كبرت خيانة أن تحدث أخاك حديثاً هولاك
- ..... به مُصدقٌ - سفيان بن أسيد الحضرمي
- ..... كتب رسول الله ﷺ كتاب الصدقة فلم
- ..... يخرجها إلى عماله - عبدالله بن عمر
- ..... كتب عمر إلى عتبة بن فرقذ: أن النبي ﷺ
- ..... نهى عن الحرير - أبو عثمان النهدي
- ..... كتب نجدة إلى ابن عباس يسأله عن كذا وكذا
- ..... يزيد بن هرمز المدني
- ..... كتب نجدة الحروري إلى ابن عباس يسأله
- ..... عن النساء - يزيد بن هرمز المدني
- ..... كتبت إلى نافع أسأله عن دعاء المشركين عند
- ..... القتال؟ - عبدالله بن عون
- ..... كذلك كان يصنع رسول الله ﷺ - عائشة
- ..... كسب الحجام خبيث - رافع بن خديج
- ..... كَسُرَ عظم الميت ككسره حيا - عائشة
- ..... كُسيَت الشمس على عهد رسول الله ﷺ -
- ..... جابر بن عبدالله
- ..... كسفت الشمس على عهد رسول الله ﷺ
- ..... فخرج رسول الله ﷺ فصلى - عائشة
- ..... كُسيَت الشمس على عهد رسول الله ﷺ في
- ..... يوم شديد الحر - جابر بن عبدالله
- ..... كسفت الشمس على عهد النبي ﷺ فجعل
- ..... يُصلي ركعتين ركعتين - النعمان بن بشير
- ..... كُسيَت الشمس على عهد النبي ﷺ فقام
- ..... النبي ﷺ قياماً شديداً - عائشة
- ..... كُسيَت الشمس فأمر رسول الله ﷺ رجلاً
- ..... فتأدى - عائشة

- ۴۸۴۰ ..... أبو هريرة - كُفارة النذر كفارة اليمين - عقبة بن عامر ... ۳۳۲۳
- كُفْرٌ بعد إيمان أوزنا بعد إحصان - أحمد بن حنبل ..... ۴۳۶۳
- ۲۹۷۵ ..... وكساهم - عمر بن الخطاب ..... ۴۳۶۳
- كُفْلٌ مُخَمَّرٌ خَمْرٌ وَكُلُّ مُشْكِرٍ حَرَامٌ - ابن عباس ..... ۳۶۸۰
- كل مسكر حرام - عبدالله بن عمرو ..... ۳۶۸۵
- كل مسكر حرام وما أسكر منه الفرق فملاء الكف منه حرام - عائشة ..... ۳۶۸۷
- كُفْلٌ مُسْكِرٌ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ - ابن عمر ..... ۳۶۷۹
- كُفْلُ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: ماله وعرضه ودمه - أبو هريرة ..... ۴۸۸۲
- كل معروف صدقة - حذيفة بن اليمان ..... ۴۹۴۷
- كل من مال يتيمك غير مسرف ولا مبادر - عبدالله بن عمرو ..... ۲۸۷۲
- كُفْلٌ مُوَلُودٌ يُوَلِّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ - أبو هريرة ..... ۴۷۱۴
- كل الميت يختم على عمله إلا المرابط - فضالة بن عبيد ..... ۲۵۰۰
- كل مسير لما خلق له - عمران بن حصين ..... ۴۷۰۹
- كلا! إن بحسبكم القتل - سعيد بن زيد ..... ۴۲۷۷
- كلا والذي نفسي بيده! إن الشملة التي أخذها يوم خيبر - أبو هريرة ..... ۲۷۱۱
- كلمات لا يتكلم بهن أحد في مجلسه عند قيامه ثلاث مرات - عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ۴۸۵۷
- كلهم من قریش - جابر بن سمرة ..... ۴۲۷۹
- كلوا من حوالیها ودعوا ذروتها یبارک فیها - عبدالله بن بسر ..... ۳۷۷۳
- كلوا واشربوا ولا یهیدنکم الساطع المصعد - طلق بن علي الحنفي ..... ۲۳۴۸
- كلوه ومن أكله منكم فلا یقرب هذا المسجد حتی یذهب منه ریحہ - أبو سعید الخدری .. ۳۸۲۳
- كُنْ كَابِنِ آدَمَ - سعد بن أبي وقاص ..... ۴۲۵۷
- كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جُلَسْنَا أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي - جابر بن سمرة ..... ۴۸۲۵
- كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَجْبِينَا أَنْ
- كُفارة النذر كفارة اليمين - عقبة بن عامر ... ۳۳۲۳
- كُفْرٌ بعد إيمان أوزنا بعد إحصان - أحمد بن حنبل ..... ۴۳۶۳
- كُفْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ نَجْرَانِيَّةٍ - ابن عباس ..... ۳۱۵۳
- كُفْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ يَمَانِيَّةٍ بِيضٍ - عائشة ..... ۳۱۵۱
- كُفْنُوهُ فِي تَوْبِيهِ وَاغْتَسَلُوهُ بِمَاءٍ وَسَدْرٍ - عبدالله بن عباس ..... ۳۲۳۸
- كَفَى بِالسَّيْفِ شَاهِدًا - عباد بن الصامت ... ۴۴۱۷
- كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَحْدِثَ بِكُلِّ مَسْمُوعٍ - أبو هريرة ..... ۴۹۹۲
- كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يَضِيعَ مِنْ يَقْوَتِ - عبدالله بن عمرو ..... ۱۶۹۲
- كل ابن آدم تأكل الأرض إلا عجب الذنب - أبو هريرة ..... ۴۷۴۳
- كُفْلٌ ثِقَةٌ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ - جابر بن عبدالله ... ۳۹۲۵
- كُفْلٌ خُطْبَةٌ لَيْسَ فِيهَا تَشْهَدُ فِيهِ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ - أبو هريرة ..... ۴۸۴۱
- كُفْلٌ ذَلِكَ لَمْ أَفْعَلْ - أبو هريرة ..... ۱۰۱۵
- كُفْلٌ ذَنْبٌ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِكًا - خالد بن دهقان ..... ۴۲۷۰
- كل شراب أسكر فهو حرام - عائشة ..... ۳۶۸۲
- كل عرفة موقف - جابر بن عبدالله ..... ۱۹۳۷
- كُفْلٌ غَلَامٌ رَهِيئَةٌ بَعْقِيَّتُهُ - سمرة بن جندب ... ۲۸۳۷
- كل فاني أناجي من لا تناجي - جابر بن عبدالله ..... ۳۸۲۲
- كل فلعمري لمن أكل برقية باطل - خارجة ابن الصلت عن عمه ..... ۳۴۲۰
- كل فهذه الأيام التي كان رسول الله ﷺ يأمرنا عمرو بن العاص ..... ۲۴۱۸
- كل قسم قسم في الجاهلية فهو على ما قسم - ابن عباس ..... ۲۹۱۴
- كُفْلٌ كَلَامٌ لَا يَبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَجْذَمٌ -

- ۶۱۵ ..... تكون عن يمينه - البراء بن عازب
- ۱۲۰۴ ..... كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ - أَنَسُ ابْنِ مَالِكٍ
- ۲۵۵۱ ..... كُنَّا إِذَا نَزَلْنَا مِنْزَلًا لَا نُسَبِّحُ حَتَّى نَحْلُ الرِّحَالَ - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
- ۴۴۳۴ ..... كُنَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَتَحَدَّثُ أَنْ الْغَامِدِيَّةُ وَمَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ لَوْ رَجَعَا - بَرِيدَةُ بْنُ الْحَصِيبِ
- ۲۹۹۹ ..... كُنَّا بِالْمَرِيدِ فَجَاءَ رَجُلٌ أَشْعَثُ الرَّأْسِ، يَبِيهَ قِطْعَةً أَدِيمٍ - يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ
- ۳۲۱۹ ..... كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ فِتْنَةَ فِعْظَمِ أَمْرَهَا - سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ
- ۲۸۴۳ ..... كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وَلَدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبِحَ شَاةً - بَرِيدَةُ بْنُ الْحَصِيبِ الْأَسْلَمِي
- ۴۶۹۴ ..... كُنَّا فِي جِنَاةٍ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْقِعُ الْغُرْقَدَ - عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
- ۳۴۹۳ ..... كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتِاعَ الطَّعَامِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
- ۳۳۲۶ ..... كُنَّا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نُسَمِّي السَّمَاةَ - قَيْسُ بْنُ أَبِي غَرْزَةَ
- ۴۲۷۰ ..... كُنَّا فِي غَزْوَةِ الْقِسْطَنْطِينِيَّةِ بِذَلْقِيَّةِ - خَالِدُ بْنُ دَهْقَانَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ
- ۴۲۴۲ ..... كُنَّا قَعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتْنَ فَاكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
- ۲۰۴ ..... كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ، وَلَا نَكْفُ شَعْرًا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
- ۹۶۹ ..... كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
- ۳۰۷ ..... كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالضُّفْرَةَ بَعْدَ الطَّهْرِ شَيْئًا - أُمُّ عَطِيَّةَ
- ۵۳۶ ..... كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ رَجُلٌ - أَبُو الشَّعْثَاءِ
- ۱۲۳۶ ..... أَبُو عِيَاشَ الزُّرْقِي
- ۳۷۹۵ ..... كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَيْشٍ فَأَصْبَحْنَا ضَبَابًا قَالَ: فَشَوِيَتْ مِنْهَا ضَبَابًا - ثَابِتُ بْنُ وَدِيعةَ
- ۵۲۶۸ ..... كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ
- ۲۶۶۹ ..... كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ فَرَأَى النَّاسَ مَجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ - رِيَاحُ بْنُ رَبِيعٍ
- ۲۷۰۳ ..... كُنَّا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ بِكَابِلٍ - أَبُو لَيْدٍ لِمَاةِ بْنِ زَبَّارٍ
- ۱۱۳۸ ..... كُنَّا نُؤْمَرُ - أُمُّ عَطِيَّةَ
- ۲۷۰۶ ..... كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزْرَ فِي الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ - الْقَاسِمُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ الصَّحَابَةِ
- ۲۹۴۰ ..... كُنَّا نَبَايِعُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيَلْقِنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ - ابْنُ عَمْرٍو
- ۶۷۳ ..... كُنَّا نَقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - أَنَسُ ابْنِ مَالِكٍ
- ۲۸۰۷ ..... كُنَّا نَتَمَتَّعُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَذِيحَ الْبَقْرَةِ عَنْ سَبْعَةِ - جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
- ۸۰ ..... كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِيَاءٍ وَاحِدٍ - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
- ۳۳۹۵ ..... كُنَّا نَخَابِرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
- ۱۶۱۶ ..... كُنَّا نَخْرُجُ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفَطْرِ - أَبُو سَعِيدِ الْخَدْرِي
- ۱۸۳۰ ..... كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ فَنُضْمَدُ جِبَاهَنَا - عَائِشَةُ
- ۵۱۶۶ ..... كُنَّا نَزُولًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ، فِينَا شَيْخٌ فِيهِ حِدَةٌ - هَلَالُ بْنُ يَسَافٍ
- ۹۲۳ ..... كُنَّا نَسْلَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيُرَدُّ عَلَيْنَا - عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
- ..... كُنَّا نَصَلِّي التَّطَوُّعَ نَدْعُو قِيَامًا وَقَعُودًا - جَابِرُ

۸۳۳	ابن عبد اللہ .....	-	كنت إذا أردت أن أفرق رأس رسول الله ﷺ
۱۰۸۵	کنا نصلي مع رسول الله ﷺ الجمعة ثم تنصرف - سلمة بن الأكوع .....	-	صدعت الفرق - عائشة ..... ۴۱۸۹
۶۶۰	کُنَّا نُصَلِّي مع رسول الله ﷺ في شدة الحرِّ - أنس بن مالك .....	-	كُنْتُ إذا حضتُ نزلتُ عن المثل على الحصير - عائشة ..... ۲۷۱
۶۲۱	کنا نصلي مع النبي ﷺ فلا يحنو أحدٌ مِنَّا ظهره - البراء بن عازب .....	-	كُنْتُ أستحاض حيضة كثيرة شديدة - حمنة بنت جحش ..... ۲۸۷
۴۱۶	کنا نصلي المغرب مع النبي ﷺ ثم نرمي فيرى أحدنا موضع نبله - أنس بن مالك .....	-	كنت أسير بالشام فناداني رجلٌ من خلفي فالتفت - عبدالله بن عون ..... ۴۶۲۱
۱۶۵۷	کنا نعد الماعون على عهد رسول الله ﷺ - عبدالله بن مسعود .....	-	كُنْتُ أصلي الظهر مع رسول الله ﷺ فأخذ قبضة من الحصى - جابر بن عبدالله ..... ۳۹۹
۴۲۰۱	کُنَّا نُعْفي السَّيَال إلا في حج أو عُمرَة - جابر ابن عبدالله .....	-	كنت أضرب غلامًا لي بالسوط - أبو مسعود الأنصاري ..... ۵۱۶۰
۲۵۴	کُنَّا نغتسل وعلينا الضَّمَادُ ونحنُ مع رسول الله ﷺ - عائشة .....	-	كنت أطبُّ رسول الله ﷺ لإحرامه قبل أن يحرم - عائشة ..... ۱۷۴۵
۳۸۳۸	کُنَّا نغزو مع رسول الله ﷺ فنصيب من آية المشركين وأسقيتهم - جابر بن عبدالله .....	-	كُنْتُ أغتسلُ أنا ورسول الله ﷺ في تورٍ من شبه - عائشة ..... ۹۸
۵۲۲۷	کنا نقول في الجاهلية ناعم الله بك عيتًا وأنعم صباحًا - عمران بن حصين .....	-	واحد - عائشة ..... ۷۷
۴۶۲۷	کُنَّا نقول في زمن النبي ﷺ لا نعدل بأبي بكر أحدًا - ابن عمر .....	-	كنت أغدو مع أصحاب رسول الله ﷺ إلى المصلى يوم الفطر ويوم الأضحى - بكر بن مبشر الأنصاري ..... ۱۱۵۸
۴۶۲۸	کنا نقول ورسول الله ﷺ حيٌّ - ابن عمر .....	-	كنت أفرك المني من ثوب رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۳۷۲
۱۰۸۶	کُنَّا نقيل ونتغدئ بعد الجمعة - سهل بن سعد کنا نُکري الأرض بما على السواقي من الزروع - سعد بن أبي وقاص .....	-	كنت أقرأ على أم سعد بنت الربيع وكانت بييمة في حجر أبي بكر - داود بن الحصين .. ۲۹۲۳
۴۰۵۹	الجواري - جابر بن عبدالله .....	-	كنت أكون نائمة ورجلاي بين يدي رسول الله ﷺ - عائشة ..... ۷۱۳
۳۸۲	كنت أبيت في المسجد في عهد رسول الله ﷺ - ابن عمر .....	-	كنت ألعب بالبناات فربما دخل عليّ رسول الله ﷺ وعندي الجواري - عائشة ..... ۴۹۳۱
۲۵۹	کُنْتُ أتعرقُ العظم وأنا حائضٌ - عائشة .....	-	كُنْتُ ألقى من المذي شدَّة - سهل بن حنيف .. ۲۱۰
۱۵۴۱	کنت أخدم النبي ﷺ فکنت أسمعُه كثيرًا يقول - أنس بن مالك .....	-	كنت إلى جنب رسول الله ﷺ فغشيته السكينة - زيد بن ثابت ..... ۲۵۰۷
۳۷۰۸	کنت أخذ قبضة من تمر وقبضة من زبيب - عائشة .....	-	كنت امرأ أصيب من النساء ما لا يصيب غيري - سلمة بن صخر البياضي ..... ۲۲۱۳

- ۴۴۹۹ ..... كنت عند النبي ﷺ إذ جيء برجل قاتل في عقه النسعة - وائل بن حجر
- ۴۷۳۶ ..... كنت عند النجاشي فقراً ابن له آية من الإنجيل - عامر بن شهر
- ۳۷۹۱ ..... كنت غلاماً حزوراً فاصدت أرنباً فثوبتها - أنس بن مالك
- ۱۳۷۹ ..... كنت في مجلس بني سلمة وأنا أصغرهم فقالوا - عبدالله بن أنيس
- ۳۱۵۷ ..... كُنتُ فيمن غسل أم كلثوم ابنة رسول الله ﷺ عند وفاتها - ليلى بنت قانف الثقفية
- ۴۶۵۰ ..... كنت قاعدًا عند فلان في مسجد الكوفة وعنده أهل الكوفة - رباح بن الحارث وسعيد بن زيد
- ۳۰۴۳ ..... كنت كاتبًا لجزء بن معاوية عم الأحنف بن قيس - بجالة بن عبدة العنبري
- ۵۳۸ ..... كنت مع ابن عمر فثوب رجل في الظهر - عبدالله بن عمر
- ۴۹۲۴ ..... كنت مع رسول الله ﷺ فسمع مثل هذا - نافع مولى ابن عمر
- ۱۷۹۷ ..... كنت مع علي رضي الله عنه حين أمره رسول الله ﷺ على اليمن - البراء بن عازب
- ۳۹۳۲ ..... كنت مملوكًا لأم سلمة فقالت: أعتقتك وأشترط عليك - سفينة مولى رسول الله ﷺ
- ۴۴۰۴ ..... كنت من سبي بني قريظة فكانوا ينظرون - كنت من سبي بني قريظة فكانوا ينظرون
- ۴۳۹۴ ..... عطية القرظي
- ۳۹۷۳ ..... كنت نائمًا في المسجد على خميصة لي ثمن ثلاثين درهمًا - صفوان بن أمية
- ۴۴۰۹ ..... كنت وافد بني المنتفق أو في وفد بني المنتفق إلى رسول الله ﷺ - لقيط بن صبرة
- ۴۲۶۱ ..... كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف - أبو ذر الغفاري
- ۴۴۰۹ ..... كيف أنت إذا أصاب الناس موت يكون البيت فيه بالوصيف - أبو ذر الغفاري
- ۴۳۶۳ ..... كيف أنت إذا رأيت أحجار الزيت قد غرقت عليه - أبو برزة الأسلمي
- ۲۷۳۱ ..... كنت أُميح أصحابي الماء يوم بدر - جابر بن عبدالله
- ۲۱۶۶ ..... كنت أنا ورسول الله ﷺ نبيت في الشعار الواحد - عائشة
- ۲۶۹ ..... كنت أنا ورسول الله ﷺ نبيت في الشعار الواحد - عائشة
- ۷۱۴ ..... كنت أنام وأنا معترضة في قبلة رسول الله ﷺ عائشة
- ۷۱۰ ..... كُنتُ بين النبي ﷺ وبين القبلة - عائشة
- ۲۲۶۹ ..... كنت جالسًا عند النبي ﷺ فجاء رجل من اليمن - زيد بن أرقم
- ۵۱۸۰ ..... كنت جالسًا في مجلس من مجالس الأنصار فجاء أبو موسى فرغًا - أبو سعيد الخدري
- ۱۵۲۱ ..... كنت رجلًا إذا سمعت من رسول الله ﷺ حديثًا نفعني الله منه - علي بن أبي طالب
- ۱۷۹۹ ..... كنت رجلًا أعرابيًا نصرانيًا فأسلمت - الضبي بن معبد
- ۱۷۳۳ ..... كنت رجلًا أكرى في هذا الوجه - أبو أمامة التيمي
- ۲۵۵۹ ..... كنت ردف النبي ﷺ على حمار يقال له: غفير - معاذ بن جبل
- ۱۹۲۴ ..... كنت ردف النبي ﷺ فلما وقعت الشمس - أسامة بن زيد
- ۳۶۷۳ ..... كنت ساقى القوم حيث حُرِّمت الخمر في منزل أبي طلحة - أنس بن مالك
- ۲۷۵۰ ..... كنت عبدًا بمصر لامرأة من بني هذيل - مكحول الشامي
- ۲۱۹۷ ..... كنت عند ابن عباس فجاءه رجل فقال إنه طلق امرأته - مجاهد بن جبر المكي
- ۳۷۹۹ ..... كنت عند ابن عمر فُسِّلَ عن أكل القثفد فتلا ﴿قل لا أجد في ما أوحى إلي - نميلة الفزاري
- ۴۳۶۳ ..... كنت عند أبي بكر فتغيط على رجل فاشتد عليه - أبو برزة الأسلمي



- بالدم؟ - أبو ذر الغفاري ..... ٤٢٦١
- كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا ..... ٤٧٥٩
- الفيء - أبو ذر الغفاري ..... ٤٧٥٩
- كيف بكم إذا أتت عليكم أمراء يصلون ..... ٤٣٢
- الصلاة - ابن مسعود ..... ٤٣٢
- كيف بكم بزمان - عبدالله بن عمرو بن ..... ٤٣٤٢
- العاص ..... ٤٣٤٢
- كيف تصنع يا ابن أخي! إذا صليت؟ - جابر ..... ٧٩٣
- ابن عبدالله ..... ٧٩٣
- كيف تقضي إذا عرض لك قضاء؟ - معاذ بن ..... ٣٥٩٢
- جيل ..... ٣٥٩٢
- كيف تقول في الصلاة - عن بعض أصحاب ..... ٧٩٢
- النبي ﷺ ..... ٧٩٢
- كيف رأيته أتقذك من الرجل؟ - النعمان بن ..... ٤٩٩٩
- بشير ..... ٤٩٩٩
- ل**
- لئن بقيت لنصارى بني تغلب لأقتلن المقاتلة ..... ٣٠٤٠
- علي بن أبي طالب ..... ٣٠٤٠
- لئن شتمت لأرينكم أثر يد رسول الله ﷺ في ..... ٢٤٤
- الحائط - عائشة ..... ٢٤٤
- لا أباعك حتى تغيري كفيك كأنهما كفا سبع ..... ٤١٦٥
- عائشة ..... ٤١٦٥
- لا أجد لك رخصة - عبدالله ابن أم مكتوم ... ٥٥٢
- لا أجد ما أحملك عليه، ولكن انت فلاناً ..... ٥١٢٩
- فلعله أن يحملك - أبو مسعود الأنصاري ... ٥١٢٩
- لا أجرله - أبو هريرة ..... ٢٥١٦
- لا أخرج أبداً إلا صاعاً - أبو سعيد الخدري ..... ١٦١٨
- لا أخرج حتى أقسم مال الكعبة - شيبة بن ..... ٢٠٣١
- عثمان بن طلحة ..... ٢٠٣١
- لا أدري أكان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر ..... ٨٠٩
- والعصر أم لا - ابن عباس ..... ٨٠٩
- لا أدري أو ما كنت أدري من أقمت عليه حدًا ..... ٤٤٨٦
- إلا شارب الخمر - علي بن أبي طالب ..... ٤٤٨٦
- لا أركب الأرجوان ولا ألبس المعصر -
- عمران بن حصين ..... ٤٠٤٨
- لا أستطيع أن أصلي معك - أنس بن مالك .. ٦٥٧
- لا أعده كاذبًا الرجل يصلح بين الناس -
- أم كلثوم بنت عقبة ..... ٤٩٢١
- لا أعفي من قتل بعد أخذ الدية - جابر بن ..... ٤٥٠٧
- عبدالله ..... ٤٥٠٧
- لا، اقدروا له قدره - النواس بن سميان ..... ٤٣٢١
- الكلابي ..... ٤٣٢١
- لا أكل متكئا - أبو جحيفة ..... ٣٧٦٩
- لا إلا أن تطوع - طلحة بن عبدالله ..... ٣٩١
- لا إلا أن يجيء من مغيبه - عائشة ..... ١٢٩٢
- لا ألبسه أبداً - ابن عمر ..... ٤٢١٨
- لا ألفين أحدكم متكئا على أريكته يأتيه الأمر ..... ٤٦٠٥
- من أمري مما أمرت به - أبو رافع المدني ... ٤٦٠٥
- لا إله إلا أنت سبحانك اللهم! أستغفرك ..... ٥٠٦١
- لذني وأسألك رحمتك - عائشة ..... ٥٠٦١
- لا إله إلا الله وحده، صدق وعده، ونصر ..... ٤٥٤٧
- عده - عبدالله بن عمرو ..... ٤٥٤٧
- لا أنت أحقُّ بصدر دابتك مني - بريدة بن ..... ٢٥٧٢
- الحصيب ..... ٢٥٧٢
- لا انحرها إياها - عمر بن الخطاب ..... ٢٠١٩
- لا إنما هو مناخ من سبق إليه - عائشة ..... ٢٠١٩
- لا بأس أن تأخذها بسمر يومها - عبدالله بن ..... ٣٣٥٤
- عمر ..... ٣٣٥٤
- لا بأس بالدعاء في الصلاة في أوله وأوسطه ..... ٧٦٩
- مالك بن أنس ..... ٧٦٩
- لا بأس بالقرامل - سعيد بن جبير ..... ٤١٧١
- لا - بل عارية مضمونة - صفوان بن أمية ..... ٣٥٦٢
- القرشي ..... ٣٥٦٢
- لا بل لأبد أبد، لا بل لأبد أبد - جابر بن ..... ١٩٠٥
- عبدالله ..... ١٩٠٥
- لا تؤخر الصلاة لطعام ولا لغيره - جابر بن ..... ٣٧٥٨
- عبدالله ..... ٣٧٥٨
- لا تؤذن حتى يستبين لك الفجر هكذا - بلال

۵۳۴	ابن رباح .....	لا تجوز شهادة بدوي على صاحب قرية -
۳۷۵۳	لا تأكلوا أموالكم بينكم بالباطل - ابن عباس	أبو هريرة .....
۶۱۹	لا تبادروني بركوع ولا بسجود فإنه مهما	لا تجوز شهادة خائن ولا خائنة - عبدالله بن عمرو .....
۲۱۵۰	أسبقكم به - معاوية بن أبي سفيان .....	لا تجوز لامرأة عطية إلا بإذن زوجها - عبدالله بن عمرو .....
۳۳۵۲	لا تباع حتى تُفصل - فضالة بن عُبيد .....	لا تُجدُّ المرأة فوق ثلاث إلا على زوج - أم عطية .....
۴۹۱۰	لا تباعوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا - أنس ابن مالك .....	لا تحرم المصّة ولا المصتان - عائشة .....
۱۵۹۳	لا تتباعه ولا تعد في صدقتك - عمر بن الخطاب .....	لا تحسبن - لقيط بن صبرة .....
۵۲۰۵	لا تبدؤوهم بالسلام وإذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم - أبو هريرة .....	لا تحل الصدقة لغني إلا في سبيل الله - أبو سعيد الخدري .....
۳۱۴۰	لا تبرز فخذك ولا تنظر إلى فخذ حي ولا ميت - علي بن أبي طالب .....	لا تحلُّ الصدقة لغني ولا لذي مرة - عبدالله يسار .....
۳۵۰۳	لا تبع ما ليس عندك - حكيم بن حزام .....	لا تحلُّ الصدقة لغني ولا لذي مرة - عبدالله ابن عمرو .....
۳۴۹۹	لا تبعه حيث ابتمعه حتى تحوزه إلى رحلك - زيد بن ثابت الأنصاري .....	لا تحلفوا بأبائكم ولا بأمهاتكم ولا بالأنداد أبو هريرة .....
۴۱۹۲	لا تبكوا على أخي بعد اليوم - عبدالله بن جعفر .....	لا تختلفوا فختلف قلوبكم - البراء بن عازب .....
۳۳۵۳	لا تبيعوا الذهب بالذهب إلا وزنًا بوزن - فضالة بن عبيد .....	لا تخيروا بين الأنبياء - أبو سعيد الخدري .....
۳۱۷۱	لا تتبع الجنائز بصوت ولا نار - أبو هريرة ..	لا تخيروني على موسى فإن الناس يصعقون أبو هريرة .....
۵۲۴۶	لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون - ابن عمر .....	لا تدخل الملائكة بيتًا فيه جرس - عائشة ...
۴۷۱۰	لا تجالسوا أهل القدر ولا تفاتحوهم - عمر ابن الخطاب .....	لا تدخل الملائكة بيتًا فيه صورة - علي بن أبي طالب .....
۸۵۵	لا تجزى صلاة الرجل حتى يقيم ظهره - أبو مسعود البديري .....	لا تدخل الملائكة بيتًا فيه كلب ولا تمثال - أبي طالب .....
۲۰۴۲	لا تجعلوا بيوتكم قبورًا - أبو هريرة .....	أبو طلحة الأنصاري .....
۹۹۴	لا تجلس هكذا فإن هكذا يجلس الذين يُعذبون - ابن عمر .....	لا تدع قيام الليل فإن رسول الله ﷺ كان لا يدعه - عائشة .....
۳۲۲۹	لا تجلسوا على القبور ولا تُصلوا إليها - أبو مرثد الغنوي .....	لا تدعوا على أنفسكم إلا بخير - أم سلمة ...
۴۲۰۸	لا تجني عليه - أبو مرثمة .....	لا تدعوا على أنفسكم ولا تدعوا على

- ۴۹۵۸ ..... ابن جندب - لا تُشدُّ الرِّحالُ إلا إلى ثلاثة مساجد -
- ۲۰۳۳ ..... أبو هريرة - لا تشددوا على أنفسكم فيشدد عليكم - أنس
- ۴۹۰۴ ..... ابن مالك ..... لا تشربوا في الدُّبَاء ولا في المزفت ولا في
- ۳۶۹۶ ..... النقيير - ابن عباس ..... لا تشربوا في نقيير ولا مزفت ولا دبء ولا
- ۳۶۹۵ ..... حتمم - قيس بن النعمان ..... لا تصاحب إلا مؤمناً ولا يأكل طعامك إلا
- ۴۸۳۲ ..... تقي - أبو سعيد الخدري ..... لا تصحب الملائكة رفقة فيها جرسٌ - أم حبيبة
- ۲۵۵۴ ..... لا تصحب الملائكة رفقة فيها جلد نمر -
- ۴۱۳۰ ..... أبو هريرة ..... لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب - أبو هريرة
- ۲۵۵۵ ..... لا تُصلُّوا خلف النائم ولا المتحدث -
- ۶۹۴ ..... عبدالله بن عباس ..... لا تُصلُّوا صلاة في يوم مرتين - ابن عمر
- ۵۷۹ ..... لا تصلوا في مبارك الإبل فإنها من
- ۴۹۳ ..... الشياطين - البراء بن عازب ..... لا تصوم امرأة إلا بإذن زوجها - أبو سعيد
- ۲۴۵۹ ..... الخدري ..... لا تصوم امرأة وبعلمها شاهد إلا بإذنه -
- ۲۴۵۸ ..... أبو هريرة ..... لا تصوموا يوم السبت إلا فيما اقترض
- ۲۴۲۱ ..... عليكم - الصماء بنت بسر ..... لا تضربوا إماء الله - إياس بن عبدالله بن أبي
- ۲۱۴۶ ..... ذباب ..... لا تضرك الفتنة - حذيفة بن اليمان
- ۴۶۶۳ ..... لا تُعد لما صنعت، إذا صليت الجمعة فلا
- ۱۱۲۹ ..... تصلها بصلاة حتى - السائب بن يزيد
- ۴۳۵۱ ..... لا تعذبوا بعدذاب الله - ابن عباس
- لا تغالوا في الكفن فإنه يُسلبه سلباً سريعاً -
- ۳۱۵۴ ..... علي بن أبي طالب
- ۱۵۳۲ ..... أولادكم - جابر بن عبدالله
- ۱۲۵۸ ..... لا تدعوهما وإن طردتكم الخيل - أبو هريرة
- لا تذبحوا إلا مُسنَّة إلا أن يعسر عليكم -
- ۲۷۹۷ ..... جابر بن عبدالله ..... لا ترجع قلوب أقوام على الذي كانت عليه -
- ۴۲۴۶ ..... حذيفة بن اليمان ..... لا ترجعوا بعدي كفاراً يضرب بعضكم
- ۴۶۸۶ ..... رقاب بعض - ابن عمر ..... لا ترسلوا فواشيكم إذا غابت الشمس -
- ۲۶۰۴ ..... جابر بن عبدالله ..... لا ترقبوا ولا تُعمروا فمن أرقب شيئاً - جابر
- ۳۵۵۶ ..... ابن عبدالله ..... لا تركبوا الخبز ولا النمار - معاوية بن أبي
- سفيان ..... لا تزال أمتي بخير، أو قال: على الفطرة ما
- لم يؤخروا المغرب - أبو أيوب الأنصاري
- ۴۱۸ ..... لا تزال طائفة من أمتي يقفون على الحق -
- عمران بن حصين ..... لا تزكوا أنفسكم الله أعلم بأهل البر منكم -
- ۴۹۵۳ ..... زينب بنت أبي سلمة ..... لا تسافر المرأة ثلاثاً إلا ومعها - عبدالله بن
- عمر ..... لا تسأل المرأة طلاق أختها لتستفرغ
- صحتها - أبو هريرة
- ۲۱۷۶ ..... لا تسبخي عنه - عائشة
- ۴۹۰۹ ..... لا تسبخي عنه - عائشة
- ۱۴۹۷ ..... لا تسبني أحداً - أبو جري جابر بن سليم
- ۴۰۸۴ ..... لا تسبوا أصحابي فو الذي نفسي بيده! لو
- أنفق أحدكم - أبو سعيد الخدري
- ۴۶۵۸ ..... لا تسبوا الديك فإنه يوقظ للصلاة - زيد بن
- خالد
- ۵۱۰۱ ..... لا تستروا الجدر من نظر في كتاب أخيه -
- عبدالله بن عباس
- ۱۴۸۵ ..... لا تُسمين غلامك يساراً ولا رياحاً - سمرة

- لا تغلبنکم الأعراب علی اسم صلاتکم - ۴۹۸۴  
ابن عمر .....
- لا تفعل إذا رأیت المذی فاعسل ذکرك  
وتوضأ - علي بن أبي طالب ..... ۲۰۶
- لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب - عبادة بن  
الصامت ..... ۸۲۳
- لا تُقبل صلاة لامرأة تطیبت لهذا المسجد  
حتى ترجع - أبو هريرة ..... ۴۱۷۴
- لا تقتلوا أولادکم سرا فإن الغیل یدرك  
الفارس - أسماء بنت یزید بن السكن ..... ۳۸۸۱
- لا تقدموا الشهر بصیام یوم ولا یومین إلا أن  
یکون شیء - عبدالله بن عباس ..... ۲۳۲۷
- لا تُقدِّمُوا الشهر حتى تروا الهلال - حذیفة  
ابن الیمان ..... ۲۳۲۶
- لا تقدموا صوم رمضان یوم ولا یومین -  
أبو هريرة ..... ۲۳۳۵
- لا تُقسم - أبو هريرة ..... ۴۶۳۲
- لا تُقسم - عبدالله بن عباس ..... ۳۲۶۷
- لا تُقصُّوا نواصي الخیل ولا معارفها - عُتبة  
ابن عبد السَّلْمی ..... ۲۵۴۲
- لا تقطع الأیدی فی السفر ولولا ذلك  
لقطعته - بسر بن أرطاة ..... ۴۴۰۸
- لا تقطعوا اللحم بالسکین فإنه من صنع  
الأعاجم - عائشة ..... ۳۷۷۸
- لا تقل تعس الشیطان - عامر أبو الملیح عن  
رجل من أصحاب النبی ﷺ ..... ۴۹۸۲
- لا تقل علیک السلام، فإن علیک السلام  
تحية الموتی - أبو جری الهجیمی ..... ۵۲۰۹
- لا تقل علیک السلام فإن علیک السلام تحية  
المیت - أبو جری جابر بن سلیم ..... ۴۰۸۴
- لا تقولوا: السلام علی الله، فإن الله هو  
السلام - عبدالله بن مسعود ..... ۹۶۸
- لا تقولوا للمناق سید - بريدة بن الحصیب  
الأسلمی ..... ۴۹۷۷
- لا تقولوا ماشاء الله وشاء فلان - حذیفة بن  
الیمان ..... ۴۹۸۰
- لا تقولوا هكذا، لا تعینوا علیه الشیطان -  
أبو هريرة ..... ۴۴۷۷
- لا تقوم الساعة حتى تطلع الشمس من  
مغربها - أبو هريرة ..... ۴۳۱۲
- لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قومًا نعالهم  
الشعر - أبو هريرة ..... ۴۳۰۴
- لا تقوم الساعة حتى يتباهی الناس فی  
المساجد - أنس بن مالك ..... ۴۴۹
- لا تقوم الساعة حتى ینخرج ثلاثون دجالًا  
كلهم یزعم أنه رسول الله تعالی - أبو هريرة .. ۴۳۳۳
- لا تقوم الساعة حتى ینخرج ثلاثون كذابًا  
دجالًا - أبو هريرة ..... ۴۳۳۴
- لا تقوم الساعة حتى یقاتل المسلمون الترك  
أبو هريرة ..... ۴۳۰۳
- لا تقوموا كما تقوم الأعاجم یعظم بعضها  
بعضا - أبو أمامة الباهلی ..... ۵۲۳۰
- لا تكشف فخذک ولا تنظر إلى فخذ حی ولا  
میت - علي بن أبي طالب ..... ۴۰۱۵
- لا تكون قبتان فی بلد واحد - ابن عباس ... ۳۰۳۲
- لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بالنار  
سمرة بن جندب ..... ۴۹۰۶
- لا تلبسوا علینا سُنته عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عنها -  
عمرو بن العاص ..... ۲۳۰۸
- لا تلعنها فإنها مأمورة - ابن عباس ..... ۴۹۰۸
- لا تلتقوا الرُّکبان للبیع ولا - أبو هريرة ..... ۳۴۴۳
- لا تمسح وأنت تُصلي، فإن كنت لا بد فاعلا  
فواحدة - معیقب ..... ۹۴۶
- لا تمنعوا أحدًا یطوف بهذا البیت - جیر بن  
مطعم ..... ۱۸۹۴
- لا تمنعوا إماء الله مساجد الله - ابن عمر ..... ۵۶۶
- لا تمنعوا إماء الله مساجد الله ولكن لیخرجن  
أبو هريرة ..... ۵۶۵

لا رضاع إلا ما شد العظم وأنبت اللحم -	لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خيرٌ
عبدالله بن مسعود ..... ۲۰۵۹	لهنَّ - ابن عمر ..... ۵۶۷
لا رقية إلا في نفس أو حمة أو لدغة - سهل	لا تاتحشوا - أبو هريرة ..... ۳۴۳۸
ابن حنيف ..... ۳۸۸۸	لا تنتفوا الشيب، ما من مسلم يشيب شيبة في
لا رقية إلا من عين - أنس بن مالك ..... ۳۸۸۹	الإسلام - عبدالله بن عمرو ..... ۴۲۰۲
لا رقية إلا من عين أو حمة - عمران بن	لا تنتقب المرأة الحرام - ابن عمر ..... ۱۸۲۵
حصين ..... ۳۸۸۴	لا تترع الرحمة إلا من شقي - أبو هريرة ..... ۴۹۴۲
لا سبق إلا في خف أو حافر - أبو هريرة ..... ۲۵۷۴	لا تسنا يا أخي! من دعائك - عمر بن
لا سواء كنا مستضعفين مستذلين فلما خرجنا	الخطاب ..... ۱۴۹۸
إلى المدينة - أوس بن حذيفة ..... ۱۳۹۳	لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة - معاوية
لا صام ولا أفطر - أبو قتادة الأنصاري ..... ۲۴۲۵	ابن أبي سفيان ..... ۲۴۷۹
لا ضرورة في الإسلام - عبدالله بن عباس ... ۱۷۲۹	لا تُنكحُ الثَّيِّبُ حتى تُسْتَأْمَرَ - أبو هريرة ..... ۲۰۹۲
لا صفر - مالك بن أنس ..... ۳۹۱۴	لا تنكح المرأة على عمتها - أبو هريرة ..... ۲۰۶۵
لا صلاة بعد صلاة الصُّبح حتى تطلع	لا تنكحها - مرثد بن أبي مرثد الغنوي ..... ۲۰۵۱
الشمس - ابن عباس ..... ۱۲۷۶	لا تُنهيك إن ذلك أحظى للمرأة وأحب إلى
لا صلاة لمن لا وضوء له - أبو هريرة ..... ۱۰۱	البعل - أم عطية الأنصارية ..... ۵۲۷۱
لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب - عبادة	لا تواصلوا فأیکم أراد أن يواصل -
ابن الصامت ..... ۸۲۲	أبو سعيد الخدري ..... ۲۳۶۱
لا طلاق إلا فيما تملك - عبدالله بن عمرو .. ۲۱۹۰	لا تُوطأ حاملٌ حتى تضع - أبو سعيد الخدري ..... ۲۱۵۷
لا طلاق ولا عناق في إغلاق - عائشة ..... ۲۱۹۳	لا جائحة فيما أصيب دون ثلث رأس
لا عدوى ولا طيرة ولا صفر ولا هامة لا	المال - يحيى بن سعيد الأنصاري ..... ۳۴۷۲
يُوردن مُمرضٌ على مُصح - أبو هريرة ..... ۳۹۱۱	لا جلب ولا جنب - عبدالله بن عمرو ..... ۱۵۹۱
لا عدوى ولا طيرة ويععجني الفأل الصالح -	لا جلب ولا جنب - عمران بن حصين ..... ۲۵۸۱
أنس بن مالك ..... ۳۹۱۵	لا حاجة لي فيه فإن شئت أن أفيضك به -
لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر -	ذو الجوشن الضبابي ..... ۲۷۸۶
أبو هريرة ..... ۳۹۱۲	لا حتى تُميز بينه وبينه - فضالة بن عبيد ..... ۳۳۵۱
لا عُقر في الإسلام - أنس بن مالك ..... ۳۲۲۲	لا حرج - ابن عباس ..... ۱۹۸۳
لا غرار في تسليم ولا صلاة - أبو هريرة ..... ۹۲۹	لا حرج عليك أن تنفقي بالمعروف - عائشة
لا غرار في الصلاة ولا تسليم - أبو هريرة ... ۹۲۸	لا جلف في الإسلام وأيما حلف كان في
لا غول - أبو هريرة ..... ۳۹۱۳	الجاهلية - جبير بن مطعم ..... ۲۹۲۵
لا فرع ولا عتيرة - أبو هريرة ..... ۲۸۳۱	لا حمى إلا لله عز وجل - الصعب بن جثامة
لا قطع في ثمر ولا كثر - محمد بن يحيى بن	لا حمى إلا لله ولرسوله - الصعب بن جثامة
حيان ..... ۴۳۸۸	لا حمى في الأراك - أبيض بن حَمَّال ..... ۳۰۶۶
لا ، كان كل عمله ديمة - عائشة ..... ۱۳۷۰	لا دعوة في الإسلام - عبدالله بن عمرو ..... ۲۲۷۴

٤٠٩٢	أبو هريرة .....	٤٤١٧	لا، لا، أخاف أن يتتابع فيها السكران والغيران - عبادة بن الصامت .....
٣٧٩٤	لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه خالد بن الوليد .....	٤٦٦١	لا، لا، لا، ليصل للناس ابن أبي قحافة - عبدالله بن زمعة .....
٣٨٧٣	لا ولكنها داء - سويد بن طارق .....	٢٢٦٤	لا مساعاة في الإسلام - ابن عباس .....
٣٢٦٣	لا ومقلب القلوب - عبدالله بن عمر .....	٤٥٧٥	لا، ميراثها لزوجها وولدها - جابر بن عبدالله .....
٣٢٨٨	لا يأتي ابن آدم النذر القدر بشيء - أبو هريرة	٣٢٧٣	لا نذر إلا فيما يتغى به وجه الله - عبدالله بن عمرو .....
٥٠٠٣	لا يأخذن أحدكم متاع أخيه لآعياً ولا جاداً	٣٢٩٠	لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين - عائشة .....
٥٠٠٣	- يزيد بن سعيد الكندي .....	٣٢٩٢	لا نذر في معصية وكفارته كفارة يمين - عائشة .....
١٧٢٠	لا يأوي الضالة إلا ضال - جرير بن عبدالله	٣٢٧٤	لا نذر ولا يمين فيما لا يملك ابن آدم - عبدالله بن عمرو .....
١٧٢٠	البحلي .....	٢٢٩٠	لا نفقة لك إلا أن تكوني حاملاً - فاطمة بنت قيس .....
٣٤٣٦	لا يبع بعضكم على بيع بعض - عبدالله بن عمر .....	٢٢٨٥	لا نفقة لها - فاطمة بنت قيس .....
٣٤٣٦	لا يبع حاضر لباد وإن كان أخاه - أنس بن مالك .....	٢٠٨٥	لا نكاح إلا بولي - أبو موسى الأشعري .....
٣٤٤٠	لا يبع حاضر لباد، وذروا الناس - جابر بن عبدالله .....	٢٩٦٩	لا نورث ما تركنا صدقة - أبو بكر الصديق ..
٣٤٤٢	لا يبع حاضر لباد، وذروا الناس - جابر بن عبدالله .....	٢٩٦٣	لا نورث ما تركنا صدقة - عمر بن الخطاب ..
٢٢٩٠	لا يبتين في رقبة بعير قلادة من وتر -	٢٩٧٧	لا نورث ما تركنا فهو صدقة - عائشة
٢٥٥٢	أبو بشير الأنصاري .....	٢٩٧٧	زوج النبي ﷺ .....
٢٥٥٢	لا يبلغني أحد من أصحابي عن أحد شيئاً -	٣٩٢١	لا هامة ولا عدوى ولا طيرة - سعد بن مالك
٤٨٦٠	عبدالله بن مسعود .....	٢٤٨٠	لا هجرة، ولكن جهاد ونية - عبدالله بن عباس .....
٤٨٦٠	لا يبئولن أحدكم في الماء الدائم ثم يغتسل منه - أبو هريرة .....	٣٢٦٥	لا وأستغفر الله - أبو هريرة .....
٦٩	لا يبئولن أحدكم في الماء الدائم، ولا يغتسل فيه من الجنابة - أبو هريرة .....	٤٧٧٥	لا وأستغفر الله لا وأستغفر الله - أبو هريرة ..
٧٠	لا يبئولن أحدكم في مستحبه - عبدالله بن مغفل .....	١٦٤٦	لا، وإن كنت سائلاً لا بد فسل الصالحين - الغراسي .....
٢٧	لا يتخلجن في نفسك شيء ضارعت فيه النصرانية - هلب الطائي .....	١٤٣٩	لا وتران في ليلة - طلق بن علي .....
٣٧٨٤	لا يتم بعد احتلام ولا صمات يوم إلى الليل	١٠٢	لا ووضوء لمن لم يذكر اسم الله عليه - أبو هريرة .....
٢٨٧٣	- علي بن أبي طالب .....	٩٩٠	لا، ولكن الكبير من بطر الحق وغمط الناس
٣١٠٩	لا يتمنن أحدكم الموت - أنس بن مالك ...		
٣١٠٩	لا يتوارث أهل ملتين شتى - عبدالله بن عمرو .....		
٢٩١١	لا يجاوز بصره إشارته - عبدالله بن الزبير ...		

- لا یجتمع فی النار کافرٌ وقاتله أبدًا -  
 ۲۴۹۵ ..... أبو هريرة
- لا یجزی ولدٌ والده إلا إن یجده مملوکًا -  
 ۵۱۳۷ ..... أبو هريرة
- لا یجعل أحدکم نصیبًا للشیطان من صلاته  
 أن لا ینصرف - عبدالله بن مسعود ..... ۱۰۴۲
- لا یجلد فوق عشر جلدات إلا فی حد من  
 حدود الله - أبو بردة بن أبي موسى الأشعري ..... ۴۴۹۱
- لا یجلس بین رجلین إلا بإذنهما - عبدالله بن  
 عمرو ..... ۴۸۴۴
- لا یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع -  
 سويد بن غفلة ..... ۱۵۸۰
- لا یجوز لامرأة أمرٌ فی مالها إذا ملک زوجها  
 عصمتها - عبدالله بن عمرو ..... ۳۵۴۶
- لا یحتکر إلا خاطيء - معمر بن أبي معمر  
 أحد بني عدی بن كعب ..... ۳۴۴۷
- لا یحل ثمن الکلب - أبو هريرة ..... ۳۴۸۴
- لا یحل دم امرئ مسلم إلا بإحدى ثلاث -  
 عثمان بن عفان ..... ۴۵۰۲
- لا یحل دم امرئ مسلم یشهد أن لا إله إلا  
 الله - عائشة ..... ۴۳۵۳
- لا یحل دم رجل مسلم یشهد أن لا إله إلا الله  
 وأني رسول الله إلا بإحدى ثلاث - عبدالله  
 ابن مسعود ..... ۴۳۵۲
- لا یحل سلفٌ وبيعٌ ولا شرطان فی بیع -  
 عبدالله بن عمرو ..... ۳۵۰۴
- لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر -  
 أبو سعید الخدري ..... ۱۷۲۶
- لا یحل لامرأة تؤمن بالله والیوم الآخر أن  
 تُجدد - أم حبيبة ..... ۲۲۹۹
- لا یحل لامرأة مسلمة تسافر مسيرة ليلة إلا -  
 أبو هريرة ..... ۱۷۲۳
- لا یحل لامرئ يؤمن بالله والیوم الآخر أن  
 یسقي ماء - روفیع بن ثابت الأنصاري ..... ۲۱۵۸
- لا یحل لرجل أن یعطي عطية - عبدالله بن  
 عمرو وعبدالله بن عباس ..... ۳۵۳۹
- لا یحل لرجل أن یفرق بین اثنين إلا بإذنهما  
 - عبدالله بن عمرو ..... ۴۸۴۵
- لا یحلُّ لرجلٌ یؤمن بالله والیوم الآخر أن  
 یصلِّي وهو جفَن - أبو هريرة ..... ۹۱
- ﴿لا یحلُّ لکم أن ترثوا النساء کرها﴾ -  
 ابن عباس ..... ۲۰۸۹
- لا یحل لمؤمن أن یهجر مؤمنًا فوق ثلاث -  
 أبو هريرة ..... ۴۹۱۲
- لا یحلُّ لمسلم أن یروع مُسلمًا -  
 عبدالرحمن بن أبي لیلی عن أصحاب محمد  
 ﷺ ..... ۵۰۰۴
- لا یحل لمسلم أن یهجر أخاه فوق ثلاث -  
 أبو هريرة ..... ۴۹۱۴
- لا یحل لمسلم أن یهجر أخاه فوق ثلاثة أيام  
 أبو أيوب الأنصاري ..... ۴۹۱۱
- لا یحلین أحدٌ ماشية أحد بغير إذنه -  
 ابن عمر ..... ۲۶۲۳
- لا یحلف أحدٌ عند منبري هذا علی یمین آئمة  
 جابر بن عبدالله ..... ۳۲۴۶
- لا یُخط ولا یُعصدُ حمی رسول الله ﷺ -  
 جابر بن عبدالله ..... ۲۰۳۹
- لا یُختلی خلاها ولا یُفترَّ صيدها - علي بن  
 أبي طالب ..... ۲۰۳۵
- لا یخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین -  
 أبو سعید الخدري ..... ۱۵
- لا یخطب أحدکم علی خطبة أخیه -  
 ابن عمر ..... ۲۰۸۱
- لا یخطب الرجل علی خطبة أخیه -  
 أبو هريرة ..... ۲۰۸۰
- لا یدخل الجنة الجواظ ولا الجعظري -  
 حارثة بن وهب ..... ۴۸۰۱
- لا یدخل الجنة صاحب مکس - عقبه بن

عامر .....	۲۹۳۷	- لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمنٌ -
- لا یدخل الجنة قاطع - جیر بن مطعم .....	۱۶۹۶	أبو هريرة .....
- لا یدخل الجنة قتاتٌ - حذيفة بن الیمان .....	۴۸۷۱	- لا یسأل بوجه الله إلا الجنة - جابر بن عبد الله
- لا یدخل الجنة من كان في قلبه مثقال حبة من		- لا یسأل الرجل فیما ضرب امرأته - عمر بن
خردل من کبر - عبدالله بن مسعود .....	۴۰۹۱	الخطاب .....
- لا یدخل النار أحدٌ ممن بايع تحت الشجرة		- لا یسأل رجلٌ مولاہ من فضل هو عنده -
- جابر بن عبدالله .....	۴۶۵۳	معاوية بن حيدة القشيري .....
- لا یدعون أحدکم بالموت لضر نزل به -		- ﴿لا یستئذک الذین یؤمنون بالله والیوم
أنس بن مالک .....	۳۱۰۸	الآخر﴾ - ابن عباس .....
- لا یرث المسلم الکافر - أسامة بن زید .....	۲۹۰۹	- لا یسأل الله من لا یشکر الله من لا یشکر الناس - أبو هريرة .
- لا یُرَدُّ الدعاء بین الأذان والإقامة - أنس بن		- لا یصادفها عبدٌ مسلم وهو یصلي -
مالک .....	۵۲۱	أبو هريرة .....
- لا یردُّ شیئاً وإنما یردُّ شیئاً به من البخیل -		- لا یُصل أحدکم فی الثوب الواحد لیس علی
عبدالله بن عمر .....	۳۲۸۷	منکیبه منه شیء - أبو هريرة .....
- لا یرکب البحر إلا حاجٌ أو معتمرٌ - عبدالله		- لا یُصلى بحضرة الطعام - عائشة .....
ابن عمرو .....	۲۴۸۹	- لا یُصلي الإمام فی الموضع الذی صلی فیہ
- لا یزال أحدکم فی صلاة ما كانت الصلاة		حتى یتحول - المغيرة بن شعبه .....
تجسه - أبو هريرة .....	۴۷۰	- لا یُصلي لکم - أبو سهلة السائب بن خلاد ..
- لا یزال الذین ظاهراً ما عجل الناس الفطر -		- لا یضم أحدکم یوم الجمعة - أبو هريرة .....
أبو هريرة .....	۲۳۵۳	- لا یفترقن اثنان إلا عن تراص - أبو هريرة ...
- لا یزال العبد فی صلاة ما كان فی مصلاه -		- لا یفرضین رجلٌ إلى رجل، ولا امرأةٌ إلى
أبو هريرة .....	۴۷۱	امرأة - أبو هريرة .....
- لا یزال قومٌ یتأخرون عن الصف الأول -		- لا یفطر من قاء ولا من احتلم ولا من احتجم
عائشة .....	۶۷۹	- زید بن أسلم عن رجل من أصحابه عن
- لا یزال الله عز وجل مُقبلاً علی العبد وهو فی		رجل من الصحابة .....
صلاته - أبو ذر الغفاري .....	۹۰۹	- لا یفقه من قرأ القرآن فی أقل من ثلاث -
- لا یزال المؤمن محققاً صالحاً ما لم یصب دماً		عبدالله بن عمرو .....
حراماً - أبو الدرداء .....	۴۲۷۰	- لا یفقه من قرأه فی أقل من ثلاث - عبدالله
- لا یزال الناس یتساءلون حتى یقال هذا -		ابن عمرو .....
أبو هريرة .....	۴۷۲۱	- لا یقاد الحرُّ بالعید - الحسن البصري .....
- لا یزال هذا الذین عزیزاً إلى اثني عشر		- لا یقبل الله صدقة من غُلُول - أسامة بن عمیر
خليفة - جابر بن سمرة .....	۴۲۸۰	الهذلي .....
- لا یزال هذا الذین قائماً حتى یكون علیکم		- لا یقبل الله صلاة أحدکم إذا أحدث -
اثنا عشر خليفة - جابر بن سمرة .....	۴۲۷۹	أبو هريرة .....



- ۱۸۲۳ ..... عبدالله بن عمر ..... لا يقبل الله صلاة حائض إلا بخمار - عائشة ۶۴۱  
 - لا يبلع النار رجل صلى قبل طلوع الشمس - لا يقبل الله صلاة رجل في جسده شيء من خلو - أبو موسى الأشعري ..... ۴۱۷۸  
 ۴۲۸ ..... عمارة بن روية ..... لا يقتسم ورثتي دينارًا - أبو هريرة ..... ۲۹۷۴  
 - لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين - لا يقتل حُرُّ بعيد - سمرة بن جندب ..... ۴۵۱۷  
 ۴۸۶۲ ..... أبو هريرة ..... لا يقتل مؤمن بكافر، ومن قتل مؤمنًا متعمدًا  
 - لا يمشي أحدكم في النعل الواحدة - دُفع - عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ۴۵۰۶  
 ۴۱۳۶ ..... أبو هريرة ..... لا يُبصُّ إلا أمير أو مأمور أو مختال - عوف  
 - لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلاً - ابن مالك الأشجعي ..... ۳۶۶۵  
 ۳۴۷۳ ..... أبو هريرة ..... لا يقضي الحكم بين اثنين وهو غضبان -  
 - لا يمنحك ذلك فإن الولاء لمن أعتق - عائشة ..... ۲۹۱۵  
 - لا يمنعن أحدكم أذان بلال من سحوره فإنه أبو بكره الثقفي ..... ۳۵۸۹  
 ۲۳۴۷ ..... يؤذن - عبدالله بن مسعود ..... لا يقضي ذلك اليوم الرجل ولا أهل مصره -  
 - لا يمنعن من سحورك أذان بلال ولا بياض الحسن البصري ..... ۲۳۳۳  
 ۲۳۴۶ ..... الأفق - سمرة بن جندب ..... لا يقضين كانت المرأة من نساء النبي ﷺ  
 - لا يموت أحدكم إلا وهو يحسن الظن بالله - تقعد في النفاس - أم سلمة ..... ۳۱۲  
 ۳۱۱۳ ..... جابر بن عبدالله ..... لا يقطع الصلاة شيء، وادروا ما استطعتم  
 - لا يمين عليك ولا نذر في معصية الرب - أبو سعيد الخدري ..... ۷۱۹  
 ۳۲۷۲ ..... عمر بن الخطاب ..... لا يقول القوم خلف الإمام: سمع الله لمن  
 - لا ينتجني اثنان دون صاحبهما فإن ذلك حمده - عامر الشعبي ..... ۸۴۹  
 ۴۸۵۱ ..... يحزنه - عبدالله بن عمر ..... لا يقولن أحدكم إني صمت رمضان كله -  
 - لا ينظر الرجل إلى عرية الرجل ولا المرأة أبو بكره نفيح بن الحارث ..... ۲۴۱۵  
 ۴۰۱۸ ..... إلى عرية المرأة - أبو سعيد الخدري ..... لا يقولن أحدكم جاشت نفسي - عائشة ..... ۴۹۷۹  
 - لا يفتل حتى يسمع صوتًا أو يجد ريحًا - لا يقولن أحدكم خبثت نفسي - سهل بن  
 حنيف ..... ۴۹۷۸  
 ۱۷۶ ..... عبدالله بن زيد ..... لا يقولن أحدكم: عيدي وأمتي - أبو هريرة ..... ۴۹۷۵  
 - لا يفرن أحد حتى يكون آخر عهده الطواف - لا يقولن أحدكم: الكرم فإن الكرم الرجل  
 ابن عباس ..... ۲۰۰۲ ..... المسلم - أبو هريرة ..... ۴۹۷۴  
 - لا ينقش أحدٌ على نقش خاتمي هذا - لا يقولن أحدكم: اللهم! اغفر لي إن شئت  
 ابن عمر ..... ۴۲۱۹ ..... أبو هريرة ..... ۱۴۸۳  
 - لا ينكح الزاني المجلود إلا مثله - أبو هريرة ..... لا يكون اللعانون شفعاء ولا شهداء -  
 ۲۰۵۲ ..... لا ينكح المحرم ولا ينكح - عثمان بن عفان ..... أبو الدرداء الأنصاري ..... ۴۹۰۷  
 ۱۸۴۱ ..... لا يوجد مسلم - جابر بن عبدالله ..... لا يكون لمسلم أن يهجر مسلمًا فوق ثلاثة -  
 ۱۰۴۸ ..... لأخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب ..... عائشة ..... ۴۹۱۳  
 ۳۰۳۰ ..... عمر بن الخطاب ..... لا يلبس القميص ولا البرنس ولا السراويل  
 - لأرْمُقنَّ صلاة رسول الله ﷺ الليلة قال:

۱۳۶۶	فتوسدت عتبہ - زید بن خالد الجہنی .....
۸۲۳	- لأعلمنك أعظم سورة من - أو في - القرآن
۱۴۵۸	أبو سعيد بن المعلى .....
۲۰	- لأقضي فيكم بقضاء رسول الله ﷺ من أفسس
۲۰۰۳	- لعلها حابستنا! - عائشة .....
۳۲۶۶	- لعمر إلهك - لقيط بن عامر .....
۳۶۷۴	- لعن الله الخمر وشاربها وساقبها وبائعها ومباعها - ابن عمر .....
۴۱۶۹	- لعن الله الواشمات والمستوشمات - عبد الله ابن مسعود .....
۳۴۸۸	- لعن الله اليهود ثلاثاً - عبد الله بن عباس .....
۳۳۳۳	- لعن رسول الله ﷺ أكل الرِّيا - عبد الله بن مسعود .....
۳۵۸۰	- لعن رسول الله ﷺ الراشي والمرثشي - عبد الله بن عمرو .....
۴۰۹۸	- لعن رسول الله ﷺ الرجل يلبس لبسة المرأة أبو هريرة .....
۳۱۲۸	- لعن رسول الله ﷺ النائحة والمستمعة - أبو سعيد الخدري .....
۴۱۶۸	- والواشمة والمستوشمة - عبد الله بن عمر .... لعن رسول الله ﷺ زائرات القبور - عبد الله
۲۲۳۶	ابن عباس .....
۲۰۷۶	- لعن المُجَلِّ والمُحَلَّلُ لهُ - علي بن أبي طالب
۴۱۷۰	- لعنت الواصلة والمستوصلة والنائمة والتمنصة والواشمة - ابن عباس .....
۵۰۶	- لقد أراك الله خيرًا فمر بلا لآ فليؤذن - عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أصحابه .....
۱۲	- لقد ارتقيت على ظهر البيت فرأيت رسول الله ﷺ - عبد الله بن عمر .....
۵۰۶	- لقد أعجبني أن تكون صلاة المسلمين - عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أصحابه .....
۳۰۰۴	- لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ - عبد الرحمن بن كعب عن رجل من أصحاب النبي ﷺ .....
۱۳۶۶	فتوسدت عتبہ - زید بن خالد الجہنی .....
۱۴۵۸	أبو سعيد بن المعلى .....
۳۵۲۳	أومات فوجد رجل متاعه - أبو هريرة .....
۳۶۶۷	- لأن أقدم مع قوم يذكرون الله تعالى من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس - أنس بن مالك ..
۲۸۶۶	- لأن يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له - أبو سعيد الخدري .....
۳۲۲۸	- لأن يجلس أحدكم على جمرة فتحرق ثيابه - أبو هريرة .....
۵۰۰۹	- لأن يمتلىء جوف أحدكم قيحًا - أبو هريرة .
۵۱۰۰	- لأنه حديث عهد بربه - أنس بن مالك .....
۳۵۲۶	- لبن الدر يُحلب بنفخته إذا كان مرهونًا - أبو هريرة .....
۱۷۹۵	- لبيك عمرة وحجا - أنس بن مالك .....
۱۸۱۲	- لبيك اللهم لبيك! - عبد الله بن عمر .....
۱۹۷۰	- لتأخذوا مناسككم - جابر بن عبد الله .....
۶۶۳	- لتسؤنَّ صفوفكم أو ليخالفنَّ الله بين وجوهكم - الثُّعْمان بن بشير .....
۴۶۳۸	- لتمخرن الزُّوم الشام أربعين صباحًا - مكحول .....
۲۷۴	- لتنظر عدة الليالي والأيام التي كانت تحيضُهنَّ - أم سلمة زوج النبي ﷺ .....
۳۲۰۸	- للحد لنا والشقُّ لغيرنا - عبد الله بن عباس ..
۳۹۷۴	- لحق المسلمون رجلًا في غنيمة له فقال: السلام عليكم - ابن عباس .....
۲۹۷۰	- لست تاركًا شيئًا كان رسول الله ﷺ يعمل به - أبو بكر الصديق .....
۴۰۸۵	- لست ممن يفعله خيلاء - عبد الله بن عمر ....
۲۱۵۶	- لعل صاحبها ألمَّ بها - أبو الدرداء .....
۴۴۲۷	- لعلك قبَّلت أو غمزت أو نظرت - ابن عباس
۳۰۵۱	- لعلكم تقاتلون قومًا فتظهرون عليهم - رجل من جهينة .....

- لقد تاب توبة لو تابها أهل المدينة لقبل منهم  
وائل بن حجر ..... ٤٣٧٩
- لقد تحجرت واسعاً - أبو هريرة ..... ٨٨٢
- لقد تحجرت واسعاً - أبو هريرة ..... ٣٨٠
- لقد تركتم بالمدينة أفواماً ما سرتهم مسيراً -  
أنس بن مالك ..... ٢٥٠٨
- لقد دعا الله باسمه العظيم - أنس بن مالك  
الأنصاري ..... ١٤٩٥
- لقد رأيت اثني عشر ملكاً يتدرونها أيهم  
يرفعها - أنس بن مالك ..... ٧٦٣
- لقد رأيت أو أمرت أن أتجوز في القول -  
عمرو بن العاص ..... ٥٠٠٨
- لقد رأيت بضعة وثلاثين ملكاً يتدرونها -  
رفاعة بن رافع الزُرقي ..... ٧٧٠
- لقد رأيت الرجال عاقدي أزهرهم في أعناقهم  
سهل بن سعد الساعدي ..... ٦٣٠
- لقد رأيت رسول الله ﷺ وهو على المنبر  
ما يزيد على هذه - عمارة بن روية ..... ١١٠٤
- لقد رأيت اليوم أمراً ما كنت أظن أني أراه -  
دحية بن خليفة ..... ٢٤١٣
- لقد رأيتنا ونحن مع رسول الله ﷺ نرمل رملاً  
أبو بكره نضج بين الحارث ..... ٣١٨٢
- لقد رأيتني سابع سبعة أو سادس ستة -  
عبدالله بن الحارث بن جزء ..... ١٩٣
- لقد رأيتني وأنا أفركه من ثوب رسول الله ﷺ  
عائشة ..... ٣٧١
- لقد سألت الله بالاسم الذي إذا سُئِلَ به أعطى  
بريدة بن الحصيب الأسلمي ..... ١٤٩٣
- لقد سبق هؤلاء خيراً كثيراً - بشير مولى  
رسول الله ﷺ ..... ٣٢٣٠
- لقد صلى بنا هذا قبل صلاة محمد ﷺ -  
عمران بن حصين ..... ٨٣٥
- لقد قلت كلمة لو مزج بها البحر لمزجته -  
عائشة ..... ٤٨٧٥
- لقد نهانا نبي الله ﷺ اليوم فذكر أشياء - رافع  
ابن رفاعة ..... ٣٤٢٦
- لقد هممت أن أمر بالصلاة فتقام ثم أمر رجلاً  
أبو هريرة ..... ٥٤٨
- لقد هممت أن أمر فتيتي فيجمعوا خُزماً من  
حطب - أبو هريرة ..... ٥٤٩
- لقد هممت أن أنهى عن الغيلة حتى ذكرت  
أن الروم وفارس يفعلون ذلك - جدامة  
الأسدية ..... ٣٨٨٢
- لقنها بلالاً - معاذ بن جبل ..... ٥٠٧
- لقنوا موتاكم قول لا إله إلا الله - أبو سعيد  
الخدري ..... ٣١١٧
- لقيت بلالاً مؤذن رسول الله ﷺ بحلب -  
عبدالله الهوزني ..... ٣٠٥٥
- لقيت عمي ومعه رأيته، فقلت له: أين تريد؟  
البراء بن عازب ..... ٤٤٥٧
- لك السدس - عمران بن حصين ..... ٢٨٩٦
- لك مافوق الإزار - عبدالله بن سعد  
الأنصاري ..... ٢١٢
- لكل ابن آدم حظه من الزنا - أبو هريرة ..... ٢١٥٣
- لكل أمة مجوسٌ ومجوسٌ هذه الأمة الذين  
يقولون لا قدر - حذيفة بن اليمان ..... ٤٦٩٢
- لكل سهو سجدتان بعدما يُسلم - ثوبان  
مولى رسول الله ﷺ ..... ١٠٣٨
- لكم أن لا تُحشروا ولا تُعشروا - عثمان بن  
أبي العاص ..... ٣٠٢٦
- لكم شاهدان يشهدان على قتل صاحبكم؟ -  
رافع بن خديج ..... ٤٥٢٤
- لكم كذا وكذا - عائشة ..... ٤٥٣٤
- لكننا رأينا ليلة السبت، فلا نزال نصومه -  
عبدالله بن عباس ..... ٢٣٣٢
- للسائل حق وإن جاء على فرس - حسين بن  
علي ..... ١٦٦٥
- للغازي أجره، وللجاعل أجره - عبدالله بن

۳۴۱۴	عبدالله	۲۵۲۶	عمرو
	- لما أفاء الله على نبيه ﷺ خيبر قسمها - بشير		- للمهاجرين إقامة بعد الصدر ثلاثاً - السائب
۳۰۱۳	ابن يسار	۲۰۲۲	ابن يزيد
	- لما أمر رسول الله ﷺ بالناقوس يعمل ليضرب به للناس لجمع الصلاة - عبدالله بن زيد		- لله أقدر عليك منك عليه - أبو مسعود الأنصاري
۴۹۹	زيد	۵۱۵۹	الأنصاري
	- لما أمر النبي ﷺ برجم ماعز بن مالك خرجنا به إلى البقيع - أبو سعيد الخدري		- لم أر رسول الله ﷺ يمسح من البيت إلا الركنين - ابن عمر
۴۴۳۱	به إلى البقيع - أبو سعيد الخدري	۱۸۷۴	الركنين - ابن عمر
	- لما أن قتل الحجاج ابن الزبير أرسل إلى ابن عمر - ابن عمر	۱۰۰۸	- لم أنس ولم تقصر الصلاة - أبو هريرة
۱۹۱۴	عمر - ابن عمر		- لم تقتل من نسانهم - تعني بني قريظة - إلا امرأة - عائشة
	- لما انتهى إلى الجمرة الكبرى جعل البيت عن يساره - عبدالله بن مسعود	۲۶۷۱	لم عذبت نفسك؟ - محببة الباهلية، عن أبيها أو عنهما
۱۹۷۴	عن يساره - عبدالله بن مسعود	۲۴۲۸	لم يأمرني رسول الله ﷺ أن أنزله - أبو رافع مولى النبي ﷺ
	- لما أنزل الله عز وجل: ﴿ولا تقربوا مال اليتيم﴾ - ابن عباس	۲۰۰۹	لم يطف النبي ﷺ ولا أصحابه بين الصفا والمروة، إلا - جابر بن عبدالله
۲۸۷۱	اليتيم - ابن عباس		- لم يكذب من نبي بين اثنين ليصلح - أم كلثوم
	- لما بايع رسول الله ﷺ النساء قامت امرأة - سعد بن مالك	۱۸۹۵	ابن عقبة بن أبي معيط
۱۶۸۶	سعد بن مالك		- لم يكن ثوب أحب إلى رسول الله ﷺ من قميص - أم سلمة
	- لما توجه النبي ﷺ إلى الكعبة قالوا: يارسول الله! - ابن عباس	۴۹۲۰	- لم يكن لرسول الله ﷺ إلا مؤذن واحد - السائب بن يزيد
۴۶۸۰	يارسول الله! - ابن عباس		- لما اتخذ عثمان الأموال بالطائف - محمد بن شهاب الزهري
	- لما توفي رسول الله ﷺ واستخلف أبو بكر بعده - أبو هريرة	۱۹۶۳	- لما أخذ رسول الله ﷺ صفية أقام عندها ثلاثاً - أنس بن مالك
۱۵۵۶	بعده - أبو هريرة		- لما أرادوا غسل النبي ﷺ قالوا: والله! ما ندري - عائشة
	- لما خرجت الحرورية أتيت علياً فقال: ائت هؤلاء القوم - عبدالله بن عباس	۳۱۴۱	- لما أصيب إخوانكم بأحد - ابن عباس
۴۰۳۷	هؤلاء القوم - عبدالله بن عباس		- لما أصيب سعد بن معاذ يوم الخندق - عائشة
	- لما خلق الله الجنة قال لجبريل: اذهب فانظر إليها - أبو هريرة	۳۱۰۱	- لما اطمان رسول الله ﷺ بمكة عام الفتح - صفية بنت شيبة
۴۷۴۴	إليها - أبو هريرة		- لما أفاء الله على رسوله خير - جابر بن البراء بن عازب
۱۸۳۲	البراء بن عازب		
	- لما صمنا مع النبي ﷺ تسعاً وعشرين أكثر - عبدالله بن مسعود		
۲۳۲۲	عبدالله بن مسعود		
	- لما عُرج بي مرتت يقوم لهم أظفار من نحاس - أنس بن مالك		
۴۸۷۸	نحاس - أنس بن مالك		
	- لما عُرج نبي الله ﷺ في الجنة - أنس بن مالك		
۴۷۴۸	مالك		
	- لما فتح رسول الله ﷺ مكة قلت - عبدالرحمن بن صفوان		
۱۸۹۸	عبدالرحمن بن صفوان		

- ۴۱۰۱ ..... أم سلمة
- ۲۰۱۷ ..... فیہم - أبو ہریرة
- ۱۳۰۵ ..... قیامہم فی شہر رمضان حتی - ابن عباس ...
- ۴۱۸۱ ..... بصیانہم - الولید بن عقبہ
- ۳۴۹۰ ..... عائشہ
- ۳۱۲۲ ..... رواحہ - عائشہ
- ۲۳۴۹ ..... الأبیض من الخیط الأسود - عدي بن حاتم
- ۴۹۲۳ ..... لقدومه - أنس بن مالك
- ۳۵۹۱ ..... بینہم - ابن عباس
- ۵۸۸ ..... قبل مقدم رسول الله - ابن عمر
- ۲۳۱۵ ..... فدیة طعام مسکین - سلمة بن الأكوع
- ۴۹۲۳ ..... الناس - السائب بن يزيد
- ۳۲۸۱ ..... ابن خالد
- ۳۷۴۷ ..... لما قديم المهاجرون الأولون نزلوا العُصبة
- ۴۳۱۱ ..... قبلها عشر آیات - حذيفة بن أسيد الغفاري ..
- ۲۴۴۴ ..... يصومون - عبدالله بن عباس
- ۳۵۷۹ ..... أرادہ - أبو موسى الأشعري
- ۲۶۹۰ ..... عمر بن الخطاب
- ۴۳۰۱ ..... ابن مالك
- ۲۶۸۳ ..... الناس - سعد بن أبي وقاص
- ۴۳۴۹ ..... أبو ثعلبة الخشني
- ۲۶۵۸ ..... فانكشفوا - البراء بن عازب
- ۴۳۴۷ ..... رجل من أصحاب النبي
- ۳۱۸۸ ..... عبدالله البهي
- ۴۰۱۷ ..... القشيري
- ۲۵۲۳ ..... لما مات النجاشي كنا نتحدث - عائشة
- ۴۷۱۱ ..... الله أعلم بما كانوا عاملين - ابن عباس
- ۱۷۶۴ ..... طالب
- ۷۶۴ ..... جبير بن مطعم
- ۳۶۷۰ ..... في الخمر بياناً شفاء - عمر بن الخطاب
- ۵۱۱۲ ..... كیده إلى الوسوسة - ابن عباس
- ۴۴۷۴ ..... ذلك وتلا - عائشة
- ۴۲۰۷ ..... خلقها - أبو رمة
- ۳۰۲۲ ..... ابن عباس
- ۲۱۳۱ ..... بصرة بن أکثم
- ۴۱۸۱ ..... لما فتح الله على رسوله مكة قام النبي
- ۳۱۲۲ ..... لما قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبدالله بن
- ۴۹۲۳ ..... لما قدم رسول الله المدينة لعبت الحبشة
- ۳۱۲۲ ..... لما قديم المهاجرون الأولون نزلوا العُصبة
- ۵۸۸ ..... قبل مقدم رسول الله - ابن عمر
- ۲۳۱۵ ..... فدية طعام مسکین - سلمة بن الأكوع
- ۴۹۲۳ ..... الناس - السائب بن يزيد
- ۳۷۴۷ ..... لما قديم المهاجرون الأولون نزلوا العُصبة
- ۴۳۱۱ ..... قبلها عشر آیات - حذيفة بن أسيد الغفاري ..
- ۲۴۴۴ ..... يصومون - عبدالله بن عباس
- ۳۵۷۹ ..... أرادہ - أبو موسى الأشعري
- ۲۶۹۰ ..... عمر بن الخطاب
- ۴۳۰۱ ..... ابن مالك
- ۲۶۸۳ ..... الناس - سعد بن أبي وقاص
- ۴۳۴۹ ..... أبو ثعلبة الخشني
- ۲۶۵۸ ..... فانكشفوا - البراء بن عازب
- ۴۳۴۷ ..... رجل من أصحاب النبي
- ۳۱۸۸ ..... عبدالله البهي
- ۲۵۲۳ ..... لما مات النجاشي كنا نتحدث - عائشة
- ۴۷۱۱ ..... الله أعلم بما كانوا عاملين - ابن عباس
- ۱۷۶۴ ..... طالب
- ۷۶۴ ..... جبير بن مطعم
- ۳۶۷۰ ..... في الخمر بياناً شفاء - عمر بن الخطاب
- ۵۱۱۲ ..... كیده إلى الوسوسة - ابن عباس
- ۴۴۷۴ ..... ذلك وتلا - عائشة
- ۴۲۰۷ ..... خلقها - أبو رمة
- ۳۰۲۲ ..... ابن عباس
- ۲۱۳۱ ..... بصرة بن أکثم

لو كان على أمك دينٌ أكنت قاضيته؟ -	لهو أطيب عند الله عز وجل من ريح المسك
عبدالله بن عباس ..... ۳۳۱۰	خالد بن اللجلاج ..... ۴۴۳۵
لو كان مطعم بن عدي حيا ثم كلمني في	لو أخذتم إهابها - ميمونة ..... ۴۱۲۶
هؤلاء - جبير بن مطعم ..... ۲۶۸۹	لو أدرك رسول الله ﷺ ما أحدث النساء -
لو كانت سورة واحدة لكفت الناس -	عائشة ..... ۵۶۹
أبو سعيد الخدري ..... ۲۴۵۹	لو استقبلت من أمري ما استدبرت - عائشة .
لو كنت امرأة لغيرت أظفارك - عائشة ..... ۴۱۶۶	لو أمرتم هذا أن يغسل ذا عنه - أنس بن
لو كنت جاعلاً لمشرك دية جعلت لأحيك -	مالك ..... ۴۷۸۹
مُجَاعَة بن مرارة اليمامي ..... ۲۹۹۰	لو أمرتم هذا أن يغسل هذا عنه - أنس بن
لو كنت قدام النبي ﷺ لرأيت إبطه -	مالك ..... ۴۱۸۲
أبو هريرة ..... ۷۴۶	لو أن أحدكم إذا أراد أن يأتي أهله قال -
لو لم يبق من الدنيا إلا يوم - عبدالله بن	ابن عباس ..... ۲۱۶۱
مسعود ..... ۴۲۸۲	لو أن رجلاً نتج فرسا لم تنتج حتى تقوم
لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً	الساعة - حذيفة بن اليمان ..... ۴۲۴۷
من أهل بيتي - علي بن أبي طالب ..... ۴۲۸۳	لو تركنا هذا الباب للنساء - ابن عمر ..... ۴۶۲
لو يعلم المارء بين يدي المصلي ماذا عليه -	لو تركنا هذا الباب للنساء - ابن عمر ..... ۵۷۱
أبو جهيم ..... ۷۰۱	لو دخلوها أو دخلوا فيها لم يزالوا فيها -
لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية إلا قسمتها	علي بن أبي طالب ..... ۲۶۲۵
عمر بن الخطاب ..... ۳۰۲۰	لو سترته بثوبك كان خيراً لك - نعيم بن
لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك -	هزال الأسلمي ..... ۴۳۷۷
زيد بن خالد الجهني ..... ۴۷	لو شاء رب هذه الصدقة تصدق بأطيب منها
لولا أن أشق على المؤمنين لأمرتهم -	عوف بن مالك ..... ۱۶۰۸
أبو هريرة ..... ۴۶	لو شهدته قبل أن يدفن لم يدفن في مقابر
لولا أن تجد ضفية في نفسها لتركته حتى	المسلمين - أبو زيد ..... ۳۹۶۰
تأكله العافية - أنس بن مالك ..... ۳۱۳۶	لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك -
لولا أن الكلاب أمة من الأمم - عبدالله بن	أبو العشاء عن أبيه ..... ۲۸۲۵
مغفل ..... ۲۸۴۵	لو علمنا أن كلمة الحسن تبلغ ما بلغت لكتبتنا
لولا أنك رسولٌ لضربت عنقك - عبدالله بن	برجوعه كتاباً - عبدالله بن عون ..... ۴۶۲۴
مسعود ..... ۲۷۲۲	لو قال: أعوذ بكلمات الله التامة من شر
لولا أني أخاف أن تكون صدقة لأكلتها -	ماخلق - أبو هريرة ..... ۳۸۹۹
أنس بن مالك ..... ۱۶۵۲	لو كان الدين بالرأي فكان أسفل الخف
لولا هديي لحلت - جابر بن عبدالله ..... ۱۷۸۷	أولى بالمسح - علي بن أبي طالب ..... ۱۶۲
لئى الواجد يحل عرضه وعقوبته - الشريد بن	لو كان الدين بالرأي لكان باطن القدمين
سويد الثقفي ..... ۳۶۲۸	أحق - علي بن أبي طالب ..... ۱۶۴

- لیوذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم - ۳۹۳۳  
 - ابن عباس ..... ۵۹۰  
 - لیأتین علی الناس زماناً لا ینقی أحدٌ إلا أکل  
 الربا - أبو هريرة ..... ۳۳۳۱  
 - لیلُغْ شاهدکم غائبکم لا تُصلُّوا بعد الفجر  
 ألا سجدتین - ابن عمر ..... ۱۲۷۸  
 - لیه لا لیتین - أم سلمة ..... ۴۱۱۵  
 - لیثقه الصائم - معبد بن هوزة ..... ۲۳۷۷  
 - لیس بأرض ولا امرأة ولكنه رجل ولد عشرة  
 من العرب - فروة بن مسیک الغطفی ..... ۳۹۸۸  
 - لیس بک علی أهلک هوانٌ - أم سلمة ..... ۲۱۲۲  
 - لیس بینی و بینہ یعنی عیسی علیہ السلام،  
 نبیؑ، وإنه نازل - أبو هريرة ..... ۴۳۲۴  
 - لیس ﴿ص﴾ من عزائم السجود - ابن عباس ..... ۱۴۰۹  
 - لیس علی الخائن قطع - جابر بن عبدالله ..... ۴۳۹۲  
 - لیس علی الذی یأتی البهیمه حدٌ - ابن عباس ..... ۴۴۶۵  
 - لیس علی مسلم جزیه - ابن عباس ..... ۳۰۵۳  
 - لیس علی المسلم فی عبده ولا فی فرسه  
 صدقة - أبو هريرة ..... ۱۵۹۵  
 - لیس علی المنتهب قطع - جابر بن عبدالله ..... ۴۳۹۱  
 - لیس علی النساء الحلق - ابن عباس ..... ۱۹۸۴  
 - ﴿لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلاً من  
 ربکم﴾ - عبدالله بن عباس ..... ۱۷۳۱  
 - لیس فی الخیل والرقيق زکاة - أبو هريرة ..... ۱۵۹۴  
 - لیس فی النوم تفریطاً إنما التفریط فی الیقظة -  
 أبو قتادة الأنصاري ..... ۴۴۱  
 - لیس فیما دون خمس ذود صدقة - أبو سعید  
 الخدری ..... ۱۵۵۸  
 - لیس لک علیہ نفقة - فاطمة بنت قیس ..... ۲۲۸۴  
 - لیس لک منه إلا ذلک - وائل بن حجر  
 الحضرمی ..... ۳۶۲۳  
 - لیس لک ولا لأصحابک - عبدالله بن مسعود  
 لیس للقاتل شیء وإن لم یکن له وارث -  
 عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ۴۵۶۴
- لیس لله شریک - أسامة بن عمیر ..... ۳۹۳۳  
 - لیس للولی مع الثیب أمرٌ - ابن عباس ..... ۲۱۰۰  
 - لیس المسکین الذی ترده التمرة والتمرتان -  
 أبو هريرة ..... ۱۶۳۱  
 - لیس من البر الصیام فی السفر - جابر بن  
 عبدالله ..... ۲۴۰۷  
 - لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق -  
 أبو موسی الأشعری ..... ۳۱۳۰  
 - لیس منا من خیب امرأة علی زوجها -  
 أبو هريرة ..... ۲۱۷۵  
 - لیس منا من دعا إلى عصبية - جبير بن مطعم ..... ۵۱۲۱  
 - لیس منا من غش - أبو هريرة ..... ۳۴۵۲  
 - لیس منا من لم یتغنّ بالقرآن - أبو لبابة ..... ۱۴۷۱  
 - لیس منا من لم یتغنّ بالقرآن - سعد بن أبي  
 وقاص ..... ۱۴۶۹  
 - لیس الواصل بالمکافیء - عبدالله بن عمرو ..... ۱۶۹۷  
 - لیست لها نفقة ولا مسکنٌ - فاطمة بنت قیس ..... ۲۲۸۶  
 - لیشرین ناس من أمتی الخمر یسمونها بغیر  
 اسمها - أبو مالک الأشعری ..... ۳۶۸۸  
 - لیشرین ناس من أمتی الخمر یسمونها بغیر  
 اسمها - سفیان الثوری ..... ۳۶۸۹  
 - لیشهدن الخیر ودعوة المسلمین - أم عطية .. ۱۱۳۶  
 - لیصل أحدکم نشاطه فإذا کسل أو فتر  
 فلیقعده - أنس بن مالک ..... ۱۳۱۲  
 - لیصل من شاء منکم فی رحله - جابر بن  
 عبدالله ..... ۱۰۶۵  
 - لیغسل ذکرة وأنتیه - المقداد بن الأسود .... ۲۰۸  
 - لیكونن من أمتی أقوامٌ یستحلون الخمر  
 والحریر - أبو مالک الأشعری ..... ۴۰۳۹  
 - لیلۃ الضیف حقٌ علی کل مسلم - المقدام  
 أبو کریمه ..... ۳۷۵۰  
 - لیلۃ القدر لیلۃ سبع وعشرین - معاوية بن أبي  
 سفیان ..... ۱۳۸۶  
 - لیلزم کل إنسان مصلاه - فاطمة بنت قیس ... ۴۳۲۶

- ۳۱۲۳ ..... عمرو بن العاص
- ۶۷۴ ..... یلونہم - أبو مسعود الأنصاری
- ۴۱۶۶ ..... ما أدري أيُّ رجل أم يدا امرأة - عائشة
- ۳۳۸۹ ..... خراجا - عبدالله بن عباس
- ۱۴۷۳ ..... يتغنى بالقرآن - أبو هريرة
- ۹۱۲ ..... السماء - عثمان بن أبي شيبة
- ۲۲۰۸ ..... ما أردت؟ - ركانة بن عبد يزيد
- ..... ما أرى الأمر إلا أعجل من ذلك - عبدالله بن عمرو
- ۵۲۳۶ ..... عمرو
- ۳۶۸۱ ..... ما أسكر كثيره فقليله حرام - جابر بن عبدالله
- ۲۱۰۹ ..... ما أصدقها؟ - عبدالرحمن بن عوف
- ..... ما أصبر من استغفر وإن عاد في اليوم - أبو بكر الصديق
- ۱۵۱۴ ..... ما أفاء السحر عندي إلا نائماً - عائشة
- ۱۳۱۸ ..... ما ألقى البحر أو جزر عنه فكلوه وما مات فيه
- ..... وطفا فلا تأكلوه - جابر بن عبدالله
- ۳۸۱۵ ..... ما أمرت بتشديد المساجد - ابن عباس
- ۴۴۸ ..... ما أمرتُ كُلِّمًا بَلْتُ أَنْ أتوضأ - عائشة
- ۴۲ ..... ما أنا بأحق بهذا الفيء منكم - عمر بن الخطاب
- ۲۹۵۰ ..... ما أنتم جزءٌ من مائة ألف جزء ممن يرد عليّ
- ..... الحوض - زيد بن أرقم
- ۴۷۴۶ ..... ما أوتيتكم من شيء وما أمنعكموه - أبو هريرة
- ۲۹۴۹ ..... ما بال أحدكم يومي بيده كأنها أذنان خيل
- ..... شمس - جابر بن سمرة
- ۹۹۸ ..... ما بال أقوام يرفعون أبصارهم في صلاتهم - أنس بن مالك
- ۹۱۳ ..... ما بال أقوام يقولون كذا وكذا؟ - عائشة
- ۴۷۸۸ ..... ما بال أناس يشترطون شروطاً ليست في كتاب الله - عائشة
- ۳۹۲۹ ..... ما بال رجال يقول أحدهم: أعتق يافلان! - عائشة
- ۳۹۳۰ ..... ما بال العامل نبعثه فيحيي فيقول: هذا لكم وهذا أهدي لي - أبو حميد الساعدي
- ۲۹۴۶ ..... ليليني منكم أولو الأحلام والنهي ثم الذين يلونهم - أبو مسعود الأنصاري
- ..... ليمنح أحدكم أرضه خيرٌ من أن يأخذ عليها خراجا - عبدالله بن عباس
- ..... لينتهين رجالٌ يشخصون أبصارهم إلى السماء - عثمان بن أبي شيبة
- ..... لينزل المهاجرون ههنا - عبدالرحمن بن معاذ عن رجل من الصحابة
- ۱۹۵۱ ..... م
- ..... المؤذن يغفر له مدى صوته - أبو هريرة
- ۵۱۵ ..... المؤمن غرٌّ كريمٌ والفاجرُ خبٌّ لئيمٌ - أبو هريرة
- ۴۷۹۰ ..... المؤمن مرآة المؤمن - أبو هريرة
- ۴۹۱۸ ..... المؤمنون تكافأ دماؤهم وهم يدٌ على من سواهم - علي بن أبي طالب
- ۴۵۳۰ ..... ما أبالي ما أتيت إن أنا شريت تريباً أو تعلقت تميمة - عبدالله بن عمرو
- ۳۸۶۹ ..... ما أبقيت لأهلك؟ - عمر بن الخطاب
- ۱۶۷۸ ..... ما اجتمع قومٌ في بيت من بيوت الله يتلون - أبو هريرة
- ۱۴۵۵ ..... ما أحرز الولد أو الوالد فهو لعصبته من كان - عمر بن الخطاب
- ..... ۲۹۱۷ - أ
- ..... ما أحسن زرعٍ ظهر - رافع بن خديج
- ۳۳۹۹ ..... ما أحسن هذا! - ابن عباس
- ۴۲۱۱ ..... ما أحسن هذا! - ابن عمر
- ۴۵۸ ..... ما أحل الله شيئاً أبغض إليه من الطلاق - محارب بن دثار
- ۲۱۷۷ ..... ما إخالك سرقت؟ - أبو أمية المخزومي
- ۴۳۸۰ ..... ما أخبرنا أحدٌ أنه رأى النبي ﷺ صلى الضحى غير أم هانئ - عبدالرحمن بن أبي ليلى
- ۱۲۹۱ ..... ما أخذت ﴿وق﴾ إلا من في رسول الله ﷺ - أم هشام
- ۱۱۰۲ ..... ما أخرجك يافاطمة من بيتك؟ - عبدالله بن



- ۴۷۸۵ ..... أسیرهما - عائشة
- ۴۳۱۶ ..... الکذاب - أنس بن مالک
- ۳۱۸۴ ..... عبدالله بن مسعود
- ۴۹۶۸ ..... ما الذي أحل اسمي وحرم كُنيتي - عائشة ...
- ۳۷۷۱ ..... عبدالله بن عمرو
- ۵۲۱۷ ..... أم المؤمنین عائشة
- ۱۲۸۴ ..... يُصلهما - ابن عمر
- ۲۳۷۹ ..... للصائم - الأعمش
- ۴۷۹۴ ..... رأسه - أنس بن مالک
- ۳۷۴۳ ..... نسائه ما أولم عليها - أنس بن مالک
- ۴۴۹۷ ..... قصاص - أنس بن مالک
- ۱۱۰۵ ..... على منبره - سهل بن سعد
- ۲۴۳۹ ..... عائشة
- ۱۹۳۴ ..... عبدالله بن مسعود
- ۵۰۹۸ ..... ضاحكًا حتى أرى منه لهواته - عائشة
- ۶۹۳ ..... المقداد بن الأسود
- ۹۵۳ ..... صلاة الليل جالسًا - عائشة
- ۴۱۸۳ ..... من رسول الله ﷺ - البراء بن عازب
- ۴۶۷۹ ..... لذي لبٍ مِنكن - عبدالله بن عمر
- ۱۰۷۴ ..... ما بعث نبي إلا قد أُنذر أمته الدجال الأعور
- ۲۱۱۲ ..... ما تحفظ من القرآن؟ - أبو هريرة
- ۲۸۶۳ ..... بعيرًا - عائشة
- ۴۷۲۳ ..... ما تُسمون هذه؟ - العباس بن عبدالمطلب
- ۴۷۷۹ ..... ما تُعدون الصرعة فيكم - عبدالله بن مسعود
- ۴۳۵۴ ..... أبو موسى الأشعري
- ۲۷۶۱ ..... الأشجعي
- ۷۷۴ ..... عامر بن ربيعة
- ۱۲۰۹ ..... قط - ابن عمر
- ۴۴۴۷ ..... ما حدّ الزاني في كتابكم؟ - البراء بن عازب
- ۳۶۴۴ ..... تكذيبهم - أبو نملة الأنصاري
- ۱۱۰۰ ..... بنت الحارث بن النعمان
- ۲۸۶۲ ..... ليلتين إلا - عبدالله بن عمر
- ۴۵۱۱ ..... ما حملك على الذي صنعت؟ - أبو سلمة ...
- ۲۲۲۱ ..... ابن عباس
- ۶۵۰ ..... الخدري
- ۲۷۶۵ ..... حابس القيل - المسور بن مخزوم
- ..... ما تُخبر رسول الله ﷺ في أمرين إلا اختار

- ۲۸۵۱ ..... اسم الله - عدي بن حاتم
- ۴۹۸۸ ..... لبحراً - أنس بن مالك
- ۱۰۷۸ ..... الجمعة - محمد بن يحيى بن حبان
- ۵۱۵۱ ..... ليورثه - عائشة
- ۲۱۷۲ ..... أبو سعيد الخدري
- ۵۱۵۲ ..... سيورثه - عبدالله بن عمرو
- ۴۶۲۶ ..... عثمان البتي
- ۳۷۶۸ ..... استقاء ما في بطنه - أمية بن مخشي
- ۹۲۶ ..... جابر بن عبدالله
- ۴۵۱۲ ..... أبو هريرة
- ۵۲۳۷ ..... ما فعلت القبة - أنس بن مالك
- ۵۲۴۸ ..... ما سالمناهن منذ حاربناهن - أبو هريرة
- ۲۱۳ ..... مُعاذ بن جبل
- ۱۲۹۳ ..... واني لأسبُّها - عائشة
- ۴۰۹۵ ..... القميص - ابن عمر
- ۴۹۸۷ ..... اللدين - عائشة
- ۲۸۵۸ ..... أبو واقد الليثي
- ۲۳۹۰ ..... ما شأنك - أبو هريرة
- ۱۰۲۲ ..... ما شأنكم - عبدالله بن مسعود
- ۲۸۵۵ ..... ما صدت بكلك المعلم فاذا ذكر اسم الله وكل
- ۳۸۵۸ ..... رسول الله ﷺ
- ۲۸۵۵ ..... أبو ثعلبة الخشني
- ۱۳۰۳ ..... ما صلى رسول الله ﷺ العشاء قط فدخل
- ۳۵۸ ..... عائشة
- ۱۳۰۳ ..... عليّ إلا صلى أربع ركعات - عائشة
- ۴۵۰۸ ..... مالك
- ۱۳۰۳ ..... ما صليت خلف رجل أوجز صلاة من رسول
- ۸۵۳ ..... ما كان الله ليسلطك على ذلك - أنس بن
- ۸۵۳ ..... ما صليت وراء أحد بعد رسول الله ﷺ أشبه
- ۸۸۸ ..... صلاة - أنس بن مالك
- ۸۸۸ ..... ما صنعت بثوبك - عبدالله بن عمرو بن
- ۴۰۶۸ ..... العاص
- ۴۰۶۸ ..... ما ضرب رسول الله ﷺ خادماً ولا امرأة قط
- ۴۷۸۶ ..... عائشة
- ۳۸۱۷ ..... ما طعامكم - الفجيع العامري
- ۳۷۶۳ ..... ما عاب رسول الله ﷺ طعاماً قط - أبو هريرة
- ۳۶۶۶ ..... ما كنتم تصنعون؟ - أبو سعيد الخدري
- ۲۶۲۰ ..... ما كنت تقرأ في المغرب بقصار المفصل وقد
- ۸۱۲ ..... رأيت - زيد بن ثابت
- ۲۶۲۰ ..... جائعاً - عباد بن شرحبيل
- ۲۶۲۰ ..... ما علمت من كلب أو باز ثم أرسلته وذكرت

- ۳۱۳ - ما لك لعلك نفست؟ - امرأة من بني غفار ...
- ۵۰۴۲ - ما لي أجدُ منك ريح الأصنام؟ - بريدة بن الحصيب الأسلمي .....
- ۴۲۲۳ - ما من أحد يتوضأ فيحسن الوضوء ويصلي ركعتين - عقبه بن عامر الجهني .....
- ۹۰۶ - ما من أحد يُسَلِّم عليَّ إلا رد الله عليَّ روحي
- ۲۰۴۱ - أبو هريرة .....
- ۴۰۱۰ - ما من امرأة تخلع ثيابها في غير بيتها إلا هتكت - عائشة .....
- ۱۳۱۴ - ما من امرئ تكون له صلاةٌ ليل يغلبه عليها نومٌ إلا كُتِب له أجر - عائشة .....
- ۴۸۸۴ - ما من امرئ يخذل امرأةً مسلمًا - جابر بن عبدالله وأبو طلحة بن سهل الأنصاري .....
- ۱۴۷۴ - ما من امرئ يقرأ القرآن ثم ينساه - سعد بن عباد .....
- ۲۴۳۸ - ما من أيام العمل الصالح فيها أحبُّ إلى الله عبدالله بن عباس .....
- ۵۴۷ - ما من ثلاثة في قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة - أبو الدرداء .....
- ۴۹۰۲ - ما من ذنب أجدُر أن يجعل الله تعالى لصاحبه العقوبة في الدنيا - أبو بكر التقي .....
- ۳۶۴۳ - ما من رجل يسلك طريقًا يطلب فيه علما - أبو هريرة .....
- ۴۳۳۹ - ما من شيء أثقل في الميزان من حُسن الخلق أبو الدرداء الأنصاري .....
- ۱۶۵۸ - ما من صاحب كنز لا يؤدي حقه - أبو هريرة
- ۲۴۹۷ - ما من غازية تغزو في سبيل الله فيصيبون غنيمة - عبدالله بن عمرو .....
- ۴۳۳۸ - ما من قوم يُعْمَل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون على أن يغيروا - أبو بكر الصديق .....
- ۴۶۷۰ - ما من قوم يقومون من مجلس لا يذكرون الله فيه - أبو هريرة .....
- ۴۸۵۵ - ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا فيتعارُ من الليل - معاذ بن جبل .....
- ۳۱۷۰ - ما من مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلاً - عبدالله بن عباس .....
- ۵۲۱۲ - ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما - البراء بن عازب .....
- ۸۱۴ - ما من المفصل سورةٌ صغيرةٌ ولا كبيرةٌ إلا وقد سمعت رسول الله ﷺ - عبدالله بن عمرو .....
- ۳۱۶۶ - ما من ميت يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف مالك بن هبيرة .....
- ۱۲۷۹ - ما من يوم يأتي على النبي ﷺ إلا صلى بعد العصر ركعتين - عائشة .....
- ۵۷۵ - ما منعكما أن تُصَلِّيَا معنا؟ - يزيد بن الأسود
- ۴۶۹۴ - ما منكم من أحد ما من نفس متفوسة إلا قد كتب الله مكانها - علي بن أبي طالب .....
- ۱۶۹ - ما منكم من أحد يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم - عقبه بن عامر .....
- ۱۳۷۷ - ما هؤلاء؟ - أبو هريرة .....
- ۱۳۱۲ - ما هذا الحجل؟ - أنس بن مالك .....
- ۳۵۴۳ - ما هذا الغلام - التعمان بن بشير .....
- ۲۳۰۵ - ما هذا يا أم سلمة؟! - أم سلمة .....
- ۱۵۶۵ - ما هذا يا عائشة؟! - عائشة .....
- ۵۲۳۵ - ما هذا يا عبدالله - عبدالله بن عمرو .....
- ۱۱۳۴ - ما هذان اليومان؟ - أنس بن مالك .....
- ۴۰۶۶ - ما هذه الريطة عليك - عبدالله بن عمرو .....
- ۱۷۸۲ - ما يُيكيك يا عائشة؟ - عائشة .....
- ۱۶۴۴ - ما يكون عندي من خير فلن أدخره عنكم - أبو سعيد الخدري .....
- ۴۶۶۹ - ما ينبغي لعبد أن يقول إني خيرٌ من يونس بن متى - ابن عباس .....
- ۴۶۷۰ - ما ينبغي لثبي أن يقول إني خيرٌ من يونس بن متى - عبدالله بن جعفر .....
- ۴۸۵۵ - ما يتقم ابن جميل إلا أن كان فقيرًا -

۱۶۲۳	..... أبو هريرة	۱۶۲۳	..... المجالس بالأمانة إلا ثلاثة مجالس - جابر
۱۶۷۹	..... الماء - سعد بن عبادہ	۱۶۷۹	..... ابن عبد اللہ
۶۶	..... الخدري	۶۶	..... المحرمة لا تنتقب ولا تلبس القفازين - ابن عمر
۲۱۷	..... الماء من الماء - أبو سعيد الخدري	۲۱۷	..... المدينة حرام ما بين عائر إلى ثور - علي بن أبي طالب
۲۴۹۳	..... أم حرام بنت ملحان	۲۴۹۳	..... مر رجلٌ على النبي ﷺ وهو يبول - ابن عمر
۳۱۸۷	..... عشر - عائشة	۳۱۸۷	..... مر على النبي ﷺ رجلٌ عليه ثوبان أحمران - عبد الله بن عمرو
۲۵۳۸	..... مات جاهداً مُجاهداً - سلمة بن الأكوع	۲۵۳۸	..... مر علينا النبي ﷺ في نسوة فسلم علينا - أسماء بنت يزيد
۲۳۰۶	..... سبعة بنت الحارث الأسلمية	۲۳۰۶	..... مرَّ عمر بحسان وهو يشد في المسجد - سعيد بن المسيب
۱۰۰۰	..... شمس - جابر بن سمرة	۱۰۰۰	..... مرَّ النبي ﷺ على قبرين فقال: إنهما يُعذَّبان وما يُعذَّبان في كبر - ابن عباس
۴۸۲۳	..... مالي أراكم عزين؟ - جابر بن سمرة	۴۸۲۳	..... المرء مع من أحب - أنس بن مالك
۸۲۷	..... مالي أنازع القرآن - أبو هريرة	۸۲۷	..... المرء في القرآن كُفراً - أبو هريرة
۹۴۰	..... مالي رأيتم أكثرتم من التصفيح - سهل بن سعد	۹۴۰	..... المرأة تحرز ثلاثة موارث - وائلة بن الأسقع
۳۴۵۶	..... المتبايعان بالخيار مالم يفترقا - عبد الله بن عمرو بن العاص	۳۴۵۶	..... مرت برسول الله ﷺ وهو يصلي فسلمت عليه، فرد إشارة - صهيب بن سنان
۳۴۵۴	..... المتبايعان كلُّ واحد منهما بالخيار - عبد الله ابن عمر	۳۴۵۴	..... مرت فإذا أبو جهل صريعٌ قد ضربت رجله - عبد الله بن مسعود
۴۹۹۷	..... المتشيع بما لم يعط كلابس ثوبي زور - أسماء بنت أبي بكر	۴۹۹۷	..... مرض رجلٌ فصيح عليه فجاء جاره إلى رسول الله ﷺ - جابر بن سمرة
۲۳۰۴	..... المتوفى عنها زوجها لا تلبس المعصر من الثياب - أم سلمة	۲۳۰۴	..... مرضت فأتاني النبي ﷺ يعودني هو وأبو بكر - جابر بن عبد الله
۳۵۴۰	..... مثل الذي يسترد ما وهب كمثل الكلب يقىء - عبد الله بن عمرو	۳۵۴۰	..... مرَّ فليراجعها ثم ليطلقها إذا طهرت - ابن عمر
۳۹۶۸	..... مثل الذي يعتق عند الموت كمثل الذي يهدي إذا شيع - أبو الدرداء	۳۹۶۸	..... مرَّ فليراجعها ثم ليُمسكها حتى تطهر - عبد الله بن عمرو
۴۸۲۹	..... مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الأترجة - أنس بن مالك	۴۸۲۹	..... مروا أباناب يتعوذ - سهل بن حنيف
۱۴۲۱	..... مثل مثنى، والموتر ركعة من آخر الليل - ابن عمر	۱۴۲۱	..... مروا أولادكم بالصلاة وهم أبناء سبع سنين - عبد الله بن عمرو

- مُرُوا الصَّيْبَ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِينَ -  
 سيرة من عبده ..... ٤٩٤
- مُرُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَنَازَةٍ فَأَتَوْا عَلَيْهَا  
 خَيْرًا - أبو هريرة ..... ٣٢٣٣
- مُرُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَهُودِيٍّ قَدْ حَمَمَ  
 وَجْهَهُ - البراء بن عازب ..... ٤٤٤٧
- مَرَوْا مِنْ يَصْلِي لِلنَّاسِ - عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُعَمَةَ ..... ٤٦٦٠
- مَرَوْهُ فَلَيْتَ كَلِمَ وَلَيْتَ نَظَلَ وَلَيْتَ صَوْمَهُ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ..... ٣٣٠٠
- مَرَوْهَا فَلْتَحْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ -  
 عقبه بن عامر ..... ٣٢٩٣
- مُرِي غَلَامَكَ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا -  
 سهل بن سعد الساعدي ..... ١٠٨٠
- الْمَسَائِلُ كَدُوحٍ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ -  
 سمرة بن جندب ..... ١٦٣٩
- الْمَسْأَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكَبَيْكَ -  
 عبدالله بن عباس ..... ١٤٨٩
- الْمَسْتَبَانَ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا -  
 أبو هريرة ..... ٤٨٩٤
- الْمَسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ  
 يَوْمٍ - علي بن أبي طالب ..... ٣٠٢
- الْمَسْتَحَاضَةُ تَرْكُ الصَّلَاةِ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ  
 تَغْتَسِلُ - عائشة ..... ٢٨١
- الْمَسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْئِهَا - علي وابن  
 عباس ..... ٢٨١
- الْمَسْتَحَاضَةُ تَدَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ  
 تَغْتَسِلُ - عدي بن ثابت عن أبيه عن جده ..... ٢٨١
- الْمَسْتَشَارُ مَوْثَمٌ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..... ٥١٢٨
- الْمَسْحُ عَلَى الْحُفْنَيْنِ، لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ -  
 خزيمه بن ثابت ..... ١٥٧
- الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَسْلَمُهُ -  
 عبدالله بن عمر ..... ٤٨٩٣
- الْمُسْلِمُ مِنَ سَلِيمِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ -  
 عبدالله بن عمرو ..... ٢٤٨١
- الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ  
 أَدْنَاهُمْ - عبدالله بن عمرو ..... ٢٧٥١
- الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ - أَبُو خَدَّاشٍ  
 حِبَّانُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ  
 النَّبِيِّ ﷺ ..... ٣٤٧٧
- مَشْطَانُهَا ثَلَاثَةُ قُرُونٍ - أُمُّ عَطِيَّةٍ ..... ٣١٤٣
- مَصْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ قَتَلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا  
 نَمْرَةٌ - خباب بن الارت ..... ٢٨٧٦
- الْمُضْرَجَةُ الَّتِي لَيْسَتْ بِمَشْبَعَةٍ وَلَا الْمُرْدَةُ -  
 هشام بن الغاز ..... ٤٠٦٧
- مَطْرَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ مَبْتَلَةً -  
 ابن عمر ..... ٤٥٨
- مَطْلُ الْغَنِيِّ ظَلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدَكُمْ - أَبُو هُرَيْرَةَ  
 مَعَ الْغَلَامِ عَقِيْقَةً فَأَهْرِيْقُوا عَنْهُ دَمًا - سلمان  
 ابن عامر الضبي ..... ٢٨٣٩
- مَعَ مَنْ خَرَجْتُمْ وَيَأْذَنُ مِنْ خَرَجْتُمْ؟ - أُمُّ زَيْدٍ  
 الْأَشْجَعِيَّةُ ..... ٢٧٢٩
- الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَا نَعَهَا - أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
 الْمُعْتَزَلَةُ تَرْدُونَ أَلْفِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ  
 ﷺ - نعيم بن حماد ..... ٤٧٧٢
- مَعِي مِنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ -  
 مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة ..... ٢٦٩٣
- مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ -  
 علي بن أبي طالب ..... ٦١٨
- مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ -  
 علي بن أبي طالب ..... ٦١
- الْمِكَاتِبُ عَبْدٌ مَاقِيٌّ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دَرَاهِمٌ -  
 عبدالله بن عمرو ..... ٣٩٢٦
- مِلءُ السَّمَوَاتِ - أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ ..... ٨٤٧
- الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي  
 مَصَلَاةٍ - أَبُو هُرَيْرَةَ ..... ٤٦٩
- الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ  
 الدِّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ - معاذ بن جبل ..... ٤٢٩٥
- مَلْعُونٌ مَنْ أَتَى امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا - أَبُو هُرَيْرَةَ ...  
 ٢١٦٢

- ۱۹۵۰ ..... عروة بن مضرس الطائي  
- من أدرك من العصر ركعة قبل أن تغرب  
۴۱۲ ..... الشمس - أبو هريرة  
- من أدركه رمضان في السفر - سلمة بن  
۲۴۱۱ ..... المحبّق الهذلي  
- من ادّعى إلى غير أبيه أو انتمى إلى غير مواليه  
۵۱۱۵ ..... أنس بن مالك  
- من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه  
۵۱۱۳ ..... فالجنة عليه حرام - سعد بن مالك  
۱۷۳۲ ..... من أراد الحج فليتعجل - عبدالله بن عباس ..  
- من أريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد  
۴۷۷۱ ..... عبدالله بن عمرو  
- من أسبل إزاره في صلاته عُيلاء - ابن  
۶۳۷ ..... مسعود  
- من استطاع منكم أن لا يحول بينه وبين قبلته  
۶۹۹ ..... أحد - أبو سعيد الخدري  
- من استطاع منكم أن يكون مثل صاحب فرق  
۳۳۸۷ ..... الأرز فليكن مثله - عبدالله بن عمر  
- من استطاع منكم الباءة فليزوج - عبدالله بن  
۲۰۴۶ ..... مسعود  
- من استعاذ بالله فأعيذوه - عبدالله بن عمر  
۱۶۷۲ ..... من استعاذ بالله فأعيذوه، ومن سألكم بوجه  
۵۱۰۸ ..... الله فأعطوه - ابن عباس  
- من استعاذكم بالله فأعيذوه ومن سألكم بالله  
۵۱۰۹ ..... فأعطوه - ابن عمر  
- من استعملناه على عمل فرزقناه رزقاً - بريدة  
۲۹۴۳ ..... ابن الحصيبي  
- من استغنى عن أرضه فليمنحها أخاه أو ليدع  
۲۳۹۸ ..... رافع بن خديج  
- من استيقظ من الليل وأيقظ امرأته فصليا -  
۱۴۵۱ ..... أبو سعيد وأبو هريرة  
- من أسلف في تمر فليسلف في كيل معلوم -  
۲۴۶۳ ..... عبدالله بن عباس  
- من أسلف في شيء فلا يصرفه إلى غيره -
- ۳۴۹۶ ..... ابن عباس  
- من ابتاع طعاماً فلا يبعه حتى يكتاله - عبدالله  
۳۴۹۲ ..... من ابتاع طعاماً فلا يبعه - عبدالله بن عمر  
۳۴۴۶ ..... من ابتاع محفلة فهو بالخيار - عبدالله بن عمر  
- من أبلي بلاء فذكره فقد شكره - جابر بن  
۴۸۱۴ ..... عبدالله  
- من أبو هذا معك؟ - خالد بن اللجلاج  
۴۴۳۵ ..... من اتخذ كلباً إلا كلب ماشية أو صيد -  
۲۸۴۴ ..... أبو هريرة  
- من أتى بهيمة فاقتلوه واقتلوهما معه - ابن  
۴۴۶۴ ..... عباس  
- من أتى كاهنا - أبو هريرة  
۳۹۰۴ ..... من أتى المسجد لشيء فهو حظه - أبو هريرة  
۴۷۲ ..... من أحاط حائطاً على أرض فهي له - سمرة  
۳۰۷۷ ..... ابن جندب  
- من أحب أن يحلق حبيبه حلقة من نار  
۴۲۳۶ ..... فليحلقة حلقة من ذهب - أبو هريرة  
- من أحب أن يمثل له الرجال قياماً فليتبوأ  
۵۲۲۹ ..... مقعده من النار - معاوية بن أبي سفيان  
- من أحب لله وأبغض لله وأعطى لله -  
۴۶۸۱ ..... أبو أمامة الباهلي  
- من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى  
۳۸۶۱ ..... وعشرين كان شفاء من كل داء - أبو هريرة ..  
- من أحدث في أمرنا هذا ما ليس فيه فهو ردّ -  
۴۶۰۶ ..... عائشة  
- من أحسنّ الفتى الدوسي - أبو هريرة  
۲۱۷۴ ..... من أحيا أرضاً ميتة فهي له - سعيد بن زيد  
۳۰۷۳ ..... من أحيا أرضاً ميتة فهي له - عروة بن الزبير  
۳۰۷۴ ..... من أخذ أرضاً بجزيها فقد استقال هجرته -  
۳۰۸۲ ..... أبو الدرداء  
- من أدخل فرساً بين فرسين - أبو هريرة  
۲۵۷۹ ..... من أدرك ركعة من الصلاة فقد أدرك الصلاة  
- أبو هريرة  
۱۱۲۱ ..... من أدرك معنا هذه الصلاة، وأتى عرفات -

- ۳۹۳۷ ..... کله - أبو هريرة  
 ۳۹۶۲ ..... - من أعتق عبدًا وله مالٌ - عبدالله بن عمر  
 ۳۹۳۵ ..... أبو هريرة  
 ۳۹۳۶ ..... - من أعتق نسيبًا له في مملوك عتق من ماله - أبو هريرة  
 ۲۱۱۰ ..... جابر بن عبدالله  
 ۳۵۵۹ ..... - من أعتق نسيبًا فهو لمعمره محياه ومماته - زيد بن ثابت  
 ۳۵۵۱ ..... عبدالله  
 ۳۵۱ ..... - من اغتسل يوم الجمعة غسل الجنابة ثم راح أبو هريرة  
 ۳۴۳ ..... - أبو سعيد الخدري وأبو هريرة  
 ۳۴۷ ..... عبدالله بن عمرو بن العاص  
 ۳۶۵۷ ..... أبو هريرة  
 ۲۳۹۶ ..... - من أظفر يومًا من رمضان في غير رخصة - أبو هريرة  
 ۳۴۶۰ ..... - من أقال مسلمًا أقاله الله عشرته - أبو هريرة  
 ۳۹۰۵ ..... السحر - ابن عباس  
 ۳۵ ..... - من اكتحل فليوتره، من فعل فقد أحسن - أبو هريرة  
 ۴۸۸۱ ..... شداد  
 ۳۸۲۲ ..... عبدالله  
 ۴۰۲۳ ..... - من أكل طعامًا ثم قال: الحمد لله الذي أطعمني هذا الطعام - معاذ بن أنس الجهني  
 ۳۴۶۸ ..... أبو سعيد الخدري  
 ۳۴۴۴ ..... - من اشترى شاة مُصراة فهو بالخيار - أبو هريرة  
 ۳۴۴۵ ..... - من اشترى غنما مصراة احتلبها - أبو هريرة  
 ۳۸۹۲ ..... - من اشتكى منكم شيئًا أو اشتكاه أخٌ له فليقل: ربنا الله الذي في السماء - أبو الدرداء  
 ۱۷۱۰ ..... - من أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبئة - عبدالله بن عمرو بن العاص  
 ۴۳۹۰ ..... - من أصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبئة فلا شيء عليه - عبدالله بن عمرو بن العاص  
 ۱۶۴۵ ..... - من أصابته فاقةٌ فأنزلها بالناس لم تسد فاقته - عبدالله بن مسعود  
 ۴۷۵۱ ..... - من أصحاب هذه القبور؟ - أنس بن مالك  
 ۴۴۹۶ ..... - من أصيب بقتل أو خيل فإنه يختار إحدى ثلاث - أبو شريح الخزاعي  
 ۵۰۵۹ ..... - من اضطلع مضجعًا لم يذكر الله فيه إلا كان عليه ترة - أبو هريرة  
 ۵۱۷۲ ..... - من اطلع في دار قوم بغير إذنهم ففقأوا عينه - أبو هريرة  
 ۳۵۹۸ ..... - من أعان على خصومة بظلم فقد باء بغضب من الله عز وجل - ابن عمر  
 ۲۰۵۳ ..... - من أعتق جاريتيه وتزوجها كان له أجران - أبو موسى الأشعري  
 ۳۹۶۶ ..... - من أعتق رقبة مؤمنة كانت فداءه من النار - عمرو بن عبسة  
 ۳۹۴۶ ..... - من أعتق شركًا له في عبد عتق منه ما بقي في ماله - ابن عمر  
 ۳۹۴۰ ..... - من أعتق شركًا له في مملوك أقيم عليه قيمة العدل - عبدالله بن عمر  
 ۳۹۴۳ ..... - من أعتق شركًا له فعليه عتقه كُله - ابن عمر  
 ۳۹۳۸ ..... - من أعتق شقيقًا له أو شقيقًا له في مملوك - أبو هريرة  
 ..... - من أعتق شقيقًا في مملوكه فعليه أن يعتقه

۳۸۲۵	ابن عمر .....	- من تبع جنازة فصلی علیہا فلہ قیراطٌ -
۳۸۲۶	یذهب ریحہا - المغیرة بن شعبہ .....	أبو هريرة ..... ۳۱۶۸
۳۸۲۷	من أکلہما فلا یقرین مسجدنا - قرۃ بن إیاس	- من ترک ثلاث جمع تهاوناً بها طبع اللہ علی
۵۸۰	المزنی .....	قلہ - أبو الجعد الضمیری ..... ۱۰۵۲
۳۸۵۹	من أم الناس فأصاب الوقت فلہ ولہم - عُقبۃ	- من ترک الجمعة من غیر عذر فلیتصدق
۱۷۴۱	ابن عامر .....	بدینار - سمرة بن جندب ..... ۱۰۵۳
۳۰۶۸	من أھراق من ھذہ الدماء فلا یضرہ أن لا	- من ترک الحیات مخافة طلبہن فلیس منا -
۳۳۲۸	یتداوی بشيء - أبو كبشۃ الأنماری .....	ابن عباس ..... ۵۲۵۰
۱۷۴۱	من أھلّ بحجۃ أو عمرة من المسجد الأقصى	- من ترک ذابۃ بمھلک فأحیاھا رجل - عامر
۳۰۶۸	أم سلمۃ زوج النبی ﷺ .....	الشعبی ..... ۳۵۲۵
۳۳۲۸	من أھلّ ذی المروۃ؟ - ربیع بن سیرۃ بن معبد	- من ترک کلاً فإلیّ - المقدم بن معدیکرب ... ۲۸۹۹
۳۹۰۰	الجهتی .....	- من ترک ما لا فلورثتہ ومن ترک کلاً فإلینا -
۳۴۱۸	من این أصبت ھذا الذھب؟ - عبداللہ بن	أبو هريرة ..... ۲۹۵۵
۵۰۴۱	عباس .....	- من ترک موضع شعرة من جنابة لم یغسلھا -
۳۴۶۱	من این علمتم أنها رقیۃ أحستہم - أبو سعید	علی بن أبی طالب ..... ۲۴۹
۳۴۸۹	الخدري .....	- من تروان أحق بہذہ - أمة بنت خالد بن سعید
۳۴۳۵	من این علمتم أنها رقیۃ أحستہم - أبو سعید	- من تسمى باسمی فلا یکنی بکنیتی - جابر بن
۳۴۳۳	الخدري .....	عبداللہ ..... ۴۹۶۶
۴۲۴۸	من بات علی ظھر بیت لیس علیہ حجازٌ -	- من تشبہ بقوم فھو منھم - ابن عمر ..... ۴۰۳۱
۴۳۵۱	علی بن شیبان الیمامی .....	- من تصبّح سبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلك
۳۹۶۵	من باع بیعتین فی بیعة فلہ أوکسھما -	الیوم شُمٌ - سعد بن أبی وقاص ..... ۳۸۷۶
۳۹۶۵	أبو هريرة .....	- من تطب ولا یعلم منہ طبٌ فھو ضامنٌ -
۳۹۶۵	من باع الخمر فلیشقص الخنازیر - المغیرۃ	عبداللہ بن عمرو ..... ۴۵۸۶
۳۹۶۵	ابن شعبۃ .....	- من تعار من اللیل فقال حین یتقیظ - عبادة
۳۹۶۵	من باع عبداً ولہ مال فالمال للبايع - جابر بن	ابن الصامت ..... ۵۰۶۰
۳۹۶۵	عبداللہ .....	- من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب
۳۹۶۵	من باع عبداً ولہ مال فمالہ للبايع - عبداللہ بن	الرجال - أبو هريرة ..... ۵۰۰۶
۳۹۶۵	عمر .....	- من تعلم علماً، مما یتغی بہ وجه اللہ -
۳۹۶۵	من بايع إماماً فأعطاه صفقة یدہ وثمرۃ قلبہ -	أبو هريرة ..... ۳۶۶۴
۳۹۶۵	عبداللہ بن عمرو .....	- من نقل تجاه القبلة جاء یوم القیامة نفلہ بین
۳۹۶۵	من بدل دینہ فاقتلوه - ابن عباس .....	عینہ - حذیفۃ بن الیمان ..... ۳۸۲۴
۳۹۶۵	من بلغ بسھم فی سبیل اللہ فلہ درجۃٌ -	- من تکفل لی أن لا یسأل الناس شیئاً - ثوبان
۳۹۶۵	أبو نجیح السلمي .....	مولی رسول اللہ ﷺ ..... ۱۶۴۳
۳۹۶۵	.....	- من توضأ دون ھذا کفاه - عثمان بن عفان ... ۱۰۷



- ۴۳۲۳ ..... عَصِمٌ من فتنۃ الدجال - أبو الدرداء .....
- ۶۲ ..... ابن عمر .....
- ۳۲۵۳ ..... الحصبی .....
- ۱۰۵۰ ..... أبو ہریرۃ .....
- ۳۲۵۱ ..... عمر .....
- ۳۰۹۷ ..... محتسباً - أنس بن مالک .....
- ۳۲۵۷ ..... ابن الضحاک .....
- ۵۶۴ ..... الناس قد صلوا - أبو ہریرۃ .....
- ۳۲۶۱ ..... عبد اللہ بن عمر .....
- ۹۰۵ ..... زید بن خالد الجہنی .....
- ۳۲۴۲ ..... عمران بن حصین .....
- ۳۵۴ ..... أفضل - سمرة بن جندب .....
- ۳۲۴۳ ..... عبد اللہ بن مسعود .....
- ۱۰۶ ..... ابن عفان .....
- ۳۲۶۲ ..... من حلف فاستثنیٰ فإن شاء رجع - ابن عمر ..
- ۵۱۱۴ ..... والملائکۃ والناس أجمعین - أبو ہریرۃ .....
- ۳۲۵۸ ..... ابن الحصبی الأسلمی .....
- ۲۷۸۷ ..... سمرة بن جندب .....
- ۴۰۸۵ ..... من جعل قاضياً بین الناس فقد دُبح بغير
- ۳۵۷۲ ..... سکنین - أبو ہریرۃ .....
- ۵۱۷۰ ..... أبو ہریرۃ .....
- ۱۰۴۶ ..... صلاة - أبو ہریرۃ .....
- ۲۵۰۹ ..... خالد الجہنی .....
- ۴۸۸۳ ..... الجہنی .....
- ۳۵۷۲ ..... من خرب زوجة امریء أو مملوکه فلیس منا -
- ۵۱۷۰ ..... أبو ہریرۃ .....
- ۱۰۴۶ ..... من خرج مع جنازة من بیتهما وصلى علیها -
- ۳۱۶۹ ..... أبو ہریرۃ .....
- ۵۵۸ ..... أبو أمامة الباہلی .....
- ۴۵۱۶ ..... من حصى عبده خصینه - سمرة بن جندب ..
- ۱۲۶۹ ..... بعدها - أم حبیبة .....
- ۳۰۲۴ ..... آمنٌ - أبو ہریرۃ .....
- ۳۵۹۷ ..... عبد اللہ بن عمر .....
- ۵۲۶۸ ..... من حرق هذه؟ - عبد اللہ بن مسعود .....
- ۴۶۰۹ ..... من تبعه - أبو ہریرۃ .....
- ۳۸۷۲ ..... جہنم خالداً - أبو ہریرۃ .....
- ۳۷۴۱ ..... عبد اللہ بن عمر .....
- من حفظ عشر آیات من أول سورة الکہف

من سرّه أن يعلم وضوء رسول الله ﷺ فهو	من دُعي فليجب فإن شاء طعم وإن شاء ترك
هذا - علي بن أبي طالب ..... ١١١	جابر بن عبدالله ..... ٣٧٤٠
من سرّه أن يكتال بالمكيال الأوفى -	من دل على خير فله مثل أجر فاعله -
أبو هريرة ..... ٩٨٢	أبو مسعود الأنصاري ..... ٥١٢٩
من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل -	من ذرعه قيء وهو صائمٌ - أبو هريرة ..... ٢٣٨٠
ابن عباس ..... ٢٨٥٩	من رأي في المنام فسيراني في اليقظة -
من سلك طريقاً يطلب فيه علماً سلك الله به	أبو هريرة ..... ٥٠٢٣
طريقاً - أبو الدرداء ..... ٣٦٤١	من رأى عورة فسترها كان كما أحيا مؤودة -
من سمع بالدجال فليأت عنه - عمران بن	عقبة بن عامر ..... ٤٨٩١
حصين ..... ٤٣١٩	من رأى منكراً فاستطاع أن يغيره بيده فليغيره
من سمع رجلاً ينشد ضالة في المسجد	بيده - أبو سعيد الخدري ..... ٤٣٤٠
فليقل - أبو هريرة ..... ٤٧٣	من رأى منكراً فاستطاع أن يُغيره بيده فليغيره
من سمع المنادي فلم يمتعه من أتباعه عُذْرٌ -	بيده - أبو سعيد الخدري ..... ١١٤٠
ابن عباس ..... ٥٥١	من رأى منكم رؤياً؟ - أبو بكره الثقفي ..... ٤٦٣٤
من السنة إذا جلس الرجل أن يخلع نعليه	من ربُّ هذا الجمال؟ - عبدالله بن جعفر ..... ٢٥٤٩
فيضعهما بجنبه - ابن عباس ..... ٤١٣٨	من رَجُلٌ يَكَلُّونَا - جابر بن عبدالله ..... ١٩٨
من السنة أن يخفى التشهد - عبدالله بن	من زار قومًا فلا يؤمهم وليؤمهم رجلٌ منهم -
مسعود ..... ٩٨٦	مالك بن حويرث ..... ٥٩٦
من سنَّ الصلاة أن تضحج رجلك اليسرى -	من زرع في أرض قوم بغير إذنتهم - رافع بن
عبدالله بن عمر ..... ٩٥٩	خديج ..... ٣٤٠٣
من شاء أن يصلي فليُصل - زيد بن أرقم ..... ١٠٧٠	من سُئل عن علم فكتمه ألجمه الله بلجام من
من شاء أن يهل بحج فليهل - عائشة ..... ١٧٧٨	نار - أبو هريرة ..... ٣٦٥٨
من شاء لاعتته لأنزلت سورة النساء القصرى	من سأل الله الشهادة بصدق بلغه الله منازل
عبدالله بن مسعود ..... ٢٣٠٧	الشهداء - سهل بن حنيف ..... ١٥٢٠
من سُئِمَ؟ - ابن عباس ..... ١٨١١	من سأل وعنده ما يغيثه فإنما يستكثر من النار
من شر الناس ذو الوجهين - أبو هريرة ..... ٤٨٧٢	سهل بن الحنظلية ..... ١٦٢٩
من شرب الخمر فاجلدوه فإن عاد فاجلدوه	من سأل وله قيمة أوقية فقد ألحف -
قيصة بن ذؤيب ..... ٤٨٥	أبو سعيد الخدري ..... ١٦٢٨
من شفح لأخيه شفاعاً فأهدى له هدية عليها	من سأل وله ما يغيثه جاء يوم القيامة - عبدالله
أبو أمامة صدى بن عجلان الباهلي ..... ٥٤١	ابن مسعود ..... ١٦٢٦
من شك في صلاته فليسجد سجدةً بعد ما	من سبق إلى مالٍ يسبقه إليه مسلمٌ فهو له -
يُسَلِّمُ - عبدالله بن جعفر ..... ١٠٣٣	أسمر بن مضرس ..... ٣٠٧١
من شهدا فكرها كان كمن غاب عنها -	من سره أن يسط عليه في رزقه - أنس بن
العرس بن عميرة الكندي ..... ٣٤٦	مالك ..... ١٦٩٣

- من عقد الجزية في عتقه فقد برىء مما عليه  
رسول الله ﷺ - معاذ بن جبل ..... ٣٠٨١
- من غسل رأسه يوم الجمعة واغتسل - أوس  
الثقفي ..... ٣٤٦
- من غسل الميت فليغتسل ومن حملة فليتوضأ  
أبو هريرة ..... ٣١٦١
- من غسل يوم الجمعة واغتسل ثم بكر -  
أوس بن أوس الثقفي ..... ٣٤٥
- من الغيرة مأحِبُّ الله ومنها ما يُغض الله -  
جابر بن عتيك ..... ٢٦٥٩
- من فاته الجمعة من غير عذر فليصدق بدينار  
قدامة بن وبرة ..... ١٠٥٤
- من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ريقه  
الإسلام من عتقه - أبو ذر الغفاري ..... ٤٧٥٨
- من فجع هذه بولدها ردوا ولدها إليها -  
عبدالله بن مسعود ..... ٢٦٧٥
- من فجع هذه بولدها، ردوا ولدها إليها -  
عبدالله بن مسعود ..... ٥٢٦٨
- من فصل في سبيل الله عز وجل فمات -  
أبو مالك الأشعري ..... ٢٤٩٩
- من فعل كذا وكذا فله من النفل كذا وكذا -  
ابن عباس ..... ٢٧٣٧
- من القائل الكلمة فإنه لم يقل بأساً - عامر بن  
ربيعة ..... ٧٧٤
- من قاتل حتى تكون كلمة الله هي أعلى -  
أبو موسى الأشعري ..... ٢٥١٧
- من قاتل في سبيل الله فواق ناقة - معاذ بن  
جبل ..... ٢٥٤١
- من قال إذا أصبح: لا إله إلا الله وحده، لا  
شريك له - أبو عيش أو أبو عياش ..... ٥٠٧٧
- من قال إذا أصبح وإذا أمسى: حسبي الله لا  
إله إلا هو - أبو الدرداء ..... ٥٠٨١
- من قال إذا أصبح وإذا أمسى: رضينا بالله رباً  
وبالإسلام ديناً - أبو سلام ..... ٥٠٧٢
- من صام رمضان إيماناً واحتساباً عُفِّر له  
ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ..... ١٣٧٢
- من صام رمضان ثم أتبعه بسبب من شوال -  
أبو أيوب الأنصاري ..... ٢٤٣٣
- من صام هذا اليوم فقد عصى أبا القاسم ﷺ  
عمار بن ياسر ..... ٢٣٣٤
- من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي  
خداج - أبو هريرة ..... ٨٢١
- من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فقد أصاب  
النسك - البراء بن عازب ..... ٢٨٠٠
- من صلى العشاء في جماعة كان كقيام نصف  
ليلة - عثمان بن عفان ..... ٥٥٥
- من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء  
عليه - أبو هريرة ..... ٣١٩١
- من صلى عليّ صلاة واحدة صلى الله عليه  
عشرًا - أبو هريرة ..... ١٥٣٠
- من صلى في يوم تئتي عشرة ركعة تطوعًا -  
أم حبيبة ..... ١٢٥٠
- من صنع أمرًا على غير أمرنا فهو ردٌّ - عائشة  
من صور صورة عذبه الله بها يوم القيامة حتى  
ينفخ فيها - ابن عباس ..... ٥٠٢٤
- من ضار أضر الله به، ومن شاق شاق الله  
عليه - أبو صرمة صاحب النبي ﷺ ..... ٣٦٣٥
- من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ثم غلب  
عدله - أبو هريرة ..... ٣٥٧٥
- من طلب القضاء واستعان عليه وكل إليه -  
أنس بن مالك ..... ٣٥٧٨
- من ظفرت به من رجال يهود فاقتلوه -  
محيصة بن مسعود الخزرجي ..... ٣٠٠٢
- من عاد مريضًا لم يحضر أجله فقال عنده  
سبع مرار - ابن عباس ..... ٣١٠٦
- من عال ثلاث بنات فأدبهن وزوجهن -  
أبو سعيد الخدري ..... ٥١٤٧
- من عرض عليه طيب فلا يردّه - أبو هريرة ... ٤١٧٢

- من قتل في عميا في رمي يكون بينهم بحجارة  
ابن عباس ..... ٤٥٣٩
- من قتل قتيلًا فله كذا وكذا - ابن عباس ..... ٢٧٣٨
- من قتل قتيلًا له عليه بينة فله سلبه - أبو قتادة  
الأنصاري ..... ٢٧١٧
- من قتل كافرًا فله سلبه - أنس بن مالك ..... ٢٧١٨
- من قُتل له قتيلٌ فهو بخير النظرين - أبو هريرة ..... ٤٥٠٥
- من قتل مؤمنًا فاعتبط بقتله لم يقبل الله منه  
صرفًا ولا عدلًا - أبو الدرداء ..... ٤٢٧٠
- من قتل معاهدًا في غير كنهه حرم الله عليه  
الجنة - أبو بكره الثقفي ..... ٢٧٦٠
- من قتل وزغة في أول ضربة فله كذا وكذا  
حسنة - أبو هريرة ..... ٥٢٦٣
- من قتل: فلان قتل؟ - أنس بن مالك ..... ٤٥٢٩
- من قذف مملوكه وهو بريء مما قال، جلد له  
يوم القيامة حدًا - أبو هريرة ..... ٥١٦٥
- من قرأ الآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة  
كفناه - أبو معمود الأنصاري ..... ١٣٩٧
- من قرأ القرآن وعمل بما فيه - معاذ بن أنس  
الجهني ..... ١٤٥٣
- من قرأ منكم باليتين والزيتون فاتتهى إلى  
آخرها - أبو هريرة ..... ٨٨٧
- من قطع سدره صوب الله رأسه في النار -  
عبدالله بن حبشي ..... ٥٢٣٩
- من قطع سدره في فلاة يستظل بها ابن السبيل  
عبدالله بن حبشي ..... ٥٢٣٩
- من قطع منه شيئًا فلمن أخذه سلبه - سعد بن  
أبي وقاص ..... ٢٠٣٨
- من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلاة  
الصُّبح - معاذ بن أنس الجهني ..... ١٢٨٧
- من قعد مقعدًا لم يذكر الله فيه كانت عليه من  
الله ثرة - أبو هريرة ..... ٤٨٥٦
- من القوم؟ - عبدالله بن عباس ..... ١٧٣٦
- من كان آخر كلامه لا إله إلا الله دخل الجنة -  
القيوم - زيد أبو يسار ..... ١٥١٧
- من قال بسم الله الذي لا إله إلا هو الحي  
في الأرض ولا في السماء - عثمان يعني  
ابن عفان ..... ٥٠٨٨
- من قال حين يسمع المؤذن: وأنا أشهد أن لا  
إله إلا الله - سعد بن أبي وقاص ..... ٥٢٥
- من قال حين يسمع النداء: اللهم! رب هذه  
الدعوة التامة - جابر بن عبدالله ..... ٥٢٩
- من قال حين يصبح أو حين يمسي: اللهم!  
أنت ربي لا إله إلا أنت - بريدة بن الحصيب ..... ٥٠٧٠
- من قال حين يصبح أو يمسي: اللهم! إنني  
أصبحت أشهدك - أنس بن مالك ..... ٥٠٦٩
- من قال حين يصبح: سبحان الله العظيم  
وبحمده مائة مرة - أبو هريرة ..... ٥٠٩١
- من قال حين يصبح اللهم ما أصبح بي من  
نعمة فمنك وحدك - عبدالله بن غنم  
البياضي ..... ٥٠٧٣
- من قال حين يصبح اللهم! إنني أصبحت  
أشهدك وأشهد حملة عرشك - أنس بن  
مالك ..... ٥٠٧٨
- من قال: رضيت بالله ربًا وبالإسلام دينًا -  
أبو سعيد الخدري ..... ١٥٢٩
- من قال في كتاب الله برأيه فأصاب فقد أخطأ  
جندب بن عبدالله ..... ٣٦٥٢
- من قام بعشر آيات لم يكتب من الغافلين -  
عبدالله بن عمرو بن العاص ..... ١٣٩٨
- من قام رمضان إيمانًا واحتسابًا غُفر له  
ما تقدم من ذنبه - أبو هريرة ..... ١٣٧١
- من قُتل دون ماله فهو شهيدٌ - سعيد بن زيد .. ٤٧٧٢
- من قتل عبده قتلناه ومن جدد عبده جددناه -  
سمرة بن جندب ..... ٤٥١٥
- من قُتل في عميا أو رميا تكون بينهم بحجر -  
طاؤس ..... ٤٥٩١

- معاذ بن جبل ..... ۳۱۱۶
- من كان اعتكف معي فليعتكف العشر
- الأواخر - أبو سعيد الخدري ..... ۱۳۸۲
- من كان بينه وبين قوم عهد فلا يشد عقدة -
- عمرو بن عتبة ..... ۲۷۵۹
- من كان عنده فضل ظهر فليعده به - أبو سعيد
- الخدري ..... ۱۶۶۳
- من كان لنا عاملاً فليكتسب زوجةً فإن لم
- يكن له خادمٌ فليكتسب - المستورد بن شداد ..... ۲۹۴۵
- من كان له ذبح يذبحه فإذا أهل هلال ذي
- الحجة - أم سلمة ..... ۲۷۹۱
- من كان له شعرٌ فليكرمه - أبو هريرة ..... ۴۱۶۳
- من كان له وجهان في الدنيا - عمار بن ياسر ..... ۴۸۷۳
- من كان مُصلياً بعد الجمعة فليصل أربعاً -
- أبو هريرة ..... ۱۱۳۱
- من كان منكم مع رسول الله ﷺ ليلة الجن؟ -
- علقمة عن ابن مسعود ..... ۸۵
- من كان منكم يركع ركعتي الفجر فليركعهما
- أبو قتادة الأنصاري ..... ۴۳۸
- من كان مِنْكُنَّ تؤمن بالله واليوم الآخر فلا
- ترفع رأسها حتى - أسماء بنت أبي بكر ..... ۸۵۱
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يركب
- دابة من فيء المسلمين حتى - رويغ بن
- ثابت الأنصاري ..... ۲۷۰۸
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
- أبو شريح الكعبي ..... ۳۷۴۸
- من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه
- أبو هريرة ..... ۵۱۵۴
- من كانت له إبلٌ فليلحق بابله - أبو بكر
- التقفي ..... ۴۲۵۶
- من كانت له امرأتان فمال إلى إحداهما -
- أبو هريرة ..... ۲۱۳۳
- من كانت له أنثى فلم يتدها ولم يهتها - ابن
- عباس ..... ۵۱۴۶
- من كانت له حمولة تأوي إلى شيع فليصم -
- سلمة بن المحبق الهذلي ..... ۲۴۱۰
- من كتم غالا فإنه مثله - سمرة بن جندب ..... ۲۷۱۶
- من كذب عليّ متعمداً فليتبوأ مقعده من النار
- الزبير بن العوام القرشي ..... ۳۶۵۱
- من كُسر أو عرج فقد حل - الحجاج بن
- عمرو الأنصاري ..... ۱۸۶۲
- من كظم غيظاً وهو قادرٌ على أن ينفذه دعاه
- الله يوم القيامة - معاذ بن أنس الجهني ..... ۴۷۷۷
- من لا يرحم لا يُرحم - أبو هريرة ..... ۵۲۱۸
- من لاءمكم من مملوكيكم فأطعموه مما
- تأكلون - أبو ذر الغفاري ..... ۵۱۶۱
- من لبس ثوب شهرة ألبسه الله يوم القيامة ثوباً
- مثله - ابن عمر ..... ۴۰۲۹
- من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق
- مخرجاً - عبدالله بن عباس ..... ۱۵۱۸
- من لطم مملوكه أو ضربه فكفارته أن يعتقه -
- ابن عمر ..... ۵۱۶۸
- من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله -
- أبو موسى الأشعري ..... ۴۹۳۸
- من لعب بالنردشير فكأنما غمس يده في لحم
- خنزير - بريدة بن الحصيب الأسلمي ..... ۴۹۳۹
- من لك بلا إله إلا الله يوم القيامة؟ - أسامة
- ابن زيد ..... ۲۶۴۳
- من لكعب بن الأشرف فإنه قد آذى الله
- ورسوله - جابر بن عبدالله ..... ۲۷۶۸
- من لم يجمع الصيام قبل الفجر فلا صيام له -
- حفصة زوج النبي ﷺ ..... ۲۴۵۴
- من لم يدع قول الزور والعمل به - أبو هريرة ..... ۲۳۶۲
- من لم يذر المخابرة فليؤذن بحرب من الله
- ورسوله - جابر بن عبدالله ..... ۳۴۰۶
- من لم يرحم صغيرنا ويعرف حق كبيرنا فليس
- منا - عبدالله بن عمرو ..... ۴۹۴۳
- من لم يغز أو يجهز غازياً - أبو أمامة الباهلي
- ..... ۲۵۰۳

- ۴۲۰۸ ..... من هذا؟ - أبو رمثة
- ۵۱۸۷ ..... «من هذا؟» - جابر بن عبد الله
- ..... من وجد أحدًا يصيد فيه فليسلبه ثيابه - سعد
- ۲۰۳۷ ..... ابن أبي وقاص
- ..... من وجد عين ماله عند رجل - سمرة بن
- ۳۵۳۱ ..... جندب
- ..... من وجد لقطه فليشهد ذا عدل - عياض بن
- ۱۷۰۹ ..... حمار
- ..... من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا
- الفاعل والمفعول به - ابن عباس ..... ۴۴۶۲
- ..... من ولّاه الله عز وجل شيئًا من أمر المسلمين
- فاحتجب - أبو مريم الأسدي ..... ۲۹۴۸
- ..... من ولّيت الحجاب؟ اعتقوها فإذا سمعتم برقيق
- قدم علي فاتتوني أعوضكم منها - سلامة
- ۳۹۵۳ ..... بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان
- ..... من ولي القضاء فقد ذُبِح بغير سكين -
- ۳۵۷۱ ..... أبو هريرة
- ..... من يحرم الرِّفق يحرم الخير كله - جرير بن
- ۴۸۰۹ ..... عبدالله الجعفي
- ..... من يشتريه؟ إذا كان أحدكم فقيرًا فليبدأ
- بنفسه - جابر بن عبد الله ..... ۳۹۵۷
- ..... من يكلونا - عبدالله بن مسعود ..... ۴۴۷
- ..... المَثَان الذي لا يُعطي شيئًا إلا مئة - أبو ذر
- الغفاري ..... ۴۰۸۸
- ..... منعت العراق قفيزها ودرهمها - أبو هريرة .. ۳۰۳۵
- ..... المنفق على الخيل كالباسط يديه بالصدقة -
- سهل ابن الحنظلية ..... ۴۰۸۹
- ..... المهديُّ من عترتي من ولد فاطمة - أم سلمة ..... ۴۲۸۴
- ..... المهدي مني، أجلي الجبهة، أفتى الأنف -
- أبو سعيد الخدري ..... ۴۲۸۵
- ..... مهلاً يا خالد! فو الذي نفسي بيده! لقد تاب
- توبة - بريدة بن الحصيب ..... ۴۴۴۲
- ..... مهيم - عبدالرحمن بن عوف ..... ۲۱۰۹
- ..... موت الفجأة أخذة أسف - عبيد بن خالد
- ..... من مات وعليه صيامٌ صام عنه وليُّه - عائشة
- ..... ۳۳۱۱، ۲۴۰۰
- ..... من مات ولم يغز ولم يُحدِّث نفسه بغزو -
- أبو هريرة ..... ۲۵۰۲
- ..... من المتكلم؟ إنما الصلاة لقراءة القرآن وذكر
- الله - معاوية بن الحكم السلمي ..... ۹۳۱
- ..... من المتكلم بها أنفًا؟ - رفاعة بن رافع
- الزرقعي ..... ۷۷۰
- ..... من المتكلم في الصلاة؟ - رفاعة بن رافع ... ۷۷۳
- ..... مَنْ مَسَّ ذِكْرَهُ فليَتَوَضَّأْ - بُشْرَةُ بنتُ صفوان .. ۱۸۱
- ..... من مشى إلى رجل من أمتي ليقبله فليقل
- هكذا - ابن عمر ..... ۴۲۶۰
- ..... من ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ - سمرة بن
- جندب ..... ۳۹۴۹
- ..... من ملك ذا رحم محرم فهو حُرٌّ - عمر بن
- الخطاب ..... ۳۹۵۰
- ..... من نام عن حزبه أو عن شيء منه - عمر بن
- الخطاب ..... ۱۳۱۳
- ..... من نام عن وتره أو نسيه فليصله إذا ذكره -
- أبو سعيد الخدري ..... ۱۴۳۱
- ..... من نام وفي يده غمْرٌ ولم يغسله - أبو هريرة . ۳۸۵۲
- ..... من نذر أن يطبخ الله فليطعمه - عائشة ..... ۳۲۸۹
- ..... من نذر نذرًا لم يسمه فكفارته كفارة يمين -
- عبدالله بن عباس ..... ۳۳۲۲
- ..... من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها -
- أبو هريرة ..... ۴۳۵
- ..... من نسي صلاة فليصلها إذا ذكرها لا كفارة
- لها إلا ذلك - أنس بن مالك ..... ۴۴۲
- ..... من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير
- الذي رُدِّي - عبدالله بن مسعود ..... ۵۱۱۷
- ..... من نفس عن مسلم كربة من كُرب الدُّنيا -
- أبو هريرة ..... ۴۹۴۶
- ..... من هجر أخاه سنة فهو كسفك دمه -
- أبو خراش السلمي ..... ۴۹۱۵

- ۳۱۱۰ ..... الشلبي  
- موضع فسقاط المسلمين في الملاحم أرض  
۴۶۴۰ ..... يقال لها الغوطة - مكحول الشامي  
۱۶۵۰ ..... مولى القوم من أنفسهم - أبو رافع
- ن**
- نأخذك بحريرة حلفائك ثقيف - عمران بن  
۳۳۱۶ ..... حصين  
- نادى ابن عمر بالصلاة بضجتان، ثم نادى -  
۱۰۶۱ ..... نافع  
- نادى رسول الله ﷺ في غزوة تبوك - وائل بن  
۲۶۷۶ ..... الأسقع  
- نادى منادي رسول الله ﷺ بذلك في المدينة  
۱۰۶۴ ..... ابن عمر  
- النار جبار - أبو هريرة ..... ۴۵۹۴  
- ناولوني صاحبكم - جابر بن عبدالله ..... ۳۱۶۴  
- ناوليني الخُمرة من المسجد - عائشة ..... ۲۶۱  
- نبئت أن عمران بن حصين قال: ثم سلم -  
۱۰۱۰ ..... أبو هريرة  
- النبي في الجنة والشهيد في الجنة - حناء  
۲۵۲۱ ..... بنت معاوية الصريمية، عن عمها  
- نحنرا مع رسول الله ﷺ بالحديبية البدنة عن  
۲۸۰۹ ..... سبعة - جابر بن عبدالله  
- نحن نازلون غداً - أبو هريرة ..... ۲۰۱۱  
- النخاعة في المسجد - أنس بن مالك ..... ۴۷۶  
- النخاعة في المسجد تدفنها - بريدة بن  
۵۲۴۲ ..... الحصبب الأسلمي  
- نزع رجل لم يعمل خيراً قط غصن شوك عن  
۵۲۴۵ ..... الطريق - أبو هريرة  
- نزل بنا أضياف لنا - عبدالرحمن بن أبي بكر  
۳۲۷۰ ..... الصديق  
- نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة  
۳۶۶۹ ..... أشياء - عمر بن الخطاب  
- نزل جبريل فأخبرني بوقت الصلاة -  
۳۹۴ ..... أبو مسعود الأنصاري
- نزل ملك من السماء يكذبه بما قال لك -  
۴۸۹۶ ..... سعيد بن المسيب  
- نزل نبي من الأنبياء تحت شجرة فلدغته  
۵۲۶۵ ..... نملّة - أبو هريرة  
- نزل الوحي على رسول الله ﷺ فقرأ علينا:  
۴۰۰۸ ..... ﴿سورة أنزلناها وفرضناها﴾ - عائشة  
- نزلت ﴿إن يكن منكم عشرون صابرون - ابن  
۲۶۴۶ ..... عباس  
- نزلت أنا وأهلي ببيع الغرقد - عطاء بن  
۱۶۲۷ ..... يسار عن رجل  
- نزلت في يوم بدر ﴿ومن يولهم يومئذ دبره﴾  
۲۶۴۸ ..... أبو سعيد الخدري  
- نزلت هذه الآية ﴿وما كان لني أن يغفل - ابن  
۳۹۷۱ ..... عباس  
- نزلت هذه الآية في أهل قباء ﴿فيه رجال -  
۴۴ ..... أبو هريرة  
- نزلنا مع النبي ﷺ خبير ومعه من معه من  
۳۰۵۰ ..... أصحابه - العرياض بن سارية الشلمي  
- نسخت هذه الآية عدتها عند أهلها فتعدت  
۲۳۰۱ ..... حيث شاءت - ابن عباس  
- نشدتك بالله الذي أنزل التوراة على موسى -  
۴۴۴۸ ..... البراء بن عازب  
- نشهد أن رسول الله ﷺ نهي عن الدباء  
والحتمم والمزفت والنقير - ابن عمر وابن  
۳۶۹۰ ..... عباس  
- نصر الله امرأة سمع منا حديثاً فحفظه حتى  
۳۶۶۰ ..... يبلغه - زيد بن ثابت  
- نعم - أبو موسى الأشعري ..... ۴۵۵۷  
- نغم الإدام الخل - جابر بن عبدالله ..... ۳۸۲۰  
- نعم إن شاء - عدي بن حاتم ..... ۲۸۵۳  
- نعم، إنما النساء شقائق الرجال - عائشة ... ۲۳۶  
- نعم الرجل خريم الأسدي لولا طول جمته  
۴۰۸۹ ..... وإسبال إزاره - سهل ابن الحنظلية  
- نعم سحور المؤمن التمر - أبو هريرة ..... ۲۳۴۵

- ۹۹۲ ..... نہی رسول اللہ ﷺ - ابن عمر
- ۵۱۴۲ ..... أبو أسيد مالك بن ربيعة
- ۲۸۸۱ ..... نعم فتصدقني عنها - عائشة
- ۱۶۶۸ ..... نعم فصلي أمك - أسماء بنت أبي بكر
- ۲۳۷ ..... نعم فلتغتسل إذا وجدت الماء - عائشة
- ۱۲۹۴ ..... نعم كثيرًا فكان لا يقوم من مُصلاه الذي صلى فيه الغداة - جابر بن سمرة
- ۱۵۸ ..... نعم ما بادل لك - أبي بن عمارة
- ۳۰۲۲ ..... نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن - ابن عباس
- ۳۰۲۱ ..... نعم من دخل دار أبي سفيان فهو آمن - ابن عباس
- ۶۳۲ ..... نعم وازرره ولو بشوكة - سلمة بن الأكوع
- ۱۵۸ ..... نعم وما شئت - أبي بن عمارة
- ۱۴۰۲ ..... نعم، ومن لم يسجدهما فلا يقرأهما - عقبة ابن عامر
- ۱۷۴۳ ..... نفست أسماء بنت عميس بمحمد بن أبي بكر - عائشة
- ۲۷۲۲ ..... نفلني رسول الله ﷺ يوم بدر سيف أبي جهل - عبدالله بن مسعود
- ۳۸۳۶ ..... نكسر حرّ هذا ببرد هذا، وبرد هذا بحر هذا - عائشة
- ۳۸ ..... نهانا رسول الله ﷺ أن نتمسح بعظم أو بعرج - جابر بن عبدالله
- ۳۳۹۷ ..... نهانا رسول الله ﷺ عن أمر كان يرفق بنا - أبو رافع الأنصاري
- ۳۶۹۷ ..... نهانا رسول الله ﷺ عن الذبابة والحتم والنقير والجمعة - علي بن أبي طالب
- ۳۷۸۸ ..... نهانا رسول الله ﷺ عن خاتم الذهب وعن لبس القسي - علي بن أبي طالب
- ۴۰۵۱ ..... نهانا رسول الله ﷺ عن الإقرا ن إلا أن تستأذن أصحابك - ابن عمر
- ۳۲۲۵ ..... نهانا رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة
- ۳۳۷۰ ..... تُشقق - جابر بن عبدالله
- ۲۸۱۵ ..... نهى رسول الله ﷺ أن تصبر البهائم - أنس ابن مالك
- ۸۱ ..... نهى رسول الله ﷺ أن تغتسل المرأة بفضل الرجل - رجل من الصحابة
- ۳۴۴۹ ..... نهى رسول الله ﷺ أن تُكسر سكة المسلمين - عبدالله بن سنان
- ۱۰ ..... نهى رسول الله ﷺ أن نستقبل القبلتين ببول - معقل بن أبي معقل الأسدي
- ۴۹۵۹ ..... نهى رسول الله ﷺ أن نسمي رقيقنا أربعة أسماء - سمرة بن جندب
- ۳۴۳۹ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يبيع حاضر لباد - عبدالله بن عباس
- ۳۷۲۸ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يتنفس في الإناء أو ينفخ فيه - ابن عباس
- ۲۰۶۶ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يجمع بين المرأة وخالها - أبو هريرة
- ۲۶۱۰ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يسافر بالقرآن إلى أرض العدو - عبدالله بن عمر
- ۴۴۹۰ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يستفاد في المسجد - حكيم بن حزام
- ۶۳۶ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يُصلي في لحاف لا يتوشح به - بريدة بن الحصيب
- ۲۸ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يمشط أحدنا كل يوم - رجل من الصحابة
- ۴۱۳۵ ..... نهى رسول الله ﷺ أن يتعل الرجل قائمًا - جابر بن عبدالله
- ۹۴۷ ..... نهى رسول الله ﷺ عن الاختصار في الصلاة - أبو هريرة
- ۳۸۳۴ ..... نهى رسول الله ﷺ عن أكل الجلالة



۲۴۱۷	الخدری	۳۷۸۵	والبانہا - ابن عمر
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن عسب الفحل -		- نہی رسول اللہ ﷺ عن أكل كل ذي ناب من
۳۴۲۹	عبد اللہ بن عمر	۳۸۰۳	المسبح - ابن عباس
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن عشر - أبو ریحانہ		- نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الرطب بالتمر
۴۰۴۹	الأزدي	۳۳۶۰	نسيئة - سعد بن أبي وقاص
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن القزع - ابن عمر		- نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع العربان - عبد اللہ
۴۱۹۳	عبد اللہ بن عمر	۳۵۰۲	ابن عمرو
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن كراء الأرض - رافع		- نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الغنائم حتى
۳۳۹۳	ابن خديج	۳۳۶۹	تقسم - أبو هريرة
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن كسب الإمام -		- نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الولاء وعن هبته -
۳۴۲۵	أبو هريرة	۲۹۱۹	ابن عمر
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن كسب الأمة حتى يعلم		- نہی رسول اللہ ﷺ عن التحريش بين
۳۴۲۷	من - رافع بن خديج	۲۵۶۲	البهائم - ابن عباس
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن كل مسكر ومفتر -		- نہی رسول اللہ ﷺ عن التزعفر للرجال -
۳۶۸۶	أم سلمة	۴۱۷۹	أنس بن مالك
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن ليستين: أن يحتبي		- نہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الكلب - عبد اللہ
۴۰۸۰	الرجل مفضيا بفرجه إلى السماء - أبو هريرة	۳۴۸۲	ابن عباس
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن المحاقلة والمزابنة -		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الجعور - سهل بن
۳۴۰۴	جابر بن عبد اللہ	۱۶۰۷	حنيف
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن المخابرة - زيد بن		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الجلالة في الإبل أن
۳۴۰۷	ثابت	۲۵۵۸	يركب عليها - ابن عمر
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن المزابنة وعن		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الجلالة في الإبل أن
۳۴۰۵	المحاقلة - جابر بن عبد اللہ	۳۷۸۷	يركب عليها - ابن عمر
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن مطعمين: عن		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الدواء الخبيث -
۳۷۷۴	الجلوس على مائدة - عبد اللہ بن عمر	۳۸۷۰	أبو هريرة
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن معاقره الأعراب -		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من ثلمة
۲۸۲۰	ابن عباس	۳۷۲۲	القدح - أبو سعيد الخدري
	- نہی رسول اللہ ﷺ عن نقرة الغراب واقتراش		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الشرب من في
۸۶۲	السُّعْب - عبدالرحمن بن شبل	۳۷۱۹	السقاء - ابن عباس
	- نہی رسول اللہ ﷺ يوم خيبر عن أكل كل ذي		- نہی رسول اللہ ﷺ عن شريطة الشيطان -
۳۸۰۵	ناب من السباع - ابن عباس	۲۸۲۶	أبو هريرة
	- نہی رسول اللہ ﷺ يوم خيبر عن أن نأكل		- نہی رسول اللہ ﷺ عن الصماء وعن الاحتباء
۳۸۰۸	لحوم الحمر - جابر بن عبد اللہ	۴۰۸۱	في ثوب واحد - جابر بن عبد اللہ
	- نہی رسول اللہ ﷺ يوم خيبر عن لحوم الحمر		- نہی رسول اللہ ﷺ عن صيام يومين - أبو سعيد
۳۸۱۱	الأهلية - عبد اللہ بن عمرو		

- نہی عن البلح والتمر والزبيب والتمر - رجل  
من الصحابة ..... ۳۷۰۵
- نہی عن مياثر الأرجوان - علي بن أبي طالب ..... ۴۰۵۰
- نہی النبي ﷺ عن الكي فاكوتينا فما أفلحن -  
عمران بن حصين ..... ۳۸۶۵
- نہی نبي الله ﷺ أن نستقبل القبلة ببول - جابر  
ابن عبدالله ..... ۱۳
- نہی عن أكل الثوم إلا مطبوخًا - علي بن  
أبي طالب ..... ۳۸۲۸
- نہی عن ركوب الجلالة - عبدالله بن عمر ... ۲۵۵۷
- نہیتکم عن ثلاث وأنا أمرکم بهنّ - بريدة بن  
الحصيب ..... ۳۶۹۸
- نہیتکم عن زيارة القبور فزوروها فإن في  
زيارتها - بريدة بن الحصيب ..... ۳۲۳۵
- نہینا أن نتبع الجنائز ولم يعزم علينا -  
أم عطية ..... ۳۱۶۷
- هـ**
- هاهنا أحد من بني فلان؟ - سمرة بن جندب ..... ۳۳۴۱
- هاتوا ربع العشور من كل أربعين درهمًا -  
علي بن أبي طالب ..... ۱۵۷۲
- هبطنا مع رسول الله ﷺ من ثنية أذاخر،  
فحضرت الصلاة - عبدالله بن عمرو ..... ۷۰۸
- هدنة على دخن - حذيفة بن اليمان ..... ۴۲۴۴
- هذا أبوك، وهذه أمك، فخذ بيد أيهما شئت  
أبو هريرة ..... ۲۲۷۷
- هذا أحسن من هذا كله - ابن عباس ..... ۴۲۱۱
- هذا أزكى وأطيب وأطهر - أبو رافع ..... ۲۱۹
- هذا خير لك من أن تجيء المسألة نكتة -  
أنس بن مالك ..... ۱۶۴۱
- هذا قبر أبي رغال وكان بهذا الحرم يدفع عنه  
عبدالله بن عمرو ..... ۳۰۸۸
- هذا قزح وهو الموقف - علي بن أبي طالب ..... ۱۹۳۵
- هذا ما أعطى رسول الله ﷺ بلال بن الحارث  
المزني - عمرو بن عوف المزني ..... ۳۰۶۳
- لهذا ما لم يطعما الطعام فإذا طعما غسلا  
جميعًا - علي بن أبي طالب ..... ۳۷۸
- هذا مني وحسين من علي - خالد بن معدان  
الكلاعي ..... ۴۱۳۱
- هذا يومٌ من أيام الله فمن شاء صامه - عبدالله  
ابن عمر ..... ۲۴۴۳
- هذه إدام هذه - يوسف بن عبدالله بن سلام .. ۳۲۵۹
- هذه إدام هذه - يوسف بن عبدالله بن سلام .. ۳۸۳۰
- هذه بتلك السبقة - عائشة ..... ۲۵۷۸
- هذه ثم ظهور الحصر - أبو واقد الليثي ..... ۱۷۲۲
- هذه صلاة البيوت - كعب بن عجرة ..... ۱۳۰۰
- هذه عمرة استمتعنا بها - ابن عباس ..... ۱۷۹۰
- هذه فريضة الصدقة التي فرضها رسول الله  
ﷺ على المسلمين - أبو بكر الصديق ..... ۱۵۶۷
- هذه لرسول الله ﷺ خاصة قرى عرينة فدك  
وكذا وكذا - عمر بن الخطاب ..... ۲۹۶۶
- هذه نسخة كتاب رسول الله ﷺ الذي كتبه في  
الصدقة - ابن شهاب الزهري ..... ۱۵۷۰
- هذه وهذه سواء - ابن عباس ..... ۴۵۵۸
- هشمت فقبلت وأنا صائم - عمر بن  
الخطاب ..... ۲۳۸۵
- هكذا تجدون حد الزاني؟ - البراء بن عازب ..... ۴۴۴۸
- هكذا تكون الفضائل - معاذ بن أنس ..... ۵۱۹۶
- هكذا توضأ رسول الله ﷺ - علي بن  
أبي طالب ..... ۱۱۵
- هكذا رأيت رسول الله ﷺ فعل - عبدالله بن  
مسعود ..... ۶۱۳
- هكذا رأيت رسول الله ﷺ يتوضأ - حمران  
ابن أبان مولى عثمان بن عفان ..... ۱۰۸
- هكذا - عنك - أو هكذا وإنما الاستئذان من  
النظر - هزيل بن شرحبيل الأودي ..... ۵۱۷۴
- هكذا كان رسول الله ﷺ يسجد - البراء بن  
عازب ..... ۸۹۶
- هكذا كان وضوء رسول الله ﷺ - علي بن

- ۱۱۴ ..... أبي طالب
- ۱۳۵ ..... هكذا الوضوء فمن زاد على هذا أو نقص -
- ۱۹۹۹ ..... هل أفضلت أبا عبد الله؟ - أم سلمة .....
- ۳۸۹۶ ..... هل إلا هذا - خارجة بن الصلت التميمي عن عمه .....
- ۳۳۱۴ ..... هل بها من الأوثان شيء؟ - ميمونة بنت كردم .....
- ۳۳۱۵ ..... هل بها وثنٌ أو عيدٌ من أعياد الجاهلية - ميمونة بنت كردم .....
- ۴۷۴۷ ..... هل تدرون ما الكوثور؟ - أنس بن مالك .....
- ۳۹۰۶ ..... هل تدرون ماذا قال ربكم - زيد بن خالد الجهني .....
- ۴۰۰۲ ..... هل تدري أين تغرب هذه؟ - أبو ذر الغفاري
- ۴۴۲۸ ..... هل تدري ما الزنا؟ - أبو هريرة .....
- ۲۰۱۰ ..... هل ترك لنا عقيل مترلاً؟ أسامة بن زيد .....
- ۱۱۸ ..... هل تستطيع أن تُريني كيف كان رسول الله ﷺ يتوضأ - يحيى المازني عن عبد الله بن زيد .....
- ۵۵۲ ..... هل تسمع النداء - عبد الله ابن أم مكتوم .....
- ۸۲۴ ..... هل تقرأون إذا جهرت بالقراءة؟ - عباد بن الصامت .....
- ۵۱۰۷ ..... هل رئي أو كلمة غيرها - فيكم المغربون؟ - عائشة .....
- ۵۰۱۷ ..... هل رأي أحد منكم الليلة رؤيا - أبو هريرة ..
- ۱۲۲۸ ..... هل رخص للنساء أن يُصلين على الدواب؟ - عائشة .....
- ۴۳۸۱ ..... هل صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الخوف؟ - أبو هريرة .....
- ۱۲۴۰ ..... هل صليت معنا حين صلينا؟ - أبو أمامة الباهلي .....
- ۲۳۲۸ ..... هل صمت من سرر شعبان شيئاً؟ - عمران ابن حصين .....
- ۴۴۱۹ ..... هل ضاجعتها؟ - نعم بن هزال .....
- ۳۸۱۶ ..... هل عندك غنى يغنيك - جابر بن سمرة .....
- ۲۱۱۱ ..... هل عندك من شيء تُصدقها إياه؟ - سهل بن سعد الساعدي .....
- ۲۴۵۵ ..... هل عندكم طعام - عائشة .....
- ۱۶۷۰ ..... هل فيكم أحد أظعم اليوم مسكيناً - عبد الرحمن بن أبي بكر .....
- ۸۲۶ ..... هل قرأ معي أحد منكم أنفاً؟ - أبو هريرة ...
- ۱۴۴۴ ..... هل قنت النبي ﷺ في صلاة الصبح؟ فقال نعم - أنس بن مالك .....
- ۳۶۶ ..... هل كان رسول الله ﷺ يُصلي في الثوب الذي يجامعها فيه - أم حبيبة .....
- ۸۰۱ ..... هل كان رسول الله ﷺ يقرأ في الظهر والعصر؟ - أبو معمر .....
- ۳۳۱۳ ..... هل كان فيها وثنٌ من أوثان الجاهلية يُعبد؟ - ثابت بن الضحاک .....
- ۱۱۹۶ ..... هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله ﷺ؟ - أنس بن مالك .....
- ۲۵۳۰ ..... هل لك أحد باليمن؟ - أبو سعيد الخدري ...
- ۲۰۶۹ ..... هل لك إلي من حاجة تأمرني بها؟ - علي بن الحسين .....
- ۳۶۲۲ ..... هل لك بينة؟ - الأشعث بن قيس .....
- ۳۲۴۴ ..... هل لك بينة - الأشعث بن قيس .....
- ۴۵۰۱ ..... هل لك مالٌ تؤدي ديتة؟ - وائل بن حجر .....
- ۲۲۶۰ ..... هل لك من إبل؟ - أبو هريرة .....
- ۳۶۱۲ ..... هل لكم بينة على أنكم أسلمتم قبل أن تؤخذوا - الزبيب بن ثعلبة بن عمرو التميمي
- ۲۹۰۵ ..... هل له أحد؟ - ابن عباس .....
- ۴۹۵۱ ..... هل معك تمر؟ - أنس بن مالك .....
- ۴۳۹۵ ..... هل من امرأة تآتية إلى الله ورسوله - ابن عمر
- ۱۸۲ ..... هل هو إلا مُضغمة منه - طلق بن علي .....
- ۳۰۸۷ ..... هل هويت إلى الجعجر؟ - ضباعة بنت الزبير ابن عبدالمطلب .....
- ۳۶۸۳ ..... هل يُسكر؟ - ديلم الحميري .....
- ۹۰۷ ..... هل أذكرتها؟ - المسور بن يزيد المالكي ..
- ..... هل تركتموه، لعله أن يتوب فيتوب الله

- ۴۴۱۹ ..... علیہ - نعیم بن ہزال
- ۹۱۵ ..... اللہ! - عائشہ
- ۴۹۳۰ ..... وفلاتاً یعنی المخشین - ابن عباس
- ۲۲۳ ..... عائشہ
- ۷۶۳ ..... أنس بن مالک
- ۴۹۶ ..... ينظر - عبد اللہ بن عمرو
- ۷۳۵ ..... علی شیء - أبو حمید الساعدي
- ۶۰۴ ..... وإذا قرأ فأنتصوا - أبو هريرة
- ۸۳۹ ..... فخذہ - وائل بن حجر
- ۷۳۶ ..... فخذیہ - وائل بن حجر
- ۷۲ ..... وإذا ولغ الہرُ غُسل مرّة - أبو هريرة
- ۲۵۱۴ ..... ابن عامر الجهني
- ۱۳۵۴ ..... وأعظم لي نوراً - ابن عباس
- ۲۵۲ ..... واغمزي قرونك عند كل حفنة - أم سلمة
- ۳۷۳۳ ..... واكفوتوا صبيانكم عند العشاء - جابر بن عبد الله
- ۳۹۴۵ ..... وإلا فقد عتق منه ماعتق - ابن عمر
- ۳۳۰۶ ..... والذي بعث محمداً بالحق لو صليت ها هنا رجال من أصحاب النبي ﷺ
- ۳۲۶۴ ..... والذي نفسی بيده إنها لتعدل ثلث القرآن - الخدري
- ۱۴۶۱ ..... والذي نفسی بيده! إني لأقربكم سبها بصلاة رسول الله ﷺ - أبو هريرة
- ۸۳۶ ..... والذي نفسی بيده! لا تدخلوا الجنة حتى
- ۴۴۱۹ ..... هلال خير ورشد، هلال خير ورشد - قتادة
- ۵۰۹۲ ..... ابن دعامه السدوسي
- ۴۷۱۲ ..... هم من آبائهم - عائشہ
- ۲۶۷۲ ..... هم منهم - الصعب بن جثامة
- ۲۸۷۵ ..... هُنَّ تسع - عمير بن قتادة الليثي
- ۱۳۰۴ ..... هو أجدد أن تحصوا ما فرض الله عليكم من قيام الليل - ابن عباس
- ۳۷۲۷ ..... هو أهنأ وأمرأ وأبرأ - أنس بن مالك
- ۲۹۱۸ ..... هو أولى الناس بمحياه ومماته - تميم بن أوس الداري
- ۴۴۳۲ ..... هو رجلٌ أصاب ذنباً حسبه الله - أبو نظرة
- ۱۷۱۴ ..... هو رزق الله - أبو سعيد الخدري
- ۲۹۴۲ ..... هو صغيرٌ - زينب بنت حميد
- ۳۸۰۱ ..... هو صيدٌ، ويجعل فيه كبشٌ إذا صاده المحرم - جابر بن عبد الله
- ۸۳ ..... هو الظهور ماؤه الحل ميتته - أبو هريرة
- ۳۲۵۴ ..... هو كلام الرجل في بيته: كلا والله! وبلى والله! - عائشہ
- ۱۶۵۵ ..... هو لها صدقة، ولنا هدية - أنس بن مالك
- ۴۹۸ ..... هو من أمر اليهود قال فذكر له الناقوس - عبد الله أبو عمير عن عمومة له
- ۳۸۶۸ ..... هو من عمل الشيطان - جابر بن عبد الله
- ۱۳۸۷ ..... هي في كل رمضان - عبد الله بن عمر
- ۳۵۵۷ ..... هي لها حياتها وموتها - جابر بن عبد الله
- ۳۷۲۳ ..... هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة - حذيفة ابن اليمان
- ۱۰۴۹ ..... هي ما بين أن يجلس الإمام إلى أن تقضى الصلاة - أبو موسى الأشعري
- ۴۲۴۲ ..... هي حربٌ وحربٌ، ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من أهل بيتي - عبد الله بن عمر
- ۴۷۱۷ ..... الوائدة والمؤودة في النار - عامر

- ۲۲۸۲ ..... ابن عباس .....  
- والواصلات والتمنصات - عبدالله بن  
مسعود ..... ۴۱۶۹ .....  
- وأما الجارية فأقضي بها لجعفر تكون مع  
خالتها - علي بن أبي طالب ..... ۲۲۷۸ .....  
- وأمر امرأتك أن تجعل تحته ثوبًا لا يصفها -  
دحية بن خليفة الكلبي ..... ۴۱۱۶ .....  
- وأن اكشفي عن فخذيك - عائشة ..... ۲۷۰ .....  
- ﴿وإن الشياطين ليوحون إلى أوليائهم﴾ -  
ابن عباس ..... ۲۸۱۸ .....  
- وإن كانت طاوعته فهي ومثلها من ماله  
لسيدتها - سلمة بن المحيق ..... ۴۴۶۱ .....  
- وأنا أصبح جنبًا وأنا أريد الصيام فاغتسل -  
عائشة ..... ۲۳۸۹ .....  
- وأنا أقول ذلك من استعملناه على عمل  
فليأت بقليله وكثيره - عدِّي بن عميرة  
الكندي ..... ۳۵۸۱ .....  
- وأنا لا أتهم نفسي إلا ذلك فهذا أوان قطع  
أبهري - كعب بن مالك ..... ۴۵۱۳ .....  
- وأنت يومئذ غلامٌ ولك قرنان أو قصتان -  
المغيرة بنت حسان التميمية ..... ۴۱۹۷ .....  
- وإنه سيخرج في أمتي أقوامٌ تجارى بهم تلك  
الأهواء - معاوية بن أبي سفيان ..... ۴۵۹۷ .....  
- وإنه في بحر الشام أو بحر اليمن - فاطمة  
بنت قيس ..... ۴۳۲۶ .....  
- وأهلي بالحج ثم حجي واصنعي ما يصنع  
الحاجُّ - جابر بن عبدالله ..... ۱۷۸۶ .....  
- وأيم الله لا أقبل بعد يومي هذا من أحد هدية  
أبو هريرة ..... ۳۵۳۷ .....  
- وأيما امرئ أعنت مسلمًا وأيما امرأة أعنت  
امرأة مسلمة - مرة بن كعب ..... ۳۹۶۷ .....  
- ويقرن أي النساء هي اليوم؟ - ميمونة بنت  
كردم ..... ۲۱۰۳ .....  
- الوتر حقٌ على كل مسلم - أبو أيوب  
تؤمنوا - أبو هريرة ..... ۵۱۹۳ .....  
- والذي نفسي بيده! لقد تابت توبة لو قسمت  
بين سبعين - عمران بن حصين ..... ۴۴۴۰ .....  
- والذين آمنوا وهاجروا ﴿والذين آمنوا ولم  
يهاجروا﴾ - ابن عباس ..... ۲۹۲۴ .....  
- والذين عاقدت أيمانكم فآتوهم نصيبهم -  
ابن عباس ..... ۲۹۲۱ .....  
- ﴿والذين يتوفون منكم ويذرون أزواجًا -  
عبدالله بن عباس ..... ۲۲۹۸ .....  
- ﴿والشعراء يتبعهم الغاوون﴾ - ابن عباس .. ۵۰۱۶ .....  
- والعين حقٌ - أبو هريرة ..... ۳۸۷۹ .....  
- والله! أني لأصلي بكم وما أريد الصلاة -  
مالك بن الحويرث ..... ۸۴۲ .....  
- والله! إنني لأظنُّ عائشة إن كانت سمعت -  
ابن عمر ..... ۱۸۷۵ .....  
- والله! لأغزون قريشًا ثم سكَّت ثم قال: إن  
شاء الله - عكرمة مولى ابن عباس ..... ۳۲۸۶ .....  
- والله! لأقرن بكم صلاة رسول الله ﷺ -  
أبو هريرة ..... ۱۴۴۰ .....  
- والله! لأن يهدي الله يهداك رجالًا واحدًا  
خير لك من حُمر التعم - سهل بن سعد ..... ۳۶۶۱ .....  
- والله! لتُقيمَنَّ صفوفكم - السُّعمان بن بشير .. ۶۶۲ .....  
- والله لقد صلى رسول الله ﷺ على ابني بيضاء  
في - عائشة ..... ۳۱۹۰ .....  
- والله! ما أدري أنيبي أصحابي أم تناسوا -  
حذيفة بن اليمان ..... ۴۲۴۳ .....  
- والله! ما أردت إلا واحدة؟ - نافع بن عجير  
والله! ما أعمر رسول الله ﷺ عائشة في ذي  
الحجة - ابن عباس ..... ۱۹۸۷ .....  
- والله ما صلى رسول الله ﷺ على سهيل ابن  
البيضاء إلا في المسجد - عائشة ..... ۳۱۸۹ .....  
- ﴿والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء -  
ابن عباس ..... ۲۱۹۵ .....  
- ﴿والمطلقات يتربصن بأنفسهن ثلاثة قروء -

- ۵۰۳۱ ..... الأشجعي  
 ۵۳۹ - وعلیکم السکینة - أبو قتادة الأنصاري .....  
 - وفد المقدم بن معدیکرب وعمرو بن  
 الأسود ورجلٌ من بني أسد من أهل قنسرین  
 ۴۱۳۱ ..... إلى معاوية - خالد بن معدان الکلاعي .....  
 - وفدت إلى رسول الله ﷺ سابع سبعة -  
 ۱۰۹۶ ..... الحکم بن حزن الکلفي .....  
 - وفطرکم يوم تنظرون وأضحاکم يوم تُضحون  
 ۲۳۲۴ ..... - أبو هريرة .....  
 - وقت رسول الله ﷺ لأهل المدينة ذا الحليفة  
 ۱۷۳۷ ..... عبدالله بن عمر .....  
 - وقت رسول الله ﷺ لأهل المشرق العقیق -  
 ۱۷۴۰ ..... عبدالله بن عباس .....  
 - وقت الظُّهر مالم تحضر العصر - عبدالله بن  
 ۳۹۶ ..... عمرو .....  
 - وقت لنا رسول الله ﷺ حلق العانة - أنس بن  
 ۴۲۰۰ ..... مالک .....  
 - وقد سمعتک یابلال وأنت تقرأ من هذه  
 ۱۳۳۰ ..... السورة - أبو هريرة .....  
 - وقع في سهم دحية جارية جميلة فاشتراها  
 ۲۹۹۷ ..... رسول الله ﷺ - أنس بن مالک .....  
 - وقعت جویریة بنت الحارث بن المصطلق  
 ۳۹۳۱ ..... في سهم ثابت بن قیس بن شماس - عائشة ..  
 - وقفت ههنا بعرفة وعرفة کلها موقف - جابر  
 ۱۹۳۶ ..... ابن عبدالله .....  
 - وقول عمر بن الخطاب رضي الله عنه لا  
 یجمع بین مفترق ولا یفرق بین مجتمع هو -  
 ۱۵۷۱ ..... مالک بن أنس .....  
 - وكاء النسوة العینان، فمن نام فلیتوضأ - علي  
 ۲۰۳ ..... ابن أبي طالب .....  
 - وكان أحد الثلاثة الذين تیب علیهم - کعب  
 ۳۰۰۰ ..... ابن مالک .....  
 - وكان بین مقام النبي ﷺ و بین القبله ممر عنز  
 ۶۹۶ ..... سهل بن سعد .....
- ۱۴۲۲ ..... الأنصاري .....  
 - الوتر حقٌ فمن لم یوتر فلیس متاً - بريدة بن  
 ۱۴۱۹ ..... الحصب .....  
 - وتعتزل الحیض مُصلى المسلمین - أم عطية  
 ۱۱۳۷ ..... وتمضمض واستثر ثلاثاً - الرُبیع بنت معوذ  
 ۱۲۷ ..... ابن عفراء .....  
 - وجد عمر بن الخطاب حُلة إستبرق تباع  
 ۱۰۷۷ ..... بالسوق - عبدالله بن عمر .....  
 - وجهت وجهي للذي فطر السماوات  
 والأرض حنیفاً مسلماً - علي بن أبي طالب  
 ۷۶۰ ..... وجهوا هذه البيوت عن المسجد - عائشة ...  
 ۲۳۲ ..... وحافظ علی الصلوات الخمس - فضالة بن  
 ۴۲۷ ..... عبيد .....  
 - وحبل الحبله أن تتجج الناقة بطنها - عبدالله  
 ۳۳۸۱ ..... ابن عمر .....  
 - وحوّل رداءه فجعل عطافه الأيمن علی عاتقه  
 ۱۱۶۳ ..... الأيسر - محمد بن مسلم .....  
 - وددت أن عندي خبزة بیضاء من برة سمراء  
 ۳۸۱۸ ..... ملبقة بسمن ولبن - ابن عمر .....  
 - وذلك أن تُرى ما علی الأرض من الشمس  
 صفراء - أبو عمرو والأوزاعي .....  
 ۴۱۵ ..... الوزن وزن أهل مكة والمکیال مکیال أهل  
 المدينة - عبدالله بن عمر .....  
 ۳۳۴۰ ..... وسَطُوا الإمام وشَدُوا الخلل - أبو هريرة ....  
 ۶۸۱ ..... وسلاحٌ قریبٌ من خیر - الزهري .....  
 ۴۲۵۱ ..... - وضأْتُ النبي ﷺ في غزوة تبوک - المغيرة بن  
 ۱۶۵ ..... شعبة .....  
 - وضعتُ للنبي ﷺ غُسلًا یغتسل به من  
 الجنابة - میمونة .....  
 ۲۴۵ ..... - وضفرنا رأسها ثلاثة قرون - أم عطية .....  
 ۳۱۴۴ ..... الوضوء مما أنضجت النار - أبو هريرة .....  
 ۱۹۴ ..... ﴿وعلى الذين یطیفونہ فدية طعام مسکین﴾ -  
 عبدالله بن عباس .....  
 ۲۳۱۸، ۲۳۱۶ ..... - وعليک وعلى أمک - سالم بن عبيد

- وكان رافعٌ من جهينة قد شهد الحديبية مع رسول الله ﷺ - الحارث بن رافع بن مكيت ٥١٦٣
- وكان رسول الله ﷺ يزورها في بيتها وجعل لها مؤذناً - أم ورقة بنت عبدالله بن الحارث ٥٩٢
- وكان الزهري ينكر الدباغ، ويقول: يستمتع به على كل حال - معمرٌ ..... ٤١٢٢
- وكان طبع يوم طبع كافرًا - أبي بن كعب ..... ٤٧٠٦
- وكان منا المشهد في قيامه - عبدالله ابن بحنة ..... ١٠٣٥
- وكان يطوّل في الركعة الأولى ما لا يطوّل في الثانية - أبو قتادة ..... ٧٩٩
- ولا إخالني رأيت شاميا أفضل منه - أبو عثمان الشامي ..... ٣٥٨٧
- ولا تحقرن شيئاً من المعروف - أبو جري جابر بن سليم ..... ٤٠٨٤
- ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم وإياكم وهيشات الأسواق - عبدالله بن مسعود ..... ٦٧٥
- ولا تفوتيني بنفسك - فاطمة بنت قيس ..... ٢٢٨٧
- ولا تقعد على نكرمة أحد إلا ياذنه - أبو مسعود الأنصاري ..... ٥٨٤
- ولا على المختلس قطع - جابر بن عبدالله ... ٤٣٩٣
- ولا نذر إلا فيما ابتغى به وجه الله - عبدالله ابن عمرو ..... ٢١٩٢
- ولا يؤم الرجل الرجل في سلطانه - أبو مسعود الأنصاري ..... ٥٨٣
- ولا يحلّ لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخمس - عمرو بن عبسة ..... ٢٧٥٥
- الولاء لمن أعطى الثمن وولي النعمة - عائشة ..... ٢٩١٦
- ولاني رسول الله ﷺ خمس الخمس - علي ابن أبي طالب ..... ٢٩٨٣
- ولد الرجل من كسبه من أطيب كسبه - عائشة ٣٥٢٩
- ولد الزنا شرُّ الثلاثة - أبو هريرة ..... ٣٩٦٣
- الولد للفراش وللعاهر الحجر - عائشة ..... ٢٢٧٣
- وُلد لي الليلة غلام فسميته باسم أبي، إبراهيم - أنس بن مالك ..... ٣١٢٦
- ولكن قولوا: اللهم! اغفر له، اللهم! ارحمه - أبو هريرة ..... ٤٤٧٨
- ولم يسجد سجدي السهو حتى يقته الله ذلك - أبو هريرة ..... ١٠١٢
- ولم يسجد السجدين اللتين تُسجدان إذا شك - أبو بكر بن سليمان بن أبي حثمة ..... ١٠١٣
- ولم يكن لرسول الله ﷺ غير مؤذن واحد - السائب بن يزيد ..... ١٠٩٠
- الوليمة أول يوم حقّ والثاني معروف - زهير ابن عثمان ..... ٣٧٤٥
- وما أردت أن تُعطيه؟ - عبدالله بن عامر ..... ٤٩٩١
- وما أنا والدنيا؟ وما أنا والرقم؟ قل لها لترسل به إلى بني فلان - عبدالله بن عمر ..... ٤١٤٩
- وما ذلك؟ - عبدالله بن مسعود ..... ١٠١٩
- ومالككم وصلاته - أم سلمة ..... ١٤٦٦
- وما يدريك وقد قالت ما قالت دعها عنك - عقبة بن الحارث ..... ٣٦٠٣
- ومن أتى اليكم معروفًا فكافئوه - ابن عمر ... ٥١٠٩
- ومن أشار على أخيه بأمر يعلم أن الرشد في غيره - أبو هريرة ..... ٣٦٥٧
- ومن ترك لبس ثوب جمال وهو يقدر عليه - رجل من أصحاب النبي ﷺ ..... ٤٧٧٨
- ومن حال دونه فعليه لعنة الله وغضبه - طاؤس ..... ٤٥٣٩
- ومن حلف على معصية فلا يمين له - عبدالله ابن عمرو ..... ٢١٩١
- ومن لبس ثوبًا فقال: الحمد لله الذي كساني هذا الثوب - معاذ بن أنس الجهني ..... ٤٠٢٣
- ومن لزم السلطان افتن - أبو هريرة ..... ٢٨٦٠
- ﴿ومن لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون﴾ إلى قوله ﴿الفاستقون﴾ هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في يهود - ابن عباس .. ٣٥٧٦

- ۱۵۵۵ ... فی غیر وقت الصلاة - أبو سعید الخدری ...  
 - یا ابا بکر! مامتک أن تثبت إذ أمرتک؟  
 ۹۴۰ ... سهل بن سعد  
 - یا ابا بکر! مررت بک وأنت تُصلي تخفض صوتک؟ - أبو قتادة الأنصاري ...  
 ۱۳۲۹ ...  
 - یا ابا ثعلبة! کل ماردت علیک قوسک وکلک  
 - أبو ثعلبة الخشني ...  
 ۲۸۵۶ ...  
 - یا ابا ذر! اُبدُ فیها - أبو ذر الغفاري ...  
 ۳۳۲ ...  
 - یا ابا ذر - أبو ذر الغفاري ...  
 ۵۲۲۶ ...  
 - یا ابا ذر! إنک امرؤ فیک جاهلیة - أبو ذر الغفاري ...  
 ۵۱۵۷ ...  
 - یا ابا ذر! إنی أراک ضعیفاً وإنی أحبُّ لک ما أحبُّ لنفسی - أبو ذر الغفاري ...  
 ۲۸۶۸ ...  
 - یا ابا ذر! کیف أنت إذا كانت علیک أمراء - أبو ذر الغفاري ...  
 ۴۳۱ ...  
 - یا ابا رزین! الیس کلکم یری القمر؟ - أبو رزین ...  
 ۴۷۳۱ ...  
 - یا ابا هريرة! اهتف بالانصار - أبو هريرة ...  
 ۳۰۲۴ ...  
 - یا ابن أختی! کان رسول الله ﷺ لا یُفَضَّلُ بعضنا - عائشة ...  
 ۲۱۳۵ ...  
 - یا أئی! إنی أقرئت القرآن فقیل لی: علی حرف أو حرفین - أئی بن کعب ...  
 ۱۴۷۷ ...  
 - یا اخا سباء لا بُدُّ من صدقة - أبيض بن حمّال ...  
 ۳۰۲۸ ...  
 - یا أرض! ربی وربک الله - عبدالله بن عمر ...  
 ۲۶۰۳ ...  
 - یا أسامة! أتشفع فی حد من حدود الله تعالی! - عائشة ...  
 ۴۳۷۳ ...  
 - یا أسماء! إن المرأة إذا بلغت المحيض لم يصلح لها - عائشة ...  
 ۴۱۰۴ ...  
 - یا أمّ فلان! اجلسی فی أي نواحي السکک شئت - أنس بن مالک ...  
 ۴۸۱۸ ...  
 - یا أمّ معقل! ما منعک أن تخرجی معنا؟ - أم معقل الأسديّة ...  
 ۱۹۸۹ ...  
 - یا أمّة! اکتُفي لی عن قبر رسول الله ﷺ - القاسم بن محمد التيمي ...  
 ۳۲۲۰ ...
- ومن بعضهما فقد غوى، ونسأل الله ربنا أن يجعلنا ممن يطيعه - عبدالله بن مسعود .....  
 ۱۰۹۸ ...  
 - ونهى رسول الله ﷺ المسلمين عن كلامنا أيها الثلاثة - كعب بن مالك .....  
 ۴۶۰۰ ...  
 - وهذا أعجب الأمرين إليّ - حمنة بنت جحش .....  
 ۲۸۷ ...  
 - وهل ترك لنا عقيلٌ منزلاً؟ - أسامة بن زيد ...  
 ۲۹۱۰ ...  
 - ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء - أنس بن مالك .....  
 ۱۲۱۹ ...  
 - ويشور المسلمون إلى أسلحتهم فيقتلون فيكرم الله تلك العصاة بالشهادة - ذو مخبر الحبشي .....  
 ۴۲۹۳ ...  
 - ويجير عليهم أقصاهم، ويرد مشدهم على مضغفهم - عبدالله بن عمرو بن العاص .....  
 ۴۵۳۱ ...  
 - ويحك أندري ما تقول؟ - جبير بن مطعم ...  
 ۴۷۲۶ ...  
 - ويحك إن شأن الهجرة شديدٌ - أبو سعيد الخدري .....  
 ۲۴۷۷ ...  
 - ويحك دعهم - عقبة بن عامر .....  
 ۴۸۹۲ ...  
 - ويحك ما كان عشاؤهم؟ أترأه كان مثل عشاء أبيك - عبدالله بن عمر .....  
 ۳۷۵۹ ...  
 - ويحك مالك؟ - عبدالله بن عمرو بن العاص .....  
 ۴۵۱۹ ...  
 - ويحك وما ربحت؟ - عبيد الله بن سلمان عن رجل من الصحابة .....  
 ۲۷۸۵ ...  
 - ويئلُّ للأعقاب من النار - عبدالله بن عمرو ...  
 ۹۷ ...  
 - ويئلُّ للذي يحدث فيكذب ليضحك به القوم معاوية بن حيدة القشيري .....  
 ۴۹۹۰ ...  
 - ويئلُّ للعرب من شر قد اقترب - أبو هريرة ...  
 ۴۲۴۹ ...  
 - ويوتر بواحدة ويسجد سجدة قدر ما يقرأ أحدكم خمسين آية - عائشة .....  
 ۱۳۳۷ ...

## ي

- يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله وأقدمهم قراءة  
 أبو مسعود الأنصاري .....  
 ۵۸۲ ...  
 - يؤمكم أقرؤكم - عمرو بن سلمة .....  
 ۵۸۵ ...  
 - یا ابا امامة! ما لي أراك جالساً في المسجد



- یا بلال! قم - أبو عبدالرحمن الفهري ..... ۵۲۳۳
- یا بلال قم فانظر ما یأمرک به عبدالله بن زید ..... ۴۳۰۷
- فافعله - عبدالله أبو عمیر عن عمومة له ..... ۴۵۹۵
- یا بنت أبي أمية! سألت عن الركعتين بعد العصر - کریب مولى ابن عباس ..... ۱۲۷۳
- یا بُني - أنس بن مالك ..... ۴۹۶۴
- یا بني بیاضة! أنکحوا أبا هند - أبو هريرة ... ۲۱۰۲
- یا بُني لقد ذکرתי بقراءتک هذه السورة - لبابة بنت الحارث ..... ۸۱۰
- یا بني النجار! ثامتوني بحانطکم هذا - أنس ابن مالك ..... ۴۵۳
- یا ثوبان! اذهب بهذا إلى آل فلان - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ..... ۴۲۱۳
- یا ثوبان! أصلح لنا لحم هذه الشاة - ثوبان مولى رسول الله ﷺ ..... ۲۸۱۶
- یا خالد! ما حملک علی ما صنعت - عوف ابن مالك الأشجعي ..... ۲۷۱۹
- یا ذا الأذنين! - أنس بن مالك ..... ۵۰۰۲
- یا رسول الله! أرأیت إن لقيت رجلا من الکفار فقاتلنی - المقداد بن الأسود ..... ۲۶۴۴
- یا رسول الله! إن سعدًا هلك وترك ابنتین - جابر بن عبدالله ..... ۲۸۹۲
- یا رسول الله ﷺ إن ولد لي من بعدک ولد - علي بن أبي طالب ..... ۴۹۶۷
- یا رسول الله! اني لأعلم أشد آية في کتاب الله عز وجل - عائشة ..... ۳۰۹۳
- یا رسول الله! لا تسبقني بآمين - بلال بن رباح ..... ۹۳۷
- یا رُوَيْفِع! لعل الحياة ستطول بك بعدي - رُوَيْفِع بن ثابت ..... ۳۶
- یا سلمة! هب لي المرأة - سلمة بن الأكوع .. ۲۶۹۷
- یا صفوان! هل عندک من سلاح؟ - أناس من آل عبدالله بن صفوان ..... ۳۵۶۳
- یا عائشة! ارفقي فإن الرفق لم يكن في شيء ..... ۲۳۵۲
- یا أنس! إن الناس یمصرون أمصارًا - أنس ابن مالك ..... ۴۳۰۷
- یا أنس! کتاب الله القصاص - أنس بن مالك ..... ۴۵۹۵
- یا أهل القرآن! أوتروا فإن الله وترٌ یحبُّ الوتر علی بن أبي طالب ..... ۱۴۱۶
- یا أيها الذين آمنوا کُتِبَ علیکم الصیام كما کُتِبَ - عبدالله بن عباس ..... ۲۳۱۳
- یا أيها الناس! إن رسول الله ﷺ کان عاملاً یهود خیبر - عمر بن الخطاب ..... ۳۰۰۷
- یا أيها الناس! إنَّ علی کل أهل بیت فی کل عام أضحیة - مخنف بن سلیم ..... ۲۷۸۸
- یا أيها الناس! إنَّا قد رأینا الهلال یوم کذا وکذا - معاوية بن أبي سفيان ..... ۲۳۲۹
- یا أيها الناس! إنکم تقرأون هذه الآیة وتضعونها علی غیر مواضعها - أبو بکر الصديق ..... ۴۳۳۸
- یا أيها الناس! إنکم لا تدعون أصم ولا غائبًا أبو موسى الأشعري ..... ۱۵۲۶
- یا أيها الناس إنه لم یبق من مبشرات النبوة إلا الرؤیا الصالحة - ابن عباس ..... ۸۷۶
- یا أيها الناس! خذوا العطاء ماکان عطاء - مطیر بن سلیم عن سمع النبي ﷺ ..... ۲۹۵۸
- یا أيها الناس! علیکم بالسکينة - ابن عباس . ۱۹۲۰
- یا أيها الناس! لا تتمنوا لقاء العدو - عبدالله ابن أبي أوفى ..... ۲۶۳۱
- یا أيها الناس! لا یقتل بعضکم بعضًا - أم جندب الأزدية ..... ۱۹۶۶
- یا أيها الناس! من عمل منکم لنا علی عمل - عدی بن عميرة الكندي ..... ۳۵۸۱
- یا بريرة! اتقي الله فإنه زوجک - ابن عباس .. ۲۲۳۱
- یا بلال! أقم الصلاة أرحنا بها - سالم بن أبي الجعد عن رجل من خزاعة ..... ۴۹۸۵
- یا بلال! انزل فاجدح لنا - عبدالله بن أبي أوفى ..... ۲۳۵۲

- ۴۸۰۸ ..... قط إلا زانه - عائشة
- ۳۳۴ ..... عمرو بن العاص
- ۴۵۰۳ ..... یا عینة ألا تقبل الغیر؟ - الزبیر بن العوام
- ۲۶۲۲ ..... ابن مجدع الغفاری
- ۴۷۹۲ ..... یا عائشة! إن من شرار الناس اللذین یُکرمون
- ۴۷۹۳ ..... اتقاء ألسنتهم - عائشة
- ۵۰۹۸ ..... عُذْب قومٌ بالریح - عائشة
- ۲۷۹۲ ..... یا عائشة! هلمی المدیة - عائشة
- ۱۲۹۷ ..... یا عباس! یا عماء! ألا أعطیک؟ ألا أمنحک؟ - ابن عباس
- ۷۹۱ ..... یا عبدالرحمن بن سمرة! إذا حلفت علی یمین فرأیت غیرها - عبدالرحمن بن سمرة
- ۱۵۲۲ ..... یا معشر الرحمٰن بن سمرة! لا تسأل الإمارة - عبدالرحمن بن سمرة
- ۳۳۲۶ ..... قیس بن أبی غرزة
- ۴۸۸۰ ..... یا معشر الرحمٰن بن سمرة! أردف أختک عائشة فأعمرها
- ۲۵۱۹ ..... عبداللہ بن عمرو
- ۱۳۶۹ ..... یا عثمان! أرغبت عن سُنّتی؟ - عائشة
- ۱۴۶۲ ..... یا عُقبَةُ! ألا أعلمک خیر سورتین قرئتتا - عقبہ بن عامر
- ۱۴۶۳ ..... عقبہ بن عامر
- ۳۰۰۱ ..... ما أصاب قریشًا - ابن عباس
- ۳۴۷۶ ..... یا نبی اللہ! ما الشیء الذی لا یحل منعه؟ - بهیسة فزارية عن أیہا - قیل مجهولة
- ۱۶۷۳ ..... جابر بن عبداللہ
- ۵۰۶۵ ..... یا نبی اللہ! ما الشیء الذی لا یحل منعه؟ - یأتی أحدکم بما یملک فیقول هذه صدقة - جابر بن عبداللہ
- ۴۷۶۷ ..... سفهاء الأحلام - علی بن أبی طالب
- ۱۷۱۹ ..... ابن عثمان التیمی
- ۲۱۶۸ ..... یا عمر! اذهب فأعظهم - دکین بن سعید
- ۵۲۳۸ ..... یصدق بدینار أو بنصف دینار - ابن عباس

۲۵۲۲	۲۶۴	- يتصدق بدينار أو نصف دينار - ابن عباس ...	- يشفع الشهيد في سبعين من أهل بيته -
۵۲۴۳	۴۲۵۵	- يتقارب الزمان وينقص العلم، وتظهر الفتن - أبو هريرة .....	أم الدرداء .....
۱۲۸۵	۵۲۱۰	- يجزيء عن الجماعة إذا مروا أن يسلم أحدهم - علي بن أبي طالب .....	- يصحح على كل سلامي من ابن آدم صدقة -
۱۲۸۶	۴۱۳	- يجلس أحدهم حتى إذا اصفرت الشمس - أنس بن مالك .....	أبو ذر الغفاري .....
۱۳۴۳	۲۰۵۵	- يحرم من الرضاة ما يحرم من الولادة - عائشة .....	- يصحح على كل سلامي من أحدكم في كل يوم صدقة - أبو ذر الغفاري .....
۱۳۴۷	۴۳۱۴	- يحسر عن جبل من ذهب - أبو هريرة .....	الثامنة - سعد بن هشام .....
۴۱۲۶	۱۱۱۳	- يحضر الجمعة ثلاثة نفر: رجل حضرها يلغو عبدالله بن عمرو .....	- يُصلي ثمانين ركعات لا يجلس فيهنَّ إلا عند أوفى .....
۴۷۳۲	۴۵۲۶	- يحلف منكم خمسون رجلا - أبو سلمة بن عبدالرحمن وسليمان بن يسار عن رجال من الأنصار .....	- يطهرها الماء والقرظ - ميمونة .....
۱۲۰۳	۴۷۶۸	- يخرج قوم من أمي يقرؤون القرآن ليست قراءتكم إلى قراءتهم شيئاً - علي بن أبي طالب .....	- يطوي الله تعالى السموات يوم القيامة -
۱۳۰۶	۴۷۴۰	- يخرج قوم من النار يشفاعة محمد ﷺ فيدخلون الجنة - عمران بن حصين .....	عبدالله بن عمر .....
۸۴۱	۴۲۸۹	- يخسف بهم ولكن يبعث يوم القيامة على نيته أم سلمة .....	- يعجب ربك عز وجل من راعي غنم في رأس شظية بجبل - عقبة بن عامر .....
۳۷۷	۱۶۴۸	- اليد العليا خير من اليد السفلى - عبدالله بن عمر .....	أبو هريرة .....
۳۷۶	۱۳۳۱	- يرحم الله فلاناً كأي من آية أذكرنيها الليلة - عائشة .....	- يعمد أحدكم في صلاته يبرك كما يبرك الجمل - أبو هريرة .....
۴۳۰۵	۴۱۰۲	- يرحم الله نساء المهاجرات الأول، لما أنزل الله ﴿وليضربن بخمرهن﴾ - عائشة .....	- يغسل بول الجارية وينضح بول الغلام -
۱۴۶۴	۵۰۳۷	- يرحمك الله - سلمة بن الأكوع .....	علي بن أبي طالب .....
۴۳۱۸	۵۱۸۱	- يستأذن أحدكم ثلاثاً، فإن أذن له وإلا فليرجع - أبو موسى الأشعري .....	- يغسل من بول الجارية ويُرث من بول الغلام - أبو السمع .....
۴۵۲۰	۱۴۸۴	- يستجاب لأحدكم ما لم يجعل - أبو هريرة ..	- يقائلكم قومٌ صغار الأعين يعني التُّرك -
۷۰۲	۵۱۹۹	- يسلم الركاب على الماشي - أبو هريرة .....	بريدة بن الحصيب الأسلمي .....
	۵۱۹۸	- يسلم الصغير على الكبير - أبو هريرة .....	- يُقال لصاحب القرآن اقرأ وارتنق ورتل -

- ۴۷۳۳ ..... ابو ہریرہ - یقطع الصلاة المرأة الحائض والكلب -
- ۷۰۳ ..... ابن عباس - ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى سماء الدنيا
- ۱۳۱۵ ..... ابو ہریرہ - حين يبقى ثلث الليل الآخر - أبو هريرة .....
- ۴۳۰۶ ..... أبو بكرة الثقفي - ينزل الناس من أمّتي بغائط يسمونه البصرة -
- ۵۰۳۸ ..... الأشعري - يهديكم الله ويصلح بالكم - أبو موسى
- ۴۸۸ ..... المسجد- أبو هريرة - اليهود أتوا النبي ﷺ وهو جالس في
- ۳۶۵ ..... بنت يسار - يوشك الأمم أن تداعي عليكم كما تداعي الأكلة إلى قصعتها - ثوبان مولى رسول الله ﷺ
- ۴۲۹۷ ..... يوشك أن يكون خير مال المسلم غنما يتبع
- ۴۲۶۷ ..... بها شعف الجبال - أبو سعيد الخدري .....
- ۴۳۱۳ ..... أبو هريرة - يوشك الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب -
- ۱۸۱۷ ..... ابن عباس - يوشك المسلمون أن يحاصروا إلى المدينة -
- ۴۲۹۹ ..... ابن عمر - يمسح منهم آخرين قردة وخنازير إلى يوم
- ۴۰۳۹ ..... القيامة - أبو مالك الأشعري .....
- ۲۵۴۵ ..... يُؤمن الخيل في شُقرها - ابن عباس .....
- ۳۲۵۵ ..... أبو هريرة - يمينك على ما يُصدقك عليها صاحبك -
- ۲۴۱۹ ..... عُقبه بن عامر - ينزل ربنا عز وجل كل ليلة إلى سماء الدنيا -

المكتبة الرجائية

۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

تلفون نمبر..... 1.7559